فردوس الحکمت
کامل
ابوالحسن علی بن سہل ربن الطبری
فیصل پبلیکیشنز دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخزن حکمت الطبری

اردو ترجمہ

اول دوم کامل

فردوس الحکمت

مصنف

ابوالحسن علی بن سہل ربن الطبری

مترجم

حکیم محمد اول شاہ سنبھلی

ناشر

فیصل پبلیکیشنز دیوبند

mdajmalansari52@gmail.com

فہرست

نوع ثانی

نوع ثانی کا دوسرا مقالہ

مقالہ سوم

مقالہ چہارم

مقالہ پنجم

تیسری نوع پہلا مقالہ

چوتھی نوع پہلا مقالہ

نوع رابع کا مقالہ چہارم

نوع رابع کا مقالہ پنجم

نوع رابع کا مقالہ ششم

نوع رابع کا مقالہ ہفتم

نوع رابع کا مقالہ ہشتم

نوع رابع کا مقالہ نہم

نوع رابع کا مقالہ دہم

نوع رابع کا مقالہ یازدہم (گیارھواں مقالہ)

نوع رابع کا مقالہ دوازدھم (بارھواں مقالہ)

نوع پنجم کا پہلا مقالہ

نوع ششم کا پہلا مقالہ

نوع ششم کا دوسرا مقالہ

نوع ششم کا تیسرا مقالہ

نوع ششم کا چوتھا مقالہ

نوع ششم کا چھٹا مقالہ

نوع ہفتم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شکریہ جناب حکیم رشید اشرف ندوی صاحب

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ○

علماء متبحرین و اطباء حاذقین نے یونانی اور دوسری زبانوں کی طبی کتابوں کا ترجمہ بنی امیہ کے دور خلافت سے شروع کر دیا تھا مگر علم طب کو کمال عروج حقیقتاً بنی عباسی خلفاء کے دور میں اس وقت حاصل ہوا جبکہ ان ماہر علماء طب حنین بن اسحاق، اسحاق بن حنین حبیش اور یحییٰ بن ماسویہ اور عیسیٰ بن یحییٰ وغیرہم نے اس فن طب کو یونانی، سنسکرت اور دوسری زبانوں سے عربی میں ترجمہ کر دیا اور فن طب کے رموز و نکات کا فنی جائزہ لیا اور ان کا احاطہ کیا۔ ان اطبائے اکابر نے تمام طبی کتابوں کے اعلیٰ و عمدہ ہونے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کتابوں میں مفید ترین اضافے بھی کے اور نئی تحقیق و فکر کے بعد جدید ترین کتابیں تصنیف و تالیف کیں۔

ان کتابوں مین اپنے مشاہدے اور تجربے سے مختلف امراض ان کے علل و اسباب سے بحث کی۔ اس طرح اپنے مجرب و آزمودہ دواؤں کا ان کے افعال و خواص کے ساتھ ذکر کیا وہ کتابیں صرف ترجمہ ہی نہ تھیں بلکہ تخلیق و تصنیف کا شاہکار تھیں یہ تمام کتابیں امراض اور علاج ان کے اسباب کے متعلق اطبائے عرب کے ذاتی مشاہدات و مجربات پر مشتمل و مبنی تھیں۔

ان پرانی کتابوں سے جن کا ترجمہ عباسی خالفت کے ابتدائی دور میں ہوا یا ان کی تالیف و تدوین عہد عباسی میں کی گئی وہ سات کتابیں ہیں جو خاصی مشہور ہیں ان کا اکثر ذکر عربی مصنفین نے کیا ہے۔

تین کتابیں یاسویں کی اور تین کتابیں اہرون القس و فرلس الاجالیطی اور جورجیس ابی بختیشوع کی ہیں اور ایک کتاب ساتویں سمی فردوس الحکمت علی بن ابن الطبرکی ہے۔ یہ عربی زبان کی پہلی کتاب ہے جو عربی میں تالیف ہوئی۔

ان ساتویں کتابوں میں سے صرف ایک کتاب فردوس الحکمت ہم تک پہنچی باقی چھے کتابیں مفقود و نایاب ہوگئیں۔ فردوس الحکمت کی ترتیب و تہذیب و تصحیح میں بڑی کوشش اور جانفشانی کرنی پڑی ہے جو قارئین کے حاضر خدمت ہے۔

فردوس الحکمت کے مرتبے و مقام کو جو درجہ حاصل ہے اس کے لئے صرف اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ یہ کتاب مدت مدید تک بنظر عزت و احترام دیکھی گئی ہے جیساکہ بقول ابن القفطی ظاہر ہے ان القفطی

اس کی تعریف و توصیف میں یوں رقم طراز ہیں، یہ کتاب مختصر تصنیف جمیل اور تالیف لطیف ہے۔[1]

(1) تاریخ تاریخ الحکماء صفحہ ۲۳۱

اس کتاب کی شہرت کو سن کر ایک مشہور مورخ محمد بن جریرالطبری نے اس کتاب کا مطالعہ بحالت بیماری کیا جبکہ وہ صاحب فراموش تھے۔[2]

(1) معجم الادباء غب جلد ششم ۴۲۹

فردوس الحکمت کی عظمت کا ایک اور ثبوت: اسماعیل بن عباد نے اپنی تصنیف کردہ کتاب کو فردوس الحکمت سے افضل و بہتر گردانا تو اہلعلم و ارباب نے ذوق نے ان کی اس بات ناپسند کیا اور ان پر لعن طعن کی۔[1]

(1) معجن البلدان جلد ششم صفحہ ۲۷۹

فردوس الحکمت کی عظمت و برتری میں ثبوت کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ ابوبکر زکریا رازی، مسعودی، یاقوت الحموی، ابوریحان البیرونی جیسے جید علماء نے اپنی تصانیف میں اکثر و بیشتر فردوس الحکمت کے حوالے پیش کر کے ان کو سند بنایا آہستہ آہستہ یہ کتاب نایاب ہو گئی انتہائی جستجو اور تلاش کے بعد ہم کو اس کے صرف چار نسخے مل سکے ہیں۔

ان چار نسخوں میں سے ایک نسخہ قلمی استاد محترم ای جی براؤن کو مل گیا جو برطانیہ کے برٹش میوزم میں محفوظ ہے۔ استاد محترم طب عربی پر اپنے لیکچروں کو مرتب فرما رہے تھے ان لیکچروں کے لئے طب عربی کی بے شمار کتابیں کی ورق گردانی فرما چکے تھے کہ فردوس الحکمت کا ایک نسخہ آپ کی نظر سے گزرا تو آپ نے اس کو بہت زیادہ پسند کیا اس کا فوٹو کرالیا جس کے صفحات ۲۷۵ تھے۔ آپ نے فردوس الحکمت کا بنظر غائز مطالعہ کیا اس پر حواشی قلمبند کئے اور اس کے سوا آپ نے علی ربن ابن الطبری اور فردوس الحکمت کے ماخذ پر بلند پایہ ایک مضمون تحریر کیا اس میں اس کے ابواب اور مطالب کا مجمل ذکر کیا۔ آپ کا ارادہ تھا کہ اس کتاب کی اغلاط دور کر کے انگریزی میں اس کا ترجمہ کر دیا جائے اور اس کو منظر عام پر لایا جائے۔ اس مقصد کے لئے آپ نے تقریباً اس کے ۲۰ صفحات کا ترجمہ انگریزی میں کر دیا مگر آپ کی مصروفیات بہت زیادہ تھیں اور اہم ذمہ داریاں تھیں اس وجہ سے آپ اپنے ارادے (انگریزی میں ترجمہ) کی تکمیل نہ کر سکے۔ میں حکومت بہار اور اڑیسہ کے تعاون سے کیمرج یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے گیا۔ مجھے وہاں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری لینے کے لئے ایک مقالہ لکھنا تھا اس مقالہ کا موضوع میں نے عرب طب کی تاریخ مقرر کیا۔

تو استاد محترم ای۔ جی۔ براؤن نے مجھے مشورہ دیا کہ فردوس الحکمت کا ترجمہ انگریزی میں کر یا اس کے عربی نسخے کی تصحیح و تہذیب کا مشکل کام کا سرانجام دے۔ آپ کے ایماد ارشاد کے مطابق میں نے مرتب کرنا شروع کر دیا۔ اس کی تکمیل کے آخری مراحل تک استاد محترم میری مدد فرماتے رہے، اور فردوس الحکمت کے نسخہ کی فوٹو کاپی مجھے عنایت فرمائی جس کی اصل برٹش میوزم میں موجود ہے۔

میں اس سلسلہ میں جرمنی گیا اور فردوس الحکمت کا مقابلہ ان دونوں مسودوں سے کیا جو کتب خانہ غوتا اور برلن کی لائبریری میں موجود و محفوظ ہیں۔

اس کے بعد اس صحیح نسخہ کو چھاپنے کے لئے گب میموریل ٹرسٹ کے ممبران اور مطبع کادیانی برلن نے گراں قدر امداد فراہم کی ۱۹۲۴ء میں اس کی طباعت شروع کرا دی۔ ہندوستان واپس آکر میں نے طبیب حاذق خواجہ کمال الدین لکھنوی کے پاس کتاب موصوف کا ایک نسخہ دیکھا جو مغربی نسخوں کے مطابق تھا مگر اس کے آخر میں بہت سے صفحات زائد تھے۔ میں نے ان صفحات کی نقل کر کے برلن بھیج دی۔ ۱۹۲۸ء میں مطبع نے مطبوعہ کاپی مقدمہ لکھنے کے لئے میرے پاس بھیجی تو میں نے یہ مقدمہ ترتیب دیا۔ باب اول۔ فردوس الحکمت کے مصنف علی ابن ربن کی سیرت میں۔ باب دوم فردوس الحکمت کے خصوصیات باب سوم میں فردوس الحکمت کے قلمی نسخہ جات ہیں۔ باب چہارم میں فردوس الحکمت کے موجودہ نسخہ کا بیان ہے۔

باب اول

سیرت علی ابن ربن مصنف فردوس الحکمت

علی بن ربن کا نام ابوالحسن علی بن سہل ربن الطبری۔ تاریخ و سیر کی کتب میں آپ کا ذکر بہت ہی مختصر ملتا ہے۔ اس میں بھی تضاد ہے۔ اس لئے صحیح حالات بیان کرنا مشکل ہے۔ آپ کے نام میں بھی اختلاف ہے۔ کسی نے آپ کو علی بن ذیل اور کسی نے علی بن ربن اور کسی نے علی بن زید اور بعض آپ کے والد کی مناسبت سے آپ کو علی بن رزین اور علی بن زین اور بعض مصنفوں نے آپ کا صحیح نام علی بن ربن لکھا، لیکن آپ کی ذات کے متعلق اختلاف کیا۔ مثلاً محمد بن جریر الطبری نے آپ کو علی بن ربن النصرانی لکھا۔ ابن اصیبعہ نے ابوالحسن علی بن سہل بن ربن الطبری لکھا۔ ابن القفطی آپکو ربن لکھتا ہے کہ آپ کو یہودی علوم میں ملکہ حاصل تھا اس لئے آپ کو ربن کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ روین، ربین، اسراب، یہودی شریعت کے ممتاز علماء کے لئے القابات ہیں۔ دورِ اول کے عرب مصنفین کے ان اختلافات کی وجہ سے بعد کے مصنفین میں غلط فہمی پیدا ہوئی اور اکثر مستشرقین دھوکہ کھا گئے۔ انہوں نے کہا علی بن سہل اور علی بن ربن دو جدا جدا شخصیتیں تھیں۔ ان میں سے ایک ابوبکر زکریا رازی کا استاد اور دوسرا شاگرد ہے۔ بعض مستشرقین نے کہا آپ کا نام ابن ذیل یا ابن ویل ہے، اور آخر مصنفین نے علی ابن زین سمجھا ہے۔

ابن القفطی کی مذکورہ فاش غلطی لفظ ربن کے التباس کی وجہ سے اکثر مستشرقین نے غلط نتیجہ نکالا اور صاحب فردوس الحکمت کا ذکر بالخصوص یہود اطباء اور بالعموم کتب ادب یہود اور تمام یہودی لٹریچر میں

کیا۔
جب کتاب الدین والدولہ شائع ہوئی جس کی تصحیح وتہذیب فاضل مستشرق ڈاکٹر منگانا نے کی ہے تو اس کے مقدمہ میں انہوں نے علی بن ربن کے لئے اس دور کا ذکر کیا جبکہ آپ نصرانی تھے اور ابھی مشرف باسلام نہ ہوئے تھے اور اس نے اس سلسلے میں آپ کے نصرانی چچا کا حال بھی لکھا۔ اس سے یہ حقیقت تو ظاہر ہو گئی کہ آپ یہودی نہ تھے لیکن غافل مستشرق نے آپ کو ممتاز نصرانی بنا دیا اور لکھ دیا کہ اس لئے آپ ربن کے لقب سے مشہور ہیں۔ حالانکہ ربن آپ کے والد بزرگوار کا لقب تھا اور اس کا سبب یہ نہ تھا کہ جو فاضل مستشرق نے خیال کیا۔ اب میں آپ کے حالات لکھتا ہوں۔

مصنف کا نام۔ ابوالحسن علی بن سہل معروف بہ ربن الطبری غلام امیرالمومنین۔ جائے پیدائش۔ مزد۔ طبرستان کے ایک علاقہ کا نام ہے۔ علماء کے خاندان میں ۷۷۰ء سے ۷۸۰ء کے درمیان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنی کتاب فردوس الحکمت میں ہرمزاور مہدی کی جنگ کا ذکر کیا ہے اور یہ واقعہ بھی لکھا ہے کہ ۷۸۵ء میں ایک آگ داہنی سمت سے بلند ہو کر جربیہ تک گئی جس کی شکل صنوبری اور اس سے بہت زیادہ شعلے خارج ہو رہے تھے لوگ اس کو دیکھ کر پریشان ہو کر گھروں سے باہر آ گئے اور آپ نے لکھا ہارون کی خلافت سے پہلے ۷۸۶ء میں ایک دمدار ستارہ بھی طلوع ہوا تھا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً دس سال تھی۔ علی بن ربن کا تعلق طبرستان کے ایک علمی خاندان سے تھا جو اعلیٰ مناسب پر فائز تھا۔ آپ کے چچا یحییٰ بن نعمان علوم و فنون اور فنونِ جنگ میں عراق و خراسان میں مشہور تھے۔ آپ کے والد ابن مرو کے فضلائے کاملین میں شمار ہوتے تھے۔ علم حساب میں ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ علم طب اور فلسفہ میں بھی کمال رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے انکو ربن کا لقب حاصل ہوا تھا۔ ربن کے معنی بزرگ اور استاد کے ہیں۔ ان کی علمی لیاقت کے ثبوت میں ابن القفطی نے لکھا اکثر مترجمین نے شعاع اور طرح شعاع کی بحث کو مشکل ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا ترجمہ نہیں کیا۔ لیکن ربن نے ان مشکل موضوعات کو حل کیا ان کا ترجمہ کیا جو نہایت مستند اور مفید تھا۔

علی بن ربن کی تعلیم اور تربیت ان کے والد ربن نے کی۔ عربی، عبرانی، یونانی، سریانی زبانیں۔ طب، ہندسہ، فلسفہ کی تعلیم دی۔

علی بن ربن نے فردوس الحکمت میں ہندسہ اور فلسفہ کے ساتھ یونانی الفاظ کی تشریح بھی کی اور سریانی میں ان کا ترجمہ کیا۔ اس کے سوا اپنی کتاب الدین والدولہ میں یونانی و سریانی زبان کی کتابوں کے اقوال بھی نقل کئے ان کا موازنہ اور ان پر محاکمہ بھی کیا۔ آپ فارغ التحصیل ہونے کے بعد طبرستان سے عراق تشریف لے گئے اور مطب کر لیا۔ خداداد قابلیت اور حکیم حاذق ہونے کی وجہ سے شہرت اور مقبولیت بہت جلد حاصل کر لی۔ اسی دوران اہل یونان کی یونانی اور ہندی فنون کی کتابوں کا مطالعہ وسیع پیمانہ پر کیا اور محسوس کیا عربی میں طب پر ایسی جامع کتاب تالیف کی جائے جو طب کے طلباء کی رہنمائی کر سکے اور سند کا درجہ رکھتی ہو اس عظم کے ساتھ آپ نے فردوس الحکمت کی تالیف شروع کر دی۔

اسی دوران خلیفہ مامون رشید نے طبرستان کے شہزادے مازیابن قارون کی غلطیوں کو معاف کرکے طبرستان کا گورنر بنادیا۔ مازیا نے آپ کو میر منشی دیوان بننے کی دعوت دی آپ نے اس کو قبول کرلیا اور مازیا نے کے قتل تک اس عہدے پر فائز رہے۔ اس سے فردوس الحکمت کی تالیف اثر انداز ہوئی۔

طبرستان کے باشندے اور مازیار آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ مازیار نے بدامنی دور کرنے کا منصب آپ کے سپرد کیا تھا۔ مازیار آپ کے مشوروں کو پسند کرکے اس پر عمل کرتا تھا۔ ایک دفعہ آپ نے مازیار کو کہا کہ تم نے خلیفہ کے خلاف اعلان جنگ کرکے سخت غلطی کی ہے آپ کو ناکامی ہوگی۔ مازیار نے علی بن ربن کے مشورے کو پسند کیا اور خلیفہ کے پاس آپکو اپنی غلطی کی معافی حاصل کرنے کے لئے بھیجا۔ آپ نے مازیار کی غلطی کی معافی خلیفہ سے حاصل کرلی۔ مازیار کے قتل ہونے کے بعد علی بن ربن رے چلے گئے اور وہاں مطب شروع کردیا۔ ابوبکر زکریا رازی نے اسی دوران آپ سے طب کی تعلیم حاصل کی۔ ابھی آپ کو طبابت کرتے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا کہ خلیفہ معتصم باللہ نے اپنا میر منشی بنالیا۔ جب متوکل باللہ خلیفہ بنا تو اس نے آپ کو دعوت اسلام دی آپ اس کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے، اور متوکل باللہ نے آپ کو مولیٰ امیرالمومنین کا لقب عنایت کیا۔ آپ کی علمی لیاقت کے مدنظر اپنے مصاحبین میں داخل کرلیا۔ مورخین میں آپ کی تاریخ وفات پر کوئی اختلاف نہیں ہے آپ کی رحلت ۸۵۰ء کے بعد ہوئی۔ آپ نے فردوس الحکمت کی تالیف کا سن خلیفہ متوکل باللہ کے خلیفہ مقرر ہونے کے تیس سال بعد کا لکھا ہے۔

علی بن ربن کی تالیفات

ابن الندیم بغدادی نے ان تالیفات کو علی بن ربن کی لکھا ہے۔

(۱) تحفتہ الملوک، (۲) فردوس الحکمت، (۳) کناش الحضرۃ، (۴) کتاب منافع الادویہ والاطعمہ والعقاقیر، (۵) کتاب فی الامثال والاداب علی مذہب الفرس والروم والعرب۔

ابن ابی اصیبعہ نے ابن ربن کی پانچ کتابوں کا اور ذکر کیا ہے۔

(۶) کتاب عرفان الحیاۃ، (۷) کتاب حفظ الصحت، (۸) کتاب فی الرقی، (۹) کتاب فی ترتیب الاغذیہ، (۱۰) کتاب فی الحجامت۔ اسفندیار نے ایک اور کتاب کا آپ کی تصنیف میں اضافہ کیا ہے۔ (۱۱) بحر الفوائد۔ ان کے سوا آپ کی تالیف میں تین کتابیں اور شامل ہیں۔ (۱۲) کتاب الدین والدولہ مطبوعہ المقتطف۔ (۱۳) کتاب الرد علی اصناف النصاریٰ۔ اس کا ذکر آپ نے کتاب الدین والدولہ میں کیا ہے۔ (۱۴) فردوس الحکمت کا سریان زبان میں ترجمہ۔ فردوس الحکمت میں آپ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

علی بن ربن کی ہم کو صرف تین کتابیں مل سکی ہیں۔ فردوس الحکمت سب سے اہم تصنیف ہے جو پیش خدمت ہے۔ دوسری کتاب الدین والدولہ مطبع المقتطف نے چھاپی ہے۔ تیسری کتاب حفظ الصحت المحفوظہ کا قلمی نسخہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے کتب خانہ بودلین میں ہے۔ قاری بنظر غائر ان کتابوں کو پڑھ کر

یہی رائے دے گا کہ اس زمانہ کی علم طب، فلسفہ، ہیئت وغیرہ میں بلند پایہ کتب ہیں۔

ابن ربن کو یہودی، نصرانی، اسلامی علوم پر عبور حاصل تھا۔ اس زمانے کی مروجہ زبانوں کو لکھنے پڑھنے پر کمال و کامل قدرت رکھتے تھے۔ آپ کو علوم کی تحقیق سے بے حد دلچسپی تھی اور خاص کر علوم و فن حکمت میں ان کا مطالعہ نہایت وسیع تھا۔

فردوس الحکمت علم حکمت کا قابل قدر بیش قیمتہ خزانہ ہے۔ ہم یہ اعتراف کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے کہ اس کا مصنف اس میدان کا بے مثال شہسوار ہے۔ جس کسی نے فردوس الحکمت۔ کتاب الدین والدولہ کا مطالعہ کیا ہے وہ یہ کہنے پر مجبور ہے کہ علی بن ربن نے اپنی تالیفات میں مشکل مسائل کو قابل فہم آسان کر دیا ہے۔ آپ کے بیان کی لطافت اور تحریر کی مٹھاس سے خشک اور دشوار سے دشوار موضوع بھی آسان ہو گئے۔

علی بن ربن نے فردوس الحکمت کے دیباچہ اور کتاب الدین والدولہ کے مقدمہ میں مختصراً اپنے اوپر خود تنقید کی ہے اور ان کے ماخذ کا ذکر بھی کیا ہے۔ آپ نے متقدمین و معاصرین کی کتابوں کے مضامین کو ردوبدل کے بغیر انتہائی خوبصورتی سے نقل کر دیا اور اپنے ذاتی مشاہدات اور مروجہ روایات بھی نقل کر دیں۔

باب دوم

فردوس الحکمت کے محاسن و معائب

یہ عربی میں پہلی جامع تالیف ہے۔ جس نے فن طب پر انوکھے انداز بیان میں بحث کی ہے، اور ہم عصر و قدماء کی طبی کتابوں کو سامنے رکھ کر یہ کتاب تالیف کی ہے۔ قاری کو اس سے یہ جاننا آسان ہو جائے گا طب یونانی نے عربی میں کتنی ترقی کر لی تھی۔

علی بن ربن نے طبی فنون کی بنیاد ارسطو کی منطق پر رکھی اور بعد میں آنے والے حکماء اوریباسیوس، فولس الاجانیطی علی بن عباس مجوسی۔ ابوبکر زکریا رازی نے ترقی کی اور شیخ الرئیس ابو علی حسین بن عبداللہ بن سینا بام عروج پر پہنچے۔ علی بن ربن نے ایک مقالہ فردوس الحکمت میں طب ہندی پر تحریر کیا۔ چرک، ششرت، ندانا، اشتان گھرا دیا ہندی اطباء کے طریق علاج کو موضوع بحث بنایا۔ اس لئے قدیم عربی طب میں یہ بے مثل کتاب ہے کوئی اس کی ہم پلہ نہیں ہے۔ اس کی ایک یہ خوبی ہے کہ اس میں طبی مسائل کے ساتھ علم نباتات، حیوانات و ریاضی کے مسائل بھی ہیں۔ اس وجہ سے اس کو شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی حاذق اطباء نے اس کو پسند کیا اپنی کتابوں میں قابل طبری کہہ کر اس کتاب کے حوالے دیئے جیسے محمد بن زکریا رازی شاگرد علی بن رازی کی تالیف الغافر اور الحاوی سے ثابت ہے۔ کہ اس میں

فردوس الحکمت کے تیسرے اور چوتھے باب سے اقتباس لئے۔ ملا نفیس کرمانی نے شرح الاسباب والعلامات میں اس سے اقتباسات نقل کئے، اور بدر الدین القلانیسی نے اپنی قرابادین میں فردوس الحکمت سے استفادہ کیا۔ طب کی کتابوں کے سوا دوسرے فنون کی کتابوں میں بھی فردوس الحکمت سے استفادہ کیا۔ جیسے البیرونی نے کتاب الہند میں۔ المسعودی نے مروج الذہب میں۔ یاقوت الحموی نے معجم البلدان میں۔ ابن اسفندیار نے تاریخ طبرستان میں۔ ابن بیطار نے جامع المفردات میں۔ ابوالمئوید بلخی نے عجائب الاشیاء میں۔ دمیری نے حیوۃ الحیوان میں۔ فردوس الحکمت کے حوالے دیئے ہیں۔

فردوس الحکمت کا ماخذ قدیم یونانی اور ہندوستان کتب میں قابل ذکر بقراط، جالینوس، دیاسقوریدوس، ارسطو، بطلیموس کی کتابیں تھیں۔ ان کے سواء ثیو فرساطوس، دمقراطیس، دمغنس، الحمصی، الاسکندر الطواف۔ اسکندر الفیلسوف، ارسالاوس، ارساجانیس المعروف بارکاغانیس، اصطفین، افلاطون، عراطس، ایکزومینوس کی تصنیفات سے استفادہ حاصل کیا، اور فیثاغورث کے تین رسالہ بھی شامل ہیں ہم عصر اطباء میں یوحنا بن ماسویہ۔ حنین بن اسحاق کی کتابیں تھیں۔ علی بن ربن نے درج ذیل کتابوں کا ماخذ میں ذکر کیا ہے۔ (۱) رسالہ فی الجنین، (۲) رسالہ فی تقدمتہ المعرفتہ، (۳) رسالہ فی الاھواء، والمیاہ، والبلدان، لابقراط کے رسالہ ہیں۔ (۴) تفسیر جالینوس، (۵) رسالتہ فی البول۔ مغنس الحمصی کی۔ علی بن ربن نے ان کتابوں کے حوالے متعدد جگہ دیئے۔ بعض جگہ تفصیل اور بعض جگہ اختصار سے کام لیا، لیکن کہیں غلطیاں رہ گئیں ان کی ذمہ داری فردوس الحکمت کے ناقلین و مترجمین پر ہے۔

مندرجہ بالا کتب کے سوا علی بن ربن نے فردوس الحکمت میں مندرجہ ذیل پانچ کتابوں سے اقتباس لئے ہیں۔ مگر مصنفین کے نام نہیں لکھے۔ (۱) کتاب الایضاح من السمن والھزل و تصحیح الباہ، (۲) کتاب العیین، (۳) کتاب اھوز (الفوز)، (۴) طبائع الحیوان، (۵) کتاب الفلاحۃ۔ پانچویں کتاب کے سوا اور کوئی کتاب نہ مل سکی اس کے قلمی نسخے برلن لائبریری برٹش میوزم میں موجود ہیں۔ علی بن ربن نے فردوس الحکمت میں جو اقتباس اس کتاب کے دیئے ہیں وہ اس میں موجود ہیں۔

باب سوم

فردوس الحکمت کے قلمی نسخے

فردوس الحکمت کے صرف پانچ نسخے قلمی دستیاب ہو سکے ہیں۔

پہلا نسخہ قلمی، برٹش میوزم برطانیہ دوسرا نسخہ قلمی کتب خانہ برلن جرمنی (تیسرا نسخہ قلمی کتب خانہ غوتا چوتھا نسخہ قلمی نزد حکیم خواجہ کمال الدین لکھنؤ ہندوستان پانچواں نسخہ قلمی کتب خانہ رامپور ہندوستان میں ہیں۔)

پہلے تین نسخے مستشرقین کی نظر سے گزرے ہو نگےلیکن بعد کے دو نسخے بتلاش بسیار دست یاب ہو سکے۔ ان نسخوں میں کیا فرق ہے۔ پہلے تینوں نسخوں میں برطانیہ کا نسخہ زیادہ صحیح ہے اس کے صفحات ۵۵۲ ہیں ہر صفحہ پر اکیس سطریں ہیں ہر سطر میں گیارہ سے لیکر اٹھارہ تک الفاظ ہیں کاغذ کا رنگ زردی مائل ہے صفحہ ۱۹ کے بعد کچھ اوراق غائب ہیں صفحہ ۷۹ کے بعد اوراق کی ترتیب بھی غلط ہے صفحہ ۲۴۲ کے آخر کی چار سطریں بھی نہیں ہیں۔ اس کا رسم الخط مغربی طرز کا ہے۔ غالبا سولہویں صدی عیسوی میں اس کو لکھا گیا ہے۔ انواع اور مقالات و ابواب کے عنوانات سرخ سیاہی سے جلی رسم الخط میں تحریر ہیں۔ اس کا رسم الخط اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ یورپ میں لکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں ف کا نقطہ نیچے لگا ہوا ہے جملہ کے اختتام پر ایک مد یا دو مد لگائے ہیں۔ ذال معجمہ پر نقطہ نہیں لگایا یونانی الفاظ کی کتابت اصل تلفظ سے کی گئی ہے۔ جیسے بقراط کو ابقراط اور کہیں ہیوفقراطوس لکھا گیا ہے۔ اسی طرح ارسطو کو ارسطاطالیس یا ارسٹیطلس اور کہیں ارسطوطیلس لکھا گیا ہے۔

وہ نسخہ جن لوگوں کی ملکیت میں رہا ہے دوسرے صفحہ پر ان کے نام بھی تحریر ہیں۔ پہلا نام عبدالواحد الاریحاوی الشافعی (الشانی) اور عماد الدین الدیان الاسرائیلی ابن یوسف التفلیسی اور یوسف بن راس الجالوت تحریر ہیں کچھ نام عبرانی رسم الخط میں بھی تحریر ہیں۔ غالبا یہ نام ایک خاندان یا جماعت کے ہوں گے۔ اس کی کتابت عبدالواحد نے کی ہوگی ان کے بعد مسودہ دوسرے افراد کے ہاتھوں میں رہا ہوگا۔

دوسرا نسخہ قلمی جرمنی والا کے صفحات ۴۱۸ ہیں صفحہ پر ۲۲ سطریں ہیں ہر سطر میں چھے یا ساتھ لفظ ہیں رسم الخط عربی خوشنما جلی ہے۔ ابواب کی سرخیاں جلی حروف میں درج ہیں۔ تاریخ کتابت درج ہے لیکن پڑھی نہیں جاتی محو ہو چکی ہے۔ الوردنے اس نسخہ کی کتابت کی تیرہویں صدی عیسوی لکھا ہے اس نسخہ میں اغلاط بھی ہیں، اور بڑا نقص یہ ہے۔ نوع رابع کا تیسرا مقالہ غائب ہے، اور نوع سابع کا طب ہندی پر مقالہ سرے سے غائب ہے دوسرے مقالوں میں بھی اس قسم کی اغلاط موجود ہیں، اور سب سے بڑا ظلم اس نسخہ کے ساتھ یہ ہوا ہے کہ ناقل نے اپنی طرف سے اس میں کمی بیشی کردی ہے، اور اس کا اعتراف بھی کیا ہے۔ ایک جگہ لکھتا ہے طوالت کے خوف سے میں نے بعض مقالات میں مضامین کو مختصر کر دیا ہے۔ تیسرا نسخہ قلمی۔ فردوس الحکمت کی کمل نہیں کیا۔ اس میں فلسفہ ریاضی کے مقالات ہیں طبی مقالات موجود نہیں۔ ناقل اس کا اعتراف بھی کرتا ہے۔ یہ علی بن ربن الطبری کی کتاب فردوس الحکمت سے فلسفہ کے مندرجہ ذیل مضامین مثلاً عقل، نفس، طبائع الحیوان، آثار سماوی جیسے ہوا، بارش، شہاب ثاقب، رعد برق، نجوم اور نو آسمانوں کا وجو، زمین کی مساحت اور اجرام سماوی شمس وغیرہ کی بحثیں درج ہیں۔ اس کے ناقل محمد بن تقی الدین الحسینی الحرانی ہیں۔ اس صفحہ پر درج ہے علی بن ربن معلم طب میں ابوبکر محمد بن زکریا رازی کے استاد ہیں جیسے ابو سہل عیسیٰ بن یحیٰ مسیحی شیخ الرئیس بو علی ابن سینا کے استاد تھے۔ تاریخ کتابت ۱۳ ذوالحجہ ۸۰۰ھ درج ہے۔ اس کا رسم الخط عجمی ہے سفید چمکدار کاغذ ہے۔

چوتھا قلمی نسخہ: مشہور حکیم علاقہ خواجہ کمال الدین لکھنوی کے پاس موجود ہے۔

یہ نسخہ سب نسخوں سے زیادہ مکمل ہے۔ اس کے آخر میں کچھ صفحات دوسرے نسخوں سے زیادہ ہیں۔ اس میں اغلاط بھی نہیں ہیں۔ اس کی تصحیح کا اہتمام بھی کیا گیا تھا مصحح نے حاشیہ پر اپنی رائے بھی تحریر کی ہے۔

اس نسخہ کے صفحات صفحہ ۵۳۶ ہیں ہر صفحہ پر ۲۱ سطریں ہیں۔ ہر سطر میں ۹ تا ۱۳ تک الفاظ درج ہیں۔ اس کا رسم الخط عجمی ہے۔ ناقل نے مقالات اور ابواب کے عنوانات کو کہیں ارغوانی سیاہی سے تحریر کیا ہے۔

اس نسخہ کا کاغذ عمدہ نہیں ہے بعض صفحات کا زرد رنگ ہے بعض کا سبز رنگ ہے۔ کتابت کی تاریخ ۱۸ ربیع الاول ۱۰۹۷ء لکھی ہے۔

پانچواں نسخہ قلمی: رام پور ہندوستان کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

جس کا ذکر حاذق الحکماء اجمل خان دہلوی نے رامپور کے کتب خانہ میں حکمت پر کتب کی فہرست میں بیان کی ہے یہ فہرست ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی تھی۔

اس کے صفحات ۳۵۴ ہیں ہر صفحے پر ۱۶ سطریں ہیں ہر سطر میں گیارہ سے لیکر سترہ لفظ ہیں۔

اس کے کاتب کا نام محمد جمیل لکھا ہوا ہے۔

کتاب کی تاریخ نہیں لکھی گئی۔

اختتام پر دو مہریں لگی ہوئی ہیں۔

ایک مہر مظفر حسین صاحب کی ہے۔

دوسری مہری شیخ الدولہ حکیم مرزا علی حسن صاحب کی ہے۔

چوتھا باب

فردوس الحکمت کے مطبوعہ نسخے

میں نے اس نسخے کے تصحیح و ترتیب یورپی نسخوں سے کی ہے۔ ہندوستان میں فردوس الحکمت کے موجود ہونے کا علم مجھے بعد میں ہوا جب میں ہندوستان واپس آیا۔

اس وقت (برلن میں) اس کتاب کے تقریباً صفحہ ۵۰۰ صفحات چھپ چکے تھے۔

اب یہ ممکن نہیں تھا کہ ہندوستانی نسخوں سے استفادہ کرکے ان مطبوعہ صفحات میں کچھ ردوبدل کرسکوں میں نے ان تینوں نسخوں سے استفادہ کیا کہ کسی ایک نسخہ پر انحصار نہیں کیا۔

لیکن صفحہ ۵۵۰ صفحات کے بعد چوتھے نسخہ حکیم کمال الدین والے سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔

اس موجودہ نسخہ میں صفحہ ۵۵۰ کے بعد ان صفحات کا اضافہ کردیا جو کمال الدین کے نسخہ میں زیادہ تھے۔

میں نے اس بات کا خاص خیال رکھا کہ قاری کے سامنے تینوں نسخوں کی اصل عبارت موجود ہو۔ لہٰذا اگر کسی جگہ ایک نسخہ کی عبارت لی ہے تو وہاں ایک نشان لگادیا ہے، اور جس جگہ دونوں نسخہ کی عبارت میں اتفاق ہے وہاں بھی خاص نشان لگادیا ہے، لیکن جس جگہ تینوں نسخوں میں اتفاق ہے وہاں کوئی نشان نہیں لگایا۔ اگر کہیں دونوں یا تینوں میں اختلاف پایا تو جو چیز میرے نزدیک زیادہ صحیح تھی اس کو خاص علامت کے ساتھ نقل کردیا اور دوسرے یا تیسرے نسخہ کی عبارت مختلفہ کو حاشیہ پر علامت دے کر نقل کر دیا تھا۔ تاکہ پڑھنے والا اپنی رائے قائم کرسکے۔ اگر کسی نسخہ کی عبارت کے متعلق میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ یہ متن کتاب کی عبارت نہیں ہے اور وہ عبارت بھی طویل ہے حاشیہ اس کا متحمل نہیں ہو سکتا میں نے اس کو ضمیمہ اول کے نام سے درجہ کردیا اور متن کے حاشیہ میں اس عبارت کی طرف اشارہ کر دیا۔

جن الفاظ کا میں نے اس نسخہ میں اضافہ کیا ہے۔ ان الفاظ پر میں نے نشان لگایا ہے۔ کسی جگہ یہ نشان متن کے اندر اور کہیں یہ نشان حاشیہ پر ہے۔

میں نے کتاب کی صحت کے لئے بہت کوشش کی ہے۔ میرا قیام کسی ایک جگہ نہیں تھا میں کبھی انگلستان کبھی فرانس، کبھی جرمنی، کبھی ہندوستان میں ہوتا تھا اور کتاب جرمنی میں چھپ رہی تھی۔ اس لئے اس میں کچھ غلطیاں رہ گئیں۔ ان میں سے اہم ترین اغلاط کا صحت نامہ شامل کتاب کردیا تاکہ پڑھنے والے کو غلط فہمی نہ رہے۔

یہ میرے برس ہا برس کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے میں اس کو اپنے تنقید کرنے والے قارئین کی خدمت میں پیش کررہا ہوں اور اپنی بے مائیگی کا معترف ہوں۔

میں نے اس کی تہذیب و تصحیح میں سالہا سال خرچ کئے ہیں اور بساط کے مطابق محنت کی ہے مگر میں معترف ہوں کہ میں اس کو اپنی مجبوری اور دشواری کے سبب سے اپنی مرضی کے مطابق مرتب نہیں کرسکا۔ میں اپنے قارئین سے امید کرتا ہوں کہ وہ مجھے معذور جان کر طباعت کی غلطیوں سے درگزر فرمائیں گے۔

میرے ذمہ یہ بھی فرض ہے کہ میں اپنے ان دوستوں کا شکریہ قلب صمیم کے ساتھ ادا کروں۔ جن حضرات نے اس کی تصحیح طباعت میں اپنے علم و عمل کے ساتھ میری مدد فرماتی اپنے دل پر بوجھ تصور نہیں کیا۔

سب سے اول میں حکومت بہار و اڑیسہ کا شکرگزار ہوں۔ جنہوں نے جدید معیاری مغربی اصولوں کے مطابق عربی علم ادب کے حاصل کرنے کے لئے کیمرج یونیورسٹی میں بھیجا اور میرے تعلیمی اخرجات کی کفالت کی۔ سب سے زیادہ کوشش اس میں وزیر تعلیم جناب سر محمد فخرالدین صاحب اور مسٹر ٹی۔ڈبلیو فاکسی ڈائریکٹر آف پبلک انسٹرکشن کی تھی میں ان کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ ان کی عنایت سے مجھے ایساموقع دستیاب ہوسکا۔

اس کتاب کی طباعت کے سلسلے میں جناب ڈاکٹر جے۔ایچ کلیفھم کا مجھ پر احسان ہے کہ انہوں نے کیمرج یونیورسٹی کے زیراہتمام وہ میرے کنگز کالج میں ٹیوٹر تھے انہوں نے مجھ کو تینوں نسخوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جرمنی آنے جانے کی اجازت دی ایسے ہی جناب استاذی ڈاکٹر آر اے نکلس نے استاذی ای۔جی براؤن کی بیماری کے دوران میری مشکلات میں مدد اور طباعت کے مراحل پر قابو پانے میں میری امداد کی اور جناب استاذی ای۔بیوں نے فردود الحکمت کے مشکل لغات کے حل کرنے میں میری مدد کی، اور جناب وڈانگٹن جو علم طب کی تاریخ دانی میں یورپ کی ممتاز شخصیت کے مالک ہیں وہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے فردوس الحکمت کے اقتباسات کا قدیم یونانی کتابوں سے مقابلہ کرانے کی زحمت گوارہ کی، اور جناب ڈاکٹر وائل مہتم شعبہ کتب خانہ مشرقی علوم برلن نے نسخہ دوم وسوم کے ساتھ مقابلہ کرنے میں مجھے خصوصی مراعات دے کر مجھ پر بڑی شفقت فرمائی۔ گب میموریل فرسٹ کے ارکان کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی طباعت کے اخراجات برداشت کئے۔

مطبع کادیانی کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے دورانِ طباعت اپنی ہمدری و فیاضی کا ثبوت دیا، اور اپنے دوست خلیل بن محمد عرب پروفیسر عربی لکھنؤ یونیورسٹی کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے چوتھے نسخے کا مقابلہ کرنے میں میری مدد کی، اور جناب حکیم خواجہ کمال الدین صاحب کا میں بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے چوتھا نسخہ تقابل کے لئے مجھے مستعار عنایت فرمایا، اور بالخصوص اپنے استاد محترم عالی مقام بے مثال علم دوست چشمہ علوم عرب و عجم جناب ڈاکٹر ای۔جی براؤں کا شکریہ کس طرح ادا کروں انہیں کی ترغیب و عنایت بے پایاں سے مجھے فردوس الحکمت کی ترتیب و تہذیب کی توفیق عطاء ہوئی۔ آپ نے مجھ میں ادب کی روح پھونکی اور میری حوصلہ افزائی فرمائی، اور کتاب کی ترتیب و صحت اور عبارت میں ہر طرح کی مدد

فرمائی۔ سب سے پہلے آپ کو اس کتاب کی طباعت کا خیال پیدا ہوا، اور آپ نے ہی مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا کہ میں یہ کام کروں۔ آپ نے اس میں تمام علمی دشواریوں کو حل کرنے میں رہنمائی کی۔

لیکن جب یہ کتاب چھپ کر آئی اور وہ وقت آیا کہ اس پودے کے پھل سے لطف اندوز ہو سکیں تو زمانے کی گردش نے آپ کو ہم سے جدا کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مقدمہ از مصنف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

والحمد للہ الحی الدائم المنان الخالق الباری وصلی اللہ العظیم علی محمد النبی الکریم والہ وسلم

علی بن ربن نے اپنی اس کتاب فردوس الحکمت کا آغاز اللہ کی حمد وثناء اور حضور پر درود و سلام کے ساتھ کیا ہے۔ فیاضی و سخاوت نیکیوں سے دلچسپی اور علم دوستی کسی بادشاہ یا علم طب کے مصنف میں ہی پائی جاتی ہے اور اپنے والد صاحب کا ذکر کیا وہ مرو میں مکام خاندان سے تعلق رکھتے تھے ان کا شہر کے معزز و مقتدر روساء میں شمار ہوتا تھا ان کے اوصاف بے شمار تھے خصوصاً فلسفہ و علم طب میں درک عظیم رکھتے تھے۔ اس لئے لوگ ان کو ربن کہنے لگے ربن کے معنی بزرگ اور معلم استاد کے ہیں۔

انہوں نے مجھے بچپن سے تعلیم دینی شروع کر دی تھی میں اپنے عمر کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ کرتا رہا ہو ریا (شام) کے حکماء کے رسالے مختلف عنوان پر ہوتے تھے مگر ان میں جامعیت نہیں تھی میری طبیعت کی جولانی نے مجھے مجبور کیا کہ میں ایک جامع کتاب مرتب کروں جس میں حکماء متقدمین کے تجربات جو متاخرین کے لئے مشعل راہ ہوں۔ جو حشو و زوائد اور مشکلات و پیچیدگیوں سے مبرا ہو۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے میں نے یہ کتاب مرتب کی اس میں اصول و فروع جو ہر و اعراض روح اجسام کی تکوین حیوانات نباتات اور رنگ و ذائقہ نفع و نقصان پر مشتمل ہے۔ میں نے حکماء قدیم کے تجربات کو مع اضافہ کے پیش کر دیا۔ اس فن کے متلاشی اس سے کماحقہ مستفید ہو سکتے ہیں۔

اس کتاب کو مطالعہ کرنے والے کی مثال ایسی ہو گی جیسے وہ چمن میں یا پر رونق بازار میں ہر قسم کے پھول و پھل اور اسباب معیشت حاصل کر سکتا ہے مگر جو شخص چمن میں نہ جائے شہر کے بازاروں میں نہ گھومے تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا میں نے چمن کی سیر کی شہر کو دیکھا ہے تو جو میری کتاب نہ پڑھے اس کی صرف ورق گردانی کرے تو اس کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے چمن و شہر نہیں دیکھا۔

میں نے عدیم الفرصتی اور سرکاری ملازمت کے باوجود محنت کی راتوں کو جاگ کر اس کی ترتیب

دی اپنے آرام کے اوقات کو اس پر بادل ناخواستہ قربان کیا اسی دوران مجھے وطن کو خیرباد کہنا پڑا اور کام کے اژدھام سے کتاب کی تالیف میں مزید رکاوٹ پیدا ہو گئی۔

مگر شہر سر من رای میں قیام کے دوران مجھے فرصت میسر ہوئی یہ امیرالمومنین متوکل علی اللہ کی خلاف کا تیسرا سال تھا میں نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر فردوس الحکمت کو مکمل تحریر کر دیا۔ میں اپنے قارئین سے التماس کرتا ہوں کہ میری اس تالیف کو بنظر غائر اور محبت و شفقت کے ساتھ پڑھیں اور اگر مجھ سے کہیں غلطی ہو گئی ہے تو اس کی اصلاح کر دیں اور میری نیک نیتی کی قدر کریں۔

معزز قارئین میں نے بکھرے موتیوں کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔ مختلف مضامین بکھرے ہوئے تھے میں نے ان کو اس کتاب میں یکجا کر دیا اور میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ اب طلباء کو مضامین جمع کرنے کی تکلیف نہیں ہوگی۔ میں نے فن طب کے حصول میں آسانیاں پیدا کر دیں ہیں۔ صانع و مصنوع، روح و جسم، نفع و نقصان، دینی دنیوی خیر و شر، پند و نصائح تحقیق و تشریح کے ساتھ قیاس اور مثالوں کی پوری وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔

اگر کوئی شخص اس کتاب کی شرح کرنی چاہئے تو ایک صفحہ کی شرح میں ایک جلد لکھ سکتا ہے۔ مگر طویل کتاب سے قاری اکتا جاتا ہے۔ اس لئے علماء متقدمین نے ہمیشہ مختصر کتابیں مرتب کیں۔ مجھے امید ہے میری اس کتاب کو ہر قاری غور سے پڑھے گا تو اس کو اس میں عناصر کی ترکیب و عمل اور طب و فلسفہ کا امتزاج نظر آئے گا۔

جو شخص اس کتاب کو پڑھنے کے لئے وقت نہیں دے گا وہ مکمل آگاہی سے بے بہرا رہے گا مثلاً کوئی آدمی ماہر درزی یا بڑھی بننا چاہئے تو اس کو چند سال کسی ماہر استاد کے پاس وقت لگا کر فنی مہارت حاصل کرنی ہو گی اسی طرح اس کو سمجھ کر پڑھنا بہت ضروری ہے تاکہ اس سے کماحقہ مستفید ہو سکے۔

یہ کتاب انتہائی سہل اور آسان ہے ہر قاری باصلاحیت اور کم صلاحیت ان سے مستفیض ہوں گے کیونکہ اس میں جواہرات کے انبار کثیر ہیں۔

ارسطو کہتا ہے اچھی چیز کا علم بھی اچھا ہوتا ہے۔ انسان اشرف المخلوق ہے تو اس کا جسم بھی دوسرے اجسام سے اشرف ہے۔ علم طب کا موضوع جسم انسان ہے تو یہ دوسرے علوم سے افضل ہے۔ قرآن و حدیث و فقہ کے بعد اگر کوئی علم بہتر و اشرف ہے تو وہ علم طب ہے۔

دنیا اور آخرت میں کامیابی قوت و طاقت سے حاصل ہوتی ہے اور طاقت صحت سے حاصل ہوتی ہے اور صحت اربعہ عناصر کی اعتدال سے ملتی ہے تو اربعہ عناصر کے مزاج کا علم اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عنایت کرتا ہے جو روح اور جسم انسانی کے علم کو اپنے ذاتی فائدہ اور حصول دنیا کے لئے حاصل نہ کریں۔ بلکہ مقصد خدمت خلق ہو۔

اطباء کی خصوصیات: اطباء میں پانچ خصوصیات ہونی چاہئیں:

(۱) حکیم مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام و سہولت فراہم کرے۔

(۲) حکیم کو پوشیدہ امراض کی تشخیص پر مکمل عبور حاصل ہو۔
(۳) حکماء اور طبیبوں کے وجود کو بادشاہ رعایا، تاجر و ملازم ضروری سمجھتے ہیں۔
(۴) تمام اقوام عالم نے یہ متفقہ طور پہ تسلیم کیا ہے طبابت ایک معظم و معزز پیشہ ہے۔
(۵) لفظ طبیب اللہ تعالیٰ کے اسمائے مشتمہ سے۔

لہٰذا حکمت کی عظمت و بلندی اور فائدہ عوام کے لحاظ سے طبیبوں کے حوصلے بلند ہونے چاہئیں۔ کوئی حکم علم طب میں اس وقت تک کمال حاصل نہیں کر سکتا جب تک اس حکیم میں چار خصلتیں نہ پائی جاتیں۔ (۱) حسن اخلاق، (۲) قناعت، (۳) رحم دلی، (۴) پاک دامنی کردار کی پاکیزگی۔ اس کے سوا حکیم انتہائی مشفق و مہربان ہونا چاہئے۔ اپنی انتہائی محنت کو بھی کم سے کم تر خیال کرے۔ اس کے حوصلے کی بلندی اخلاق کی بہتات عمل سے ثابت ہو۔

طبابت کا پیشہ شہرت اور اکتساب زر کے لئے نہ کرے بلکہ نیک شہرت کا متمنی ہو ادویات خالص معتدل کم قیمت ہوں۔ طبیب باتونی یاوہ گو اور قدامت پسند نہ ہو۔ چھچھورا کند ذہن اور گندے جسم و لباس سے پرہیز کرے۔ خوشبو کم استعمال کرے۔ فخر غرور و تکبر نہ کرے۔ اپنی قابلیت سے کسی کو مرعوب نہ کرے۔ ہم پیشہ اطباء کی عیب جوئی نہ کرے بلکہ پردہ پوشی کرے۔ ایسا حکم اچھی شہرت حاصل کرے گا۔

حکیم بقراط کا قول ہے جہاں تک ممکن ہو مرض کا علاج خوراک اور پرہیز سے کیا جائے۔ دوائیں جسم انسانی میں منہ کی طرف سے یا نیچے (مقعد) کی طرف سے داخل کی جاتی ہیں۔ مریض کو دوائیں اس وقت کھلائی پلائی جائیں جب مرض معدہ کے قریب و جوار میں ہو۔ اگر مرض آنتوں وغیرہ میں ہو تو علاج بذریعہ حقنہ کرنا چاہئے۔ مشروب ادویات کے مقابلہ پر حقنہ شدہ ادویات بہت زیادہ زوداثر ہوتی ہیں۔

اگر جسم انسانی میں کوئی مرض نہیں ہے تو اس کو دوائی پلانی نہیں چاہئے نہ ہی حقنہ کرانا چاہئے۔ بغیر ضرورت دوائی جسم کے لئے مضرت رساں ہوگی بدن کی طبعی رطوبات یعنی طبعی کیموسات میں خلل و خرابی پیدا ہو جائے گی۔

اطباء تجربیں کی رائے ہیں طبیب کو دوا پلانے پر زور نہیں دینا چاہئے بلکہ مرض کی تشخیص کرنی ضروری ہے، اور طبیب کو فیصلہ کرنے میں جلد بازی نہیں کرنی چاہئے۔ نہ اپنے تجربہ پر فخر و غرور کرنا چاہئے۔

حکیم بقراط کہتا ہے کہ زندگی مختصر ہے میدان طب بہت وسیع ہے زمانہ تیز رفتاری سے گزر رہا ہے تو فیصلہ کرنا مشکل ہے۔ ہم نے تجربہ کیا کہ ایک دواء سے ایک مریض کو شفاء ہوتی ہے تو دوسرے مریض کا مرض بڑھ جاتا ہے اس کی وجہ مرض کا اختلاف اور دواء کی خوبی و خرابی ہوتی ہے۔ ہلیلہ کابل کا بہتر ہوتا ہے۔ کمون (زیرہ) کرمان کا۔ افتیمون افریقہ کی بہتر ہوتی ہے۔ صبر سقوطری کا اور صعتر ایران کا اور خوشبودار دوائیں ہندوستان کی بہترین ہوتی ہیں۔

دواء اس لئے بھی نقصان دہ ہو جاتی ہے کہ حکیم دواء کے اجزاء اور وزن اور امتزاج میں غلطی

جاتا ہے۔ یا دواء کے مزاج و قوت اور شناخت میں غلطی کر دے یا مرض کے وقت اور موسمی حالات کو نہ سمجھ سکے۔

طبیب کو زہریلی دوائیں استعمال نہیں کرنی چاہئیں یہ فن طب کے خلاف ہے۔ اگر کسی پیشہ کو آدمی اختیار کرے تو اس کی ضد سے پرہیز لازم ہے ورنہ اس کو برکت حاصل نہیں ہوگی۔ اگر کوئی مرقومہ ہدایات پر عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل میں خیر و برکت پیدا کر دے گا اور اس کے ہاتھ میں شفاء پیدا کر دے گا۔ دنیا و آخرت میں کامیابی عطاء کرے گا۔

بقراط کے نزدیک حکیم کے اوصاف: (۱) اپنے نفس کا محاسبہ کرنے والا۔ (۲) تخلیق میں مکمل بے عیب ہو۔ (۳) خوبصورت ہو۔ (۴) صاف ستھرا جسم رکھے۔ (۵) اس کے جسم و لباس سے خوشبو آتی ہو۔ (۶) رحم دل ہو۔ (۷) باوقار ہو۔ (۸) فنون لطیفہ کا واقف کار ہو۔

ارسطو کہتا ہے کسی چیز کا علم حاصل کرنے کے لئے ان باتوں کا علم ضروری ہے۔
وہ جس چیز کا علم حاصل کرنا چاہتا ہے اس کا وجود ہے یا نہیں ہے۔
اگر وہ چیز موجود ہے تو کونسی ہے اس کے نام و خواص کیا ہیں۔
علم طب ایک حقیقت ہے اس کا انکار پاگل ہی کر سکتا ہے۔
سوال علم طبیب کی تعریف کیا ہے جواب علم طب میں صحت حفاظت اور مرض کو دور کرنا ہے۔
سوال طب کی تکمیل کن سے ہوتی ہے جواب دو چیزوں سے۔ (۱) اس کا علم حاصل کرنا (۲) اس کو عمل میں لانا۔ علم استاد اور کتابوں سے حاصل کرنا۔ عمل تجربہ و علاج سے حاصل کرنا۔

علم طب کا مقصد کیا ہے اس کے حاصل کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے۔ طب کو حاصل کرنے والا انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے وہ مختلف طباع کے حرکات و سکنات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ میں نے ان کا ذکر کتاب ہذا کے آخر میں مفصل کیا ہے۔ ارسطو کہتا ہے فکر کی ابتداء عمل کی انتہاء ہے اور عمل کی انتہاء فکر کی ابتداء ہے۔

اس کو یوں سمجھو۔ ایک آدمی نے مکان تعمیر کرنے کا خیال کیا تو اس کے ذہن میں مکان کی دیواریں چھت وغیرہ آجائیں گے یہ فکر ہے وہ اینٹ، سیمنٹ، سریہ وغیرہ کا تصور کرے گا اور بنیاد کھودنے کو سوچے گا مگر جب عمل شروع کرے گا تو سب سے پہلے بنیاد کھودے گا اور سب سے آخر میں چھت ڈالے گا تو جو فکر میں سب سے پہلے آئیں وہ عمل میں سب سے آخر میں واقع ہوئیں۔

ایک مفکر علم طب میں جب غور فکر کرتا ہے۔ تو سب سے پہلے اس کے ذہن میں صحت کا تحفظ آتا ہے یہ بعد میں آتا ہے کہ صحت کیسے اور کس چیز سے حاصل ہوگی۔

جسم انسانی اربعہ عناصر کی ترتیب سے مرکب ہے۔ مزاج عناصر کی ترکیب سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ عمل ہیولیٰ اور صورت میں ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے یہ مناسب سمجھا کہ اپنی کتاب کی ابتداء اس چیز سے کروں جو علم طب کے مفکرین کی انتہاء ہو۔

میں پہلے بنیادی اصول پھر اس کے فروغ کا تذکرہ کروں گا اور صحت کا ذکر مرض سے پہلے ہوگا۔
ہم جنین (حمل میں پیٹ کے اندر کا بچہ) کے مرنے سے پہلے اس کی صحت اور مرض کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس حقیقت کا منکر قابل افسوس ہے۔ میں نے انہیں بنیادی اصولوں کو اپنایا ہے۔ جن سے علماء طب علم طب کو مرتب کرتے ہیں۔ میری یہ کتاب مکمل اور نقائص سے مبرا ہے۔ اس کا کوئی بھی حصہ کتاب کے کسی دوسرے حصہ کا محتاج وضاحت نہیں ہے ہر حصہ اپنی جگہ مکمل ہے۔

اگر کوئی شخص کسی ایک جزو حصہ کا علم حاصل کرلے تو دوسرے حصوں کا علم اس کو نہیں ہوگا اور اگر کوئی شخص سب حصوں کا علم حاصل کرے تو وہ یقیناً ایک حصہ کے عالم سے بڑا عالم ہوگا۔

عناصر اور ان کے رہنما علامات کا سمجھنا بہت ضروری ہے۔ مختلف عناصر اور ان کی قوت ابدان اور ان کی قوت کے اختلافات کی سمجھ اور شناخت بہت ضروری ہے۔

عناصر کا درجہ کلیات میں ہے اور انسان کا جسم اجزاء کا مرکب ہے تو عناصر کے مقابلہ میں جسم انسان محض جز ہے۔ فلاسفہ کہتے ہیں جز سے کل پر استدلال غلط ہوتا ہے کبھی صحیح بھی ہو جاتا ہے لہٰذا جز سے کل پر اطلاق غلطی کے امکان سے خالی نہیں یقین سے اس کو درست نہیں کہہ سکتے مثلاً زید ہنسنے والا اور کلام کرنے والا ہے اس لئے ہر انسان ہنستا اور بات کرتا ہے یہ جز سے کل پر اطلاق ہے اور صحیح ہے مگر یہ ہر جگہ صحیح نہیں ہو سکتا۔

مثلاً آپ کہیں جالینوس طبیب ہے اور وہ انسان ہے تو ہر انسان طبیب ہے یہ جز سے کل پر اطلاق غلط ہوگیا۔ تو یہ ثابت ہوا کہ جز سے کل پر اطلاق صحیح اور کبھی غلط ہوتا ہے تو یہ اصول ناقابل اعتبار ہے۔ دلیل نہیں بن سکتا۔ تو صحیح اصول یہ ہے کہ کلیات سے جزئیات کا استدلال ہوتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ سارے انسان گفتگو کرتے اور ہنستے ہیں لہٰذا زید بھی گفتگو کرتا اور ہنستا ہے اور اس طرح استدلال ہمیشہ درست ہوگا کبھی غلط نہیں ہوگا۔ اسی لئے میں نے اپنی اس کتاب میں پہلے کلیات پر بحث کی ہے پھر ان کے اجزاء کو مبحث بنایا ہے۔ میری اس کتاب کا قاری اگر حصہ اول کو سمجھ کر پڑھ لے تو اس کی علت غائی اور اعراض تک رسائی پالے گا۔ اس پر تمام مسائل منکشف اور راستہ روشن ہو جائے گا۔

اس کتاب میں سات انواع ہیں ان سات انواع کے تیس مقالہ ہیں ان تیس مقالوں کے تین سو ساٹھ باب ہیں۔ میں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے باوضاحت بیان کر دیا ہے۔

پہلی قسم

پہلے باب میں کتاب کا نام، لقب، نسبت اور ماخذ کا بیان ہے۔

کتاب کا نام فردوس الحکمت اور لقب بحر المنافع اور شمس الاداب ہے۔ نسبت یہ ہے کہ اس کو علی ابن ربن الطبری نے تالیف کیا۔ ماخذ اس کو علی بن طبری نے بقراط، جالینوس دیگر حکماء طب و فلسفی

ارسطو اور متقدمین کی کتابوں اور ہم زمانہ طبیب الملک یوحنا بن ماسویہ اور مترجم حنین و دیگر علماء طب کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ اگر کوئی فن طب میں ماہر اور تجربہ کار بننا چاہتا ہے تو فن طب کے استادوں کی خدمت میں حاضر رہے دوسرے اسلاف کی کتابوں کا ہمیشہ مطالعہ کرتا رہے۔

میں نے اس کتاب کی تالیف سے پہلے اکابر حکماء کی کتابیں مطالعہ کیں ان کے قیمتی و نادر معلومات حاصل کئے اور ان نایاب تحفوں کو اس میں جمع کر دیا اور میں نے اس کتاب کا ایک مقالہ ہندی ویدک سے اخذ کیا ہے۔ میں نے اس کتاب کو سریانی زبان میں بھی لکھا اور اطراف اکناف میں اس کے بے شمار نسخہ تقسیم کئے۔ اس کی تشہیر اور تقسیم سے ایک یہ بھی فائدہ ہوا کہ اس کو کسی چور نے اپنی طرف منسوب کرنے کی جسارت نہیں کی۔ قلم چور دوسروں کی تصانیف کو اپنے نام سے شائع کر دیتے ہیں میرے نزدیک قلم چور عذاب الٰہی کا مستحق اور عوام الناس کی جانب سے بغض عناد کا حقدار ہے۔ اس کی مثال اس کتے کی مثل ہے جو شیر کے شکار کو کھا کر اپنا شکار ظاہر کرے۔ میں نے اس کتاب کے آغاز میں طب کی بحث شروع کرنے سے پہلے ہیولیٰ و صورت کا ذکر کیا کیونکہ ہیولیٰ و صورت کا ذکر علم طب کے لئے مفید و ضروری ہے۔ تاکہ اطباء و فلاسفر کا مقصد واضح ہو جائے، اور قاری بھی دونوں کی آراء سے ناواقف نہ رہے۔

میں نے چند دیگر مقامات پر ایسے مسائل بھی لکھے ہیں جن کا علم طب سے براہ راست تعلق نہیں ہے مگر وہ مفید ہیں میری اس کتاب کا قاری اس کو بنظر تحسین دیکھے گا۔ کیونکہ جسم بغیر روح کے ناقص ہے تو طب کے لئے فلسفہ روح کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ میری اس سعی کو قبول فرما کر میری مدد فرمائے۔

دوسرا باب

ہیولیٰ صورت اور کمیت کی تعریف جو فلاسفر اور ان کے اغیار نے بیان کیں

میری نظر میں تمام مخلوقات کی دو قسمیں ہیں جوہر یا عرض اور ان کی بھی دو قسمیں ہیں عقلی یا حسی۔ جس کا ادراک صرف عقل سے ممکن ہے وہ خالق کل مخلوق اللہ تعالیٰ ہے ہر معلول کی علت ہے۔ خالق حقیقی کا ادراک صرف عقل کر سکتی ہے اور اس کو علت العلل کہہ سکتے ہیں، اور عقل سے نفس اور روحانیات کا ادراک ہوتا ہے۔ اس کے بعد اجسام میں جو محسوس ہوتے ہیں ان کی ترکیب کمیت اور کیفیت سے مرکب ہوتی ہے۔ فلاسفر کی بحث کا موضوع ہیولیٰ ہے جو کمیت اور کیفیت کا حامل ہوتا ہے اور اس کو راس الاجسام کہتے ہیں۔ فلاسفر کہتے ہیں اربعہ عناصر کا کوئی راس نہ ہو یہ محال ہے۔ یا بعض کا راس ہو اور بعض کا نہ ہو یہ بھی محال ہے۔ اگر بعض عناصر راس کا مرتبہ رکھیں تو یہ لازم آئے گا کہ راس کبھی بنیاد

ہوتا کبھی نہیں ہوتا یعنی فروعی چیز ہوتا ہے۔ ایک عنصر دوسرے عنصر کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ جیسے ہوا' بھاپ' پانی بن جاتی ہے۔ پانی ہوا بن جاتا ہے۔ ہیولیٰ اولیٰ کی یہ خاصیت ہے کہ یہ اپنے اندر کمیت اور کیفیت کی قوت کو سمو لیتا ہے دونوں کا جامع ہے۔ صورت کے لئے ہیولیٰ کا وجود ضروری ہے۔ ہیولیٰ کے لئے صورت کا وجود ضروری نہیں۔ ہیولیٰ مکمل صورت کو قبول کرلیتا ہے۔ صورت کا حامل بن جاتا ہے۔ جو چیز طبعی پر محمول ہو تو وہ اپنے رتبہ اور درجہ میں حامل سے افضل اور برتر ہوگی جیسے روح جسم سے افضل ہے کیونکہ روح سوار ہے جسم اس کی سواری ہے۔ بظاہر صورت کا وجود ہیولیٰ سے پہلے نہیں ہوتا مگر ذہن میں صورت کا وجود پہلے ہوتا ہے۔ جیسے کسی نے مکان تعمیر کرنے کا ارادہ کیا تو پہلے مکان کا نقشہ ذہن میں ہوگا۔ اس کے بعد ہیولیٰ کا خیال آئے گا۔ یعنی اینٹ سیمنٹ وغیرہ کا خیال آتا ہے۔ جس سے مکان بنایا جائے گا۔ اس مثال سے یہ ثابت ہوا کہ صورت مقدم ہے ہیولیٰ موخر ہے ہیولیٰ اور صورت میں یہ فرق بھی ہے کہ صورت ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہو جاتی ہے لیکن ہیولیٰ کی جسمانی کیفیت تبدیل نہیں ہوتی۔ مادہ اپنی حالت پر قائم رہتا ہے۔ اس کی صورت جسمیہ بدلتی رہتی۔ مثلاً تانبے کی چادر پر گھوڑے کی تصویر بنائی پھر اس کو ختم کرکے انسان کی تصویر بنادی۔ پھر اس کو صاف کرکے کسی پرندے کی تصویر بنادی اس سے یہ ثابت ہوا صورت جسمیہ ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل ہو جاتی ہے لیکن مادے کا ہیولیٰ تانبا ہر حالت میں تانبا تھا اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اس لئے کہ صورت جوہر کے اندر عرض کی حیثیت رکھتا ہے ہیولیٰ جوہر ہے اس میں تغیر نہیں ہوتا وہ اپنے حال پر قائم رہتا ہے۔ ہیولیٰ میں صورت کی تبدیلی ہوتی رہتی ہے مگر ہیولیٰ جوہر اپنی اصلیت پر قائم رہتا ہے۔ جیسے ہم کہیں دروازہ' کرسی' تخت تو ان کی صورت مختلف ہے مگر ہیولیٰ لکڑی ایک ہی ہے اس کی مختلف صورتیں بظاہر بن گئیں مگر حقیقت میں وہ سب لکڑی ہیں۔

اسی طرح جانور ہیں ان کی صورتیں جدا جدا ہیں نام سب کے جدا ہیں مگر ہیولیٰ سب کا ایک ہی ہے وہ گوشت پوست ہڈی کھال کا مجموعہ ہیں یہ سب میں مشترک ہے۔ ایسے ہی سوئی' چاقو' کلہاڑا' تلوار وغیرہ اپنی بناوٹ صورت میں علیحدہ علیحدہ ہیں مگر حقیقت میں ان کا جوہر ہیولیٰ ایک ہے وہ لوہا ہے۔ اشکال بدل جانے سے نام بدل جاتے ہیں۔ حقیقت نہیں بدلتی ہے۔

ت جسمیہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) کمیت' (۲) کیفیت۔

کمیت کیفیت پر مقدم ہوتی ہے۔ کیفیت کا وجود کمیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر کمیت نہ ہو تو کیفیت بھی نہیں ہوگی۔ کمیت کسی چیز کے طول' لمبائی عرض چوڑائی' عمق گہرائی کی مقدار کا نام ہے۔

کیفیت۔ رنگ' بو خوشبو' ذائقہ' حرارت گرمی' برودت سردی' رطوبت تری' یبوست خشکی وغیرہ ہیں۔ یہ تمام کیفیات جسم کو عارض ہوتی ہیں۔ انشاء اللہ تمام اعراض کا ذکر آگے آرہا ہے۔

جسم کی تعرف یہ ہے کہ اس میں لمبائی' چوڑائی' گہرائی پائے جائے۔

<u>ہیولیٰ کی تعریف فطری:</u> کہ وہ مختلف صورتوں کو قبول کرنے کی استعداد رکھتی ہو۔

ہیولیٰ کی طبعی عملی تعریف: یہ ہے کہ اس کا قیام سفیدی، سیاہی جیسی چیزوں کے بغیر ممکن نہیں اور وہ قائم بالذات ہے اور مختلف کیفیتوں اور عوارضات کو قبول کرنے کی صلاحیت اس میں ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جسم سیاہ یا سفید ہوتا ہے کبھی میٹھا کبھی کڑوا ہوتا ہے۔ یعنی ایک جسم میں مختلف اور متضاد کیفیتیں آتی رہتی ہیں اور ہیولیٰ جسم ان کو قبول کر لیتا ہے، لیکن ان تمام تغیر و تبدل کے باوجود مادے کی جسمیت ہیولیٰ کی مادی حیثیت اپنی جگہ قائم رہتی ہے۔ اس پر ان تغیرات کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔

عرض کی نظری تعریف: یہ ہے۔ اس کا قیام کسی دوسری چیز کے ساتھ ہوتا ہے۔ عرض کے ختم ہو جانے سے اس جسم میں ہیولیٰ میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی۔

عرض کی طبعی تعریف: یہ ہے۔ کہ اس کا قیام کسی جسم کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے سفیدی کسی جسم میں ہو گی یا سیاہی ہو گی۔ مٹھاس، کڑواہٹ وغیرہ۔ اعراض کسی جسم کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ ہیولیٰ کے بیان میں ان کا ذکر بتفصیل ہو گا۔

تیسرا باب

مفرد و مرکب طبائع اور طبیعت خامسہ کی تردید

مفرد طبائع کو مبسوط کہتے ہیں ان کی چار قسمیں ہیں۔ دو فاعل ہیں حرارت، برودت۔ دو مفعول ہیں رطوبت و یبوست۔

مرکب طبائع چار ہیں۔ (۱) نار، آگ، (۲) ہوا، (۳) پانی، (۴) مٹی۔ مرکب طبائع سے قبل مفرد طائع موجود تھیں جن سے مل کر مرکب ہوئیں۔ پہلی آگ ہے جو کہ گرم اور ہلکے درجہ کی خشک ہے اس کی حرکت وسط سے بلندی کی طرف ہوتی ہے۔ دوسری ہوا ہے جو کہ گرم اور ہلکے درجہ کی تر ہے۔ اس کی حرکت چاروں جانب کو گردش کرتی ہے۔

تیسری پانی ہے جو کہ بارد سرد، اور تر ہے اس کی حرکت نیچے کو ہوتی ہے۔

چوتھی مٹی ہے جو کہ سرد اور انتہائی خشک ہے اس کو حرکت بھی نیچے کو ہوتی ہے۔

پانی زمین کے اوپر ہے۔ ہوا پانی اور زمین کے اوپر ہے۔ آگ ہوا، پانی اور زمین کے اوپر ہے۔

یہ قاعدہ کلیہ ہے جو چیز جتنی زیادہ بلند ہو گی اس کی حرکت اتنی ہی کم ہو گی۔ پانی مٹی سے ہلکا ہے۔ ہوا پانی سے ہلکی۔ آگ ہوا سے بھی ہلکی ہے۔ اس لئے آگ کا کرہ اربعہ عناصر میں سب سے اوپر ہے۔

ہر چیز کی طبعی حرکت اپنے حیز کی طرف ہوتی ہے۔ اگر کسی دوسرے حیز کی طرف حرکت ہو تو وہ حرکت عارضی بالجبر ہوتی ہے۔ مثلاً آگ کی حرکت بلندی کی طرف اس کی طبعی حرکت ہے۔ اگر زمین کی

حرکت بلندی کی طرف ہو تو یہ حرکت عرضی ہوگی کیونکہ اس کا حیز اسفل نیچے کو ہے۔ جیسے ڈھیلا یا کوئی چیز اوپر کو پھینکی جائے تو جبر جابر سے اوپر جائیں گی مگر جبر ختم ہوتے ہی زمین کی طرف تیزی سے واپس ہوں گی۔

آگ کی حرکت نیچے کی طرف حرکت عرضی ہے اور زمین کی حرکت نیچے کی طرف طبعی حرکت ہے۔ اکثر زمینی اشیاء پر آگ عمل کرتی ہے۔

طبائع چار ہیں۔ دو فاعل دو مفعول۔ ہر فاعل کسی مفعول سے وابستہ ہوگا اور مفعول فاعل سے متاثر ہوگا۔ لہٰذا فاعل دو ہوں گے۔ حرارت، برودت۔ تو ہر فاعل کے لئے ایک مفعول ہوگا۔ جب دو فاعل ہوئے تو دو ہی مفعول ہوئے۔ لہٰذا طبائع چار ہیں اس کے سوا اور کوئی طبیعت نہیں ہو سکتی۔ جن فلاسفر نے پانچویں طبیعت کو تسلیم کیا غلطی کی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے چاروں طبائع کا ایک حیز ہے پانچویں طبیعت کا حیز کونسا ہے۔ طبیعت کسی مکان میں ہوگی۔ جو چیز مکان میں ہوگی تو وہ خفیف ہلکی ہوگی یا ثقیل بھاری ہوگی۔ اوپر کی طرف جائے گی یا نیچے کی طرف گرے گی۔ پانچویں کے قائل جواب دیں۔ اگر وہ ہلکی اوپر کو چڑھنے والی ہے تو وہ آگ کے جوہر میں سے ہے اور اگر بھاری نیچے کو گرنے والی ہے تو پانی اور زمین کے جوہر میں ہے۔ ان دو حال سے خالی نہیں۔

طبیعت کی نظری تعریف یہ ہے کہ وہ حرکت و سکون کی ابتداء ہے۔ حرکت سے اشیاء کا وجود ہوتا ہے اس کی انتہاء سکون ہے طبیعت کی عملی تعریف یہ ہے کہ وہ اجسام کی قوت مدبرہ ہے مکان کی نظری تعریف یہ ہے کہ وہ ایسی چیز ہے جو اجسام کو قبول کرتی ہے۔ مکان کی عملی تعریف یہ ہے کہ وہ جسم کو سطح سے احاطہ کرتی ہے ایک جسم کو دوسرے جسم سے ممتاز کرتی ہے۔

آگ کی نظری تعریف یہ ہے کہ وہ ایک جسم ہے جو دوسرے جسم کو جلا دیتا ہے چمک اور روشنی پیدا کرتا ہے۔ ہمیشہ اوپر کی طرف کو جاتا ہے۔ آگ کی عملی تعریف یہ ہے کہ وہ دائم الحرک (ہمیشہ حرکت کرنے والا) لطیف عنصر ہے۔

چوتھا باب

اربعہ عناصر کے باہمی تضاد اور ہوا کے برودت کی تردید

عناصر ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ یہ اختلاف عنصر کی دونوں جہتوں میں ہے۔ ایک عنصر کی کیفیت فاعلہ کیفیت منفعلہ دوسرے عنصر کی دونوں کیفیتوں کے خلاف ہوگی۔ مثلاً آگ کی حرارت و یبوست پانی کی برودت و رطوبت کی مخالف ہے اور ہوا کی حرارت و رطوبت زمین کی برودت اور یبوست کے خلاف ہے۔ آگ پانی کا تضاد ہوا اور زمین کا تضاد دونوں کیفیات فاعلہ و منفعلہ میں ہے۔ اگر کیفیت فاعلہ میں تضاد ہو اور منفعلہ میں تضاد نہ ہو تو یہ تضاد بہت کم درجہ کا ہوتا ہے۔ جیسے ہوا، اور پانی میں برودت اور

حرارت میں تضاد ہے مگر رطوبت میں دونوں کا اتحاد ہے۔ یعنی منفعلہ میں متحد ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے پانی اور آگ کے درمیان ہوا کو زمین اور ہوا کے درمیان پانی کو بطور پردہ بنایا اسی لئے کہ ان کے خواص جدا جدا ہیں۔ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے تو درمیاں میں ہوا کا پردہ کر دیا۔ تا کہ آگ کو پانی سے نقصان نہ ہو۔ اسی طرح گرمی اور سردی متضاد ہیں۔ جب ہوا گرم ہوتی ہے تو جانوروں اور زمین کی ٹھنڈک جانوروں اور زمین کے اندر چلی جاتی ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ تالاب اور کنوئیں کا پانی ٹھنڈا ہوتا ہے۔ جب ہوا ٹھنڈی چلتی ہے تو گرمی زمین کے اندر چلی جاتی ہے اسی لئے تالاب اور کنوئیں کا پانی گرم ہوتا ہے۔

فلاسفر نے کہا جو لوگ ہوا کو بارد ٹھنڈا کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ ہوا کا جسم ہلکا ہے۔ جو چیز ہلکی ہو گی اس کا مزاج بارد ٹھنڈا نہیں ہو سکتا بلکہ گرم ہوگا۔ اگر ہوا کے ہلکے ہونے کا سبب برودت کہا جائے تو زمین کا مزاج بھی بارد ہے۔ وہ ہلکی نہیں بلکہ بھاری ہے اگر برودت سے ہلکا پن ہوتا تو زمین بھی ہلکی ہوتی۔ مگر ایسا نہیں ہے۔

اگر ہوا کا ہلکا پن رطوبت کو بتایا جائے تو پانی بھی مرطوب ہے مگر ہلکا نہیں ہے۔ تو یہ ثابت ہو گیا کہ ہوا کے ہلکے پن کا سبب برودت یا رطوبت نہیں بلکہ حرارت ہے۔ جو ہوا ہمارے قریب ہے یہ پانی اور زمین کے قرب کی وجہ سے تھوڑی سی ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ مگر ہوا کا جو حصہ آگ کے کرہ سے ملتا ہے وہ گرم خشک اور شعلے کی مثل بھڑک اٹھنے والی ہے۔

ہوا کا وہ حصہ جو درمیان زمین و آسمان ہے وہ گرم تر ہے۔ یہ ایک دائرے کی صورت میں ہیں۔ جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مختلف طبائع ایک دوسرے سے کس طرح ملتے ہیں انہیں کے ملنے سے اور اللہ تعالیٰ کی اجازت سے یہ عظیم الشان دنیا عالم وجود میں آئی۔ اگر تم کروں کو دائرہ نہ مانو بلکہ مربع تسلیم کرلو تب بھی یہ بات واضح ہو جائیں گی کہ حرارت، حرارت کے ساتھ برودت، برودت کے ساتھ رطوبت، رطوبت کے ساتھ یبوست، یبوست کے ساتھ کس طرح اتصال کرتی ہیں۔ وہ ذات عالی کس قدر برگزیدہ اور عظیم ہے جس نے حسن تدبیر سے مختلف اشیاء کی تخلیق و تقدیر فرمادی۔

پانچواں باب

ایک عنصر کا دوسرے عنصر میں تبدیل ہونا

عناصر اربعہ سے ہر عنصر دوسرے عنصر میں بدل سکتا ہے۔ میری مراد یہ ہے کہ پانی ہوا بن جاتا ہے اور ہوا آگ بن جاتی ہے۔ ہوا میں یہ استعداد ہے کہ وہ آگ بن جائے مگر یہ تبدیلی ہوا کی کیفیت میں ہوتی ہے کمیت میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ ہوا کا ایک حصہ دوسرے حصہ کے بعد مستحیل ہوتا ہے۔ بیک وقت تمام اجزاء حصہ مستحیل نہیں ہوتے۔ جیسے پانی کی کچھ مقدار ہوا بن جاتی ہے یا ہوا لطیف ہو کر آگ میں

تبدیل ہو جاتی ہے یا آگ کا کچھ حصہ مستحیل ہو کر ہوا کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جیسے چراغ کو گل کرو تو اس وقت آگ ہوا میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یا پانی کا ایک حصہ گاڑھا ہو کر مٹی بن جاتا ہے اور کبھی مٹی کے کچھ اجزاء میں لطافت آ جاتی ہے وہ پانی ہو جاتے ہیں۔ آگ کی گرمی سے پانی کی کچھ مقدار بھاپ بن کر ہوا میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جیسے دیگچی پانی سے بھری آگ پر رکھی ہو تو پانی بھاپ بن کر اڑتا رہتا ہے اسی طرح حمام میں بھاپ کو اوپر جا کر جب ٹھنڈک ملتی ہے تو وہ کثیف ہو کر قطرہ قطرہ پانی بن کر ٹپکنے لگتی ہے۔

میں نے بلتستان کے پہاڑوں میں اکثر دیکھا ہے کہ پانی بھاپ بن کر اڑتا ہے اور اس بھاپ سے پھر پانی بن جاتا ہے۔ بخارات (بھاپ) پہاڑوں سے اٹھتے ہیں ہوا میں جا کر کثیف ہو جاتے ہیں اور بادل بن جاتے ہیں۔ ان سے بارش ہونے لگتی ہے۔ کبھی ان غلیظ بخارات کو تیز ہوائیں لے جاتی ہیں اور ان میں گرج چمک ہونے لگتی ہے۔ ان غلیظ بخارات کی رگڑ سے بجلی پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی ان پہاڑوں کے قریب میدانی علاقوں میں بارش گرج چمک بجلی کی ہوتی ہے لیکن پہاڑوں کے اوپر دھوپ نکلی ہوتی ہے۔ اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ پانی میں آگ بننے کی قوت و صلاحیت ہے یا ہوا میں مٹی بننے کی قوت و صلاحیت ہے تو یہ بات صحیح ہے اس لئے کہ پانی میں یہ استعداد ہے کہ اس کے کچھ اجزاء ہوا بن جائیں اور وہ ہوا آگ میں تبدیل ہو جائے تو حقیقت میں پانی ہی آگ بن گیا۔ ایسے ہی ہوا میں یہ استعداد موجود ہے کہ وہ پانی بن جائے اس کے بعد وہ پانی مٹی میں مل کر مٹی بن جائے تو اصل میں ہوا ہی مٹی بن گئی۔ اسی طرح اگر آگ کے کسی جز میں فساد واقع ہو جائے۔ اس کی حرارت ختم ہو جائے تو وہ حصہ مٹی کی طرح بارد اور یابس ہو کر مٹی بن جائے گا۔ اسی طرح اگر ہوا کا کوئی حصہ حرارت سے خالی ہو جائے تو وہ حصہ پانی کی طرح بارد اور رطب ہو کر پانی بن جائے گا۔ میں نے جو تفصیل اوپر بیان کی ہے اس کو اچھی طرح سمجھو غور کرو اور عناصر اربعہ کے مزاج اور ان کے تغیر و تبدل اسی کلیہ پر قیاس کرو۔

چھٹا باب

استحالہ کا بیان

استحالہ حقیقت میں فاعل کا مفعول میں اثر کرنا ہے۔

ہر مستحیل چیز اپنی ضد میں تحیل ہو جاتی ہے، اور جو چیز مستحیل نہیں ہو سکتی تو اس کی ضد بھی موجود نہیں ہوتی، اور جس کی ضد موجود نہیں وہ کون اور فساد کے تحت داخل نہیں ہوتی۔

دو عنصر ایک دوسرے میں عمل کرتے ہیں ہر ایک دوسرے کے عمل سے متاثر ہوتا ہے ان دونوں عنصروں میں جو فاعل ہو گا وہ اپنے مقابل عنصر کو اپنی ذات میں تبدیل کر لے گا۔ مفعول عنصر معلول ہوتا ہے اپنی ضد فاعل عنصر کی جانب تبدیل ہو جاتا ہے۔ اگر عنصر کا تضاد صورت میں ہو تو فاعل عنصر اپنے

مفعول معلول عنصر کو اپنی ذات میں بدل دیتا ہے۔ جیسے پانی ہوا میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ افلاطون کا کہنا ہے۔ کوئی چیز اپنی مخالف ضد کے ساتھ کبھی برقرار نہیں رہتی۔ اگر کسی چیز کو اس کی ضد میں داخل کر دیا جائے تو اس کا تضاد ختم ہو جاتا ہے۔ ان میں جو زیادہ طاقتور ہو گی وہ فاعل بن کر دوسری چیز کو اپنی ذات میں بدل دے گی۔ مثلاً سفید چیز سیاہ چیز میں مل کر سیاہ ہو جاتی ہے تو ہم یہ نہیں کہتے کہ سفیدی سیاہی میں تبدیل ہو گئی بلکہ کہتے ہیں ان کا تضاد ختم ہو گیا اب وہ دونوں ایک ہو گئیں۔ ہر کیفیت طاقت زیادتی اور کمی کے اعتبار سے مستحیل ہوتی ہے۔ جو کیفیت زیادہ قوی ہو گی اس کا استحالہ کمزور کیفیت کے مقابلہ میں دیر سے ہو گا کمزور کا استحالہ جلد ہو جائے گا۔ جیسے شہد کو اگر پکایا جائے تو اس کا رنگ فوراً بدل جائے گا مگر اس کا ذائقہ اور چپک باقی رہے گی اس لئے کہ شہد کے رنگ کی کیفیت کے مقابلہ میں ذائقہ اور چپک کی کیفیت زیادہ طاقتور ہے۔ اس کی جگہ اگر شراب کو پکایا جائے تو اس کا رنگ نہیں بدلے گا یہ کیفیت غالب ہے ذائقہ فوراً بدل جائے گا یہ کمزور کیفیت ہے۔ جن چیزوں کی ایک کیفیت میں تضاد ہو تو ان کا استحالہ بہت آسانی سے ہوتا ہے۔ جیسے پانی کا استحالہ مٹی کی طرف بہت جلد ہوتا ہے۔ اس لئے کہ پانی اور مٹی دونوں بارد سرد ہیں۔ مگر منفعلہ کیفیت پانی رطب اور مٹی خشک ہے اس میں اختلاف ہے ایک کیفیت میں متضاد ہونے کی وجہ سے اس کا استحالہ سہل تر ہے۔ مگر جن کی دونوں کیفیت فاعلہ و منفعلہ میں تضاد ہو تو اس کا استحالہ بہت زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ جیسے پانی کا آگ کی طرف یا آگ کا پانی کی طرف استحالہ مشکل ترین ہے۔ اس لئے کہ دونوں اپنی دونوں کیفیات میں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ یعنی پانی کا استحالہ آگ کی طرف یا آگ کا استحالہ پانی کی طرف انتہائی مشکل ہے۔ یہ دونوں کسی واسطے کے بغیر ایک دوسرے کی طرف مستحیل نہیں ہوتے۔ جیسے پانی پہلے ہوا بنتا ہے پھر ہوا آگ بنتی ہے۔ پانی بغیر واسطے کے براہ راست آگ نہیں بن سکتا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ پانی ہوا بنے بغیر براہ راست آگ بن جائے۔ میں نے استحالہ کی شکل جو بیان کی ہے باقی کو بھی اس پر قیاس کرو۔

ساتواں باب

کون و فساد کا بیان

کون یہ ہے کہ ایک چیز کا استحالہ دوسری چیز کے ساتھ ہو جائے کوئی ادنیٰ گھٹیا چیز مستحیل ہو کر اعلیٰ چیز ہو جائے۔ جیسے مٹی کا قطرہ مستحیل ہو کر انسان بن جاتا ہے یا کھجور کی گٹھلی مستحیل ہو کر درخت ہو جاتی ہے۔ یہ کون ہے۔ کہ ادنیٰ چیز اعلیٰ کی طرف منتقل ہو جائے۔ فساد یہ ہے کہ ارفع چیز ادنیٰ ہو جائے۔ جیسے انسان مر کر مٹی بن جاتا ہے۔ استحالہ کا اطلاق کون و فساد دونوں پر ہوتا ہے۔ تو کون کا استحالہ پستی سے بلندی کی طرف اور فساد کا استحالہ بلندی سے پستی کی طرف ہوتا ہے۔ تو یہ لازم ہوا کہ کسی چیز کا کون دوسری چیز

کے لئے فساد ہے اور ہر چیز کا فساد دوسری چیز کے لئے کون ہے۔ کون تین طرح سے ہوتا ہے۔ (۱) صنعت دستکاری، (۲) خواہش سے، (۳) جوہر سے۔ (۱) صنعت جیسے لکڑی کو بڑھئی نے دروازہ یا کرسی بنا دیا۔ (۲) خواہش جیسے محبت دشمنی و عداوت میں بدل جائے۔ (۳) جوہر، حیوان مٹی کی جانب مستحیل ہو جائے اور مٹی گھاس کی جانب تبدیل ہو جائے۔ کون و فساد بغیر استحالہ نہیں ہو سکتا۔ استحالہ کے لئے فعل اور انفعالی ضروری ہے ایک عامل ہو دوسرا معمول ہو۔ استحالہ کے لئے دو چیزوں کا ملاپ ضروری ہے۔ ایک چیز دوسری سے اس وقت تک نہیں ملتی کہ اس کا احساس نہ ہو۔ اس لئے حس مقدم ہے۔ حس دو طرح کی ہوتی ہے۔ (۱) حس فاضل، (۲) حس خسیس۔

حس فاضل یہ ہے کہ ایک چیز دوسری کو محسوس کرے اور دوسری بھی پہلی کو محسوس کرے۔ مثلاً دوائی بدن میں اثر پیدا کرتی ہے اور بدن دوائی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ بدن اور دوائی ایک دوسرے میں تبدیلی کرتے ہیں۔

حس خسیس یہ ہے جس کا احساس یک طرفہ ہو۔ جیسے عاشق معشوق کا احساس کرتا ہے لیکن معشوق عاشق کی پرواہی نہیں کرتا۔ جب دو چیزیں آپس میں ملتی ہیں اور دونوں اپنے حال پر باقی رہتی ہیں یا ایک اپنے حال پر رہتی ہے اور دوسری میں فساد ہو جاتا ہے۔ جو دو چیزیں باہم ملنے کے بعد اپنے حال پر رہتی ہیں ان کی مثال مٹی اور مہر ہے کہ دونوں آپس میں ملی ہوئی ہیں اور اپنی اصل حالت پر قائم ہیں۔ یا شراب اور پانی کہ دونوں باقی ہیں ختم کوئی بھی نہیں ہوا پانی پانی ہے شراب شراب ہے ایک جز کے باطل ہونے کی مثال یہ جیسے اور لکڑی۔ لکڑی جب آگ سے ملتی ہے تو جل کر آگ ہو جاتی ہے لکڑی نہیں رہتی۔ آگ فاعل ہے لکڑی مفعول ہے۔ فاعل مفعول کو ختم کر دیتا ہے۔

یہ محال ہے کہ دو چیزیں ایک دوسرے سے ملیں اور دونوں باطل ہو جائیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ دونوں کا اختلاط ہی نہیں ہوا۔

اس کا علم بھی ضروری ہے کہ کون و فساد جوہر میں ہوتا ہے۔ استحالہ اور تغیر کیفیت میں ہوتا ہے جیسے حرارت مستحیل ہو کر برودت ہو جاتی ہے۔ مٹھاس کڑواہٹ میں بدل جاتا ہے۔

کمی بیشی کمیات میں ہوتی ہے۔ زیادہ یا کم ہونا ایسی صفات ہیں جو جسم کی لمبائی، چوڑائی، گہرائی میں ہوتی ہیں۔

ربوا کے معنی چھوٹی چیز بڑی ہو۔ اضمحلال کے معنی بڑی چیز چھوٹی ہو۔

بعض لوگوں کا خیال ہے دو چیزوں کے ملاپ ایک کے اجزاء دوسرے کے اجزاء میں حلول کر جاتے ہیں یہ خیال غلط ہے۔

اگر پانی اور شراب کے امتزاج سے ایک کے اجزاء دوسرے کے اجزاء میں داخل ہو جائیں تو حاصل یہ ہو گا کہ دونوں ایک دوسرے کی ذات اور نفس میں داخل ہو گئے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک چیز بیک وقت داخل و مدخول ہو گی یعنی فاعل بھی ہو گی اور مفعول بھی ہو گی۔ یہ محال ہے۔ فاعل بوقت فعل

فاعل ہوگا مفعول نہیں ہوگا اور مفعول مفعول ہوگا فاعل نہیں ہو سکتا۔

اٹھواں باب

فعل وانفعال کا بیان

کچھ چیزوں میں بالفعل ظاہر قوت ہوتی ہے۔ جیسے آگ اس میں ظاہر قوت گرمی جلانا ہے یا کاتب اس میں ظاہر قوت لکھنا ہے۔

بعض چیزوں میں بالامکان قوت ہوتی ہے۔ جیسے پانی میں یہ قوت ممکن ہے کہ وہ پہلے ہوا بنے پھر آگ میں مستحیل ہو جائے۔ ایک بچہ میں یہ قوت موجود ہے کہ وہ کاتب یا حکیم بن جائے۔ کسی مادے میں تین طرح یہ قوتیں موجود ہوتی ہیں۔ (۱)فاضل، (۲)وسط، (۳) خسیس۔ فاضل وہ ہے کہ اس میں وہ قوت بالفعل موجود ہو جیسے آگ میں جلانے کی قوت ہے۔

خسیس وہ ہے کہ اس میں وہ قوتِ بالقویٰ موجود ہو جیسے آگ میں یبوست مخفی قوت ہو۔

عناصر کی قوتوں میں سے جب دو قوتیں ملیں گی تو ایک ان میں قوت فاضلہ رکھتی ہو اور دوسری کو بھی قوت فاضلہ حاصل ہو تو ایسی دو قوتوں میں فعل اور انفعال سہل ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں کون قویٰ و خفیف ہوگا۔

اور اگر دو چیزیں آپس میں ایسی ملیں۔ ایک اپنے فعل میں خسیس اور دوسری اپنی قوت میں خسیس ہو تو ان دونوں میں فعل وانفعال مشکل ہوتا ہے۔ اس کی وجہ کون کا ضعف اور سستی ہے۔

اگر دو متوسط قوتیں آپس میں ملیں جو بالفعل اور بالقوہ ہوں ان کے اتصال سے فعل وانفعال اور کون میں وسط و ضعیف ہوگا۔ مثال فعل وانفال یہ ہے کہ کوئی آدمی زمین پر چلے چلنا آدمی کا فعل ہے چلنے سے زمین پر جو نشان پڑے گا وہ مٹی کا انفعال ہے اگر فاعل مفعول کو نہ چھوئے نہ ملے تو صحیح فعل وانفعال واقع نہیں ہوتا۔ یہ لمس چھونا دو طرح کا ہے۔ فاعل مفعول کو بغیر واسطے کے چھونے جیسے آگ لکڑی کو چھو کر اس میں تبدیلی پیدا کر دیتی ہے لکڑی کوئلہ بن جاتی ہے۔ یا فاعل مفعول کو بالواسطہ چھوے کہ فاعل اور مفعول کے درمیان کوئی چیز واقع ہو جیسے آگ اور پانی کے درمیان میں پتیلی ہو یا حوض کی ٹینکی ہو۔

رطب تر بہنے والی چیز انفعال کو فوراً قبول کرتی ہے اور خشک چیز انفعال کو بمشکل قبول کرتی ہے۔ انفعال کا مطلب دوسری شکل اختیار کرنا تر سہل الانفعال ہوتی ہے یابس مشکل الانفعال ہوتی ہے۔ تر چیز میں پھیلنے اور سکڑنے کی بڑی صلاحیت ہوتی ہے۔ جیسے مٹی، موم، یابس چیز انبساط کو اختیار نہیں کرتی جیسے پتھر، اینٹ وغیرہ۔

نواں باب

عناصر سے اشیاءعالم کاوجود فلک اور نیرات (ستارے چاند سورج) کے اثرات

یہ میرا مشاہدہ ہے کوئی جاندار سانس لینے والا ہوا اور پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ بھی میرا مشاہدہ ہے کہ ہوا اور پانی ایک حالت پر قائم نہیں رہتے۔ زمانہ ان میں تبدیلی پیدا کرتا رہتا ہے۔ کبھی یہ گرم ہو جاتے ہیں کبھی سرد کبھی تر کبھی خشک کبھی مکدر (گدلی) کبھی صاف ہو جاتے ہیں ان کی تبدیلی کی وجہ سے انسانی بدن میں بھی تبدیلی آتی رہتی ہے۔ کبھی گرم، کبھی سرد، کبھی سخت کبھی ڈھیلا کبھی صحت مند کبھی بیمار ہوتا رہتا ہے۔ میں نے غور کیا تو زمانہ پر آسمان چاند سورج کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس لئے طلبہ کے لئے میں نے آثار و فلک اور نیرات فلک کا بیان کیا اول آخر میں کیا تاکہ ان کی قوت و فہم کا تزکیہ ہو سکے۔

فلاسفر کا یہ عقیدہ ہے کہ چاند، سورج، ستارے بیکار نہیں ہیں تخلیق پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان کا اربعہ عناصر کے بارے میں بھی یہی قول ہے، اور ان سے زمین کی اشیاء کی تخلیق ہوتی ہے۔ جس کسی نے جو یہ کہا ہے کہ کوئی جاندار کھانے پینے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اس نے اللہ کی تدبیر اور قدرت کا انکار نہیں کیا ہے۔ جیسے کسی بچہ کی منی کے بغیر پیدائش نہیں ہوتی اور منی کھانے پینے سے پیدا ہوتی ہے اور کھانے پینے کی چیزیں بارش اور پانی کے بغیر پیدا نہیں ہوتیں، اور بارش بادل کے بغیر نہیں ہوتی۔ سورج کی گرمی سے سمندر میں بخارات پیدا ہو کر بادل بنتے ہیں ہوا ان کو لیکر چلتی ہے۔ ہوائیں آسمان کی حرکت سے چلتی ہیں اس کو میں کتاب کے آخر میں بیان کروں گا۔

فلاسفر کا یہ مشاہدہ و قول بالکل صحیح ہے۔ دنیا کے طول و عرض میں بارش، گرج، چمک، بجلی، بادل، جاندار کی پیدائش، درخت، پھل، پھول وغیرہ میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس پر چاند سورج کی روشنی اور شعاعیں نہ پڑتی ہوں تو سب کی حیاتی موجودگی چاند سورج کی مرہون منت ہوئی۔ جیسا کہ تم جانتے ہو انسان منی سے پیدا منی خون سے خون غذا اور مشروب سے غذا اور مشروب سبزیات سے سبزیات پانی اور بارش سے بارش بخارات سے اور بادلوں سے بادل موسم کے اختلاف سے جو اوپر کو اٹھتے ہیں اور موسم سورج کی گردش سے تبدیل ہوتے ہیں۔ یہ چاند سورج اور موسم کی گردش قادر مطلق کے مقرر کردہ اندازے سے ہوتی ہے۔ قادر مطلق کا اس سے یہ مقصد ہے ایک کا وجود دوسرے کی پیدائش کا سبب ہوتا ہے۔ ایک کا قیام دوسرے کے قیام سے وابستہ رہے۔

ستاروں کا قیام افلاک کے ساتھ ہے۔ آگ پتھر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں میں ہے۔ پانی

قیام زمین سے اور زمین کا قیام ہوا سے اور ہوا خاک کو اِدھر سے اُدھر اڑاتی رہتی ہے۔ اس لئے زمین کی مثال رائی کے اس دانے کی ہے۔ جس کو بکری کے مثانے میں ڈال دیں تو وہ دانہ مثانے کے درمیان معلق رہے گا تہہ نشین نہیں ہوگا۔ بالکل اسی طرح حیوانات اور نباتات ہیں جن کو کون و فساد زمین، ہوا، آگ، پانی کی معرفت حاصل ہوتا ہے۔

ارسطو کا قول ہے۔ طبیعت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک طبیعت وہ جو کل و جز کے ساتھ کون و فساد کا سبب ہوتی ہے مثلاً فلک آسمان مع نیرات چاند سورج اور ستارے وغیرہ۔ دوسری طبیعت وہ ہے جس کے اجزاء کون و فساد کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اس کا کل کون و فساد کے تحت پیدا نہیں ہوتا یہ طبائع اربعہ ہیں۔ ان طبائع کے اجزاء سے چاروں مزاج پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں مزاجوں سے حیوان پیدا ہوتے ہیں۔ ہوا کی چیزیں بارش، برف وغیرہ تر بخارات سے بنتی ہیں۔ کڑک، چمک، بجلی، شعلے، شہاب ثاقب، خشک بخارات سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب اشیاء کے پیدائش کا سبب افلاک کی حرکت ہے۔ فلک اعلیٰ مشرق سے مغرب کی طرف حرکت کرتا ہے اور متحرک ستاروں کے آسمان مغرب سے مشرق کی طرف متحرک ہیں۔ اس اختلاف کی وجہ میں عنقریب بیان کروں گا۔ اگر فلک اعلیٰ اور فلک کواکب کی حرکت ایک ہی سمت ہوتی تو جاڑے گرمی یا کون و فساد میں اس دنیا کی ایک ہی حالت پر قائم رہتی۔ بقراط کا قول ہے اگر انسان کی پیدائش ایک طبیعت سے کی جاتی تو یہ کبھی بیمار نہ ہوتا کیونکہ اس میں کوئی متضاد چیز نہ ہوتی جو اس کو بیمار کرتی۔ اگر وہ کبھی بیمار ہوتا تو ایک چیز سے درست ہو جاتا۔ اسے مختلف دوائیں نہ دینی پڑتیں۔ جب زمانے میں تبدیلی آتی ہے تو چاروں طبائع بھی تبدیل ہو جاتی ہیں۔ سردیوں میں سرد گرمیوں میں گرم۔ اسی تبدیلی سے زمین میں پیداوار ہوتی ہے۔ گرمیوں میں سورج ہمارے نزدیک ہو جاتا ہے تو اس سے دو عنصر آگ اور ہوا طاقتور ہو جاتے ہیں۔ سردیوں میں سورج دور ہو جاتا ہے تو آگ اور ہوا پر برودت غالب آ جاتی ہے یہ دونوں عنصر کمزور ہو جاتے ہیں۔

نباتات تقریباً ختم ہو جاتی ہیں۔ درختوں پر پھل آنا بند ہو جاتے ہیں۔ اکثر جانور سردیوں میں بچے نہیں پیدا کرتے۔ جب سورج قریب قریب آ جاتا ہے۔ تو ہر چیز کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے۔

فیلسوف کا قول ہے کہ یہ سچ ہے۔ آسمان ہم کو زندگی بخشتا ہے۔ زمین میں پیدا ہونے والی اشیاء پیدا ہونے سے پہلے ناپید تھیں لیکن آسمان اور نیرات موجود تھے۔ زندگی بخشنے کی یہی دلیل کافی ہے۔ چاند، سورج سیاروں کی گردش سے زمین میں پیداوار ہوتی ہے۔ میرے خیال میں فیلسوف نے صحیح نظریہ پیش کیا ہے۔

اس لئے کہ اشیاء عالم زمانے کے کسی نہ کسی حصہ میں ظہور پذیر ہوئے ہیں تو اس سے زمانے کا تقدم ثابت ہو جاتا ہے۔ زمانہ چاند سورج سیاروں اور آسمان کی حرکت کا نام ہے۔ نیرات کی حرکت سے زمینی اشیاء وجود میں آتی ہیں۔ دن رات کا وجود سورج سے ہے اور دیگر اشیاء عالم مثلاً پھول پھل، گرمی، سردی کا عمل۔ بدن کی تبدیلی حرارت سے برودت کی طرف یبوست سے رطوبت کی طرف یہ افلاک اور

نیرات کی گردش سے ہوتا ہے، اور نیرات کی گردش اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ارض اور اشیاء ارضی کے وجود میں آنے کا سبب ہیں۔ ارضیات نیرات کو متحرک کرنے کا سبب نہیں ہیں۔
فیلسوف نے کتنی اچھی اور صحیح بات کہی ہے۔ میرا بھی یہ خیال یقین کامل تک ہے۔ اگر سورج کی رفتار موسم سرما کی مثل، ہمیشہ ایک جیسی ہوتی اور زمین پر ہمیشہ سردی رہتی تو جمود قائم ہو جاتا زمین پر نہ پودے اگتے نہ پھل آتے نہ غلہ پیدا ہوتا تو کوئی جاندار بھی نہ ہوتا میں اپنے اس خیال کی صحت پر کہ نیرات زمینی چیزوں پر اثر انداز ہوتے ہیں چند مشاہدے پیش کرتا ہوں۔

1- پھلوں کے پکنے کے لئے سورج کی دھوپ کا پڑنا ضروری ہے۔ جس جگہ دھوپ نہیں پڑتی وہاں اکثر گھاس نہیں اگتی اگر اگتی ہے تو کمزور ہوتی ہے، اور ان درختوں پر پھل بھی نہیں آتے جن پر دھوپ سورج کی شعاعیں نہیں پڑتی ہیں۔
2- جب چاند عروج پر ہوتا ہے تو پھلوں میں گودا، مغز، غلوں میں دودھ پرندوں میں انڈے پیدا ہوتے ہیں۔ جب چاند گھٹنا شروع ہوتا ہے تو ان اشیاء میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔
3- امراض حادہ کے بحران کی پہچان چاند کی منزل یعنی مہینوں کے چوتھے حصہ سے معلوم ہوتی ہے۔
4- مرگی کے مریضوں میں چاند کی ابتدائی راتوں میں مرض کی تحریک زیادہ ہوتی ہے۔
5- امراض حادہ مزمنہ کا بحران سورج کی منازل سال کے چوتھائی حصہ اور چاند کی منزل سے پہچانے جاتے ہیں۔
6- سمندر میں مدوجزر چاند کے پورا ہونے کے وقت ہوتا ہے۔ میں عنقریب اس کو انشاء اللہ بیان کروں گا۔ طبرستان میں لوگوں کا کہنا ہے۔ چاند جن راتوں میں ہلال ہوتا ہے ان میں شراب کا نیچے کا حصہ اوپر ہو جاتا ہے۔ شراب مکدر تلچھٹ کی مثل ہوتی ہے۔ ان کے شراب کے مٹکے زمین گڑھے ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ لوگ چاند رات سے پہلے شراب کو ان برتنوں سے نکال کر چھان لیتے ہیں اور تلچھٹ علیحدہ کرکے پھر ان مٹکوں میں ڈال دیتے ہیں۔ رات دن کے اثرات تو بالکل ظاہر ہیں۔

جب رات ٹھنڈک اور رطوبت لاتی ہے تو جانور اپنے مسکن پر واپس آ جاتے ہیں میدانوں چراگاہوں کو چھوڑ کر اپنے مسکن و گھونسلوں میں چھپ جاتے ہیں۔ جب سورج طلوع ہونے کا وقت قریب آتا ہے تو ان میں چلنے پھرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ یہ حرکت سورج کی گرمی سے ہوتی ہے روح اور بدن کو چلنے اور حرکت کرنے کی حس ہو جاتی ہے۔ تو جانداروں کے لئے دن میں زندگی اور رات میں موت ہوتی ہے۔ (نیند موت کا بھائی ہے۔) دن سورج کے طلوع ہونے اور رات سورج کے غروب ہونے کا نام ہے۔ سورج کا یہ اثر روح اور بدن میں ہوتا ہے اس کو ہر آدمی جانتا ہے۔ ان اسباب کا مدبر اللہ تعالیٰ ہے۔ جو اسباب اور علل بندے نہیں جانتے وہ ان کو جانتا ہے۔
سورج کے طلوع ہونے سے اشیاء عالم میں تبدیلی آ جاتی ہے اور غروب سے بھی یہی حال ہوتا

ہے ان میں کچھ چیزیں پگھلتی ہیں جمتی ہیں خشک اور نرم ہوتی ہیں کچھ سخت ہو جاتی ہے کچھ سفید اور سیاہ اور کچھ اندھی کچھ بینا ہو جاتی ہیں کچھ میں جرات کچھ میں بزدلی آتی ہے۔ کچھ میں ہوشیاری کچھ میں سستی آ جاتی ہے۔ نرم اور پگھلنے والی اشیاء چربی موم وغیرہ ہیں سخت اور خشک ہونے والی مٹی گندھا ہوا آٹا وغیرہ سورج کی روشنی سے ہوا پانی سفیدی مائل ہو جاتا ہے۔ انسان دھوپ سے سیاہ کالا ہو جاتا ہے۔ سورج کی روشنی سے چمگادڑ الو کو نظر نہیں آتا اور انسان کے دیکھنے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں اتنا عرض کر دینا ہی کافی ہے۔

دسواں باب

طبائع کے عمل سے ہوا اور زمین کی پیداوار میں کیا اثر ہوتا ہے

فیلسوف کا قول ہے۔ تیز حرکت کرنے والا ہر جسم سخت گرم ہو جاتا ہے اور اپنے قرب کی چیزوں کو بھی گرم کر دیتا ہے۔

اسی لئے اجرام سماویہ جو ہمیشہ تیزی سے گولائی میں حرکت کرتے رہتے ہیں تو جو جسم ان کے قریب ہو گا وہ بھی گرم ہو جائے گا۔ یہ سماوی حرارت ہوا سے مل کر اس کو گرم کرتی اور ہوا سے زمین گرم ہو جاتی ہے۔ جب سورج کی گرمی سے زمین کی رطوبت تحلیل ہوتی ہے تو ان سے انواع و اقسام کے بخارات نکل کر بلند ہوتے ہیں۔ سمندر دریا زمین اور دیگر اجسام سے نکل کر بخارات اوپر کو چلے جاتے ہیں۔ کچھ بخارات زمین کے اندر ہوتے ہیں۔ اوپر کو جانے والے بخارات جب تری اور ثقل اختیار کرتے ہیں تو پانی بن کر برسات ہو جاتی ہے اور جب کثیف ہوتے ہیں تو بادل ہو جاتے ہیں اور جب گرم اور تر ہو جاتے ہیں تو آندھی ہو جاتے ہیں۔ جو بخارات زمین کے اندر ہوتے ہیں وہ بخارات اپنی قوت اور رنگ کے اعتبار سے (معدنیات، سونا، چاندی، تانبہ، پارہ، ابرک، پٹرول اور بیش قیمت جواہرات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔) اگر وہ بخارات زمین کے کسی خلا میں قید یا بند ہو جائیں اور باہر نہ نکل سکیں تو ان کی حرکت یا پریشر سے زمین ہلنے لگتی ہے زلزلہ آ جاتا ہے اگر زمین کے اندر والے بخارات کثیر مقدار میں غلیظ گاڑھے ہوں گے تو زلزلہ کثرت سے آتا رہے گا۔ اگر غلیظ گاڑھے نہ ہوں بلکہ قلیل پتلے ہوں تو بہت جلد تحلیل ہوتے ہیں زلزلہ بھی ہلکا ہوتا ہے۔ اگر زلزلہ سے زمین پھٹ جائے تو اس جگہ سے بہت تیز ہوائیں اور گیس خارج ہوتے ہیں ان سے آبادیاں شہر تباہ ہو جاتے ہیں۔ ارسطو کہتا ہے ان جگہوں سے لاوا راکھ جیسی چیزیں نکلتی ہیں۔ یہ اس کی دلیل ہے کہ زمین کے اندر آگ دہک رہی ہے (آتش فشاں موجود ہیں۔) ہمارے اسی دور کی بات ہے۔ آرمینیہ، فرغانہ، دنباوند میں بکثرت زلزلے آئے اور فرغانہ شہر تباہ و ریزہ ریزہ ہو گیا۔

میں اس مسئلہ کی مزید وضاحت کروں گا۔ جو بخارات ہوا میں چلے جاتے ہیں اگر مرطوب ہیں تو

مستحیل ہو کر برس جاتے ہیں بارش ہو جاتی ہے۔ اگر بخارات شدید ٹھنڈی ہوا سے مل جائیں تو برف بن جاتے ہیں اگر ہوا کی برودت کے ساتھ یبوست بھی ہو تو سخت برف (اولہ) کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ سرد رطوبت ہوا کی گرمی سے بادلوں کی طرف دوڑتی ہے اور وہاں جا کر خشکی اختیار کر لیتی ہے۔

اسی وجہ سے سردی کے زمانہ کے مقابلہ ربیع و خریف میں برودت زیادہ ہوتی ہے۔ کہر حقیقتاً گھنا گہرا بادل ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ تحلیل ہوتا ہے اسی وجہ سے اس کو کہر دشتی کہتے ہیں۔ میں اس کا ذکر ہوا کی علامات میں کروں گا۔

اگر بادلوں سے تحلیل ہونے والے اجزاء کی مقدار زیادہ اور اس کا قوام گاڑھا ہو گا تو وہ شبنم اوس بن جاتی ہے۔

اگر ان تحلیل شدہ اجزاء کی مقدار شبنم سے زیادہ ہو تو بارش بن جاتے ہیں۔ اگر شبنم کے ساتھ برودت شامل ہو جائے تو کہر بن جاتی ہے۔ اگر کثیف ہوا میں بخارات پھنس جائیں اور نکلنے کی کوشش کریں تو ان دونوں کی رگڑ سے آواز پیدا ہوتی ہے اس کو رعد بادل کی گرج کہتے ہیں، اور اس رگڑ کی شدت سے شعلہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس کو بجلی کہتے ہیں۔ جب اجسام آپس میں رگڑ کھاتے ہیں تو حرارت پیدا ہوتی ہے۔ بجلی عالم وجود میں اسی رگڑ کی حرارت سے آتی ہے۔

جتنے بخارات اوپر کو جاتے ہیں اسی مقدار میں بادل ہوتے ہیں۔ شمال و جنوب میں کثرت ریاح و بادل کی وجہ یہ ہے کہ ان اطراف میں سورج کا قیام و گزر کی مدت بہت کم ہے اسی وجہ سے بخارات کا جو حصہ وہاں جمع ہوتا ہے وہ ریاح تیز ہوا اور اندھی بن جاتا ہے۔

لیکن مشرق و مغرب میں سورج کا گزر روزانہ ہے اس وجہ سے یہاں ریاح کم ہوتے ہیں۔ مگر حار یابس اور بارد یابس اشیاء کے ملنے سے بخارات بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ بخارات سرد تر یا گرم تر ہوتے ہیں دراصل بخارات رطوبت ہوتے ہیں جن کو حرارت تحلیل کرتی ہے بگولے پیدا ہونے کا یہ سبب ہوتا ہے۔ ایک تیز ہوا دوسری مخالف تیز ہوا سے ٹکراتی ہے تو گولائی میں گھومنے لگتی ہے اور بگولے بناتی ہوئی بہت تیز چلتی ہے جو چیز درخت کشتی وغیرہ اس چکر میں آجاتا ہے تو تباہ ہو جاتا ہے۔ فیلسوف کا بھی یہی قول ہے۔

بقراط کہتا ہے کہ جن رطوبات کو سورج زمین، پانی اور انسان و جانداروں کے اجسام جذب کرتا ہے وہ رطوبات ہوا میں معلق ہو جاتی ہیں جب ان رطوبات کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے اور ان کا قوام غلیظ ہو جاتا ہے اور یہ دو مخالف تیز ہواؤں کے درمیان آجاتے ہیں تو ہوا کے دباؤ سے یہ رطوبات خالص پانی بن کر برسنے لگتی ہیں اور ریاح کی گرمی سے بجلی اور صاعقے پیدا ہو جاتے ہیں۔

ارسطو کہتا ہے کہ جس وقت ہوا بادلوں کو سختی سے نیچے کو دھکیلتی ہے تو بادلوں کے قریب جو اجسام ہوتے ہیں وہ پھٹنے لگتے ہیں اسی لئے جس مکان میں کھڑکی روشن دان نہیں ہوتے وہ بجلی سخت گرج چمک سے پھٹ جاتے ہیں۔

میں نے طبرستان میں بڑے بڑے درخت اور پتھر کی چٹانوں کو بجلی کی کڑک سے گرتے دیکھا ہے' اور تانبے کے چھوٹے بڑے سرخ نیزے دیکھے جن کو ویرانوں سے اٹھایا تھا کرد ان نیزوں کو صاعقے کا سر کہتے تھے۔ مجھے اس کا اصل سبب معلوم نہیں ہوا۔

فیلسوف کا قول ہے۔ صواعق آگ کی شکل دہکتے ہوئے لطیف جسم ہوتے ہیں یہ اگر کسی دروازے سے ٹکرائیں تو اس میں نفوذ کر جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ لطیف اور تیز رفتار ہوتے ہیں اگر دروازے پر پیتل' تانبا' لوہا ہو تو اس کو گلا کر جلد دیتے ہیں۔ اس میں نفوذ نہیں کرتے۔

بجلی کالی چیز پر گرتی ہے اور اس کو جلا دیتی ہے۔ سفید چیز پر نہ گرتی ہے نہ جلاتی ہے۔ آتشی شیشہ کو اگر دھوپ میں رکھیں تو وہ سورج کی گرمی کو اپنے اندر سمو لیتا ہے۔ آتشی شیشہ سے برتن بھی بنائے جاتے ہیں جو سورج کی گرمی سے بہت گرم ہو جاتے ہیں۔

میں نے سبز کے فنجان دیکھے جو پتیلی کی طرح تھے ہم نے ان فنجانوں کو دھوپ میں رکھ دیا ان فنجانوں نے سورج کی گرمی اپنے اندر سمو لی تو ہم نے ان فنجانوں کی معرفت سورج کی شعاعوں کو سیاہ ٹوپی کی طرف کر دیا جو چھ یا سات گز دور تھی تو اس ٹوپی میں چند منٹ بعد آگ لگ گئی۔ تم دوسری چیزوں کو اس تجربہ پر قیاس کرو۔

گیارہواں باب

ہوا میں شہاب اور رنگوں کی پیدائش

میں پہلے بیان کر چکا ہوں زمین کے بخارات مختلف رنگوں میں بلند ہوتے رہتے ہیں۔ جو بخارات گرم خشک ہوتے ہیں وہ بہت بلندی تک چلے جاتے ہیں۔ ان بخارات کی مقدار زیادہ اور قوی ہوتی ہے تو یہ ہوا میں طولاً آگ پکڑ کر شہاب بن جاتے ہیں۔ اگر بخارات طول و عرض میں موجود ہوں تو اس میں آگ سیدھی ستون کی طرح لگتی ہے تم نے اس کا مشاہدہ کیا ہوگا۔

حرارت اگر برودت سے بچ کر ہوا کی طرف نکل جائے تو اس سے آگ اس طرح نکلتی ہے جیسے پٹرول کی ٹینکی سے آگ نکلتی ہے۔ تیر کی طرح بالکل سیدھی ہوتی ہے اس کو زرفات کہتے ہیں۔

کچھ ستارے وقتاً فوقتاً نظر آتے ہیں پھر نظر نہیں آتے پگھل جاتے ہیں یہ ستارے گرم ہوا سے بنتے ہیں۔ یہ گرم ہوا چند دن ستاروں کے مقابل رکھتی ہے۔ بظاہر وہ گرم ہوا ستاروں سے متصل نظر آتی ہے۔ حقیقت میں وہ ہوا ستاروں سے بہت دور ہوتی ہے۔ یہ پگھلنے والے ستارے خشک سالی اور آندھیوں کی کثرت کی نشاندہی کرتے ہیں۔

ارسطو کا قول ہے پرانے زمانے کی بات ہے رومانیہ شہر میں موسم سرما میں ایک پگھلنے والا ستارے

میں زبردست دھماکہ ہوا۔ اس کے اثر سے سمندر کا پانی کناروں پر چڑھ آیا قریب کے بہت سے شہر اس میں ڈوب گئے۔

ایسے دھماکہ تیز آندھیوں کی وجہ سے ہوتے ہیں جو مختلف سمتوں میں شدت سے چلتی ہیں ان کی تیزی سے سمندر پر سخت ضرب پڑتی ہے۔ طوفانی کیفیت ہو جاتی ہے۔ انشاء اللہ عنقریب ہوا کے دلائل اور نشانات میں اس کا ذکر کروں گا۔

ہوا میں رنگ پیدا ہونے کی یہ وجہ ہے۔ کہ اس کا کچھ حصہ ٹھنڈک سے گاڑھا ہو جاتا ہے ستاروں کی روشنی سے رنگین نظر آتا ہے اور وہ روشنی قریب کی ہواؤں پر پڑتی ہے۔ اس کو یوں سمجھیں جیسے سورج کی شعاعوں سے شراب اور پانی چمکنے لگتا ہے اس کے قریب کی دیواروں پر اس کا عکس پڑتا ہے۔ قوس قزح بھی اسی طرح بنتی ہے کہ سورج کی شعاعیں ہوا اور پانی میں مختلف رنگ پیدا کرتی ہیں اس کا عکس فضاء میں نظر آتا ہے۔

فیلسوف کا قول ہے کہکشاں میں چھوٹے چھوٹے بہت سے ستارے ایک جگہ مستطیل سفید دھاگے کی شکل میں جمع ہو جاتے ہیں ان کی روشنی چاروں طرف پھیلتی ہے۔ یہ بیان شہاب اور رنگوں کا تھا جو میں نے پیش کر دیا۔ واللہ اعلم۔

بارھواں باب

خشکی، سمندری، ہوائی جانوں کی تخلیق اور ان کے اعضاء کی بناوٹ

حیوانات تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) ارضی، زمینی، (۲) مائی پانی والے، (۳) ہوائی۔

جن عناصر سے حیوان اور نبات گھاس کی تخلیق ہوتی ہے وہ تین ہیں۔ طبائع میں اجزائے فاضلہ۔ اجزائے خسیسہ اجزائے متوسط ہوتے ہیں۔ ان تینوں اجزاء کی وجہ سے تین قسمیں ہوئیں۔

خفیف طبائع، آگ، اور ہوا میں تین قسم کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔

(۱) انتہائی اعلیٰ درجہ کے خفیف، (۲) متوسط درجہ کے خفیف، (۳) انتہائی کم درجہ کے خفیف،

ثقیل طبائع پانی اور مٹی میں بھی تین قسم کے اجزاء ہیں۔

(۱) انتہائی اعلیٰ درجہ کے خفیف، (۲) متوسط درجہ کے خفیف۔ (۳) انتہائی درجہ کے ثقیل ہیں۔

جب ایک جز کے کچھ حصے دوسرے جز کے کسی حصہ سے ملتے ہیں یعنی خفیف اجزاء کثیف سے گرم اجزاء سرد اجزاء کے ساتھ ملتے ہیں۔ تو دنیا کی چیزیں عالم وجود میں آئیں۔

عناصر خفیف آگ ہوا عناصر ثقیل پانی اور مٹی کے اجزاء کا امتزاج ہوا تو ان کی کمی بیشی کے اعتبار سے اشیاء کی تخلیق ہوئی۔ حیوانات کا جسم مادہ ارضہ سے ہے اور اس میں دونوں خفیف قوۃ آگ ہوا کی قوت فاضلہ پائی جاتی ہے اسی لئے حیوان ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرتا ہے۔ درخت و نباتات میں پانی اور مٹی کی قوت غالب ہے اسی لئے یہ ایک جگہ پر قائم رہتے ہیں دوسری جگہ تبدیل نہیں کر سکتے۔ یہ اپنی خوراک جڑوں کی معرفت حاصل کرتے ہیں۔ جڑ ان کے لئے حیوان کے منہ کی طرح ہے۔ حیوان خوراک منہ سے کھاتا ہے درخت جڑ سے خوراک لیتا ہے۔

سیپ کی تخلیق متوسط درجے سے ہوتی ہے۔ سیپ حس کی وجہ سے حیوان کے مشابہ ہے۔ ایک جگہ قائم رہنے کے سبب درخت کے مشابہ ہے۔ اس میں درخت و حیوان دونوں کے خواص پائے جاتے ہیں۔

ہر حیواں اپنی اصل کا شائق ہوتا ہے اسی کے ساتھ زندگی گزارتا ہے۔ ارضیت کا غلبہ رکھنے والے حیوان زمین کے اندر رہتے ہیں۔ ماہیت کا غلبہ رکھنے والے پانی میں رہتے ہیں۔ ہوائیت کا غلبہ رکھنے والے ہوا میں رہتے ہیں۔ اونچی جگہ بلند درختوں پر بسیرا کرتے ہیں۔ ان کا بیان ان کے ابواب میں فلاسفہ کے مطابق کروں گا۔

سینگ اور کھر کے پیدا ہونے کی یہ وجہ سمجھی میں آتی ہے۔ جو جانور اکثر چرتے کھاتے رہتے ہیں ان کے جسم میں سرخی چمک اور خارش ہوتی ہے۔ ان کے جسم میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے رطوبت کی گرمی خارش کی وجہ سے مقید ہو جاتی ہے۔ یہ حرارت غلیظ رطوبت کو سر کی جانب منتقل کر دیتی ہے۔ ان کے سروں پر سینگ نکل آتے ہیں۔ سینگ والے جانور کے اوپر والے جبڑے میں دانت نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ جس مادے سے دانت پیدا ہوتے ہیں وہ اوپر کو چلا گیا سینگ کی شکل میں نکل آتا ہے۔

غلیظ رطوبت کا کچھ حصہ نیچے کے جسم میں چلا جاتا ہے اس سے کھر پیدا ہوتے ہیں جو ناخنوں کی مثل ہوتے ہیں۔ کھروں کے پھٹنے کی وجہ یہ ہے کھروں کے بنانے والی رطوبت میں خشکی زیادہ ہوتی ہے اس لئے وہ پھٹ جاتے ہیں۔

میرا تجربہ ہے یبوست اجزاء میں تفریق پیدا کرتی ہے۔ رطوبت متفرق اجزاء کو ملا دیتی ہے۔ جیسے پانی پسے ہوئے آٹے کو یک جان کر دیتا ہے۔ چوپائے جانوروں اور پرندوں میں درندے گوشت خور ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ بعض جانوروں پر حرارت و یبوست اور بعض پر برودت و یبوست کا غلبہ ہوتا ہے تو ان کے جسم خشک اور اعصاب سخت ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے چونچ کے کنارے تیز و سخت ہوتے ہیں اور گوشت خور جانوروں میں فاعلی قوت حرارت و برودت غالب ہوتی ہے اور اس غلبہ کا یہ تقاضا ہے کہ یہ گوشت خور دوسرے غیر گوشت خوروں پر اپنی فوقیت ثابت کریں اور قوت دار تازہ گوشت کھائیں۔

دوسرے چرند و پرند مفعولی قوت یبوست و رطوبت کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان کا جسم کمزور دل نازک ہوتا ہے۔ غذائیں بھی قوت میں کم ہوتی ہیں۔ یہ جانور انسان اور درندہ حیوان کی خوراک بنتے

ہیں۔ خود ان کی خوراک گھاس پات یا غلہ ہوتا ہے۔ آبی جانور اور آبی پرندوں کی ٹانگیں رطوبت کی کثرت سے پھٹ جاتی ہیں چپو کی مثل بن جاتی ہیں۔

آبی پرندوں میں ہوا اور پانی کا غلبہ ہوتا ہے۔ ان میں اعصاب نہیں ہوتے بدن مضبوط نہیں ہوتا۔ بچہ پیدا کرنے جننے والے جانور مضبوط رحم والے ہوتے ہیں۔ آبی جانداروں میں رحم بچہ دانی نہیں ہوتی ان کی منی بہت کمزور ہوتی ہے اس سے حمل نہیں ٹھہر سکتا کہ بچہ پیدا ہو سکے۔

ان کی منی پتلی جھلی میں ہوتی ہے وہ رحم کے مثل ہوتی ہے۔ ان کے انڈوں کا چھلکا پہلے نرم ہوتا ہے پھر ہوا کی ٹھنڈ سے سختی اختیار کرتا ہے۔ انڈے کی زردی سے پرند کا جسم اور سفیدی سے پر بنتے ہیں۔ چمگادڑ اس کے برعکس ہے (وہ بچہ جنتی اور دودھ پلاتی ہے۔) انڈے سے بچہ نکل کر پلتا اور اڑتا ہے۔

بقراط جنین اور بچہ کی پیدائش کو انڈے میں بچہ کی پیدائش کے مشابہ کہتا ہے۔ کتاب الجنین میں اس کا قول یہ ہے:

مرغی کے انڈے سینے سے انڈے کے اندر کی گرم ہوا باہر کی ٹھنڈی ہوا کو جذب کرتی ہے تو انڈے کے اندر چھلکا بنتا ہے اور پھیل جاتا ہے پھر رگیں بنتی ہیں جیسے جنین کی پیدائش عمل میں آتی ہے۔ چوزہ زردی سے بنتا ہے خوراک سفیدی سے حاصل کرتا ہے۔ بقراط کا کہنا ہے جو اس عمل کو جاننا چاہتے ہیں وہ غور کریں اور دیکھیں مرغی پچیس انڈوں کو سیتی ہے، اور وقت پر توڑتی ہے۔ طبیعت کا فعل انڈے، جنین، درخت میں ایک جیسا ہے جیسے درخت کی شاخیں نکلتی ہیں۔ ویسے ہی انڈے میں چوزے کے اعضاء پھوٹتے ہیں۔ چوزوں کی غذا جب انڈے میں ختم ہو جاتی ہے تو بچہ غذا کو حاصل کرنے کے لئے حرکت کرتا ہے۔ مرغی کو پتہ چل جاتا ہے تو مرغی انڈے کو توڑ کر بچہ باہر کر دیتی ہے۔

مچھلی میں مائیت کا غلبہ ہے اس لئے وہ لمبی ہوتی ہے کیونکہ پانی کی خاصیت و طبیعت ہے کہ بہے اور پھیلے۔ مچھلی نرم مائیت سے بنی ہے اس کی ٹانگیں اور رحم نہیں ہوتا نہ بچے پیدا کرتی ہے بلکہ انڈے دیتی ہے۔

جزائر البحر کے اکثر ثقہ راہبوں نے مجھے بتایا ان کے سمندر میں ایک مچھلی گول ڈھال کی مثل ہوتی ہے وہ بچے جنتی ہے مچھلی کے پھیپھڑہ نہیں ہوتا وہ سانس نہیں لیتی اسے ہوا کی ضرورت نہیں ہوتی وہ پانی پیتی ہے اپنے اندر جمع کر کے دم کو نچوڑتی ہے تو پانی کا فضلہ اس طرح خارج ہوتا ہے جیسے خشکی کے جانور ہوا کے فضلہ کو سانس سے خارج کرتے ہیں۔ پانی کے جن جانوروں کا گوشت رقیق نرم ہوگا جیسے مچھلی وہ اپنی مائیت کے اعتبار سے ہلکے ہوں گے۔ بمقابلہ ان جانوروں کے جن کی کھال موٹی جسم بڑا یا گول اور بطیئی الحرکت ہوتے ہیں مثلاً کچھوا کیکڑا یہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ ان میں غلیظ مائیت اور ثقل ارضیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق و مدد سے۔ پہلی نوع مکمل ہوئی اب ہم دوسری نوع شروع کرتے ہیں۔

نوع ثانی

پانچ مقالے اور پہلے مقالے میں اٹھارہ باب ہیں

پہلا باب

تکوین جنین میں

پچھلے مقالہ میں طبائع اور حیوانات کی تخلیق کے اسباب بیان کئے۔ قیاسات اور واضح دلیلوں کا ذکر بھی کیا۔ جو جنین کے وجود میں آنے کی دلیل ہو سکتی ہیں۔ اب میں جماع کے محرکات اور اسباب کا ذکر کرتا ہوں۔ مرد کے عضو ناسل کی بناوٹ اعصاب اور رگوں سے ہوتی ہے جن کا تعلق دل و دماغ سے ہوتا ہے۔ جنسی شہوت کو اللہ تعالیٰ نے انسان اور حیوان کی طبیعت میں ودیعت رکھا ہے۔ جنسی شہوت کے جوش میں آنے کے اسباب یہ ہیں۔ مردوں میں جنسی غور و فکر سے عورت کے دیکھنے سے۔ یا عورت کے لمس سے۔ حرارت عزیزیہ میں جوش و ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ تو نفس میں شہوت کی طلب سے حرکت پیدا ہوتی ہے تمام جسم گرم اور رگیں پھڑکتی ہیں اور عضو مخصوص میں ریح داخل ہو جاتی ہے وہ پھولتا ہے تو انتشار و استادگی ہوتی ہے۔ جب عضو مخصوص عورت کے نرم مقام میں داخل ہو کر رگڑ کھاتا ہے تو خاص قسم کی لذت اور گدگدی محسوس کرتا ہے۔ جیسی لذت عضو مخصوص پر تیل لگا کر ہاتھ سے رگڑنے سے ہوتی ہے اس عمل سے تمام جسم گرم ہو جاتا ہے۔ منی تمام جسم سے کھینچ کر ریڑھ کی ہڈی کی طرف آتی ہے وہاں سے گردوں میں داخل ہو کر خصیوں کی جانب چلی جاتی ہے اور خصیوں سے عضو مخصوص میں داخل ہو کر عورت کے رحم میں گرتی ہے اور دنوں کی منی آپس میں ملتی ہیں تو جنین کا استقرار عمل میں آتا ہے (عورت حاملہ ہو جاتی ہے) اور بچہ اپنے والدین سے مشابہت رکھتا ہے ایسے ہی جانوروں میں ان کے بچہ کی صورت آواز عادت ماں باپ کے مشابہ ہوتے ہیں اسی طرح کھجور کی گٹھلی انگور کے بیج سے جو پودا پیدا ہو کر پھل دیتا ہے تو وہ رنگ، ذائقہ، خوشبو میں اپنے تخم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ ہم نے یہ مشابہت تل رائی کے دانے میں بلکہ ہر اس چیز میں ہوتی ہے جو پیدا ہوتی ہے وہ حیوان ہو یا نباتات ہو۔ منی پختہ خون کا نام ہے۔ درست صحیح منی کا رنگ سفید قوام معتد ہوتا ہے۔ اگر پتلی ہو یا گاڑھی ہو اور رنگ بھی تبدیل ہو گیا ہو تو وہ منی فاسدہ ہے۔ منی کے خون ہونے کی دلیل یہ ہے کہ جو دماغ سے نکل کر آتی ہے وہ بہترین منی ہوتی ہے۔

جو لوگ کثرت سے جماع کرتے ہیں تو ان کے عضو مخصوص سے منی خون کی طرح خارج ہوتی ہے۔

بقراط نے کہا جن لوگوں کی کان کے پیچھے ایک مخصوص رگ کو کاٹ دیا جائے تو ان کے اولاد پیدا نہیں ہوگی۔

جالینوس نے اس کا ذکر کیا ہے۔ میرے خیال میں جالینوس نے غلطی کی ہے۔ بقراط کی رائے

درست ہے۔

فلسفیوں کے نزدیک دل۔ دماغ، جگر کی رگیں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اسی لئے جگر کے درد سے ان اعضاء کو بھی درد ہوتا ہے۔ رحم کی جگہ آخری مہروں کے پاس آنتوں اور مثانہ کے درمیان ہے۔ رحم کا منہ احلیل کی مثل ہے۔ رحم کی لمبائی سات انگل تا گیارہ انگل ہے۔ رحم کے منہ کے آخری حصہ میں دو خصیہ ہوتے ہیں ان کے پٹھے کی جڑ اندر کی طرف ہوتی ہے ان کو قرن الرحم بھی کہتے ہیں۔ ان خصیوں کی معرفت رحم منی کو اپنے اندر جذب کرلیتا ہے۔ رحم میں تین خانے ہوتے ہیں ایک داہنی طرف۔ دوسرا بائیں طرف تیسرا رحم کے آخری حصہ میں۔ منی مرد کی جب عورت کے رحم میں داخل ہو جاتی ہے تو رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ منی کی حالت میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔ سات دن کے بعد منی جھاگ کی مثل ہو جاتی ہے۔ چودہ دن کے بعد خون بن جاتی ہے۔ چھبیس دن کے بعد جمے ہوئے خون کا لوتھڑا بن جاتی ہے۔ وہ لوتھڑا پھولتا ہے۔ عورت کے سانس سے ہر دن بڑھ جاتا ہے پھر اسی ہوا سے سانس لینے لگتا ہے۔ اس جگہ آنول (ناف کی جگہ نالی) بن جاتی ہے اسی سے سانس اور خوراک حاصل کرتا ہے۔ جنین کی جھلی بچہ دانی کے پاس خون سارے جسم سے آہستہ آہستہ آتا رہتا ہے آنول کی معرفت اس کی خوراک بنتا رہتا ہے۔ دورانِ حمل حیض نہیں آتا یہ خون بچہ کی خوراک بنتا ہے۔ اگر دورانِ حمل عورت کو خون آنے لگے تو بچہ حمل ساقط ہو جائے گا اگر بچہ ساقط نہ ہوا تو بہت کمزور ہو گا۔ اگر حاملہ عورت بہت زیادہ طاقتور ہو گی تو خون کے آجانے سے نہ اسقاط ہو گا نہ بچہ کمزور ہو گا۔

بقراط کا قول ہے۔ مرطوب چیز ہوا کے خارج ہونے سے خشک ہوتی ہے، اور باہر کی ہوا اس میں داخل ہونے لگتی ہے۔ جیسے درختوں کی چھال خشک اس وقت ہوتی ہے۔ جب اس کے اندر کی ہوا نکل جاتی ہے اور باہر کی اس میں داخل ہونے لگتی ہے۔ بقراط نے یہ بھی کہا جنین پر جو جھلی لپٹی ہوتی ہے وہ بالکل اس طرح ہے جس طرح تر زمین کے خشک ہو جانے پر ایک تہہ اس پر جم جاتی ہے۔ ارسطو کا قول ہے۔ جنین کے جسم میں سب سے پہلے دل پیدا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ دل حیات کا مرکز اور حرارت عزیزیہ کا مستقر ہے۔ دل کے بعد دماغ پیدا ہوتا ہے۔ وہ اعصاب کا منبع حواس کا مرکز ہے۔ حس اور حرکت اعصاب سے ہوتی ہے۔ ارسطو نے کتنی پیاری بات کہی کہ سب سے پہلے وہ عضو پیدا ہو گا جو زندگی احساس اور حرکت کا منبع ہو گا۔ بقراط نے اس سے اختلاف کیا اس کے نزدیک سب سے پہلے پیدا ہونے والا عضو دماغ اور آنکھ ہے۔ مرغی کے چوزوں کی پیدائش میں سب سے پہلے دماغ اور آنکھ پیدا ہوتی ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ جنین کے جسم کا نرم حصہ نرم و تر غذا سے بنتا ہے۔ سخت حصہ سخت غذا ہے۔ جس طرح درخت میں شاخیں پھوٹتی ہیں۔ ایسے ہی جنین کے اعضاء (ہاتھ پاؤں) وغیرہ نکلتے ہیں اور ان پر رگیں پٹھے لپٹ جاتے ہیں۔ دماغ خوشبو وغیرہ کا احساس کرنے لگتا ہے۔ بچہ ناف کی بجائے ناک سے سانس لینے لگتا ہے۔

دوسرا باب

جنین کی تکمیل کے اوقات میں

بقراط کا قول ہے لڑکے کی پیدائش کا اظہار تیس دن کے بعد اور لڑکی کی پیدائش کا اظہار چالیس دن کے بعد ہوتا ہے۔ لڑکا جس منی سے بنتا ہے وہ اس منی سے زیادہ قوی زیادہ گرم ہوتی ہے جس منی سے لڑکی بنتی پیدا ہوتی ہے۔ لڑکے کے جلدی بننے کی وجہ منی کی قوت و حرارت ہے لڑکی کے دیر میں بننے کی وجہ منی کی قوت و حرارت میں کمی ہے۔ اس لئے لڑکے تیس دن لڑکی چالیس دن میں بنتے ہیں۔ بقراط کہتا ہے میں نے ایسے اسقاطِ حمل کے کیس دیکھے جو تیس دن سے کم میں ساقط ہوئے مگر وہ لڑکے تھے اور وہ کیس بھی دیکھے جو چالیس دن کے بعد ہوئے ان میں لڑکی تھی۔ ایسا کوئی واقعہ نہیں دیکھا کہ چالیس دن سے پہلے اسقاط میں لڑکی ہوئی ہو۔ بقراط کا یہ قول بھی ہے۔ پینتیس دن میں اگر بچہ کی شکل مکمل ہو جائے تو ستر دن کے بعد حرکت کرنے لگے گا اور دو سو دس دن کے بعد ساتویں مہینے میں پیدا ہو جائے گا۔ اگر صورت کی تکمیل ۴۵ دن میں ہوئی تو ۹۰ دن میں حرکت کرے گا اور ۲۷۰ دن ۹ ماہ میں پیدا ہوگا۔ اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے۔ جتنے دن میں صورت کی تکمیل ہوگی ان دنوں کے دوگنے دن میں حرکت ہوگی جتنے دنوں میں حرکت کرے گا اس کے تین گنے دن بچہ پیدا ہوگا۔ بقراط کہتا ہے میں نے ایک کیس ایسا دیکھا ایک عورت کو اسقاط ہوا چھے ماہ کے بعد تو انڈے کی مثل ایک چیز پیدا ہوئی اس کے اندر دو قسم کی رطوبت تھی درمیان میں سرخ رنگ کی گول اور گاڑی تھی جس کے اندر باریک رگیں تھیں ان کے درمیان میں ناف کے مشابہ باریک رگ تھی۔ دوسرے فلسفی کہتے ہیں۔ ماں کے رحم میں لڑکی کا چہرہ اپنی ماں کے چہرے کی طرف ہوتا ہے اور لڑکے کا چہرہ ماں کے کمر کی طرف ہوتا ہے۔

رحم میں بچے کی حالت

بچے کی ٹھوڑی اس کے گھٹنوں پر رکھی ہوتی ہے اور دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے ہوتے ہیں۔ بچہ مشیمہ نام کی جھلی میں لپٹا ہوتا ہے۔ جب بچہ کی تخلیق مکمل ہو جاتی ہے تو رحم مادر کی غذا اس کے لئے ناکافی ہوتی ہے۔ حصول غذا کے لئے بچہ ہاتھ پاؤں چلاتا ہے تو پردہ صفاق پھٹ جاتا ہے۔ رطوبت خارج ہو جاتی ہے۔ بچہ الٹا ہو جاتا ہے اسی لئے بچہ سر کے بل پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے کہ سر کی طرف کا جسم پاؤں کی طرف کے جسم سے بھاری ہوتا ہے۔ تو وہ پیدا ہو جاتا ہے۔

عورت کا جو خون رحم میں بچے کی غذا بن رہا تھا اب وہ اوپر کو چڑھ کر پستانوں میں جاکر سفید دودھ بن کر بچے کی غذا بن جاتا ہے۔ عورت کی چھاتیاں پٹھوں کی جوف دار خلا رکھنے والی ہوتی ہیں ان کا مقام نفس اور روح کی قریب ہے۔ ان میں یہ خوبی ہے کہ جو خون دودھ بن کر ان کی طرف آتا ہے وہ اس

کو اپنے اندر جمع کر لیتیں ہیں۔

کونسے ماہ میں پیدا ہونے والا بچہ زندہ رہتا ہے

جو بچہ ساتویں یا نویں ماہ میں پیدا ہو گا تو زندہ رہے گا۔ اٹھویں ماہ کا زندہ نہیں رہتا۔ اس کی یہ وجہ ہے۔ اعداد میں طاق عدد افضل ہے اور وہ عدد بھی افضل ہے جو طاق سے مل کر بنے۔ مثلاً ۹ کا عدد تین کو تین مرتبہ ملا کر بناتے ہیں ۷ کا عدد دو مرتبہ تین تین اور ایک سے مل کر بنا ہے۔

بقراط کا ایک قول یہ بھی ہے کہ زمین و آسمان اور جو کچھ اس کے اندر ہے ان سب کی تخلیق سات دن کے اندر ہے۔ اسی طرح بقراط نے سبع سیارے (سات گردش کرنے والے ستارے) سات زمین، اقلیم، سات دن، لوگوں کی اکثر عمریں، سال کے موسم، بدن کے اجزاء کو سات پر تقسیم کیا ہے۔

کچھ فلاسفر نے جہاں کو اور ان میں ہیں چار پر تقسیم کیا ہے جیسے عناصر اربعہ وغیرہ میں عنقریب اس کا ذکر کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

تیسرا باب

لڑکے لڑکی پیدائش، اولاد کی کمی زیادتی جڑواں بچے اعضاء کی تکمیل اور نقص میں

بقراط نے لڑکا پیدا ہونے کی وجہ مرد عورت کی منی کو قوی و طاقتور کہا ہے اگر مرد عورت کی منی کمزور اور پتلی ہو گی تو لڑکی پیدا ہو گی۔ مرد عورت دونوں کی منی میں نر مادہ دونوں قسم کے اجزاء (جرثومے) ہوتے ہیں۔ بقراط کہتا ہے میرا مشاہدہ ہے چند عورتوں کے ہاں لڑکیاں پیدا ہو رہی تھیں ان عورتوں کی شادی دوسرے مردوں سے ہو گی تو ان کے یہاں لڑکے پیدا ہونے لگے ان کے پہلے مردوں نے دوسری عورتوں سے شادی کر لی تو ان کے یہاں بھی لڑکے پیدا ہوئے جن کے یہاں لڑکے ہی پیدا ہو رہے تھے ان عورتوں نے دوسرے مردوں اور مردوں نے دوسری عورتوں سے شادیاں کر لیں تو لڑکی پیدا ہوئیں۔

ارسطو کا قول ہے۔ اگر مرد عورت کے فاعل عنصر متضاد نہ ہوتے تو لڑکے ہی لڑکے یا لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتیں۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے۔ اگر منی پر حرارت غالب ہو گی تو لڑکا پیدا ہو گا۔ اگر منی پر برودت کا غلبہ ہوا تو لڑکی پیدا ہو گی۔ حرارت کے غالب ہونے کے سبب نر کی حرکت اور آواز بلند و تیز ہوتی ہے۔ مرد کی شرمگاہ عضو مخصوص گرم اور لٹکا ہوا ہے۔ اپنی حرارت کے سبب تاکہ رحم کے آخری حصہ میں منی داخل کر سکے۔

لڑکی کی حرکت میں سستی ہوتی ہے اور وہ نرم و نازک ہوتی ہے۔ اس کی شرم گاہ اندر کو ہوتی ہے۔ اسی لئے عورت کی منی میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور وہ رحم کے اندر رکھتی ہے۔ اسی وجہ سے رحم منی کو فوراً قبول کرتا ہے اور بچہ کو خارج کرنے میں بھی تیزی کرتا ہے۔ کیونکہ کمزور و ناقص چیز کسی دوسری چیز کے اثر کو قبول کرنے اور اس کو اپنے پاس محفوظ رکھنے کی مکمل قدرت نہیں رکھتی وہ قوی کے مقابلہ میں کمزور و سریع الحرکت ہوتا ہے۔

ارسطو کا قول ہے۔ اگر لڑکا۔ لڑکی بننے کا سبب ہوا بھی ہوتی ہے۔ جنوب کی ہوا سے بدن ڈھیلا منی پتلی ہو جاتی ہے، اور شمال کی ہوا بدن کو چست اور سخت کرتی ہے حرارت کو خارج ہونے سے روکتی ہے۔ تو منی پک کر صحت کے حصول کے بعد خارج ہوتی ہے۔ ارسطو یہ بھی کہتا ہے۔ بھیڑ کے بچہ پیدا ہونے کے وقت اور اس کے اثر سے چرواہے اچھی طرح واقف ہیں۔ نو عمر لڑکے اور بوڑھے آدمیوں کی منی میں حرارت کمزور ہوتی ہے تو لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ طاقتور جوانوں کے یہاں اکثر لڑکے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ ان کی منی قوت اور مزاج میں معتدل ہوتی ہے۔ گرمی کی زیادتی منی کو جلا دیتی ہے۔ گرمی کی کمی سے منی پختہ نہیں ہوتی۔

ارسطو کہتا ہے۔ موٹے جانور اور انسانوں میں منی کی مقدار کم ہوتی ہے۔ اسی لئے ان کے اولاد کم پیدا ہوتی ہے۔ اسی قسم کا معاملہ موٹے بڑے درختوں کا ہے ان پر پھل کم آتے ہیں۔ ان کی غذا تنے اور شاخوں پر صرف ہو جاتی ہے۔

سمجھدار مالی شاخ کی چھانٹ دیتے ہیں کہ غذا سے پھل زیادہ اور بڑے پیدا ہوں۔ مٹاپے کی وجہ سے اولاد کم پیدا ہوتی ہے۔ جیسے ہاتھی کے بارہ سال کے بعد ایک بچہ ہوتا ہے۔ اس کے خلاف کتے، بلی، چوہے وغیرہ سال میں چند مرتبہ متعدد بچے پیدا کرتے ہیں۔

بقراط کا قول ہے۔ دبلے پتلے آدمیوں کے مقابلہ میں موٹوں کی عمر کم ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ چربی جسم کی رگوں، سانسوں کو بند کر دیتی ہے اور حرارت عزیزیہ کم سے کم درجہ تک چلی جاتی ہے۔ دبلے آدمیوں کی رگیں کھلی اور فراخ ہوتی ہیں اور حرارت عزیزیہ طاقتور ہوتی ہے۔

بقراط اور ارسطو کا اس بات پر اتفاق ہے۔ انسان، درخت اور حیوان سے مشابہت رکھتا ہے۔ یہ دونوں سست اور فاضل چیزوں میں ہیں۔

دوسرے فلسفی کہتے ہیں۔ مرد کی منی جب داہنی طرف سے نکل کر رحم میں داہنی طرف داخل ہوگی تو لڑکا پیدا ہوگا اگر بائیں طرف سے نکل کر رحم کے بائیں جانب میں داخل ہوگی تو لڑکی پیدا ہوگی۔

اگر منی مردے کے بائیں طرف سے نکل کر رحم کے داہنی طرف میں داخل ہوگی تو لڑکی مردانہ خصوصیات کی حامل ہوگی اگر منی مرد کے داہنی طرف سے نکل کر رحم کے بائیں حصہ میں داخل ہوگی تو لڑکا زنانہ خصوصیات کا حامل ہوگا یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک بار کے جماع کرنے سے چند بچے پیدا ہوتے ہیں۔ کتوں، بلوں، سوروں کی طرح ہوتے ہیں۔ اعضاء میں کمی بیشی کی یہ وجہ ہوتی ہے کہ مادہ منویہ جس عضو کی

طرف زیادہ چلا گیا تو وہ بڑا ہو جائے گا اور اگر کم گیا تو وہ عضو ناقص رہ جائے گا۔ چھوٹا قد اس لئے ہوتا ہے کہ رحم تنگ ہو اور جنین کو خوراک بھی کم ملے۔ اس کی مثال یوں ہے۔ لیموں کے پودے کو شیشہ کے تنگ برتن میں رکھیں وہ اس کو چاروں طرف کو بڑھنے سے روکے تو وہ پودہ چھوٹا رہے گا بڑا نہیں ہو سکتا۔ اگر شیشی بڑی ہو گی اور پودے کے لئے خوراک بھی کافی ہو گی تو وہ بڑا ہو جائے گا۔

درختوں کا معاملہ بھی بالکل ایسا ہی ہے۔ جو درخت پتھروں کے درمیان ہو گا وہ چھوٹا ہو گا۔ مگر جو نرم زمین میں ہو گا وہ بڑا تناور ہو گا۔ طبرستان کی زمین نرم ہے یہاں بارش کثرت سے ہوتی ہے درخت بڑے ہوتے ہیں ان پر پتوں کی کثرت ہوتی ہے لمبے ایسے جیسے آسمان کو چھو لیں گے۔ یہاں کے جنگلوں، بنوں میں درخت ایک دوسرے میں گڈمڈ ہو گئے ہیں۔ یہ شناخت مشکل ہے کہ کونسی شاخ کس درخت کی ہے۔ ایسے درختوں کو طبرستان میں (جولی) کہتے ہیں۔

چوتھا باب

حمل میں لڑکا ہے یا لڑکی دونوں کی علامات

ارسطو کا قول ہے۔ اگر جماع کرنے کے بعد فم رحم خشک ہو جائے تو عورت حاملہ ہے۔ اگر لڑکا رحم میں ہو گا تو حاملہ عورت کے رحم اور چھاتی میں حرکت ہوتی ہے۔ حکماء کا یہ قول بھی ہے۔ حاملہ عورت اگر کھڑی ہے اس کو بلایا جائے تو وہ چلنے کے لئے داہنا قدم پہلے اٹھائے تو اس کے حمل میں لڑکا ہے۔ اگر بایاں قدم پہلے اٹھا کر چلے تو لڑکی ہے۔ اگر حاملہ کے ران کی ابتداء یا پیٹ میں درد ہو تو ولادت آسانی سے ہو گی۔ اگر حاملہ کی پیٹھ میں درد ہو تو ولادت مشکل سے ہو گی۔ حمل کے ابتدائی زمانے میں حاملہ کا بدن ست ڈھیلا ہوتا ہے، اور حیض کا خون بھی بند ہو جاتا ہے۔ خون رکنے کی وجہ سے جسم بھاری ہو جاتا ہے جب بچہ حمل میں خون کو خوراک کے طور پر استعمال کرتا ہے تو حاملہ کا جسم دبلا پتلا ہو جاتا ہے۔ ارسطو اپنے مشاہدے کا ذکر کرتا ہے۔ ایک عورت اپنے آپ کو حاملہ گمان کرتی تھی مگر ایک سال کے بعد بچہ کی جگہ اس نے گوشت کا سخت لوتھڑا جنا۔ ایک عورت نے ایک حمل میں پانچ لڑکے جنے چار مرتبہ ایسا ہی ہوا یعنی چار حمل میں اس کے بیس لڑکے پیدا ہوئے اور زندہ رہے۔ ایک حبشی عورت نے ۳۵ مرتبہ حاملہ ہو کر ساٹھ لڑکے پیدا کئے اور ہر بچہ کا وزن ایک کر۔ (ساٹھ قفیز کے برابر ہوتا تھا اور ایک قفیز) اس حبشی عورت کے جڑواں بچے زیادہ تھے کبھی کبھی سال میں ایک دو مرتبہ حمل بھی ساقط ہوتا رہا۔ ایک عورت کے چھ ماہ کے بعد بچہ پیدا ہوا اسکے دو ماہ بعد دوسرا بچہ پیدا ہوا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ اس حاملہ عورت سے ایک اور آدمی نے جماع کیا عورت کا پہلا حمل دو ماہ کا تھا اب وہ اس آدمی سے بھی حاملہ ہو گئی تو یہ بچہ دو ماہ بعد پیدا ہوا۔ ایک عورت سے حبشی نے جماع کیا اس کے اس جماع سے سفید فام لڑکی پیدا ہوئی اس سفید فام لڑکی کی

شادی سفید فام آدمی سے کردی تو اس سفید فام لڑکی سے سیاہ فام لڑکا پیدا ہو۔ لڑکا اپنی ماں کے باپ نانا کے رنگ پر چلا گیا۔

پانچواں باب

حمل کی علامات کے متعلق اقواط بقراط

بقراط کا قول ہے۔ اگر حاملہ کی دونوں چھاتی خشک ہو جائیں تو حمل ساقط ہو جائے گا۔ اگر ایک چھاتی خشک ہوئی تو اس خشک ہونے والی چھاتی کی طرف کا بچہ ساقط ہو جائے گا۔ اگر دورانِ حمل حاملہ کا رنگ نکھر جائے تو لڑکا پیدا ہو گا۔ اگر نہ نکھرے بلکہ خراب ہو جائے تو لڑکی پیدا ہو گی۔ میرے خیال میں لڑکا گرم مزاج ہوتا ہے اور گرمی سے رنگ نکھرتا ہے۔ لڑکی سرد مزاج ہوتی ہے۔ سردی سے رنگ خراب سبزی مائل ہوتا ہے۔

حاملہ غیر حاملہ کا فرق

بقراط کہتا ہے۔ اگر حاملہ اور غیر حاملہ کا فرق معلوم کرنا ہو۔ تو عورت کو سوراخوں والی کرسی پر بٹھا کر ایک موٹے کپڑے سے اس کو ڈھانپ کر اچھی طرح لپیٹ دو اور کرسی کے نیچے، قسط، سندروس، عود کی دھونی دو اگر دھونی کی خوشبو اس عورت کے نتھنوں میں محسوس ہوتی ہے تو حاملہ ہے ورنہ حاملہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کے بدن اور رحم کے مجاری میں خرابی ہے۔ اگر عورت خالی پیٹ سونے سے پہلے شہد کو پانی میں ملا کر پی لے اور سو جائے رات میں ناف کے قریب اگر درد و مروڑ محسوس کرے تو حاملہ ہے ورنہ نہیں ہے۔ درد ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ حمل کی وجہ سے رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے اور شہد کا پانی نفخ پیدا کرتا ہے اور رحم کا منہ بند ہو جانے سے ریح کی مجاری تنگ ہو جائے تو ریاح قید ہو جائے اور ناف کے پاس درد ہو جاتا ہے۔ دوسرے حکماء کہتے ہیں اگر عورت لہسن کو شرم گاہ میں رکھ کر سو جائے صبح کو اگر لہسن کی خوشبو ہے تو وہ حاملہ ہے ورنہ حاملہ نہیں ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ اگر عورت کے رحم میں داہنی جانب زخم ہو گا تو اس کے حمل سے لڑکی پیدا ہو گی۔ اگر بائیں جانب سے زخم ہو گا تو لڑکا پیدا ہو گا۔ جس طرف رحم میں زخم ہو گا اس طرف بچہ نہیں ہو گا۔ کیونکہ زخم والے حصہ میں نطفہ قرار نہیں پاتا۔ بقراط کہتا ہے۔ لمبے قد سرخ یا زرد رنگ والی عورت کے مقابلہ میں پستہ قد و سرخ و سفید رنگ والی عورت کے حمل جلد قرار پکڑتا ہے اس کے اولاد زیادہ ہوتی ہے۔ جس عورت کا مزاج بیحد سرد ہو گا وہ حاملہ نہیں ہو گی۔ اس لئے کہ ٹھنڈک منی کو منجمد کر دیتی ہے۔ اگر عورت کا مزاج بہت زیادہ گرم ہو گا وہ بھی حاملہ نہیں ہوتی اس لئے کہ گرمی منی کو جلا دیتی ہے۔ اسی طرح خشک یا مرطوب مزاج کی عورت کو بھی حمل

نہیں ٹھہرتا اس واسطہ کہ یبوست منی کو خشک اور رطوبت سے منی پھسل کر خارج ہو جاتی ہے۔ بقراط کہتا ہے۔ اگر عورت کی داہنی آنکھ اور رحم کے داہنی طرف بوجھ محسوس ہو تو لڑکا پیدا ہوگا اور اگر بوجھ رحم و آنکھ میں بائیں جانب ہو تو لڑکی پیدا ہوگی۔ اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ مرد اور عورت میں بانجھ کون ہے جس میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ اس کا یہ طریقہ ہے کاہو کی دو جڑیں لو ایک پر مرد کا پیشاب دوسری پر عورت کا پیشاب ڈالو اور دوسرے دن یہ دیکھو دونوں میں کون سی سوکھ رہی ہے اور کون سی تر ہے۔ جس کے پیشاب سے جڑ سوکھی ہے اسی کی منی میں خرابی ہے۔

یا دو برتنوں میں پانی بھر لو اور دونوں کی علیحدہ علیحدہ برتن میں پانی کے اندر منی ڈالو جس کی منی پانی کے اوپر رہے تو خرابی بانجھ پن اسی کے اندر ہے۔ یا کچھ دانے چنے، مسور، باقلا کے زمین میں دبادو اور عورت کو کھو کہ چند دن تک ان کو زمین میں دبا کر اپنے پیشاب سے اس جگہ کو تر رکھے۔ اگر کچھ دانے اگ آئیں تو عورت حاملہ ہوگی۔ اگر کوئی دانہ نہ اگا تو وہ عورت حاملہ نہیں ہوگی۔

چھٹا باب

اسقاط حمل اور پیدائش کی سہولت میں

حمل ساقط ہونے کی تیرہ اسباب ہیں۔ (۱) رقیق پتلی منی جو رحم میں نہ ٹھہرے۔ (۲) رحم میں رطوبت کی کثرت کہ بچہ نہ رک سکے۔ (۳) رحم میں سختی یا کھردراپن کہ بچہ تکلیف محسوس کرے اور پھسل کر خارج ہو جائے۔ (۴) یا رحم میں ورم ہو۔ (۵) یا بچہ کو غذا نہ ملے۔ (۶) عورت کو استحاضہ کا خون آنے لگے یا (اس میں خون کم ہو جائے۔) (۷) حاملہ کو بکثرت دست آنے لگیں۔ (۸) عورت کی چھاتی پر چوٹ لگ جائے۔ (۹) دہشت زدہ و خائف ہو جائے۔ (۱۰) چیخ نکلنے سے۔ (۱۱) شدید تکلیف ہو جائے۔ (۱۲) شدید زور پڑ جائے۔ (۱۳) یا اسقاطِ حمل کی چیزوں و ادویات کا استعمال کرنے سے۔ کچھ پتھر ایسے ہیں جن سے حمل گر جاتا ہے کچھ حمل گرنے کو روکتے ہیں۔ پتھروں کے باب میں اس کا ذکر ہوگا۔

مجھے بیمارستان جندی شاپور کے ایک بڑے افسر نے بتایا بلاد الاہواز میں ایک صاحب کے پاس ایسا پتھر ہے اگر حاملہ پر اس کا سایہ یا سر پر رہے تو حمل ساقط ہونے سے محفوظ رہے گا مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ صدوقہ النصرانی کے بیٹے کے پاس ایک پتھر ہے اس کی یہ خاصیت ہے ایک حاملہ عورت اس کو دوسری حاملہ عورت کے سر پر لٹکا دے تو اس عورت کا حمل ساقط ہو جائے گا جس سے یہ پتھر دور ہوگا۔

دیلمیات کی عورتوں نے بتایا محافظ حمل پتھر جیلان کے علاقہ میں بکثرت ہیں۔

دیاسقوریدس ایک بوٹی جس کا نام نوفلا نیقوس ہے کہتا ہے یہ بوٹی عشق پیچاں کے پتوں سے مشابہت رکھتی ہے اس کے کانٹے کو زخم پر لگاتے ہیں اگر اس کے پتے کو اس عورت کے سر پر لٹکا دو جس

تا حمل گر جاتا ہے تو حمل نہیں گرے گا۔ اگر اس بوٹی کو حاملہ دیکھ لے تو حمل اسی وقت گر جائے گا۔

دورانِ حمل کے پرہیز

حاملہ عورت آٹھویں ماہ میں بہت زیادہ احتیاط کرے۔ اگر اس ماہ میں حمل ساقط ہو گیا تو اس کے مرنے کا خطرہ ہے۔ آٹھویں ماہ میں زیادہ تھکن، خراب ردی خوراک، بکثرت غسل، چھینک وغیرہ بوجھ اٹھانے سے پرہیز کریں۔

بقراط کی رائے میں حاملہ کو اپنے مرض کا علاج چوتھے ماہ سے ساتویں ماہ کے اندر کرانا چاہئے۔ چوتھے ماہ سے پہلے اور ساتویں کے بعد نہ علاج کرائیں نہ دوائی کھائیں۔ بقراط کے نزدیک حمل پہلے تین ماہ میں درخت پر کمزور پھل کی مثل ہوتا ہے جو ہوا کے ہلکے سے جھوکے یا حرکت سے گر جاتا ہے اور حمل اٹھویں ماہ میں پکے ہوئے پھل کی طرح ہوتا ہے جو معمولی حرکت یا ہوا کے جھونکے سے گر جاتا ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ عورت جماع کرنے سے زیادہ تندرست رہتی ہے۔ جماع سے رحم تر رہتا ہے بغیر جماع رحم خشک ہو جاتا ہے۔ رحم میں تشنج کی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے۔

پیدائش سے پہلے حاملہ کو یہ اعمال کرنے بہتر ہوتے ہیں۔ قبل ولادت بیٹھ جائے۔ ٹانگوں کو پھیلا دے۔ چت لیٹے۔ کھڑی ہو جائے۔ چلے۔ زینے پر تیزی سے اترے چڑھے۔ زور سے چیخ مارنے، بار بار چھینکنے کی کوشش کرے۔

ساتواں باب

تکوین کے اسباب، مزاج و اعضاء میں

اصل میں انسان اربعہ عناصر سے خوراک حاصل کرتا ہے۔ سانس ہوا میں لینا۔ پانی پینا، غذا کھانا، جو زمین کے مستحیل اشکال ہیں مثلاً گوشت، غلہ، پھل، ان میں اجزائے ناری بھی ہیں۔ بلغم خوراک کے مائیت کے جز سے بنتا ہے۔ خون ہوائیت کے جز سے بنتا ہے۔ صفر ناری اجزاء سے بنتاہ۔ سودا ارضیت کے اجزاء سے بنتا ہے۔ اربعہ عناصر سے غذا پیدا ہوتی ہے۔ چارو مزاج غذا سے پیدا ہوتے ہیں۔ اعضاء مشابہ الاجزاء انہی مزاجوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اعضاء متشابہ الاجزاء سے وہ اعضاء مراد ہیں جن کا جز کل سے مشابہ ہوتا ہے۔ جیسے گوشت کا بڑا پارچہ بھی گوشت ہے اور بوٹی بھی گوشت ہے یا پٹھے اور رگیں کہ ان کے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے حصہ کا ایک ہی نام ہے۔ اعضاء مشابہ الاجز سے اعضاء مرکبہ بنتے ہیں۔ جیسے سر، ہاتھ، پاؤں وغیرہ گوشت، حرارت اور رطوبت سے بنتے ہیں۔ ہڈی حرارت اور یبوست سے سخت ہوتی ہے۔ چربی چکنائی ہے جو ٹھنڈک سے جم جاتی ہے گرمی سے پگھل جاتی ہے۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے۔ سردی

سے ہر جمنے والی چیز گرمی سے پگھل جاتی ہے۔ اس کا سبب ہم انشاء اللہ عنقریب اس کے باب میں بیان کریں گے۔

حمل میں سخت ارضیت کی غذا سے بچہ کی ہڈی بنتی ہے۔ اس سے کم درجہ کی صلابت و غلاظت والی چیز سے عصب پٹھہ بنتا ہے۔ نرم مادہ و خوراک سے گوشت پیدا ہوتا ہے۔ بال، ناخون ان فضلات سے پیدا ہوتے ہیں جن کو طبیعت خارج کرکے پھینکتی ہے۔ بچہ پیدا ہو کر دودھ پیتا ہے تو دودھ میں طبائع اربعہ کے مماثل موجود ہوتے ہیں ان سے بچہ کا بدن نشوونما پاتا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ اگر مثانہ میں پانی، مٹی، ریت سیسے کر برادہ ڈال کر اس میں پھونک بھردو اور اس کا منہ باندھ کرکے رکھ دو تاکہ وہ خشک ہو جائے۔ اس کے سوکھنے کے بعد جب کھول کرکے دیکھو گے تو اس کی ہر جنس علیحدہ علیحدہ جمع ہو جائے گی۔ مٹی ایک جگہ ریت ایک جگہ وغیرہ اسی طرح خوراک کے مختلف اجزاء و قوتیں حمل میں بچہ کے اعضاء اور حیوانوں کے اعضاء کی طرف مستحیل ہو جاتی ہیں ہر جنس اپنے ہم جنس کی طرف چلی جاتی ہے۔ درخت کی خوراک کی تمام قوتیں اس کے رنگ، پتے، پھول، خوشبو اور خوبصورتی کی جانب مستحیل ہو جاتی ہیں۔

اٹھواں باب

معدہ، غذا کی حالت اور مزاجات اربعہ کے قویٰ میں

معدہ اپنی گرمی سے غذا کو پکاتا ہے اور اس کو پتلی بہنے والی کر دیا ہے۔ وہ پتلی غذا باریک اور تنگ نالیوں سے گزر کر جگر میں پہنچتی ہے۔ جگر اس کا رنگ سرخ کرکے اپنی خوراک حاصل کرتا ہے۔ اس کو صاف خون بنا کر دل کی طرف روانہ کر دیتا ہے اور دل ہر عضو کو اس کے حصہ کی غذا فراہمی کرتا ہے۔ اس غذا کا ناری حصہ پتے کو ملتا ہے۔ خوراک میں جو گدلی ہے ارضیت کا اس پر غلبہ ہے وہ طحال کو ملتی ہے۔ جس حصہ میں غذا کے مائیت ہوتی ہے وہ گردوں کو ملتی ہے گردہ اس کو مثانہ کو دیتا ہے مثانہ احلیل کی طرف منتقل کرتا ہے اور احلیل پیشاب کی شکل میں باہر خارج کر دیتا ہے۔ مائی اجزاء جب گردے کو ملتے ہیں تو گردہ اس میں سے روغنی اجزاء کو جذب کر لیتا ہے۔

معدہ میں خوراک کا فضلہ جو ہوتا ہے وہ اس کو آنتوں کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔ غذا کے کچھ فضلے اعضاء میں ایسے ہوتے ہیں جن کو اعضا جسم کے ظاہری جلد کی طرف روانہ کرتے ہیں اس سے کھال پر بال اور ناخن پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

معدہ کی مثال پتیلی کی ہے کہ وہ آگ پر رکھی ہے اور جو چیز اس میں ہے وہ آگ کی گرمی سے پک رہی ہے۔ ہر عضو اپنی قوت طبعی سے غذا کو اپنے اندر جذب کرتا ہے، اور فضلہ کو جو اس میں ہے باہر

کی سمت خارج کرتا ہے۔ انسان اور حیوان میں خوراک کو اپنی طرف کھینچ کر جذب کرنے کی طاقت مقناطیس کے مشابہ ہے وہ لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اسی قوت سے جاندار کی پرورش ہوتی ہے۔ یہی قوت مکڑی کو جالا تننے کی ترغیب دیتی ہے اور شہد کی مکھی کو شہد بنانے کا ڈھنگ بتاتی ہے۔ یہی قوت اونٹ کے پیدا ہونے والے بچہ کو ماں کے تھنوں سے دودھ پینے کی رغبت دلاتی ہے۔ یہی قوت مرغی کے بچہ کو انڈے سے نکلتے ہی چگنے کی ترغیب دیتی ہے۔ یہی قوت آبی جانور اور بطخ کے بچوں کو پانی میں تیرنے کا فن سکھاتی ہے۔ یہی قوت ریشم پیدا کرنے والے کیڑے کو شہتوت کے پتوں سے ریشم پیدا کرنے کا شعور دیتی ہے۔ یہی قوت بچپن میں بچوں کے اندر شعور پیدا کرتی ہے۔

جالینوس کا قول ہے۔ مزاج کی نو اقسام ہیں ایک مزاج معتدل ہے باقی آٹھ غیر معتدل ہیں۔ چار مفرد ہیں۔ (۱) حرارت، (۲) برودت، (۳) رطوبت، (۴) یبوست۔ چار مرکب ہیں جو ان مفرد مزاجوں سے مل کر بنتے ہیں۔ چار مزاجوں کے خواص۔ ذائقہ، قوت، حرکت اس کا مسکن کس جگہ ہے۔

(۱) صفراء: اس کا ذائقہ کڑوا ہے۔ قوت، حرکت میں آگ کی مثل ہے۔ اس کا مسکن پتہ ہے۔ یہ جگر کے نیچے والے حصہ میں داہنی طرف چپکا ہوتا ہے۔ اس صفراء کی وجہ سے بدن کی رطوبت میں گرمی، ہلکاپن، چستی پیدا ہوتی ہے۔ یہ معدہ اور جگر کو گرم کرتا ہے۔ غذا کو پکانے میں جگر اور معدہ کی مدد کرتا ہے ان کو قوت دیتا ہے۔

(۲) خون: ذائقہ اس کا میٹھا ہے۔ قوت میں ہوا کی طرح ہے۔ حرکت معتدل ہے۔ مسکن اس کا جگر ہے۔ یہ جسم میں ہر جگہ ہوتا ہے۔ اسی کی وجہ سے فرحت و سرور۔ نشوونما، حسن و جمال خوبصورتی ہوتی ہے۔ خون کی طبعی کیفیت یہ ہے وہ قوام میں پتلا یا گاڑھا نہ ہو درمیانی ہو۔ رنگ مہندی کے رنگ کی مثل ہو۔ اگر خون کا رنگ سیاہی مائل یا نیلا یا سفیدی مائل ہو وہ خون فاسد ہے خون صالح نہیں ہے۔

(۳) بلغم: (۱) قوت، (۲) حرکت۔ پانی کی مثل ہے۔ (۳) مسکن۔ سینہ ہے۔ اس کی کثرت سے بدن کمزور سست ہو جاتا ہے۔ بلغم معدہ اور حنجرے کو مرطوب کرتا ہے۔ ذائقہ چار ہوتے ہیں (۱) میٹھا، (۲) کھٹا، (۳) زجاجی (۴) نمکین ہوتا ہے۔

(۴) سودا: قوت، حرکت، مٹی کی مثل ہے۔ ذائقہ کھٹا ہے۔ مسکن طحال جسم کے بائیں جانب ہے۔ یہ تفکرات، خیالات فاسدہ کینہ پیدا کرتا ہے۔ یہ باریک رگوں سے گزر کر معدہ میں جا کر بھوک بڑھاتا ہے۔

صفراء کا قیام جسم کے داہنی طرف ہونے کی یہ وجہ ہے کہ داہنی سمت افضل و اشرف گرم تر اور زیادہ کامل و مکمل ہے۔ جیسے ہی دنیا کی داہنی جانب بائیں کے مقابلہ میں زیادہ گرم ہے۔ داہنی طرف جنوبی ہوا کا گزر ہے بائیں طرف شمالی ہوائیں چلتی ہیں صفراء کا مقام اگر بالائی حصہ میں ہوتا جیسا کہ آگ کا کرہ سب سے اوپر ہے تو اس سے یہ نقصان ہوتا کہ دماغ خشک ہوتا حرکت اور حواس بیکار ہو جاتے۔ دماغ میں سخت خشکی پیدا ہو جاتی نیند نہ آتی۔ ہر وقت وسوسے اور بھول کی عادات پیدا ہوتی۔ اگر کسی وقت صفراء دماغ کی طرف صعود کر جائے تو انجام کیا ہوتا (فعل الحکیم لایخلوا عن

الحکمت۔ اللہ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہے۔)

نواں باب

میں ذاتی حرکت، ارادی حرکت، دل، دماغ، پٹھے، رگیں اور ان کی حرکت

دماغ کے دو حصہ ہیں۔ پٹھوں کا جال پورے جسم میں پھیلا ہوا ہے ان کا منبع دماغ ہے۔ دماغ کے تین خانے ہیں۔ (۱) مقدم دماغ، (۲) وسط دماغ، (۳) موخری دماغ۔ تخیل کی قوت دماغ کے مقدم میں ہے۔ تفکر کی قوت دماغ کے وسط میں ہے۔ حافظہ کی قوت دماغ کے موخر میں ہے۔ دماغ پر دو جھلیاں چڑھی ہوتی ہیں۔ ایک دماغ کے ساتھ ہے جو پتلی رقیق ہے یہ پردہ مشیمہ کی مثل ہے۔ اس کی بناوٹ میں عروق اور وریدیں ہوتی ہیں۔ یہ باریک جھلی ان وریدوں سے دماغ کو غذا فراہم کرتی ہے اور دماغ کی حفاظت کرتی ہے۔

دوسرا پردہ جھلی یہ سر کی ہڈی کے اندر دماغ سے ملا ہوا ہے اسکی حیثیت دماغ کے محافظ کی ہے۔

دل: زندگی اور حرارت عزیزیہ کا مرکز ہے۔ دل کی حرکت دہکتی آگ کی حرکت کے مماثل ہے۔ جس جسم میں تیل، چکنائی کی مقدار زیادہ ہو گی اس کی آگ بجھتی نہیں جلتی رہتی ہے وہ تیل آگ کو بجھنے نہیں دیتا ایسے ہی انسان کے جسم میں حرارت عزیزیہ ہے جو دل کو متحرک رکھتی ہے اور حرارت عزیزیہ کا قیام انسان کے جسم کی رطوبت و چربی سے رہتا ہے جس کی کافی مقدار ہمیشہ رہتی ہے۔

دل کی حرکت نبض ہے۔ اس واسطے نبض کو دیکھ کر صحت، بیماری، غم، خوشی کا حال معلوم ہوتا ہے۔ نبض کے باب میں انشاء اللہ اس کا بیان کروں گا۔

دماغ: احساس اور ارادی حرکتوں کا مرکز ہے۔ نفس ناطقہ کا محل ہے۔ جسم کے اعضاء میں سب سے زیادہ سرد اور رطب دماغ ہے۔ دل سے دو رگیں دماغ میں جاتی ہیں وہاں پہنچ کر شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہیں۔

دل سے حرارت عزیزیہ بلند ہو کر دماغ کی طرف جاتی ہے تو دماغ اس حرارت سے گرم ہو جاتا ہے اور نفس ناطقہ کے آلہ کی مثل کام کرتا ہے۔ نفس ناطقہ جسم کے اعضاء و حواس کو جاگنے کی حالت میں استعمال کرتا ہے۔ نیند کی حالت میں ان حواس کی حفاظت کرتا ہے۔ دماغ ہمہ وقت حرکت نہیں کرتا کبھی سوتا ہے کبھی جاگتا ہے مگر دل ہمہ وقت حرکت کرتا ہے کیونکہ اس کی حرکت ناری ہے۔ دل کی حرکت موت سے رکتی ہے۔ دل کی شکل صنوبری ہے۔

عصب: کے دو حصہ ہیں ایک موخر دماغ سے نکلتا ہے۔ ارادی حرکت اور احساس کی قوت کا تعلق اسی

سے ہے۔ پٹھے جسم میں ہر جگہ پھیلے ہوتے ہیں جیسے درخت کی جڑ زمین میں پھیلی ہوتی ہے۔ دوسرا حصہ اعصاب کا حرام مغز سے نکلتا ہے۔ حرام مغز بھی دماغ سے نکلتا ہے۔ تو اصل بات یہ ہے کہ تمام اعصاب دماغ سے نکلتے ہیں۔

مفاصل و عضلات میں اعصاب باریک ہوتے ہیں مفاصل کو مضبوط رکھتے ہیں۔ غیر حساس ہوتے ہیں۔

دماغ اعصاب کے واسطے سے ہر عضو کو قوت۔ حس و حرکت کی ماہیت دیتا ہے۔ جیسے سورج اپنی گرمی اور شعاع ہر چیز پر ڈالتا ہے۔ اعصاب جملہ ٹھوس ہوتے ہیں سوائے ان اعصاب کے جو قوت باصرہ کو اپنے اندر سے گزارتے ہیں وہ جوف دار ہوتے ہیں۔ حس کی قوت ٹھوس اعصاب میں بالکل ایسے ہی نفوذ کرتی ہے جیسے سورج کی شعاعیں کثیف ہوا یا بوتل پانی سے بھری ہو مگر وہ گرم ہو جاتی ہے۔ جو اعصاب اندر سے خالی ہوں ٹھوس نہ ہوں تو وہ عضو لٹک جاتا ہے کیونکہ ان سے اعضاء کی بندش اور انہیں کے سہارے لٹکنا ہے۔

عروق: رگین ان کے نکلنے کی جگہ دل ہے۔ وریدیں جگر سے نکلتی ہیں۔ جو رگیں دل سے نکلتی ہیں ان میں حیوانی روح زیادہ خون کم ہوتا ہے۔ جگر سے نکلنے والی وریدوں میں خون زیادہ روح حیوانی کم ہوتی ہے۔

خون جن رگوں میں جاری ہے وہ گول ہوتی ہیں ایک رگ دوسری رگ سے لمبائی میں مل جاتی ہے۔ خون کے ساتھ بادِ نسیم کثیر مقدار میں ان کے اندر گردش کرتی ہے۔ خون کو جاری رکھنے والی رگوں کی معرفت ہر عضو کو خون ملتا ہے۔ یہ جاری رکھنے والی رگیں مزاجاً رطب ہیں۔ مرطوب چیزیں آپس میں ملی ہوتی ہیں ایک ہڈی دوسری ہڈی سے جدا ہے۔ اپنی یبوست وارضیت کی بناء پر گوشت کے نیچے ہے۔ اگر یہ ہڈیاں علیحدہ نہ ہوتیں بلکہ ملی ہوئی ہوتیں تو انسان میں سکڑنے اور پھیلنے کی حرکت نہ ہوتی۔ ہڈی کا گوشت کے اندر ہونے کی مثال ایسے ہے جیسے پتھر پانی کے نیچے یا گٹھلی پھل کے اندر ہوتی ہے۔ ہڈی میں گودے کی مثال چربی والی اشیاء سے ہے جیسے شفتالو یا دوسرے پھلوں کی گٹھلی میں ہے۔ ہڈی کا مغز رطب اور چربی والا ہے۔ جو ہڈی میں نفوذ کر کے اندر جمع ہوتا ہے' اور اس کے خلا کو پر کر دیتا ہے۔ فلاسفر کا قول ہے۔ دماغ فکر و حکمت کا مقام ہے۔ کبد شہوت و فرحت کا مقام ہے۔ دل غصہ و غضب کا مقام ہے۔

دسواں باب

سر کے گول ہونے کے دلائل و اسباب

رحم مادر میں جب دونوں منی مل کر گوشت بنتی ہیں اور حرارت سے حرکت ہوتی ہے تو ایک حصہ ہلکے ہونے کی وجہ سے اوپر کو چلا جاتا ہے اور بھاری حصہ نیچے کو آجاتا ہے۔ حرارت اپنے ساتھ مادے

کو پھیلاتی ہے۔ جب جسم رحم میں انتہائی لمبائی چوڑائی اختیار کر لیتا ہے۔ تو جسم کا اوپر والا حصہ ہلکے ہونے کی وجہ سے اور حرارت کی گردش کے سبب گھومنے لگتا ہے۔ سر اسی گھومنے والے حصہ سے بنتا ہے تو گول ہو جاتا ہے۔ جیسے شیشی میں پھونک بھرنے سے گردش ہوتی ہے یا بارش کے قطروں سے گول بلبلے اٹھتے ہیں۔

سب سے بہتر سر فلکی اونچا معتدل الدماغ ہوتا ہے۔ جو سر زیادہ چھوٹا ہو وہ دماغ کی کمی اور ذہن خراب ہونے کی علامت ہے۔ بہت زیادہ بڑا سر حماقت و ذہن کند ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ معتدل درمیانہ سر جسم کے مطابق دوراندیشی اور ذکاوت کی علامت ہے۔ قد لمبا ہونا یا چھوٹا ہونا۔ آنکھ کا ڈھیلا زیادہ بڑا۔ یا بھینگا ہونا۔ یا زیادہ چھوٹا ہونا۔ یا اندر کو دھنسا ہونا۔ یہ غیر معتدل اور ذہن کے فاسد ہونے کی علامات ہیں۔

جسے آسمان نیرات کا مسکن ہے ایسے ہی سر نفس ناطقہ اور حواس مدرکہ کا مسکن ہے۔

گیارہواں باب

خرق راس اور بدن سے فاضل اشیاء کا اخراج

جس مادے سے سر بنتا ہے اس میں چاروں مزاج کے عناصر ہوتے ہیں۔ جب یہ چاروں قوتیں ایک جگہ جمع ہوئیں تو ہر عناصر نے اپنے سے الگ جگہ مخصوص کر لی اور اپنا مخرج حاصل کر کے اس میں نفوذ کرنا ہے۔

ارسطو کہتا ہے۔ بصارت نظر کا جوہر آگ ہے۔ سماعت کا جوہر ہوا ہے۔ سونگھنے کی قوت کا جوہر پانی ہے۔ چکھنے کی قوت کا جوہر ارض زمین مٹی ہے۔ ہر مخرج کی طرف غلیظ مادہ اس کے منہ پر جا کر جم جاتا ہے۔ اس کی خوبصورتی و حفاظت کا سبب ہوتا ہے۔ جیسے آنکھ کے واسطے پلک ہیں۔ کان کے لئے غضروف (کان کی نرم ہڈی) ہے۔ منہ کے لئے ناک اور ہونٹ ہیں۔ چاروں مزاجوں کے ان مخارج سے خارجہ ہونے کی مثال ایسی جیسے گیس اور پانی زمین سے باہر نکلنے کے لئے اپنے راستے خود بنا لیتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی ان چاروں مزاجوں نے سر میں مقید ہونے کے بعد اپنے لئے مخرج پیدا کر لئے۔ یہ مخارج دو پر منقسم ہیں۔ جیسے دو ہاتھ، دو پاؤں، دو گردے، دو خصیے وغیرہ۔ جنین میں پانی اور ارضیت جو جمع ہوتی ہے اس کے خارج ہونے کے بھی دو راستے ہیں۔ دبر اس سے خوراک کا فضلہ خارج ہوتا ہے۔ قبل اسے مائی بہنے والے فضلات خارج ہوتے ہیں۔ جب بچہ سن بلوغ کے قریب پہنچتا ہے تو بہت سے فضلات مخارج سے خارج ہوتے ہیں جیسے معدے سے قے۔ آنتوں اور پیٹ سے دست وغیرہ۔ آنکھ سے آنسو۔ کان سے میل۔ دماغ سے رطوبت بلغمی نزلہ منہ کی طرف گرتا ہے۔ دل اور دیہ سے سانس، رگوں کے پھیلنے اور سکڑنے سے مادہ خارج ہوتا ہے۔ کبد اور مثانہ سے پیشاب کی معرفت، سینہ اور پسلیوں سے کھانسی اور

پھونک ہے۔ حلق اور کوے سے تھوک ہے۔ گوشت اور کھال سے پسینہ۔ ریڑھ کی ہڈی اور تمام اعضاء سے منی کی معرفت۔ بال اور ناخن بھی فضلات سے بنتے ہیں۔ جن فضلوں کو طبیعت جسم سے خارج کر کے باہر پھینکتی ہے۔

برجوں کی تعداد بارہ ہے۔ جسم کے مخارج بھی بارہ ہیں۔ سات سر کے اندر اور پانچ باقی جسم ہیں۔ پستان، ناف، مقعد، فرج، بالوں کی جڑ وغیرہ ان سے پسینہ اور بخار نکلتے ہیں۔

بارہواں باب

کھال، بال، دانت، ناخون

طبیعت کا یہ تقاضا ہے کہ غذا کے فضلوں کو اعضاء رئیسہ سے بدن کے باہر خارج کرے۔ دنیا کی ہر چیز انسان، حیوان، شجر ثمر وغیرہ کھال یا چھلکے میں لپٹے ہوئے ہیں۔ اس سے ان کی ستر پوشی اور حفاظت ہوتی ہے۔ اگر طبیعت جسم سے خشک مزاج فضلے کو جلد کے مخرج سے خارج کرے تو وہ بال بن جاتے ہیں۔ اگر جسم کے خشک مزاج فضلہ کا اخراج مسوڑھوں اور انگلیوں سے ہو تو وہ دانت اور ناخن بنتے ہیں۔ دانت خشک مادے کی وجہ سے بہت سخت اور مضبوط ایک دوسرے سے جدا جدا ہوتا ہے۔ کھال حقیقتاً وہ فضلہ ہے جو جسم سے نکل کر اس کے باہر کی جانب جم جاتا ہے۔ جیسے دودھ وغیرہ اوٹنے کے بعد جب ٹھنڈے ہوتے ہیں تو ان پر باریک تہ ملائی جم جاتی ہے۔

اطباء کا قول ہے۔ بال کی جڑ میں مسام ہوتے ہیں جن سے پسینہ اور بخار خارج ہوتے رہتے ہیں اگر یہ مسام سردی یا خشکی سے بند ہوں پسینہ اور بخار نہ نکلیں تو یہ جسم میں رک کر نقصان دہ ثابت ہوں گے۔

بچہ میں مادہ رقیق پتلا ہونے کے سبب دانت سات سال کی عمر میں گرتے ہیں۔ پھر مسوڑھوں میں سختی رطوبت قوی ہوتی ہے تو دوبارہ دانت نکلتے ہیں جو پہلوں سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں نہ گرتے ہیں۔ داڑھیں بیس سال کی عمر میں نکلتی ہیں کیونکہ ان کا مادہ انتہائی سخت اور مقدار میں تھوڑا ہوتا ہے۔ ان کے مسوڑھے انتہائی سخت ہوتے ہیں۔ دانت میں دھار کاٹنے کو ہوتی ہے۔ واڑھ میں چوڑائی پیسنے کے لئے ہے۔ اس بیان کو اس باب میں میرا تحریر کرنے کا ارادہ تھا جو پورا ہو گیا۔

تیرہواں باب

انسان کا قد دوسرے حیوانوں کے مقابل سیدھا ہے۔ ہاتھ پاؤں الگ الگ ہیں۔ انسان عالم کبیر کا

خلاصہ و مشابہ ہے۔ انسان کے طبعی معتدل ہونے کے سبب یہ بمقابلہ دیگر حیوانات مستقیم القامت ہے۔
انسان ہر چیز پر غلبہ پالیتا ہے اور اپنے مشاہدے تدبر شفقت و نرمی سے سب پر حکومت کرتا ہے۔ مزید براں اس کو نفس ناطقہ، عقل، شعور تمیز اور استطاعت کے زیور سے آراستہ کیا۔ انسان کو بھلائی کرنے برائی سے بچنے کی قدرت دی گئی، اور صنعت حرفت آداب و اخلاق حاصل کرنے کی صلاحیت عطاء ہوئی۔ انسان کے سوا یہ خواص کسی حیوان میں موجود نہیں ہیں۔ دونوں فاعلی قوتوں کے فاضل اجزاء انسان میں ہیں۔ انسان میں ناری قوت ہے جو اس کو بلند کرتی ہے اس کو قد کو استقامت دیتی ہے۔ ہاتھ پاؤں جدا ہونے کی وجہ یہ ہے۔ مادہ منویہ جب رحم میں داخل ہوتا ہے۔ اس میں خاص قوت ہوتی ہے وہ قوت کم یا زیادہ۔ خشک یا تر ہوگی۔ منی رحم میں جاکر اپنی قوت کے مطابق پھیلتا ہے، اور ایک حد پر ختم ہوتا ہے وہ اس کی انتہاء ہے۔ اس کے نیچے کا حصہ دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے، اور اوپر کے حصہ میں دو ہاتھ نکل آتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں کے سروں پر انگلیاں پھوٹتی ہیں درخت کی شاخوں کی طرح انگلیوں کے اختتام پر عرض میں ناخن نکلتے ہیں تاکہ انگلیوں کے عضلات زیادہ نہ پھیل سکیں۔ یہ طریق تولید بیو فقراط کو قول کے مطابق ہے جو اس نے جنین کی پیدائش کا طریقہ لکھا ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جسم دو حصوں میں کیوں تقسیم ہوتا ہے جواب یہ ہے جسم میں فاعلی قوتیں دو ہوتی ہیں۔ اسی لئے اوپر نیچے کا جسم دو حصوں میں بٹ جاتا ہے۔ دو ہاتھ دو پیر ہیں۔ سچ بات یہ ہے اللہ جل شانہ کی حکمت او تدبیر سے تمام اجسام جیسے بیج، پھل، اعضاء وغیرہ میں تقسیم و جدائی کا عمل جاری ہے۔ جسم کی داہنی طرف بمقابلہ دیگر اعضاء گرمترین و قوی تر ہے۔ ایسے ہی اوپر کا بدن نیچے کے مقابلے میں گرم ترین اور افضل ہے۔ سامنے کا پشت کے مقابلہ میں نرم ہے۔

انسان بمقابلہ حیوان معتدل ہے تو اس کا قد بھی سیدھا ہے بوجود نفس عاقلہ مشابہ ملائکہ ہے۔ بوجود حس و حرکت و قوت مشابہ حیوان ہے اس میں نشوونما بال اگانے کی صلاحیت رکھتا ہے مشابہ نباتات ہے۔ ہڈی اور گوشت کی وجہ سے مٹی اور پتھر کے مشابہ ہے۔ خون کی رگیں دریا نہروں کی مثل ہیں۔ مثانہ جامع فضلات مائیہ ہونے کی سبب سمندر کے مشابہ ہے۔ سمندر میں تمام زمین کا پانی جمع ہوتا ہے۔ باواز اخراج ریاح مشابہ رعد ہے۔ آنکھوں سے کبھی شعاعوں کا اخراج ہونے کے سبب برق بجلی کے مشابہ ہے۔ بصارت و حواس کے سبب سورج اور سیاروں کے مشابہ ہے۔ عقل نفس ناطق اور افکار لطیف کی وجہ سے مشابہ ملائکہ ہے۔ چرند، درند، پرند، مچھلی جس طرح غذا حاصل کرتے ہیں اسی طرح انسان بھی اپنی غذا حاصل کرتا ہے۔ اسی لئے اس کو عالم صغیر کہتے ہیں۔ سیدھے قد کا ہونا صرف انسان کو حاصل ہے۔ سر کے بالوں کی سفیدی مختلف قسم کے بخارات کا سر کی طرف چڑھنا ہے۔ اہل فراست نے انسان کو اشیاء عالم کی مشابہت دی ہے۔ جانوروں کی خصلت بھی بتائی ہیں۔ اگر اعضاء درندوں کی طرح مضبوط و قوی ہوں گے تو اس میں حملہ کرنے اور مقابل کو زیر کرنے کی صلاحیت ہوگی۔ کسی کی جبلت میں عیاری مکاری لومڑی کی مثل ہوگی کوئی محنتی منکسر المزاج بسیار خور بیلوں کی طرح کا ہوگا۔ کوئی وفادار شاکر کتوں کی مثل ہوگا۔ کسی میں ذکاوت، سخاوت، جنگجو، غیور مرغ کے ہم صفت ہوگا۔ اس کے مثل دوسرے جانور اور پرندوں سے

انسان کی کسی نہ کسی صفت میں مماثلت و مشابہت پائی جاتی ہے' اور بزرگوں نے ان مشابہتوں کو تحریر کیا۔ میں نے طبرستان میں ایک آدمی دیکھا اس کی آنکھیں' پلک' ہونٹ وغیرہ بندر سے بہت مشابہ تھے۔ وہ آدمی لہو و لعب کا رسیہ اور بندوروں کی مثل جماع کرنے کا بہت زیادہ لالچی و حریص تھا۔

چودھواں باب

چھوٹے بڑے قد' گھونگھریالے اور سیدھے بال بدن کی رنگت کے اسباب میں

منی کی مقدار رحم میں زیادہ اور مرطوب چلی جائے تو وہ اوپر کی طرف کو زیادہ چلی جاتی ہے اور قد لمبا ہو جاتا ہے۔ اگر منی کی مقدار کم اور مزاج سرد یا خشک ہو تو وہ سکڑ جاتی ہے قد چھوٹا ہو جاتا ہے اس کو یوں سمجھیں ایک درخت پانی کے کنارے نرم زمین میں ہو تو وہ لمبا اور پھیلا سرسبز شاداب ہوگا۔ اسی قسم کا درخت دوسرے درختوں کے درمیان زمین سخت پانی بھی اس کو بہت کم ملے تو وہ درخت چھوٹا اس کے پتے کم ہوں گے۔ بال سیدھے گھونگھریالے' گھنے چھدرے ہونے کی یہی وجہ ہے رطوبت کی کمی بیشی سے بال کم زیادہ لمبے چھوٹے ہوتے ہیں۔ یہ سبب حبش و زنجبار کے رہنے والوں کے گھونگھریالے بالوں سے ظاہر ہے کیونکہ ان جگہوں کی اب و ہوا گرم و خشک ہے۔ روم و صقالبہ کی آب و ہوا مرطوب ہوتی ہے تو وہاں کے لوگوں کے بال لمبے اور سیدھے ہوتے ہیں۔ ملک عرب کو دیکھیں وہاں گرمی زیادہ پڑتی ہے دھوپ تیز ہوتی ہے۔ غذا کی قلت ہے ان کے جسموں کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ تو ان کے جسموں پر ناریت غالب ہوتی ہے ان کے قد لمبے' سڈول چھریرے جسم پتلی ناک۔ نازک زبان بلکہ وہاں کے گھوڑے' اونٹ کتے وغیرہ بھی سبک تیز رفتار ہلکے پھلکے ہوتے ہیں۔

اس کے برخلاف آرمینیہ کے باشندے۔ مویشی اور کتوں وغیرہ پر برودت کا غلبہ ہے وہ صحرا نشینوں کے برعکس ہیں موٹے فربہ ہیں کیونکہ آرمینیہ کا درجہ حرارت بہت کم اور برودت بہت زیادہ ہے۔ برودت رطوبت کو منجمد کر دیتی ہے۔ پہاڑی باشندوں پر برودت اور یبوست کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ چھوٹے قد اور ست کاہل ہو جاتے ہیں۔ ترکستان کے باشندوں پر برودت اور رطوبت کا غلبہ ہے تو ان کے قد چھوٹے ہو گئے' اور رطوبت میں غلظت غالب ہے تو ان کے بال چھوٹے چہرے چوڑے ناک موٹی چوڑی چپٹی ہو گئی رطوبت کی فطرت ہے داہنے بائیے پھیلے۔ برودت نشو و نما روک دیتی ہے' ارضیت کی شان اسفل نیچے کو جذب ہونا ہے۔ مختلف رنگوں کے وجوہات۔ بچہ کی پیدائش کے وقت چاروں مزاجوں میں سے جو مزاجوں ظاہر بدن کی طرف غالب ہوتا ہے۔ اس کے مطابق جسم کا رنگ ہوتا ہے۔ اگر صفراء کا غلبہ ہو گا تو

رنگ زرد ہوگا۔ اگر سوداغالب ہو تو سیارہ ہوگا اگر خون کا غلبہ ہو تو سرخی مائل رنگ ہوگا اگر بلغم کا غلبہ ہوا تو سفید ہوگا۔ اہل روم۔ صقالیہ۔ آرمینیہ کے باشندوں پر برودت غالب ہے۔ حرارت جسم کے اندر چلی گئی تو ان کے رنگ سرخ و سفید ہو گئے بال سیدھے، لمبے اور سرخ ہو گئے۔ اس کی وضاحت انشاء اللہ آگے آئے گی۔

پندرہواں باب

داڑھی کے بال سر کے بالوں کی سفیدی، گنجے پن شباب حیوانات کے اسباب

رحم میں جنین کے سر کی طرف جو بخارات بلند ہو کر جاتے ہیں تو سر کی سخت ہڈی کی وجہ سے وہاں ٹھہر جاتے ہیں انہیں بخارات کے ٹھہرنے سے سر پر بال اگ آتے ہیں۔ جنین کے جسم میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے اس کا جو حصہ تحلیل ہوتا ہے وہ بہت زیادہ پتلا اور لطیف ہوتا۔ اسی لئے بچہ کے جسم پر سخت بال نہیں ہوتے۔ روئیں کی طرح ملائم بال ہوتے ہیں۔ عورتوں، زنخوں، ترکوں یا ان جیسے لوگوں کے بال باریک اور کم ہوتے ہیں۔ اگر کسی زمین میں رطوبت زیادہ ہو تو وہاں گھاس کم اگتی ہے۔ کمزور ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ زمین ہی کمزور ہوتی ہے۔ اسی طرح رطوبت کی بہتات بالوں کے اگنے کو مانع ہے۔ زنخوں میں جب تک حرارت قوی اور رطوبت معتدل نہیں ہوتی داڑھی نہیں نکلتی۔ بخارات حار برابر سر کی طرف چڑھتے رہتے ہیں جب جمع ہو جاتے ہیں تو داڑھی مونچھیں نکل آتی ہیں۔ اس کو یوں سمجھیں کہ پہاڑ کے دامن میں پانی جمع ہے اس کے بخارات پہاڑ کی طرف چڑھ رہے ہیں اور ان بخارات سے پہاڑ پر سبزہ اور شاخیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح زنخوں کے بال داڑھی کے اگ آتے ہیں۔ اگر بچے کو خصی کر دیں تو رطوبت اور حرارت کے گزرنے والی رگیں بند ہو جائیں گی اور ٹھوڑی کی طرف بخارات نہیں جائیں گے اس لئے اس کے داڑھی نہیں نکلے گی۔ جیسے درخت کی خوراک حاصل کرنے والی جڑیں کاٹ دی جائیں تو وہ درخت سوکھ جائے گا۔ اگر کسی داڑھی والے آدمی کو خصی کر دیا جائے تو اس کی داڑھی ختم نہیں ہو گی کیونکہ اس کی نشوونما مکمل ہو چکی ہے۔ درخت، گھاس پانی کی کمی یا زیادتی یا کھار کی وجہ سے خراب ہونے شروع ہو جاتے۔ بال بھی انہیں اسباب سے خراب یا گرنے لگتے ہیں۔ اگر ٹھڈی اور اس کے اردگرد سردی و خشکی غالب آ جائے۔ حرارت اور رطوبت وہاں جاری نہ رہیں جن سے داڑھی کی تخلیق ہوتی ہے تو اس کے داڑھی اور پورے جسم پر بال نہیں پیدا ہوں گے۔ وہ بنجر زمین کی طرح ہے کہ اس میں پانی نہیں یا کھار ہے یا پانی خراب ہے تو اس زمین میں روئیدگی نہیں ہوگی۔ پودے حرارت و

رطوبت معتدلہ کے سبب سبز ہوتے ہیں خشک ہو کر سفید ہو جاتے ہیں یہی حال بالوں کا ہے اگر بالوں کی غذا ناقص ہو یا منقطع ہو جائے تو بال سفید ہوں جائے گے۔ کبھی جوانی میں مرطوب ناقص خوراک یا مرض سے بال سفید ہو جاتے ہیں مرض سے شفاء پانے کے بعد پھر بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ مقولہ ہے۔ مرض عارضی بڑھاپا ہے۔ بڑھاپا طبعی مرض ہے۔ جو غذا کے فضلات سے بخارات پیدا ہو کر کھال کی طرف آتے ہیں ان سے بال پیدا ہوتے ہیں اور جڑ پکڑتے ہیں۔ جب تک ان بخارات میں تیل غلظت اور قوت باقی رہتی ہے تو بال کالے پیدا ہوتے رہیں گے۔ اگر بخارات میں برودست اور رقت واقع ہو گئی تو بال سفید ہو جائیں گے۔ جیسے چراغ میں جب تک تیل رہتا ہے تو اس میں سے سخت کالا دھواں نکلتا ہے۔ اگر کسی چیز کو اس کے اوپر رکھو تو کالی سیاہ ہو جائے گی۔ اگر چراغ کے تیل میں پانی ملا دیا جائے تو روشنی ہلکی اور دھواں خراب اور پتلا ہو گا۔ بالوں کی مضبوطی کی وجہ حرارت۔ رطوبت اور دہنیت (چربی) ہے۔ خنزیر میں حرارت۔ رطوبت، چربی زیادہ ہوتی ہے اس لیئے اس کے بال مضبوط ہوتے ہیں۔ ساہی کے جسم میں چربی و حرارت بہت زیادہ ہے اس لئے اس کے بال سخت ہوتے ہیں جسم میں چبھ جاتے ہیں۔ اطباء نے ریاح باردہ کے لئے ساہی اور خنزیر کا گوشت مفید بتایا ہے۔

ارسطو کا قول ہے بالوں کی سفیدی کبھی جنس اور کبھی کھال کی رنگت ہے جیسے برص کی جگہ پر بال سفید نکلتے ہیں۔ کبھی بالوں کی سفیدی میں پرندوں اور وحشی جانوروں کے رنگ ہوتے ہیں۔ کبھی جانوروں کی جنس مخصوص رنگت کا سبب بنتی ہے۔ جیسے مور، چیتا، نیولا وغیرہ۔ کبھی چراگاہ اور آب ہوا اور زمین کے اثرات سے رنگ بدل جاتے ہیں۔ میرے خیال میں چوپایوں اور پرندوں کے رنگوں کا اختلاف ان کے مزاج ہیں جو منی میں ہوتے ہیں۔ ایک مزاج دوسرے کے مزاج کو ختم کر دیتا ہے جیسے آگ اور پانی جمع ہوں تو پانی آگ کو ختم کر دے گا۔ عناصر اربعہ کی قوتیں جسم کے ظاہر اور باطن کی طرف پھیلتی ہیں تو مزاج کا جونسا حصہ جلد کی سمت ہوتا ہے جلد وہی رنگ اپنا لیتی ہے۔ اسی لئے کبھی جلد کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ کبھی سفید کبھی سرخ کبھی زرد۔ مختلف مزاجوں کے ملاپ سے بہت زیادہ رنگ پیدا ہو جاتے ہیں ان کا شمار نہیں ہو سکتا۔

اس باب میں فلاسفہ نے عقلی گھوڑے بہت دوڑائے ہیں مگر حقیقی علم صرف خالق مطلق کو ہے۔ اب رہے انسان کے بال تو ان کو جب تک رطوبت اور چکنائی ملتی ہے یہ قوی رہتے ہیں اگر رطوبت کم یا پتلی ہو جائے تو سر کے بال اگلے حصہ سے گرنے شروع ہو جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ سر کا اگلا حصہ پچھلے حصہ کے مقابلہ میں کمزور ہے پچھلا مضبوط و قوی ہے۔ جیسے طاقتور زمین کے پودے بھی طاقتور ہوتے ہیں۔ فیلسوف کا ایک یہ قول بھی ہے۔ عمامہ کا میل بالوں کی جڑوں میں موجود ہونے والی رطوبت کو پگھلا کر ختم کر دیتا ہے اور جڑیں خشک ہو جاتی ہیں۔ بعض مرتبہ بالوں کے گرنے کا سبب کثرت جماع ہوتا ہے۔ اس لئے کہ دماغ کا مزاج رطب و بارد ہے اور جماع سے دماغ میں برودت بڑھ جاتی ہے۔ کبھی بالوں کی سیاہی قوت غذا اور اعتدال کی بدولت کافی عرصہ باقی رہتی ہے اور کبھی سفید بال بھی سیاہ ہو جاتے ہیں۔

ہمارے قریب سترمن رای نامی آبادی میں ایک عورت تھی جس کی عمر ایکسو بیس سال تھی اس کے سفید بال کالے اور دانت دوبارہ نکل آئے تھے۔ مجھے کافی آدمیوں نے بتایا وہ اپنے بالوں کو سیاہ رکھنے کے لئے دوائی استعمال کرتے ہیں ان کے باپ دادا بھی اس کو استعمال کرتے تھے۔ آخر عمر تک ان کے بال کالے رہے۔ وہ دوائی ہلیلہ کابلی سیاہ کو منہ میں رکھ کر چوستا رہے گٹھلی پر گودا نہ چھوڑے روزانہ ایک ہلیلہ استعمال کرے ایک سال تک ایسا کرنے سے بال کبھی سفید نہیں ہوں گے۔ ہمیشہ کالے رہیں گے۔

سولہواں باب

احتلام اور طمث (خون حیض) کے اسباب

جب لڑکے میں مادہ منویہ پیدا ہوا اور بدن کی حرارت طاقتور ہوئی اور رگوں کے مجاری کشادہ ہو گئے اور منی کی مقدار زیادہ ہو گئی تو طبیعت اس کو خارج کر دیتی ہے اسی کا نام احتلام ہے۔ نابالغ کی رگیں تنگ جسم کی حرارت غیر مستحکم ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو احتلام نہیں ہوتا۔ عورتوں کے لئے حیض کے اسباب بھی یہی ہیں جو احتلام کے ہیں۔ اصل میں عورت کا جسم بارد و مرطوب ہے ان کے جسم میں رطوبت کی کثیر مقدار جمع ہوتی ہے اور یہ بدن کے نیچے کی طرف منتقل ہو جاتی ہے تو اس رطوبت کا اخراج ایسے ہوتا جیسے درخت کی فاضل رطوبت گوند کی شکل میں خارج ہوتی ہے۔ یہ خون کی شکل میں شرمگاہ سے خارج ہوتی ہے۔

اس سے زیادہ خون کے خارج ہونے کی وجہ سے عورتوں کو نقرس اور عرق النساء کی بیماری نہیں ہوتی۔

فیلسوف کا قول ہے۔ جس جانور کا آلہ تناسل نہ ہو۔ منی کے مجاری اس کے پیٹ کے اندر ہی ہوں تو اس کو پیاس زیادہ لگتی ہے۔ جیسے مرغ اور چڑیں وغیرہ۔ جس جانور کا عضو سیدھا ہو گا تو وہ کھانا زیادہ کھائے گا۔

سترہواں باب

اعضاء کے اقسام، قوی اور افعال میں

اعضاء کی ایک قسم اعضاء رئیسہ کہلاتی ہے۔ جیسے دماغ، جگر، خصیتین وغیرہ۔ دوسرے خادم

اعضاء جو اعضاء رئیسہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے اعصاب (پٹھے) دماغ کی خدمت کرتے ہیں اور جسم کا باہمی رابطہ اور مضبوطی پہنچاتے ہیں اور دل سے نکلنے والی عروق (رگیں) اور کبد سے نکلنے والی ان کی خادم بلکہ پورے جسم کو خون فراہم کرنے کی خدمت سرانجام دیتی ہیں۔ بعض اعضاء سخت گرم ہیں جیسے دل، جگر، مرارہ (پتہ) بعض اعضاء سرد ہوتے ہیں جیسے ریہ، طحال، گردہ، مثانہ ہڈی، بعض اعضاء دوسرے عضو کو خوراک نہیں دیتے جیسے گوشت، کھال، ہڈی، بعض کا بدن کی تدبیر (تعمیر) میں کوئی کردار نہیں جیسے ناخن، بال۔ بعض اعضاء کو اگر کاٹ دیا جائے تو وہ مندمل نہیں ہوتے جیسے ہونٹ، غضاریف (چپنی ہڈی، کان) حشفہ کے اوپر کی کھال۔ بعض اعضاء اپنی تکلیف میں دوسرے اعضاء کو اپنا شریک بنالیتے ہیں۔ جیسے معدہ دماغ کو رحم حلق کو۔ خصیہ لحیہ کو اپنا شریک درد کرلیتے ہیں۔ اگر کسی لڑکے کو بالغ ہونے سے پہلے خصی کردیں تو اس کے داڑھی نہیں نکلتی۔ پاؤں پر تیل ملنا۔ یا سکائی کرنا سر کے درد کو ختم کردیتا ہے۔ بعض اعضاء اندر سے کھوکھلے خالی ہیں۔ ان کے اندر سے جو مادہ خارج ہوتا ہے اس کو دیکھ کر تجربہ کی روشنی سے مرض کا علم حاصل کرتے ہیں۔ جیسے انت، معدہ اور قصبۃ الریہ سے جو نکلتا ہے اس سے ان اعضاء کا مرض معلوم ہوتا ہے۔ بعض اعضاء ٹھوس ہیں جنکے اندر خلا نہیں ہے یہ مرض سے درد محسوس کرتے ہیں۔ بعض اعضاء کشادہ ہیں جیسے منہ، معدہ، یہ اعضاء فـ س رطوبت کو اپنے اندر جذب کرلیتے ہیں۔ بعض رطوبت کو قبول کرکے اپنے اندر جمع کرلیتے ہیں جیسے سر، رحم، مثانہ بعض اعضاء اسفنجی ہیں یہ بھی رطوبت کو اپنے اندر جذب کرلیتے ہیں جیسے ریہ، طحال، پستان یہ اکثر متورم ہوجاتے ہیں۔ اعضاء میں سب سے زیادہ لطیف اور نرم عضو دل ہے۔ اس کو شدید صدمہ، چوٹ، مرض ہوجائے تو موت واقع ہوجاتی ہے۔ دل اور دماغ کو کبھی درد شدید برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اگر مرد کے خصیے کاٹ دیں تو موت واقع نہیں ہوتی۔ اصل میں نفس حیوانیہ کا مرکز دل ہے۔ وہ حیات کا سرچشمہ ہے۔ اس کے متاثر ہونے سے موت واقع ہوجاتی ہے۔

اٹھارھواں باب

عمر، سال میں موسم، رات دن

بقراط کا قول ہے۔ سال کے موسم۔ انسان کی عمر۔ سات ستاروں کے عدد کے مطابق سات حصوں میں تقسیم ہیں۔ اس نے اپنی کتاب میں ان اجزاء کا ذکر کیا ہے۔

بقراط اور دوسری فلاسفہ نے ان چیزوں کو چار چار پر بھی تقسیم کیا ہے۔ پہلی قسم۔ بچے کی عمر۔ بچپنے کی عمر میں خون اور ہوا کے جوہر معتدل ہوتے ہیں۔ اعتدال کی وجہ سے خون کا غلبہ سب پر سبقت رکھتا ہے دوسری خلطیں۔ مغلوب ہوتی ہیں۔ خون، تربیت، فرحت اور نشاط کا سبب ہے۔ انسان کے جسم کو خون کی ضرورت بالکل اسی طرح ہے جیسے درختوں پودوں کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچپن میں مختلف

اشکال قبول کرنے کی صلاحیت موم اور گیلی مٹی جیسی ہوتی ہے۔ موم مٹی کو جس شکل میں چاہیں ڈھال لیں۔ اسی طرح بچہ اپنے ماحول میں ڈھلتا ہے۔ جب بچپن ختم ہوتا ہے تو حرارت اپنے حال پر باقی رہتی ہے اس میں قوت فاعلہ ہے مگر رطوبت کمزور ہو جاتی ہے اس میں منفعلہ قوت ہے، اور رطوبت پر یبوست کا غلبہ ہوتا ہے۔ بچپن کے بعد شباب ہے جو گرم و خشک ہے۔ جوانی کے زوال پر حرارت کی جگہ برودت کا غلبہ ہوتا ہے۔ عمر کے اس حصہ کو بڑھاپہ کہتے ہیں۔ مزاج بارد و یابس ہو جاتا ہے۔ برودست میں قوت فاعلہ ہے وہ اپنے حال پر رہتی ہے اور یبوست میں قوت منفعلہ ہے وہ کمزور پڑنے لگتی ہے۔ اب بڑھاپے کا دور آتا ہے اس میں برودست و رطوبت کا غلبہ ہے، اور انسانی جسم و قویٰ میں تبدیلی کمزوری ہو جاتی ہے موسم چار ہیں تین ماہ کا ایک موسم ہے اور ہر ماہ کا ایک ستارا ہے۔

جالینوس کا قول ہے۔ سردی کے موسم کے بعد جب دن رات برابر ہوتے ہیں تو ربیع کے موسم کی ابتداء ہوتی ہے اور ثریا ستارے کے طلوع سے گرمی کے موسم کی ابتداء اور غروب سے موسم سرما کی ابتداء ہوتی ہے۔ ابتدائے سرما میں بیج بوتے ہیں اس کے آخر میں پودے لگاتے ہیں۔ شعریٰ کو طلوع کلب بھی کہتے ہیں اس کے شروع میں پھل پکتے ہیں۔ جالینوس کا قول ہے موسم گرما کے درمیان میں کلب طلوع ہوتا ہے۔ ربیع کا موسم معتدل ہے اس کی تشبیہ ہوا اور خون سے ہے موسم ربیع کے تین برج تین مہینے ہیں۔

مہینوں کے نام یہ ہیں۔ اذار، نیساں، ایار، فارسی میں دی ماہ۔ بھمن ماہ، اسفندار ماہ کہتے ہیں۔ ربیع کے برج۔ حمل، ثور، جوزہ ہیں۔ برج حمل میں سورج کے دخول کے وقت دن رات برابر ہوتے ہیں بارہ بارہ گھنٹے کے۔ پھر رات گھٹنی دن بڑھنا شروع ہوتا ہے اور سورج برج جوزہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ جب سورج جوزہ سے نکلتا ہے تو گرمی شروع ہو جاتی ہے۔ موسم گرما کا مزاج گرم خشک ہے۔ اس کے تین برج ہیں۔ تین ماہ ہیں ان کے نام، حزیران، تموز، آب فارسی میں ان کو افرور دین ماہ۔ اردبہشت ماہ۔ اروزاماہ کہتے ہیں۔ برج یہ ہیں۔ سرطان، اسد، سنبلہ، سورج سرطان کے ابتدائی درجوں میں ہوتا ہے تو دن پندرہ گھنٹے رات نو گھنٹے کی ہوتی ہے۔ یہ گرمی کا موسم ہے دن سب سے بڑا رات سب سے چھوٹی ہوتی ہے۔ پھر دن گھٹتا ہے رات بڑھنی شروع ہوتی ہے اور سورج برج سنبلہ سے نکل آتا ہے اور خریف کا موسم شروع ہو جاتا ہے۔ موسم خریف سرد خشک ہے۔ یعنی ارضی ہے۔ اس کے تین ماہ تین برج یہ ہیں۔ سریانی نام۔ ایلول۔ تشرین اول۔ تشرین ثانی فارسی نام۔ نیرماہ، امردازماہ۔ شہریرماہ برج۔ میزان، عقرب، قوس، ہیں۔ برج میزان میں سورج داخل ہونے کے وقت رات دن برابر ہوتے ہیں اس کو استوائے ثانی کہتے ہیں پھر رات بڑی دن چھوٹا ہونا شروع ہوتا ہے۔ سورج جب برج قوس سے خروج کرتا ہے تو رات پندرہ گھنٹے اور دن نو گھنٹے کا ہوتا ہے۔ یہ رات سب سے بڑی دن سب سے چھوٹا ہے یہ سردی کا موسم ہے۔ مزاج سرد۔ تر۔ بلغمی۔ مائی ان تین ماہ کے تین برج ہیں۔ جدی، دلو، سمکہ۔ ماہ کا نام۔ کانون اول، کانون ثانی۔ اشباط۔ فارسی نام مہرماہ۔ آبارماہ، آذرماہ۔

سورج جب برج جدی میں داخل ہونا شروع ہوتا ہے۔ تو دن بڑھنا رات گھٹنی شروع ہوتی ہے۔ سورج کے برج سمکہ سے نکلنے تک۔

سورج کے برج میں داخل ہونے سے ترتیب مذکورہ لوٹ آتی ہے جیسے کہ تحریر ہو چکا۔ زمانہ اسی طرح ردو بدل کے چلتا رہتا ہے۔ دن انتہائی بڑا ہو کر گھٹنے لگتا ہے انتہائی گھٹ کر بڑھنے لگتا ہے۔ رات کا حال بھی بالکل اسی طرح ہے۔

بلکہ یہاں کی ہر چیز کا حال اس طرح ہے۔ اسی طرح چاند ابتدائی ماہ شمس میں پورا ہوتا ہے درمیان میں گھٹ جاتا ہے آخر ماہ میں بڑھنے لگتا ہے۔ دن رات کا بڑھنا یا گھٹنا دو منٹ یومیہ ہوتا ہے۔ ایک برج ایک ماہ میں ایک گھنٹہ کی کمی زیادتی ہوتی ہے۔

دن کی حد طلوع آفتاب تا غروب آفتاب ہے رات غروب آفتاب تا طلوع آفتاب ہے۔ ہر برج میں سورج تیس دن ایک ماہ قیام کرتا ہے۔ یعنی ایک سال میں بارہ برجوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔ ایک گھنٹہ دن رات کے چوبیس اجزاء میں سے ایک جز کا نام ہے۔

گرما سورج کا اپنے آسمان کی طرف صعود اور سرما جنوب کی طرف مائل ہونے کا نام ہیں۔ موسم ربیع سورج کے صعود کو کہتے ہیں۔ تاوقتیکہ دن رات برابر ہو جائیں۔ اس موسم میں اعتدال ہوتا ہے سردی گرمی برابر ہوتی ہیں۔ موسم خریف سورج کا شمال کی جانب جھکنا ہے۔ زمانہ، مہینہ، گھنٹہ، اوقات اور زمانے کا تغیر و تبدل فلک اعظم کی حرکت اور سیاروں کو متحرک رکھنے اور سورج کو حرکت دینے سے پیدا ہوتے ہیں۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ ایک صلیب نما مربع شکل کے ہر خانے میں مشابہ افعال و قویٰ کو اگلے صفحہ پر جمع کر دیا ہے۔

بارہ چیزوں کو میں نے انتہائی بہتر انداز میں جمع کیا ہے جو ایک دوسرے کے قوت میں برابر ہیں۔

فلاسفہ نے نجومیوں کے بیان کردہ کواکب کی تاثیرات و قویٰ سے انکار کیا ہے۔ میں فلاسفہ کے اقوال کا تفصیلی بیان اس کے مقام پر کروں گا۔ اسی طرح پتھر کے رنگ ہیں جو اہرات ہیں۔ ان میں عجیب المنفعت نگینے ہیں۔ جیسے نگینہ یرقان، یرقان کی طرح زرد رنگ کا نگینہ نکسیر، نگینہ طحال، یہ نگ قدرے میلا اس کے پہلو میں سیاہ نقطہ پیپ کی مثل ہوتا ہے۔ نگینہ سانپ، سانپ کے سر میں ہوتا ہے۔ میں نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ اس کتاب میں اس کی کارکردگی کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ نگینہ محبت میں ان کو اس کتاب کے آخر میں تحریر کروں گا۔ وہ تصویر حاضر ہے۔ جس میں چاروں موسم۔ ان کے طبائع و مزاج، انسان کی عمر، اور اللہ تعالیٰ نے ہر موسم میں کیا پیدا کیا، اور انسان کے جسم کی قوتوں اور کوششوں پر موسم کے مرتبہ اثرات کیا ہوتے ہیں۔ ان سب کو بعون اللہ بوضاحت پیش کروں گا۔

مشرق: اس خانے کے مندرجات حار یابس ہیں۔ آتش مشرق ہوائے مشرق صفراء سن شباب۔ رات دن کے اوقات میں چوتھا۔ پانچواں چھٹا گھنٹہ۔ قوائے بدنیہ سے قوت نفسانیہ حیوانیہ، جاذبہ، بروج، اسد، سنبلہ، کواکب، مریخ، شمس۔

مغرب: اس خانے کے مندرجہ بارد رطب ہیں۔ مغربی ہوائیں شتاء بلغم سن شیخوخیت۔ دن رات کے اوقات نواں دسواں گیارہواں گھنٹہ، قوائے بدنیہ سے قوت دافعہ۔ بروج سے جدی دلو، سمکہ، کواکب سے قمر، زہرہ۔

شمال: اس خانے کے تمام مندرجہات بارد یابس ہیں۔ زمین، باد شمال، زمانہ خریف، سودا، سن کہولت۔ رات دن کے اقات میں سے، ساتواں دن اور نواں گھنٹہ قوائے بدنیہ میں سے قوت ماسکہ۔ بروج سے میزان عقرب قوس۔ کواکب سے زحل۔

جنوب: اس خانہ کے مندرجات حار، رطب ہیں۔ ہوا، باد جنوب۔ ربیع سن طفولیت، خون، دن رات کے اوقات۔ پہلا، دوسرا، تیسرا گھنٹہ، قوائے بدنیہ سے قوت طبیعیہ، ہاضمہ، بروج سے میزان عقرب، قوس، کواکب سے زحل۔

نوع ثانی کا دوسرا مقالہ

پہلا باب

نفس کا بیان نفس نہ عرض ہے نہ مزاج ہے

ارسطو فلسفی کا قول ہے۔ نفس ناطقہ کا علم اعظم علوم ہے۔ جس نے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنی ذات کا علم حاصل کر لیا جس نے اپنی ذات کو حقیقت کو سمجھ لیا اس کو معرفت خدا حاصل ہو گئی۔

ارسطو کی یہ بات بالکل حق ہے کہ جو شخص نفس و حواس کی حقیقت سے ناواقف ہے وہ ہر چیز کی حقیقت و علم سے جاہل ہے۔ مجھے تعجب اور حیرت ہے طبی کتب کے مصنفین پر جنہوں نے نفس اور بنیاد کے دیگر علوم سے کیوں غفلت اختیار کی ہے ہیں جن کو اپنی اس کتاب میں ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ حالانکہ ان کو علم تھا۔ ایک حکیم و طبیب کے لئے ان علوم کا علم ضروری ہے۔ ان علوم کے حاصل کئے بغیر وہ اپنے فن میں کامل نہیں ہو سکتے۔

ارسطو کا قول ہے۔ متحرک اشیاء کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ایک جن کی حرکت داخلی ہوگی۔ (۲) جن کی حرکت خارجی ہوگی۔

جن اشیاء کی حرکت داخلی ذاتی ہے وہ کواکب، آگ، پانی ہیں۔ جن کی حرکت کسی حرکت دینے والے کی جانب سے ہو وہ خارجی حرکت ہے۔ جیسے تیر اور پہیہ ہے اس کو انسان حرکت دیتا ہے تو حرکت کرتے ہیں ورنہ حرکت نہیں کرتے۔ ہم نے جو داخلی حرکت بیان کی ہے۔ تو وہ حرکت ایک طرف کو ہوگی۔ جیسے آگ اور پانی کی حرکت، یا وہ حرکت مختلف سمتوں میں ہوگی جیسے فلک اور انسانی حرکت یہ ایک طرف کو ہی حرکت نہیں کرتے بلکہ ان کی حرکت مختلف اطراف کو ہوتی ہے۔ ان کی حرکت ذاتی نہیں ہوتی بلکہ ایک خارج کی چیز ہے جس کو نفس کہا جاتا ہے۔ کچھ فلسفی حضرات کا خیال ہے کہ نفس، آگ، پانی، مزاج یا عرض ہے۔ تو اس خیال کی تردید ارسطو نے یوں کی ہے۔ تمام اشیاء جوہر ہیں یا عرض ہیں۔ یہ سب جانتے ہیں جسم جوہر ہے عرض نہیں ہے۔ یہ بھی علم رکھتے ہیں کہ نفس جسم میں تدبیر و تحریک کرتا ہے۔ کوئی جسم صرف جسم ہونے کی وجہ سے متحرک نہیں ہوتا۔ اگر اس کی حرکت کو تسلیم کریں تو یہ لازم آئے گا۔ کہ ہر جسم محض جسم ہونے کے ناتے متحرک ہے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ اگر نفس کو عرض تسلیم کر لیں تو یہ لازم آئے گا کہ عرض جوہر کی تدبیر کرتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ عرض جوہر کی تدبیر کرے۔ اس لئے کہ جواہر اعراض کے مدبر ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا نفس جوہر ہے عرض نہیں ہے۔

کچھ فلاسفر کا گمان ہے۔ نفس آگ یا ہوا ہے۔ اگر اس کو صحیح تسلیم کر لیں تو ہر آگ یا ہوا نفس ہوگی۔ ہر جسم میں آگ یا ہوا ہوتی ہے۔ تو ہر جسم ذی نفس ہو گا۔ جیسے ہوا بھری ہوئی مشک یا وہ پتھر جس کے اندر ہوا ہو۔ تو اس کو بھی ذی نفس تسلیم کرنا پڑے گا۔

ارسطو نے کہا ہے۔ نفس جسم نہیں ہے اگر نفس کو جسم تسلیم کر لیں تو یہ لازم آئے گا کہ بعض جسم نفس ناطقہ متحرکہ ہیں اور بعض جسم مردہ ہیں۔ یہ بات بھی غلط ہے۔ اس لئے کوئی چیز خود اپنے نفس پر اثرانداز نہیں ہوتی ہے۔ اگر نفس کو جسم مان لیں تو جسم کے بڑھنے گھٹنے سے نفس بھی گھٹتا بڑھتا۔ جسم کی ایک یہ خوبی بھی ہے کہ اس کے ایک حصہ کی حرکت دوسرے حصہ کی حرکت کے خلاف ہوتی ہے۔ جیسے آنکھ کا کام کان کے فعل سے جدا ہوتا ہے۔ نفس میں کل و جز کی تفریق نہیں اس کا کل و جز ایک ہی ہے بلکہ وہ کل ہی کل ہے اجزاء اس میں نہیں ہیں۔ ارسطو کا قول ہے۔ کوئی جسم حرکت دینے والے کے بغیر حرکت نہیں کرتا۔ جس کی مدبر یا متحرک جو چیز ہوگی وہ دو حال سے خالی نہیں وہ نفس ہوگی یا جسم۔ اگر اس کو جسم کہیں تو یہ ماننا پڑے گا کہ جسم جسم کی تدبیر کرتا ہے۔ یہ محال ہے۔ کیونکہ مردہ مردے کو حرکت نہیں دے سکتا۔ تو ثابت ہوا جسم کا مدبر جسم نہیں ہے بلکہ نفس ہے۔

ارسطو نے ان فلسفیوں پر حجت قائم کی جن کا کہنا ہے نفس مزاجات میں سے ایک مزاج ہے۔ مقادیر سے ایک مقدار ہے۔ اگر اس کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو ایک جسم میں چند نفس ناطقہ ماننے پڑیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے اعضاء کی مقادیر بہت ہیں تو ہر ایک کے لئے ایک مقدار ماننی پڑے گی۔ جس چیز کا کوئی نہ کوئی مزاج ہے تو اس کا نفس ناطق بھی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ تو یہ بات ثابت ہوئی کہ ہر ذی مزاج کے لئے علیحدہ نفس نہیں ہے۔ نفس کا جسم کے لئے وہی مقام ہے جو صورت کا ہیولیٰ کے لئے ہیں۔ تو جسم نفس کے لئے بمنزلہ ہیولیٰ ہے ارسطو نے ان فلاسفہ کی تردید بھی کی ہے۔ جن کا قول ہے کہ نفس ناطقہ اجسام کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس سے یہ خرابی واقع ہوگی کہ اگر جسم کے کسی حصہ کو کاٹ دیں تو نفس ناطقہ کا حصہ بھی کٹ جائے گا یہ محال ہے غلط ہے۔ نفس ناطقہ کا کوئی حصہ نہیں کٹتا تو ثابت ہوا کہ نفس ناطقہ جسم کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہے۔

اگر نفس کی ترکیب متضاد اشیاء سے تسلیم کر لی جائے تو یہ ماننا پڑے گا۔ نفس کی موافق اشیاء اضافے کا سبب بنتی ہیں۔ جیسے جسم کی موافق اشیاء اس کو بڑھاتی ہیں جیسے صحت، فرحت، عزت وغیرہ سے جسم کو فائدہ ہوتا ہے۔ جسم کی مخالف اور نقصان دہ اشیاء سے اس کو نقصان ہوتا ہے۔ جیسے مرض، آفات، فقر، افلاس وغیرہ۔ مگر نفس ان اجزاء سے مرکب نہیں۔ نفس کے لئے یہ صورت حال نہیں مخالف و موافق چیزوں کا اس پر کچھ اثر نہیں پڑتا نہ وہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔

نفس کی موافق اشیاء جمود، عدل، علم ہیں مخالف اشیاء جہالت بخل ظلم اسی کے مثل دوسری اشیاء ہیں۔

ارسطو کا قول ہے۔ نفس جسم سے جدا ہو کر خراب نہیں ہوتا لیکن جسم نفس سے جدا ہو کر گل سڑ جاتا ہے۔ یہ بھی ہے کہ نفس جسم سے جدا ہونے کے باوجود چیزوں کو دیکھتا اور ان کو پہچانتا ہے۔ معرفت حاصل کرتا ہے۔

نفس کے فعل سے میری مراد اس کی حرکت اور فکر ہے جو جسم کی وابستگی کے ساتھ ساتھ چین،

ہندوستان، بلکہ آسمان کے اوپر تک سیر کر آتا ہے۔ تو یہ ثابت ہوا کہ نفس جسم کے ساتھ ہے۔ جسم کے فنا ہونے کے بعد باقی رہتا ہے، اور جسم سے جدا ہونے کے بعد چیزوں کا علم رکھتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو لازم آئے گا کہ نفس کا فعل جوہر سے زیادہ اکرم ہے۔ یہ محال ہے کہ ایک چیز کا فعل نفس شے یا جوہر شے سے زیادہ اکرم و افضل ہو۔ اس لئے کہ فعل کو فاعل پیدا کرتا ہے۔

اشیاءِ عالم کی دو قسمیں ہیں عقلی یا حسی۔ جس کا درک عقل سے یا حس سے ہوتا ہے۔ نفس میں یہ دونوں قوتیں موجود ہیں۔ وہ اشیاء کو عقل سے سمجھتا ہے، اور حس سے ادراک کرتا ہے۔ نفس کے اندر بالقوہ، اشیاء کی تصاویر ان کی معرفت پہلے سے موجود ہوتی ہیں۔ جب نفس ان چیزوں کو پہچان لیتا ہے تو وہ چیزیں بالفعل نفس میں موجود ہو جاتی ہیں۔

نفس کی تعریف (نظری): بالقوہ ذی حیات جسم طبعی آبی کی تکمیل کرتا ہے۔

نفس کی تعریف (طبعی): نفس حرکت اور احساس پیدا کرتا ہے۔

نفس کی نظری تعریف میں ہم نے جسم طبعی آبی کے لفظ کی قید لگائی ہے کیونکہ جسم طبعی کی تکمیل نفس ناطقہ کے جسم میں حلول کرنے سے ہوتی ہے۔ یہی اس کی تکمیل کا باعث ہے، اور آبی کا یہ مطلب ہے کہ اس کے بہت سے آلہ ہیں جیسے دل و دماغ وغیرہ لکڑی، لوہے کو بھی جسم کہتے ہیں، لیکن ان کے اندر آلات نہیں ہوتے وہ ٹھوس ہوتے ہیں۔

دوسرا باب

نفس کسی سے مرکب نہیں، اس کی حرکت، جو اسکو نہیں مانتے انکار کرتے ہیں ان کے رد میں

حکیم ناوفریسطوس کا قول ہے۔ ترکیب تین قسم کی ہوتی ہے:

1- کوئی چیز چند افراد کو ملا کر بنتی ہے جیسے جسم ہڈی، گوشت، رگیں وغیرہ سے ملا کر بنتا ہے۔
2- یا چند چیزوں کے امتزاج سے مرکب ہو۔ جیسے سکنجبین، پانی شہد، سرکہ سے مرکب ہے۔
3- یا صورت اور ہیولی سے مرکب ہو جیسے بت پیتل اور تصویر سے ملا کر بنا۔

انسان کو تیسری قسم میں شمار کیا جاتا ہے۔ کہ انسان نفس اور جسم سے مرکب ہے۔ انسان اور بت کی ترکیب ایسی نہیں جیسی مکان کی ترکیب ہے مکان لکڑی اور پتھر سے مرکب ہے، لیکن مکان کو لکڑی یا

پتھر نہیں کہتے۔ مگر انسان بھی جسم اور نفس کا مرکب ہے لیکن انسان کے کل یا جزو پر انسان زندہ انسان بولنے والا انسان مردہ کے الفاظ کا اطلاق ہو جاتا ہے۔ نفس اور جسم کی ترکیب امتزاجی بھی نہیں ہے۔ جب دو چیزیں آپس میں ملتی ہیں تو ان میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ جیسے پانی اور شراب کو ملائیں تو ان دونوں کی پہلی حالت باقی نہیں رہتی بدل جاتی ہے۔ جسم اور نفس ملنے کے باوجود اپنی اصلی حالت پر قائم رہتے ہیں ان میں تبدیلی نہیں آتی۔

نفس خود حرکت کیئے بغیر دوسری چیزوں کو حرکت دیتا ہے۔ نفس کی اس حرکت سے عالم میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ حرکت زمانے کی علت اور زمانے سے مقدم ہے۔ زمانہ آسمان کی چند حرکت کے مجموعہ کا نام ہے۔

حرکت کرنے والی ہر چیز کی حرکت تین قسم کی ہوتی ہے۔

1- یہ حرکت طوعاً (اطاعت کے لئے) ہوتی ہے جیسے انسان، پرندوں وغیرہ کی حرکت اس کو حرکت ارادیہ بھی کہتے ہیں۔

2- یہ حرکت کرہاً (جبری) ہوتی ہے جیسے تیر یا پتھر کی ان کو کسی نے چھوڑا لڑکایا اس کو حرکت قسری بھی کہتے ہیں۔

3- یہ حرکت طبعی ہوتی ہے جیسے پانی آگ کی حرکت اس کو حرکت طبعی کہتے ہیں۔

حرکتیں تین ازواج پر مشتمل ہیں۔ ان کا ایک زوج جواہر میں ہوتا ہے۔ یہ ہونا اور مٹنا ہے۔ کیونکہ ہونا نہ ہونا کا عمل حرکت کے بغیر عالم وجود میں نہیں آسکتا۔ دوسرا زوج۔ کمیت میں ہے۔ جسم میں کمی یا زیادتی کے واقعہ ہونے سے جس کا اظہار ہوتا ہے۔

تیسرے زوج کی دو حرکتیں ہیں ایک حرکت انتقالی۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جانا۔ دوسری حرکت۔ کیفیت میں تبدیلی جیسے اعراض کا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف تبدیل ہو جانا۔ مثلاً سفید کا سیاہ ہونا یا گرم کا سرد ہو جانا۔ یہ بھی حقیقتاً ہے۔ فلاسفہ کا قول ہے۔ حرکت ہر طبعی وجود کی ابتداء اور سکون انتہاء ہے۔

حرکت کے دو معنی ہیں۔ (۱) فعل، (۲) شوق۔ فعل کی مثال آگ کی حرکت اور جلانا۔

شوق کی پھر تین قسمیں ہیں۔ (۱) شوق حیوانی۔ حیوان کا جسم کو باقی رکھنے کے لئے غذا کی طرف شوق سے جانا۔ (۲) رائے صائب۔ مشکل مسائل کے حل کرنے میں صحیح رائے قائم کرنا۔

(۳) شوق انتقام۔ نقصان پہنچانے والی چیزوں سے انتقام لینے کا جذبہ۔ اس شوق کو غضب بھی کہتے ہیں۔ نفس اشیاء کو سات جہتوں میں حرکت دیتا ہے۔ (۱) اوپر، (۲) نیچے، (۳) داہنے، (۴) بائیں، (۵) آگے، (۶) پیچھے، (۷) گول چکر میں۔ ان چھ سمتوں کی حرکت تمام اجسام مشترک ہیں۔ ساتویں حرکت استدادی (گول چکر) ہے جیسے فلک چکی، دیوانے کی حرکت دائرے میں ہوتی ہے۔ انسان ساتوں سمت حرکت کرتا ہے، اوپر چڑھتا ہے۔ نیچے جاتا ہے۔ آگے ہوتا ہے۔ پیچھے جاتا ہے۔ دائیں بائیں ہوتا رہتا

ہے۔ اپنی ذات کے گرداگرد چکر لگاتا ہے۔ فلاسفہ کی ایک جماعت انسان کے لئے ان حرکتوں کی منکر ہے۔ ان کا کہنا ہے انسان حرکت اور فعل پر قادر نہیں۔ یہ ان کی بھول ہے اگر انسان حرکت پر قادر نہ ہوتا تو اپنی مرضی سے بات نہیں کر سکتا تھا اور نہ یہ قدرت رکھتے کہ اللہ کی نعمتوں کو حاصل کریں۔ انسان کو یہی قدرت شجر و حجر سے ممتاز کرتی ہے۔ اس قسم کی باتیں کرنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی کھانا کھا رہا ہو اور خیال کرے کہ وہ کھانا کھانے پر قادر نہیں ہے۔ یا گفتگو کرتا ہوا خیال کرے کہ وہ بات چیت کرنے پر قادر نہیں۔ یا سینکڑوں رطل بوجھ اٹھا کر وہ خیال کرے کہ دس رطل کا وزن نہیں اٹھا سکتا۔ یا یہ کہے کہ بغیر حرکت کے متحرک ہے بغیر حیات کے زندہ ہے بغیر کھائے کھانا ہے یہ خیالات ظاہری طور پر بالکل غلط ہیں۔ ایسی بات کرنا حماقت ہے صاحب بصیرت و فہم فراست رکھنے والے انسان سے یہ بات مخفی نہیں ہے۔ اگر حرکت نہ ہو تو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف تبدیلی ناممکن ہے۔ بغیر کلام کے متکلم نہیں ہو سکتا۔ اگر حیاتی نہ ہوئی تو کوئی زندہ نہ ہوتا۔ سماعت و بصارت نہ ہو تو کوئی سمع و بصیر نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ محالات ہیں۔

فلاسفہ نے حرکت کی چھے قسمیں اور بھی کی ہیں۔ (۱) حرکت وجودی۔ منی سے انسان کا وجود میں آنا۔ (۲) حرکت فسادی۔ درخت کا ختم ہونا۔ (۳) حرکت نمو۔ چھوٹی چیز کا بڑا ہو جانا۔ (۴) حرکت ہزالی۔ موٹے کا دبلا ہونا۔ (۵) حرکت تغیری۔ صحت کے بعد مریض ہونا۔ (۶) حرکت زوالی۔ اس کی تین اقسام ہیں۔ (۱) ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف زوال باستقامت جہات ہو گا جن کو ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ (۲) یا یہ زوال ایک ہی جگہ پر گول چکر میں ہو گا۔ جیسے آسمان اور چکی متحرک بھی اور اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ (۳) یا ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل ہو گی جیسے پہیہ کی حرکت گولائی میں جگہ بدلتی ہوئی ہوتی ہے۔

فیثاغورث کا قول ہے۔ بدن کی حیثیت نفس کے لئے ایسی جیسے مدبر بادشاہ کے لئے ملک کی ہوتی ہے، اور نفس کے لئے بدن الات اور مددگار کی حیثیت رکھتا ہے۔ طبیعت نفس کے لئے خازن کا درجہ رکھتی ہے۔ نفس اپنے کاموں کو اپنی غور و فکر سے خود انجام دیتا ہے اور کبھی اپنے آلات کی مدد سے پورا کرتا ہے۔ جسم کے اندر نفس کے مختلف کاموں کی مثال سورج کی شعاعوں جیسی ہے۔ سورج کی شعاعیں زمین کی تمام چیزوں پر بیک وقت پڑتی ہیں۔ ہر جسم اپنی صلاحیت و طاقت کے مطابق اس کے اثرات کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔ بعض جسم سفید ہو جاتے ہیں بعض خشک، بعض نرم، بعض سخت ہو جاتے ہیں۔

نفوس کا بھی یہی حال ہے۔ وہ جب کسی جسم میں داخل ہوتے ہیں تو جسم نفس کی قوت قبول کرتا ہے، اور نفس کی قوت کے ساتھ اپنی استعداد اور طبیعت کی لیاقت کے مطابق حرکت کرتا ہے۔ اسی لئے بعض انسان عقلمند بعض کم عقل جاہل بعض شریر ہوتے ہیں فیثاغورث نے نفس کی یہ تعریف کی ہے۔ وہ نوری جوہر ہے۔ اس کی سات قوتیں ہیں۔ یہ اپنے بنانے پیدا کرنے والے کی جانب اپنے شوق کی وجہ سے

حرکت کرتا ہے۔

بعض حکماء نے یہ کہا ہے۔ نفس جوہر بسیط ہے۔ اشیاء کا ادراک اس کو ہوتا ہے۔ اس کی سات قوتیں ہیں۔

(۱) عقل، (۲) فکر، (۳) فطانت، (۴) وہم، (۵) شہوت، (۶) غضب، (۷) حس مشترک۔

تیسرا باب

جسم میں نفس کے موجود ہونے کی کیفیت

نور جسم اور آگ نہیں ہے

حکیم اسکندر کا قول ہے۔ ایک چیز کو دوسری چیز کے اندر ہونے کی گیارہ اشکال ہیں:

1- ایک چیز دوسری میں ایسے ہو گی جیسے جز کل میں ہوتا ہے جیسے ہاتھ جسم کے اندر ہے۔

2- یا ایک دوسرے کے اندر ایسے ہو گی جیسے کل اپنے ہر ہر جز کے اندر ہوتا ہے۔ بدن اعضاء کا مرکب ہے لہٰذا بون اپنے ہر جز کے اندر ہے۔

3- یا ایک دوسرے میں ایسے ہو گی جیسے برتن میں کسی چیز یا پانی کا مٹکے میں بھرا ہونا۔

4- یا ایک دوسرے میں ایسے ہو گی جیسے عرض جوہر میں سفیدی کا بال میں پایا جانا ہے۔

5- یا ایک دوسرے میں ایسے ہو گی جیسے ممزوج اپنے مزاج میں ہوتا ہے۔ سرکہ اور شہد کا سکنجبین میں موجود ہونا ہے۔

6- یا ایک دوسرے میں ایسے ہو گی جیسے ملاح کشتی میں بادشاہ ملک میں۔

7- یا ایک دوسرے میں ایسے ہو گی جیسے نوع جنس میں ہوتی ہے۔ جنس حیوان میں نوع انسان بھی شامل ہے۔

8- یا ایک دوسرے میں ایسے ہو گی جیسے جنس نوع میں ہوتی ہے۔ نوع انسان جنس حیوان کی ایک نوع ہے۔

9- یا ایک دوسرے میں ایسے ہو گی جیسے صورت ہیولیٰ میں ہوتی ہے۔ بت کی تصویر پیتل کے ہیولیٰ پر منقش ہے۔

10- یا ایک دوسرے میں ایسے ہو گی جیسے ہیولیٰ صورت میں پیتل کا ہیولیٰ بت کی صورت میں موجود ہے۔

11- یا ایک دوسرے میں ایسے ہو گی جیسے کوئی چیز زمانہ میں ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا اقسام میں سے نفس جسم انسانی نہیں پایا جاتا ہے۔ ہر جز اپنے کل میں ہوتا ہے مگر نفس جسم میں اس طرح موجود نہیں ہے۔ اس لئے کہ نفس بدن کا جز نہیں۔ نہ نفس بدن میں ایسے ہے جیسے کل جز میں ہوتا ہے اس لئے کہ بدن نفس کا جز نہیں ہے۔ نہ نفس کی جسم میں یہ کیفیت ہے جیسے مظروف کی ظرف میں ہوتی ہے۔ ظرف کی حیثیت مکان کی جیسی ہوتی ہے۔ جسم کی حیثیت نفس کے لئے مکان کی طرح نہیں ہے۔ نہ نفس جسم میں ایسے ہے جیسے ملاح کشتی میں ایک جگہ ہوتا ہے باقی کشتی خالی ہوتی ہے۔ مگر نفس سے جسم کا کوئی حصہ خالی نہیں ہوتا۔ اگر نفس جسم کے کسی حصہ میں نہ ہو تو اس حصہ کا احساس اور حرکت ختم ہو جائے گی۔ نہ نفس جسم میں ایسے ہے جیسے عرض جوہر میں ہوتا ہے۔ اس لئے کہ نفس جوہر ہے عرض نہیں ہے۔ وہ جسم کا مدبر ہے۔ نفس جسم میں ممزوج نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب دو غیر چیزیں آپس میں ملتی ہیں تو دونوں کی پرانی حالت بدل جاتی ہے مگر نفس اور جسم کی حالت تبدیل نہیں ہوتی وہ دونوں اپنی پرانی حالت پر قائم رہتے ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے لئے نوع نہیں ہیں۔ نہ نفس بدن میں ایسے ہے جیسے زمانہ میں کوئی چیز ہوتی ہے۔ اس لئے کہ زمانہ اس شے حادث سے پہلے ہے مگر بدن نفس سے پہلے نہیں ہے۔ نفس جسم میں ایسے ہے جیسے صورت ہیولیٰ میں ہے۔ ہم نے پہلے بیان کیا ہے نفس جسم نہیں ہے اور نور بھی جسم نہیں ہے۔ اس لئے کہ نور شیشے اور ہوا میں نفوذ کر جاتا ہے۔ نور ہوا کے کرے کو پار کرتا ہوا فضا کو منور کرتا ہوا زمین پر آگیا۔ اگر ہم نور کو جسم مان لیں تو یہ لازم آئے گا کہ ایک جسم دوسرے جسم میں نفوذ کر جاتا ہے۔ اس لئے کہ ہوا جسم ہے یہ محال ہے۔ ایک جسم دوسرے جسم میں نفوذ نہیں کرتا جیسے پتھر پتھر میں۔ دیوار دیوار میں نفوذ نہیں کرتی ہے۔ جنس مضاف متضاد اشیاء کی جامع ہوتی ہے۔ تو نور کی تعریف یوں بھی ہو سکتی ہے۔ ظلمت (اندھیرے) کے موجود نہ ہونے کا نام نور ہے، اور ظلمت کی یہ تعریف ہے نور نہ ہونے کا نام ظلمت ہے۔ ظلمت نور کی ضد ہے مگر اس کا جسم نہیں ہے۔ تو ثابت ہوا کہ نور کا جسم بھی نہیں ہے۔ نور کی نظری تعریف۔ وہ مختلف اشکال کو قبول کرتا ہے۔ نور کی طبعی تعریف۔ وہ آنکھوں پر مختلف رنگوں اور شکلوں کو واضح کرتا ہے۔ ایک کتاب آنکھوں کے باب میں تھی اس میں نور کو نار (آگ) لکھا تھا گویا اس کے مصنف نے نور کو جسم بنا دیا کیوں کہ آگ جسم ہے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ نور بغیر حرارت کے اور حرارت بغیر نور کے ہوتی ہے۔ مثلاً پتھر اور تاریک گھر کو گرمیوں میں گرم کرتے ہیں یا شیشے کے وہ پیالے جن سے داغا جاتا ہے۔ ان میں روشنی نفوذ کرتی ہے مگر حرارت کا نفوذ نہیں ہوتا۔ نور اگر جسم ہوتا یا نار ہوتا تو ان پیالوں میں نفوذ نہیں ہو سکتا تھا جیسے ہوا باوجود لطافت کے نفوذ نہیں کر سکتی۔ ہم اگر نور کو نار تسلیم کر لیں تو یہ لازم آتا کہ جہاں نور ہو گا وہاں نار بھی ہو گی۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ حکماء نے ہر چیز کی ایسی جامع و مانع تعریف کی ہے کہ وہ سب سے ممتاز ہو جاتی ہے کوئی دوسرا اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ حکماء نے نار کی تعریف اس طرح کی۔ کہ وہ جلائے اور روشن کرنے والا اوپر کی جانب حرکت کرنے والا جسم ہے۔ تو ہر وہ جسم جو جلائے روشنی دے اوپر کو جائے وہ نار ہے۔ اگر نور کو نار تسلیم کر لیں تو مذکورہ تعریف اس پر صادق آئے گی۔ پھر ہم کو یہ کہنا پڑے گا کہ نور ایک جلانے والا جسم ہے جو روشنی دیتا

ہے اور اوپر کو حرکت کرتا ہے یہ بات غلط ہے اس لئے کہ نور جسم نہیں نہ جلاتا ہے نہ جانب اعلیٰ حرکت کرتا ہے۔

ہماری اس وضاحت و تشریح سے ان فلاسفہ کی غلطی ثابت ہوگی جن کے گمان میں نور نار ہے۔

چوتھا باب

جسم میں متعدد نفس ہیں جو جسم کے ساتھ فنا ہو جاتے ہیں

فیلسوف کا قول ہے۔ جبکہ کسی قوت سے کوئی عضو مکمل ہوتا ہے تو اس قوت کی صورت اور نفس کہا جاتا ہے۔

جیسے بصارت سے آنکھ کی تکمیل ہوتی ہے۔ مثلاً کسی قوت سے جسم مکمل ہوا تو جسم کے تمام اجزاء بھی اسی قوت سے مکمل ہوں گے تو ہم اس قوت کو اس جسم کے لئے نفس کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

نفس حیوانیہ۔ کا مقام دل ہے۔ یہ حیوانی قوت بدن کی مدبر ہے یا جیسے نفس حسی۔ اس کا مرکز دماغ ہے یہ بھی بدن کی مدبر ہے۔ یہ دونوں قوتیں جسم کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہیں۔

ارسطو کا قول ہے۔ تکمیل دو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) تکمیل فارق، (۲) تکمیل غیر فارق۔ تکمیل فارق کو یوں سمجھیں جیسے ملاح کشتی کے لئے ہے۔ اگر ملاح کشتی سے جدا ہو جائے تب بھی کشتی مکمل ہے۔ اس میں ملاح کی جدائی سے کوئی کمی نہیں آئے گی۔ تو یہ تکمیل فارق ہے۔

تکمیل غیر فارق۔ آگ کے لئے حرارت۔ حرارت اگر آگ سے جدا ہو جائے تو آگ کا وجود نہیں رہتا۔ اور بصارت آنکھ کی تکمیل غیر فارق ہے۔ بصارت کے ختم ہونے سے آنکھ بیکار ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔

حکماء کا یہ قول کہ جسم میں چند نفس ہیں۔ اس سے ان کی مراد تدبیر کرنے والی قوت ہوتی ہے جس کو نفس بھی کہتے ہیں۔

حکیم تاذ فریطوس کا قول ہے۔ (۱) نفس نباتیہ ہے۔ اس کے تین کام واضح ہیں جو تمام درخت گھاس پودوں میں موجود ہوتے ہیں۔ اسی قوت سے خوراک حاصل کرتے ہیں۔ تربیت حاصل کرتے ہیں۔ اس پودے سے دوسرا پودا پیدا ہو جاتا ہے۔ انسان میں بھی یہ قوت موجود ہے۔ غذا کا حصول، نشوونما۔ ایک انسان سے دوسرے انسان کی پیدائش۔ (۲) (نفس حساسہ) اس نفس سے حیوانات و نباتات میں تفریق ہوتی ہے۔ حیوان حساس ہے گھاس میں حس نہیں ہے۔ (۳) نفس محرکہ۔ بدن کی حرکت مکانی ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں۔ (۴) نفس فکری و عقلی۔ اس نفس کی وجہ سے انسان حیوان سے

ممتاز ہوتا ہے۔ بہتر زندگی بسر کرتا ہے۔ یہ نفس فکری و عقلی صرف انسان کے ساتھ مخصوص ہے حیوانوں میں نہیں ہوتا۔ انسان نفس نباتیہ کی بدولت حیات حاصل کرتا ہے۔ نفس حساسہ کی وجہ سے احساس کرتا ہے۔ نفس محرکہ کے سبب ایک جگہ سے دوسرے جگہ حرکت کرتا ہے۔ نفس ضمیرہ عقلیہ کی وجہ سے غور و فکر علوم الہیہ کا ادراک اشیاء عالم کا صحیح ادراک کرتا ہے۔ تمام مخلوقات کے افعال کو دیکھ کر معرفت خدا حاصل کرتا ہے۔ ہر خاموش اور بولنے والی مصنوع اپنے صانع کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہے یہ جو فلسفی ان قوتوں کو نفس کہتا ہے وہ اس لئے کہتا ہے کہ ان قوتوں سے جسم کی تکمیل ہوتی ہے۔ یہ جسم میں مدبر ہے۔ جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں۔

پانچواں باب

عقل، ہیولیٰ، دس اسماء

فیلسوف ارسطو کا قول ہے۔ عقل جوہر مبسوط ہے۔ جوہر ہیولیٰ کے مرکبات میں سے کوئی اس جیسا نہیں ہے۔ عقل اگر ہیولیٰ کے دوسرے مرکبات کی طرح ہوتی تو وہ اشیاء کی معرفت پر قدرت نہ رکھتی۔ جس شخص کا یہ خیال ہے کہ نفس صور عقلیہ کے لئے مکان کی مثل ہے۔ بالکل درست خیال کیا ہے۔ نفس جب صور عقلیہ کی معرفت چاہتا ہے تو عقل میں فراخی و کشادگی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر مرکز کی طرف لوٹتی ہے۔ اس طریقہ سے مختلف صورتوں کو اپنی ذات و جوہر کی معرفت سے شناخت کرلیتی ہے۔ اگر نفس محسوس ہونے والی چیزوں کا ارادہ کرتا ہے۔ مثلاً رنگ، جسم وغیرہ تو عقل حواس کی جانب انکر حواس کے ذریعہ محسوس ہونے والی چیزوں کا علم حاصل کرلیتی ہے۔ عقل محسوس ہونے والی چیز کا علم حواس اور وہم کی معرفت سے حاصل کرلیتی ہے۔ پہلے اشیاء کا اثر وہم کی قوت پر ہوتا ہے۔ ان آثار عقل وہاں سے لیکر تمیز کرتی ہے ان کے حق و باطل کو پہچان لیتی ہے۔

اگر عقل کو یہ تمیز نہ ہوتی کہ شیشہ میں جو کچھ نظر آرہا ہے۔ وہ خیال ہے جسم نہیں ہے، اور ہم کو یہ کہنے کا حوصلہ بھی نہ ہوتا۔ کہ ہماری آنکھیں جو سورج کو گول روٹی کی مثل دیکھ رہی ہیں۔ سورج ایسا گول روٹی کی مثل نہیں ہے۔ جیسے زمیں کے مقابلہ میں سورج ایک سو چھیاسٹھ گنا بڑا ہے۔ اسی لئے زمین و آسمان کی تمام اشیاء منور ہو جاتی ہیں، اور سورج کی گرمی سے۔ پہاڑ ندی نالے اور سمندر گرم ہو جاتے ہیں۔

عقل محسوس ہونے والی چیز کا علم قوت واہمہ سے حاصل کرتی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے۔ اگر قوت واہمہ کو نقصان پہنچے اس سے کچھ آثار مٹ جائیں تو عقل بھی ان آثار کو بھول جائے گی۔ جن کا علم اس کو پہلے حاصل تھا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ عقل کو محسوس ہونے والی چیزوں کا علم وہم کی

معرفت حاصل ہوتا ہے۔

عقل کے دو اقسام ہیں۔ (۱) عقل بالقوہ، (۲) عقل بالفعل۔ عقل کی دو قسمیں زمانہ کے اعتبار سے ہیں۔ جوہر کے اعتبار سے نہیں ہیں۔ جس زمانہ میں عقل کا فعل ظاہر ہوتا ہے۔ یہ زمانہ اس زمانہ کے بعد میں ہے جس کے اندر عقل نے ان اشیاء کا تعقل حاصل کیا ہے۔ عقل اشیاء کا تعقل پہلے بالقوہ حاصل کرتی ہے اور اس فعل کے صادر ہونے کے بعد تعقل بالفعل ہو جاتا ہے۔ عقل باعتبار نوع فاعلی و منفعلی ہے۔ عقل فاعلی فکر و تمیز کا کام کرتی ہے۔ عقل منفعلی وہم کو کہتے ہیں۔ انسان اگر نیند کی حالت میں ہو یا اس کی عقل میں کوئی تغیر خرابی واقع ہو تو قوت واہمہ عقل کے قائم مقام ہوتی ہے۔

حکماء کہتے ہیں۔ اشیاء کی صورتیں عقل میں پہلے موجود ہوتی ہیں۔ چیزوں کی پیمائش کرنے والا آدمی اس کی مثال ہے جو ہر شکل کی ناپ تول و پیمائش کو جانتا ہے۔ چاہئے وہ شکل اس کے سامنے ہو یا نہ ہو۔ اسی طرح معقول چیز سے عقل کو کسی قسم کا رنج یا نقصان نہیں ہوتا۔ اگر محسوس چیز کا احساس شدید ہو تو اس سے حس کی قوت کو نقصان یا رنج ہوتا ہے۔ جیسے تیز روشنی سے بصارت کو یا تیز آواز سے سننے کی قوت کو یا تیز جلن و سوزش سے قوت ذائقہ کو نقصان پہنچتا ہے۔

حکیم فیثاغورث کا قول ہے۔ عقل نوری جوہر بسیط ہے اور تمام اشیاء کو محیط ہے۔ عقل تخلیق میں پہلی قوت اور صورت اور پہلا ہیولیٰ ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بغیر واسطے بغیر کسی کیفیت۔ بغیر زمانہ کی قید کے پیدا کیا۔ اسی طرح اللہ نے عالم کے جواہر و اصول کو بلا کیف بلا زمانہ پیدا فرمایا۔

زمانہ آسمان کی چند حرکتوں کا نام ہے اور جو اشیاء ما قبل زمانہ پیدا ہوئیں ان کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ زمانہ میں پیدا ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا، اور عقل کے توسط سے تمام مخلوق کو پیدا کیا۔ عقل کے بعد نفس کو پیدا کیا جو متحرک اشیاء کی حرکت کا باعث ہے۔ نفس کے بعد طبیعت کو اور طبیعت کے بعد طبیعت رکھنے والی چیزوں کو پیدا کیا۔

حکیم فیثاغورث کا قول ہے۔ علت اولیٰ کے بعد عقل محض خیر کا درجہ رکھتی ہے۔ عقل واحد بھی ہے اور کثیر بھی ہے۔ عقل کا جوہر واحد ہے۔ کثیر اس لئے کہ ہر انسان کے پاس ہوتی ہے۔ عقل فاعل و مفعول دونوں ہے۔ فاعل اس لئے ہے کہ وہ دوسروں کے لئے مدبر ہے اور ان سے کام لیتی ہے۔ مفعول ہونے کی یہ وجہ ہے کہ وہ علت اولیٰ کے زیر اثر ہے۔ ہم میں جو عقل جزوی ہے۔ جب یہ عقل کلی سے تعلق پیدا کرتی ہے اور عجیب عجیب چیزوں کا علم حاصل کرتی ہے۔ تب اس عقل سے اعلیٰ ترین آداب سرزد ہوتے ہیں تو ہم اس عقل کو عقل فاعلی کہتے ہیں۔ اگر عقل آداب انسانوں سے حاصل کرے تو عقل منفعلی ہوتی ہے۔

<u>عقل کی تعریف</u>: نظری تعریف یہ ہے کہ وہ نفس ناطق کے حواس میں سے افضل ترین حواس ہے۔ <u>طبعی تعریف</u> یہ ہے کہ وہ قوت ہے جو اشیاء کی حقیقت اور علوم کثیرہ پر دلالت کرتی ہے۔

حکیم فیثاغورث کا یہ قول بھی ہے۔ علت اولیٰ نے عقل میں ایسے دس وصف پیدا کئے ہیں جن

سے پورے عالم کا نظام چلتا ہے۔ عالم کی چیزوں میں بعض چیزیں ایک صفت سے متصف ہیں جیسے نفس مفرد حرارت پر یا مفرد برودت پر۔ بعض چیزیں دو صفات کی حامل ہیں۔ جیسے آگ، حرارت و یبوست کی حامل ہے۔ بعض تین صفات کی حامل ہیں۔ مثلاً اجسام، ان میں طول (لمبائی) عرض (چوڑائی) عمق موٹائی ہوتی ہے جن اشیاء میں اول، آخر، وسط ہے۔ ان کو بھی اسی قسم میں شمار کرتے ہیں۔ بعض چیزیں چار اوصاف کے ساتھ متصف ہیں جیسے عالم یا چار طبائع یا چار احوال ہوں۔ (۱) ابتداء، (۲) نمو، (۳) انتہاء انحطاط پائے جائیں۔ ان سب کو جمع کریں تو دس کا عدد حاصل ہوتا ہے۔ (ایک اور دو۔ تین ہوئے تین اور تین چھے ہوئے۔ چھے اور چار دس ہوئے۔) بعض چیزوں کا قیام سات معانی پر ہے۔ جیسے سات ستارے۔ تین اور چار کے مجموعہ کا نام ہے۔ بقراط نے اقالیم اور احوال کو سات سات پر تقسیم کیا ہے۔ جن کا ذکر گزر چکا ہے۔

دوسرے فلاسفہ و حکماء نے کہا ہے۔ ذکر کرنے والا کسی چیز کا بھی ذکر کرے تو دس چیزوں میں سے کسی ایک میں اس کا شمار ہوگا۔ ان دس کا ذکر میں اس باب کے آخر میں کروں گا۔ اعداد کی ابتداء اصل ایک کا عدد ہے۔ اختتام انتہاء دس کا عدد ہے۔ دس کا عدد ایک کے عدد کو چند گنا کرکے حاصل ہوتا ہے، اور باقی اعداد ایک اور دس کو ملانے بڑھانے سے بن جاتے ہیں۔

دس کا عدد ایک فرد اول (ایک) زوج اول (۲) فرد ثانی (۳) زوج ثانی (۴) سے مل کر بنتا ہے۔

فرد اول واحد ہے۔ جو صانع کی علت اولیٰ ہے۔ زوج اول دو کا عدد ہے۔ وہ عقل اور نفس ہیں۔ فرد ثانی۔ دو کا عدد ہے۔ زوج ثانی چار کا عدد ہے۔ ان دونوں کو جمع کرنے سے سات کا عدد بنتا ہے۔ سات، تین اور چار کا مجموعہ ہے۔

زوج تین کے مجموعہ کو جو ایک اور دو کے مجموعہ سے حاصل ہوا ہے۔ سات کے عدد میں جمع کرو۔ جس کو تین اور چار کے مجموعہ سے حاصل کیا ہے۔ تو دس ہو جائیں گے۔

حکیم فیثاغورث کا قول ہے۔ اللہ تبارک نے جب عقل کلی پیدا کی تو اس کو اشیاء کی معرفت کا ملکہ بھی دیا۔ اللہ تعالیٰ نے عقل کے اندر معانی و صفات ودیعت رکھے ہیں اس کو ہیولیٰ اور اولیٰ بھی کہتے ہیں۔ میرا مقصد یہ ہے کہ یہ معانی کل اشیاء کی بنیاد اور مواد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے عقل نے جب اشیاء کی معرفت حاصل کرلی تو اس معرفت کو صورت قرار دے دیا۔ عقل نے ایک چیز سے کوئی دوسری چیز ظاہر کی تو ظاہر ہونے سے پہلی حالت کو ہیولیٰ کا نام دیا گیا۔

ایک خط دھوپ اور سایہ کے درمیان ہو تو جو حصہ دھوپ کے قریب ہے اس کو دھوپ کہتے ہیں اور جو حصہ سائے کے قریب ہے اس کو سایہ کہا جاتا ہے۔ دوسری مثال۔ ایک آدمی نے کسی چیز کا علم سیکھا اور اس کو از سرِنو بنایا اور اس کا اعلان بھی کیا تو اس اعلان و ابداع سے پہلے اس انسان کے ذہن میں اس علم کا ہیولیٰ راسخ ہو گیا تھا۔ صورت اور ہیولیٰ کے متعلق فلاسفہ کے جو اقوال ہیں اس سے ان کی یہی مراد ہے۔ ہیولیٰ اولیٰ کیفیات عشرہ کی مثل ہیں۔ وہ عقل میں بسیط اور متفرق طریقہ سے موجود ہوتی ہیں۔

کیفیات عشرہ (۱) حرارت (۲) برودت، (۳) یبوست، (۴) رطوبت، (۵) حلاوت، (۶) تلخی،

(۷) لینت، (۸) خشونت، (۹) لون، (۱۰) شکل ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو فرداً فرداً جسم نہیں کہہ سکتے۔ یہ بسیط لطیف معانی و صفات کی حامل ہیں۔ جو عقل میں موجود ہوتی ہیں۔ ہاں اگر یہ کیفیات کسی کے ساتھ مرکب و مجتمع ہو جائیں تو دوسرے ہیولیٰ کا مجسمہ عالم وجود میں آ جاتا ہے۔

ان کیفیتوں میں سے بعض بعض کے ساتھ ملی ہیں تو پانی، ہوا، زمین بنی ہے۔ بلکہ دنیا کی تمام اشیاء انہیں کے اشتراک سے بنی ہیں۔ حکیم فیثاغورث کا قول ہے۔ جسم تین چیزوں کے اجتماع سے بنتا ہے۔ طول (لمبائی) عرض (چوڑائی) عمق (گہرائی) سے۔ اگر یہ صفات علیحدہ علیحدہ ہوں تو ان کو جسم نہیں کہہ سکتے۔ اگر یہ تینوں صفات ایک چیز میں مجتمع و مرکب ہو جائیں تو اس پر جسم کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس قول کو اچھی طرح سمجھ لو۔ حکیم فیثاغورث نے ان کیفیات کو مثالوں سے سمجھایا ہے، اور کہا ہے کہ یہ کیفیات جب جمع ہوتی ہیں تو ان کے اجتماع سے اشکال پیدا ہوتی ہیں۔ شکل دو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) شکل عام، (۲) شکل خاص۔

شکل عام۔ جیسے سونا، چاندی، چاندی سے جام، پیالہ، پازیب، بالیاں اور دوسرے بے شمار زیورات بنتے ہیں۔

ایسے ہی چاندی، تانبا، لکڑی اور دوسرے اجسام سے مختلف اشیاء بنتی ہیں۔ یہ مفرد کیفیت اس عالم بسیط میں موجود ا ممکنت چیزوں کے جواہر اور طبایع میں موجود ہے۔ وہ دس چیز جن کا ذکر اوپر ہوا ہے وہ محاسن عقلیہ ہیں کوئی عالم اسے مستغنی نہیں رہ سکتا۔ میں بھی انہیں حکماء، کے نقش قدم پر چلوں گا۔ ان دس چیزوں کو ارسطو، القاطیغوریاس (علم منطق) کہتا ہے۔

یہ بیان کردہ چیز یا تو جوہر ہو گی یا کمیت۔ جوہر جیسے انسان، گھوڑا، کمیت، جیسے ذوذراع (نپی ہوئی چیز) ذوطول (لمبائی والی چیز) ذوعرض (چوڑائی والی چیز) اعداد کا شمار بھی کمیت میں ہوتا ہے۔ یا ان کا ذکر کیفیت کے اعتبار سے ہو گا۔ جیسے سفید، سیاہ، شیریں، تلخ، یا بحیثیت اضافی ہوں گی جیسے باپ، بیٹا، آقا، غلام۔ یا بحیثیت مکانیت کے ہوں گے۔ یہ کہو مکان میں ہے یا شہر میں ہے۔ یا بحیثیت زمانہ کے ہوں گے۔ جیسے کل گزشتہ پہلا سال۔ یا بحیثیت وضع کے ہوں گی جیسے قائم (کھڑا) نائم (سوتا) یا بحیثیت امتیازی علامت ہو گی۔ جیسے ذی مال (مال والا) ذی عمل (عمل کرنے والا) ذی قول (بات کرنے والا) یا بحیثیت فاعل ذکر ہو گا۔ فاعل کا فعل دوسرے پر واقع ہوتا ہے۔ یا بحیثیت مفعول ہو گا۔ مفعول پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے۔

بعض خاص جوہر ہیں جیسے زید، علی وغیرہ۔ بعض عام جوہر ہیں۔ جیسے انسان یہ ہر آدمی کے لئے عام لفظ ہے۔ ایسے ہی حیوان ہر متحرک جانور پر دلالت کرتا ہے۔ جوہر فساد پذیر ہوئے بغیر متضاد کیفیتوں کو قبول کرتا ہے۔ جیسے جوہر سفیدی سے سیاہی میں اور قیام سے قعود کی جانب مستحیل ہو جاتا ہے۔ کلام کی طرح جوہر میں فساد واقع نہیں ہوتا۔ کلام صدق سے کذب کی طرف اگر مستحیل ہوا تو ختم ہو جاتا ہے۔ جوہر کی ضد نہیں ہوتی۔ ایک جوہر۔ جوہر ہونے کے اعتبار سے دوسرے جوہر سے نفس جوہریت میں کم و بیش نہیں ہوتا۔ مثلاً انسان بڑا ہو یا چھوٹا وہ انسانیت میں برابر ہیں۔ ایسے ہی جانور اور درخت جوہر ہونے میں

برابر ہیں۔

کم کے معنی ہیں کہ وہ اپنی ذات میں مساوات اور عدم مساوات دونوں کو قبول کر سکے۔ کم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) متصل، (۲) منفصل کم متصل اس کو کہتے ہیں۔ جس میں چند جز ملے ہوئے ہوں۔ جیسے خط چند لفظوں سے مل کر بنتا ہے۔ کم منفصل جیسے حساب اور اعداد جدا جدا ہیں۔ کم مساوی اور غیر مساوی دونوں طرح کا ہوتا ہے۔ جیسے عدد مساوی، عدد غیر مساوی، مکان مساوی، مکان غیر مساوی، صغیر، کبیر کم میں داخل نہیں یہ صفات اضافی ہیں۔ کیونکہ اصغر کے مقابل اکبر۔ اکبر کے مقابل اصغر ہے۔

اضافت جیسی ایک کی حالت ہو ویسی ہی دوسرے کی حالت ہو جائے۔ پھر ان دونوں کا کمی بیشی کے اندر مقابلہ ہوتا رہے۔

اضافت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) متفق الاسماء، (۲) مختلف الاسماء۔ متفق جیسے اخ اور صدیق ہر ایک کی ان میں سے دوسرے کے لئے مضاف کی حیثیت ہے۔ مختلف الاسماء، باپ، بیٹا، آقا، غلام۔ دوگنا حصہ، دوگنا مراد کسی عدد کا دونا۔ حصہ کا مطلب ایک چیز کے چند حصوں سے ایک حصہ۔ کیفیت ایسی ہیئت کو کہتے ہیں۔ نہ اس کی تقسیم ہو سکے نہ کسی طرف نسبت ہو سکے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) شبیہ، (۲) غیر شبیہ۔ جیسے سفیدی سفید کی شبیہ ہے۔ سفیدی سیاہی کی غیر شبیہ ہے۔ کیفیت کی بعض قسمیں ابتدائے پیدائش میں ہوتی ہیں اور ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ جیسے کوے کی سیاہی۔ بعض کیفیات عارضی ہوتی ہیں۔ جیسے کپڑے کی سفیدی، ندامت کی سرخی، خوف کی زردی، ان زائل ہونے والے کیفیتوں کو انفعالات کہتے ہیں۔ کیفیت کی ایک قسم نفسانی بھی ہوتی ہے۔ جو صاحب نفس میں پائی جاتی ہے۔ جیسے الم لذت، شجاعت وغیرہ نفسانی کیفیات میں سے جو کیفیت دیر تک باقی رہتی ہے اس کا نام ملکہ ہے۔ جو دیر تک قائم نہیں رہتی اس کو حال کہتے ہیں۔

بعض کیفیات کمیات کے لئے مخصوص ہیں۔ یہ کیفیت کسی کو کمیت کے واسطے سے لاحق ہوتی ہے۔ جیسے زوجیت چار کے عدد کے لئے فردیت ہیں کے عدد کے لئے۔ مربع اور مثلث کی کیفیت سطوح (بچھے ہونے) کے اعتبار سے ہے۔ کیفیت سے صاحب کیفیت کے نام بنائے جاتے ہیں۔ جیسے سفید جسم والے کا نام ابیض رکھ دیا ہے۔ کیفیت فاعلی اور منفعلی ہوتی ہے جیسے ذائقہ، رنگ ان کیفیتوں کا اثر حس پر ہوتا ہے۔ قوت حس ان میں اثرانداز ہوتی ہے۔ ذائقہ و رنگ کو بدلتی رہتی ہے۔ جیسے حرارت برودت اور وہ کیفیات جو شبیہ اور غیر شبیہ ہوں۔ جیسے حرارت شبیہ حرارت ہو اور حلاوت جو غیر شبیہ حلاوت ہو۔ پہلے بالقوہ کچھ کیفیات موجود ہوتی ہیں۔ پھر بالفعل آہستہ آہستہ بنتی ہیں جیسے مرض۔ صحت، شجاعت وغیرہ۔

ابن ایک ہیئت کا نام ہے۔ جو مکان میں کسی چیز کے واقع ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ابن حقیقی، (۲) ابن غیر حقیقی۔ ابن حقیقی یہ ہے۔ کہ ایک مکان میں ایک چیز کے سوا کوئی دوسری چیز نہ سما سکے۔ ابن غیر حقیقی۔ مکان میں ایک چیز کے سوا دوسری چیز بھی رکھی جا سکے۔ چاہئے وہ مکان ہو۔ بازار ہو۔ شہر ہو۔ ملک ہو۔ ساری زمین ہو۔ یا تمام عالم ہو۔ جو چیز ان میں سے کسی جگہ پر ہوگی

تو وہ لبن غیر حقیقی ہوگی۔

متی: اس ہیئت کو کہتے ہیں۔ جو زمانہ، ساعت یا آن میں واقع ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) متی حقیقی، (۲) متی غیر حقیقی۔ متی حقیقی مقررہ معینہ ساعت میں کوئی کام پایا جائے۔ جیسے چاند گرہن وہ وقت مقرر پر ہوتا ہے۔ اس کی ساعت مقرر ہوتی ہے۔ متی غیر حقیقی۔ وہ کسی دن یا ہفتہ یا مہینے کے اندر پایا جائے۔ ایک گھڑی مقرر نہ ہو۔

ارسطو نے عشرہ قاطیغوریاس میں جو تحریر کیا ہے یہ میں نے اس کا خلاصہ کر دیا ہے۔ یہ بیان ان تمام بیانوں پر حاوی ہے۔ جو فلسفی حضرات ذکر کرتے ہیں۔

چھٹا باب

وہم اور باقی حواس میں

جن حواس سے محسوس ہونے والی چیزوں کا ادراک کرتے ہیں وہ پانچ ہیں:

(۱) سب سے لطیف ترین جو قوت ہے اس کو بصارت کہتے ہیں۔ (۱) سماعت، (۳) شامہ، (۴) ذائقہ، (۵) لامسہ۔

فیلوسف کا قول ہے۔ حس طبائع کے اعتدال سے پیدا ہوتی ہے۔ ارضیت کا غلبہ جن اعضاء پر ہے وہ بے حس ہیں۔ جیسے، چربی، ہڈی، بال وغیرہ۔

نفس ناطقہ میں دس حواس ہیں۔ پانچ باطنی۔ پانچ ظاہری۔ باطنی حواس میں (۱) حس مشترک پہلی قوت ہے۔ اس کا مقام دماغ کا جوف اول ہے۔ یہ قوت ان صورتوں کو اخذ کرتی ہے جو ظاہر ہواس پر منقش ہوتی ہیں۔ پھر ان کو آگے روانہ کر دیتی ہے۔ یہ قوت حس مشترک بصارت کے سوا اور قوت ہے۔ اکثر ہمارا مشاہدہ ہے کہ قطرہ ناریہ خط مستقیم اور تیز گھومنے والا نقطہ گول دائرہ نظر آتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ان صورتوں کی نقاشی باصرہ میں نہیں ہوتی۔ قوت باصرہ ان صورتوں کو دیکھتی ہے جو اس کے مقابل منقش ہوتی ہیں۔ تو ان کی نقاشی بصارت کے سوا کسی دوسری قوت کے مقابل ہوتی ہے۔

حس مشترک میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ مادے کی صورت کو تمام مادی لواحقات کے ساتھ اخذ کر سکے، اور مادے کی اپنے ساتھ نسبت قائم کر سکے۔ اگر یہ نسبت ختم ہو جائے تو حس مشترک کا صورتوں کو اخذ کرنا بند ہو جائے گا۔ حس مشترک کے لئے یہ بات ناممکن ہے کہ مادہ کو باطل ہونے کے بعد صورت کو قائم رکھ سکے۔

(۲) قوت خیال ہے۔ قوت خیال محسوس چیزوں کی صورتوں کو محفوظ رکھے۔ ان چیزوں کی عدم موجودگی میں ان کی صورت محفوظ رہے۔ قوت خیال کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ اخذ کردہ صورت کو مادی

لواحق، کم، کیف، این، اور وضع مختص سے جدا کر سکے۔ خیالی صورتوں میں اس حیثیت سے تمیز کی جاتی ہے کہ تمام اشخاص پر ایک صورت کا وقوع نہیں ہوتا۔

(۳) قوت وہم ہے۔ اس کا مقام دماغ کے جوف اوسط کے آخر میں ہے۔ اس کا فعل محسوسات میں پائے جانے والے غیر محسوس معانی کا ادراک کرنا ہے۔ جیسے بکری میں وہ قوت جو بھیڑ کو دیکھ کر بھاگنے کا حکم دیتی ہے۔ مجرد صورتوں کے اخذ کرنے میں قوت وہم قوت خیال سے وسیع تر ہے۔ یہ قوت ان صورتوں کو حاصل کر لیتی ہے جو غیر مادی ہیں۔ مثلاً خیر، شر، عداوت، صداقت، (دوستی) موافقت، مخالفت وغیرہ۔ یہ سب غیر مادی ہیں اگر ایسا نہ ہوتا، تو قوت واہم کو ایسی کیفیتیں صرف اس وقت ہی عارض ہوتیں جب یہ کسی مادے یا جسم کی صورت میں اس کے سامنے آتیں۔

وہم کی قوت مادے سے معانی کو جدا کر دیتی ہے۔ اس لئے وہم کی قوت قوت تجرید میں حس مشترک و خیال سے زیادہ طاقتور اور وسیع تر دائرے کی حامل ہے۔ لیکن اس قوت کے باوجود۔ قوت واہمہ مادے کو مادی عوارض سے پوری طرح جدا نہیں کر سکتی۔ اس لئے کہ یہ بھی ان کو قیاس سے حاصل کرتی ہے۔ اس باب میں خیالی تصورات مثلاً عداوت و دوستی ہیں۔

فیلوسف کا قول ہے۔ وہم غور و فکر سے پیدا ہوتا ہے۔ حس کی قوت سے وہم کی ابتدا ہوتی ہے۔ اس لئے جن میں حس کی قوت نہیں ان میں وہم کی قوت بھی نہیں ہے۔ اس لئے پیدائشی اندھے، گونگے رنگ اور آواز کا تصور نہیں کر سکتے۔

وہم اور حس کا فرق۔ حس حالت بیداری میں کام کرتی ہے۔ وہم سونے، جاگنے میں اپنا کام برابر کرتا ہے۔ ایک فرق اور یہ بھی ہے حس ہر جاندار میں ہے۔ وہ اپنی محسوس چیز میں غلطی نہیں کرتی۔ وہم اکثر غلطی کرتا ہے۔ کبھی مفید کو مضر، مضر کو مفید سمجھ لیتا ہے۔

جو چیز اس کے سامنے نہ ہو تو حس اس کا ادراک نہیں کر سکتی، لیکن وہم غیر موجود چیز کا ادراک کر لیتا ہے۔ انسانوں میں جو مقام عقل کو حاصل ہے حیوانوں میں وہم کو وہی مقام حاصل ہے۔ کسی کام کے لئے انسانی حرکت فکر سے ہوتی ہے، اور حیوان کی حرکت وہم سے ہوتی ہے وہ حصول خوراک ہو یا مادہ کے ساتھ جفت ہونے کی خواہش ہو۔ نباتات میں وہم کی قوت نہیں اس لئے وہ متحرک نہیں ایک جگہ جامد ہیں۔

حس کی نظری تعریف: وہ ایک قوت ہے جو ہوا کے توسط سے اشیاء کا ادراک کرتی ہے۔ حس کی طبعی تعریف۔ وہ قوت جو الم محسوس کو قبول کرتی ہے۔ حد کی نظری تعریف۔ حد ایک قول ہے۔ جو حقائق اشیاء کی معرفت پر دلالت کرے۔ حد کی عملی تعریف۔ اگر اس میں اضافہ کر دیں تو محدود چیز میں کمی ہو جائے اگر حد میں کمی کر دیں تو محدود چیز میں اضافہ ہو جائے گا۔ مثلاً انسان کی تعریف یوں کر دیں۔ کہیں انسان وہ ہے جو حی زندہ، ناطق بولنے والا، میتا مرنے والا۔ کاتب لکھنے والا ہے۔ کاتب کے زیادہ کرنے کا یہ مطلب ہوا کہ غیر کاتب انسان نہیں ہیں۔ یہ حد غلط ہے۔ حالانکہ وہ بھی انسان ہیں۔ اسی طرح اگر انسان کی تعریف میں کچھ

کی کر دو یوں کہو انسان حی۔ ناطق ہے میت کے لفظ کو نکال دو انسان کی تعریف میں بولنے والی ارواح بھی داخل ہوں گی۔ جو کہ انسان نہیں ہیں۔

کسی کی تعریف ان کی جنس اور فصل کو ملا کر کی جاتی ہے۔ جیسے یوں کہو انسان زندہ ہے یہ جنس ہے اس کے ساتھ متصل کا اضافہ کیا ناطق ہے میت ہے یعنی انسان حی۔ ناطق و میت ہے۔ اس تعریف سے دوسری تمام مخلوق خارج ہو گئی یہ تعریف صرف انسان پر صادق آتی ہے۔ اس کو اچھی طرح سمجھ لو دوسری اشیاء کی تعریف کو اس پر قیاس کرو۔ جنس اور فصل کو ملا کر معنی تک رسائی ملتی ہے۔ جوہر اور حقائق سے اشیاء کی پہچان ہوتی ہے۔

ساتواں باب

حاسۃ العین میں

فیلسوف کا قول ہے۔ حاسہ مستحیل ہو کر محسوس کی صورت قبول کر لیتا ہے۔ جب بھی کوئی شی محسوس اس کے مقابل ہوتی ہے۔ تو بالفعل حاسہ اس کی مثل ہو جاتا ہے۔ جب شی محسوس سامنے سے ہٹ جاتی ہے تو بالقوہ حاسہ محسوس کی مثل بن جاتا ہے۔ بصارت میں یہ قوت ہے وہ رنگوں اور صورتوں کو دیکھ سکے۔ رنگ جب بصارت کے سامنے ہوں گے تو بالفعل قوت باصرہ ان کو سمجھ لیتی ہے۔ حواس اشیاء کی صورتوں کو اخذ کرتے ہیں اجسام کو قبول نہیں کرتے۔ درخت اور مٹی محسوس کی صورت اور جسم کو قبول کر لیتی ہے۔ جیسے درخت اور مٹی پانی کے جسم اور رطوبت کو جذب کر لیتے ہیں۔

فلاسفہ کا قول ہے۔ اشیاء پہلے اپنی شکلوں کو ہوا پر نقش کرتی ہیں اور روشنی سے پھیلتی ہیں، اور ہوا میں ان کی تصویر قائم ہو جاتی ہے پھر ہوا روشنی کی معرفت اس تصویر کو قوت باصرہ کی جانب بھیج دیتی ہے۔ آنکھ کے اندر پہلے سے جلاء اور صیقل موجود ہے اور سفیدی و سیاہی بھی موجود ہے جن سے رنگوں کے اطراف بنتے ہیں۔ اس لئے آنکھ ان صورتوں کو ایسے قبول کر لیتی ہے جیسے موم انگوٹھی کے نقش اور تحریر کو اپنے اندر اخذ کر لیتا ہے۔ قوت باصرہ ان رنگوں کا عکس نفس کی طرف بھیجتی ہے جو حصہ کسی چیز کا اس کی آنکھ کے سامنے آتا ہے وہ نفس کے سامنے بھی آ جاتا ہے جیسے آئینہ کا نور اور شفاف پانی اپنے اوپر پڑنے والے عکس کو دیوار پر ڈال دیتا ہے۔ قوت باصرہ جس عکس کو نفس پر ڈالتی ہے وہ عکس نفس سے واہم کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ واہم میں اس عکس کے آ جانے کے بعد عقل تمیز اور شناخت کا عمل مکمل کرتی ہے۔ اس کی علت اور حقیقت کو سمجھ لیتی ہے۔

فلاسفہ کا قول ہے۔ خاص کر فیلوسف کا کہنا ہے۔ ہوا کی رنگت سیاہ ہے۔ سورج کی روشنی سے روشن ہو جاتی ہے بعد غروب شمس اپنے طبعی رنگ سیاہ کی طرف لوٹ جاتی ہے۔

آٹھواں باب

جملہ حواس میں

قوت ذائقہ ولامسہ کا فائدہ پورے بدن کے لئے ہے۔ اس ذوق کی قوت کے واسطے سے حیوان غذا کو کھاتا ہے اور غذا سے نشوونما ہوتی ہے۔

قوت لامسہ کی معرفت سے حرارت، برودت، لینت (نرمی) خشونت (سختی) کی کیفیات کا احساس ہوتا ہے۔ کان کی بناوٹ چپنی ہڈی (نرم ہڈی) سے ہے۔ وہ آوازوں کو قبول کرنے کی اپنے اندر خاص قسم کی استعداد رکھتی ہے۔ خشک جسم جب کسی دوسرے خشک جسم سے ٹکراتا ہے تو ہوا میں لہریں پیدا ہوتی ہیں اور ان لہروں سے جھنکار پیدا ہوتی ہے۔ آواز کے واپس لوٹنے کی یہ وجہ ہے کہ وہ کسی جسم سے ٹکرا کر لوٹتی ہے۔ آواز کے قائم ہونے کی یہ وجہ ہے کہ وہ جس جسم سے ٹکرائی ہے اس جسم میں وسعت ہے۔ اس سے ٹکرا کر لوٹتی نہیں بلکہ اس پر پھیل جاتی ہے۔

خوشبو: جسم سے نکلنے والے بخار اور ہوا کا نام ہے اور یہ ہوا میں پھیل کر ناک میں جاتی ہے تو دماغ اس کی خوشبو کو محسوس کرتا ہے۔ قوت ذائقہ جسم و زبان کی لذت کے احساس کو کہتے ہیں۔ یہ چاروں حواس اربعہ عناصر کی تعداد کے مطابق ہیں۔

ان حواس میں سب سے زیادہ لطیف پاکیزہ قوت باصرہ ہے۔ پھر قوت سامعہ پھر قوت شامہ پھر قوت ذائقہ ہے پھر قوت لامسہ ہے۔ قوت باصرہ جوہر ناریہ سے ہے۔ قوت سامعہ جوہر ہوائیہ سے۔ قوت سامعہ ہوا کی پیدا کردہ آواز کھٹکہ اور گنگناہٹ سے کسی کو محسوس کرتی ہے۔ سننے کے بعد سونگھنے کی قوت ہے۔ شامہ کا جوہر مائیت ہے اس کو احساس بخارات و خوشبوں سے ہوتا ہے۔ بخارات پانی اور ہوا کے ان اجزاء کو کہتے ہیں جو اجسام سے متحلل ہوتے ہیں۔ قو ذائقہ شامہ کے بعد ہے۔ اس کا جوہر ارضی ہے یہ زمین سے پیدا ہونے والی اشیاء مثلاً اناج، پھل، گوشت، وغیرہ کو محسوس کرتی ہے۔ قوتِ لمس کا سارا بدن احساس کرتا ہے۔ کسی خاص عضو کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ تمام بدن کو احساس اعصاب کی وجہ سے ہوتا ہے جو جسم کے ہر حصہ میں موجود ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے غذا کے فاضل اجزاء جو جلد کی طرف آتے ہیں ان میں حرارت، برودت، لینت، خشونت، یبوست، رطوبت سے بہت زیادہ قویٰ متضاد اور مختلف ہوتے ہیں۔ ان قوتوں میں سے کوئی قوت اگر اجسام کی قوت کے مشابہ ہوتی ہے تو اس کا احساس کر لیتی ہے۔ اگر حواس میں سے کوئی حس ختم ہو جائے تو انسان کو ان چیزوں کا ادراک نہیں رہتا جن کا ادراک وہ قوت کرتی ہے۔

آنکھ کے موضوع پر لکھی ہوئی چند کتابوں میں کچھ باتیں ایسی لکھی دیکھیں جن کو سمجھنے سے میں

قاصر رہا۔ مگر ان کتابوں کی تالیف تبویب مجھے پسند آئی۔ ایک کتاب کی اس بات کو میں بالکل نہیں سمجھ سکا کہ نور نار ہے۔ میں اس کے متعلق اپنا نقطہ نظر بیان کر چکا ہوں۔

اسی نے یہ بھی لکھا ہے۔ آنکھ آگ کو محسوس کرتی ہے مگر ہمارا مشاہدہ ہے آنکھ پہاڑوں کو سمندروں کو درختوں کو اور بے شمار اشیاء کو محسوس کرتی ہے۔ مگر ان میں سے کوئی چیز بھی آگ نہیں ہے۔

اگر وہ فلسفی یہ کہنا چاہتا ہے کہ آنکھ چیزوں کو نور سے دیکھتی ہے تو یہ بات ظاہر ہے کہ آنکھ ان جسموں کو بھی دیکھتی ہے جو بذاتِ خود نور ہیں۔ ہم نے گذشتہ صفحات میں ثابت کر دیا ہے کہ نور نار نہیں ہے۔

اس فلسفی نے یہ بھی لکھا ہے کہ قوت لامسہ کے محسوسات ارضی ہیں اور وضاحت کرتے ہوئے لکھا اس سے مراد لینت، صلابت، حرارت، برودت، رطوبت، یبوست ہیں۔ اطلاعاً عرض ہے حرارت و رطوبت کا ارضیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اگر اس مصنف کی یہ مراد ہے۔ آنکھ اجسام کو لمس کرتی ہے تو حرارت و برودت اجسام نہیں ہیں مثلاً پتھر یا لوہے کو آگ یا دھوپ سے گرم کر دیں تو کوئی بھی لوہے پتھر کو آگ نہیں کہے گا۔

اسی مصنف نے کہا۔ دماغ کی برودت و رطوبت کی یہ دلیل ہے کہ وہ حس و حرکت کا منبع ہے اگر دماغ کا مزاج گرم ہوتا تو ملتہب (بھڑکنے والا) ہوتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ جو چیز دماغ کی طرف جاتی وہ خشک ہو جاتی ہے۔ ہمارے علم میں ہے کہ دل کا مزاج گرم ہے اور اس کی حرکت دائمی ہے۔ دل کی حرکت دماغ کی حرکت کے مقابلہ میں بہت زیادہ اور شدت سے ہے تو دل ملتہب کیوں نہیں ہوتا اس کا فعل باطل اور اس کی حرارت محرقہ سے آگ کیوں نہیں بھڑکتی۔

وہ مصنف مزید لکھتا ہے۔ حس اور حرکت کا سبب وہ حرارت ہے جو دل سے دماغ کی طرف جاتی ہے۔ تو حقیقت میں دل تمام حرکات کی بنیاد و سرچشمہ ہے۔ ہم معلوم کرتے ہیں۔ مصنف نے جو دماغ کو ملتہب ہونے کا فارمولہ پیش کیا تھا وہ دل پر بدرجہ اتم صادق آنا چاہئے۔ دماغ کی حرکات سونے کی حالت میں بند ہوتی ہیں مگر دل کی حرکت ہمہ وقت دن رات جاری رہتی ہیں کسی وقت بھی بند نہیں ہوتیں۔

نواں باب

رنگ، ذائقہ، خوشبو، اعراض ہیں بعض کے خیال میں جسم ہیں

ہم گذشتہ صفحات میں بیان کر چکے ہیں۔ کہ تمام چیزیں جوہر ہوں گی یا عرض۔ اعراض کسی جسم

کے ساتھ قائم ہوتے ہیں وہ بذاتِ خود قائم نہیں رہ سکتے۔ رنگ، ذائقہ وغیرہ ان جیسی اشیاء دو حال سے خالی نہیں ہوں گی۔ یا تو یہ اجسام ہوں گی جیسا کہ چند فلاسفر کا خیال ہے یا اعراض ہوں گی جو اجسام کے ساتھ ہوں گی۔ فلاسفر نے یہی کہا ہے۔ ہم اگر رنگ، ذائقہ وغیرہ کو عرض کی بجائے جسم مان لیں تو یہ لازم آئے گا۔ کہ ان کی اور اجسام کی ایک ہی تعریف ہوگی۔ جسم کی تعریف یہ ہے کہ اس میں طول، عرض، عمق ہوتا ہے اگر اس کا عکس کریں تو اس طرح کہیں گے کہ ہر ذی طول، ذی عرض، ذی عمق، جسم ہے۔ یہ تعریف ہر جسم پر صادق آتی ہے مگر اعراض پر صادق نہیں آتی۔ تو یہ ثابت ہو کہ رنگ، ذائقہ، خوشبو وغیرہ جسم نہیں ہیں۔

اگر ہم اعراض کی تعریف اجسام کی مثل کریں تو یہ تعریف غلط ہوگی۔ ہم کہیں کہ ہر خوشبو، ذائقہ، رنگ، ذی طول، ذی عرض اور ذی عمق ہے تو یہ تعریف قطعاً غلط ہے۔ اس لئے کہ خوشبو کا طول، عرض، عمق نہیں ہوتا نہ ہر اس چیز کو جس میں طول، عرض، عمق ہو رنگ یا خوشبو یا ذائقہ کہتے ہیں۔ اعراض ایک لطیف معانی و روحانی اشیاء ہیں جو جسم کو عارض ہوتی ہیں، اور جسم میں پائے جاتے ہیں۔ ان فلسفیوں کے اقوال کی تردید ہوگئی۔ کیونکہ ذائقہ، خوشبو وغیرہ کی ناپ تول نہیں ہوسکتی، اور ہمارا یہ کہنا درست ہوگا کہ جسم کو ناپا تولا جا سکتا ہے، اور یہ کہنا غلط ہوگا کہ ذائقہ، خوشبو کو ناپا تولہ جا سکتا ہے۔

حکماء نے جسم کے لئے صفت یا موصوف ہونا ضروری قرار دیا۔ اگر جسم کو صفت مانیں اور یہ بات ذہن میں رکھیں کہ عالم میں کوئی چیز غیر جسم نہیں۔ تو یہ کہنا پڑے گا کہ عالم میں کوئی چیز موصوف نہیں اگر جسم کو موصوف مانا جائے اور ذہن میں یہ بات رکھیں کہ عالم میں کوئی چیز غیر جسم نہیں تو اس مفروضہ سے یہ ماننا پڑے گا کہ موصوف بلا صفت ہے اور صفت بلا موصوف ہے یہ محال ہے۔ تو ثابت ہوا جسم موصوف ہے اس کو عارض ہونے والے اعراض اس کی صفت ہیں۔

بعض حکماء کا قول ہے۔ عالم کی ہر چیز جسم ہے۔ جو کہتا ہے ہر چیز جسم ہے۔ تو یوں سمجھو وہ کہتا ہے ہر جسم جسم ہے کیونکہ عالم میں کوئی چیز بغیر جسم کے نہیں ہے۔ ایسے ہی ایک کہتا ہے ہر جسم ذی لون ہے (رنگدار) تو یوں سمجھو وہ کہتا ہے کہ ہر جسم مجسم ہے اس لئے کہ لون (رنگ) بھی ایک جسم ہے۔ ہمارا مشاہدہ ہے اعراض جسموں سے منتقل ہوتے رہتے ہیں جیسے سفید کالا ہو جاتا ہے۔ میٹھی چیز کڑوی ہو جاتی ہے۔ اگر یہ اعراض جسم ہیں تو جسم سے منتقل ہو کر کہاں چلے جاتے ہیں۔

اس کی کیا وجہ ہے ہم اعراض کے منتقل ہونے کی جگہ کو نہیں دیکھتے جبکہ ہم ان جگہوں کو دیکھتے تھے جس جگہ پر یہ ہوتے تھے۔ جیسے شراب کی بدبو، ذائقہ، رنگ کے غائب ہونے سے شراب کے وزن میں کمی نہیں ہوتی۔

اگر یہ اعراض جسم ہوتے تو ان کے غائب ہونے سے شراب کا وزن کم ہو جاتا۔

ہم نے اب تک جو کچھ بیان کیا ہے اس سے ثابت ہو گیا کہ اعراض اجسام کے ماسواء اور ماوراء ہیں۔ جیسے کالے جسم کی سیاہی جسم سے علیحدہ چیز ہے۔ اس کے ہونے نہ ہونے سے جسم کے وزن میں فرق

نہیں پڑتا۔

اگر سیاہی نہ ہو تو جسم کالا نہ ہوتا۔ اگر لمبائی نہ ہو تو جسم لمبا نہ ہوتا۔ اگر حرکت نہ ہو تو متحرک نہ ہوتا۔ تو صفت موصوف کے ساتھ لازم ملزوم ہے۔

دسواں باب

بدن کے تدبیر کرنے والے پرورش کرنے والے اعضاء میں

بدن میں تدبیر کرنے والی قوتیں تین ہیں۔ (۱) قوتِ حیوانیہ، (۲) قوتِ نفسانیہ، (۳) قوتِ طبعیہ۔ قوتِ حیوانیہ کا مرکز دل ہے۔ اس کا مزاج گرم خشک ہے۔ پورے بدن سے اس کا تعلق رگوں ریشوں کے ذریعہ سے ہے۔ نبض اور حرکت ذاتیہ اور دائمہ کا مرکز بھی دل ہے۔ اس کا تعلق قوتِ حیوانیہ سے ہے۔ اسی لئے نبض سے دل کی کمزوری، قوت، حرکت، سکون اور مزاج کا علم ہوتا ہے۔

قوتِ نفسانیہ کا مرکز دماغ ہے۔ اس کا مزاج گرم خشک ہے۔ اس کا تعلق پورے جسم سے اعصاب (پٹھوں) کی معرفت سے ہے۔ اس کی قوت سے حس اور حرکت ارادیہ کا وجود قائم رہتا ہے۔

قوتِ طبعیہ کا مرکز جگر ہے۔ اس کا مزاج گرم تیز ہے یہ بھی تمام جسم میں وریدوں (رگوں) کے ذریعہ پھیلی ہوئی ہے۔

قوتِ نفسانیہ تین قسم پر منقسم ہے۔ (۱) قوتِ ناطقہ، (۲) قوتِ حاسہ، (۳) قوتِ محرکہ۔ ان کا مرکز دماغ ہے۔

قوتِ ناطقہ کی پھر تین قسمیں ہیں۔ (۱) فنطاسیا) یہ تخیل کا فرض انجام دیتی ہے۔ اس کو قوتِ متخیلہ بھی کہتے ہیں۔ یہ مقدم دماغ میں ہوتی ہے۔ (۲) قوتِ فکریہ۔ یہ وسط دماغ میں ہوتی ہے۔ (۳) قوتِ حافظہ یہ موخر دماغ میں ہوتی ہے۔ یہ تینوں قوتیں نفس کی ہیں۔ قوتِ طبعیہ تین قسم کی ہے۔ (۱) قوتِ مولدہ (۲) قوتِ غاذیہ، (۳) قوتِ مربیہ۔ (۱) قوتِ مولدہ انسان کے بدن کی تدبیر کا فرض مادہ تولید کے پیدا ہونے تک انجام دیتی ہے۔ (۲) قوتِ غاذیہ انسان کے جسم کی تدبیر اور اضافہ کا کام کرتی ہے اور یہ مرنے تک اس کو غذا فراہم کرتی ہے۔ (۳) قوتِ مربیہ ۳۵ یا ۴۰ سال کی عمر تک انسان کے جسم کی تدبیر اور اس میں اضافہ کرتی ہے۔ اس کے بعد ایک حالت پر رک جاتی ہے اپنا کام بند کر دیتی ہے۔ کیونکہ انسان عمر کی انتہاء کو پہنچ جاتا ہے۔ اس کے بعد انسان کے جسم میں کمی و نقصان ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مگر کبھی جسم کی ترکیب قوی ہوتی ہے۔ بڑھاپے کے اثرات چالیس کی عمر کے بعد بھی نہیں پائے جاتے۔ قوتِ طبعیہ کی مزید چار قسمیں ہیں۔ (۱) قوتِ جاذبہ۔ وہ قوت اپنی حرارت، یبوست کی بناء پر غذا کو معدے کی جانب کھینچتی ہے۔ جیسے چراغ کی جلنے والی بتی تیل کو اپنی طرف جذب کر کے جلاتی ہے۔

(۲) قوتِ ماسکہ ہے۔ جو برودت، یبوست سے غذا کو معدے میں روکتی ہے۔ (۳) قوتِ ہاضمہ ہے یہ غذا کو حرارت، رطوبت سے پکاتی ہضم کرتی ہے۔ ہضم عفونت کا عمل ہے۔ حرارت، رطوبت کے بغیر کسی چیز میں عفونت (بدبو، سڑاند) کا عمل نہیں ہوتا۔ حرارت، یبوست، برودت میں عفونت اور بخارات پیدا نہیں ہوتے جب تک مادے میں رطوبت نہ ہو۔ رطوبت کی وجہ سے عفونت و بخارات ہوتے ہیں۔ (۴) قوتِ دافعہ ہے۔ جو بدن کے فضلات کو رطوبت اور برودت کی مدد سے خارج کرتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ آنتوں میں برودت کی وجہ سے سکڑنے اور نچوڑنے کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ تو آنتیں فضلات کو نیچے کی جانب دھکیل دیتی ہے، اور رطوبت کی بناء پر وہ فضلہ نیچے گر جاتا ہے۔ اگر حرارت یا یبوست غالب آ جائے تو آنتیں فضلات کو نیچے دھکیلنے سے قاصر ہوتی ہیں۔ ان کے مجاری بند ہو جاتے ہیں۔ یہ چاروں قوتیں، جاذبہ، ماسکہ، ہاضمہ، دافعہ بدن کے تمام اعضاء میں موجود ہوتی ہیں، اور ان کی مدد سے جسم کی تخلیق و تربیت اور بقاء کا قیام ہے۔ ہر عضو کے واسطے غذا ضروری ہے کہ وہ عضو زندہ اور قائم رہ سکے۔ قوتِ جاذبہ کی مدد سے خوراک جذب ہوتی ہے۔ قوتِ ماسکہ سے غذا معدے میں ٹھہرتی ہے۔ قوتِ ہاضمہ سے غذا ہضم ہوتی ہے۔ قوتِ دافعہ کی مدد سے غذا کا فضلہ بیکار حصہ جسم کے باہر خارج ہو جاتا ہے۔

اگر معدے کی جاذبہ قوت کمزور ہو جائے تو کھانے کی خواہش کم ہو جاتی ہے یا بالکل نہیں رہتی۔

اگر معدے کی قوتِ ہاضمہ کمزور ہو جائے تو معدے میں آنے والی غذا غیر پختہ (کچی) اور فاسد رہتی ہے۔

اگر دافعہ قوت کمزور ہو جائے تو بدن کے فضلات مقررہ وقت پر خارج نہیں ہوں گے۔

کھانا، پینا، نیند، بیداری، آرام، تھکن کا احساس بھی طبیعت کرتی ہے۔

لوگوں کی عمر، زمانے، شہروں کے اختلافات کو بنات الطبیعت (طبیعت) بیٹیوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

ہاں علل، اعراض اور ان کے مثل دوسری چیزوں کو طبیعت میں شامل نہیں کرتے۔

پہلا باب

مقالہ سوم

بدن کے مزاج کی علامات ہیں

جالینوس کا قول ہے۔ بدن کی ترکیب دل اور جگر کے مزاج کے مطابق ہے۔

دونوں میں سے جس کا مزاج زیادہ طاقتور ہوتا ہے اسی کا جسم پر غلبہ ہوتا ہے۔ سفید سرخی مائل جسم کے لوگ معتدل المزاج ہوتے ہیں۔ جبکہ جسم درمیانی ہو۔ زیادہ موٹا یا دبلا نہ ہو، اور کھال زیادہ ٹھنڈی گرم نہ ہو، اور بال جسم پر بہت زیادہ یا کم نہ ہوں۔ جس کے بدن میں یہ شرائط پائے جائیں وہ معتدل المزاج ہے۔

مزاج کے گرم خشک ہونے کی علامات: بدن کمزور، کالے بال، جلد گرم زردی مائل رنگ۔

مزاج کے سرد تر ہونے کی علامات: جسم چربیلا، بال کم، جلد ٹھنڈی۔

مزاج کے سرد خشک ہونے کی علامات: رنگ اڑا ہوا فق ہو۔ نبض صغیر، بال کم۔

اگر کسی کے جسم میں صاف خون زیادہ ہو تو وہ ہنس مکھ ہوگا۔ چہرہ خوبصورت، رنگت صاف ہوگی۔ جماع لہو و لعب کا شوقین ہوگا۔ مزاج میں اگر صفراء کا غلبہ ہے تو وہ غصیلہ، جری، ہلکا پھلکا، کثیرالانتشار مگر منی کی مقدار کم ہوگی۔

مزاج میں اگر سوداء کا غلبہ ہے تو وہ بزدل، غمگین، فکرمند، امراض کا شکار، منی کم قلیل الانتشار ہوگا۔

مزاج میں اگر بلغم کا غلبہ ہے۔ تو وہ بھاری جسم والا۔ بطی الحرکت سست، قلیل الانتشار، منی کی کثرت ہوگی۔

دوسرا باب

دماغ کے مزاج کی علامات

اگر آنکھ کی حرکت صحیح ہو اور آنکھ خوبصورت ہو۔ حواس میں ذکاوت ہو۔ پاکیزہ خیالات ہوں۔

بچپن میں بال سرخی مائل ہوں، اور بڑھاپے میں سرخی زردی مائل ہو۔ بال نہ گرتے ہوں۔ ان علامات کے پائے جانے والے کے دماغ کا مزاج معتدل ہے۔ ان علامات کے رکھنے والے کا دماغ گرم خشک ہوگا۔ آنکھ کی حرکت خفیف، پپوٹے خشک۔ بدن کی رگیں وسیع۔ بال سخت کالے گھنگھریالے، سر کے بال جلد گر جانا۔ نیند کم، گرم چیزوں سے تکلیف محسوس کرنا۔ ٹھنڈی چیزوں کا شوقین، یہ علامات گرم خشک مزاج پر دلالت کرتی ہیں۔

گرم تر دماغ کی علامات: پیشانی کی رگیں ابھری ہوئی۔ آنکھیں مرطوب۔ بال سرخ سیدھے۔ سر سے بال نہ گرنا گنجا پن نہ ہونا۔ یہ دماغ کے مزاج کو گرم تر ثابت کرتی ہیں۔

سرد خشک دماغ کی علامات: سر ہلکا، نیند کم، ذکی الحس، آنکھ اور ناک خشک ہونا، رنگ زرد، پیشانی کی رگیں تنگ، بال کم، بڑھاپے کا جلدی آنا، یہ دماغ کو باردیابس ثابت کرتی ہیں۔

سرد تر دماغ کی علامات: آنکھ اور ناک میں رطوبت ہونی۔ سر کا بھاری پن، نیند زیادہ آنا۔ یہ دماغ کے سرد تر ہونے کی علامات ہیں۔

تیسرا باب

دل کے مزاج کی علامات

دل کے گرم خشک ہونے کی علامات: لمبا قد، زردی سرخی مائل رنگ۔ چوڑا سینہ، سینہ پر بال زیادہ۔ نبض کی رگیں کشادہ۔

دل کے گرم تر ہونے کی علامات: ملائم جسم، سینہ پر درمیانی بال نہ بہت کم نہ زیادہ۔ طبیعت ہنس مکھ ہونا۔

دل کے سرد خشک ہونے کی علامات: سینہ تنگ، سینہ پر بال کم، غصہ کم، پسینہ زیادہ آنا۔ نبض کا قصیر ہونا۔

دل کے سرد تر ہونے کی علامات: سست ہونا، بزدل ہونا، غصہ کم۔ نبض فاتر ہونا۔

اگر دل کا مزاج گرم ہو اور کبد کا مزاج سرد ہو تو دل کی حرارت کمزور ہو جائے گی۔ اگر دل سرد ہو اور کبد گرم ہو تو دونوں معتدل المزاج ہوں گے اس لئے کہ دل کا مزاج کبد کے مزاج پر غالب ہو جائے گا۔

چوتھا باب

معدہ اور جگر کے مزاجات کی علامات میں

جگر کے گرم خشک ہونے کی علامات: بغل میں بال زیادہ۔ خون کم۔ صفراء زیادہ۔ عروق کی وسعت۔

جگر کے سرد تر ہونے کی علامات: بغل کے بال کم۔ عروق کا تنگ ہونا۔ خون پتلا۔

جگر کے سرد خشک ہونے کی علامات: عروق کا تنگ ہونا۔ خون کم۔ جسم چھریرا۔

معدے کی گرمی پر یہ علامات ہوں گی (۱) قوت ہاضمہ بھوک کے مقابلہ میں زیادہ قوی ہونا۔ (۲)جب معدہ صحیح حالت میں ہو تو گرم چیزوں کی زیادہ خواہش ہو، اور سرد چیزوں سے معدے کو نقصان پہنچے۔ (۳)مرض کی حالت میں ٹھنڈی چیزیں معدے کے موافق ہوں اس لئے کہ ہضم کا عمل گرمی سے مکمل ہوتا ہے۔ غذا کی بھوک سودا کی کھٹائی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اسی لئے جب برودت معتدل ہو تو غذا کی خواہش کو نقصان نہیں پہنچتا۔

معدے کی برودت (سردی) کی یہ علامات ہوں گی: جب معدہ صحیح حالت میں ہوگا۔ تو ہضم کے مقابلہ میں غذا کی یادہ خواہش کرے گا۔ صحت کی حالت میں ٹھنڈی چیزوں کی زیادہ خواہش ہوگی اور گرم چیزوں سے نقصان ہوگا۔ کھٹی ڈکاریں آئیں گی۔ اگر معدے میں سردی زیادہ ہو جائے تو گرم چیزوں کی زیادہ خواہش ہوگی۔

معدے کے خشک ہونے کی علامات ہیں: زیادہ پیاس۔ صحت میں خشک چیزوں کی خواہش۔ معدے پر غذا کا بوجھ پڑنا۔ اس لئے کہ خشکی معدہ غذا کی رطوبت کو جذب کر لیتی ہے۔ معدے کی صحیح حالت میں خشک چیزیں اس کے مزاج کے موافق ہوں گی اور مرطوب چیزوں سے نقصان ہوگا۔ منہ خشک ہوگا۔ جب معدے میں خشکی زیادہ ہو تو تر چیزیں زیادہ بہتر ہوتی ہیں۔

معدے کے مرطوب (تر) ہونے کی علامات: پیاس کم۔ منہ سے تھوک زیادہ آنا۔ صحت میں تر چیزوں کا مزاج سے موافق ہونا اور خشک چیزوں سے نقصان ہونا۔

جب مزاج میں تبدیلی اور فساد واقع ہوتا ہے تو ہر وہ چیز جو فساد مزاج کے خلاف ہو فائدہ مند ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔ اس کو سمجھو اور دوسرے امور کو اس پر قیاس کرو۔

پانچواں باب

بھوک، پیاس، نیند، بیداری، ہنسی، رونا، تھکن وغیرہ میں

بھوک دو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) بھوک طبعی، (۲) بھوک عرضی۔ بھوک عرضی کو شہوت کلبیہ بھی کہتے ہیں۔ (کتے کی بھوک) عرضی بھوک والے کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ اس کو اس کے باب میں بیان کیا جائے گا۔ بھوک طبعی فطرت کے مطابق ہوتی ہے۔ اس کا فعل غذا سے بدن کی تربیت اور حفاظت ہے۔ حرارت عزیزیہ جسم میں چراغ کی طرح ہے۔ اگر چراغ میں تیل زیادہ ہو گا تو چراغ بجھ جائے گا اگر نہ ہو گا تب بھی بجھ جائے گا۔ بالکل اسی طرح اگر جسم میں غذا زیادہ ہو گی اور خون کی کثرت ہو تو حرارت عزیزیہ گھٹ کر ختم ہو جائے گی اس کے خلاف اگر جسم میں غذا بالکل نہ ہو گی تب بھی حرارت عزیزیہ ختم ہو جائے گی۔ جب غذا کی مقدار جسم میں تھوڑی ہوتی ہے تو حرارت عزیزیہ غذا تلاش کرنے کے لئے جسم میں گردش کر کے رطوبت کو ختم کرتی ہے اس کو بھوک پیاس کہتے ہیں۔

نیند: برودت اور رطوبت کے ساتھ غذا کے بخارات دماغ کی طرف چڑھتے ہیں۔ تو اعصاب ڈھیلے اور پلکیں بھاری ہو جاتی ہیں اور نیند آ جاتی ہے۔

بیداری: دماغ کی خشکی سے ہوتی ہے۔ کثرت بیداری کا علاج یہ ہے کہ مرطوب چیزوں کو ناک کے ذریعہ سڑکا جائے اور ٹھنڈے پانی کا سر پر نطول (بہایا) کیا جائے۔ کثرت نوم کا یہ علاج ہے۔ دماغ کی رطوبت کو معتدل کریں زائد رطوبت کو تحلیل کریں۔

سکر: کی وجہ وہ بخارات غلیظہ جو دماغ کی طرف بلند ہو اس پر پردہ ڈال دیتے ہیں جیسے بادل سورج کی روشنی کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اسی طرح نشہ سے اعصاب اور اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں حواس کمزور پڑ کر غنودگی پورے جسم پر چھا جاتی ہے۔

ہنسی: حقیقت میں دم عزیزی کے جوش سے آتی ہے۔ انسان کسی عجیب چیز کو دیکھتا یا سنتا ہے اور وہ اس میں مسرت پیدا کر دے اور اس پر خوشی کی کیفیت طاری ہو جائے تو وہ ہنستا ہے اگر اس وقت عقل کو استعمال نہ کرے تو ہنسی کا ایسا غلبہ ہو گا کہ وہ ہنستا ہی رہے گا۔ ہنسی صرف انسان کو آتی ہے اس کے سوا کسی مخلوق کو نہیں آتی۔ یہ انسان کے لئے خاصہ صحیحہ ہے۔ یہ اس خصوصیت کو کہتے ہیں جو اس کی حد کی تعریف میں شامل ہو جیسے کہا جائے۔ ہر انسان ضاحک ہے اور ہر ضاحک انسان ہے۔ ہنسنے والا گریہ رونا اس کا یہ سبب ہوتا ہے کہ انسان کا دماغ غم کے ردعمل سے نچڑتا ہے، اور آنکھوں سے دماغ کی رطوبت آنسو بن کر نکلتی ہے۔

راحت: حواس کے ٹھہراؤ اور اعضاء کے سکون کو کہتے ہیں۔ اس کی ضد تعب (رنج، تھکن، ماندگی) کی

کیفیت ہوتی ہے۔

چھٹا باب

فرحت، رنج، شرمندگی، خوف میں

فرحت: اصل میں خون کا جوش ہے۔ فرحت سے خون بدن کے ظاہری طرف پھیلتا ہے تاکہ اس چیز سے مل سکے جس نے انسان کے نفس کو فرحت و سرور پہنچایا ہے۔ اسی لئے فرحت کے وقت جسم گرم اور رگیں حرکت کرتی ہیں۔ چہرہ سرخ اور نبض قوی و تیز ہو جاتی ہے۔ اگر بہت زیادہ خوشی ہو جس سے دل کی حرارت عزیزیہ جسم کی طرف پھیل جائے گی اور دل ٹھنڈا ہو جائے گا تو موت واقع ہو جائے گی۔

حزن و خوف: فرحت کے مخالف کیفیت ہے۔ رنج اور خوف میں حرارت عزیزیہ داخل بدن میں چلی جاتی ہے ان دونوں سے سردی اور خشکی کا غلبہ ہوتا ہے۔ خوف سے حرارت عزیزیہ بدن کے اندر منقبض (سمٹ) جاتی ہے اور خائف آدمی کا چہرہ زرد کبھی سفید ہو جاتا ہے۔ بدن ٹھنڈا نبض صغیر ہوتی ہے۔ اگر خوف کی حالت تادیر قائم رہے تو حرارت دل کی طرف زیادہ مقدار میں آکر اس کی حرکت کو بند کردے گی اور موت واقع ہو جائے گی۔

خجالت: میں حرارت عزیزیہ کبھی جسم کے اندر چلی جاتی ہے کبھی بدن کے ظاہر کی طرف آجاتی ہے۔ اگر شرمندگی کی کیفیت دیر تک قائم رہے گی تو خوف میں تبدیل ہو جائے گی۔

غضب: انسان کا واسطہ ایسی چیز سے پڑے جو اس کے مرتبہ سے کم ہو۔ تو اس پر غضب طاری ہو جاتا ہے۔

خوف: انسان کو اپنے آفیسر بالا کی طرف سے کوئی مکروہ ناپسند بات پہنچے وہ اس کے ازالے سے عاجز ہو تو خائف ہو جاتا ہے۔

ساتواں باب

شہوت، فکر، غضب میں

افلاطون کا قول ہے ہر آدمی میں شہوت، فکر، غضب ہوتا ہے۔

ہر آدمی پسندیدہ چیزوں کا طلبگار ہو کر ان کے متعلق سوچتا ہے اور مکروہ ناپسندید چیزوں کو اپنے

آپ سے دور رکھتا ہے اور ان سے غضب ناک ہوتا ہے۔

حکماء نے اس کی مثال یوں دی ہے۔ کسی آدمی نے خوبصورت عورت کو دیکھ کر حاصل کرنا چاہا۔ پھر اپنی خواہش کی برائی و خرابی پر غورو فکر کر کے شہوت کو دبا دیا۔ مگر کبھی شہوت عقل پر غلبہ کر لیتی ہے، اور انسان غضبناک ہو کر غورو فکر کو برا بھلا کہہ کر عقل کی بندش کو توڑ دیتا ہے۔

حکماء کا قول ہے۔ جب شہوت غالب ہوتی ہے، تو آدمی کی خواہشات میں پختگی دیوانگی تک لے جاتی ہے۔ مگر جب شہوت میں کمی واقع ہوتی ہے اور اس کے نقصان کو سمجھنے سے شہوت بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

حکماء کا قول ہے۔ معتدل شہوت والے آدمی کو عفیف (پارسا) کہتے ہیں۔ جس میں فکر کی قوت زیادہ ہو وہ آدمی انتہائی چالاک ہوتا ہے، اور جس میں فکر کی قوت کم ہو وہ مغفل (نادان) ہوتا ہے۔ جس میں فکر کی قوت معتدل ہو وہ حاذق (دانا، ماہر فن) ہوتا ہے۔ اگر کسی میں غضب کی قوت زیادہ ہو جائے تو وہ حملہ آور غضبناک ہو جاتا ہے۔ اگر غضب کی قوت کم ہو تو وہ بزدل بھگوڑا ہوتا ہے۔ اگر کسی میں غضب کی قوت معتدل ہو تو وہ تلوار کی طرح تیز اور دوسروں کا مددگار ہوتا ہے۔ غضب، خون کے جوش مارنے کو کہتے ہیں۔ اسی قوت کی بناء پر تکلیف دینے والے سے بدلہ لینے کے لئے حرارت عزیزیہ جسم کے باہر کی جانب انبعاث (برانگیختہ اٹھنا) ہوتی ہے۔ اسی لئے نبض شدید اور جسم گرم، آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ رگیں پھڑکتی ہیں۔ جرات، طاقت بڑھ جاتی ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ انسان کی عقل میں غضب اور غیر غضب سے جو تغیر پیدا ہوتا ہے اس کے اسباب وہی ہیں جو ہوا اور زمانے کے تغیر سے پیدا ہوتا ہے۔

جالینوس کا قول ہے کہ حکیم بقراط نے اپنے اس قول سے ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ انسان کے اخلاق اس کے جسم و مزاج کے تابع ہوتے ہیں۔

اٹھواں باب

شجاعت بزدلی، جور، بخل، حلم، طیش، حدت نخوت، تواضع، محبت، دشمنی میں

محبت: بغض، دوستی، دشمنی کے ظاہری اور باطنی اسباب ہوتے ہیں۔ باطنی اسباب کی مثال وہ خواص ہیں جو نباتات اور احجار میں ہوتے ہیں۔ بعض ایک دوسرے کی ضدت ہوتے ہیں اور بعض موافق ہوتے ہیں۔ ضد جیسے بلی چوہے میں ہے اور جدوار (زہر ختم کرنے والی دوائی) اور زہر میں تضاد ہے۔ اس کی

وضاحت جلد کی جائے گی۔

محبت اور بغض موافق اور مخالف سے ہوتی ہے۔ کبھی محبت عزیزیہ ہوتی ہے۔ اپنے اہل و عیال اور بچوں سے محبت۔ محبت عزیزیہ ہر جانور میں ہوتی ہے وہ اپنے بچوں سے محبت کرتا ہے۔ محبت موافقہ دو آدمیوں کی طبائع، عادات، شہوت میں مشابہت ہونا۔ دشمنی محبت کے مخالف صفات رکھتی ہے۔ جانور اپنے ہم جنس سے محبت اور غیر جنس سے نفرت کرتا ہے محبت کبھی حاجت کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے آقا کی محبت غلام سے یا غلام کی ۔سے یا رعایا کی محبت بادشاہ سے۔ آقا کی غلام سے محبت خدمت و اعانت کی ضرورت ہے اور غلام کی آقا سے محبت مال اور دولت اور احسان کی حاجت ہے اگر یہ وجہ نہ ہو تو محبت بھی نہ ہوگی۔ عشق محبت کے افراط کو کہتے ہیں۔ طبیعت کبھی بدن سے فضلات کو خارج کرنے کی شدید ضرورت محسوس کرتی ہے تو عشق سے اس ضرورت کو سرانجام دیتی ہے۔ عشق کی ایک یہ وجہ بھی ہوتی ہے کہ نفس کسی خوبصورت شکل یا پیارے منظر کی قربت سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہے۔ نفس کی یہ فطرت ہے کہ ہر حسین شکل، پھول گھاس۔ جانور سے بے حد محبت رکھتا ہے۔ اگر یہ حسن انسان میں ہو یا ایسی چیز میں ہو جس کی محبت قوت عزیزیہ میں موجود ہے تو شہوت بھڑک اٹھتی ہے اور حصول قرب کی خواہش شدید ہو جاتی ہے۔ نخوت اور غضب کا تعلق۔ آگ اور ہوا سے ہے ان دونوں کی فطرت میں تیز حرکت اور بلندی کو جانے کا میلان ہے۔

حلم اور تواضع کا تعلق پانی اور ارضی (مٹی) جنس سے ہے۔ طبیعت ان کی سستی اور ڈھیلا پن ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے۔ جس کا بدن بھاری ہے اس پر بلغم اور سودا غالب ہے وہ سست اور خاموش رہتا ہے۔ جس میں صفراء غالب ہے وہ تیز اور چالاک ہو گا مگر قوت برداشت کم ہو گی۔ سخی کشادہ دل اور اعلیٰ مقاصد کا طالب ہو گا۔ اس کا تعلق حرارت کی جنس سے ہے۔ بخل سے تنگ دل، کم ہمت کمزور، غربت کا خوف، بزدل، بزدلی برودت کی جنس سے ہے۔

<u>شجاعت میں حرارت قوی:</u> غضب کی شدت۔ ہم عصروں پر حصول غلبہ کی خواہش۔ تعلق اس کا نار سے ہے۔ سبب اس کا حرارت عزیزیہ کا ظاہر جسم کی طرف حرکت کرنا ہے۔

جبن دو فاعلوں میں سے مغلوب کو کہتے ہیں۔ بزدل پر مائیت غالب ہوتی ہے۔ جبن میں حرارت کا بدن کے داخل کی طرف فرار ہے۔ نبض کمزور، رنگ سفید یا سبز ہو جاتا ہے۔ غضب اس کے برعکس ہے۔ نبض قوی، رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔

حکماء کا قول ہے۔ حیوان کا بڑے ہو کر خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔ حملہ کرنے میں جرات و دلیری دکھاتا ہے۔ جیسے خنزیر اور بیل۔ کبھی ان دونوں کے خون میں باریک دھاگے اور کبھی دل میں ہڈی کی مثل خون جم کر سخت ہو جاتا ہے۔

نواں باب

خفت، ثقل، حفظ، نسیان میں

جب دماغ کا مزاج معتدل ہوتا ہے۔ تو اس میں یادداشتیں چھپ جاتی ہیں جیسے گیلی مٹی پر مہر کا نشان چھپ جاتا ہے۔ اگر مٹی میں تری یا خشکی زیادہ ہو جائے تو اس پر مہر کا نشان قائم نہیں رہتا۔ دماغ کا بھی یہی حال ہے اگر اس میں خشکی یا تری بڑھ جائے تو وہ کسی چیز کو یاد نہیں رکھتا۔

ذکاوت اور خفت کی جنس ناری اور ہوائی ہے۔ ثقل اور بلادت (کند ذہنی) کی جنس ارضی اور مائی ہے۔

ہوا کے اندر پیدا ہونے والی خفت، زمین اور پانی میں پیدا ہونے والی ثقل بھاری پن ہوتا ہے۔ جیسے چمگادڑ اور بلبل جب ان کے داخلی بدن میں حرارت کی وجہ سے ہلکاپن اور رطوبت میں کمی ہوتی ہے تو ان کی آوازیں بلند و صاف اور حرکت میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ جبکہ بطخ، کچھوا، بڑا کوا انکے برعکس ہیں۔ ان میں ثقل، گنگ، آواز بھاری ہو جاتی ہے۔

دسواں باب

چھینک، انگڑائی، گدگدی، اختلاج، خدر میں

ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ طبیعت اپنی عادت کی بناء پر اعضاء سے عضلات کو خارج کرتی رہتی ہے۔ دماغ میں جب بخارات اور فضلات جمع ہو جاتے ہیں تو وہ ان کو چھینک کے ذریعہ خارج کر دیتا ہے۔ اگر کبھی کسی عضو میں فضلہ جمع ہو اور وہ اس فضلہ کو خارج کرنے کے لئے حرکت کرے تو اس اختلاج کہا جاتا ہے۔

اگر ردی فضلات جسم میں متفرق جگہ پر جمع ہوں اور تمام عضلات ان کے اخراج کے لئے حرکت کریں تو اس کو انگڑائی کہتے ہیں۔ قشعریرہ (پھریری، کپکپی) اس فضلہ سے پیدا ہوتا ہے جو کھال میں سوزش کو پیدا کرتا ہے۔ قشعریرہ اتنا ہی پیدا ہوتا ہے جتنا اس میں فضلہ موجود ہوتا ہے۔ اتنی ہی سوزش ہوتی ہے۔

انگڑائی اور قشعریرہ سے مرض کا علم حاصل ہوتا ہے۔ تشخیص میں آسانی ہوتی ہے۔
اگر فضلات فاسد پھیپھڑوں میں چلے جائیں تو قوت دافعہ ان کو کھانسی کے ذریعہ خارج کرتی

ہے۔ اگر یہ فضلات معدے میں چلے جائیں تو ان سے متلی اور قے ہو جاتی ہے۔

دغدغہ (گدگدی) بطن (پیٹ) میں اور اعضاء شریفہ اعلیٰ جو اوپر کی جانب) اور اعضائے سفلی (جو نیچے کی جانب) کے درمیان ایک پردہ (حجاب حاجز) ہے۔ اگر وہ تیز مادہ اس حجاب کی طرف مرتفع ہو کر چلا جائے تو عقل کو متغیر کر دے گا۔ اگر ہاتھ بغل میں پھیرا جائے تو ایک لذیذ حرارت پیدا ہو گی اور اس سے دغدغہ ہنسی کی کیفیت پیدا ہو گی۔ ارسطو کا قول ہے۔ ایک آدمی کی بغل میں تیر لگا۔ تو بغل کی حرارت کی وجہ سے اس کو ہنسی آئی پھر موت واقع ہو گئی۔ مجھے بھی طبرستان کی جنگوں کا واقعہ ایک آدمی نے سنایا۔ اس کے شناسا کو بغل میں تیر لگا تو پہلے وہ ہنسا اس کے بعد اسی جگہ مر گیا۔ خدر۔ ریح اور خون کی جنس سے ہے۔ جب ریح اور خون کے اندر کوئی سدہ پڑ جاتے یا غفلت ہو جائے یا ریح اور خون منفغط (سخت، گاڑھے) ہو جائیں تو خدر کی کیفیت ہوتی ہے۔

گیارہواں باب

خواب، احتلام، اور کابوس (سونے میں ڈر جانا) میں

حکماء کا قول ہے۔ نفس ناطقہ۔ لطیف ہونے کی وجہ سے بیداری اور نیند میں اشیاء علوی اور سفلی تک پہنچ کر ان میں غور و فکر کرتا ہے۔ اسی لئے نفس ناطقہ بحالت خواب بعض چیزوں کی خبر وحی کی طرح دیتا ہے اور بیدار ہو کر آدمی بعینہ اس کو اسی طرح دیکھ لیتا ہے۔ جیسا اسے خواب میں دیکھا تھا۔

کبھی انسان بیدار ہو کر خواب کے برعکس دیکھتا ہے۔ جیسے خواب میں اس کو دولت ملی ہے مگر بیدار ہو کر اس کا کسی سے جھگڑا ہو گا۔ ایک مرگی کا مریض خواب میں مرگی کا دورہ پڑتا ہوا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کو مرگی کے مرض سے نجات مل جائے گی۔ اگر وہ خواب میں خوشی دیکھے تو اس کی تعبیر ہے کہ اس کو غم ملے گا اگر خواب میں روتا ہوا دیکھے تو بیداری میں خوشی ملے گی۔ حکماء کے ایک گروہ کا خیال ہے۔ خواب مزاجات اربعہ کی وجہ سے آتے ہیں۔ جب خون بدن سے حرکت کرتا ہوا دماغ کی طرف جاتا ہے۔ تو اس حالت میں انسان خواب میں خوبصورت اور دل کو فرحت بخش اشیاء دیکھتا ہے۔

اگر سونے میں صفراء کی قوت دماغ کی طرف جاتی ہے تو وہ خواب میں آگ، بجلی اور اسی قسم کی دوسری چیزیں دیکھتا ہے۔ اگر سودای قوت دماغ کو متاثر کرتی ہے تو خواب میں تاریکی، ڈراونی چیزیں دیکھتا ہے۔

اگر بلغمی قوت دماغ میں برودت پیدا کرتی ہے تو خواب میں نہریں، بارش اور اس جیسی چیزیں دیکھتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے۔ عاشق اپنے معشوق کو اپنی ساتھ دیکھتا ہے اور محتلم ہوتا ہے۔ کبھی احتلام اس لئے ہوتا ہے۔ کہ طبیعت زائد منی کو خارج کر دیتی ہے۔ کبھی احتلام قوت ماسکہ کی کمزوری سے ہو جاتا

ہے۔ کبھی ادعیہ منی کے استرخاء (ڈھیلے) سے ہوتا ہے۔ یا منی پتلی پانی جیسی ہو جاتی ہے۔ نیند اور بیداری دونوں حالتوں میں قضیب سے نکلتی رہتی ہے۔ کبھی بھوکا پیاسا خواب میں کھاتا اور پانی پیتا ہوا دیکھتا۔

کابوس حقیقت میں اس اندھیرے کو کہتے جو دماغ پر چھا جاتا ہے، اور نفس ناطقہ اس تاریکی سے گھبراہٹ محسوس کرتا ہے۔ کیونکہ نفس ناطقہ کے نور کی ضد تاریکی ہے۔

ایک جماعت نے کہا ہے۔ کہ کابوس سونے والے کو صحیح خبریں دیتی ہے۔

بارھواں باب

خواب اور آنکھیں

چند فلاسفر کا قول ہے۔ کہ خواب کی چند قسمیں ہیں۔ بعض خواب بسیط روحانی ہوتے ہیں۔ ان کو عقل اور نفس ناطقہ دیکھتے ہیں۔ بعض خواب مرکب جسمانی ہوتے ہیں ان کو نفس بہیمیہ دیکھتا ہے۔ بعض خواب طبعی ہوتے ہیں ان کو طبیعت دیکھتی ہے۔ اگر خواب میں بیداری میں دیکھنے والی چیزوں کو دیکھے تو ان کو نفس ناطقہ اور نفس بہیمیہ دیکھتے ہیں۔ اگر خواب میں ایسی چیز دیکھے کہ اس کو بیداری میں کبھی نہیں دیکھا ہے تو یہ نفس ناطقہ کا خاصہ ہے اس کو روحانی خواب کہتے ہیں۔ اس خواب کو رویائے صادقہ کہا جاتا ہے۔ جس کو نفس ناطقہ جزوی نفس ناطقہ کلی سے حاصل کرتا ہے۔ جن خوابوں میں انسان کی غور و فکر کا دخل ہو تو وہ کبھی سچ کبھی جھوٹے ہوتے ہیں۔ جن خوابوں میں حواس کی دخل اندازی ہو گی تو وہ خواب پراگندہ کہلاتے ہیں۔

کبھی نفس ناطقہ خواب میں ان چیزوں کو دیکھتا ہے جن کو بیداری میں اس نے کبھی نہیں دیکھا۔ اس کا یہ سبب ہے کہ نفس نیند میں بیداری سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ نیند میں اُس کی قوتیں مجتمع ہوتی ہیں تو عالم بالا کی طرف اس کو جانا آسان ہوتا ہے۔ اس کی مثال یوں ہے جیسے ایک ادیب جلوت میں ان خیالات کا اظہار نہیں کر پاتا جن کا اظہار خلوت میں بڑی خوبصورتی سے کر دیتا ہے۔ بیداری میں نفس کے خیالات اردگرد کی اشیاء منتشر ہوتی ہیں۔ اگر نفس محسوس چیز کی معرفت حاصل کرنا چاہئے تو قوت حواس سے محسوسات اور قواہ کو حواس کے ذریعہ سے علم حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح اگر نفس عقلی چیز کا علم حاصل کرنا چاہئے تو قوت واہمہ اور عقل کے توسط سے اس کا علم حاصل کرتا ہے۔ ہر بات آنکھ کی دیکھی صحیح نہیں ہوتی۔ جیسے آنکھ، سورج کو روٹی کے برابر گول دیکھتی ہے مگر حقیقت اس کے خلاف ہے۔ آنکھ سراب کو پانی دیکھتی ہے۔ حالانکہ ریت ہے پانی نہیں ہے۔ آنکھ شیشہ میں دوسرے انسان کو دیکھتی ہے۔ مگر اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ صرف عکس ہے۔ شیشہ صیقل شدہ صاف شفاف جسم ہے جو تصویر کو قبول کرتا ہے۔ نہ تو قوت باصرہ شیشہ میں منتقل ہوتی ہے اور نہ وہ نظر آنے والی تصویر بصر کی طرف منتقل ہوتی ہے۔ شیشہ

میں تصویر ایسے نظر آتی ہے جیسے صاف شفاف پانی یا صیقل شدہ جسم میں صورت نظر آتی ہے۔ نفس کلی اور نفس جزوی کی مثال ایسے ہے جیسے درخت کی جڑ اور شاخیں دونوں کے اجتماع سے درخت ہوتا ہے۔ علیحدہ علیحدہ کسی کو درخت نہیں کہہ سکتے۔ شاخ کو درخت کا جز کہتے ہیں۔ شاخ اپنی خوراک جڑ سے حاصل کرتی ہے بالکل ایسے ہی نفس جزئی قوت نفس کلی سے حاصل کرتا ہے، اور جزوی طبیعت، کلی طبیعت سے قوت حاصل کرتی ہے۔ فلاسفہ کی ایک جماعت کے خیال میں جو حادثے انسان میں واقع ہوتے ہیں ان کا سبب آنکھ نہیں ہوتی مگر اس کا اثر آنکھ پر ضرور ہوتا ہے۔

مصر کے بعض حکماء کا قول ہے۔ نفس خوبصورت چیز کو دیکھ کر اس میں غور و فکر کرنے لگتا ہے۔

اگر کوئی چیز انسان کو زیادہ پسند آگئی تو آنکھ اس طرف متوجہ رہتی ہے اس سے محبت کرتی ہے۔ اس کی طرف حرکت قویہ کا اخراج کرتی ہے، اور ہوا کو درمیان سے ہٹا کر پاکیزہ روحانی تعلق قائم کر لیتی ہے۔ یہ تعلق اس محبوب تک پہنچ جاتا ہے۔ اسی تعلق کی وجہ سے جدائی باعث تکلیف ہوتی ہے۔ انسان خاص قسم کا الم اور درد محسوس کرتا ہے۔ اس حالت کو کہتے ہیں کہ وہ چیز آنکھ تک پہنچ گئی۔ میں اس نظریہ کا قائل نہیں ہوں۔

یہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ نفس کی تحریک اجسام کی تحریک سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اجسام کو نفس ہی متحرک کرتا ہے۔ نفس اپنی لطافت اور محیرالقول طریقہ کار کی بنا پر ایسی صلاحیتوں کا مالک ہے کہ وہ جسم سے جدا ہوئے بغیر بھی حرکت کرے اور اپنی فکری قوت کی وجہ سے نیند اور بیداری میں بند ور چیین بلکہ آسمان کی رفعتوں اور زمین کی گہرائیوں تک آجا سکتا ہے۔ ہم جب نفس کے عمل کا موازنہ جسام ثقیلہ کی حرکت سے کرتے ہیں تو نفس کی حرکت پانی اور مٹی کی حرکت کے مقابلہ میں چندھیانے والی بجلی نظر آتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ عجیب تر۔

لطیف روحانی قوت حقیقت میں غلیظ اجسام ارضیہ کی مدبر ہے۔ جیسے نفس جسم کو حرکت دیتا ہے۔ ہوا اگر زمین کے اندر قید ہو جائے تو اس کو ہلا دیتی ہے۔

ہندی حکماء نے قوت واہمہ کے متعلق عجیب و غریب باتیں تحریر کیں ہیں۔ ان کے مشاہدے کے بغیر کوئی ان کو صحیح تسلیم نہیں کر سکتا۔ ان کی خیال میں انسان بخار اور دوسرے امراض میں قوت واہمہ سے کام لے سکتا ہے۔ اپنے جسم کا علاج کر سکتا ہے۔ بہت سی عجیب باتیں ایسی ہیں جن کا ذکر کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا۔ چاہئے وہ بالکل درست ہی کیوں نہ ہوں یقیناً طبائع اور نفس کے افعال تعجب خیز ہوتے ہیں۔

میں نے نفس کی قوت واہمہ کے ایسے افعال و اثرات دیکھے ہیں جو کسی اور قوت سے ہونے ممکن ہیں مثلاً ایک جوان جماع کا تصور کرے تو اس کے عضو تناسل ایستادگی و انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ منی بہنے لگتی ہے۔

اگر کوئی خود کو بیمار تصور کرے تو ضعف محسوس کرتا ہے۔ انشاء اللہ ان امور کے نوادرات الطباء

کے باب میں بیان کروں گا۔

جو لوگ مصر اور شام میں رہ کر آئے ہیں وہ وہاں کے جادو اور طلسمات کے واقعات بیان کرتے ہیں جو وہاں ایک عرصہ سے رائج ہیں۔ مثلاً جادو سے آبادی کا ریت آبادی سے باہر پھینکنا۔ جادو سے دریا کے بہاؤ کا رخ موڑ دینا۔ اس قسم کے جادو تماثیل کو نصب کر کے یا مکتوب کو دفن کر کے کرتے ہیں۔ یا جادو سے درندوں اور چوہوں کو بھگا دیں۔ میں ان باتوں کی حقیقت سے واقف نہیں۔ میں طبیعت کے عجیب و غریب آثار و نشانات سے واقف ہوں جو آپس میں اثرانداز ہوتی ہیں۔ اس کتاب کے مختلف ابواب میں طبیعت کے موضوع پر ملیں گے۔ جو طبیعت اور آثار کے متعلق مرے علم کا قلیل حصہ ہے۔

دیاسقوریدوس اور جالینوس نے ایسی اشیاء کا ذکر کیا ہے وہ لکڑی اور لوہے کو جسم سے خارج کر دیتی ہیں۔

جالینوس نے ایسے سانپ کا ذکر کیا کہ اسکی آواز سننے سے آدمی مرجاتا ہے۔

انبیاء اور اہل ادیان کی کتابوں میں عجیب باتیں درج ہیں جن کا سبب معلوم نہ ہو سکا۔

جیسے ایک جادوگر عورت شموئیل نبی کی قبر پر آئی۔ انہیں قبر سے نکالا، اور شموئیل نبی نے اس عورت سے باتیں کیں پھر قبر میں واپس چلے گئے۔

ان عجائبات کو جادوگر استعمال کرتے ہیں۔ میں ان باتوں کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔

پہلا باب

مقالہ چہارم

تربیت اطفال، حفظ صحت میں

میں نے اپنی کتاب کے گذشتہ صفحات میں ان باتوں کا ذکر کیا ہے۔ جن کو حکماء نے پیدائش جنین اور ان کے قوائے مدبرہ اور اس کی طبیعت اور ظاہر و باطن کے واضح دلائل کے باب میں ذکر کیا ہے۔

اب تربیت اطفال کا ذکر کرنا ہوں تاکہ ان مسائل و مباحث میں ربطہ قائم ہو ایک مسئلہ دوسرے مسئلہ سے بے تعلق معلوم نہ ہو۔

جالینوس کا قول ہے۔ بچے کے لئے اس کی ماں کا دودھ سب سے زیادہ مناسب غذا ہے۔ ماں کا تندرست اور صحیح ہونا شرط ہے۔ اگر ماں بیمار ہو تو ایسی دایہ کا دودھ دیا جائے۔ جس میں یہ صفات ہوں۔ قدو قامت صحیح ہو۔ گداز جسم ہو۔ اعضاء صحیح و سالم ہوں۔ اس کے بھی لڑکا ہو۔ بااخلاق ہو۔ عمر پچیس سے تیس سال ہو۔ اس کا بچہ ایک یا دو ماہ کا ہو۔ دایہ کی غذا معتدل ہلکی ہو۔ غذا میں چھوٹے حیوانات چڑیوں کا

گوشت ہو۔ ماں یا دایہ گندم یا جو کی روٹی دن میں کئی مرتبہ کھائے۔ بچہ کو دودھ اپنی غذا ہضم ہونے کے بعد پلائے۔ ماں یا دایہ کو میٹھی، کھٹی، چرپری، ملطف مثلاً لہسن، پیاز، رائی، گرم مصالحہ، ہینگ، اجوائن وغیرہ کے کھانے سے پرہیز کرے۔ ان چیزوں سے بچے میں مرگی، پھوڑے پھنسی پیدا ہوتے ہیں۔ ان چیزوں سے دودھ پلانے والی کے جسم کے فضلات پگھل کر دودھ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ مرضعہ (دودھ پلانے والی) ہلکی پھلکی ورزش اور کام کاج کرتی رہے۔ اگر بچہ زیادہ روئے تو اس کے منہ میں مرغی یا سور کا گوشت چوسنے کو دے۔ خاص کر یہ چیزیں ان امور میں مفید ہیں۔ بچہ کا زیادہ رونا اس کے درد میں مبتلا ہونے کی علامت ہے۔ ماں کو چاہئے کہ درد کی جگہ کا پتہ کرے اور درد کو دور کرنے کا علاج کرائے۔ بچے کو بکثرت جھولا جھلائیں۔ بچہ کے کپڑوں کا کوئی بند بھی سخت نہ باندھیں۔ بچہ کو سردی اور گرمی سے بچائیں۔ تیز آواز اور ڈراونے مقام سے بچے کو دور رکھیں۔ بچے کو دودھ زیادہ نہ پلائیں معدے کے پر رہنے سے سستی پیدا ہوتی ہے۔ سستی سے بچے کی پرورش اور بڑھوار کم ہو جاتی ہے۔ اگر بچے کے جسم پر پھنسیاں نکل آئیں تو مادے کو پوری طرح سے خارج ہونے دیں ورنہ اس مادے سے دوسرے امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر بچے کے پورے جسم پر دانے نکلے ہوئے ہوں تو برگ جھاؤ اور برگ خرنوب کے جوشاندے سے نہلائیں۔ موم اور اسفیداج کے مرکب کی مالش کریں۔ دانے اگر ران پر ہوں تو برگ جھاؤ برگ حنا۔ گل سرخ کا ذرود بنا کر دانوں پر چھڑکیں۔ اگر کان سے رطوبت نکلے تو پانی اور شہد میں روئی تر کر کے بچے کے کان میں رکھیں یا زعفران کو شراب میں حل کر کے بچے کے کان میں ڈالیں۔

اگر عورت کا دودھ کم ہو جائے تو وہ گرم پانی سے غسل کرے اور تخم جرجیر، تخم انیسوں، تخم گذر کا جوشاندہ ذرہ بنا کر پیئے۔ اگر دودھ پتلا ہو جائے اور جسم میں جھرجھری محسوس ہو تو ہلکی غذا کھائے اور حمام سے پرہیز کرے۔ اگر دودھ گاڑھا ہو جائے تو اس کو سکنجبین پینی چاہئے۔ اگر دودھ پلانے والی عورت کو تھکن کا احساس ہو تو اس کو لطیف چیزیں کھانی چاہئیں جیسے زوفا، شہد، اور شراب ابیض۔ گاڑھے دودھ سے بچے کو مرگی کا مرض پیدا ہو جاتا ہے اگر مرگی سے نجات مل جائے تو بچہ نحیف و لاغر ہو جاتا ہے۔ اگر بچہ کو کھانسی ہو جائے تو اس کو لعوق پنبہ دانہ چٹائیں اس کے بنانے کا یہ طریقہ ہے۔ پنبہ دانے کو باریک پیس لیں اور اس کو جو کے نشاستہ میں عورت کا دودھ ملا کر پکائیں۔ اس لعوق سے تھوڑا تھوڑا بچے کو چٹائیں۔ اصلی صحیح دودھ کی یہ نشانی ہے اگر اس کا ایک قطرہ ناخن پر رکھ لیں تو پانی کی طرح نہ بہے۔ دوسری علامت یہ ہے اگر دودھ کو پیپ کے برتن میں رات بھر رکھیں تو اس کے رقیق اور غلیظ (گاڑھے) حصہ کی مقدار برابر ہو۔ جب بچہ کھانا کھانے لگے تو اس کو شہد کھلائیں۔ شہد کے کھانے سے بچے کو اور کھانوں کے کھانے کی خواہش پیدا ہو گی، اور بچہ کے جسم کا تنقیہ ہو جائے گا۔ جب بچہ بڑا ہو جائے تو اس کو گرم لطیف چیزیں کھلائیں۔ حمام میں اس کے جسم پر تیل کی مالش کریں۔ بچہ کو پانی کی بجائے شراب پلائیں شراب پانی سے زیادہ بہتر ہے۔ شراب اس آگ کی مثل ہے جو دوسری آگ کو طاقت دیتی ہے۔ ساتویں مہینے سے دانت نکلنے شروع ہوتے ہیں۔ اگر دانت دیر سے نکلیں تو مضبوط ہوتے ہیں مگر بچے کی تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔

دانت اگر موسم ربیع میں نکلیں تو آسانی سے نکلتے ہیں۔ اگر سردی کے موسم میں نکلیں تو دست آنے لگتے ہیں۔ اس حالت میں غذائیت و یبوست کے اعتبار سے معتدل ہونی چاہئے۔ بچے کے پیٹ پر حابسات کا ضماد کرنا چاہئے۔

اس باب میں، میں نے حکماء کے اقوال کا بیان کرنا کافی سمجھا تاکہ قابلہ اور بوڑھی عورتیں کو ان امور کا علم ہو جائے۔ اطباء ان کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

دوسرا باب

بچہ جب بڑا ہونے لگے تو اس کی تربیت میں

جالینوس کا قول ہے بچے کی تربیت میں ڈانٹ اور سختی بھی ضروری ہے۔ جب بچہ تھوڑا سا بڑا ہوئے۔ تو حد اعتدال ورزش کرنی چاہئے۔ غذا بھی ہلکی ہونی چاہئے۔ جب بچہ سیکھنے کے قابل ہو تو اس کو کشتی لڑنا سکھائی جائے۔ اکھاڑے تک ننگے پاؤں جانا چاہئے۔ شراب پینے سے روکنا چاہئے۔ شراب کی کثرت جسم کو مرطوب اور دماغ کو بخارات سے بھر دیتی ہے۔

اگر معدے میں خشکی ہو جائے تو مرطوب چیزیں کھانی چاہئیں۔ گرم پانی سے غسل کرنا چاہئے۔ بچہ کے لئے ایسے استاد کا انتخاب کریں جو سختی نرمی دونوں طریقوں سے پیش آئے۔ اس لئے کہ بچہ مسرت اور خوشی سے پروان چڑھتا ہے۔ رنج و خوف سے لاغر دبلا ہو جاتا ہے۔ بارہ سال کی عمر تک جب بچہ لکھنے پڑھنے لگے اور نحو کے علم سے واقف ہو جائے تو اس کو علم نجوم علم مساحت ہندسہ کی تعلیم دی جائے، اور چودہ سال کی عمر میں اس کو مبادیات، فلسفہ، علم طب کی تعلیم دینی چاہئے۔ طب وہ علم ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اس کی ہر حال میں ضرورت ہوتی ہے۔

تیسرا باب

حفظانِ صحت میں

جالینوس کا قول ہے۔ اگر کسی آدمی میں حرارت قوی اور طبعی رطوبت کی فراوانی ہو تو اس کی عمر طبی ہوگی۔ حرارت رطوبت سے زندگی اور برودت یبوست سے موت ہے۔

بڑھاپے کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) طبعی لمبی عمر کا (۲) عارضی جو بدن سے جوہر کے اخراج سے اور

متحلل ہونے سے واقع ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ حرارت عزیزیہ، یاح اور دھوپ سے بدن کی رطوبت خشک ہوتی ہے جیسے بھیگا ہوا کپڑا دھوپ سے خشک ہو جاتا ہے اس کی رطوبت ختم ہو جاتی ہے۔ایسے ہی حرارت عزیزیہ بھی خشک ہو جاتی ہے۔ انسانی جسم کو بدل ما متحلل کی اشد ضرورت رہتی ہے۔ (بدل ما متحلل اس کو کہتے ہیں جو رطوبت تحلیل ہو جائے اس کی جگہ دوسری رطوبت آجائے۔)

صحت کی حفاظت دو طرح سے ہوتی ہے۔ پہلی صورت بدن کی طبیعت کے مطابق غذا کو استعمال کیا جائے۔ دوسری صورت جسم کے موجود فضلات کو بدن سے خارج کر دیا جائے۔

حکیم بقراط کا قول ہے۔ صحت کی بقاء اور طاقت کے لئے۔ جب تک بھوک کھل کر نہ لگے کھانا نہ کھائے۔ بھوک باقی ہو تو کھانا چھوڑ دے، اور کھانے کے بعد قدرے آرام ضروری ہے۔

حکیم جالینوس کا قول ہے۔ انسان کو بیدار ہو کر اپنی مصروفیات کی ابتداء اس طرح کرنی چاہئے۔ گرم موسم میں ٹھنڈے پانی سے منہ دھونے سرد موسم میں گرم پانی سے منہ دھوئے۔ پھر چہل قدمی کرے۔ اس کے بعد گردن اور سر کی ہلکی مالش کرے۔ بالوں میں کنگھا کرے۔ موسم کے مطابق کسی تیل سے جسم کی مالش کرے۔ مالش سے جسم سخت جلد نرم ہوتی ہے۔ کنگھا کرنے سے بخارات خارج ہوتے ہیں۔ جب بھوک لگے تو مزاج کے مطابق غذا کھائے۔ گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں ٹھنڈا کھانا نہ کھائے۔ کھانے کے بعد کچھ دیر چہل قدمی کرے۔ تاکہ غذا اور پانی آپس میں اچھی طرح مکس ہو جائیں۔ اس کے بعد بائیں کروٹ پر لیٹے پھر داہنی کی طرف پر لیٹے اس لئے کہ بایاں پہلو بار سرد ہوتا ہے اسے تسخین (گرم) کرنے کی ضرورت ہے۔ جلدی جلدی کروٹ نہ بدلیں اس سے ریاح میں ہیجانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

حکیم بقراط کا قول ہے۔ غذا کے ہضم ہونے میں تقویت اور آنتوں کا فضلات کو نیچے کی طرف دھکیلنے میں مدد ملتی ہے وہ آدمی کا کھانا کھانے کے بعد ایک گھنٹہ تک منہ کے بل لیٹنا ہے۔ اس کے بعد چھوٹے بچے کو پیٹ سے چمٹانا ہے اور سر کے نیچے اونچا تکیہ رکھے۔ کھانے سے قبل جسمانی ورزش معدے کی آگ کو بھڑکا دیتی ہے بھوک کھل کر لگتی ہے۔ کھانے کے بعد جسمانی ورزش نقصان دہ ہے اس سے غیر منہضم غذا معدے سے خارج ہو کر نیچے چلی جائے گی۔ جس سے جگر اور عروق میں سدے پڑ جائیں گے۔ کھانے کے بعد سونا جسم کی منتشر حرارت کو معدے میں جمع کر دیتا ہے۔ اس لئے قوت ہاضمہ قوی ہو جاتی ہے۔ کھانے سے پہلے سونا نقصان دہ ہے۔ اس سے رطوبت بدن کی حرارت عزیزیہ خشک ہو جاتی ہے۔ کھانا کھانے میں پانی پینا مضر ہے۔ اگر پیاس کا غلبہ ہو تو پی سکتے ہیں۔ پانی معدے اور غذا کے درمیان آجاتا ہے حرارت ہاضمہ ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور ہضم میں خرابی واقع ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد شراب پینا ہضم کو تقویت دیتا ہے۔ شراب سے حرارت عزیزیہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہضم کسی فساد کے بغیر مکمل ہو جاتا ہے۔ حکیم بقراط کا قول ہے۔ اگر کسی کو رات میں پیاس لگے تو پانی نہ پیئے نہ پینا پینے سے بہتر ہے۔ بقراط کا یہ مقصد ہے کہ پیاس بخارات غلیظ سے ہوتی ہے۔ اس لئے اگر کوئی آدمی نیند سے بیدار ہو کر پانی پیئے گا تو

معدے کی حرارت عزیزیہ کمزور ہو جائے گی۔ نہ پینے کی صورت میں قوی رہے گی۔ اس میں یہ طاقت ہو گی کہ وہ نضج (پکانے) کے فعل کو صحیح طور سے انجام دے سکے اور بخارات غلیظ کو تحلیل کر سکے گی۔ کھانے سے قبل حمام کرنا بدن کے فضلات کو پتلا کر کے خارج کر دیتا ہے۔ کھانے کے بعد حمام کرنا جگر میں سدے پیدا کرتا ہے۔

جن کو رات کا کھانا کھانے کی عادت ہے وہ سورج ڈوبنے سے پہلے کھائیں اور ہلکی غذا کھائیں۔ کھانے کے لئے بہترین اوقات ٹھنڈک کے ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حرارت عزیزیہ ٹھنڈ کی وجہ سے داخل بدن ہوتی ہے۔ اس وقت غذا کی جو مقدار معدہ میں ہوتی ہے اس کو ہضم کر دیتی ہے۔ گرمی کے اوقات حرارت عزیزیہ ظاہر بدن میں منتشر ہوتی ہے اس کے معدے میں نہ ہونے سے قوت ہاضمہ کمزور ہوتی ہے۔ انسانی جسم پر حرارت اور برودت کا عمل موسم سرما و گرما کے عمل کے مطابق ہوتا ہے۔

اس میں حکماء کا یہ قول ہے۔ رات کا کھانا دن کے کھانوں سے بہتر ہے۔ اس کی یہ وجہ ہے کہ رات کو کھانا کھانے کے بعد نیند کا وقت آ جاتا ہے۔ رات کو ٹھنڈک بھی ہو جاتی ہے۔ حواس کو سکون مل جاتا ہے۔ اس کے برعکس صبح کا کھانا کھانے کے بعد حواس مختلف کاموں میں منتشر ہو جاتے ہیں۔ گرمی بھی ہوتی ہے۔ تھکن بھی ہوتی ہے۔ ان اسباب کی وجہ سے صبح یا دن کا کھانا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتا۔ جیسے رات کا کھانا ہضم ہوتا ہے۔ مگر جن اشخاص کے مزاج گرم ہوں اور ان کے معدے میں صفراء بھرا ہو۔ تو ان کے لئے صبح کا کھانا مفید ہوتا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ رات کو کھانے ک عادی اگر کھانا رات کو نہ کھائے تو اس کا معدہ خشک اور جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی اگر صبح کو کھانے کا عادی اپنی عادت ترک کر دے تو یہ بھی نقصان دہ ہے۔ اگر ایک وقت کھانے کا عادی دونوں وقت کھالے تو اس کا معدہ بوجھل ہو جاتا ہے تو عادت اور میانہ روی کو بہرحال قائم رکھنا بہتر ہے۔ اگر کسی عادت کو بدلنا ہو تو بتدریج تبدیل کرنا بہتر ہوتا ہے۔

اگر کوئی کھانا کھانے کے بعد پسلیوں میں بوجھ محسوس کرتا ہی تو اس کو الٹا لیٹ کر پیٹ کے نیچے تکیہ رکھنا چاہیے۔ اس عمل سے معدے میں گرمی پیدا ہو جائے گی۔ اگر کسی کو کھٹی ڈکار آئے تو وہ گرم پانی اور سکنجبین پی کر قے کر دے۔ اگر کوئی کھانے کے بعد جگر پر بوجھ محسوس کرے۔ تو اس کو سکنجبین یا دیاسقوریدوس پینا بہتر ہے۔ نمکین، کھٹی، چرچری چیزوں سے اجتناب کرنا بہتر ہے۔ بعض لوگوں کی حرارت ضعیف ہوتی ہے۔ جسم میں فضلات کی مقدار کثیر اکٹھی ہوتی ہے۔ ان کو لازم ہے کہ وہ اس خلط کی تشخیص کرائیں اور ان چیزوں کے استعمال سے پرہیز کریں جن سے وہ خلط زیادہ ہوتی ہے۔ اس مواد کو خارج کیا جائے ورزش کی جائے۔ سکنجبین اور شہد استعمال کیا جائے۔ گرم دواؤں کے استعمال میں جلدی نہ کریں کہ مادہ خشک ہو کر سخت پتھر نہ بن جائے۔ دست لانے والی دواؤں کے استعمال میں جلدی نہ کریں۔ اس لئے کہ لیسدار مادہ کا جسم سے خارج کرنا دشوار ہوتا ہے۔ ان حالات میں دیاسقولیطوس اور دوائے فلافلی پلانا فائدہ مند ہے۔ یا ایسی دواء جو نعناع نہری سے تیار کی گئی ہو اس میں خاص کر مفید ہے۔ اس لئے کہ یہ بدن

میں عجیب و غریب طریقہ سے نفوذ کر جاتی ہے۔

چوتھا باب

ہر عمر میں ہر قسم کے مزاج کی تدبیریں

جالینوس کا قول ہے۔ ابتدائے عمر میں جس کا مزاج گرم ہو۔ رطوبت یبوست سے زیادہ نہ ہو۔ اس کی عمر جب زیادہ ہو گی تو یبوست کا غلبہ ہو گا۔ اگر کسی کا مزاج خشک ہو تو اس کے لئے مرطوب اشیاء کا استعمال مفید ہے۔ گرم موسم میں میٹھے پانی سے حمام کرے۔ نرمی پیدا کرنے والے تیل کی مالش، نرم مساج، تھکن اور غم سے بچنا۔ اگر کسی کا مزاج ابتدائی عمر میں سرد ہو اور اس کو بچپن میں وہ شکایات ہوں جو دوسروں کو بڑھاپے میں ہوتی ہیں تو اس کو بدن کی تربیت میں معتدل گرم اشیاء کا استعمال بہتر ہے۔ زیادہ سونا۔ گرم تر خوراک سے فائدہ ہو گا۔ تھکن اور جماع سے نقصان ہو گا۔ اگر کسی کے مزاج میں برودت اور رطوبت معتدل ہوں تو وہ ان سب سے بہتر ہے جن کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔

مختصراً عرض ہے اگر کوئی اپنی صحت کو بہتر رکھنا چاہتا ہے۔ تو وہ ان دواؤں اور تدابیر کو اختیار کرے جو مزاج کے موافق ہوں تا کہ اس کا مزاج اپنے حال پہ قائم رہے۔ جس کا مزاج گرم ہو وہ گرم چیزوں کا استعمال کرے۔ اگر مزاج کا بدلنا مقصود ہے۔ تو مزاج کے مخالف تدابیر اختیار کرے، اور مزاج کے مخالف غذا کا استعمال ہے۔ اگر جسم گٹھا ہوا۔ مضبوط فربہ ہو۔ تو اس کو مرطوب لطیف غذا کا استعمال بہتر ہے۔ ایسے جسم سے جو کچھ تحلیل ہو گا اس کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ اگر کسی کا بدن ڈھیلا ڈھالا نرم ہو تو اس کو غلیظ غذا کھانی بہتر ہے۔ اس قسم کے جسم سے جو کچھ تحلیل ہو گا۔ اس کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔

پانچواں باب

تدبیر اعضاء میں

کچھ افراد کے پیٹ کے اندر اعضاء کا مزاج سرد ہوتا ہے۔ بعض افراد کے دماغ کا مزاج گرم ہوتا ہے۔ بعض ان کے برعکس ہوتے ہیں۔ اگر دماغ کا مزاج ردی ہو گا۔ اس میں فضلات کثیر مقدار میں جمع ہوں گے۔ اب ان فضلات کا رخ آنکھ کان کی طرف ہو جائے تو دونوں کو نقصان ہو گا۔ یا ان فضلات کا میلان تالو گلے اور قصبۃ الریہ کی جانب ہو تو بحوحتہ الصوت (آواز بیٹھنے) کی کیفیت ہو گی۔

اگر وہ بارد فضلات معدے کی طرف آ جائیں تو معدے خراب ہو جائے گا۔ حکیم کے لئے ضروری ہے۔ وہ ان فضلات کی جنس اور قوت کا علم حاصل کرے۔ حکیم فضلات کی صحیح معرفت کے بعد علاج کر سکتا ہے۔

جسم میں مرض کے بڑھنے کے دو اسباب ہوتے ہیں۔ (۱) یا تو اخلاط ردیہ کی پیداوار زیادہ ہو رہی ہے۔ یا اخلاط مولودہ ردات کی جانب مستحیل ہو جائیں۔ چاہئے ردات کی طرف مستحیل ہونا تھوڑی مقدار میں ہو۔

اگر فضلات کی جسم میں کثرت ہو۔ تو غذا کم۔ محنت زیادہ۔ مالش اور حمام کرنا چاہئے۔ جس کے دماغ کا مزاج گرم ہو اس کو ٹھنڈی چیزیں مفید ہیں۔ اس کو غرغرہ، اسہال، خاص کر ایارج فیقرا پی کر فضلات کے سیلان کو روکے۔ یہ چیزیں معدہ اور دماغ کے فضلہ کو بہترین ہیں۔ اگر دماغ کا مزاج سرد اور معدے کا مزاج گرم ہو تو معدے سے لیس دار بخارات اٹھیں گے۔ اس صورت میں دوائے فلافلی، دیاستولیطوس فائدہ مند ہیں۔ یہ چیزیں ریاح کو لطیف کر کے خارج کر دیتی ہیں۔ اگر کسی کو یابس معدے کے باوجود متلی ہو تو اس کے معدے میں فضلات جمع ہیں۔ ان فضلات کو ملین کر کے خارج کرنا چاہئے۔ جس شخص کی غذا کا اخراج بطی (دیر سے) ہو اس کو ہلکی نرم غذا استعمال کرنی چاہئے۔ اگر غذا کا اخراج قبل از وقت ہوتا ہے۔ تو حابس ہاضم غذا کھائیں۔ اگر معدہ کا مزاج بلغمی ہے تو رائی، شہد، گرم شراب کا استعمال بہتر ہے۔ انجیر، اخروٹ کا استعمال بھی کریں۔ اگر کسی کے معدے میں غلیظ خوراک دیر تک ٹھہرے اور ہلکی غذا بالکل نہ ٹھہرے۔ تو اس کے معدے میں صفراء جمع ہو گئے ہیں۔ صفراء ہلکی غذا میں جلدی اثر کر کے اس میں احتراق پیدا کر دیتا ہے۔

اگر غذا غلیظ ہوتی ہے تو وہ صفراء کا مقابلہ کرتی ہے۔ جیسے آگ، بھوسے اور پروں کو تیزی سے جلاتی ہے اور بغیر جلے اجزاء کو ہوا میں بگولے کی طرح اڑا دیتی ہے، لیکن وہ آگ بڑی موٹی لکڑی میں دیر سے لگتی ہے۔ جگر کا مزاج اگر سرد ہو تو لطیف گرم چیزیں استعمال کرنی بہتر ہیں۔ جگر کا مزاج اگر گرم ہو تو سرد چیزوں کا استعمال بہتر ہے۔ میٹھی چیزیں یا روغنی میٹھے پراٹھے نہ کھائیں یہ جگر میں سدے پیدا کرتے ہیں۔ حکماء کا قول ہے۔ اجتماع فضلات کی جسم میں یہ علامات ہیں۔ (۱) ثقل بدن، (۲) کسل سستی، (۳) عروق بدن میں انتفاخ، (۴) نبض میں ثقل، (۵) آنکھیں متورم، (۶) انتفاخ جلد، (۷) انگڑائیوں کا زیادہ آنا۔

معلوم ہونا چاہئے حکماء کے اقوال کے مطابق۔ انسان میں چار جز ہیں۔ (۱) دماغ، اور اس کے ملحقات۔ دماغ میں فضلات کے اجتماع کی یہ نشانیاں ہیں۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانا۔ پپوٹے بوجھل جانا۔ صدغین میں تڑپ کی کیفیت ہوئی۔ ناک کے نتھنے بند ہونا۔ جس کو یہ عوارض لاحق ہوں اس کو چاہئے۔ تھوڑی سی افسنتین لیکر میٹھے سیال میں معتبر کے اصول کے مطابق اس کو پکائے۔ جب پک کر آدھی رہ جائے تو روزانہ صبح کو غرغرہ کرے رائی، شہد کھائے۔ جوان کے علاج میں غفلت کرے گا۔ اس کی

آنکھوں اور سر میں درد شروع ہو جائے گا۔ خنازیر، خناق کا عارضہ ہو جائے گا۔ اس کے مشابہ اور درد بھی ہونے لگیں گے۔

(۲) انسانی جسم کا دوسرا حصہ سینہ اور اس کے ملحقات ہیں۔ اگر سینہ یا اس کے ملحقات میں فضلات جمع ہو جائیں تو ان کی یہ علامات ہیں۔ زبان میں خشونت، ذائقہ نمکین یا کڑوا۔ فم معدے پر کھانس کا احساس۔ کہنی بازو میں درد، کھانسی۔

جس میں یہ علامات ہوں اس کو خوراک کم کھانی چاہئے۔ قے کرنی چاہئے۔ اگر اس پر عمل نہیں کرے گا تو اسے ذات الجنب، وجع الکبد، حمی (بخار) کی تکلیف ہو جائے گی۔ (۳) پیٹ اور اس کے ملحقات ہیں۔ اگر پیٹ وغیرہ میں فضلات جمع ہوں گے تو ان کی یہ علامات ہیں۔ پیٹ میں قراقرہ (دانتوں کی آواز) مروڑ، گھٹنوں میں درد۔ قشعریرہ۔ پیاس کی شدت۔ یہ علامات والا اپنے پیٹ سے بذریعہ اسہال فضلات کا اخراج کرے۔ اگر علاج نہ کیا فضلات کو خارج نہ کیا تو یہ نتیجہ نکلے گا۔ پیٹ کا پھولنا، کولہے، کمر، جوڑوں میں درد، بواسیر۔

(۴) مثانہ اور اس کے ملحقات ہیں۔ اگر اس حصہ میں فضلات جمع ہوں تو ان کی یہ علامات ہیں۔ شہوت میں کمی۔ معدے میں حموضت (ترشی کھٹائی) تقطر البول (پیشاب کا قطرے قطرے آنا) وجع الجنب (پہلو میں درد) خصیتین کے نیچے۔ ران کی جڑیں میں، چھالے گرمی دانے پیدا ہوں گے۔ اس کو چاہئے۔ بیخ کرفس، بیخ رازیانج کا منقوع طلاء ابیض میں تیار کرے۔ اس اطلاء ابیض کی خوشبو بہتر ہے۔ اس میں تھوڑا شہد ملائیں۔ نہار منہ پئیں۔ بسیار خوری سے پرہیز کریں۔ اگر اس کے علاج سے غفلت کرے گا تو وجع کبد، پیشاب بند۔ دمہ کی شکایت ہو گی۔

ایک مرتبہ ایک جگہ روم۔ ہندوستان، فارس ایران کے حکماء جمع ہوئے۔ ہر ملک کے حکیم نے ایک مفرد دواء ایسی بیان کی کہ اس کی مداومت انتہائی مفید ہے۔ روم کے حکیم نے گرم پانی بتایا۔ ہندوستان کے حکیم نے ہلیلہ سیاہ جنگ ہڑیڑ بتایا۔ ایران کے حکم نے رائی بتائی۔ یہ تینوں مفید ہیں معدہ اور شہوت کی مقوی ہیں۔ امراض کثیرہ سے ہمہ وقت ہر حالت میں حفاظت کرتی ہیں۔

حکماء کا قول ہے۔ اگر شام تک کھانا ہضم ہو جائے اور معدہ خالی ہو جائے تو اس کو فالج اور وجع مفاصل کا اندیشہ کبھی نہیں ہوتا۔

اگر کوئی ہر ماہ صبح کو سات دن سات مثقال عجمی منقی خشک کھالے تو اسے اس امراض بلغمی کا کوئی خوف نہیں۔ ذہن تیز رہے گا۔

اگر کوئی ہر ہفتہ میں ایک دن زنجبیل (سونٹھ) کے مربہ کی سات کانٹھیں کھائے وہ مربہ شہد میں تیار کیا گیا ہو۔ تو اس کو بھی بلغمی امراض کا کوئی خوف نہیں۔

حکماء کا قول ہے۔ سردیوں میں صبح کو شہد کے ساتھ تین نوالے کا کھانا۔ گرمیوں میں صبح کو کھیرا کھانے والے کو برسام کا مرض نہیں ہو گا۔

اگر کوئی مرزنجوش روزانہ سونگھے اس کا تیل استعمال کرے تو اس کی صداع کی بیماری نہیں ہو گی، اور اس کی آنکھوں میں موتیے کا پانی نہیں اترے گا۔ اگر کوئی یہ چاہئے کہ اس کو چوتھے کا بخار نہ آئے تو وہ ہنگ استعمال کرے۔

بقراط کا قول ہے۔ جن کے احشاء بچپن میں مرطوب ہوتے ہیں۔ بڑی عمر میں جا کر خشک ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی جن کے احشاء بچپن میں خشک ہوتے ہیں۔ بڑی عمر میں جا کر مرطوب ہو جاتے ہیں۔ بچپن میں صفراء کے غلبہ کی وجہ سے رطوبت آہستہ آہستہ ختم ہوتی ہے اور پاخانہ خشک ہو کر خارج ہوتا ہے۔ جن افراد کے احشاء بچپن میں خشک ہوتے ہیں کیونکہ کبد میں حرارت کا غلبہ ہوتا ہے اس کی وجہ سے معدے کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے اور پاخانہ خشک ہو کر خارج ہوتا ہے۔ بڑھاپے میں حرارت کمزور ہو جاتی ہے۔ رطوبت بڑھ جاتی ہے۔ پاخانہ پتلا آتا ہے۔

پہلا باب

مقالہ پنجم

موسم ربیع میں

مزاجوں میں سب سے عمدہ مزاج۔ موسموں میں سب سے عمدہ یہ موسم معتدل ہوتا ہے۔ جیسے موسم ربیع خلطوں میں اور خلط دم سب سے زیادہ ہے۔ گرم تر مزاج کی اشیاء میں تعفن پیدا کرنے کی قوت ہوتی ہے۔ سرد تر میں ست اور سن کرنے کی قوت ہوتی ہے۔ گرم خشک چیزیں مجفف (خشک) کرتی ہیں۔ سرد خشک چیزوں سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

موسم ربیع میں صحت کے لئے ایسی تدابیر اور غذا استعمال کی جائیں جو معتدل ہوں۔ جیسے مرغ کے چوزے، تیتر، بکری کا ایک سالہ بچہ کا گوشت نیم برشت ہاف بائل انڈے۔ کاشت شدہ سبزیاں جیسے خرفہ، کاسنی، جرجیر وغیرہ۔ بھیڑ کا تازہ دودھ یا بکری کا دودھ جس کو خرفہ، کاسنی، جرجیرہ اور کرفس کھلایا گیا ہو۔ کھانا کھانے سے پہلے ترش سیب معدے کو تقویت دیتا ہے۔ سیب قوت قابضہ اور خوشبو سے معدے کے فعل کو بہتر کرتا ہے۔ شہد ملا ہوا مطبوخ اور شراب پینی بہتر ہے۔ گل خیری، گل نسرین، گلاب وغیرہ کی مثل معتدل کلی پھول سونگھنے چاہئیں۔ اصل موسم میں کثرت جماع میں مضایقہ نہیں ہے۔ اس موسم میں شراب، محنت، حمام ربیع میں سرما سے کم اور گرما سے زیادہ کریں۔ ایسے پکے ہوئے رُب سے غرغرہ کریں جس میں صعتر مرزنجوش، سکنجبین، شہد ملا کر تیار کریں۔ روغن خیری، روغن بنفشہ کی مالش کریں۔ اگر قے کرنے کی ضرورت پڑے تو برگ شبت کے جوشاندے میں نمک خوردنی ملا کر پئیں اور قے کریں۔ اگر

اسہال لینے کی ضرورت ہو تو موسم ربیع کے ابتداء میں لینے چاہئیں یہ اسہال اسطمخیقون یا ایارج فیقراے لینے چاہئیں۔ تاکہ موسم سرما کے جمع شدہ فضلات کو تحلیل کیا جا سکے۔ تاکہ موسم سرما کے جمع شدہ فضلات کو تحلیل کیا جا سکے۔ اگر فصد سے اخراج خون مقصود ہو تو ربیع کی ابتداء یا آخری موسم میں کریں۔ وسط ربیع سے پرہیز کریں۔ سر کو تخم خطمی، برگ کنجد، سبوس گندم، یا کتیرے کے پانی سے دھوئیں۔

دوسرا باب

موسم گرما میں

موسم گرما میں خون کو زیادہ نہ بڑھنے دیں ورنہ حرارت عزیزیہ ختم ہو جائے گی۔ گرم موسم میں سرد چیزوں کا استعمال کریں۔ جیسے سرکے میں بچھڑے کا گوشت پکا ہوا۔ یہ بھیڑ کے گوشت سے کم گرم ہوتا ہے۔ یا ایسے چوزوں کا گوشت جن کو آٹا اور پنیر کھلا کر پالا گیا ہو۔ ان کے گوشت کو کچے انگور سیب، ترنج یا آلو بخارہ ڈال کر پکایا گیا ہو، اور ہاف بائل انڈہ کھانا بہتر ہے۔ ٹھنڈی سبزیاں، ٹھنڈے پھل استعمال کریں۔ اگر کسی کو یہ اشیاء میسر نہ ہوں تو اس کو سرکہ، روغن زیتون، کاسنی، خرفے کا ساگ، کھیرا یا اس جیسی دوسری اشیاء استعمال کرنی چاہئیں۔

دودھ سے پرہیز کریں۔ جو کا ستو، انار دانہ کا ستو پئیں۔ جس کے جسم میں خشکی زیادہ ہو وہ جماع سے پرہیز کرے۔ جس کا مزاج تر ہو وہ جماع، ورزش، حمام میں اعتدال اختیار کریں اور حمام میں دیر تک نہ ٹھہریں۔ نیم گرم میٹھے پانی سے غسل کریں۔ اس کے بعد جسم پر ٹھنڈا پانی بہائیں تاکہ حمام کی رطوبت جسم میں محفوظ رہے۔ اپنے جسم پر روغن بنفشہ، روغن نیلوفر مالش کریں، اور اپنے سر کو اسپغول، تخم خطمی کے جھاگ سے دھوئیں۔ یا ماء الشعیر جو سرکہ سے تیار کیا ہو سے دھوئیں یا لعاب بیدانہ اور خطمی سے یا آب تربوز، آب خطمی سے سر کو دھوئیں۔ یہ چیزیں حرارت اور سر کی خشکی کے واسطے مفید ہیں۔ اگر حقنے کی ضرورت ہو تو سرد اور نرم چیزیں حقنے کے لئے استعمال کریں۔ مثلاً ماء الشعیر، برگ خیار، برگ خرفہ، روغن نیلوفر، روغن بنفشہ۔ گرما میں قے بھی کرائی جا سکتی ہے۔ کیونکہ بدن میں فضلات رقیق پتلے ہوتے ہیں، اور معدے کی سطح پر رہتے ہیں۔ اس موسم میں غرغرہ اور حجامت کی کثرت نہ کریں۔ اگر اسہال لینے ہوں تو ہلیلہ زرد، بنفشہ خشک، آب لبلاب، مغز تمر ہندی۔ سقمونیا کو سیب میں مشوی کیا گیا ہو۔ یا ان جیسی دوسری چیزیں جو صفراء کو خارج کرتی ہوں اسہال کرانا بہتر ہے۔ گرمی سے پانی گرم ہونے والے مہینوں میں خوشبودار گرم مسالوں سے پرہیز ضروری ہے۔ موسم گرما میں غذا ہضم ہونے کے بعد پانی میں تیر سکتے ہیں۔ کھانا ہضم ہونے سے قبل تیرنا منع ہے۔ کیونکہ اس فعل سے عفونت اور بخار آ سکتا ہے۔

تیسرا باب

موسم خریف میں

اس موسم میں سردی کا خیال رکھیں۔ گرمی میں جسم کے مسامات کھلے ہوتے ہیں۔ اس لئے سردی تیزی سے جسم میں سرایت کرتی ہے۔ اس موسم کی خوراک بھیڑ، چوزے، مرغابی کے گوشت کو چقندر، بیلیون، جرجیر ڈال کر پکائیں۔ میٹھی چیزیں کھانی بہتر ہیں۔ جیسے زیت مغسول شکر سے تیار کیا ہوا انڈہ ہاف بائل، انگور، خشک انجیر، منقی وغیرہ کھائیں۔ میٹھی خوشبودار شراب پئیں۔ گرمی کے مقابلہ میں زیادہ پئیں۔ شراب کی مٹھاس کا میلان رطوبت کی جانب ہوتا ہے۔ سودا پیدا کرنے والی چیزوں سے گریز کریں۔ جماع اور ورزش گرمی کے موسم سے زیادہ سردی کے موسم سے کم کریں۔ حمام پابندی سے جائیں۔ گل خیری کے تیل کی مالش کریں۔ آب چقندر، بیسن، تخم خطمی کے جوشاندے سے سر کو دھوئیں۔ اگر حقنہ کی ضرورت ہو تو گرم تر تیل سے کریں جیسے روغن اخروٹ، روغن بادام شیریں وغیرہ سے کریں۔ قے ہر ماہ کے درمیان یا آخر میں کرائیں۔ ان دو وقتوں میں فضلات جسم میں جمع ہوتے ہیں۔ خریف میں غرغرہ بمقابلہ گرما زیادہ کر سکتے ہیں۔ اسہال بھی زیادہ کرا سکتے ہیں۔ اسہال، افتیمون، گل ارمنی، غاریقون سے کرانے چاہیں۔ فصد کم کرائیں ربیع میں زیادہ کر سکتے ہیں۔ خریف میں، روغن زنبق، روغن خیری، روغن بان اور غالیہ سونگھنا چاہئے۔

چوتھا باب

موسم سرما میں

جالینوس کا قول ہے۔ فضلات کی مقدار سردی میں کم ہوتی ہے۔ فضلات کو سردی جسم میں منجمد کر دیتی ہے۔ گرمی کے موسم میں فضلات کی کثرت ہوتی ہے۔ گرمی ان کو پگھلاتی ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ سردی اور خریف کے موسم میں جسم کے اندرونی حصہ گرم ہوتا ہے۔ ان موسموں کی راتیں لمبی ہیں نیند زیادہ آتی ہے۔ خوراک زیادہ کھائی جاتی ہے۔ گرما اور ربیع کے موسم میں جسم کا اندرونی حصہ سرد ہوتا ہے۔ اس لئے غذا کم کھائی جاتی ہے۔ ہضم کو قوت کمزور ہوتی ہے۔ سردی کے موسم میں ٹھنڈی چیزوں سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔ گرم اشیاء کا استعمال ضروری ہے۔ جیسے کبوتر، مرغی، چڑیوں کا گوشت، بھیڑ کے بچے کا گوشت ترکاریاں، گرم مصالحے اور دوسری گرم اشیاء، کھائیں اگر اللہ ان کے

کھانے کی توفیق دے۔

گوشت بشکل کباب، انڈے تلے ہوں۔ جو نیم برش ہوں۔ انجیر، اخروٹ، جو کوئی ہر دن صبح کو پابندی سے ان کو کھائے گا وہ سمیات زہر سے محفوظ رہے گا۔ پرانی شراب اکثر پینی چاہئے۔ مقوی باہ کا استعمال بھی کرنا چاہئے۔ پھر جماع کرنا چاہئے تا کہ بقایہ فضلات جماع سے خارج ہو جائیں۔ اس کے بعد سونا چاہئے۔ ورزش کثرت سے کرنی بہتر ہے۔ موسم سرما میں حقنہ حادہ محللہ اشیاء سے کرے۔ مثلاً انجیر، تخم قرطم بری، کوز جاوشیر، روغن بان، روغن نرگسی، حقنہ ان سے تیار کیا گیا ہو۔ میٹھے پانی والے حمام میں جا کر حمام کریں۔ جسم پر گرم تیلوں کی مالش بہتر ہے۔

غرغرہ، مرزنجوش، صعتر، عاقرقرحا، مویز جبلی کے جوشاندے سے غرغرہ کریں۔

سردی کے موسم میں اسہال لینے سے پرہیز کریں۔ اگر اسہال لینے کی شدید ضرورت ہو۔ تو پہلے کمرے کو گرم کر لیں پھر اسہال لیں۔ عود ہندی اور ساذج کا نجور کریں۔ مشک، عنبر، قسط شیریں، میعہ سونگھیں۔

سردی اور خریف کے موسم کے لئے امکانات کی تعمیر مشرقی رخ پر کرنی چاہئے۔ اس صورت میں ہوا کمرے میں بند ہو کر جسم کے غلیظ اخلاط کو تحلیل کرے گی۔ گرمی کے موسم کے لئے مکانات کی تعمیر شمال کے رخ کرنی چاہئے کہ حرارت عزیزیہ انتشار سے محفوظ رہے، اور جسم انحلال سے بچا رہے۔

یہ بھی جان لو کہ ہر طبعی چیز کے تین جز ہوتے ہیں۔ جز اول، جز آخر، جز متوسط۔ ہر موسم کا پہلا جز اپنے پہلے موسم کے اثرات سے متاثر ملتا جلتا ہوتا ہے، اور ہر موسم کا آخری حصہ اپنے بعد میں آنے والے موسم کے اثرات کے مشابہ ہوتا ہے۔ جیسے موسم ربیع کا پہلا حصہ موسم سرما کے آخری حصے سے متاثر و مشابہ سرد ہوتا ہے، اور ربیع کا آخری حصہ گرمی کے پہلے حصہ سے متاثر و مشابہ گرم ہوتا ہے۔

تو یہ ضروری ہوا کہ ہر موسم کی ابتداء کے لئے جو انتظامات ہوں وہ پہلے موسم سے امتزاج رکھتے ہوں۔ جز متوسط کے انتظامات میں اول و آخر کے موسموں کا لحاظ نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ اسی موسم کے لحاظ سے انتظام کرنا چاہئے، لیکن جب آخری حصہ آجائے تو تدابیر آنے والے موسم کے اعتبار سے کی جائیں۔

پانچواں باب

سفر اور عساکر کے احوال میں

جالینوس کا قول ہے۔ سردیوں میں سفر کرنے والے کو اپنے جسم پر گرم مزاج کے کسی تیل کی مالش کرنی چاہئے، اور حمام میں جا کر گرم پانی سے غسل کرنا چاہئے، اور ایسی روٹی کھائے جو خمیری ہو یا آٹے میں شہد کی شراب ملی ہوئی ہو۔ اگر گرمی کے زمانے میں سفر کرنا ہو تو اپنے سر پر اکلیل الخلاف اور عفصاف

کا ضماد کریں۔ گلاب کے پھول اور نہری پودینہ کو سونگھیں۔ اگر کسی جگہ قیام کرنا ہو تو پہلے حمام میں جائیں اور ٹھنڈے پانی کے ٹب میں دیر تک بیٹھیں۔ روغن گل یا روغن بنفشہ کی مالش جسم پر کریں۔ کسی جاری پانی نہر یا دریا میں غسل کریں۔ ہر مرطوب غذا کھائیں۔ اگر شراب پینے کا اتفاق ہو تو ٹھنڈی اور رقیق پتلی شراب پئیں۔ کچھ دیر چہل قدمی کریں۔ اس کے بعد پیٹ کے بل لیٹیں۔ جماع سے اجتناب کریں۔ گرمی کے موسم میں قے نہیں کرنی چاہئے۔ اگر پیاس لگے تو پہلے چہرے اور پاؤں کو دھوئیں اس عمل کے بعد گھونٹ گھونٹ پانی پئیں۔ ٹھنڈا پانی زیادہ پینے سے استسقاء کا اندیشہ ہے۔ خاص کر پانی پینے کا وقت نہار منہ ہو یا رات میں سوکر اٹھے یعنی سونے کے درمیاں ہو۔ اس سے حرارت عزیزیہ کمزور ہوتی ہے۔ ہاں اگر پانی پینے والے میں ہرارت زیادہ ہو یا اس نے شراب خالص پی ہوئی ہو تو (اس کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔)

فوج کو موسم سرما میں پڑاؤ قریب قریب ڈلنے چاہئیں۔ کہ جانوروں کے سانسوں کی آواز ان تک پہنچے۔ آگ سے گرم کی ہوئی خندقوں میں فوج کو سونا چاہئے۔ اپنے خیموں کے اردگرد گرم پتھر رکھے جائیں، اور شہد کی شراب پینی چاہئے۔

میں نے طبرستان کے پہاڑی لوگوں کو دیکھا ہے وہ سردی کا مقابلہ، لسن اور کباب اور خالص شراب پی کر کرتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے وہ نشے میں برف پر سو جاتے ہیں اور ان کے اوپر برف جم جاتی ہے۔ ان کو خبر تک نہیں ہوتی۔

گرمی کے زمانے میں فوجیوں کو پڑاؤ دور دور ٹیلوں پر سایہ دار درختوں کے نزدیک اپنے خیمہ نصب کر کے رہنا چاہئے، اور ٹھنڈے پانی میں ستو گھول کر پئیں۔ اگر وہاں کی ہوا کہر آلود کثیف ہو تو ورزش زیادہ کریں۔ خالص شراب پیئیں۔ تیز چٹ پٹے کھانوں سے گریز کریں۔ زیادہ دیر تک سوئیں۔ اگر فوج کا قیام بدبودار کھلے گندے نالوں کے نزدیک ہو تو خوشبودار چیزوں کی دھونی لینی چاہئے، اور پانی میں سرکہ یا شراب ملا کر پئیں، اور کنوؤں کے پانی میں بھی سرکہ ملالیں۔ عمدہ خوراک کھائیں جس میں عفونت یا تیزی اور کسی قسم کا نقص نہ ہو۔

کھانے کے فوراً بعد مارچ پریڈ نہ کریں۔ مریضوں کو دور رکھیں۔ ان کے کھانے کی اشیاء کو علیحدہ رکھیں۔ اگر اس جگہ کا پانی نمکین ہو تو اس میں خرنوب شامی، حب الاس، زعرور، طین خوزی یا جو کا ستو ملا دیں۔ ان سے پانی کا ذائقہ درست ہو جائے گا۔ شراب کھانے سے پہلے یا بعد میں پئیں۔ سفرجل اور زعرور کا استعمال کریں۔ پانی اگر گدلا ہو تو لہسن زیادہ کھائیں۔ پانی میں اگر میل کچیل ہو تو زعرور، عتر ملائیں۔ میں نے مصریوں سے دریائے نیل کے گدلے پانی کو صاف کرنے کا طریقہ معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ اس میں شفتا اور کشمش کے بیج پیس کر ڈالتے ہیں تو گاد نیچے بیٹھ جاتی ہے پانی صاف ہو جاتا ہے۔ دھوبیوں کو دیکھا وہ گدلے پانی میں پھٹکڑی ڈال کر صاف کرتے ہیں۔ اس کا یہ طریقہ ہے پھٹکڑی ایک برتن میں ڈال کر اس پر پانی بہاتے ہیں۔ پھٹکڑی جب پانی میں گھل جاتی ہے تو پانی کو حوض میں ڈال کر لکڑی سے ہلاتے ہیں تو پانی صاف ہو جاتا ہے۔ کپڑے دھونے کے قابل ہو جاتا ہے۔ بدبودار پانی کو صاف کرنے کے

لئے اس میں دموس (ترمس) بیج کرفس، رازیانج جبلی (سونف) اور برگ سداب ملائیں۔ اگر پانی کڑوا ہو تو میٹھی چیزیں کھائیں۔ پانی میں اگر جونک ہوں تو اس کو چھان لیں بغیر چھانے استعمال نہ کریں۔ اگر جونک پانی کے ساتھ پیٹ میں چلی جائے۔ تو تیز سرکہ، نمک، شیح، لہسن پیس کر پلائیں۔ پانی اگر زہریلا ہو یا اس میں مہلک کیڑے مکوڑے ہوں تو اس میں شبرم (زہریلی بوٹی ہے) ڈالیں۔ پانی کے قریب جو درخت ہوں ان کو جلائیں تاکہ کیڑے جل جائیں یا بھاگ جائیں۔ اس جگہ، بہروزہ یا بارہ سنگھے کے سینگ کے دھونی دیں تو وہ بھاگ جائیں گے۔ شراب میں پودینہ، صعتر، شیح بھی ڈالیں۔ اردخیموں کے اندر کریلوں کا ابلا ہوا پانی چھڑکیں۔ اللہ کے حکم سے کیڑے مکوڑے قریب نہیں آتے ہیں۔

چھٹا باب

جسم کو فربہ یا لاغر کرنے والی اور بھوک بڑھانے والی چیزوں میں

جسم کو موٹا کرنے والی چیزیں۔ (۱) مرغن خوراک، (۲) ہلکی ورزش، (۳) بستر نرم و ملائم۔ بیٹھے پانی سے حمام کرنا۔ حمام میں کچھ دیر ٹھہرنا۔ کھانا کھانے سے قبل قے کرنا۔ قے معدے کا تنقیہ کرتی ہے۔ معدے میں نفخ کو قوی کرتی ہے۔ اسی طرح تمام مرطوب چیزیں بدن کو فربہ کرتی ہیں۔ میرے نزدیک فربہ ہونے کے اعلیٰ ترین اسباب، فرحت، راحت، نغمہ سرور، اقتدار حکومت ہیں۔

جسم کو کمزور لاغر کرنے والی چیزیں یہ ہیں۔ گرم خشک غذا، ورزش کی کثرت، کھانا کھانے سے پہلے سو جانا۔ کھائے بغیر سونے سے جسم کی حرارت و رطوبت کو خشک کر دیتی ہے۔ ایسے ہی ملطف اشیاء جیسے برگ سداب، کرفس، لہسن، وہ نمک جو دوائی پر لگاتے ہیں۔ ان اشیاء کے کھانے سے جسم کمزور لاغر ہوتا ہے۔ نمک ملے یا گندگ ملے پانی سے غسل جسم کو لاغر کرتا ہے۔

میرے نزدیک لاغر ہونے کے یہ اسباب ہیں۔ سخت محنت اور مشقت، بیداری، رنج، غم، محتاجگی۔

<u>لاغر عضو کو فربہ کرنے کا طریقہ</u>: لاغر عضو کو کپڑے سے خوب رگڑیں کہ سرخ ہو جائے پھر اس پر گرم پانی بہائیں۔ تیل میں موم پکا کر اس سے اس کی مالش کریں۔ تین چار دن تک گرم دواؤں کا پلاسٹر لگائیں ان میں کبریت اصفر، عاقر قرحا ضرور شامل ہو۔ رطوبت کو لاغر عضو کی طرف کھینچنے کے لئے اور اس کی پرورش کرنے کے لئے اس سے زیادہ طاقتور کوئی چیز نہیں ہے۔ ان چیزوں کا اس وقت تک استعمال کریں کہ وہ پھول کر سرخ ہو جائے اس عضو کو برودت سے بچائیں۔ اگر اس کو برودت پہنچ جائے تو اس پر شہد میں موم ملا کر طلاء کریں اس کے بعد پہلے والا پلستر پھر لگائیں۔ کمزور عضو کو فربہ کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے۔ عضو لاغر کو باندھیں۔ باندھنے کی وجہ سے خون اوپر نیچے حرکت کرتا ہے۔ تو وہ فربہ ہوگا۔ جالینوس نے

ایک نوجوان کی کمزور پنڈلی کا علاج باندھ کر کیا تو پنڈلی فربہ ہو گئی۔

وہ اسباب جن سے کھانے کی خواہش بڑھتی ہے۔ کھانے کو دیکھنا اس کی رنگت، خوشبو سونگھنا اس کی توصیف و تعریف کرنا۔ خوش خوراک کی جانب دیکھنا۔ شراب نوشی اور جماع میں کمی کرنا۔ پہلے جسم کو تھکانا۔ مسواک کرنا، حمام کرنا۔

شراب نوشی کی معاون اشیاء، نشاط، فراغی، حوصلہ شرابی احباب کی قربت۔ مرغن شوربے زیتون یا مغز کرنب، بکری کا بھنا ہوا پھیپھڑا کھانا۔ باغ، پھولوں سے منظر کا نظارہ، موسیقی سے لطف اندوز ہونا۔ شراب نوشی کی کثرت ختم کرنے کے لئے گرم پانی سے غسل نہایت مفید ہے۔ غسل کے ایک گھنٹہ بعد نرم ہلکی غذا کھائیں اور رقیق پتلی شراب پئیں۔

ایسے آدمی کو اگر صداع اور حرارت ہو جائے تو اس کو جاری پانی کی نہر میں غسل کرنا بہتر ہے۔ اس کے سر پر برگ بید سادہ کا عصارہ رکھیں یا عرق گلاب میں صندل، کافور ملا کر رکھیں۔ یا میٹھے انار کا پانی، شربت گلاب، ربوب باردہ، پلائیں۔

قوتِ باہ کی معاون اشیاء۔ خوبصورت جسم کو دیکھنا۔ ان عورتوں کو دیکھنا جن کے کپڑے رنگین اور زیورات خوبصورت ہوں۔ نرم نازک جسم کا چھونا حیوانوں کو جفتی کرتے دیکھنا۔ جماع کرنے کے طریقوں کا سننا۔ کھانے پینے کے دوران بھی جماع کا تصور رہنا۔ گرم تر چیزوں کا استعمال کرنا۔ نفاخ اور مولد ریاح چیزوں کا کھانا۔

ارساجانیس کا قول ہے۔ جماع کا خواہش مند خوش و خرم رہے اور اپنے جسم کو ہلکا پھلکا رکھے۔ بحالت غم اور بھاری پیٹ جماع نہ کرے۔ جماع سے پہلے میٹھی چیز یا میٹھی شراب استعمال کرے۔ کھانے سے پہلے میٹھے پانی سے غسل کرے۔ تیل کی مالش بدن پر کرے۔ فکر تھکن اور تے سے بچے۔ جس کو جماع اور شہوت تکلیف کا باعث ہوں اس کو اخلاقی علوم سے دلچسپی رکھنی بہتر ہے۔ وہ اپنی غذا میں سرد خشک چیزیں استعمال کرے۔ عورتوں سے دور رہے۔ کمر پر سیسے کا ٹکڑا باندھے، اور تخم کنجشت یا سداب کا سفوف استعمال کرے۔ یا تخم کاہو ایک درہم پیئے یا تخم بھنگ پیس کر پیئے۔ کچھ دن اس پر مداومت اختیار کرے۔

ہم نے اپنی کتاب کتاب الایضاح من السمن والھزال و تہیج الباہ وابطالہ میں ہدایت تحریر کر دی ہیں ان کو پڑھ کر اس پر عمل کرے جو اس باب میں تفصیلات کا خواہاں ہے اس کو موصوفہ کتاب پڑھنی چاہئے۔ اس کی ہدایات پر عمل کرنا چاہئے۔

ساتواں باب

مفید اور مضر ورزش کے اقسام میں

ورزش کی قسمیں بہت زیادہ ہیں۔ (۱) چلنا۔ چلنے سے حرارت عزیزیہ میں اشتعال اور غذا ہضم ہوتی ہے۔ (۲) گھوڑے کی سواری۔ سے کمر اور رانوں کی ورزش ہوتی ہے۔ (۳) بلند آواز نکالنا۔ پڑھنے میں گانے وغیرہ یہ سینہ، حلق اور دماغ کا تنقیہ و ورزش ہے۔ (۴) بدن کی مالش، کمر، گردن، پنڈلی کو پتلا اور مضبوط کرنا۔ (۵) وزن اٹھانا، بھاری پتھر اٹھانے سے بازو اور کمر کی ورزش ہے۔ (۶) کشتی لڑنا، جسم سخت، فضلات بدن خشک۔ غذا کی اشتہاء بڑھاتی ہے۔ (۷) اچھلنا، کودنا، دوڑنا۔ (۸) شکار کھیلنا اس میں دوسری ورزشوں کی تمام خصوصیات پائی جاتی ہیں جیسے دوڑنا، پہاڑ پر چڑھنا، اترنا، چیخنا، پیٹھ کے بل لیٹنا وغیرہ۔

جالینوس بیان کرتا ہے۔ ایک مرتبہ روم کے بعض شہروں میں ایک وباء پھیلی جس سے شکاری اور دوڑ دھوپ کرنے والوں کے سوا کوئی نہیں بچا۔ جالینوس کا قول ہے۔ ورزشوں کی حدود ہیں اگر کوئی ان سے تجاوز کرے گا۔ تو جسم کے فضلات اعصاب کی طرف جذب ہو جائیں گے، اور اس سے قشعریرہ، قروح پیدا ہوں گے۔ ورزش معدے کے پر ہونے کی حالت میں کی جائے تو اس سے سر بھاری، کبد خراب ہو جانے کے امراض پیدا ہو جائیں گے۔

جالینوس کا قول ہے۔ آنکھ کی ورزش اوپر نیچے، داہنے، بائیں دیکھنا ہے۔ شراب کی زیادتی اور جماع کی کثرت سے بچنا نظر کے لئے مفید ہے۔ آگ اور برق جیسی سفید اشیاء کی طرف دیکھنا نظر کے لئے نقصان دہ ہے۔ زرد، سبز، آسمانی رنگ، خاص کر سیاہ رنگ کو دیکھنے سے نظر تیز ہوتی ہے۔ ان رنگوں کی وجہ سے نظر کو قوت حاصل ہوتی ہے، اور نور مرکز پر جمع ہو جاتا ہے۔

میٹھی، کھٹی، زیادہ گرم، زیادہ ٹھنڈی چیزیں دانتوں کے لئے نقصان دہ ہیں۔ گرم کے بعد فوراً ٹھنڈی یا ٹھنڈی کے بعد فوراً گرم چیز کا کھانا بھی دانت کے لئے مضرت رساں ہے۔

اعصاب کے لئے زیادہ ٹھنڈی، یا گرم یا خشک چیزیں مضر ہیں۔ اس لئے حکماء ٹھنڈی چیزیں دانتوں کے لئے نقصان دہ ہیں۔ گرم کے بعد فوراً ٹھنڈی یا ٹھنڈی کے بعد فوراً گرم چیز کا کھانا بھی دانت کے لئے مضرت رساں ہے۔

اعصاب کے لئے زیادہ ٹھنڈی یا گرم یا خشک چیزیں مضر ہیں۔ اسی لئے حکماء ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے کے مخالف ہیں۔ صرف جوانوں کو ٹھنڈے پانی سے غسل کی اجازت ہے۔ جوان تندرست اور توانا ہوں۔ زمانہ بھی گرم کا ہو۔ انہیں ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے کی عادت بھی ہو۔
تخمہ کی حالت میں غسل مضر ہے۔ اسہال، قے اور جماع کے فوراً بعد غسل سے اجتناب کریں۔

ایسا عمل کرنے سے خاص کر عورتوں کو کزاز لاحق ہوتا ہے۔ اس لئے کہ عورتوں میں برودت تیزی سے اثر انداز ہوتی ہے۔

عورتوں کو گرم پانی سے غسل کرنا زیادہ سودمند و مناسب ہے۔

گرم پانی سے زیادہ غسل کرنا جسم کو ڈھیلا کر دیتا ہے۔ رطوبت عزیزیہ ختم ہو جاتی ہے۔

ٹھنڈے پانی سے بکثرت غسل کرنا جسم کے مسامات کو کثیف کر دیتا ہے۔

فضلات جسم میں مقید ہو جاتے ہیں۔ اعصاب کو نقصان پہنچتا ہے۔

پہلا باب

تیسری نوع

غذا کی ضرورت میں

ارسطو کا قول ہے۔ انسان حس کی وجہ سے حیوان ہے۔ عقل کی وجہ سے مفکر ہے۔ حرکت اور غذا کھانے کی وجہ سے نامی ہے۔ انسان اپنی بقاء کے لئے ان چیزوں کا محتاج ہے جو اس کی نوع کو قائم رکھیں۔ اسی لئے اس کی طبیعت میں توالد اور تناسل کی خواہش رہتی ہے۔ نمو غذا کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ تو غذا کی طلب حقیقت میں نوع انسانی کی بقاء کے لئے ہے۔

ارسطو کا قول ہے۔ ہر سانس لینے والے جاندار کی بقاء تین چیزوں سے ہے۔ (۱) قوت غاذیہ (ہضم کی قوت) (۲) حرارت عزیزیہ (۳) غذا قوت غاذیہ نفس نامیہ کی پہلی قوت ہے۔ غذا کی تعریف حقیقت میں ایک چیز کا استحالہ دوسرے حال کی طرف ہے۔ استحالہ اس طرح ہو کہ مستحیل کی کیفیت میں اضافے کا سبب ہو، اور مغتذی سے ملحق اور متصل ہو جائے اس کے ساتھ قائم ہو۔ تیل چراغ کے جلنے کی قوت میں اضافے کا سبب ہے، لیکن تیل چراغ سے ملحق و متصل ہے نہ اس کے ساتھ قائم رہتا ہے۔ اس لئے تیل کو چراغ کی غذا نہیں کہہ سکتے۔ غذا بننے والی چیز جس کی غذا بنتی ہے تو دونوں میں من وجہ مشابہت ہوتی ہے۔ جیسے گندم بالقوہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ گندم میں یہ استعداد ہے پہلے وہ کیلوس کی جانب مستحل ہو کر خون بنتا ہے۔ پھر خون گوشت کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے تو یہ کہنا درست ہے کہ غذا جسم کے مشابہ بھی ہے اور متضاد بھی ہے۔ متضاد اس لئے ہے۔ کہ گندم اس وقت غذا نہیں بنتا جب تک وہ جسم سے منفعل نہ ہو جائے۔ ایک چیز دوسری چیز اس وقت منفعل ہوتی ہے جب وہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہوں۔ تو گندم کا منفعل ہوتا جسم سے متضاد ہونے کی دلیل ہے۔ یا جیسے آگ اور لکڑی تو بالقوہ آگ لکڑی سے مشابہ ہے۔ بالفعل آگ کی ضد لکڑی ہے اسی لئے آگ لکڑی کو جلا کر اپنے مثل بنالیتی ہے۔ لکڑی

آگ سے منفعل ہے اور اس کی ضد ہے۔ ہر زندہ غذا کا محتاج ہے۔ کہ سورج کی گرمی اور ہوا سے تحلیل شدہ کا بدل ما تحلل غذا سے حاصل ہو جائے۔ غذا سے بدن میں خون کا اضافہ ہوتا ہے۔ خون گوشت میں اور تمام اعضاء میں افزائش کا سبب ہوتا ہے۔ جیسے پانی مشکیزے کو پھلا دیتا ہے ایسے ہی غذا بدن کو پھلا دیتی ہے اور افزائش کرتی ہے اسی کا نام جسم کی نشوونما ہے۔ صورت نوعیہ اور انواع غذا کا تعلق کو ایسے ہے جیسے ایک پیمانے سے مختلف چیزیں ناپی جاتی ہیں اگرچہ پیمانہ ایک ہے مگر ناپی یا تلی چیزیں چند ہیں۔ اس طرح غذا کی صورت نوعیہ ایک ہے، لیکن غذا کی اقسام متعدد ہیں۔ جیسے پیمانہ ترازو ناپی تلی چیزوں کے فنا ہونے سے فنا نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنے حال پر قائم رہتا ہے۔ ایسے ہی غذا کے ہیولیٰ فنا ہونے سے غذا کی صورت نوعیہ فنا نہیں ہوتی۔ جیسے ناپی تولی جانے والی چیز اپنے پیمانے کی شکل میں ڈھل جاتی ہے۔ ایسے ہی غذا جسم میں داخل ہو کر اعضاء کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے ایک عضو کی غذا دوسرے عضو کی غذا سے مختلف ہے۔ کان کی غذا اور ہے آنکھوں کی غذا اور غذا خون بننے کے بعد ہر عضو کی غذا اس کے مطابق خون سے بن کر جاتی ہے۔ گوشت کی طرف جانے والی غذا ہڈی کی طرف جانے والی غذا سے مختلف ہوتی ہے۔ لہٰذا ہر عضو اپنے مطابق غذا حاصل کرتا ہے۔ جیسے زمین میں مختلف قسم کی چیزیں بوتے ہیں۔ ترکاری، پھول والے پودے، پھل کھٹے میٹھے، بدبودار، خوشبودار پودے گھاس وغیرہ۔

یہ بوئی جانے والی چیزیں زمین کی رطوبت سے اپنے مزاج کے مطابق رطوبت کو جذب کرتی ہیں اور اپنی نوع کے مطابق جذب شدہ رطوبت کو اپنے جوہر میں بدل لیتی ہیں۔ غذا کی صورت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نہر کے کنارے کوئی درخت ہو۔ نہر کا پانی بہہ رہا ہے ایک مقام سے دوسرے مقام میں جا رہا ہے مگر درخت کا سایہ پانی میں ایک جگہ قائم ہے وہ جگہ تبدیل نہیں کرتا۔ ایسے ہی غذا کی صورت ایک ہے۔ مگر بدن میں داخل ہونے والی غذا کا ہیولیٰ مختلف اشیاء سے تیار ہوتا ہے۔ غذا اور نمو کی مثال اس طرح ہے۔ پانی کو شراب میں ملائیں تو شراب پانی کو شراب بنا لیتی ہے اس کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جسم کے لئے یہ کافی ہے کہ غذا جسم میں کسی جگہ پہنچ جائے تو اس سے جسم کی نشوونما ہو گی۔ جیسے حجام گردن سے خون نکالتا ہے۔ مگر خون کی کمی تمام جسم میں ہو جاتی ہے۔ خون کھینچ کر گردن میں آ جاتا ہے۔ ایسے ہی غذا ایک عضو کے بعد دوسرے عضو میں بلکہ سارے جسم میں افزائش کا عمل کرتی ہے۔

اس وقت جسم کو نقصان پہنچتا ہے جب غذا کی مقدار قوت غاذیہ سے زیادہ ہو گی تو ہاضمہ کی قوت کمزور ہو جائے گی۔ اپنی کمزوری کی وجہ سے غذا کو نضج (پکانے) دینے میں قاصر ہوا تو غذا اور ہیولیٰ بدن کو فساد لازم آئے گا، اور جسم کی نشوونما میں کمی ہو جائے گی۔

اس کی مثال ایسی ہے۔ شراب میں پانی کی مقدار زیادہ کر دیں تو شراب کی قوت کم ہو جائے گی۔ بالکل اسی طرح اگر جسم میں غذا فاسد ہو جائے تو جسم کی نشوونما رک جائے گی اور جسم کمزور ہو جائے گا۔

دوسرا باب

غذا کی مقدار اور تقدیم و تاخیر میں

بقراط کا قول ہے۔ ہمارے زمانے کے لوگ اپنی طاقت اور قوت ہضم سے زیادہ کھاتے ہیں، اور ہلاک ہوتے ہیں۔ وہ قوی اور ضعیف، نرم اور سخت چیزوں کو ملا کر کھاتے ہیں۔ سخت غذا معدے میں ٹھہرتی ہے اور نرم غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ اس صورت سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ جانوروں کی طرح کھاتے ہیں اور بیمار ہوتے ہیں۔ جو سخت چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرتے ہیں اور کم کھاتے ہیں تو بیماروں سے نجات اور منفعت حاصل ہوتی ہے۔

جالینوس کا قول ہے۔ پہلے نرم غذا کھائیں۔ اس کے ہضم ہونے کے بعد سخت غذا کھائیں۔ نرم غذا جلد ہضم ہو کر آسانی سے خارج ہو جاتی ہے۔ سخت غذا دیر سے خارج ہوتی ہے۔ جالینوس ایک واقعہ بیان کرتا ہے۔ ایک شاعر اپنے معدے کی کمزوری کا اکثر ذکر کرتا اور کہتا تھا غذا اس کے معدے میں بالکل نہیں ٹھہرتی ہے۔ ایک دن شاعر اپنا کھانا جالینوس کے پاس معائنہ کے لئے لایا تو جالینوس نے دیکھا کہ وہ پہلے سفرجل اور امرود جیسی قابض چیزیں کھاتا ہے پھر سبزی کھاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ قابض چیزیں معدے کے اسفل میں دباؤ ڈالتیں تو معدے کے اسفل میں جو کچھ ہوتا وہ اوپر آ جاتا۔ جالینوس نے اس کو ہدایت کی کہ پہلے پکی ہوئی نرم ترکاری کھائے اس کے بعد قابض سخت غذا کھائے شاعر نے اس ہدایت پر عمل کیا تو اس کی قے رک گئی، اور ہاضمہ درست ہو گیا، اور فضلات بذریعہ امعاء خارج ہونے لگے۔ اس کی یہ وجہ تھی کہ قابض چیزیں معدے کو اوپر کی جانب نچوڑتیں اور پکی ہوئی سبزیاں نیچے کو پھسل جاتیں اور قابض چیزیں معدے کے نیچے والے حصہ کی طرف اتر جاتی ہیں۔

جالینوس اور دوسرے حکماء کا قول ہے۔ غذا کی چار شرطیں ہیں۔ (۱)غذا کا وقت، (۲)غذا کا مرتبہ۔ (۳)غذا کی مقدار، (۴)مزاج کے موافق غذا۔ غذا کا وقت اور مرتبہ جب تک پہلی خوراک ہضم نہ ہو اور کچھ نہ کھائے۔ پہلے نرم پھل کھائے جیسے انجیر، آڑو، تربوز وغیرہ اس کے بعد قابض سخت پھل کھائے۔ سخت غذا پہلے نہ کھائے۔ اس لئے کہ نرم غذا خشک اور دیرپا غذا کی بنسبت جلد ہضم ہو جاتی ہے، اور ہضم کے بعد اپنے نکلنے کے لئے مخرج تلاش کرتی ہے۔ جب اس کو نکلنے کے لئے راستہ نہیں ملتا تو وہ اسی جگہ پر خراب ہو جاتی ہے اور سخت غذا کا جو حصہ اس کے نیچے ہوتا ہے وہ بھی خراب ہو جاتا ہے۔ غذا کی کیت مقدار، کھانا اتنا کھاؤ جتنی بھوک ہو اور ہضم ہو جائے۔ مزاج کے موافق کا یہ مطلب ہے۔ کہ غذا طبیعت کے موافق اور مزاج کے مشابہ ہو۔ اگر مزاج گرم ہو تو غذا بھی گرم ہو۔ اگر مزاج سرد ہو تو غذا بھی سرد ہو۔ جس کے معدے میں حرارت زیادہ ہو اس کو پہلے سرد چیزیں کھانی چاہئیں۔ جیسے مچھلی سرکہ اور شاہ زیرہ میں پکی ہوئی ہو۔ جس کے معدے میں گرمی اور خشکی زیادہ ہو جسم لاغر ہو تو اس کو پہلے ملین چیزیں

کھانی چاہئیں جیسے انجیر، بادام، لطیف گوشت، سبزیوں کا شوربا۔

تیسرا باب

غذا کی اقسام، ان کی قوت، ان سے پیدا ہونے والی اشیاء میں

بعض لطیف ہیں۔ بعض لطیف ملطف، بعض خوشگوار، بعض ثقیل، بعض معتدل، بعض مجلی و منقی۔ بعض سدے کھولتی ہیں۔ بعض سدے پیدا کرتی ہیں۔ بعض منی زیادہ پیدا کرتی ہیں۔ بعض سے منی کی پیدائش میں کمی ہوتی ہے۔

لطیف تین قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) لطیف مائیت پیدا کرتی ہیں۔ یہ کمزور شہوت آدمی کے لئے مفید ہے، لیکن ان سے جسم کمزور ہوتا ہے۔ جیسے نشاستہ، گندم، تیتر، مرغ کا چوزہ وغیرہ کا گوشت۔ (۲) لطیف مقوی ہیں۔ وہ اپنی حلاوت یا حرارت یا حرافت (چرچرا پن) یا ملوحت (نمکینی) یا حموضت (ترشی) کی وجہ سے اخلاط غلیظہ کو لطیف بنا دیتی ہیں۔

(۳) اپنی حلاوت سے اخلاط غلیظہ کو لطف کر دیں جیسے شہد، تربوز، انجیر یا وہ چیزیں جو حرارت اور حرافت (چرچرا پن) کی وجہ سے ملطف ہیں۔ جیسے رائی، ہالون، گندنا، لہسن، کرفس، جو چیزیں حار اور حریف ہیں وہ معدے اور امعاء کا تنقیہ کرتی ہیں اور پیٹ کو ملائم رکھتی ہیں، اور اپنی حموضت (ترشی) کی وجہ سے اخلاط غلیظہ کو لطیف کرتی ہیں۔ جیسے سرکہ، سکنجبین، حماض الاترج۔ انار دانہ ترش۔ اس قسم کی چیزیں گرم مزاج کے لئے مفید ہیں۔ یا جن کے غلیظ بلغم پیدا ہوتا ہو ان کو فائدہ مند ہیں۔ بعض اشیاء غلیظ اپنی حدت گرمی کی وجہ سے غلیظ کو لطیف کر دیتی ہیں۔ جیسے، پیاز، مولی، وغیرہ۔ ایسی چیزوں کو پکانے یا بھوننے سے ان کی غلظت باقی رہتی ہے اور قوت تلطیف ختم ہوتی ہے۔ غلیظ دوائیں گرم مزاج۔ محنتی کم کھانے والے۔ کھانے کے بعد دیر تک سونے والے۔ افراد کے لئے غلیظ دوائیں فائدہ مند ہیں۔

جو لوگ مذکورہ بالا اوصاف نہیں رکھتے ان کے لئے گرم دوائیں مضر ہوتی ہیں۔ ان کے جسم میں سدے اور فساد کرتی ہیں۔ بعض غلیظ دوائیں اپنی یبوست کی بناء پر غلیظ ہوتی ہیں۔ جیسے، ہینگ، باقلائے بریاں، شاہ بلوط، بعض صلابت کی وجہ سے غلیظ ہوتی ہیں۔ جیسے گائے، اُونٹ کا گوشت، آنت، اوجھڑی، بعض چیزوں کے غلیظ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کو اچھی طرح گوندھ کر نہیں پکاتے۔ جیسے موٹی روٹی یا خمیری میٹھی روٹی۔ جو غذائیں لطیف اور غلیظ کے درمیاں ہیں ان سے نہ تو جسم کمزور ہوتا ہے نہ سدے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی غذائیں ان کے لئے مفید ہوتی ہیں جو محنت اور مشقت کے کام نہیں کرتے۔ انہیں قوت اور جرات کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے بکری کے ایک سالہ بچہ کا گوشت۔ مرغ کے چوزے، بھیڑ کا گوشت وغیرہ۔ خوشگوار غذا جلد ہضم ہونے کی یہ وجہ ہوتی ہے وہ ہلکی حرارت برودت، صلابت، عفونت

کے اعتبار سے معتدل ہوتی ہے۔ یا معدہ سخت بھوک ہونے کی وجہ سے اس کو فوراً قبول کرلیتا ہے اور وہ معدے کے موافق ہوتی ہے۔ یا معدے میں حرارت کم ہوتی ہے لہٰذا معدہ غذا کی برودت کو بغیر حرارت کے قبول کرلیتا ہے۔ یا معدے میں برودت زیادہ ہوتی ہے لہٰذا معدہ گرم غذا کو برودت کے بغیر قبول کرلیتا ہے۔

ملک روم میں ایک قوم گدھے کا گوشت اس لئے پسند کرتی تھی اس کو کھا کر انہیں نیند زیادہ آتی تھی۔

ثقیل اور ناخوشگوار غذا اس لئے ہوتی ہے کہ اس میں برودت یا صلابت یا لزوجت یا روغنی اجزاء کی زیادتی یا بدذائقہ ہوتی ہے۔ جس چیز کا چبانا مشکل ہو وہ دیر ہضم ہوتی ہے۔ جیسے کرفس، طرفون (ساگ ہے) راس (جڑ ہے خوشبودار کڑوی۔)

درمیانی عمر کے جانور کا گوشت کم عمر جانور کے گوشت سے زیادہ زود ہضم ہوتا ہے کم عمر بچہ میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے جیسے بکری بھیڑ کا بچہ۔ میٹھا مشروب کھٹے اور قابض کے مقابلہ میں زیادہ خوشگوار ہوتا ہے۔ شہد سے تیار شدہ چیز، یا گوندھا ہوا آٹا۔ یا میٹھا شربت۔ کبد، طحال کے لئے نقصان دہ ہے۔ جگر وہ طحال میں سدے پیدا ہوتے ہیں۔

جسم سے میل صاف کرنے والی غذائیں جو جسم کا تنقیہ کرتی ہیں۔ جیسے ماء الشعیر، آب تربوز، مویزج شیریں۔ باقلا، نخود سیاہ، سرکہ میں تیار کردہ کریل کا اچار۔ چقندر کو جب خردل کے ساتھ ملا کر کھائیں تو جگر کے سدے صاف ہو جاتے ہیں۔ کرفس، نعناع بھی جگر کے سدے کھولتا ہے۔ جگر میں سدے ڈالنے والی چیزیں دودھ نمکین پنیر، ان سے گردے میں پتھری بھی پیدا ہوتی ہے۔ منی میں اضافہ کرنے والی اشیاء ترسرہ، چنے مرغ، چڑوں کے خصیے، پیاز، انڈہ ہاف بائل وغیرہ۔ معدے میں جلد فساد قبول کرنے والی چیزیں۔ تربوز، کشمش، توت، کدو، ان چیزوں کے کھانے سے اسہال کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ ان کے بعد میں کھائی ہوئی چیزیں بھی خارج ہو جاتی ہیں۔

غذا کی قوتوں کو انشاء اللہ ان کے باب میں بیان کیا جائے گا۔

یہاں تک طبائع اور ان کا مزاج۔ جنین کی تخلیق اور حالات۔ حفظان صحت مع اسباب کے مکمل ہو گیا۔ میں نے اپنے خیال میں ہر قابل ذکر چیز کا ذکر کر دیا ہے۔ بلکہ اللہ کی مدد سے ہر مسئلہ کی پوری تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

پہلا باب

چوتھی نوع

پہلا مقالہ:

امراض عامہ کی تعداد میں

میں ابتدائی مسائل بتفصیل بیان کرتا ہوا امراض کے بیان تک آ گیا ہوں تو یہ مناسب خیال کرتا ہوں کہ ایسے نو باب تحریر کروں جن میں امراض کی تعریف ان کی جنس اور جو کلی و عمومی انواع کو شامل ہوں۔ ان اسباب کا بیان بھی کروں جو مزاجات اور طباع کے ہیجان کا سبب ہوں اور ان عوارض کا ذکر مع علامات اور دلائل کے بیان کروں جو عمر کے ہر حصہ اور ہر موسم میں لاحق ہوتے ہیں۔ اس کے بعد علاج کے عام اصول کا بیان کروں گا۔

جو کوئی ان ابواب میں بیان کردہ مسائل کو اچھی طرح سمجھ لے گا۔ اس کو ان مسائل کو سمجھنا سہل ہو گا۔ جو اس کتاب کے آنے والے صفحات میں مذکور ہیں۔ اللہ کے حکم سے اس پر علاج کے طریقے روشن ہو جائیں گے، اور یہ حقیقت بھی ظاہر ہو جائیں گی۔ کہ دوسری کتابوں کے مقابلہ میں یہ کتاب کن خوبیوں کی حامل ہے، اور یہ اعتراف بھی کرے گا کہ طب کے فن میں میرا کتنا اونچا مقام ہے، اور میں نے اس کتاب کی تالیف میں کتنی زیادہ کوشش کی ہے، اور طلباء کے لئے کیسے مفید مضامین یکجا کر دے ہیں۔

مرض کی تعریف: جس سے اعضاء کو نقصان پہنچے، اور ان کے فعل میں کمزوری پیدا ہو جائے۔ صحت اس کے خلاف ہے۔ (اعضاء طبعی حال پر رہ کر افعال کو صحیح طریقہ سے انجام دیں۔)

جو چیز مرض سے پہلے موجود ہو۔ مرض کے لئے تحریک اور ہیجان کا سبب ہو تو اس کو مرض کا سبب کہتے ہیں۔ جو چیز مرض کے تابع اور مرض کی وجہ سے پیدا ہو اس کو عرض کہتے ہیں۔ مثلاً حمیٰ غب۔ مرض کا نام ہے، اور حمیٰ غب حرارت سے پیدا ہو تو اس حرارت کو علت مرض کہتے ہیں۔ قے اور صداع اس کے تابع ہیں تو وہ حمیٰ غب کے عرض ہوئے۔

اعضاء میں مرض کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) کوئی عضو اپنا فعل ترک کر دے۔ معدہ ہضم کے فعل کو بالکل نہ کرے۔ (۲) یا عضو کا فعل کمزور ہو جائے۔ (۳) یا عضو کا فعل باطل ہو جائے۔ جیسے معدے میں حموضت (ترشی) پیدا ہو جائے تو ترشی کی وجہ سے غذا میں جو خرابی پیدا ہو گی اس کو بھی مرض ہی کہا جائے گا۔

جو اسباب جسم میں پیدا ہوتے ہیں ان کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اسباب قدیم۔ ان کو کہتے ہیں۔ جو

بدن میں جمع شدہ فضول و فاسد مادے سے پیدا ہوتے ہیں۔ (۲)اسباب حادثہ۔ وہ اسباب جو جسم میں کسی حادثے سے پیدا ہوتے ہیں۔ (۳)وہ اسباب جو قدیم اور حادثہ اسباب کے اجتماع سے پیدا ہوتے ہیں۔ امراض تین جنس کے ہوتے ہیں۔ کیونکہ جسم کی ساخت بھی تین قسم کی ہوتی ہے۔ (۱)اعضائے مفرد۔ وہ اعضا جو متشابہ الااجزاء ہیں۔ (۲)اعضاء مرکب۔ وہ اعضا جو متشابہ الاجزاء سے مل کر بنے ہیں۔ (۳)وہ اعضاء جن کی ساخت میں اعضاء مفرد اور مرکب دونوں شامل ہیں۔ جو امراض مفرد متشابہ الاجزاء اعضاء میں پیدا ہوں ان کی مثال میں وہ امراض شامل ہوتے جیسے گوشت یا عصب یا ان جیسے اعضاء کو لاحق ہوں جو امراض مرکب اعضاء کو لاحق ہوتے ہیں وہ کسی کے تخلیق پیدائشی ہوتے ہیں جیسے سر کا بڑا یا چھوٹا ہونا یا ہاتھ میں انگلیاں کم زیادہ ہونا۔ یا معدے کے اندر کی سطح کھردری کی بجائے چکنی اور چکناہٹ کی وجہ سے غذا معدے میں نہ ٹھہرے۔ یا رحم کے اندر کی سطح چکنی ہو اس میں منی نہ ٹھہرے کسی عضو کے حجم یا جسامت میں زیادتی یا تعداد میں زیادتی کی یہ وجہ ہوتی ہے کہ اس عضو میں منی کی زیادتی ہو گئی تھی۔

کسی عضو میں نقص یا چھوٹا ہونے کی وجہ منی کی مقدار میں قلت ہوتی ہے۔ یہ دونوں عمل تخلیق کے وقت ہوتے ہیں۔

وہ امراض جو مفرد عضو کے انحلال کی وجہ سے ہوں جیسے کسی عضو کا ٹوٹ جانا۔ پھٹنا، کٹنا، یا ان جیسے امراض مفرد اعضاء میں واقع ہوں ایسے انسان جن کو مکمل تندرست یا مریض نہ کہہ سکیں جیسے اندھا، بہرا، اپاہج، بوڑھا، جس کا مزاج فساد کو قبول کرے۔ اس کا شمار بھی انہیں میں ہو گا جس کا مزاج تغیر پذیر ہو جلد فساد کو قبول کر لے گا۔

مزاج کا فساد تین قسم کا ہوتا ہے۔ (۱)مفرد۔ سرد کا عضو مزاج گرم ہو جائے یا گرم کا مزاج سرد ہو جائے۔ (۲)مرکب۔ مرکب کا مزاج بدل جانا۔ مرکب اعضاء کا متورم ہو جانا۔ (۳) مزاج کا وہ تغیر جو مفرد اور مرکب اعضاء کو ہوتا ہے۔

امراض کی ایک قسم حادہ ہے۔ یہ آدمی کو بہت ہلاک کر دیتا ہے۔ جسے دم گھٹنا، برسام، چیچک، کزاز، حمیات حادہ۔

امراض کی ایک قسم مزمنہ ہے۔ جن سے مریض جلدی نہیں مرتا۔ جیسے سل، اسہال، چوتھیا کا بخار، فالج، مرگی وغیرہ۔

بعض امراض پورے جسم میں ہوتے ہیں حمیٰ (بخار) جدری (چھالے) وغیرہ۔ بعض بیماری صرف ایک عضو میں ہوتی ہے جیسے آنکھ، کان، دانت کا درد۔ بعضے مرض جسم کے ظاہر پر اور بعض جسم کے اندر ہوتے ہیں۔ بعض امراض لاعلاج ہوتے ہیں۔ جیسے سرطان، نقرس، ایلاؤس۔ بعض امراض ایک عضو میں ہوتے ہیں مگر دوسرا عضو تکلیف میں شریک ہوتا ہے۔ جیسے معدے کے درد کی تکلیف دماغ کو اور رحم کے درد کی تکلیف حلق کو ہوتی ہے۔ بعض امراض وراثت میں ملتے ہیں۔ جیسے جذام، برص، سل، صرع (مرگی۔)

بعض امراض دوسرے مرض میں مستحیل ہو جاتے ہیں۔ جیسے وجع الجنب، وجع الریہ۔ زخم کی جانب منتقل ہو جاتے ہیں۔ اسے ہی زحیر۔ اسہال غلیظہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جگر کا ورم، طحال کا ورم استقاء کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بعض امراض سے دوسرے قسم کی تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں۔ جیسے حمیٰ نافضہ سے حرارت اور جسم کو بے چینی ہو جاتی ہے۔ یا عرق الجوف کے انقطاع سے قرحہ (زخم) یا حمرہ سرخ دانے نکل آتے ہیں۔ یا دماغی بے چینی کے بعد سکتہ ہو جاتا ہے۔ بعض بیماریاں صرف مردوں کو ہوتی ہے جیسے نقرس، عرق النساء، گنج، مثانے کی پتھری، وغیرہ بعض بیماری صرف عورتوں کی ہوتی ہے جیسے رحم کا ورم۔ بعض خاص عمر یا خاص موسم میں ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ عنقریب ان کا بیان کروں گا۔

دوسرا باب

عام مرض کی اقسام اور اسباب ہیں

امراض کی جنس بیان کرنے کے بعد یہ مناسب ہے کہ امراض کے اسباب بیان کریں جو مرض کو بڑھانے کا سبب بنتے ہیں۔ وہ اسباب سات ہیں۔ (۱) ہوا کا تغیر اور فساد پذیر ہونا۔ (۲) کھانے پینے کی کمی یا زیادتی۔ (۳) نیند کی کمی بیشی۔ (۴) استراحت، (۵) تھکن، (۶) ذہنی تکلیف، خوف، غم، غضب۔ (۷) زخم، چوٹ، عضو کی ہڈی کا ٹوٹنا۔ ان سے اسباب وعلل کی اقسام پیدا ہوتی ہیں۔ حکماء کا قول ہے۔ باطنی امراض کے چار سبب ہیں۔ (۱) مادہ کی کثرت اور کسی عضو میں جمع ہو جائے۔ (۲) مادہ تیز اور رلازع (جلانے والا) ہو۔ (۳) ریاح غلیظہ کسی عضو میں قید ہو جائیں ان کے اخراج کا راستہ نہ ہو۔ (۴) چاروں خلطوں میں سے کسی خلط کا فاسد ہو جانا۔

خفیف خلط صفراء اور خون کی خرابی سے امراض حادہ پیدا ہوتے ہیں۔ ثقیل غلط سودا اور بلغم کی خرابی سے مزمنہ امراض پیدا ہوتے ہیں۔ مزمن مرض مادہ کی کثرت یا غلظت یا لزوجت یا سدوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ سدے مرض کے اخراج اور تحلیل میں مانع ہوتے ہیں۔ حادہ امراض سریع الحرکت ہوتے ہیں اس لئے کہ صفراء اور خون بھی جلدی حرکت کرنے والے ہیں۔ صفراء اور خون کی مشابہت آگ اور ہوا سے ہے تو ان کا سریع الحرکت ہونا ضروری ہے۔

کبھی کسی مرض کے متعلق سوچنے سے آدمی اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یا اپنے اندر کسی مرض کے ہونے کا وہم پیدا کر لیتا ہے تو اس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ بوڑھوں میں جوانوں سے امراض کم ہوتے ہیں۔ بڑھوں کے امراض اکثر مزمن ہوتے ہیں۔ بوڑھوں کی اخلاط بارد اور غلیظ ہوتی ہیں۔ تو وہ نضج (خلط کے پکنے) کو دیر سے قبول کرتی ہیں۔ جوانوں کی اخلاط گرم و قوی ہوتی ہیں تو وہ نضج کو فوراً قبول کر لیتی ہیں۔ یا شدید حرارت کی وجہ سے مریض کی ہلاکت کا سبب بن جاتی ہیں۔

تیسرا باب

خاص عمر یا خاص موسم میں پیدا ہونے والے امراض

بقراط کا قول ہے۔ عام طور سے جو امراض بچوں میں ہوتے ہیں وہ یہ ہیں۔ منہ آنا، دست آنا، کان بہنا، نیند نہ آنا، کھانسی، مرگی، بچوں میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور عروق کے مجاری تنگ ہونے کی وجہ سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں۔

دانت نکلتے وقت بچوں کو لوزتین اور اثنین میں درد اور حلق کے غدود میں ورم پڑ جاتا ہے۔ ان امراض کے بیمار بچے جب بڑے ہوتے ہیں تو ان کو حمیات مزمنہ، نکسیر، کے امراض ہو جاتے ہیں۔ یہ بچے جب جوان ہوتے ہیں تو ان کو نفث الدم، پھیپھڑے میں زخم، مرگی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان کے خون میں گرمی اور عفونت ہوتی ہے ادھیڑ عمر میں ان کو بواسیر، ضیق النفس، زکام، ذات الجنب، قروح ریہ د پھیپھڑے کے زخم کی تکالیف سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس کا سبب سوداء کا فساد اور اس میں صفراء کے فضلات کی ملاوٹ ہے۔ جب بوڑھے ہو جاتے ہیں تو ان کو تقطیرالبول (پیشاب کا قطرے) بیداری، فالج، نظر کی کمزوری، درد گردہ، کھانسی، آنکھ، ناک سے رطوبت کثرت سے بہتی ہے۔ اکثر امراض کا سبب اعصاب کے مزاج کو فاسد کرنے والی رطوبت ہے۔

مختلف موسموں میں کونسا مرض کس موسم میں پیدا ہوتا ہے۔ جس مرض کا مزاج موسم کے مزاج کے مطابق ہوتا ہے تو اس موسم میں وہ مرض عود کرتا ہے۔ موسم ربیع میں دموی امراض، اور موسم گرما میں صفراوی امراض۔ موسم خریف میں سوداوی امراض موسم سرما میں بلغمی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ہر موسم پہلے اور بعد والے موسم سے امتزاج رکھتا ہے۔ اس لئے ہر موسم کے اول اور آخر سے ملے ہوئے موسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔

چوتھا باب

وہ امراض جو اخلاط اربعہ کے فساد اور ہیجان سے پیدا ہوتے ہیں

اخلاط اربعہ کی کسی خلط میں جب فساد پیدا ہوتا ہے۔ تو مختلف امراض پیدا ہوتے ہیں۔ دموی امراض جیسے جدری ححبہ، حمی الدم (خون کا بخار) اور ورام حادہ سرخ رنگ والے۔ نقرس کی بعض اقسام۔ صفرادی امراض، یرقان، حمیٰ غب، آکلہ، بلغمی امراض، حمیٰ یوم، استسقاء کی چند اقسام۔ برودت، اعضاء۔ قروح رطبہ قبیحہ۔ اورام سفید رنگ جو نرم اور ڈھیلے ہوتے ہیں۔ سوداوی امراض۔ جنون، یرقان، اسود، سرطان، حمیٰ ربع (چوتھیا بخار) آکلہ کی چند اقسام داء الفیل جیسے امراض ہو جاتے ہیں۔

پانچواں باب

ہیجان طبائع و حرارت، برودت، رطوبت، یبوست کے اسباب

یہ بیان کر چکا ہوں کہ اخلاط کے فساد اور ہیجان سے کون کون سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اب ضروری ہے کہ ہیجان کی وجوہات بیان کی جائیں۔ حرارت میں آٹھ وجہ سے ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ (۱) تھکن اور مشکل کام جو جسم کی حرارت کو بھڑکا دیتی ہیں۔ اس کی مثال اس طرح ہے کہ ایک پتھر کو جب دوسرے پتھر پر رگڑتے ہیں تو شعلہ پیدا ہوتا ہے۔ (۲) گرم ہوا اور دھوپ میں کافی دیر تک ٹھہرنا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے لوہے اور پتھر کو آگ میں گرم کیا جائے۔ تو جسم بھی گرم ہو جاتا ہے۔ (۳) جسم کے اندر عفونت ہے۔ جو ذرا سی گرمی سے بھڑک جاتی ہے اگر غلاظت میں عفونت پیدا ہو جائے تو غلاظت میں حرارت گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی عفونت جسم کی حرارت بھڑکا دیتی ہے۔ (۴) بدن کے مجاری میں سدوں کا پیدا ہو جانا۔ جیسے گرم حمام کے روشن دان کو بند کرنے سے حمام کی گرمی بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی جسم کی گرمی بڑھ جاتی ہے۔ (۵) گرم دواؤں اور چیزوں کا کھانا پینا۔ جیسے تریاقی دوائیں، لہسن، پیاز، شہد، خردل وغیرہ اس قسم کی غذاؤں سے جسم کی گرمی بڑھ جاتی ہے۔ (۶) بھوک پیاس کی شدت۔ (۷) رنج و غم۔ طویل بیداری سے جسم کی گرمی بڑھ جاتی ہے۔ (۸) غیض و غضب۔ تفکرات سے جسم کی

گرمی بڑھ جاتی ہے۔ جن اسباب سے حدت گرمی بڑھتی ہے ان کے متضاد اسباب سے برودت سردی بڑھتی ہے۔ زیادہ آرام کرنے سے برودت میں اضافہ ہوگا یا کثیر محنت و مشقت سے حرارت کو خارج کر دیا جائے تو برودت میں اضافہ ہو جائے گا۔ یا بارد (ٹھنڈی) دواؤں کے استعمال سے برودت میں اضافہ ہوگا۔ یا زیادہ کھانے پینے سے برودت بڑھ جائے گی۔ جیسے چراغ میں زیادہ تیل اس کو بجھا دیتا ہے۔ بتی تیل میں ڈوب کر بجھ جاتی ہے۔ ایسے ہی زیادہ کھانے پینے سے جسم کی حرارت کو بجھا کر برودت غالب آجاتی ہے۔ یا ٹھنڈی ہوا میں دیر تک رہنے سے برودت کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ یا برودت جسم میں کمزوری اور منافذ بند ہونے سے ہوگی۔ اگر جسم رطوبت فضلیہ سے پر ہو جائے تو حرارت ختم ہو کر جسم ٹھنڈا ہو جائے گا۔ یا بدن کمزور و لاغر اور خرابی کی وجہ سے ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ حرارت پورے جسم میں پھیل کر ختم ہو جائے گی اور جسم ٹھنڈا پڑ جائے گا۔

رطوبت کی کثرت کے اسباب: آسودگی، آرام، سکون، مرطوب کھانے پینے کی کثرت ہے۔ مرطوب ہوا میں رہنا۔ یا کھانے کے بعد ٹھنڈے پانی سے اکثر غسل کرنا۔ یا کھانے کے بعد زیادہ سونا رطوبت کو بڑھا دیتا ہے۔

یبوست کے اسباب: افزائش رطوبت کے اسباب کی ضد ہیں۔ جیسے متواتر سخت تھکن کا ہونا۔ کم کھانا کم پینا۔ یا بس ماکول و مشروب استعمال کرنا۔ گرم ہوا کے اثر سے جسم میں یبوست پیدا ہو جانا۔ یا کھاری پانی سے متواتر غسل کرنا۔ یا گندک ملے ہوئے پانی سے غسل کرنا۔ یا غم اور بیداری کا مسلسل رہنا۔ ان سے جسم میں یبوست کی افزائش ہوتی ہے۔

چھٹا باب

چاروں کیفیتوں کے ہیجان پر دلالت کرنے والی نشانیاں

چاروں کیفیتوں میں ہیجان کے اسباب بیان کرنے کے بعد ان علامتوں کا ذکر جو ان کے ہیجان پر دلالت کرتی ہیں۔ تاکہ اس خلط کے غلبہ کی شناخت ہو سکے۔ حرارت کے غلبہ کی علامات یہ ہیں:

(۱) جسم گرم ہونا (۲) جسم کی رنگت سرخ ہونا (۳) قارورہ (پیشاب) کا سرخ ہونا (۴) رگوں میں سخت چمک پھڑکن یہ اختلاج قلب کی علامت بھی ہے۔ (۵) پیاس اور بے چینی کی شدت، (۶) ٹھنڈی ہوا میں رہنے کا شوق۔

(۲) صفراء کے غلبہ کی علامات: (۱) چہرے کا رنگ زرد ہونا۔ (۲) ذائقہ کڑوا، (۳) پیاس اور متلی کا ہونا۔

(۳) خون کے غلبہ کی علامات: (۱) جسم کی رنگت سرخ، (۲) جسم میں گرمی ہونا (۳) عروق

میں امتلا ہونا، (۴)منہ کا ذائقہ میٹھا ہونا، (۵)نیند کی کثرت۔

(۴) برودت کے غلبہ کی علامات: (۱)جسم کا رنگ سفید، (۲)قارورہ سفید و غلیظ، (۳)نبض مسترخی، (۴)پیاس میں کمی، (۵)گرم ہوا کی خواہش۔

(۵) سودائے کے غلبہ کی علامات: (۱)رنگ سیاہ، (۲)نبض صغیر، (۳)سر کا چکرانا، (۴)درندوں کی مثل غیظ و غضب، (۵)وحشت کا ہونا، (۶)گرم ہوا کی خواہش۔

(۶)بلغم کے غلبہ کی علامات، (۱)جسم ڈھیلا ڈھالا، (۲)نیند کی کثرت، (۳)منہ میں لعاب کی کثرت، (۴)نبض فاتر، (۵)پیاس کم، (۶)سر بوجھل، (۷)کھٹی ڈکاریں۔ جو علامات رطوبت اور یبوست پر دلالت کرتی ہیں وہ خفیف اور ضعیف ہوتی ہیں یہ دونوں کیفیات مفعولی ہیں۔

جو علامات حرارت اور برودت پر دلالت کرتی ہیں وہ نمایاں اور قوی ہوتی ہیں یہ دونوں کیفیات فاعلی ہیں۔

جس جسم کی حرارت تیزی سے حرکت کرے یا چھونے سے گرم محسوس ہو اور چھونے سے ہاتھ کے نیچے کی حرارت بڑھتی رہے تو یہ جسم کے حار ہونے کی علامت ہے۔ جس جسم کی برودت تیزی سے حرکت کرے یا چھونے سے ٹھنڈ معلوم ہو اور چھونے سے ہاتھ کے نیچے کی ٹھنڈک برابر بڑھتی رہے تو یہ جسم کے بارد ہونے کی علامت ہے۔

ساتواں باب

باطنی امراض کی علامات

باطنی امراض پر دلالت کرنے والی سات نشانی ہیں۔ (۱)جس کا علم دیکھنے سے ہوتا ہے۔ چہرے کی رنگت زرد۔ ہونٹ سفید، پاؤں پر ورم۔ جگر کے مزاج میں برودت سے خرابی ہونے کی علامت ہے۔! چہرے کا رنگ سیاہ، ہونٹ سفید طحال کے ورم کی علامت ہے۔ یا چہرے کا رنگ سرخ، اور بخار، ریہ کے ورم پر دلالت کرتی ہے۔ یا چہرے اور آنکھ کی زردی سے یرقان کا علم ہوتا ہے۔

(۲) وہ علامات جن کا پتہ کسی عضو کے درد و تکلیف سے ہوتا ہے۔ جیسے سر کا درد۔ امعاء اور جوڑوں کا درد۔ داہنی ہنسلی میں درد و جگر کے مرض کی علامت۔ (۳)جن کا علم چھونے اور ٹٹولنے سے ہوتا ہے۔ جیسے چھو کر معدے کی صلابت (سختی) محسوس ہوتی ہے۔ تو یہ معدے میں ورم صلب کی نشانی ہے۔ اگر داہنی طرف پسلیوں کے نیچے گولائی میں ورم ہو تو یہ ورم کبد کی علامت ہے۔ اگر ورم لمبائی میں ہو تو یہ ورم عضلہ کبد میں ہے یا ورم کا تعلق اس جلد سے ہے۔ جو جگر کے اوپر ہے۔

(۴) کسی عضو کی کارکردگی یہ ہے۔ اگر بھوک اور قوتِ ہاضمہ کمزور ہو جائے تو معدہ کمزور

ہو گیا۔ اگر نظر کمزور ہو جائے تو یہ بصارت کے کمزور ہونے کی علامت ہے۔ (۵) ان کا تعلق جسم کے بالائی یا زیریں حصے سے کسی مادے کے خارج ہونے سے ہو۔ جیسے کھانسی سے کوئی مادہ خارج ہو رہا ہے تو یہ علامت ہے کہ پھیپھڑے میں عفونت ہو گئی ہے اپنی ساخت کے اعتبار سے نرم اور ڈھیلا ہو گیا ہے یا براز میں گوشت کے دھوؤں کی مثل مادہ خارج ہو رہا ہے یہ جگر کے کمزور و مریض ہونے کی علامت ہے۔ اگر براز میں چھیچھڑے خارج ہو رہے ہیں تو یہ امعاء میں قرحہ ہونے کی نشانی ہے۔ اگر قارورے میں بھوسی کی مثل کوئی چیز خارج ہو رہی ہے تو کلیہ میں قرح کی علامت ہے۔ (۶) جس کا تعلق درد میں اعضاء کی باہمی شرکت سے ہے۔ جیساکہ ہم اوپر کی سطور میں بیان کر چکے ہیں۔ اگر ایک عضو دوسرے عضو کے ساتھ درد میں شریک ہو تو اس مشارکت سے مقام درد اور نوعیت درد میں تعین ہو سکتا ہے۔ (۷) مریض سے مرض کے متعلق سوالات کرنا۔ جالینوس نے ایک مریض کا واقعہ بیان کیا۔ وہ آدمی کسی جانور سے کندھے کے بل گرا اور کندھے میں چوٹ لگنے سے اس کے ہاتھ کی دو انگلیاں خنصر (چھنگلیاں، چھوٹی انگلی)، بنصر (چھنگلیا کے ساتھ والی انگلی) کی قوت حس و حرکت زائل ہو گئی۔ اطباء کے علاج سے قطعاً کوئی فائدہ نہ ہوا۔ تو وہ مریض جالینوس کے پاس آیا۔ جالینوس نے شروع سے واقعہ کو سنا اور سمجھ لیا کہ مرض کی بنیاد اس کا کندھا ہے۔ انگلیوں کا تعلق کندھے کے اس عصب سے ہے جس کو چوٹ لگی تھی۔ جالینوس نے کاندھے کے اس عصب کا علاج کیا تو اس مریض کی دونوں انگلیاں تندرست ہو گئیں۔ حکیم کو نبض اور تنفس سے مریض کے قلب کی کیفیت اور مزاج کے سمجھنے میں رہنمائی ملتی ہے۔ قارورے سے جگر اور گردے کی حالت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ آنکھوں کی حرکت اور عقل کی صحت سے دماغی حالت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ کھانسی اور بلغم سے پھیپھڑے کے مرض کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ بعض امراض کی تشخیص میں بالکل پیچیدگی نہیں ہوتی۔ وہ مرض اپنی موجودگی کا خود پتہ دیتا ہے۔ جیسے ذات الجنب وہ اپنے ہونے کا خود پتہ دیتا ہے کسی قرائن سے اس کو سمجھنے کی نوبت نہیں آتی۔

امراض کی تشخیص میں امور مندرجہ ذیل سے رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

(۱) مریض کے عادات و اطوار کا علم۔ (۲) مریض کی غذا اور پیشہ کا علم۔ (۳) مریض کے چہرے کی رنگت۔ (۴) مریض کے تھوک، بلغم، بول و براز کی کیفیت کا علم ہو۔ (۵) مریض کے بول و براز میں کیا چیز خارج ہوتی ہے۔ (۶) مریض کی سونے اور پسینہ آنے کے بعد کی اس کی حالت کیسی ہوتی ہے۔ اگر مریض سونے اور پسینہ آنے کے بعد فرحت محسوس کرے تو یہ اچھی علامت ہے۔ اگر اس کے بعد مریض سکون محسوس نہ کرے تو یہ بری علامت ہے۔ وہ ابھی صحت مند نہیں ہو گا۔

بقراط کا قول ہے۔ باطنی اعضاء کے متورم ہونے کی پانچ علامات ہیں۔

(۱) دماغ کے ورم والا گفتگو پر قادر نہ ہو گا، اور جسم میں رعشہ ہو گا۔ (۲) پھیپھڑے کے ورم والے کو خناق ہو گا۔ (۳) فم معدے کے ورم والے کو متلی اکثر آتی ہے۔ (۴) ورم طحال والا انتہائی لاغر

ہو گا۔ (۵) گردے کی تکلیف والے کو عسرالبول (پیشاب آنے کی تکلیف رہتی ہے۔ بقراط کا قول ہے جس کے جسم میں اخلاط زیادہ ہوں اور اس کی منی پتلی ہو یہ علامت اس بات کی ہے۔ اس کے جسم اور سر میں رطوبت کی کثرت ہے۔ یہ متعدد امراض میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اس کا جسم مرض کے زیادہ نزدیک ہے۔ جس کے جسم میں یہ علامات نہ ہوں رطوبت کم ہو۔ تو وہ صحت مند ہو گا۔ اکثر عفونت اور فساد رطوبت کی کثرت سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہم نے تمام مسائل انتہائی مربوط طریقہ سے بیان کر دیے ہیں۔ اب بات علاج تک پہنچ گئی ہے۔

آٹھواں باب

علاج کے اصول اور عام طریقے

بقراط کا قول ہے۔ حکیم مکمل تشخیص کے بغیر علاج میں جلدی نہ کرے۔ مرض کی تشخیص کے بعد علاج بالضد کریں اگر مرض حرارت سے ہو تو ٹھنڈی دوائیں دیں۔ اگر برودت سے ہو تو گرم دوائیں دیں۔ اگر مرض خشکی سے ہو تو رطوبت پہنچائیں۔ اگر مرض رطوبت سے ہو تو خشک دوائیں دیں۔ اگر مرض کا سبب مادہ کی کثرت سے ہو تو مادہ کو خارج کریں۔ اگر جسم کی رطوبت زیادہ خارج ہو گئی ہے تو مناسب غذا سے رطوبت کی کمی کو پورا کریں۔ اگر تھکن مرض کا سبب ہو تو آرام کرنے کی تلقین کریں۔ اگر خوف و رنج کی وجہ سے مرض ہو تو مریض کو اطمینان و آرام میں رکھیں۔ ایک آدمی کے دماغ میں یہ خیال جم گیا کہ اس نے بھوتوں کا غول دیکھا ہے۔ اس خیال سے اس کی عقل میں فتور آ گیا جالینوس نے اس کا علاج کیا اور یہ یقین دلایا کہ بھوت نہیں ہیں تم مطمئن رہو تم کو خوف نہیں کرنا چاہئے۔ تو اس کی حالت ٹھیک ہوئی۔ میں نے اطباء کے نوادرات میں ان طریقوں اور ظرائف کا ذکر کیا ہے۔ جن سے ذہن کے خوف و ہراس کو دور کر سکتے ہیں۔

حکیم کے لئے سب سے پہلے مرض کے اسباب کو دور کرنا لازم ہے۔ اسباب دور کرنے کے بعد علاج شروع کرے۔ علاج سے پہلے مریض کے مزاج کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ اس کی عمر کا خیال رکھے۔ مریض کے زمانہ صحت کی غذا اور اس کے معمولات ورزش وغیرہ کا علم حاصل کرے، اور طبیب کو یہ علم ہونا چاہئے کہ مریض کا پیشہ کیا تھا دریائی و بحری جیسے مقامات سے تعلق تھا یعنی وہ دھوبی یا ملاح کا پیشہ تھا تو اس کو رطب قسم کے امراض ہوں گے اور اگر آگ بھٹی تنور وغیرہ کا کام کرتا تھا تو اس کو حار یابس قسم کے امراض ہوں گے۔ مریض کا تعلق شہر سے ہے اور کہاں پیدا ہوا۔ پہاڑی یا میدانی علاقہ میں۔ ماحول بدویانہ تھا شہری یا مرغزاروں میں رہا ہے ان تمام باتوں کا حکیم کو علم ہونا چاہئے اور مریض کے ماں باپ کے حالات

صحت اور مرض کیا تھے وہ کیسی چیزوں کے استعمال کے عادی تھے۔ ان کی صحت کیسی تھی۔ انہیں کسی قسم امراض لاحق ہوتے تھے۔

ہر ایک کے لئے موافق و موزو ترین ماحول وہ ہے جس میں وہ پیدا ہوا ہے وہ ان کا عادی ہے۔ عادت فطرت ثانیہ کے برابر ہے ان معلومات سے مرض کی تشخیص میں آسانی ہوگی۔ مثلاً زہریلے مادے یا سرکہ سے کیڑوں کو نکال کر چکنائی یا شہد میں ڈال دیں تو وہ مرجائیں گے۔ حالانکہ شہد و چکنائی سرکہ و زہر سے بہتر ہیں یہ ان کی عادت کے خلاف ہے۔ میں نے بحرین اور اس کی وادیوں کے رہنے والوں کو دیکھا کہ وہ بہتر خوراک صاف میٹھا پانی پینے سے بیمار ہو گئے۔ ان کے موافق مچھلی کھجور گندہ گدلا پانی ہے وہ علاج سے صحت یاب نہ ہوئے۔ اگر مریض کا مزاج انتہائی حاد ہے تو اس کا علاج سخت بارد سرد دواؤں سے کریں۔ اگر سخت سردی سے مرض لاحق ہوا ہو تو سخت گرم دواؤں کا استعمال کرائیں۔ اس اصول کو حرارت و برودت کے سوا دوسری کیفیتوں میں علاج بالضد کریں۔ اگر ایک مرض عام لوگوں کو ہو رہا ہے تو یہ مرض میں وبائی ہے اس مرض کا سبب غذا نہیں بلکہ ہوا ہے کہ اس میں بیماری کے جراثیم پیدا ہو گئے ہیں۔ اس صورت میں ہوا کو لطیف کریں تاکہ مرض میں کمی ہو جائے ہلکی غذائیں کھائیں جسم کو فضلات سے صاف کریں۔ اگر مرض کی نوعیت مریض کی عمر کے مطابق ہے۔ تو یہ مریض کے لئے بہتر ہے۔ اس کو جلد افاقہ ہو جائے گا۔ اگر مرض کی نوعیت عمر کے مطابق نہ ہو تو یہ انتہائی نقصان دہ بات ہے۔

اگر بوڑھا سردی میں حمیٰ غب کے مرض میں مبتلا ہو جائے تو یہ حرارت محرقہ بہت یزادہ ہونے کی علامت ہے۔ ایسے ہی اگر جوان کو گرمی کے موسم میں حمیٰ بلغمی ہو جائے تو یہ خوفناک حد تک برودت کے کثیر ہونے کی علامت ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ بدن کا ایک حالت سے اس کے متضاد میں منتقل ہونا خطرناک علامت ہے' اور اس نے کہا۔ حرارت سے برودت اور برودت سے حرارت کی طرف یکدم منتقل ہوتے رہنا متعدد امراض کی پیدائش کا باعث ہوتا ہے۔ ہم اللہ عزوجل کی تدبیر کو دیکھتے ہیں کہ تیز سردی پھر ہلکی سردی پھر ہلکی گرمی پھر تیز گرمی آتی ہے۔ اس تدبیر سے دو متضاد موسم ایک دم ملنے سے محفوظ رہتے ہیں اور بقراط کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے سرما کے بعد ربیع اعتدال کا موسم رکھا۔ اس طرح جسم سردی سے معتدل گرمی کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ پھر تیز گرمی آتی ہے ایسے ہی گرمی کے بعد سردی ایک دم نہیں آتی بلکہ خریف کا معتدل موسم سرد گرم آتا ہے۔ پھر تیز سردی آتی ہے۔ اس اصول کی بنیاد پر حمام تعمیر کئے جاتے ہیں۔ جب حمام میں داخل ہوں تو شدید گرمی کا احساس نہ ہو اور باہر نکلیں تو شدید سردی کا احساس نہ ہو۔ اس لئے حکیم کو چاہئے کہ جسم کو ایک حالت سے دوسری حالت کے اندر لانے میں عجلت سے کام نہ لئے بلکہ بتدریج منتقل کرے۔ حکیم جب یہ محسوس کرے کہ طبیعت اسہال' پسینہ' قے' نکسیر کے اخراج سے مادہ اور ازلہ مرض پر قادر ہے تو اس وقت اسہال وغیرہ کو روکنے کی کوشش نہ کرے۔ بلکہ مادہ سے فارغ ہونے والے ان طریقوں کو ان کے حال پر رہنے دے۔ بدن کی مدبر طبیعت کو اس کے طبعی فعل

انجام دینے دیں۔ اگر طبیعت اسہال وغیرہ سے نڈھال ہو رہی ہے ضعف لاحق ہونے لگا ہے۔ تو اسہال وغیرہ کو بند کر دیں۔ اگر دو مختلف علتیں ایک وقت میں ہیجان پذیر ہیں تو معتدل دواؤں سے ان کا علاج کریں۔

مثلاً کسی کے جگر میں سوء مزاج برودت کی وجہ سے ہے اور ساتھ ہی معدہ التہابی کیفیت سے دوچار ہے تو اس کا علاج حرارت اور برودت میں معتدل دواؤں سے کرنا چاہئے۔ چاہئے یہ دوائیں حار ہوں یا یابس ہوں۔ ان کا استعمال دائمی مناسب نہیں ہے۔ گرم مزاج دواؤں سے جسم لاغر ہوتا ہے۔ حرارت عزیزیہ میں التہاب (جوش) پیدا ہوتا ہے۔ اس سے غشی اور موت بھی ہو سکتی ہے۔ ایسے ہی بارد دواؤں اور غذاؤں کا ہمیشہ استعمال درست نہیں ہے۔ کیونکہ حرارت عزیزیہ بجھ جاتی ہے۔ جسم ڈھیلا اور قوت شہوانیہ ختم ہو جاتی ہے۔

اگر کسی جسم کو فوری حرارت پہنچانا ضروری ہے تو حاد دیابس ادویہ استعمال کریں۔ اگر فوری حرارت پہنچانا ضروری نہ ہو بلکہ آہستہ آہستہ حرارت پہنچانے کی ضرورت ہے تو مریض کو گرم تر دوائیں دیں۔ حرارت یبوست کے ساتھ قوی تر ہوتی ہے۔ تو جلدی بھڑکتی اور بجھتی ہے جیسے آگ سوکھی لکڑی میں جلدی لگتی ہے اور جلد ہی بجھ جاتی ہے اس کے برعکس گیلی لکڑی میں دیر سے لگتی ہے دیر سے بجھتی ہے۔

اگر مرض کا سبب غلیظ اور خمی خلط ہو جیسے حمیٰ ربعہ (چھوتھیا کا بکار) یا حمیٰ بلغمی میں ہوتا ہے۔ تو ایسے امراض کا علاج اسہال سے اس وقت تک نہ کریں جب تک کہ مادہ نضج (پختہ) نہ ہو جائے۔ نضج سے پہلے اسہال تکلیف اور اذیت کا باعث ہوتے ہیں کسی غلیظ خلط کو بہت زیادہ گرم خشک دواؤں سے فوری تحلیل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اس لئے کہ اکثر تیز گرم خشک دواؤں سے اس قسم کے غلیظ خلط پتھر جیسی سخت ہو جاتی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ کسی غلیظ خلط کو قوی گرم خشک دواء سے تحلیل کرنے میں جلدی نہ کریں۔ ایسے ہی جوان اور گرم مزاج کے علاج میں تریاق جیسی تیز گرم دواء کا استعمال نہ کریں۔

جالینوس نے ایک جوان کا واقعہ بیان کیا جس کا علاج تریاق اور گرم دواؤں سے کیا جا رہا تھا۔ وہ گرم دواؤں کی گرمی برداشت نہ کر سکا بلکہ مر گیا۔ بقراط کا قول ہے۔ گرم امراض میں مسہل دواؤں سے فائدہ نہیں ہوتا۔ اگر کچھ فائدہ ہوتا ہے۔ تو معمولی اور اس کی شکل یہ ہے کہ اسہال سے پہلے ماء الشعیر کے ساتھ پیٹ کو نرم کر لیا جائے۔ ایک مفسر نے بقراط کے اس قول کی تشریح اس طرح کی ہے کہ امراض حادہ سے بقراط کی مراد وہ مرض ہیں جو غلیظ مادہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ بقراط کا ایک قول یہ بھی ہے۔ حکیم کو مرض کی تشخیص کے لئے ضروری ہے کہ پہلے مریض سے معلومات حاصل کرے۔ اس کے بعد مریض کے تیمارداروں اور لواحقین و محلہ داروں سے سوالات کرے تاکہ مریض کے صحیح حالات معلوم ہو سکیں۔

مریض کے لئے ضروری ہے کہ وہ حکیم کی ہدایات پر سختی سے پابندی کرے۔ اس کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرے، اور تیماردار بھی حکیم کے حکم کی خلاف ورزی نہ کریں اور نہ مریض کو تکلیف دیں نہ اس کو غمگین کریں۔ نہ اس کو بہت زیادہ خوش کریں اس کی طبیعت میں اضطرابی کیفیت ہو جائے۔ وہ

امن و سکون سے محروم ہو جائے۔ اب رہے بیرونی حالات۔ جیسے مریض کو گرم ہوا کی ضرورت ہے تو ہوا کو گرم کریں اگر ٹھنڈی کی ضرورت ہے تو ٹھنڈی کریں۔

ایسے کسی آدمی کو مریض کے پاس نہ جانے دیں جس کو دیکھ کر مریض کو غم ہو یا غصہ آئے یا دلی صدمہ پہنچے۔ اس سے مریض کی کمزوری میں اضافہ ہو گا۔ ایسے ہی چیخ چلا کر نیند سے بیدار نہ کریں۔ ہاں اگر مریض سبات (گہری نیند) کی بیماری میں مبتلا ہے تو مریض کو ان باتوں سے خبردار کریں جو اس کے لئے قلق تشویش اور غم کا باعث ہوں تاکہ اس کو فکر اور تردد کی وجہ سے نیند نہ آئے اور وہ بیدار رہے۔ مریض اور مرض کے درمیان تفکرات حائل ہو جاتے ہیں وہ نیند کے غلبہ کو روکتے ہیں۔

اگر حکیم، مریض، تیماردار آپس میں تعاون کریں تو مرض پر غلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اگر حکیم اور تیماردار نے غلطی سے مرض کی مدد کی طبیعت مغلوب ہو جائے گی مرض غالب آجائے گا۔

بقراط کا قول ہے۔ اگر مریض کی طبیعت کسی ایسی چیز کے کھانے کی خواہش مند ہے جو مریض کے لئے مضر ہے گو اس مضر چیز کو مریض کھائے کیونکہ طبیعت اس کے ہضم پر پوری طرح قادر ہے۔ ایسے ہی اگر کوئی چیز یا دواء مریض کے لئے مفید ہے مگر مریض اس سے کراہت اور نفرت کرتا ہے تو اس دواء کے استعمال پر مریض کو مجبور نہ کیا جائے کیونکہ طبیعت مدبرہ اپنی کراہت اور نفرت کی وجہ سے دواء کو قبول نہیں کرے گی۔

نواں باب

اعضاء کا علاج، امراض حادہ کی تدبیریں

اعضاء کا علاج پانچ طرح سے ہوتا ہے۔ (۱) ایک طریقہ یہ ہے۔ مریض عضو کو اس کے طبعی مزاج کی طرف واپس لایا جائے۔

(۲) مرض کے مادہ کو جسم کے اعلیٰ حصہ سے اسفل کی طرف منتقل کیا جائے۔ یا داہنے سے بائیں جانب یا بائیں جانب سے داہنی جانب منتقل کر دیا جائے۔ یا مرض کے مادہ کو اعضاء رئیسہ سے اعضاء خادمہ کی جانب منتقل کر دیا جائے۔

(۳) جو اعضاء زیادہ حساس ہیں ان کا علاج ان دواؤں سے نہ کریں جو کہ کم احساس والے اعضاء کے علاج میں کام آتی ہیں۔

(۴) آنکھ اور ایسے اعضاء کا علاج جو جوف دار ہیں جیسے معدہ و عروق وغیرہ کا علاج ملین دواؤں سے کریں اس لئے کہ ادویہ لینہ ان اعضاء تک آسانی سے پہنچ جاتی ہیں۔ یا وہ امراض جو بدن کی گہرائی میں ہیں یا کسی عضو کے اندر بند ہیں تو ان امراض کا علاج قوی دواؤں سے کریں۔ قوی دواء عضو کی گہرائی تک

پہنچتی ہیں۔ (۵) مرض کے مادہ کو آسان طریقوں سے خارج کرنے کے لئے اس کی تلطیف کریں۔ جیسے مرض کا مادہ بطن یا امعاء میں ہے تو اس کو اسہال کے ذریعہ خاج کریں۔ اگر مرض کا مادہ معدے میں ہے تو اس کو قے کے ذریعہ خارج کریں۔ اگر مرض کا مادہ دماغ میں ہے تو اس کو غرغرہ اور سعوط (ناک میں ٹپکانے کی رقیق دوائیں) کے ذریعہ سے خارج کریں۔ اگر مرض کا مادہ کبد، طحال، گردے، مثانے میں ہے تو اس کو پیشاب کے ذریعہ خارج کرنے کی دواء دیں۔ اگر مرض کے مادے کو پورے جسم سے خارج کرنا ہے۔ تو یہ دیکھیں کہ جسم میں خون کا غلبہ ہے تو فصد کے ذریعہ سے مادہ کا اخراج کریں۔ اگر مرض کا مادہ سارے جسم میں ہے تو اسہال یا پسینہ کے ذریعہ اخراج کریں۔ خون کا اخراج مریض کی قوت اور وقت کی مناسبت کے بغیر نہ ہو۔ اس میں عمر اور موسم کا مناسب ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر گرم مزاج جوان سے گرمی کے موسم میں خون کو نکالا گیا تو جوان میں ضعف ولاغری پیدا ہو جائے گی۔ فصد کے لئے قوت، عمر موسم کو ملحوظ رکھیں۔

بقراط کا قول ہے۔ سر کے درد کا علاج قے سے کرنا چاہئے۔ اگر ناف یا ناف سے نیچے کے حصہ میں درد ہو تو اسہال سے علاج بہتر ہے۔ بقراط کے نزدیک قے دماغ کے قریب ہے، اور اسہال ناف سے قریب ہے تو ناف کے مادے کو اخراج اسہال سے مناسب ہے۔

بقراط کا یہ قول اُس کے قول سے مشابہ ہے کہ دواء و علاج اسفل اور فوق دونوں طرح کی ہوتی ہے۔ کبھی دواء فوق و اسفل سے نہیں ہوتی ہے۔ مادے کا اخراج گرمی میں قے کے ذریعہ سے اور سردی میں اسہال کے ذریعہ کریں۔ گرمی میں صفراء معدے کی سطح پر تیرتا ہوتا ہے قے سے بآسانی خارج ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کو بغیر بخار سرد ڑ کی تکلیف ہو اس کے گھٹنوں اور کمر میں درد ہو اس علامت کی وجہ سے اسہال کرانا مفید ہے۔ اگر کمر میں درد ہو اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھتا ہو اور منہ کا ذائقہ کڑوا ہو مگر بخار نہ ہو تو ان علامات کی وجہ سے مریض کو قے کرانا مفید ہے۔ کیونکہ اس مرض کی علت صفراء ہے۔

اگر اعضاء رئیسہ میں سے کسی کو مرض لاحق ہو جائے تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ کیونکہ اعضاء رئیسہ اپنے مرض کو کمزور اعضاء خادمہ کی طرف دفع کر دیتے ہیں۔ تو وہ مرض ضعیف اعضاء کو بھی ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی مرض کمزور اعضاء کو ہو اور وہ قوی اعضاء کی طرف چلا جائے تو اس کو واپس کرنا آسان ہوتا ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ اگر کوئی جسم طویل عرصہ تک کمزور و نحیف رہا ہے تو اس کو صحت مند ہونے کے لئے طویل مدت کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر جو جسم تھوڑے وقت کمزور رہا ہے تو وہ جلدی صحت مند ہو جاتا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ اگر مریض مزمن مرض سے شفاء پائے تو اس کی غذاء آہستہ آہستہ بڑھائی جائے، اور اگر مریض مرض حاد سے جیسے اسہال یا نزف الدم سے شفا پائے تو اس کو غذا کافی مقدار میں دینی چاہئے تاکہ اس کی قوت جلد بحال ہو جائے۔

بقراط نے یہ بھی لکھا ہے۔ اگر حادہ امراض کے مادے کے اخراج کی ضرورت ہو تو مرض کے

شروع میں مادے کو خارج کرنا انتہائے مرض سے زیادہ بہتر ہے اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے بچہ اپنے بچپن میں جب لڑکھڑاتا یا لغزش کھاتا ہے تو اس کو کھڑا ہونے کے لئے کسی ادنیٰ سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے ہی ابتدائے مرض میں طبیعت کو مرض کا مقابلہ کرنے کے لئے کسی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے یعنی طبیعت معمولی دواء سی مرض کا مقابلہ کرلیتی ہے، لیکن مرض کی شدت سے طبیعت کمزور ہو جاتی ہے وہ دواء کے اثر کو مشکل سے قبول کرتی ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ امراض حادہ اور امراض مزمنہ میں بہت زیادہ لطیف غذا مفید نہیں ہوتی۔ تو مناسب یہ ہے کہ مریض کو چار دن تک انتہائی لطیف غذا دیں صرف گرم پانی یا گرم پانی میں شہد گھول کر دیں۔ چار سے ساتویں دن تک معاء الشعر جو ماء العسل کے مقابلہ کم تر لطیف ہے۔ سات دن کے بعد چودہ دن تک ماء الشعیر سے کم تر لطیف ہو جیسے مرغ کے انڈے کی رقیق زردی۔ اس کے بعد اس سے زیادہ غلیظ غذا ہو جیسے کیک، انڈہ، وغیرہ۔

بقراط کا قول ہے۔ اگر مرض کا زمانہ طویل ہو جائے تو مرض کے اختتام تک لطیف غذا کو جاری رکھیں۔ کثیف سے بچائیں۔

مقالہ دوم

ہر ہر عضو کے امراض، علامات اور علاج میں

پہلا باب

سر کے امراض

سر کے امراض میں ایک مرض داء الثعلب ہے۔ اس مرض کا نام داء الثعلب اس لئے ہے کہ یہ مرض لومڑی کو ہوتا ہے۔ اس میں سر کے بال گر جاتے ہیں۔ سر کی ایک بیماری کا نام داء الحیتہ ہے یہ سر میں سانپ کی مثل لاحق ہوتی ہے۔ ردی خلط فاسد ان دونوں امراض کا موجب ہیں۔

خلط کے جنس کی پہچان جلد کی رنگت سے ہو جاتی ہے۔ اگر متاثر جگہ کا رنگ سیاہ ہے تو خلط سودا ہے۔ یا جلد کا رنگ زرد ہو گا تو صفراء ہے۔ یا جلد کا رنگ سفید ہو گا تو بلغم ہے۔ ان سب کا علاج، علاج بالضد کریں۔ داء الثعلب میں ایارج فیقراء مفید ہے۔ اگر داء الثعلب خلط سوداء سے ہے۔ تو ایارج فیقرا کے وزن کا آدھا وزن خربق اسود، افتیمون شامل کر لیں۔ اگر مرض کا سبب صفرا ہو تو خربق کے بدلے غاریقون اور سقمونیا دیں۔ اگر سبب بلغم ہو تو خربق کے بدلے شحم الحنظل ملائیں۔ اگر مرض کا سبب دم فاسد ہو تو اکحل کی فصد کرائیں۔ غلیظ اور نمکین غذا سے پرہیز کریں۔ سر کے بالوں کو چونے سے صاف کریں اور موضع متاثرہ کو رگڑ رگڑ کر سرخ کر دیں۔ اگر موضوع متاثرہ شدید رگڑنے سے دیر میں سرخ ہو تو مرض دیر سے شفایاب ہو گا مشکل العلاج ہے ماؤف و متاثرہ جگہ پر پچھنے لگوائیں اور لسن، سرکہ، نمک کی اچھی طرح مالش کریں۔ یہ علاج انتہائی مجرب ہے۔ اس مرض کے شفاء کے لئے متاثرہ جگہ پر ریچھ کی چربی کا طلاء مفید ہے، اور بھیڑ کے کھر کو سرکہ اور تیل میں ملا کر اس جگہ لگانا مفید ہے۔ یا بکری کی مینگنیاں جلا کر سفوف کر کے سرکہ اور تارکول میں ملا کر مرہم بنا کر اس جگہ لگائیں۔ یا ریچھ کی چربی ایک حصہ۔ چوہے کی مینگن تین حصے، زفت تر، تین حصے، دہن الکل ۱/۲ حصہ۔ سب کو باریک پیس کر ملا لیں، اور سر کو مونڈ کر سر پر طلاء کریں۔ یہ مجرب و مفید ہے، اور گنج کو ختم کرنے بالوں کو اگانے کا یہ طریقہ بھی ہے۔ تازہ اخروٹ کا چھلکا، پرسیاؤشاں، دونوں کو پانی میں جوش دیں اور اس میں تیل شامل کر کے سر کی مالش کریں۔ بالوں کو اگانے اور قوت دینے کے لئے یہ دوائیں مفید ہیں۔ (۱) بندق کے چھلکے کو جلا کر پیس کر سر پر لگائیں۔ (۲) مکھیاں جلی ہوئی، بیخ بانس جلی ہوئی۔ بندق جلی ہوئی کو پیس کر متاثرہ جگہ پر طلاء کریں۔ خارش اور پھوڑ کے سر پر نکلنے والے دانوں کا مفید علاج۔ برگ کنیر کو پانی میں ابال لیں۔ اس پانی سے سر کو بار بار دھوئیں۔

سر میں روسی پیدا ہونے کی وجہ بلغمی فاسد مادہ صفراء کے فاسد مادے میں ملا ہوتا ہے۔ اگر فاسد بڑھ جائے تو داد برص جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کا علاج اسہال ہے۔

ایک یہ علاج بھی ہے۔ قدرے غلوفیون، مر، کو باریک پیس کر ان کی گولی بنائیں۔ روزانہ ایک ضرورت کے مطابق گولیوں کو سرکہ میں گھس کر متاثرہ جگہ پر طلاء کریں۔ یا گندھک، رالمینج کو پیس

لیپ کریں۔ یا برگ کبر، کو سرکہ، میں پیس کر اس جگہ پر ضماد کریں۔ تخم کربزہ، باریک پیس کر گائے کے گرم مکھن میں ملا کر متاثرہ جگہ پر لگائیں۔ مجرب ہے۔

بالوں کی جڑوں کو اس طرح مضبوط کریں۔ سر کو چقندر کے پانی سے دھوئیں یا برگ آس، برگ بیری، کے جوشاندے سے دھوئیں۔ بالوں کو سیاہ کرنے کا طریقہ۔ جوالسرو کو شراب، سرکہ، میں جوش دیں۔ اس کو بالوں پر لگائیں اور اس سے بالوں کو دھوتے رہیں۔ آملہ ۲۰ مثقال (ایک مثقال، چار ماشہ کا ہوتا ہے) کو ڈیڑھ رطل ایک رطل ۳۳ تولہ ۹ ماشہ کا ہوتا ہے پانی میں پکائیں۔ جب ایک رطل رہ جائے تو اس میں آب حب آلاس تازہ ایک رطل ڈالیں۔ دونوں کو پکائیں جب آدھا رہ جائے تو لاذن چار اوقیہ، دہن البان (لوبان کا تیل) چھے اوقیہ ڈال کر پھر پکائیں، اور پانی کو جلا دیں صرف تین باقی رہ جائے۔ اس تیل کو چھان کر بوتل میں رکھیں۔ اس کو روزانہ سر پر لگائیں۔

بالوں کے برص۔ سر میں بھوسی پیدا ہونے کے لئے مفید نسخہ، بیل کا پتہ، بورہ ارمنی، کھریا مٹی باریک پیس کر شہد میں ملائیں، اور سر پر طلاء کریں۔ خشک ہونے کے بعد عصارہ چقندر کے پانی سے دھوئیں یا ہر جمعہ کو بیسن کو جوشاندہ خطمی، سرکہ، خمر میں ملا کر پورے سر کو دھوئیں۔ بھوسی کے لئے مفید ہے۔ میں اس خضاب کو عرصہ دراز تک استعمال کرتا رہا ہوں۔ جس کو میں یہاں بیان کروں گا اس سے زیادہ آسان کوئی خضاب نہیں ہے۔ اس سے بال فوراً کالے نہیں ہوتے بلکہ آہستہ آہستہ سیاہی بڑھتی ہے۔ آخر میں مکمل سیاہ ہو جاتے ہیں۔ نسخہ درج ذیل ہے۔

مازو، تیس عدد، کو روغن زیتون میں تر کریں۔ پھر اس میں مقل ملائیں کہ تمام مازو سیاہ ہو جائیں۔ ان کو کپڑے میں کوٹ کر باریک پیس دیں پھر نحاس محرق (جلا ہوا) دو درہم۔ شب یمانی نصف درہم، نمک دراتی نصف درہم، حناء مکی ایک درہم، گرم پانی میں سب کو ڈال کر خوب ملائیں پھر آگ پر رکھ کر اتنا پکائیں کہ یہ گاڑھا رب سا بن جائے۔ ان سب کو گوندھ کر یک جان کر دیا جائے، اور لوہے کی کڑاہی میں رکھ کر خوب جوش دیا جائے اس کے بعد اچھی طرح گھوٹ کر تمام اجزاء کو آپس میں مخلوط کر دیں خضاب تیار ہو گیا۔ اس کا طریقہ استعمال یہ ہے۔ بالوں کو دھو کر خشک کریں۔ پھر اس خضاب کو بالوں پر لگائیں۔ چقندر یا انگور کے پتے سر پر رکھ کر باندھ دیں تاکہ خضاب نہ گرے۔ دیر تک بالوں پر جما رہے یہ عمل رات کو کر کے سو جائیں صبح کو اٹھ کر مٹی سے سر کو دھوئیں۔ انشاء اللہ یہ بہترین خضاب ثابت ہو گا۔

گنجے ہونے کا سبب میں نے اس کتاب کے شروع میں بیان کیا ہے۔ اس مرض کے لئے کوئی خاص دوائی نہیں ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ عورتوں اور بچوں کو گنجے پن اور نقرس کا مرض نہیں ہوتا۔ مگر حیض بند ہونے کے بعد یہ مرض ہو سکتا ہے۔

خصی افراد کی شادی نہیں ہوتی ان کے سر کی رطوبت کم نہیں ہوتی اس لئے ان کو بھی یہ مرض نہیں ہوتا۔ گنجے ہونے کی یہ وجہ ہے کہ بالوں کی جڑیں خشک ہو جاتی ہیں ان کو غذا نہیں ملتی۔ عورتوں کے

جسم میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔ ان کے بالوں کی غذا کبھی کم نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کے بال زیادہ اور لمبے ہوتے ہیں۔ بچوں میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے جو جسم کی نشوونما میں خرچ ہوتی رہتی ہے تو بچوں کو نقرس کا مرض نہیں ہوتا۔ عورت کو جب حیض آنے لگتا ہے تو ان کے جسم کے فضلات خارج ہوتے رہتے ہیں تو نقرس کا مرض ان کو بھی نہیں ہوتا۔ بال گرنے کے لئے یہ نسخہ مفید و مجرب ہے۔

بال گرنے کی جگہ پر پہلے پچھنے لگائیں۔ پھر کٹی ہوئی پیاز لیکر اس سے سر کو رگڑیں یہاں تک کہ خون نکل آئے۔ پھر خون نکلنے کی جگہ پر کائی لگائیں۔ کائی لگانے کا یہ طریقہ ہے۔ کائی کو سایہ میں رکھ کر خشک کرکے پیس کر سفوف بنالیں اور خون نکلنے کی جگہ پر اس کو چھڑکیں اور رات بھر لگا رہنے دیں اس عمل سے بال اگ آئیں گے۔ نسخہ یہ ہے۔ چند ذراریح (زہریلا کیڑا، تیلنی مکھی) میں ان کا سر، ٹانگیں پر توڑ کر پھینک دیں۔ پھر ذراریح کو سائے میں خشک کریں۔ پھر باریک پیس کر سفوف کرلیں۔ سفوف میں روغن بنفشہ کے چند قطرے ملا کر متاثرہ جگہ پر لگائیں۔ اس تیل کے لگانے سے اس جگہ پر آبلے پڑ جائیں۔ ان سے پانی بہنے لگے گا۔ جب یہ خشک ہوں گے اور زخم صحیح ہو جائیں گے تو اس جگہ بال نکل آئیں گے۔

اگر یہ ارادہ ہو کہ بال بالکل نہ نکلیں۔ چند صحرائی مینڈک لیں ان کو ذبح کرکے الائش نکال دیں ان کو سایہ میں خشک کرکے باریک پیس لیں۔ پھر نہری کچھوے کا خون ایک درہم، بورق احمر، مردار سنگ، صدف صادق جلی ہوئی ہر ایک، ایک مثقال لیں۔ سب کو باریک پیس کر ملا دیں۔ جس جگہ بال اگانے نہ چاہیں طلاء کریں۔

دوسرا باب

سر کے زخم

متقدمین حکماء شرا کو زیتون میں گرم کرکے اور صاف اون سے زخم کو دھوتے اگر زخم گہرا ہوتا گوشت کٹا ہوا ہوتا تو زخم پر روغن گل ڈالتے پھر زخم پر ابریشم یا کتان باندھتے اس کے بعد دوائے لبان اس پر ڈالتے۔ دوائے لبان خون نکلنے کو روکنے کے لئے انتہائی مفید ہے۔ اس کا نسخہ یہ ہے۔ صبر ایک درہم، لوبان ایک درہم، دم الاخوین دو درہم۔ ان کو باریک پیس کر زخم پر چھڑکیں۔ اگر اس نسخہ میں کافور نصف درہم، ہیرا کسیس کرمانی نصف درہم اور ملالیں تو اس کے فائدہ دینے کی قوت میں بہت زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔ اگر چوٹ کے زخم پر ورم آجائے تو گل سرخ خشک، گلنار، آملہ ساق مساوی وزن لے کر جوشاندہ بنائیں جوشاندہ کا پانی ورم پر ڈالیں۔ یا مرغ کے انڈے کی سفیدی، روغن گل، مردار سنگ، زعفران کو ملا کر اس جگہ طلاء کریں۔ اگر ورم پھر بھی باقی رہے تو مادے کو تحلیل اور پگھلانے والی دوائیں استعمال کریں۔ جیسے مر، لوبان، دو درہم، صبر تین درہم (علک الانباط مصطگی دو درہم، قدرے آب انگور، موم پانچ

رہم۔ بنانے کا طریقہ۔ روغن گل میں موم کو پگھلائیں، اور تمام دواؤں کو پیس کر روغن میں ڈال کر نرم آنچ پر پکائیں اور آہستہ آہستہ ملاتے جائیں سب دوائیں جب روغن و موم میں حل ہو جائیں تو آگ سے اتار لیں ٹھنڈا ہونے کے بعد ورم پر لگائیں۔

تیسرا باب

دماغی امراض میں

اس باب میں تیرہ قسم کے امراض کا ذکر کروں گا۔ (۱) مرگی اس کے دوسرے نام یہ ہیں۔ ایفلبنسیا، مرض کاہنی۔ اس کے بعد مریض عجیب قسم کی باتیں اور عجیب حرکات کرتے ہیں۔ (۲) وحشت (۳) وسوسہ، (۴) ہذیان، (۵) فساد خیال، (۶) فساد عقل، (۷) نسیان، (۸) وحشی جانوروں کے ساتھ صحرا اور بیابانوں میں وحشی بن کر رہنا۔ (۹) بیداری، (۱۰) کثرت نیند، (۱۱) دوی (کان بجنا) (۱۲) دوار (سر چکرانا) (۱۳) ورم۔ ان امراض کے سوا میں نے صداع کا ذکر اس باب میں کیا ہے اس کی چھ قسمیں ہیں۔ (۱) السنورتا، (۲) شقیقہ، اور چار قسمیں مزاجات اربعہ کے ہیجان سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس قسم کے امراض پیدا ہونے کے دو اسباب ہوتے ہیں۔ یا تو فساد نفس اور دماغ میں ہوتا ہے یا معدے اور مراق کو شرکت سے ہوتا ہے۔

وسوسہ، ہذیان، بیداری، توحش کی وجہ حرارت اور یبوست کی زیادتی ہے جو دماغ میں خشکی پیدا کر دیتی ہے۔ کبھی عقل برسام اور تیز بخار سے متغیر ہو جاتی ہے۔ اگر دماغ کے دو اطراف میں برودت اور یبوست پیدا ہو جائے تو سکتہ کا مرض ہو جاتا ہے۔ اگر دماغ میں برودت اور رطوبت زیادہ ہو جائے تو سبات (نیند کی کثرت) کا مرض ہو جاتا ہے۔ وحشت اور برے خیالات آنے کا سبب غلط سودا ہے۔ ان دونوں امراض کے متعلق ہمارے قول کی صداقت پر یہ دلیل ہے۔ کہ سر پر اگر نیم گرم میٹھا پانی بہایا جائے اور سرد تر اشیاء سر پر رکھی جائیں تو نیند کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر گرم خشک چیزیں سر پر رکھیں یا زیادہ عرصہ فاقہ کشی کی جائے۔ یا غم و اندوہ کی کثرت ہو جائے تو بیداری کا مرض ہو جاتا ہے۔ مرگی کا سبب یہ ہے کہ لیس دار خلط بارد اور سودا دماغ میں یا روح نفسانی کے مجاری میں قید ہو جائیں تو مرگی کا مرض ہو جاتا ہے۔ اس تکلیف سے نجات حاصل کرنے کے لئے دماغ میں حرکت ہوتی ہے جیسے معدہ اپنی تکلیف دور کرنے کے لئے ہچکی لیتا ہے۔ تو دماغ کی اضطراری حرکت کا نام صرع مرگی ہے۔ دماغ کے انقباض اور درد سے پورا جسم بے قرار ہو جاتا ہے۔ کبھی معدے اور مراق کی خرابی میں دماغ بھی شریک ہو جاتا ہے تو دماغ میں مرگی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کو صرع مشترک کہتے ہیں۔ مرگی کبھی خلط فاسد کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو نیچے سے دماغ کی طرف جاتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے بچھو کا زہر مقدار میں کم مگر حرارت میں شدید

ہونے کے سبب نیچے سے اوپر کو جسم میں چڑھتا ہے۔ انسان کو ہلاک بھی کر دیتا ہے۔
بقراط کا قول ہے۔ بچوں کی خون والی رگیں تنگ ہوتی ہیں اور ان کے خون میں حرارت کم ہوتی ہے۔ مرض سے ان کا خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔ یہ خون کی ہلاکت کا سبب بنتی ہے۔ بڑی عمر والے اپنی قوت سے مرض کا مقابلہ کر لیتے ہیں۔ ان کے خون والی رگیں کشادہ اور خون بھی زیادہ اور اس میں حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے مرض کی برودت خون کو گاڑھا کرنے یا اس میں انجمادی کیفیت پیدا کرنے میں قاصر ہوتی ہے تو ان کو یہ مرض کم لاحق ہوتا ہے۔
بقراط کا قول ہے۔ بچوں کے ناک منہ سے بلغمی رطوبت کا زیادہ اخراج یا سرد جسم پر پھوڑے پھنسیاں نکلنے سے فاضل رطوبت کا اخراج اور دماغ کا تنقیہ خود بخود ہو جاتا ہے۔ وہ مرگی کے مرض سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔
سر اور جسم پر پھوڑے پھنسیاں نکلنے سے مرگی نہیں ہوتی۔ اگر یہ رطوبت دماغ میں رہ جائے تو اس کی وجہ سے دماغ کے مجاری میں رکاوٹ ہو جاتی ہے اور خون کا مزاج سرد ہو جاتا ہے۔ اگر یہ رطوبت دماغ میں محبوس ہو جائیں تو مریض کی ہلاکت کا سبب بن جاتی ہیں۔

چوتھا باب

دماغی امراض کی علامات و عوارضات میں

اگر مرگی کا دورہ کسی میت کے قریب پڑے تو یہ دماغ کے خلط بارد سے پر ہونے کی علامت ہے۔
اگر دورے میں منہ سے نمکین جھاگ نکلیں تو یہ خلط بلغمی ہونے کی علامت ہے۔ اگر دورے میں قے آئے قے میں ایسی رطوبت خارج ہو جس سے مٹی جوش کھانے لگے جیسے سرکے کے گرنے سے کھائی ہے تو یہ غلط سودا ہے مرگی سودا کی وجہ سے ہے۔ اس میں کسی اور خلط کی آمیزش نہیں ہے۔ اگر یہ تمام جسم میں پھیلی ہوئی ہوگی تو مریض مغموم رہے گا اور اس کے عضلات ڈھیلے ہوں گے۔ مرگی کی یہ قسم اس آدمی کو ہوتی ہے جس کا رنگ گندمی، جسم پر بالوں کی کثرت، خاموش طبع، تنہائی پسند طویل غور و فکر کا عادی اس کی ثریان بھری ہوتی مگر جسم لاغر ہوگا۔ اگر اس مرض کا سبب صفراء ہو جو سخت گرمی کے سبب سودا کی طرف مستحیل ہو گیا ہے تو اس مریض کو غیظ و غضب اور ہذیاں کی کثرت ہوتی ہے۔ اگر خون سخت گرمی کی وجہ سے یا احتراق سے سودا کی جانب مستحیل ہو گیا ہے تو اس سے مریض کے چہرے پر ہنسی خوشی کا غلبہ ہوتا ہے۔ مرگی کی یہ قسم ایسے افراد کو ہوتی ہے جن کا رنگ زرد و سرخی مائل، غم پسند اور طویل غور و فکر کے عادی ان کا خون سودا کی طرف مستحیل ہو گیا ہے۔ مرگی کی یہ قسم تمام اقسام سے بہتر ہے علاج کو جلد قبول کرتی ہے۔ شفاء جلد ہونے کا امکان ہے۔ مرگی کی یہ قسم نیم بیہوشی سے مشابہ ہے۔ نیز خون طبیعت مدبرہ

کی مرغوب خلط ہے۔ جس کا گوشت نرم و ملائم ہو گا اس میں خلط سوداء پیدا نہیں ہوتا۔

بسا اوقات مرگی کا سبب ایسے رطوبات فاسدہ کا اجتماع ہے جن میں صفراء کی آمیزش کے ساتھ خلط سوداء کی طرف مستحیل ہو گیا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ اگر صفراء کا ہیجان ہو گا تو مریض پر بیداری اور ہیجانی کیفیت طاری ہو گی۔ یا بلغم کا ہیجان ہو گا تو نیند و غنودگی کا غلبہ ہو گا۔

بقراط کا قول ہے۔ اگر مرگی کا مریض دورے کی حالت میں ہنسے تو صحت کی توقع ہے اس مریض سے جو غم افسردگی میں مبتلا ہے۔ مریض کے چہرے پر دورے میں ہنسی خون کی وجہ سے ہے۔ اس کے خلاف دورے میں غم و افسردگی کا غلبہ سودا اور بلغم سے ہے جس کا علاج مشکل ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ اگر کسی کو مرگی فساد سودا سے ہو اور پنڈلی میں دوالی (پنڈلی کی رگیں پھول کر ابھر آئیں اور انہیں گرہیں پڑ جائیں) کا مرض ہو یا مقعد میں بواسیر کی تکلیف ہو جائے تو وہ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ بقراط کا مقصد یہ ہے کہ دوالی قروح غلیظ سے ہے دماغ کا ردی مادہ پنڈلی کی جانب منتقل ہو گیا ہے۔ تو مرگی کا مرض ختم ہو جائے گا۔ بقراط نے یہ بھی کہا ہے۔ اگر گنج والوں کی پنڈلی میں دوالی ہو جائے تو ان کا گنج ختم ہو کر بال اگ آئیں گے۔ یہاں پر بقراط نے ایسے گنج کے مریضوں کا ذکر کیا ہے۔ جن کے سر کے بال داء الثعلب کے مرض سے گرے تھے تو ان کی پنڈلی میں دوالی کے مرض سے سر کا مادہ پاؤں کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ مرگی اور گنج خود بخود ختم ہو جائے گا۔ مرگی کے دورے میں اگر مریض کو ترموس سونگھایا جائے تو حس بیدار ہو کر دورہ ختم ہو جاتا ہے۔ اگر ترموس سنگھانے سے دورہ ختم نہ ہو تو مریض صحتیاب نہیں ہو گا۔ ایسے ہی اگر دورے کی حالت میں عاقرقرحا کا سفوف اس کی ناک میں پھونک دیا جائے اور مریض کو چھینک آ جائے تو صحت متوقع ہے ورنہ نہیں۔ اسکندر الطواف کا قول ہے ہے۔ مرگی کے مریض کے پاؤں کے انگوٹھے کے ناخن کاٹ کر خون نکال کر مریض کے ہونٹوں اور آنکھوں کے درمیان پیشانی پر لگانے سے دورہ ختم ہو جائے گا مریض فوراً ہوش میں آ جائے گا۔

حکیم بقراط کا قول ہے۔ مرگی کا مریض دورے میں اگر زمین پر گر جائے اس میں حس و حرکت بالکل نہ ہو تو وہ لاعلاج ہے۔ اگر اتنی شدت نہ ہو تب بھی علاج مشکل ہے۔ دماغ اعضاء کا سردا ہے۔ حس و حرکت کا مرکز ہے۔ اگر مرض اتنا غلبہ کرلے گا تو علاج مشکل ہو جاتا ہے اس لئے کہ دل و جگر کی حرکت کا مرکز بھی دماغ ہی ہے۔ ہم نے پہلے بیان کیا ہے دماغ کے دو حصے اور تین خانے ہیں۔ کبھی مرگی کے مرض کا تعلق دماغ کے مقدم سے کبھی موخر سے کبھی تمام دماغ سے ہوتا ہے۔ مرگی کی شدید قسم وہ ہے جس کا تعلق قوت متفکرہ اور قوت حافظہ کے مرکز سے ہو۔ اگر تعلق صرف قوت حافظہ کے مرکز سے ہے۔ تو مرض ہلکی قسم کا ہے۔ اگر مرگی کا تعلق دماغ کے مقدم حصے سے ہے۔ جو حس مشترک اور قوت خیال کا مرکز ہے۔ ایسے مریض کو مختلف خیالات آتے ہیں۔ وہ چیخیں مارتا ہے، اور یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے چاروں طرف بانسری بجانے والے بازی گروں کا جم غفیر ہے۔ اگر مرگی کے مرض کا تعلق وسط دماغ سے ہے جو قوت متفکرہ کا مرکز ہے۔ ایسے مریض کی مشابہت اس آدمی سے ہے جو کمرے میں بند ہو کر

روشندان کھول کر کمرے کی چیز روشندان سے باہر پھینکنی شروع کر دے۔

ایسے مریض کو کسی قسم کا خیال نہیں رہتا۔ مگر پہلی قسم کا مریض خیال رکھتا ہے مگر اپنی حرکت کو غلط نہیں سمجھتا۔ اس کی وجہ ردی قسم کی بارد خلط ہے جس نے عقل میں فساد پیدا کر دیا ہے۔ زہریلے اور حشرات الارض سردی کے موسم میں ٹھنڈ سے بچنے کے لئے زمین کے اندر چلے جاتے ہیں۔

اگر مرض کا تعلق موخر دماغ سے ہے وہ قوت حافظہ کا مرکز ہے۔ تو اس کو ایسے واقعات پیش آئیں گی جیسے روم کی ایک جماعت کو پیش آئے تھے۔ روم کی فوجیوں کو جنگ کے دوران ایک جگہ متواتر مردہ جانوروں کی بدبو سونگھنے کا اتفاق ہوا۔ اس بدبو سے ان کی قوت حافظہ ختم ہو گئی۔ وہ اپنا اور اپنے باپ دادا کے نام بھول گئے۔ ان میں کچھ لوگ اپنے آپ کو مٹی کا سمجھتے تھے اگر ان سے کوئی چیز ٹکرا گئی تو وہ ٹوٹ جائیں گے۔ کچھ لوگ یہ خیال کرتے ان پر آسمان گر رہا ہے وہ خوف سے چیخیں مارتے اِدھر اُدھر بھاگتے تھے۔ کچھ لوگ خود کو مست اونٹ سمجھ کر لوگوں سے دور بھاگتے۔ کچھ لوگ خود کو مرغ سمجھ کر مرغ کی طرح آوازیں نکالتے تھے۔ ہمارے زمانے میں عقل کی خرابی کے چند واقعات ایسے رونما ہوئے جو پہلے کبھی نہیں سنے۔ جیسے ایک نصرانی کو گھاٹا ہوا تو اس نے اس صدمے سے ایک رات اپنی گردن کاٹ لی لوگوں نے اس کو روکا اس کا علاج کرایا اس کے صحتیاب ہونے پر اس سے معلوم کیا تم نے یہ حرکت کیوں کی۔ اس نے بتایا اسے ایسا محسوس ہوا کہ اس کے مکان کو چاروں طرف سے مرد اور عورتوں نے گھیر لیا ہے۔ کچھ لوگ کہہ رہے ہیں تم کو اس نصرانی پر تعجب نہیں یہ اپنے آپ کو پاکباز ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر اس نے ایک مسلمان عورت سے زناء کیا ہے۔ ایک آدمی بولا اس کو گرفتار کر لو یہ بھاگ نہ جائے۔ ایک نہ کہا اگر تم نے اس کو گرفتار نہ کیا تو یہ کنوئیں میں اپنے آپ کو روپوش کر لے گا۔ کچھ لوگوں نے کہا اس کو قید سے رہائی کی کوئی صورت نہیں سوائے اس کے کہ یہ اپنے آپ کو ذبح کرے۔ ان آوازوں کے خوف سے اس نصرانی نے اپنی گردن کاٹنی شروع کر دی۔ گردن کاٹنے سے اس پر غشی طاری ہو گئی اور وہ گر پڑا۔ علاج سے وہ صحتیاب ہو گیا اور عقل کام کرنے لگی۔ میں نے اور دو آدمیوں کو دیکھا انہوں نے عقل ماؤف ہونے کی وجہ سے اپنی گردنیں خود کاٹ لیں، اور مر گئے۔ ایسے ہی میں نے طبرستان، دیلم میں مردوں عوروں کو خوف اور غم کی وجہ سے درختوں سے لٹک کر پھانسی کھاتے دیکھا ہے۔

حکیم بقراط کا قول ہے۔ اس طرح کے دماغی امراض کا سبب یہ ہے۔ کہ انسانی نفوس کو ظلمت اور تاریکی سے نفرت ہے اور نور د روشنی کی طرف جانی کی فطری اور جبلی رغبت موجود ہے۔ دماغ نفس ناطقہ کا مرکز و محل ہے۔ اس سے تاریک بارد بخارات جب بھی دماغ کی طرف چڑھتے ہیں تو نفس ناطقہ ڈرتا ہے کبھی س پر غم طاری ہو جاتا ہے کبھی وحشت اور خوف کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایسے آدمی کی مثال ایسے ہے جیسے سورج کے سامنے بادل یا کہر آ جائے تو اس کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے۔ ایسے ہی جب دماغ میں نفس ناطقہ کے سامنے ردی بخارات آ جائیں تو اس کی قوتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس کی وجہ سے اس پر دحشت، خوف، غم، گھبراہٹ مسلط ہو جاتی ہے۔ ایسا مریض جس کے دماغ میں ردی بخارات ہوں وہ اپنے کانوں یا

دماغ میں مختلف آوازیں سنتا یا بھنبھناہٹ محسوس کرتا ہے۔ جبکہ باہر کی فضاء میں کوئی آواز یا بھنبھناہٹ موجود نہیں ہوتی۔

ایسا مریض اپنی آنکھوں کے سامنے چنگاریاں، تلملے، مکھیاں یا ایک چیز کی دو چیزیں دیکھتا ہے۔ یہ اس بناپر ہوتا ہے کہ دماغ میں اس کے اسباب موجود ہوتے ہیں۔

یہ مرض نفخ اور مراق سے پیدا ہوتا ہے۔ یا مراق میں فساد پیدا ہونے کے سبب سے ہوتا ہے۔ یا معدے کے فساد سے ہوتا ہے۔ کیونکہ فاسد بخارات دماغ کی طرف جاتے ہیں اور دماغ میں فساد برپا کردیتے ہیں۔ اگر صفراء بلغم سے ملتا ہے تو کم عقلی۔ یاوہ گوئی، ہذیاں کی کیفیت ہوتی ہے۔ اگر صرف صفراء ہو تو دماغی عوارض کے ساتھ پیٹ میں مروڑ۔ دھوئیں دار ڈکاریں۔ مزکڑوا، پیاس کی شدت، پیشاب میں زردی کا غلبہ۔ اگر بلغم کی خلط بھی جمع ہو جائے۔ تھوک کی کثرت، کھٹی ڈکاریں، ہوتی ہیں۔ کبھی مرض کا سبب بعض اعضاء ہوتے ہیں۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ مرض کے دورے کے وقت عضو مخصوص سے بخارات اٹھتے محسوس ہوتے ہیں۔

جالینوس نے بھی یہی کہا ہے۔ میں اس کو اس کے علاج میں بیان کروں گا۔

پانچواں باب

دماغی امراض کے علاج میں

مرگی لاعلاج مرض ہے اس سے شفاء تقریباً ناممکن ہے۔ تو اس کی بات کرنا ہی فضول ہے۔

کہا جاتا ہے۔ مرگی کے مریض کے سرپر۔ گل بابونہ، مرزنجوش، اکلیل الملک، شبت (سویا۔) برنجاسف کے جوشاندے کا نطول (دھارنے کا پانی) کیا جائے مفید ہے۔ یا مرگی والے کے سر پر ان دواؤں کی گرم تکمید (ٹکور کرنا، پوٹلی سے سکائی کرنا) کی جائے۔ یا مریض کے سر پر روغن رازقی، روغن بادام تلخ، روغن سنبل الطیب، روغن خطار کی مالش مفید ہے۔

مریض کے نتھنوں میں، کندش دورتی، کا سفوف بنا کر ڈالیں یا اس کی نسوار کریں مفید ہے۔ یا اتنی ہی مقدار میں عاقرقرحا یا سکبینج اصفہانی کا سفوف بطور نسوار استعمال کریں۔ یا جندبیدستر، صبر، جاوشیر۔ ایک یا دو جو کے برابر کا سفوف لیکر مریض کے نتھنوں میں نسوار کی طرح استعمال کرائیں۔ یا مریض کے حلق میں تریاق اکبر، یا شیلثا یا بجزینا تین ماشہ ناک میں ٹپکائیں۔ یا ان دواؤں میں سے بعض دوائیں کالی مرچ کے دانے کے برابر لیکر آب مرزنجوش میں ملا کر ناک سے سڑکیں۔ مریض کو خوراک ہلکی اور لطیف ہونی چاہئے۔ جیسے گوشت تیتر کا، دودھ، نمک، مچھلی، سودا پیدا کرنے والی خوراک سے پرہیز کریں میٹھے پانی کے حمام سے غسل کریں۔ مریض اگر غلیظ آب ہوا والے شہر میں رہائش پذیر ہے تو اس کو فرحت افزا

مقامات کی طرف جانا چاہئے، اور ان دواؤں کے مرکب سے غرغرہ کریں۔ سکنجبین ایک اسکربہ (تقریباً دس تولہ ڈیڑھ ماشہ) شہد ایک چمچ، قدرے رائی، زعفران نصف دانق (تقریباً دو رتی) عاقر قرحا چار رتی۔ ان کو پیس کر شہد میں ملا دیں اس سے غرغرہ کریں۔ یہ تمام علاج اس کے لئے ہیں جس کا مادہ بارد ہو اور مرض کا مادہ صرف دماغ میں ہو۔

اگر مرض سوداء کے فساد سے ہے اور یہ فساد دماغ کے سوا تمام جسم میں بھی ہے تو فصد سے علاج کریں۔

اور اس کو ایارج فیقرا، ایارج جالینوس یا ار کاغانیس، شیشا، اشیاذ رمطوس پلائیں۔

اگر اس کا سبب دم محرق (جلا ہوا خون) کا انصاب ہو جو خلط سودا کی طرف مستحیل ہو گیا ہے۔ تو اکحل نام کی ورید (رگ) کا فصد کھولنا فائدہ مند ہو گا۔

اس کے لئے یہ مطبوخ (جوشاندہ) پلائیں۔ خیار شنبر، ایارج فیقرا کے ساتھ پلائیں۔ تیل ملین قسم سے ناک میں سعوط کرائیں۔ غذا معتدل دیں۔ مثلاً چڑیوں کا گوشت گرم مصالحہ کے بغیر دیں، اور ربیع کے زمانہ میں مریض کو ماء الجبن کا استعمال کرائیں۔ خاص کر جبکہ اس میں مسہل سودا ادویات کا سفوف ملایا ہو۔

اگر مرض کا سبب احتراق صفراء ہو تو اس حالت میں بارد اور رطب دواؤں سے علاج کریں، اور ملین قسم کے روغن جیسے روغن بنفشہ کی مالش سر پر کرائیں۔ اس روغن میں اس عورت کا دودھ ملائیں جو لڑکی کو دودھ پلاتی ہو۔ مریض کے سر پر بارد دواؤں کے جوشاندہ کا نطول کرائیں، اور سرد تر غذا کھانے کو دیں۔ مریض کے سر پر گدھی یا بکری کا دودھ دوائیں۔ غلیظ غذا سے مکمل پرہیز کریں۔

سر کے مرض میں ایسے بارد رطب (سرد تر) امراض جن سے شفاء پانا مشکل ہو۔ ان کے علاج میں یہ طریقہ کار اور ادویات مفید ہیں۔ پہلے مریض کا سر مونڈوا دیں۔ اس کے بعد، تخم حرمل، بورق احمر، فربیون، سداب، خردل، ہم وزن کا سفوف بنائیں۔ اس سفوف کو آب مرزنجوش میں ملا کر مریض کے سر پر طلاء کرائیں۔

نوجوان عمر کے مریض کی یہ دواء نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ دواء بہت زیادہ گرم ہے۔ جوان اس دواء کو استعمال نہ کریں۔ خاص کر موسم گرما میں مکمل پرہیز کریں۔ اس کی تعدیل کے لئے یہ دوائیں ملائیں۔ قدرے بیضہ مرغ، روغن گل، میں خمر کے سرکہ آمیزش کریں۔ تو یہ معتدل ہو جائے گا۔ تعدیل کے بعد جوان بھی استعمال کر سکتا ہے۔ سکندر انفیلیہ ف اور الاسکندر الاسطفن نے کچھ ایسی دواؤں کا ذکر کیا ہے جن کو وہ مجرب کہتے ہیں اور ان کی افادیت ان کے نزدیک مسلم ہے۔ وہ دوائیں یہ ہیں۔

ابابیل کے بچہ کا پیٹ چاک کیا جائے تو اس کے پیٹ یا گھونسلے سے دو پتھر نکلیں گے ایک سفید دوسرا سرخ ہو گا۔ سرخ پتھر کو کپڑے یا چمڑے میں سی کر مریض کے گلے میں باندھ دیں تو ڈرنا بند ہو جائے اور عجیب فائدے کا ظہور ہو گا۔ سفید پتھر کو مرگی کے مریض کے سر پر رکھیں تو مریض کے جسم میں حرکت

ہو گی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گا۔

دوسری تدبیر: پالتو بکری کے ساتھ ایسا طریقہ اختیار کریں کہ بکری کو چھینک آجائے چھینک آنے سے پہلے بکری کے سامنے کوئی کپڑا بچھا دیں تا کہ چھینک کے وقت بکری کی ناک سے نکلنے والی رطوبت کپڑے پر گرے۔ اس میں کیڑے ہوتے ہیں ان کیڑوں میں سے ایک یا تین کیڑے لیں ان کیڑوں کو کالی بکری کی کھال میں سی کر مریض کے گلے میں پہنا دیں۔ یا برگ سداب لیں وہ جنگلی ہو یا بستانی اس کی پوٹلی بنا کر مریض کے گلے میں لٹکا دیں وہ اسے وقفہ وقفہ سے سونگھتا رہے انشاء اللہ مریض کو شفاء ہو جائے گی۔

اسکندر الفیلسوف اور اسطفن الاسکندر کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس کا بارہا تجربہ کیا ہے، اور مفید پایا ہے۔

انہوں نے یہ تجربہ بھی کیا ہے۔ کہ ہرن کا دل لیں اور بانس کی چھری سے دو ٹکڑے کریں۔ ہرن کے دل میں کبھی گوشت کے مثل چھوٹی سی ہڈی نکلتی ہے۔ اس کو خشک کر کے لوہے کی پتری میں بند کر کے مریض کے بازو پر باندھ دیں۔ تو مرگی کے مریض کو شفاء ہو جائے گی۔ یا مرگی کے مریض کو آب برگ حرمل سے سعوط کرائیں۔ یا عود صلیب مریض کی گردن میں لٹکا دیں مفید ہے۔

بلغمی، سوداوی، مرگی کے جملہ امراض میں یہ علاج مفید ہے۔ حرمل ایک سو درہم (۲۹ تولہ ۲ ماشہ) لیکر گہرے سرخ رنگ والے بیل کے پیشاب میں تین دن بھگو دیں۔ جو پیشاب جذب ہونے سے رہ جائے اس کو پھینک دیں حرمل کو دھوپ میں سکھا لیں۔ اس کا سفوف بنا کر سرکہ میں بھگو دیں اور ابہل، وج، پچاس درہم (۱۴ تولہ ۷ ماشہ) لیکر سفوف بنا کر اسی سرکہ میں بھگو دیں، اور جاوشیر ایک سو درہم (۲۹ تولہ ۲ ماشہ) لیکر سرخ گہرے رنگ والے بیل کے پیشاب میں ایک دن رات بھگو کر رکھیں۔ پھر اس کو اچھی طرح مل کر صاف کر لیں۔ ان تمام دواؤں کی معجون بنائیں، اور اس کو سبز رنگ والے شیشہ کے مرتبان میں بھر لیں۔ اس دواء سے بھرے مرتبان کو چالیس دن دھوپ میں رکھیں، اور دن میں ایک مرتبہ چمچے سے اس کو چلائیں۔ تا کہ تمام اجزاء آپس میں مل جائیں۔ جب اس میں پیشاب خشک ہو جائے تو پانچ دن تک اس میں تھوڑا تھوڑا پیشاب ڈالتے رہیں۔ اس کے کھانے کی مقدار ۳ درہم (1/2 ۱۰ ماشہ) نیم گرم پانی کے ساتھ کھا لیں۔ اس دواء کا استعمال دو ہفتہ تک کریں۔ اس دوران نمک، دودھ، جماع سے پرہیز کریں۔

یا تازہ حرمل کو کچھ عرصہ تک سونگھتے رہیں مفید ہے۔ یا حرمل کا پانی مریض کی ناک میں ٹپکائیں مفید ہے۔

مرگی اور بچوں کے ریاح کے لئے ہرن کا دماغ لیکر اس کو روغن گل میں ملا کر مریض کی کنپٹیوں اور حلق پر طلاء کریں افاقہ کرتا ہے یا مریض کو عاقرقرحا سونگھائیں یا کپڑے سے باندھ کر مریض کے بازو پر باندھیں۔ یا مریض کے بازو پر بالکل کالے کتے کے بال باندھیں۔ یا مریض کے گلے میں عود صلیب باندھیں۔ میرے والد مندرجہ ذیل دواء کے متعلق کہا کرتے تھے یہ مرگی، اخلاط خبیثہ جنون کے لئے فائدہ

مند ہے۔ حرمل چار حصہ، جاوشیر، ایک حصہ، باریک پیس کر شہد میں یکجان کر دیں۔ (میفختج (انگور) میں جوش دیا ہوا پانی) ملادیں اور شیشہ کے مرتبان میں بھر کر دھوپ میں رکھیں۔ خشک ہونے پر انگور کا پانی اور ملا کر پھر دھوپ میں رکھیں۔ یہ عمل تین دفعہ کریں۔ جب انگور کا پانی خشک ہو جائے تو محفوظ کر لیں۔ قابل استعمال ہے۔

یہ دواء مرگی اور اس عورت کے لئے جسے پہلے حمل کے بعد دوبارہ حمل نہ ٹھہرتا ہو۔ حرمل ایک من (چالیس تولہ آٹھ ماشہ) کو تیس رطل (ایک رطل ۳۴ تولہ ۹ ماشہ) شراب میں بھگو کر جوش دیں۔ ایک چوتھائی خشک ہونے کے بعد اس کو محفوظ کر لیں۔ مرگی کے مریض کو روزانہ دس درہم پلائیں۔ عورت کو دس درہم سے کم پلائیں۔ دواء کا استعمال اس وقت تک کریں جب تک مریض کو قے نہ آئے۔ اس کے بعد علاج بند کر دیں۔

سعوط ناک میں ٹپکانے والی دواء صرف تین دن استعمال کریں۔ اللہ کے فضل سے یہ دواء مرگی، دماغ کے امراض بارد۔ لقوہ، فالج کے لئے مفید ہے۔ نسخہ، مر، جاوشیر، حرمل، سکبینج، فلفل، دار فلفل، اشق، جندبیدستر، فرفیون، بول سگ اسود۔ سب ہم وزن ان کو پیس کر سرکہ میں تر کریں، اور کالے کتے کے پیشاب میں گوندھیں۔ پھر سبز رنگ شیشہ کے مرتبان میں بھر دیں اور ایک یا دو ہفتہ محفوظ رکھیں۔ پھر ہر ماہ کے ابتدائی ۱، ۲، ۳ درمیانی ۱۴، ۱۵، ۱۶، آخری ۲۷، ۲۸، ۲۹، تاریخوں میں تین دن تین تین قطرے مریض کی ناک میں ٹپکائیں۔ فالج، لقوہ، کے مریض کی ناک میں روزانہ ٹپکائی جائے۔ اگر دواء کے استعمال سے حرارت میں ہیجانی کیفیت ہونے لگے تو دوائی کا استعمال بند کر دیں۔ کچھ دن ٹھہر کر پھر استعمال کرائیں۔

غرغرہ کی دواؤں کا ذکر انشاء اللہ ہم نسیان اور صرع کے بیان میں کریں گے۔ جو گولیاں امراض ریاحی، جنون، فالج، بواسیر میں مفید ہیں۔

نسخہ: بیخ کبر، دانہ حرمل، بیخ حرمل، تخم حنظل، بیل کا کوہان۔ ہر ایک دواء دو اوقیہ (۵ تولہ ۷ ماشہ) کے برابر لیں۔ اگر معالج بہتر سمجھے تو بارہ سنگھا کا سینگھ، سانپ کی کینچلی، تخم کرات کا اضافہ کر لیں۔ ان کو پیس کر کالی مرچ کے برابر گولیاں بنالیں۔ گولی کو قیف والی انگیٹھی میں ڈال کر مریض کو دھونی دیں۔ اگر بواسیر کے مریض کو دھونی دینی ہو تو قیف مریض کے مقعد کے نزدیک کر دیں کہ دھواں مقعد کو لگے۔ دھونی کے لئے پانچ یا سات گولی کافی ہیں۔ اس دھونی سے مریض کا پیٹ نرم اور آنتوں میں تکلیف نہیں رہتی ان گولیوں کی دھونی درد قولج کے لئے بھی مفید ہے۔

چھٹاباب

سر کے امراض جو معدے اور مراق سے پیدا ہوتے ہیں

سر کے جو امراض معدے اور مراق کی وجہ سے ہوں ان کے لئے برگ شبت کے جوشاندے سے قے کرانا مفید ہے۔ یا کنکرزد اور تخم بھوامیں سے کسی ایک کے ساتھ معالج اپنی صواب دید کے مطابق ایک مثقال (۰۴ ماشہ) نیم گرم پانی میں شہد ملا کر پلائے مفید ہے۔ اس کے استعمال سے پہلے چھوٹی مولی کھلائے اس کے بعد نیم گرم پانی یا جوشاندہ شبت پلائے۔ قے کے بعد مریض کو لطیف ہلکی غذا دیں، اور ایارج فیقرا شہد کے پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر مریض کے معدے میں بلغمی رطوبت ہو تو اسطیخقون یا صبرزد اور مصطگی کی گولیاں بنا کر دیں یا جوارش کمونی۔ یا جوارش فلافلی استعمال کرائیں اور مریض کے سر پر شبت کے جوشاندہ کا پانی بہائیں، اور مریض کے پردہ مراق اور معدے پر ان دواؤں کا ضماد کرائیں جو مادے کو پگھلائیں اور معدے کو قوت دیں جیسے لخلخہ اور دیگر خوشبودار ادویہ جو مقوی معدہ و مراق ہوں۔ ایسی نبیذ پلانے سے پرہیز کریں جن کی وجہ سے بخارات سر کی طرف جائیں۔ اگر مریض کے معدے میں صفراء ہو تو کدو کا شوربہ، بھوے کا ساگ، اور زیرباج (گوشت، سرکہ، لونگ سے تیار ہوتا ہے) قسم کی غذا دیں۔ معدے کا تنقیہ ایسی اشیاء سے کرائیں جو مسہل (دستاور) ہوں اور معدے میں صفراء کو داخل نہ ہونے دیں۔ معدے پر یہ ضماد کرائیں۔ نسخہ مشک لاذن (UAUPANUM) گل سرخ، تین تین درہم۔ غالیہ (عنبر، لوبان کا مرکب) دو درہم، زعفران، قرنفل، جوزبوا، مصطگی رومی ہر ایک ۱/۴ درہم۔ ان دواؤں کا سفوف بنا کر روغن قسط میں پگھلا کر ضماد کرائیں یہ ضماد انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔

جالینوس کا قول ہے۔ ایک جوان کی پنڈلی سے ریح بارد دماغ کی طرف چڑھتیں تھی اور اس کی عقل کو مختل کر دیتیں تھیں۔ اس کی پنڈلی میں ایک خاص قسم کا بارد مادہ تھا جب وہ حرکت کرتا تو اس کے بخارات دماغ میں جا کر عقل کو ناکارہ کر دیتے تھے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ بچھو، کنکھجورے کا زہر مقدار میں کم ہونے کے باوجود ایسا کام کرتا ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ اس کی سمیت (زہر) پورے جسم میں پھیل کر ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے۔

جالینوس کا قول ہے۔ ایسے مریض کے مرض میں جس وقت شدت ہو تو اس ماؤف مقام سے اوپر پنڈلی کو باندھیں اس سے مرض میں کمی ہو جاتی ہے، اور پنڈلی کو گرم کرنا مفید ہے۔ بذریعہ اسہال فاسد مادے کا اخراج فائدہ مند ہے، اور شیطرج کا ضماد اس جگہ لگانا مفید ہے۔ وہ مادہ لطیف ہو کر اس جگہ سے ہٹ جاتا ہے۔ ورزش یا جسمانی حرکت کے بعد مریض کو حمام میں متعدد بار داخل کریں، اور کھانا کھانے سے قبل معدے اور پنڈلیوں پر گرم پانی ڈھالیں۔ اس کے بعد مریض کو پانی کے ٹب میں بٹھائیں اور سرد

پانی مریضوں کے سر پر ڈالیں تا کہ بخارات سر کی طرف نہ جا سکیں۔ اس کے بعد تنقیہ امعاء کے لئے درج ذیل دواؤں کے جوشاندے سے حقنہ کرائیں۔

گل بابونہ، تخم شبت، پستاں، عناب، تخم خطمی کو ضرورت کے مطابق پانی میں جوش دے کر چھان لیں۔ جوشاندے میں روغن گل، قدرے سرکہ ڈال کر حقنہ کرائیں، اور درج ذیل ادویہ سے سعوط تیار کریں۔ اس سعوط کو بار بار ناک کے ذریعہ سڑکوانا چاہئے۔ نسخہ مشک ایک درہم، زعفران ایک درہم، صبر ایک درہم، کافور ۲/۱ درہم، چینی دو درہم ان کا باریک سفوف بنا کر ایسی عورت کے دودھ میں حل کیا جائے جس کی لڑکی پیدا ہوتی ہو۔ مریض اس سعوط کو بار بار ناک میں سڑکتا رہے۔

اسکندر اور اصطفین کا قول ہے۔ کہ انہوں نے مرگی کے لئے اس نسخے کو اپنے بزرگوں سے ورثہ میں پایا ہے۔ بارہا تجربہ کیا ہے۔ انتہائی مجرب ہے۔

نسخہ: عاقرقرحا ٦ تولہ، شہد ایک پاؤ کی معجون بنائیں اس کی گیارہ خوراک کر کے روزانہ ایک خوراک کھلائیں۔

وحشت، خوف، بزدلی اگر احتراق دم کی وجہ سے ہو تو اکحل کی فصد کھولیں اور خون کے صاف آنے تک خون نکالیں۔ اگر خون کا رنگ سیاہ اور خون غلیظ نہ ہو تو فصد کو فوراً بند کر دیں اور مریض کو اصطیقون پلائیں۔ اس کے بعد دواء المسک اور شیلثا (وہ چھوہارہ جس کی گٹھلی نرم کچی ہو) دیں، اور لطیف ہلکی غذا دیں۔ جیسے چوزہ، مرغ، تیتر، یا نر مرغ کے گوشت کا شوربہ، مشروب میں شہد، چینی، مصری کا شربت۔ نیم گرم میٹھے پانی سے غسل کرائیں۔ ان علاجوں کا مقصد مریض کو خوش و خرم و مسرور رکھنا ہے۔ یہ مقصد خوش طبعی و لطائف سے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ مریض کو غم اور جدائی کا احساس نہ ہونے دیا جائے۔

وحشت اور جبن کی وجہ اگر احتراق دم ہے تو ماہ فروری کی کسی رات میں مریض کی فصد کھولیں اور اتنا خون نکالیں کہ چہرہ زرد اور آنکھیں خشک ہو جائیں اور غشی کی حد تک خون نکالنا مفید ہے۔ اس کے بعد نیم گرم میٹھے پانی سے غسل کرائیں، اور تین دن روغن بنفشہ سے سعوط کرائیں۔ بنفشہ کے روغن میں ایسی عورت کا دودھ ملائیں جس کے لڑکی پیدا ہوتی ہو۔ مریض کے جسم اور سر کو تر رکھیں، اور ایارج فیقراء کا پانی پلائیں۔ اس کے سر پر جونکیں لگوائیں، اور اس کا خاص خیال رکھیں کہ مریض چھلانگ نہ لگائے، اور مریض کے پاس اس کے بھائی بندوں کو جمع کر لیں تا کہ وہ ان سے شرم و حیاء کرے۔ اگر وہ کوئی غلط حرکت کرے تو اس کے عزیز اس کو ڈرائیں لعنت ملامت کریں۔

وسوسہ کے ساتھ کبھی حمیٰ اور ورم حاد بھی ہوتا ہے۔ تو پہلے حمیٰ کا علاج بارد اور رطب دواؤں سے کریں پھر وسوسے کا علاج کریں۔ بقراط کا قول ہے۔ حمیٰ کی ساری قسموں سے حرارت اور یبوست میں ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ اس کے سے بارد اور رطب اشیاء مفید ہیں۔ اگر حمیٰ (بخار) کے ساتھ ہذیان ہو تو یہ علامت ہے اس بات کی ہے کہ بخارات حارہ دماغ کی طرف چڑھ رہے ہیں۔

اگر بخار اترنے سے ہذیان ختم ہو جائے تو یہ علامت ہے کہ ہذیان بخار کی وجہ سے تھا۔ اگر بخار اتر جائے مگر ہذیان باقی رہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ ہذیان کا سبب نفس دماغ میں ہے۔ تو دماغ کی خشکی کو دور کرنا اور اس میں تری پیدا کرنے سے فائدہ ہوگا۔ اگر بخار کے ساتھ مریض کے دماغ میں ورم بھی ہے تو ہذیانی کیفیت میں مبتلا ہونے سے پہلے اس کو بیداری میں وسوسے اور خواب میں ڈراؤنی اشکال و مناظر کا دیکھنا، اور آنکھوں میں خشکی اور سرخی ہوگی تو مریض کی نبض صغیر اور صلب (سخت) ہوگی اور مریض بے چین ہوگا۔ اپنے بستر پر اچھلے کودے گا۔ اگر مریض کمزور ہے کہ وہ اچھل کود نہیں سکتا تو وہ اپنے ہاتھوں سے کسی چیز کو تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔ کہ گری ہوئی کسی چیز کو اٹھا رہا ہے یا شکار کو پکڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔

اصطفن کا قول ہے۔ وسوسہ والے مریض یا کم خوابی کے مریض کا بہترین علاج اس کو آرام میں رکھنا نیند کے مواقع فراہم کرنا اس کے سر پر نیم گرم پانی، کا جوشاندہ بہانا مفید ہے۔ اس کی غذا میں کاسنی، خس، ککڑی، انار دانہ مفید ہے۔ اگر وہ شراب کا عادی ہے تو شراب کو پتلا کر کے پلائیں، اور اس کا آخری علاج یہ ہے کہ پیشانی کے رگ کی فصد کھولی جائے۔

ساتواں باب

دماغ کے بارے میں بقراط کے اقوال

بقراط کا قول ہے۔ دماغ کا پردہ اگر پھٹ جائے یا چیخ جائے تو مختلف آوازیں اور ٹیس محسوس ہوتی ہیں۔ اس حالت میں قلب کا مزاج بارد ہو جاتا ہے، اور نتھنوں سے خون آنے لگتا ہے۔ ایسے مریض کے معدے کو اسہال کے ذریعہ سے خالی رکھا جائے اور اسہال کے بعد نیم گرم اشیاء دی جائیں تاکہ معدے کے بخارات دماغ کی طرف نہ جائیں۔ دماغ میں انصداع (جھلی پھٹنے یا چٹخنے) کی کیفیت شدت حرارت یا برودت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ اگر دماغ کے صفاق (جھلی) پھٹ جائے تو مریض کو لازمی طور پر بخار اور قے کی تکلیف ہو جائے گی۔ بخار مرض کی شدت کی وجہ سے ہوتا ہے اور قے کا یہ سبب ہوتا ہے۔ دماغ صفراء کو جذب کرتا ہے۔ وہ صفرا پھر معدے کی طرف گرتا ہے تو قے لانے کا سبب بنتا ہے۔ اگر دماغ میں خدر (سستی) پیدا ہو جائے تو کان میں ٹیسیں محسوس ہوتی ہیں۔ سر بوجھل ہو جاتا ہے۔ پیشاب زیادہ آتا ہے۔ ناک سے رطوبت آتی رہتی ہے۔ اس صورت میں سر کو استرے سے مونڈنا چاہئے اور سر پر ربڑ کی بوتل میں گرم پانی بھر کر رکھیں بوتل کا پانی ٹھنڈا ہو جائے تو پھر گرم پانی بھر دیں۔ دماغ میں کبھی حرارت شدید ہو جاتی ہے تب بھی پیشاب کثرت سے آتا ہے۔ حرارت دماغ کے بلغم کو پگھلا دیتی ہے۔ تو وہ پگھلا ہوا مادہ نیچے کی طرف اترتا ہے تو پیشاب قطرے قطرے ہو کر آتا رہتا ہے اور نظر

کی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ دماغ میں کبھی ورم حار پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسا مریض چار دن سے زیادہ زندہ نہیں رہتا۔ اگر مریض بچ جائے مرض سے نجات مل جائے تو اسکا علاج بارد اور ملین دواؤں سے کرنا چاہئے۔ ان دواؤں میں مادہ کو رقیق کرکے خارج کرنے کی قوت ہونا ضروری ہے جیسے عنب الثعلب، گل بابونہ، گل بنفشہ، تخم کتان، انکو پانی میں پکا کر مریض کے سر پر بہائیں یہ عمل متواتر کریں۔ مریض کے سر پر عورت کا دودھ دوہا جائے اگر یہ نہ ہو سکے تو عورت کا دودھ مریض کے سر پر ملا جائے، اور مریض کسی ایسی عورت کا دودھ سڑکے جس کے لڑکی ہو اور اس دودھ میں روغن بنفشہ بھی قدرے ملایا جائے۔ اگر مریض کو قبض ہو جائے تو خیار شنبر اور منقی سے قبض کو دور کریں۔

آٹھواں باب

کان بجنے اور بھنبھناہٹ کا سبب و علاج

جو بخارات دماغ میں مقید ہو کر چکراتے ہیں تو کانوں میں بھنبھناہٹ اور سنسناہٹ سنائی دیتی رہتی ہے۔ اس میں ایارج فیقراء کو پینا اور ایسے پانی کی انکباب (بھاپ) لینا جس میں گل بابونہ، مرزنجوش بنفشہ جوش دیئے گئے ہوں مفید ہے۔ اگر ان امراض کے ساتھ ساتھ مریض کو نیند نہ آتی ہو تو پوست خشخاش اور جو کو صاف کرکے ابال کر اس جوشاندے کو مریض کے سر پر بار بار بہائیں، اور روغن بنفشہ میں اس عورت کا دودھ ملائیں جس کے بچی ہو۔ مریض اس کو بار بار ناک میں سڑکتا رہے۔ مریض کے سر پر بکری کا دودھ دوہنا بھی مفید ہے۔ تخم کاہو کا جوشاندہ پئیں۔ میٹھے گرم پانی سے غسل کریں۔ افیون کو خس کے پانی میں حل کرکے پیشانی پر لیپ کریں۔ ان تدابیر سے مریض کو نیند آجائے گی۔

نواں باب

دوار (سر چکرانا) سدر (چکاچوند، آنکھوں کے آگے اندھیرا آجانے) کا علاج و علامات

سر چار وجہ سے چکراتا ہے۔ (۱) معدے کی رطوبت بلند ہو کر دماغ میں جاتی ہے تو چکر آنے لگتے ہیں۔ (۲) سورج اور آگ حرارت سے دماغ کے اندر کی رطوبت میں ہیجان پیدا ہونے کی وجہ سے

چکر آنے لگتے ہیں۔ (۳) دماغ کے اندر لیس دار خلط بارد کثرت سے پیدا ہو جاتی ہے تو سر چکرانے لگتا ہے۔ (۴) دماغ میں ریاح کی موجودگی چکر کا باعث بنتی ہے۔ یہ کیفیت اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب مریض کسی چیز کو گھومتے ہوئے دیکھے۔ جیسے گاڑی کے پہیے۔ یا چکی چلتی ہوئی یا پانی میں بھنور پڑتے ہوں۔ مریض کی نظر جب چکراتی چیز پر پڑتی ہے تو اس کو ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہوتی ہے یا بلندی سے نیچے کو دیکھے تو چکر آنے لگتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جو فضلات یا ریاح دماغ میں موجود ہوتے ہیں وہ گردش کرنے لگتے ہیں یہ گردش بالکل ایسے ہے جیسے کوئی آدمی کھڑے ہو کر اپنی جگہ چکر کاٹ رہا ہے۔ دماغ میں مختلف حرکات پیدا ہوتی ہیں۔ جیسے مکڑی کی حرکات مختلف سمتوں کو ہوتی ہیں۔

ارکاغانیس کا قول ہے۔ اس مرض کے مرکزی اسباب دماغ یا معدے میں ہوتے ہیں۔ اگر اس کے اسباب دماغ میں ہوں گے تو مریض چکر آنے سے پہلے کانوں میں بھنبھناہٹ کی آواز، سر درد اور تمام جسم میں بھاری پن محسوس کرے گا۔ اگر اس کا مرکز معدہ ہوتا ہے تو چکر آنے سے پہلے دل میں درد، متلی، قے، ابکائی وغیرہ آنے لگتی ہے۔ علاج، کان کے پیچھے کی رگ کا فصد کھولنا یا اکحل کی فصد کھولن اور ایارج فیقرا، اور شیار و بطوس کو پلائیں۔

دسواں باب

نسیان (بھول) کابوس (سونے میں ڈرنے) کی علامات و علاج

لیس دار بلغم اور رطوبت دماغ پر چھا جاتے ہیں۔ کبھی یبوست کے غلبہ سے نسیان پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ شدید یبوست کی وجہ سے دماغ میں یادداشت نہیں رہتی۔ کبھی تمام جسم کا مزاج بارد ہو جاتا ہے۔ تو نسیان کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ دماغ میں کثرت رطوبت کی وجہ سے نسیان ہے۔ تو قوتِ حافظہ و فکر کمزور ہوگی۔ سر بوجھل اور نیند کی کثرت ہوگی۔ بدن میں غلبہ برودت کی وجہ سے نسیان کی علامات کا پتہ قارورہ، نبض، رنگ اور لمس سے ہوگا۔ ان عوارض اور فساد ذہن کے لئے بلاذری، تریاق، شیلتا کا پینا مفید ہے، اور ایارج فیقرا کا استعمال بھی فائدہ مند ہے۔ دیگر عاقر قرحا، صعتر، خشک مرزنجوش، دانہ انار مشوی، مصطگی، خردل اسود، ہم وزن کا سفوف بنا کر شہد میں ملا کر استعمال کریں۔ دیگر، جندبید ستر، جاوشیر، زعفران، بھیڑیے کا پتہ ہموزن لیکر سفوف بنا لیں۔ خوراک نصف دانگ، چقندر کے رس میں ملا کر ناک میں سڑکیں۔ یہ سعوط، دماغ کی برودت، فالج، لقوے کے لئے مفید ہے۔ تمام پرندوں کے پتے ان امراض اور نظر کی کمزوری کے لئے مفید ہیں خاص طور پر بجو۔ بھیڑیے کے پتے کا سرمہ ضعف بصارت کے لئے بہت مفید ہے۔

سونے میں ڈرنے کے اسباب غلیظ اور بارد غذا کے بخارات جو دماغ میں جا کر جمع ہوتے ہیں۔

انسان کے اعصاب ان بخارات کی وجہ سے حرکت نہیں کر پاتے جس سے کابوس کا مرض شدید ہو جاتا ہے اگر یہ زیادہ مدت تک قائم رہے تو مرگی کا مرض لاحق ہو سکتا ہے۔

نسخہ: قوت حافظہ، برودت دماغ، تقویت معدہ، کندر چالیس تولے آٹھ ماشہ۔ فلفل سیاہ دس درہم (۲ تولہ ۱۱ ماشہ) کا سفوف بنالیں اور چالیس دن تک روزانہ نہار منہ ایک مثقال (۱/۲ ۴ چار ماشہ) سے تین مثقال (۱/۲ ۱۳ ماشہ) تک تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔ دیگر ضرورت کے مطابق وج (بچھ) کو سبز رنگ کے برتن یا شیشی میں رکھیں اور گائے کے گھی میں ڈبو دیں پھر بیس دن تک جو میں دفن رکھیں۔ اس کے بعد روزانہ ایک ٹکڑا کھائیں۔ اہل ہند کہتے ہیں۔ ان کے بزرگوں میں سے کسی نے اس دواء کا استعمال کیا اس کو پچاس برس پرانی بھولی ہوئی باتیں یاد آنے لگیں تھیں۔ درج ذیل دواء حافظہ، صحت شباب کے لئے بہت مفید ہے۔ نسخہ، بلاذر چھے اساتیر (ایک استاد ۱/۲ ۴ مثقال کل وزن ۲۷ مثقال) کو توڑ کر گائے کے گھی میں اچھی طرح دھو کر سائے میں خشک کر لیا جائے۔ حب الخضرا، چھے اساتیر، ساذج ہندی، ہلیلہ سیاہ، چار چار مثقال، زنفل ایک مثقال، بسباسہ ایک مثقال۔ ان سب دواؤں کو باریک پیس کر چھان لیں۔ خالص شہد، گائے کا گھی ہم وزن میں دواؤں کے سفوف کو ملا دیں پھر اس میں پسی ہوئی چینی (کھانڈ) ۲۸ مثقال ملا دیں، اور اخروٹ کے برابر لڈو بنالیں۔ چالیس دن تک ایک لڈو نہار منہ دہی کی لسی کے ساتھ کھائیں یہ امراض باردہ و ریاحی امراض میں بھی مفید ہے۔

گیارہواں باب

درد سر کی اقسام و علامات اور اسباب میں

درد پورے سر یا کسی حصہ میں ہوتا ہے۔ سر کے درد کا سبب دماغ یا معدے میں ہوتا ہے۔ معدے سے بخارات اٹھ کر دماغ میں جاکر درد پیدا کر دیتے ہیں۔ جب بلغمی یا صفراوی فضلات یا معدے کے وہ بخارات جو دماغ کی طرف گئے ہیں۔ وہ دماغ یا دماغ کے خلیوں میں جمع ہو جاتے ہیں ان کو باہر نکلنے کا راستہ نہیں ملتا تو یہ دماغ کی عروق میں مقید ہو کر سر میں درد پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ درد اکثر سر کے وسط یعنی چندیا میں ہوتا ہے۔ اگر درد معدے کے بخارات سے ہے تو سارے جسم میں امتلاء کی علامت ہوگی۔ جسم بوجھل ہوگا۔ درد کبھی شدید کبھی ہلکا و پر سکون ہوگا۔ اس کے خلاف اگر درد کا سبب دماغ میں ہے تو ایک حالت پر قائم ہوگا اس میں کمی یا سکون نہیں ہوگا۔

اگر درد کا سبب صفراء ہے۔ تو نتھنوں اور منہ میں گرمی و خشکی کا احساس ہوگا۔ نبض متواتر ہوگی۔ مریض ٹھنڈک سے آرام محسوس کرے گا۔ صفراء اور مشابہ بامراض صفراء سے درد سر عموماً جوانوں کو ہوتا ہے یا ان کو ہوتا ہے جو گرم خشک آب و ہوا میں رہتے ہیں یا موسم گرما میں ان کو ہوتا ہے جو گرم د

خشک چیزیں زیادہ کھاتے پیتے ہیں۔ اگر درد سر خلط دم سے ہے تو سر بوجھل، منہ کا مزہ میٹھا، آنکھوں میں اور چہرے پر سرخی اور نبض ممتلی ہوگی۔ خلط دم اور دموی امراض کے مشابہ امراض سے پیدا ہونے والا درد سر اکثر ان کو ہوتا ہے جو سن نمو میں (بڑھوار بلوغیت کے قریب) ہوں۔ یہ درد موسم ربیع اور گرم و تر فضاء کے ممالک میں ہوتا ہے، اور ان کو زیادہ سے ہوتا ہے جو زیادہ خون پیدا کرنے والی غذا کھاتے ہیں۔ اگر درد سر کا سبب خلط بلغم ہے تو منہ میں رطوبت زیادہ ہوگی۔ سر میں بوجھ و غنودگی کا غلبہ، نبض بطی ہوگی۔

خلط بلغم اور بلغمی امراض کے مشابہ امراض سے درد سر عام طور پر بوڑھوں کو ہوتا ہے، اور موسم سرما و مرطوب ممالک میں ہوتا ہے۔ یا آرام طلب لوگوں کو زیادہ ہوتا ہے وہ مرطوب غذا بکثرت استعمال کرتے ہیں۔

اگر سر کے درد کا سبب سودا ہوگا تو مریض کا سر بوجھل ہوگا۔ نیند کم آئے گی۔ طبیعت میں وحشت، گھبراہٹ، جسم ڈھیلا، موٹا سا ہوگا۔ خلط سودا یا سوداوی امراض کے مشابہ امراض سے پیدا ہونے والا درد سر عموماً بڑھاپے کے آغاز میں ہوتا ہے۔ یا موسم خریف میں یا غمزدہ یا محنت و مشقت کرنے والے یا باردو یابس غذا کھانے والے یا خشک و ٹھنڈی آب و ہوا کے رہنے والے میں ہوتا ہے۔ جس طرح تندرست اور حساس معدہ شدید حرارت یا برودت یا تیزی سے تکلیف محسوس کرکے ہچکی لیتا ہے اور ایذاء دینے والی چیز کو خارج کر دیتا ہے۔ ایسے ہی حساس صحت مند دماغ تیز گرم یا ٹھنڈی چیزوں سے متاثر ہوکر چھینک لیکر اس تکلیف دہ موذی مادہ کو خارج کر دیتا ہے۔ اس مضرت رساں مادے کی وجہ سے درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اگر مرض کا سبب دماغ کے اندر ہے تو درد کی ٹیس آنکھ کی گہرائی تک محسوس ہوتی ہے۔ اگر درد کے ساتھ ٹیس اور چبھن بھی ہے تو مرض کے مادہ میں حدت بھی ہے۔ یا درد کے ساتھ شدید ٹیس بھی ہے تو دماغ میں ورم حاد ہونے کی نشانی ہے۔ یا درد کے ساتھ ٹیسیں پھیلی ہوئی ہوں تو دماغ میں ریاح کے مقید ہونے کی نشانی ہے۔ اگر مرض کا مادہ مزمن و فاسد ہے تو درد سر کے ساتھ بخار بھی ہو جائے گا۔

بقراط کا قول ہے۔ جس مریض کے سر میں درد ٹیس کے ساتھ ہو اور اس کی ناک یا منہ سے سیال مادہ کا اخراج شروع ہو جائے تو یہ علامت اس بات کی ہے کہ مادہ بارد ہو گیا اور ناک و حلق سے خارج ہو رہا ہے یہ مریض کے جلد صحت یاب ہونے کی علامت ہے۔

بارھواں باب

دردِ سر کا علاج

میں نے سر کے درد کی تمام اقسام کا ذکر کیا ہے۔ اگر اس کو بغور پڑھ لیا جائے۔ تو اس کو تمام

مزاجات بانجہ سے آگاہی ہو جائے گی۔

صداع حاد کے مریض کو ٹھنڈ میں رکھیں۔ کمرے میں پانی چھڑکیں، اور اس کمرے میں سرد مزاج درختوں کے پتے، پھول کی پتی بچھادیں تاکہ خنکی بڑھ جائے۔ جیسے برگ بید، بیل انگور، برگ ریحاں، گل حناء وغیرہ۔ کمرے کے کونوں میں سرد پانی برتنوں میں بھر کر رکھیں تاکہ حرارت نہ بڑھے ٹمپریچر نارمل رہے، اور مریض کے سر پر گلاب کا عرق، روغن گل، سرکہ اور کافور میں ملا کر رکھیں۔ یا برگ خرفہ کا عرق نکال کر سر پر رکھیں۔ یا برگ عنب الثعلب و برگ بید مشک کا عرق نکال کر سر پر رکھیں۔ یا برگ زسیادار یا برگ بانس، کھیرا اور ککڑی کے قشور کے ساتھ روغن گل اور قدرے صندل ملا کر مریض کے سر پر رکھیں، اور روغن نیلوفر، روغن مغز کدو شیریں میں ایسی عورت کا دودھ ملائیں جس کے لڑکی ہو مریض اس کو ناک سے سڑکتا رہے۔ ایسے مریض کو لطیف و بارد غذا اور پھل کھانے کو دیں جیسے آش جو، کدو، خرفہ، کے شوربہ کو سرکہ اور روغن بادام شیریں ڈال کر تیار کیا گیا ہو۔ یا خس، کاسنی، کا مشروب مریض کو دیں۔ مشروب جو بھی دیا جائے وہ بارد و رقیق ہونا چاہیے۔ اس نسخہ کا طلاء مریض کے سر پر لگائیں۔ صندل سفید، صندل سرخ، تین تین درہم، زعفران دو درہم، شیاف مامیثا ۱/۲ ۲ درہم، تخم خس تین درہم، افیون دو درہم، برگ نیلوفر تین درہم۔ ان ادویہ کا باریک سفوف بنا کر آب خس، آب بید مشک میں ملا کر مریض کی پیشانی کنپٹی پر لیپ کرائیں۔ اگر معدے میں صفرا ہو تو ایارج فیقرا دیں۔ اگر بلغم ہو تو حب صبر دیں۔ اگر معدے میں فاسد خون جمع ہو تو پنڈلی پر پچھنے لگائیں۔ ٹخنوں سے ایک بالشت اونچے ہوں، اور درج ذیل مطبوخ سے مریض کی طبیعت کو ملیں کریں۔

نسخہ: ہلیلہ زرد گٹھلی نکلا ہوا گیارہ درہم، منقی بیج نکلی ہوئی پندرہ درہم، تمرہندی مقشر دس درہم، آلو بخار ۲۰ عدد، عناب ۲۰ عدد، خیاء شنبر بیج چھلکے سے پاک سات درہم۔ ترنجبین ۲۰ درہم۔ ان سب کو تین رطل پانی میں پکائیں جب ایک رطل رہ جائے تو آگ سے اتار کر چھان کر مریض کو پلائیں۔ اس جوشاندے کو پی کر اگر مریض کو دست آجائیں پیٹ صاف ہو جائی تو درج ذیل جوشاندہ کا پانی مریض کے سر پر بہائیں۔ گل بابونہ، گل بنفشہ، گل نیلوفر، جو مقشر، دو، دو تولے لیکر ایک سیر پانی میں جوش دیں جب پانی تین پاؤ رہ جائے تو چھان کر مریض کے سر پر بہائیں اس کے بعد سر کو اچھی طرح صاف کر کے خشک کر دیں۔

غذا میں تیہو یا تیتر کا گوشت۔ خرفہ یا چولائی کے ساگ میں یا کھیرے میں پکا کر دیں۔ اگر درد سر کے ساتھ بخار ہے تو گوشت کسی قسم کا نہ دیں۔ صرف سبزی دیں۔ ٹھنڈے شربت اور جوس دیں جیسے رُب آلو بخارا سادہ، شربت عناب وغیرہ۔ مریض کے تلووں پر روغن بنفشہ میں تھوڑا سا شورہ ملا کر مالش کرائیں۔ رات کو جاگنا، تھکن، غم، چیخنے، چلانے سے پرہیز کرائیں۔

درد سر اگر خلط بلغم یا خلط سودا سے ہے تو مریض کو مشرق رخ کے مکان میں رکھیں اور درج ذیل دواؤں کا جوشاندہ بنا کر نیم گرم مریض کے سر پر بہائیں۔ نسخہ۔ گل بابونہ، برگ تلسی، ناخونہ، شیح ارمنی، مرزنجوش، برگ خار، برنجاسف اس کو قیصوم بھی کہتے ہیں۔ ان دواؤں کو بقدر ضرورت مناسب

مقدار سے جوشاندہ بناکر مریض کے سر پر بہائیں، اور مریض کے سر پر گرم تیلوں کی مالش کرائیں۔ گرم غذا دیں۔ شوربہ میں دہن خل، روغن زیتون، حمص گندنا، زیرہ کرمانی استعمال کرائیں۔ اس شوربہ کو کالی مرچ، لونگ، دھنیا، دارچینی، الائچی وغیرہ سے خوشبودار کریں۔ یا زیرباج (گوشت، سرکہ، لونگ وغیرہ سے بنتا ہے) کوچوزہ مرغ کے ساتھ کھلائیں۔

نسخہ سعوط: صبر، مرمکی، جاوشیر، شکر، زعفران کا سفوف بناکر آب مرزنجوش میں حل کرکے سیال ورقیق کرلیں مریض اس کو بار بار ناک سے سڑکے۔ نسخہ کنپٹی پر لیپ کے لئے۔ ضماد صدغین، صبرزرد، فرفیون ہر ایک دو درہم، صمغ عربی۔ زعفران ہرایک ڈھائی درہم۔ جندبیدستر دو درہم۔ ان سب کا سفوف بناکر سرکہ میں ملائیں اس کو کاغذ کر لگاکر دونوں کنپٹیوں پر بطور ضماد چپکادیں، اور اس نسخہ سے مریض کی طبیعت کو ملین کریں۔ ایارج فیقرا ایک مثقال، ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی، ہرایک دو درہم۔ نمک لاہوری پونے چار رتی، افتیمون ایک درہم۔ تخم حنظل ایک دانگ (پونے چار رتی) تربد مجوف نصف درہم۔ ان سب کو پیس کر کپڑچھن کرکے ایارج شامل کرکے شہد میں ملاکر مریض کو کھلائیں۔ یہ اوزان ایک دفعہ کی خوراک کے ہیں اس دواء کو کھانے کے بعد آب ترب، سکنجبین اور شہد میں ملاکر پلائیں اور قے کرائیں۔

اگر صداع کا سبب عروق میں سدے ہوں تو مفتح سدد اور ملطف خون دوائیں دیں، اور اگر صداع سر میں فضلات جمع ہونے کی وجہ سے ہے تو غرغرہ کے ذریعہ مادہ کو پتلا کرکے خارج کریں۔ اگر صداع کا سبب خالی معدہ، بیداری، تفکر، غم، خون کا زیادہ اخراج ہے۔ تو اس کا سب سے بہتر علاج یہ ہے کہ خون کو زیادہ پیدا کرنے والی دوائیں دیں، اور مفرح قلب ادویات استعمال کرائیں۔

خوراک میں معتدل چیزیں کھلائیں۔ جیسے روغن بادام، نشاستہ، زردی بیضہ مرغ کا حریرہ دیں یا چڑیوں کا گوشت بھون کر یا پکا کر دیں۔ مریض کے سر پر ضماد کے لئے۔ جوار کا آٹا، چینی، روغن گل، بنفشہ خشک سے تیار کرے گاڑھا گاڑھا سر پر لگادیں، اور روغن بنفشہ روغن بادام ہم وزن لیکر ناک سے مریض کو سڑکوائیں، اور مریض کے سر پر ٹھنڈے ٹھنڈے لخلخے رکھیں۔

اگر مجیٹھ مریض کے سر پر لگائیں تو درد سر میں سکون ہوگا۔ یا شگوفہ برگ کاسنی کا ضماد کیا جائے تو درد سر کو منفعت بخشے گا۔

اگر صداع جسم میں خون زیادہ ہونے کی وجہ سے ہے تو اکحل رگ کی فصد کھولیں۔ یا سر کے پچھلے حصے پر پچھنے لگائیں۔ خوراک لطیف قسم کی دیں۔ اگر صداع کی وجہ کثرت شراب نوشی ہے۔ تو اس کا بہترین علاج مادہ مرض کے تحلیل ہونے تک آرام سے سونا اور سکون حاصل کرتا ہے اور میٹھے گرم پانی سے غسل کرے۔ غذا میں آش جو اور لطیف بارد کھانی مناسب ہیں تاکہ بخارات نکل جائیں۔ سرہلکا ہو جائے۔ اگر صداع کی وجہ ریح غلیظ ہے تو روغن بیدانجیر (ارنڈ) یا ایارج فیقرا دو درہم پلائیں یا روغن بادام شیریں ایک درہم، روغن بادام تلخ دو درہم ملاکر پلائیں۔ بیخ کرفس، بیخ بادیان، بیخ اذخر، انیسون، ایارج فیقرا کو رات کو پانی میں بھگو دیں صبح کو پانی نکال کر چھان لیں اب اس پانی میں روغن بادام روغن بیدانجیر

(ارنڈ) ملا کر مریض کو پلائیں۔ انتہائی مفید ہے۔

طلاء درد شقیقہ، جو درد ٹھنڈک، رطوبت، ریاح غلیظہ یا سدوں کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اس کے لئے یہ طلاء بہت مفید ہے۔

نسخہ: افربیون، افیون، ہر ایک چار درہم۔ مر، جاوشیر، زعفران ہر ایک ایک درہم۔ ان سب کا سفوف بنا کر گوند کی آمیزش سے ٹکیاں بنا کر سائے میں خشک کر لیں۔ ضرورت کے وقت ایک ٹکیہ کو گیلا کر کے گھس کر پیشانی اور کنپٹی پر طلاء کریں۔ مفید ہے۔

اگر صداع کی وجہ حرارت ہو تو یہ ضماد لگائیں۔ صندل سفید دو حصے۔ انزروت ایک حصہ۔ دونوں کو گھس لیں۔ پھر مرغ کے انڈے کی سفیدی میں ملا کر ماتھے پر لگائیں۔ اگر صداع کی وجہ معدے کا ورم ہے تو مریض کو یہ مشروب پلائیں۔ نسخہ۔ عنب الثعلب خشک، تخم کاسنی، تخم لبلاب، ہر ایک پانچ پانچ تولہ۔ مغز فلوس، خیار شنبر ایک تولہ۔ رات کو بھگو کر صبح کو جوش دے کر چھان لیں۔ اس جوشاندے میں روغن کدو شیریں۔ دو درہم (۷ ماشہ) روغن مغز بادام شیریں ایک درہم (۱/۲ ۳ ماشہ) ملا کر مریض کو استعمال کرائیں۔

تیرھواں باب

شقیقہ کا علاج و اسباب

دماغ کے دو حصہ ہیں۔ معدے کے بخارات اور رطوبت غلیظہ بلند ہو کر دماغ کے جس حصہ میں جمع ہو کر ہیجانی کیفیت پیدا کریں گی اسی حصہ میں درد ہو جائے گا۔ شقیقہ کی علامات بھی صداع کے مثل ہوتی ہیں۔ صداع میں پورے سر میں درد ہوتا ہے شقیقہ میں نصف سر میں درد ہوتا ہے۔

نسخہ: بیج کریلا، افسنتین رومی ہم وزن تھوڑے سے پانی میں جوش دے کر پیس لیں۔ کوئی معتدل روغن اس میں ملا دیں اور اس ضماد کو سر پر لگائیں۔

نسخہ: سر کے درد والے حصہ پر کتابت کی روشنائی بطور طلاء لگائیں۔ اس مرض کا یہ علاج عجیب المنفعت ہے۔

نسخہ: چھال درخت غار۔ لاطینی میں نام ہے لارو سیرے سائی فولیا (LAURO OERASI FOLIO) دو حصہ۔ برگ سداب دو حصہ۔ سرکہ بقدر ضرورت ان کو پانی میں پکا کر پیس لیں اس ضماد کو سر پر لگائیں۔ اس سے فوراً تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

نسخہ: افربیون، جندبیدستر، ہم وزن لے کر پیس لیں اور تھوڑے پانی میں ملا کر درد والے حصہ کے کان میں چند قطرے ڈالیں، اور مریض کو حمام میں داخل کریں۔

نسخہ: روغن مغز کدو، آب مرزنجوش ہم وزن سرکہ خالص بقدر ضرورت کو ملا کر درد والی جانب کے کان میں چند قطرے ڈالیں۔

چودھواں باب

سنورتا کی علامات اور علاج میں

درد سر کی جملہ اقسام میں شدید ترین درد سنورتا ہے۔ یہ درد پورے دماغ پر حاوی ہوتا ہے اور اس کا علاج بہت مشکل ہے۔ مریض کو اس درد میں اپنے سر پر ہتھوڑے پڑتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ مریض اس میں تنہائی تاریکی خاموشی کو پسند کرتا ہے۔ درد اگر مریض کی آنکھوں میں بھی ہونے لگی تو یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ علت مرض سر کے پیالہ میں داخل ہو گیا ہے۔ تو یہ علاج کریں۔ کہ مغز خیار شنبر (املتاس کا گودا) چار مثقال رات کو گرم پانی میں بھگو دیں صبح کو جوش دیں اور اس میں تھوڑا سا روغن بیدانجیر ملا کر مریض کو پلائیں، اور چاروں دن مغز خشخاش کا شیرہ دن میں ایک مرتبہ مریض کو پلائیں۔

اسکا سعوط: دانہ فلفل کے برابر فلونیا رومی یا فارسی کو لڑکی والی عورت کے دودھ میں حل کر کے تھوڑا تھوڑا ناک سے سڑک وائیں، اور مریض کو دواء المسک کھلائیں کہ دماغ قوی ہو اور اس کی خوشبو سے مریض فرحت محسوس کرے۔

نسخہ: افیون خالص، دم الاخوین، زعفران اصلی، صمغ عربی۔ سب ہم وزن کا سفوف بنا کر مرغ کے انڈے کی سفیدی میں ملا کر لیپ بنالیں اور اس کو کاغذ پر لگا کر دونوں کنپٹیوں پر چپکا دیں۔

نسخہ جوشاندہ: گل بابونہ پانچ تولے، گل سرخ دو تولے، جو ۲ تولہ، ان کو دو سیر پانی جوش دے کر۔ نیم گرم پانی جوش شدہ کو مریض کے سر پر بہائیں۔ غذا لطیف و معتدل دیں۔ مرغ کا شوربہ کم مصالہ والا، روغن بادام شیریں، کدو کا شوربہ، ماء الشعیر (جو کا پانی) سفید چینی ملا کر پلائیں۔ پھل انار سیب، وغیرہ دیں۔

پہلا باب

مقالہ سوم

آنکھ کی ساخت میں

آنکھ کی حیثیت بدن میں دو چراغ کے سی ہے۔ آنکھ کا تعلق براہ راست دماغ اور دل کے ساتھ ہے۔ اس لئے آنکھوں کی رنگت سے، فرحت، غم، ذکاوت، بلادت، محبت، عداوت جیسی کیفیتوں کا پتہ چلتا ہے۔ کہ اس وقت دل و دماغ کی کیا حالت ہے۔

سب سے بہترین آنکھ کی پتلی کا رنگ قدرے مٹیالا ہوتا ہے۔ اس کا حجم حد اعتدال پر ہوتے ہوئے قدرے صغر کی جانب مائل ہو کیونکہ چھوٹی مٹیالی انکھ کے اندر نور زیادہ ہوتا ہے۔ جیسے چھوٹے کمرے کو چراغ کی روشنی مکمل طور پر منور کر دیتی ہے۔

کمزور ترین آنکھ، جس کی پتلی ڈھیلی اور پھیلی ہوئی ہو۔ ایسی آنکھ میں روشنی پھیل جاتی ہے۔ اگر آنکھ پر رطوبت غالب آجائے تو وہ سیاہ اور بطی الحرکت ہو جاتی ہے۔ ایسی آنکھ میں تاریکی اور اندھاپن جلد پیدا ہو جاتا ہے۔ جس آنکھ میں رطوبت کم ہو گی شہلا (گہری نیلی) ہوگی۔ اگر آنکھ کی رطوبت لطیف اور آنکھ کے ظاہر سے ملی ہوئی ہو تو آنکھ نیلی ہوگی۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے دریا کا پانی رقیق ہے تو رنگ شہلا ہوگا۔ اگر یہ رقیق پانی کثیر مقدار میں ہو تو نیلگوں ہوگا۔ اگر پانی کی مقدار بہت زیادہ ہو جائے تو سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ رات کے اندھیرے میں زیادہ دیکھنے والی آنکھ نیلی اور شہلا (گہری) ہوتی ہے۔ اس میں رطوبت کم ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے درندوں اور وحشی جانوروں کی آنکھیں نیلی اور شہلا ہوتی ہیں۔ یہ رات کے اندھیرے میں دوسرے جانوروں سے زیادہ دیکھ لیتے ہیں۔

دماغ کے عصب کے ساتھ جوڑے نکلتے ہیں۔ عصب کا پہلا اور دوسرا جوڑ آنکھ کی طرف آتا ہے۔ عصب کے ایک جوڑے کا مخرج موخر دماغ ہے۔ آنکھ اسی عصب کی وجہ سے حرکت کرتی ہے۔ دوسرا جوڑا نرم جوف دار (اندر سے خالی نالی) ہے۔ اس کا مخرج مقدم دماغ ہے۔ یہ اندر سے خالی جوف دار اس لئے ہے کہ دماغ سے روح بصارت آنکھ میں آسکے۔ اس کو عصب باصرہ کہتے ہیں۔ اس کے سوا پورے جسم میں کوئی عصب (پٹھہ) جوف دار خالی نہیں ہے۔ عصب باصرہ کی دو شاخیں ہیں ایک شاخ داہنی آنکھ کی طرف جاتی ہے دوسری شاخ بائیں آنکھ میں جاتی ہے۔ ایسے ہی عصب صلبہ کی دو شاخیں ہیں ایک شاخ داہنی آنکھ میں دوسری شاخ بائیں آنکھ میں جاتی ہے۔

نور باصرہ برف کی مثل صاف و شفاف رطوبت کی طرف جاتا ہے۔ اس لئے اس کو رطوبت

جلیدیہ کہتے ہیں۔ یہ رطوبت آنکھ کے درمیان گول دائرے میں نقطے کی طرح ہوتی ہے۔ اس دائرے کو حدقہ (پتلی) کہا جاتا ہے۔ اس سے انسان کو بینائی کی قوت ملتی ہے۔ اس کے سوا آنکھ کی دوسری رطوبات اور پردے رطوبات جلیدیہ کی حفاظت اور خدمت کے لئے پیدا ہوتے ہیں۔ رطوبت جلیدیہ کا حدقہ دو رطوبتوں کے درمیاں میں ہے۔ ایک رطوبت اس حدقہ کی پچھلی جانب ہے۔ وہ پگھلے ہوئے شیشے کی مثل ہے۔ اس کو رطوبت زجاجیہ بھی کہتے ہیں۔ دوسری رطوبت جلیدیہ کے آگے ہے جو انڈے کی سفیدی جیسی ہے۔ تو اس کو رطوبت بیضہ کہا جاتا ہے۔ دماغ کے قریب رطوبت زجاجیہ کے پیچھے تین پردے اور طبقے ہیں۔ (ا) پہلا پردہ شبکہ جال کی طرح ہے تو اس کا نام پردہ شبکیہ رکھا گیا ہے یہ عصبہ مجوفہ کا مرکب ہے۔ دوسرے پردے کو مشیمہ کہا جاتا ہے یہ جھلی کی مانند ہے۔ تیسرا پردہ مرکب ہے دوسرے پردہ کے پیچھے ہے آنکھوں کی ہڈی کے حلقہ کے قریب ہے اور سخت مضبوط ہے۔ رطوبت بیضیہ کے سامنے والا حصہ جو آنکھ کے ظاہری حصہ کے قریب ہے اس میں تین پردے اور طبقات ہیں۔ پہلا طبق و پردہ انگور کے مشابہ ہے۔ اس کا نام ہی پردہ عنبیہ ہے اس کا سیاہی مائل آسمانی رنگ ہے دوسرا طبق یا پردہ جو شناخت ابھرا ہوا ہے اس کا نام طبقہ قرنیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو سخت پیدا کیا ہے یہ حدقہ چشم کا محافظ ہے۔ تیسرا پردہ ملتحمہ ہے یہ آنکھ کے ظاہری حصہ پر ہے ساتوں عصب کے باقی پانچ جوڑے جو دماغ سے نکلتے ہیں۔ ان میں کا تیسرا جوڑا زبان کی طرف جاتا ہے اور چوتھا جوڑا تھالو اور ذائقہ کے مرکز کی طرف جاتا ہے، اور پانچواں جوڑا کان کی طرف جاتا ہے، اور چھٹا جوڑا ریڑھ کی ہڈی و مہروں کے شروع ابتداء میں ملتا ہے اس کی وجہ سے تمام جسم میں حس اور حرکت ہوتی ہے۔ ساتواں جوڑا عضلات زبان کو متحرک کرتا ہے۔ جیسے سورج اپنی روشنی تمام دنیا میں پھیلاتا ہے ایسے ہی دماغ اعصاب کی معرفت تمام جسم میں حس اور حرکت و قوت کو فراہم کرتا ہے۔

دوسرا باب

آنکھ کے امراض میں

مرض یا تو صرف آنکھ میں ہوگا۔ یا قوت باصرہ میں ہوگا یا آنکھ کی خدمت گاروں میں ہوگا۔ آنکھ میں چار قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ مجری نور وسیع و کشادہ ہو جاتا ہے۔ یا پانی جگہ سے زائل ہو جاتا ہے۔ یا اس کا کچھ حصہ ایک طرف کو جھک جاتا ہے۔ اگر رطوبت جلیدیہ یعنی حدقہ چشم اوپر یا نیچے کو ہو جائے۔ تو اس کو ایک چیز کی دو چیزیں نظر آتی ہیں۔ اگر یہ رطوبت کسی ایک جانب کو مائل ہو جائے تو بصارت کو نقصان و کمی نہیں ہوتی۔ اگر ماں کے پیٹ میں ہی نور کے مجاری کشادہ ہو گئے ہیں یا کشادگی کی وجہ تمدد یا کوئی دوسرا سبب ہے تب بھی نور منتشر ہو جاتا ہے۔ بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔ اگر نور کے

مجاری پیدائشی طور پر تنگ ہیں تو یہ بہت اچھی صورت ہے اس سے روح باصرہ ایک جگہ مجتمع رہتی ہے، اور بصارت بڑھ جاتی ہے۔ جیسا کہ ہم نے پچھلے صفحات میں وضاحت کی ہے۔ اگر مجریٰ نور کی تنگی رطوبت بیضیہ کی قلت سے ہے تو اس کو رطوبت جلیدیہ کی یبوست سے نقصان پہنچتا ہے۔ رطوبت بیضیہ کے امراض۔ اگر رطوبت بیضیہ زیادہ ہو جائے تو وہ حدقہ جلیدیہ اور بصارت کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ یا رطوبت بیضیہ کم ہو جائے تو رطوبت جلیدیہ خشک ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رطوبت جلیدیہ رطوبت بیضیہ سے غذا حاصل کرتی ہے۔ یا رطوبت بیضیہ غلیظ ہو جائے گی تو وہ دور کی چیز نہیں دیکھ سکتا۔ قریب کی چیز دیکھ لے گا۔ جب وہ نور بصارت کو دور تک پھیلائے گا تو رطوبت بیضیہ لطیف ہو کر منتشر ہو جائے گی اور دور کی چیز نظر نہیں آئے گی۔ ایسا مریض اگر پہاڑ سے نیچے کو دیکھے تو اس کو کچھ نظر نہیں آتا اگر وہ آسمان کی طرف دیکھے تو دیکھ لیتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اوپر کو دیکھنے سے رطوبات غلیظہ پیچھے کی طرف لوٹ، آتی ہیں تو وہ دیکھ لیتا ہے۔

اگر مادہ غلیظ رطوبت بیضیہ میں جمع ہو جائیں تو بینائی بالکل ختم ہو جاتی ہے اس کو نزول الماء کہتے ہیں۔ (موتیے کا پانی۔)

اگر مادہ غلیظ رطوبت بیضیہ کے وسط درمیاں میں ہے تو وہ ہر چیز میں روشندان یا سوراخ دیکھے گا۔ کیونکہ اس کو یہ خیال ہو گا نظر نہ آنے والی چیز گہرائی میں ہے۔ اگر مادہ غلیظ رطوبت بیضیہ کے اردگرد ہے تو وہ بیک وقت متعدد چیزیں نہیں دیکھ سکتا بلکہ ہر ہر چیز کو علیحدہ علیحدہ دیکھنے پر مجبور ہو گا۔ یا مادہ غلیظ رطوبت بیضیہ پر پھیلا ہوا ہے تو مریض کو ہر چیز اسی مادے کے رنگ کی نظر آئے گی اس کی ہیئت کھٹمل، بال یا شعاع کی مثل ہو گی۔ اس کی مثال نکسیر یا یرقان کے مریض کی ہے۔ نکسیر والے کو ہر چیز سرخ اور یرقان والے کو ہر چیز زرد نظر آتی ہے۔ کبھی غلیظ مادہ لباس چشم یا روح باصرہ میں جمع ہو جاتا ہے تو مریض کو رات میں کچھ نظر نہیں آتا۔ صبح کو سورج کی روشنی اور گرمی سے یہ رطوبت غلیظ منتشر ہو جاتی ہے تو مریض کو نظر آنے لگتا ہے۔

اگر رطوبت بیضیہ مکدر یا کسی رنگ میں رنگ جائے تو اس کو ہر چیز کہر آلود یا اسی رنگ کی نظر آتی ہے۔ اگر کسی کے قرینہ میں مادہ جمع ہو گیا تو اس کو بھی ہر چیز کہر آلود یا رنگین نظر آئے گی۔ اگر قوت قوائے روح نوری کم ہوں تو مریض دور کی اور چھوٹی چیز نہیں دیکھ سکتا۔ قریب کی اور بڑی چیز دیکھ سکتا ہے۔ اگر لباس چشم میں یبوست پیدا ہو جائے تو حدقہ کی قوت گھٹ جاتی ہے۔ اس کا علاج بہت مشکل ہے۔ رطب و تر چیز کو خشک کرنا بہت آسان ہے۔ مگر خشک کو تر کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔

امراض ملتحمہ کی اقسام

(۱) الظرفہ، (۲) الظفرۃ، (۳) الرمد، (۴) الانتفاخ، (۵) الجساۃ (۶) الحکہ، (۷) ریح السبل۔

۱۔ طرفہ: رگ کے پھٹنے سے جو خون طبقہ ملتحمہ پر گرتا ہے۔ وہ سرخ یا سیاہ یا نیلا نقطہ ملتحمہ میں پیدا ہو

جاتا ہے۔
۲- ظفرہ: یہ ناخونہ کی صورت میں ایک زیادتی ہے جو ملتحمہ پر آنکھ کے گوشہ میں پیدا ہوتا ہے کبھی یہ پوری آنکھ ڈھانپ لیتا ہے۔
۳- رمد: اس کی تین اقسام ہیں۔ (۱)جو گرد وغبار، دھواں، دھوپ کی شدت سے پیدا ہوتی ہے۔ (۲)یہ پہلی سے زیادہ سخت ہے یہ اس مادے سے پیدا ہوتی ہے جو طبقہ ملتحمہ پر گرتا ہے اور اس کو سرخ کرتا ہے اور رگوں کو خون سے بھر دیتا ہے۔ (۳)پلکوں پر ورم ہے یہ آنکھ کی سفیدی کے شروع وابتداء سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں شدید درد ہوتا ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ اگر رمد کے مریض کو دست آجائیں تو جلد شفایاب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مرض کا مادہ آنکھ سے منتقل ہو کر بذریعہ دست خارج ہو گیا۔
حکۃ الاجفان: (ککرے) نمکین پانی آنکھ سے بہتا ہے۔ پلک سرخ ہوتی ہیں۔ سبل۔ (جالا) رگوں کے اندر خون زیادہ بھر جاتا ہے۔ یا آنکھ پر پردہ چھا جاتا ہے۔ کبھی پردہ قرنیہ پر زخم اور دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ زخم حدقہ چشم کے قریب ہے تو اس کو مورسارہ یا مور سرج کہتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں چیونٹی کا سر۔ قرنیہ کے پھٹ جانے سے طبقہ قرنیہ سکڑ کر چیونٹی کے سر کی برابر باہر کو نکل جاتا ہے تو اس کا نام مورسارہ رکھ دیا ہے۔ اگر جرحہ حدقے کے مقابل نہ ہو تو شفاء جلدی ہو جاتی ہے۔ گر آنکھ کے گول کالے حصہ پر ورم آجائے تو اس کو عنبیہ کہتے ہیں۔ پلکوں کے بال رطوبت حادہ یا داء الثعلب کی وجہ سے گرتے ہیں۔ آنکھ کے گوشہ میں اگر خون کے اندر فساد پیدا ہو تو وہ غرب یا غدہ (گلٹی ابھار) کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، اور غرب بھی پھوڑا ہے جو آنکھ کے گوشے میں ناک کے قریب ہوتا ہے۔ اگر یہ زخم زیادہ مدت رہے تو ناسور بن جاتا ہے، اور اس کی ہیپ ناک کے نتھنے سے بھی بہنے لگتی ہے۔ نزول الماء پانی طبقہ عنبیہ اور جلیدیہ کے درمیان آجاتا ہے جو کہ آنکھ کی پتلی میں ہے۔ کبھی پانی رقیق اور صاف ہوتا ہے کبھی گدلا و غلیظ ہوتا ہے۔ گدلا غلیظ جم کر سخت ہو کر آنکھ اور بیرونی روشنی کے درمیان حائل ہو جاتا ہے تو بینائی ختم ہو جاتی ہے آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔
آنکھ میں چھ عضلات ہوتے ہیں: دو عضلے جفن اعلیٰ میں ہوتے ہیں جو آنکھ کو متحرک رکھتے ہیں۔ دو عضلے جفن اسفل میں ہوتے ہیں اور دو عضلے ماقین (گوشہ چشم) کے دونوں گوشوں میں ایک ایک عضلہ ہوتا ہے۔ امراض ان عضلات میں تشنج (اینٹھن اکڑن) یا استرخاء (ڈھیلا پن) کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اگر اوپر کا عضلہ ڈھیلا پڑ جائے تو آنکھ نیچے کو جھک جائے گی۔ اگر بالائی اوپر کا عضلہ اکڑ یا کھنچ جائے تو آنکھ اوپر کو اٹھ جائے گی۔ اگر آنکھ کے دائیں طرف نیچے کا عضلہ ڈھیلا ہو جائے تو آنکھ بائیں طرف جھک جائیں گی۔ اگر یہی عضلہ اکڑ جائے تو آنکھ گوشہ کی طرف کھینچ جائے گی۔ آنکھ کے داہنے بائیں پھر جانے سے بینائی کمزور نہیں ہوتی اگر آنکھ کو اوپر کی طرف گھمانے والا عضلہ ڈھیلا ہو جائے تو آنکھ اوپر کو نہیں اٹھے گی، اور اگر یہ عضلہ اکڑ جائے تو آنکھ بند نہیں ہو گی۔ ایک پلک دوسرے پلک سے نہیں مل سکے گا۔

تیسرا باب

آنکھ کے امراض کی علامات میں

اگر آنکھ کی پتلی میں کسی تبدیلی کے بغیر نظر آنا بند ہو جائے یا کم نظر آنے لگے تو سمجھ لو کہ آنکھ کے عصبہ میں رطوبت زیادہ ہو گئی ہے یا کوئی سدا پڑ گیا ہے۔ اگر کوئی قریب کی چیزوں کو یا بڑی چیزوں کو دیکھتا ہے مگر دور کی چیز یا چھوٹی چیز نظر نہیں آتی یا دن کو دیکھ سکتا ہے۔ رات میں نہیں دیکھ سکتا۔ تو اس کی روح باصرہ میں غلظت یا کمزوری واقع ہو گئی ہے۔ پانی اترنے کی ابتدائی نشانیاں۔ مریض آنکھ کے آگے بال یا پتنگے جیسی چیزیں دیکھتا ہے۔ آنکھ اگر مٹیالی و مکدر ہو جائے اور یہ حالت دیر تک رہے اور مستحکم ہو جائے۔ تو مجرائے نور بند ہو کر بینائی ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ نور مجرائے بصارت میں داخل نہ ہوگا۔ اگر پتنگے، بھنگے وغیرہ صرف ایک آنکھ سے نظر آئیں تو مرض اسی آنکھ میں ہے۔ اگر یہ خیالی چیزیں دونوں آنکھوں سے نظر آئیں اور پیٹ میں مروڑ بھی ہے۔ تو یہ دیکھیں کہ یہ خیالی چیزیں بھرے پیٹ پر زیادہ نظر آتی ہیں اور وہ خالی پیٹ پر کم نظر آتی ہیں تو اس مرض میں معدہ بھی شریک ہے تو اس مریض کو ایارج فیقرا پلائیں۔ اس کے پینے سے خیالی چیزیں کم نظر آنے لگیں تو پتہ چلا کہ معدہ بھی اس میں شریک تھا۔ اگر معدے کی صفائی کے بعد بھی مرض میں کمی نہ ہو خیالی چیزیں بدستور نظر آتی ہیں تو مرض کا تعلق دماغ سے ہے۔ اگر ایک آنکھ سے نظر آنا بند ہو جائے اور دوسری سے نظر آتا ہے۔ تو مجریٰ نور صحیح ہے۔ تو بند ہونے والی آنکھ سے پانی نکال دیا جائے تو بینائی بحال ہو جائے گی۔ اگر دوسری آنکھ کی پتلی میں بھی کشادگی نہیں ہے۔ تو یہ مجرائے نور کے مسدود ہونے کی وجہ سے ہے۔

اگر مریض سر یا آنکھ میں بوجھ محسوس کرتا ہے تو عصبہ عین میں رطوبت ہے۔ اگر پانی آنکھ کے اندر حرکت کرتا نظر آتا ہے تو صحت کی امید ہے اگر پانی متحرک نظر نہ آئے تو وہ لاعلاج ہے۔ اگر کسی ظاہری سبب کے بغیر نظر کمزور ہو جائے تو اس کی وجہ مجریٰ نور میں ورم ہو گیا ہے۔ یا رطوبت زیادہ ہو گئی ہے۔ یا عصبہ عین میں یبوست پیدا ہو گئی ہے یا نور باصر کمزور ہو گیا ہے۔ اگر مجریٰ نور میں ورم ہے تو جملہ ورموں کے چار اسباب ہوتے ہیں۔ (۱) ورم کرنے والا مادہ اس عضو کی جانب بہہ کر آ گیا ہے۔ (۲) اس عضو میں فضلات کو دفع کرنے کی طاقت نہیں رہی ہے تو ان فضلات نے اس عضو میں ورم پیدا کر دیا ہے۔ (۳) یا اس عضو کے مجاری کشادہ ہو گئے ہیں اور فضلات کافی مقدار میں بہہ کر اس عضو میں جمع ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ ہم لوزتین، کنج ران اور بغل وغیرہ کے ورم دیکھتے ہیں۔ کہ مجاری پھیل نے سے فضلات کے جمع ہونے سے ورم پیدا ہو جاتا ہے۔

(۴) کبھی عضو میں فضلات کو جذب کرنے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے تو وہ متورم ہو جاتا ہے۔ کبھی چوٹ لگنے یا گرنے سے ورم ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں چوٹ کی جگہ گرم ہو جاتی ہے اور مواد

اس میں جمع ہونے لگتا ہے تو وہ متورم ہو جاتا ہے۔

آنکھ میں پیپدی رطوبت جلیدیہ میں خرابی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ رمد (آشوبِ چشم) ورم حار سے ہوتا ہے۔ یہ طبقہ ملتحمہ میں ہوتا ہے۔ اگر ورم خلط دم کی وجہ سے ہے تو آنکھوں پھول جائے گی اور سرخ ہوگی۔ مادہ سے بھر جائے گی۔ تو مریض سر میں بوجھ اور سخت درد محسوس کرے گا اور اس کے دل میں ٹھنڈی چیزوں کی خواہش ہوگی۔ اگر ورم کا سبب خلط صفراء ہے تو آنکھ میں سخت جلن ہوگی اور آنکھ سے جو رطوبت بہے گی اس سے سوزش پیدا ہوگی۔ اس کا رنگ آبگینہ کی طرح ہوگا۔ یہ مریض بھی ٹھنڈی چیزوں کی خواہش کرے گا۔

رمد۔ میں شدت درد کی وجہ یا تو رطوبت کی تیزی ہوگی یا آنکھ کے پردوں کا پھیلاؤ ہوگا۔ پردے میں بخارات غلیظ مقید ہو کر اس کو پھیلا دیتے ہیں۔

چوتھا باب

آنکھ کے امراض کا علاج

آنکھ کے علاج کا مقصد بینائی کا بحال ہونا ہے۔ تاکہ مریض بغیر تکلیف کے دیکھ سکے۔ اگر مرض کا سبب خارج میں ہے جسم کی رطوبت سے مرض نہیں ہے تو ایسی دوائیں دیں جن سے آنکھ کے فضلات تحلیل ہو سکیں۔ اگر مرض کا سبب جسمانی رطوبات وغیرہ ہیں تو مسہل دوائیں دیں۔ ابتدائی درد میں فضلات کو خارج کرنے والی دوائیں استعمال کریں اور انتہائی مرض میں ایسی دوائیں استعمال کرائیں جو مرض کے مادے کو رقیق کر کے درد کی جگہ دور پھینک دے۔ اگر مرض ختم کے قریب ہے تو ان دواؤں کا استعمال کرائیں۔ جو مرض کے مادے کو لطیف بنا کر ہضم کرا دیں تاکہ مرض بالکل ختم ہو جائے۔ اگر آنکھ کے مرض کے سبب خون کی کثرت ہے تو بیمار آنکھ کی سمت والے ہاتھ کی فصد کھولیں اور یہ نسخہ استعمال کرائیں۔ مرغ کے انڈے کی سفیدی، روغن گل، لڑکی والی عورت کا دودھ۔ تینوں چیزیں ہم وزن لیکر خوب اچھی طرح پھینٹ لیں اور نرم سوتی کپڑے کا ٹکڑا اس میں بھگو کر مریض کی آنکھ پر رکھیں اور پٹی کو بار بار بدلتے رہیں۔ آنکھ سے خارج ہونے والی رطوبت کو انڈے کی سفیدی صاف کریں۔ جس وقت مرض کا مادہ نضج پذیر (پکنے کے قریب) ہو تو حمام کرانا مفید ہوگا۔

بقراط کا قول ہے۔ آنکھ کے درد میں علاج کے لئے خالص شراب پینا، حمام میں جانا، فصد کھولنا، تکمید حاد (گرم پوٹلی سے سکائی) کرنا مفید ہے۔ بقراط کے اس قول کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر مرض خلط بلغم کی وجہ سے ہے تو شیریں خالص شراب پلانے سے فائدہ ہوگا۔ کیونکہ خالص میٹھی شراب جسم میں زیادہ دیر تک ٹھہرتی ہے۔ تو وہ مادہ مرض بلغم کو تحلیل کر کے مرض کو ختم کر دے گی۔

اگر مرض کا سبب غلبۂ دم ہے تو فصد سے فائدہ ہوگا۔ اگر مرض کا سبب برودت یا رطوبت یا یبوست یا بخارات رطبہ ہوں گے تو حمام میں جانا فائدہ مند ہوگا۔ کیونکہ حمام کی گرمی سے یہ فضلات ختم ہو جائیں گے یا مرض کا سبب فضلات کی کثرت ہوگی تو اسہال کرانا بہتر ہوگا۔ اگر آنکھ کے پردہ میں تناؤ کی وجہ سے درد ہے۔ تو فصد، اسہال، تکمید، تینوں مفید ہیں ان سے مادہ نضج پذیر ہو کر نکل جائیں گا۔

مریض کو ہلکی اور لطیف غذا دیں۔ جیسے مسور کی دال کا شوربہ پانی، کدو، سبزی، صنحری چھلی کا شوربہ دیں یعنی ہلکی پھلکی غذا دیں۔ اس حالت میں جماع اور زیادہ پانی پینا مضر ہے۔ نکروں یا روہوں کے مرض میں گل بنفشہ، یا لالٹنی کو پانی میں ابال کر اس میں کپڑا بھگو کر نیم گرم سے آنکھ کی ٹکور کریں۔ ورم اور آنکھ کے شدید درد میں یہ نسخہ استعمال کرائیں۔ صفتہ انزروت ایک حصہ، شیاف مامیثا ایک حصہ۔ ان کا باریک سفوف، ریشمی کپڑے میں چھان کر مرغ کے انڈے کی سفیدی میں ملا کر گولیاں بنالیں۔ درد کے شروع میں گولی کو گھس کر سرمہ بنا کر آنکھ میں لگائیں۔ اگر درد بہت زیادہ ہو تو حلبہ، اکلیل الملک کو پانی میں جوش دیں اس میں کپڑا بھگو کر ٹکور کریں۔ یا خشخاش کے جوشاندے سے ٹکور کریں۔ آنکھ سے بکثرت پانی بہنا یا چیپڑ نکلنے کے لئے اس نسخہ کو استعمال کریں۔ صفتہ، برگ کاسنی، برگ خرفہ سبز، برگ عنب الثعلب سبز۔ تینوں کو نچوڑ کر پانی نکال لیں۔ حاصل شدہ پانی میں قدرے روغن گل، آرد جو (جو کا آٹا) ملا کر آنکھ کے چاروں طرف ضماد کے طور پر استعمال کریں۔ یا اسپغول کو پانی میں بھگو کر اس کا لعاب نکال کر آنکھ کے چاروں طرف لگائیں۔ یا پنیر کی مثل کاڑھے دودھ میں قدرے خس کو باریک پیس کر ملادیں اور اس کو آنکھ پر لیپ کریں۔ یہ علاج ابتدائی ہیں اگر مرض و درد پوری شدت پر ہو تو، برگ تارامیرا پر گائے کا مکھن لگا کر پیس لیں اور اس ضماد کو استعمال کریں۔ اگر مرض انتہاء پر ہو تو اس ضماد کو استعمال کریں۔ صفتہ، برگ، پودینہ سبز، آرد جو، روغن بنفشہ، ان تینوں کو گوندھ کر حلوے کی مثل گاڑھا کر کے آنکھ کے گرد ضماد کر دیں۔ یا تخم ہلیون کو پیس کر شراب میں حل کر کے ضماد کریں۔ یا مرغ کے انڈے کی زردی کو روغن گل میں حل کر کے ضماد کریں۔

رمد بارد میں غرغرہ کرنا۔ یا اسہال لانے والے حقنے لینا یا حمام میں داخل ہونا مفید ہے۔ یا گل بابونہ، گل سرخ، مرزنجوش کو پانی میں ابال کر اس کا سر پر نطول کرنا مفید ہے۔ اگر رمد معدے کے فضلات کی وجہ سے ہے تو ایارج فیقرا کا پینا فائدہ مند رہے گا۔ اگر رمد خلط صفراء کی وجہ سے ہے۔ تو مغز فلوس خیار شنبر کو ابال کر پلائیں اور ایک مثقال ایارج فیقرا، دو مثقال غاریقون شہد کے ساتھ ملا کر دیں۔ اگر رمد خلط بلغم اور سودا کی آمیزش سے ہے تو افتیمون ابال کر پلائیں۔

آنکھ کے ورم۔ رمد، کا بہترین علاج۔ مرغ کے انڈے کی سفیدی، لڑکی والی عورت کا دودھ، اونٹنی کا دودھ استعمال کرائیں۔ آنکھ میں پانی اترنے یا غلاظت پیدا ہونے یا بینائی میں کمزوری ہونے کا علاج یہ ہے بدن کا تنقیہ اسہال سے کیا جائے، اور لطیف غذا کھلائی جائے۔ یا چمگادڑ کے سر کو جلا کر پیس کر شہد میں ملا کر پتلی سیال بنا کر آنکھ میں سلائی سے سرمہ کے طور پر استعمال کیا جائے یا یہ نسخہ دیں۔ زنجبیل ایک

گانٹھ نصف درہم، مرمکی، آب جوز، پتہ کلنگ یا چکور یا ریچھ یا رہو مچھلی، جو بھی میسر ہو سکے یہ زنجبیل کے ہم وزن۔ حرمل نصف درہم ان کا سفوف بنا کر آب مرزنجوش تلخ۔ یا آب قشرا خروٹ یا آب باراں میں ملائیں کہ وہ شہد جیسا سیال بن جائے۔ اس کو بطور سرمہ آنکھ میں سلائی سے لگائیں۔ مجرب اور انتہائی مفید ہے۔

آنکھ کے پرانے جالے کا نسخہ: سمندر جھاگ، شکر طبرزد، ہم وزن کو خوب باریک پیس لیں۔ تخم ہالون کے چند دانے لیکر ان کو آنکھ کے جالے پر کچھ دیر تک رکھیں پھر ان کو نکال کر اس مذکورہ سفوف کو پانچ دن آنکھ میں لگائیں۔

آنکھ سے دھند اور تاریکی دور کرنے کا نسخہ: صفتہ، قنطوریون دقیق کو شہد میں حل کر کے بطور سرمہ استعمال کریں۔

اگر حدقہ چشم کشادہ ہو جائے۔ بڑی چیز چھوٹی نظر آئے تو مریض کے سر کی پچھلی جانب پچھنے لگائیں۔ یا سمندر کے پانی میں نمک اور سرکہ ملا کر چہرے اور آنکھ پر مریض کے نطول کرائیں۔

شب کوری در توند کے لئے فصد سے خون نکالنا۔ معدے اور امعاء کا حقنہ سے اسہال کرا کر صاف رکھنا بیحد مفید ہے۔ یا پہاڑی مینڈھے کے پتے کا سرمہ بنا کر آنکھ میں لگائیں، اور گل زوقا یا برگ سداب کا جوشاندہ مریض کو پلائیں۔ یا پھٹکری، نوشادر ہم وزن پیس کر شہد میں ملا کر آنکھوں میں بطور سرمہ لگائیں۔ یا یہ نسخہ استعمال کریں۔ سیاہ بکرے کی کلیجی میں تھوڑا خلا بنا کر اس میں فلفل اور دار فلفل بھر دیں اس پر کٹا ہوا ٹکڑا کلیجی کا رکھ کر سی دیں تاکہ فلفل گرنے نہ پائے۔ اب آگ پر سکو سینکیں جب وہ کھانے کے قابل ہو جائے تو اس میں سے فلفل اور دار فلفل کو نکالیں اور سائے میں خشک کریں۔ پھر اس کو پیس کر بطور سرمہ آنکھ میں لگائیں۔ کلیجی کو گرم کرنے میں جو خون نکلے اس کو بھی کسی برتن میں محفوظ کر لیں اور صبح کو بطور سرمہ روزانہ آنکھ میں لگائیں، اور فلفل وغیرہ نکالنے کے بعد کلیجی بچے اس کو کھا لیں۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ کلیجی بہت زیادہ بھننے یا جلنے نہ پائے۔ بس اتنی بھنے کہ کھائی جا سکے۔ یہ نسخہ بے حد مفید و مجرب ہے۔

دھند، جالے کا علاج: عمدہ قسم کے بورق احمر کو روغن زیتون میں سحق بلیغ سے حل کریں اس تیل کو صبح و شام سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔ دھند و جالا بالکل ختم ہو جائے گا۔

بینائی میں کمی یا تاریکی اور دھند کے لئے۔ صفتہ، پتہ گاؤ نر (بیل) چار درہم (ساڑھے تین ماشہ، عصارہ بادیان ایک اوقیہ دو تولے پونے دو دس ماشہ) شہد خالص مصفی دو درہم، ان کو شیشی میں ملا کر رکھیں روزانہ بوقت صبح آنکھوں میں سرمہ کی طرح لگائیں۔ بیحد مفید و مجرب ہے۔

طرفہ کے لئے مفید نسخہ: صفتہ، خون کبوتر مادہ تازہ کے اندر قدرے کندر ملائیں۔ اس کے قطرے آنکھ میں ڈالیں۔ اگر آنکھوں میں خارش ہو تو پلکوں کو الٹ کر باریک پسی ہوئی چینی چھڑکیں ملیں خارش کے اختتام تک اس کو استعمال کریں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

مفتہ، مامیثا، زعفران، سیپ کا کشتہ۔ ہم وزن لیکر پیس لیں۔ صبر، مرکی، کو پیس کر اور ملا دیں اور آنکھوں میں سرمہ کی طرح استعمال کریں۔ بثورات عین (آنکھ کے اندر دانے نکلنا) اگر ہو جائیں تو سر کے پیچھے گدی پر پچھنے لگوائیں۔ آنکھوں پر ٹھنڈے پانی کا نطول کریں، اور اس پانی میں تھوڑا سا نمک اور آب برگ کاسنی، آب برگ شبطاط اور ملا لیں۔

اگر آنکھ میں چوٹ لگ جائے تو سرکے میں دودھ ملا کر تکمید (ٹکور) کریں۔ اگر آنکھ کے پردے میں شگاف پڑ جائے۔ کبوتر کے گرم تازہ خون میں عورت کا دودھ اور تھوڑا کندر ملا کر باریک پیس کر آنکھوں میں ٹپکائیں۔ پرانے جالے کے لئے نسخہ۔ بفتہ، بادا دنہ، عربی خشک کو پیس کر کپڑ چھین کر کے صبح و شام بطور سرمہ استعمال کریں دو مرتبہ سے زیادہ نہ لگائیں۔ یا تخم بتھوا تازہ کو پیس کر سفوف بنا کر آنکھ میں سرمہ کی طرح لگائیں اور ڈالیں۔

دھند، آنکھ سے پانی بہنا، آنکھ کی گرم و سوزش، آنکھ میں دانے نکلنا، بینائی کم ہونے کے لئے مجرب و مفید نسخہ سرمہ۔

ہلیلہ زرد ۳ عدد۔ جوز اخروٹ ۲ عدد۔ جو کی روٹی کے ٹکڑے (کسرات خبز شعیر) بنانے کا طریقہ۔ ان کو جلا کر باریک سفوف بنالیں اس میں فلفل سیاہ بغیر جلائے۔ اخروٹ کے نصف وزن پیس کر ملا دیں۔ ان کو باریک چھان کر سرمہ کی طرح استعمال کریں۔

ظفرہ کا علاج: مریض کی آنکھ میں کبوتر کا یا وارشین (پرندہ فاختہ سے تھوڑا بڑا ہوتا ہے) کا گرم خون تازہ آنکھ میں ٹپکائیں۔ یا عورت کے گرم دودھ میں کندر کو حل کر کے آنکھ میں ٹپکائیں۔ یا نمکین پانی ٹپکائیں۔ آنکھ پر جو اور زوفائے خشک کو پانی سے ابال کر ٹکور کریں۔ اگر آنکھ میں ورم ہے۔ تو یہ ضماد لگائیں۔ مویز منقی کو ماء العسل (شہد کے پانی) اور سرکہ میں پیس کر آنکھ پر ضماد کریں۔ اگر اس سے کماحقہ فائدہ نہ ہو تو تھوڑی مولی پسی ہوئی شامل کرلیں۔ اگر ورم پھر بھی تحلیل نہ ہو تو برگ حمام اور اس میں ملا لیں۔

انتفاخ چشم میں ورم کا علاج کریں۔ مریض کے جسم سے فضلات کو خارج کریں اور آنکھ سے فضلہ کو تحلیل کریں۔ اکحال اور ضمادات باردہ۔ غلیظہ یا قابضہ کے ساتھ مرض کے مادہ کو نضج دیں اس حد تک کہ مادہ تحلیل ہو کر خشک ہو جائے۔ آنکھ کے پھڑکنے اور کھجلی کے لئے آنکھ پر گرم ٹکور کریں اور جب مریض سو جائے تو اس کی آنکھ پر انڈے کو روغن گلاب یا بطخ کی چربی میں حل کرکے ضماد کردیں اور اچھی طرح اس کے سر پر تیل کی مالش کریں۔ حکہ (آنکھ کی خارش) کا علاج۔ مریض کو حمام میں لیجا کر ٹھنڈے تیلوں کی سر پر مالش کرائیں اور انتہائی لطیف چیزیں کھلائیں۔ اس میں اشک آور حاد دوائیں مفید ہیں جو رطوبت ردیہ کو خارج کردیں اور معتدل رطوبت جذب ہو کر آنکھ میں آجائیں۔

شترہ (دونوں پلکیں سکڑ جاتی ہیں آپس میں نہیں ملتیں) غدہ (کوئے میں بدگوشت یا ناسور) کا علاج۔ شترہ اگر اندرونی عفونت کی وجہ سے ہے تو اس کا علاج آپریشن ہے دوسرے علاج بیکار ہے۔ اگر شترہ گوشت کی زیادتی کی وجہ سے ہے تو تیزی سے کاٹنے والی دوائیں جیسے زنگار، کبریت ان کی مثل

دوسری دوائیں محتاط طریقہ سے استعمال کریں افاقہ ہوگا اور مریض کے معدے کا تنقیہ بھی ضروری ہے۔
علاج سیلان چشم: اگر زیادہ گوشت اس ثقبہ پر ہے جو آنکھ کے گوشے میں ہے تو پپوٹوں کے بال نہیں اگیں گے۔ رطوبت جاری رہے گی صرف آپریشن اس کا علاج ہے۔ اگر عصب پر زائد گوشت ہے۔ تو ان دواؤں سے علاج ممکن ہے جو گوشت کا تنقیہ کرتی ہیں۔ گوشت صاف ہونے کی بعد بال اگ سکتے ہیں، اور سیلان چشم بند ہو سکتا ہے۔ دوائیں: زعفران، مامیثا، سداب، صمغ وغیرہ ہیں۔

غرب (ناسور گوشہ چشم) کے علاج میں پہلے ورم کی تحلیل کریں جب وہ پھٹ جائے مواد خارج ہونے لگے تو قرح ہونے لگے تو قرح کا علاج کریں۔ میں قرح کے علاج کا طریقہ جلد بیان کروں گا۔ اطباء زیادہ تر اس میں مامیثا، زعفران، برگ سداب، برگ انار کا استعمال کرتے ہیں۔ یا صدف (سیپی) کے پیٹ میں مر، صبر کو بھر کر اس کو جلاتے ہیں۔ پھر استعمال کرتے ہیں۔ آنکھ میں ٹھنڈک کے لئے۔ بادزہ کو پیس کر سرکہ میں ملا کر آنکھ پر طلاء کریں۔ پلکوں میں جوں کا علاج، پہلے جوں کو پلکوں سے نکالیں پھر نمکین نیم گرم پانی سے دھوئیں پھر شب یمانی دو حصہ۔ مویز منقیٰ ایک حصہ پیس کر لگائیں۔ انتشار اشعار۔ (پلک کے بال گرنا) کے لئے یہ سرمہ فائدہ مند ہے۔ صفتہ، کھجور کی گٹھلی تین درہم، گل لالہ تین درہم۔ کوٹ چھلنی (گھس کر) سرمہ بنالیں اور آنکھوں میں لگائیں۔

ہم پہلے عام زخموں کا علاج بتا کر مخصوص زخموں کا علاج بتائیں گے۔ تجھ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ زخم بسیط ہو گا یا مرکب ہو گا۔ اگر زخم بسیط ہے۔ بد نما اور چھوٹا ہے تو اس کے علاج کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں۔ (۱) زخم کے دونوں کناروں کو ملائیں۔ (۲) کناروں کو ملا کر ٹانکے لگائیں ان پر پٹی باندھیں تاکہ کنارے آپس میں ملے رہیں۔ (۳) یہ احتیاط کریں کہ زخم کے اندر تیل یا گرد و غبار داخل نہ ہو سکے۔ اگر زخم بڑا ہے تو اس کے دونوں کنارے ملنا مشکل ہوں گے کیونکہ اس کی گہرائی میں قرحہ زخم ہے۔ اگر زخم کے اندر پیپ یا رطوبت نہیں ہے تو اس کے دونوں کناروں کو ملا کر ٹانکے لگا کر پٹی کرنا کافی ہوگا۔ اگر اس کے اندر پیپ وغیرہ موجود ہے تو پیپ کو خشک کرنے والی دواؤں کی ضرورت ہوگی تاکہ پیپ خشک ہو کر زخم کی گہرائی گوشت سے بھر جائے۔

اگر زخم کسی مرض یا عرض سے مرکب ہے۔ یا کسی قسم کا فضلہ زخم کی طرف رہا ہے۔ تو جسم کو استفراغ کے ذریعہ سے فضلات کو ختم کریں اور اخلاط فاسدہ کی اصلاح کریں۔ اس کے بعد زخم پر بہت جلد خشک کرنے والی دوائیں لگائیں تاکہ زخم جلدی خشک ہو جائے اور گوشت پیدا کرنے والی دواء لگائیں تاکہ زخم بھر جائے۔ زخم کی جلاء کے لئے ضروری ہے کہ قرح کو میل سے صاف کریں تاکہ کنارے نرم ہو کر ہموار ہو جائیں اور زخم جلد مندمل ہو سکے۔ بہتر استفراغ جلد کے مسامات کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ فضلات کا لطیف حصہ بغیر محسوس کئے جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ قرح کی دوسری قسم غلیظ ہے۔ یہ جسم پر میل جمع ہونے سے ہوتی ہے۔ اس کے لئے یابس اور مجلی ادویات دی جائیں۔ تاکہ یبوست لطیف رطوبت کو خشک کر دے اور اپنے جلاء کی وقت سے غلیظ رطوبت کو صاف کر دے۔ اگر زخم میں درد بھی

ہے تو درد کی حیثیت عرض کی ہے۔ اس حالت میں مسکن درد دواء کا استعمال کریں اور رطوبت کو خشک کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔

زخم کی اکثر اقسام جسم کے کٹ جانے چھل جانے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اگر صرف جلد کٹی یا چھلی ہے تو زخم پر زابلہ دوائیں استعمال کریں۔ زابلہ دواؤں سے مراد وہ دوائیں ہیں جو گوشت کے ظاہر کو پہلے سخت کرتی ہیں پھر اس کو جلد میں تبدیل کر دیتی ہیں ادویہ زابلہ کا یہ عمل انکا طبعی خاصہ ہے۔ ادویہ زابلہ۔ ادویہ حادہ کی مثل ہوتی ہیں۔ ہم اگر ادویہ زابلہ قلیل مقدار میں استعمال کریں گے تو یہ اپنی خشک کرنے کی طاقت سے زخم کو بہت جلد مندمل کر دے گی۔ اگر غلطی سے زابلہ دوائی کو زیادہ مقدار میں استعمال کر لیا تو یہ آنکھ کے گوشت کو کھا جائیں گی، اور آنکھ میں نقص ڈال دے گی۔ اگر زخم گوشت کے اندر تک۔ تو گوشت پیدا کرنے والی دواء دیں۔ جو گوشت پیدا کرکے کھال کے ساتھ پیوست کر دے۔ اگر زخم میں کھال اور گوشت دونوں کٹ گئے ہیں۔ جیسا کہ گہرے زخموں میں ہوتا ہے۔ تو اس میں ان دواؤں کو دیں جو گوشت کو اگائیں اور زخم کو گوشت سے بھر دیں۔ قرحہ کی لازماً ہر دواء خشک و یابس ہوگی۔ اگر زخم کو گوشت سے بھرنا مقصود ہے۔ تو کم درجہ کی خشک کرنے والی دوائی دیں۔ تیزی سے خشک کرنے والی دوائیں نہ دیں۔ کیونکہ یہ اپنی قوت تجفیف کی وجہ سے گوشت کے پیدا ہونے کو روکیں گی۔ جو یابس دوائیں استعمال کرائیں جائیں وہ درجہ اول کی یابس ہونی چاہئیں۔ کہ ان سے زخم کی فاضل رطوبات تو خشک ہوں مگر گوشت کی رطوبت خشک نہ ہو سکے۔ اس خشک دواء کا مجلی ہونا ضروری ہے۔ تاکہ اس کی قوت جلاء سے زخم کا میل صاف ہوتا رہے۔ جو دوائیں گوشت کو جلد کے ساتھ پیوست کرتی ہیں۔ وہ درجہ دوم سے قدرے زیادہ مجفف خشک کرنے والی ہونی چاہئیں۔ کیونکہ معالج کا مقصد اس وقت گوشت اگانا نہیں ہوتا بلکہ خشک کرکے جلد پیدا کرنا ہوتا ہے۔ یہ دوائیں صرف مجلی ہی نہ ہوں بلکہ مجلی اور غسال بھی ہوں تاکہ جلد کے ساتھ زخم کا سیل بھی دھلتا رہے۔

ادویہ مدملہ (زخم کو صاف کرکے بھرنے والی) کو زخموں کے اندر استعمال ہونے والی تمام دواؤں سے زیادہ خشک و مجفف ہونا چاہئے۔ تاکہ وہ گوشت کو جلد از جلد سخت کرکے کھال بنا دے۔ جو دوائیں مجفف و قابض ہوتی ہیں وہ زخم کو ہمیشہ کے لئے مندمل کر دیتی ہیں۔ جیسے زنجار اس کی کم مقدار زخم کو مندمل کرتی ہے اور زیادہ مقدار قابض ہوتی ہے۔

زخموں کے علاج میں یہ کلی اصول ہیں جو معالج کے ذہن میں رہنے ضروری ہیں۔

زخم اگر بسیط ہے تو اس کا علاج ان دواؤں سے کرنا چاہئے۔ جو ان فضلات کا تنقیہ کر سکیں جو اندمال زخم کو روکتے ہیں۔ آنکھ عضو رئیس ہے۔ رطوبت کا سیلان اس کی طرف بہت جلد ہوتا ہے۔ اگر زخم کے ساتھ ورم اور شدید درد بھی ہے تو ان سرموں کو استعمال کیا جائے جن کو کندس سے تیار کیا گیا ہے اور اس میں محرق و مغسول ایسی دوائیں شامل کریں جن کا مزاج یابس ہو، اور ایسے عصارات ڈالے جائیں جو لاذع (جلانے والے) ہوں اگر ان دواؤں سے زخم میں میل بھر جائے تو جلاء دینے والی دوائی کو ان میں

اور شامل کریں۔ جیسے شیاف قابضہ۔ اگر زخم کی وجہ سے طبقہ قرنیہ بھی مجروح ہے۔ تو یہ دیکھنا پڑے گا۔ کیا اس تیز مادے کا میلان آنکھ کی طرف سے ہے یا نہیں ہے۔ اگر رطوبت کا میلان آنکھ کی طرف برابر ہو رہا ہے۔ تو پورے جسم اور سر کی رطوبت فضلیہ کا تنقیہ کر کے اعتدال کی حد پر لانا ہوگا۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ ایسے سرمے استعمال کرنے پڑیں گے جو مجفف خشک کرنے والے ہوں لاذع (جلانے والے) نہ ہوں۔

اگر درد بہت زیادہ شدید ہو تو مخدر (سن کرنے والی) دواؤں کا استعمال کیا جائے گا۔ تاکہ مریض پر سکون ہو جائے۔ اگر حادہ رطوبات کا سیلان ختم ہو گیا ہے۔ تو ایسی دوائیں استعمال کریں جو رطوبت فضلیہ کو خارج کر دیں۔ خصوصیت سے اس تدبیر کی اس وقت زیادہ ضرورت ہے جب زخم عنبیہ میں ہو، اور اس میں چمک بھی ہو۔ عنبیہ کے زخموں کا واحد علاج یہ ہے کہ ان کو منقبض اور مجتمع کر لیا جائے۔

بثور و غدد کے علاج۔ اگر بثور (دانے) یا غدد قرنیہ کے اندر ہیں تو مفتح محلل معتدل دوائیں استعمال کرائیں۔ مثلاً ان سرموں کو لگوائیں جن کو کندس، زعفران، مر، جندبیدستر، ماء الحلبہ سے تیار کیا گیا ہو۔ اگر کافی دیر تک ان دواؤں کے استعمال سے خاطر خواہ فائدہ حاصل نہ ہو سکے تو ان مفتح دواؤں میں تیز محلل دوائیں شامل کریں۔ جیسے سکبینج، افربیون، حلتیت وغیرہ۔

اثر اور بیاض علاج۔ اس میں مجلی اور منقی ادویات استعمال کریں۔ اثر و بیاض اگر از قسم رقیق ہیں تو اس کے لئے گل لالہ بہترین ہے کیونکہ یہ مجلی بھی ہے، اور شہد میں قنطوریوں باریک کو استعمال کرائیں یہ مجلی بھی ہیں۔ غلیظ قسم کے اثر و بیاض کے لئے قوی ترین مجلی دوائیں دیں۔ جیسے قطران، نحاس محرق افیون، خر جرادین، توتیا، نوشادر، وغیرہ بیاض کو رنگنے والی ادویات، حضض، اقاقیا، ایک ایک حصہ۔ قلقنت نصف حصہ، ان کا سفوف سرمہ کی طرح لگائیں۔

ظفرا اور جرب کا علاج: ظفرا اور جرب کا علاج میں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس میں بثور بھی ہیں یا نہیں اگر بثور ہیں تو مجلی دوائیں دیں۔ جیسے نحاس محرق، مرارۂ خنزیر، قلقنت، نوشادر، مرارہ بز۔ اگر ان دواؤں سے خاطر خواہ فائدہ نہ ہو تو ان میں قوت آکلہ رکھنے والی دوائیں شامل کر دیں۔ جرب کے لئے شدید قابض ادویات فائدہ مند ہوتی ہیں۔ ہم پہلے اس کا ذکر کر چکے ہیں۔

جرب کے ساتھ اگر رمد بھی ہیں تو جرب کی ادویات کے ساتھ رمد کی دوائیں بھی دیں جیسے اسطاطیقون وغیرہ۔

اگر ان کے ساتھ قرحہ بھی ہیں اور وہ آکلہ ہو گئے ہیں تو اس کا صرف یہ علاج ہے کہ پلک کو پلٹ کر ضمادین کے ذریعہ اس کا احتکاک کریں۔

اس طریقہ کو اس وقت استعمال کریں جب مریض درد میں اضافہ محسوس کرے، اور اس کو اسہال اور بخار بھی ہو۔ فصد کھولنا بہت زیادہ مفید ہوتا ہے۔ ایک تو مرض عود نہیں کرتا دوسرے مرض مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔

شب کوری کے مریض میں اگر قوت ہے تو اس کے دونوں بازوؤں میں سے خون نکالیں۔ بہت مفید ہے اور مریض کے معدے کو دواؤں اور حقنہ کے ذریعہ صاف رکھیں۔ غرغرہ اور چھینک لانے والی دواؤں سے سر کا تنقیہ کرنا بھی مفید ہے۔ اگر ان علاجوں سے مکمل فائدہ نہ ہو اور معالج چشم کے گوشہ کی رگ کاٹنا ضروری سمجھے تو یہ بھی کرنا چاہئے، اور مریض کو کھانے سے پہلے گل زوفا، برگ سداب کے جوشاندہ کو پلائیں، اور شہد پھٹکری، نوشادر پیس کر آنکھ میں سرمہ کی طرح لگائیں۔ یا بکری کی کلیجی میں سے بھنتے وقت جو رطوبت نکلے اس کو آنکھ میں سرمہ کی طرح لگائیں۔ کلیجی بھننے میں جو دھواں نکلے اس سے آنکھ کی ٹکور کریں، اور کلیجی بھنی ہوئی مریض کو کھلا دیں۔

نزول الماء، ضعف بصارت کا علاج۔ پانی اترنے کے علاج کے لئے دماغ اور بدن کو مذکورہ ادویات کے ذریعہ استفراغ کر کے تنقیہ کریں۔ لطیف غذا دیں، اور اس سرمہ کو استعمال کرائیں۔ جس میں بکری یا گائے کا پتہ، آب برگ بادیان، شہد سکبینج، حلتیت، کندس، روغن بلسان، اشق شامل ہوں۔

ضعف بصر کے لئے آنکھ کے گوشوں کی رگوں سے خون نکالنا یا دونوں کنپٹیوں پر جونک لگوانا بھی مفید ہے۔

بثورات چشم کا علاج: اسہال یا فصد سے تنقیہ بطن اور سر کریں۔ یا سر کے پیچھے پیچھے پچھنے لگوائیں اور آنکھوں پر ٹھنڈے نمکین پانی کو بہائیں یا آب برگ کاسنی یا دوسری قابض دواؤں کے جوشاندے کا نطول کریں۔ ضعف بصر کا ایک یہ علاج بھی ہے۔ مریض کی فصد کھولیں، اور مریض کی آنکھ میں کبوتر یا شفاء نہ (پرندے کا نام جو چیل سے بڑا اور جسم پر کئی رنگ ہوتے ہیں) کا خون تازہ ٹپکائیں۔ اس کے بعد روغن گل، مرغ کے انڈے کی زردی اور قدرے شراب کو پھینٹ کر روئی کو اس میں تر کر کے مریض کی آنکھ پر رکھیں۔ دوسرے دن بھی یہی عمل کریں۔ تیسرے دن تکمید (ٹکور) کریں اور آنکھوں میں دودھ کے قطرے ٹپکائیں، اور ضماد کریں اور جس سرمہ کو فائدہ مند خیال کریں لگوائیں۔

شعر زائدہ (پربال) کا علاج: پلک کے اندر اگر بال اُگ آئیں تو پہلے ان کو اکھاڑ دیں اور اس جگہ پر یہ طلاء استعمال کریں۔

صفتہ، صدف محرق، روغن قطران (یہ سیاہی مائل سیال صنوبر کی لکڑی سے نکلتا ہے۔) دونوں کو ملا کر بال اکھڑنے کی جگہ پر لگائیں اس جگہ دوبارہ بال نہیں اگے گا۔ نسخہ دیگر: پتہ بز، نوشادر، دونوں کو ملا کر بال اکھڑنے کی جگہ لگائیں۔ دوبارہ بال اس جگہ نہیں اگیں گے۔

نسخہ دیگر: دیمک ایک حصہ، نوشادر ایک حصہ، گدھے کا جلا ہوا، کھر ایک حصہ۔ تینوں کو پیس کر نصف رطل سرکہ میں ملا کر اس جگہ لگائیں وہاں دوبارہ بال نہیں اُگیں گے۔ سرمے اور شیاف (آنکھ میں رکھنے والی دوائی۔)

شیاف شلیطیفان: یہ شیاف اللہ کے فضل و کرم سے۔ استرخائے پلک، دمعہ، دھند کا سبب اگر فضلات اور اجتماع ماہیت سے ہو تو یہ نسخہ مفید ہے۔

نسخہ: اقلیمیا اصفر، زعفران، فلفل ایک ایک اوقیہ، نانخوہ دو درہم، صمغ عربی، شیاف مامیثا، انزروت، ہر ایک آٹھ درہم۔ زرنیخ احمر دو درہم۔ بنانے کا طریقہ۔ ان اجزاء کا سفوف چھان کر پانی میں گوندھ کر چنے کی برابر شیاف بنالیں۔ استعمال سے ٹھنڈے پانی میں گھس کر آنکھ میں سرمہ کی طرح لگائیں۔

شیاف ارمیالوس: حرارت چشم، رمد، آشوب چشم کے لئے مفید ہے۔ نسخہ: مردار سنگ، دس درہم، مامیثا، کتیرا، باپھڑ ہر ایک، ایک مثقال۔

بنانے کا طریقہ: ان اجزاء کو الگ الگ کوٹ کر باریک سفوف بنا کر ابلے ہوئے پانی میں گوندھ کر جو کے دانوں کی برابر شیاف تیار کرلیں۔ استعمال: عورت کے دودھ اور انڈے کی سفیدی میں حل کرکے آنکھ میں سرمہ کی طرح لگائیں۔

شیاف ابرار: آنکھ کے قروع اور ثبور، ضرب شدید، طرفہ، آنکھ کے شدید درد کو سکون پہنچاتا ہے۔ نسخہ: زباد محرق ۴ مثقال، صمغ عربی کتیرا، ہر ایک چار مثقال۔ افیون ایک مثقال، سرمہ اصفہانی، اقلیمیا اصفر، توتیائے سبز ہر ایک دو مثقال۔

بنانے کا طریقہ: ان کو باریک سوف بنا کر مرغ کے انڈے کی سفیدی اور عورت کے دودھ میں گوندھ کر شیاف تیار کرلیں۔ آنکھ میں سرمہ کی طرح لگائیں۔

شیاف مسمی بہ دبید حرا: یہ آنکھ کے شدید درد کو آرام کرتا ہے، اور ہر مرض میں آنکھ کے استعمال ہوتا ہے۔

نسخہ: گل سرخ تازہ گیارہ درہم، زعفران، صمغ عربی ہر ایک پچاس درہم، افیون چار درہم، مرد و درہم، ان سب کا سفوف بنا کر ابلے ہوئے پانی میں گوندھ کر گولیاں بنا کر سائے میں خشک کرلیں۔ استعمال: مرغ کے انڈے کی سفیدی میں حل کرکے بطور سرمہ لگائیں۔

شیاف اخضر: یہ ان امراض چشم میں مفید ہے۔ غلظت چشم، پلکوں میں لینت و نرمی، حرارت و غلظت، آنکھ کی خارش، پانی بہنا اور سفیدی۔

نسخہ: اقلیمیا، مردار سنگ، صمغ عربی، اشق اسفیداج، زنجار ہر ایک چھ درہم۔

بنانے کا طریقہ: ہر دوائی کو الگ الگ کوٹ کر سفوف بنائیں۔ اشق کو گرم کرکے کونیں پھر اس کو پودینہ کے عرق میں پیسیں کہ گوندھے ہوئے اٹے کی طرح ہو جائے تو اس میں تمام دواؤں کا سفوف ملا کر ایک دو دن خوب کھرل کریں تاکہ سب دوائیں یکجان ہو جائیں۔ پھر اس کی چنے برابر گولیاں بنا کر سائے میں خشک کرکے رکھ لیں۔ استعمال: ایک گولی کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ سیپ میں گھسیں اور آنکھوں میں بطور سرمہ لگائیں۔

سرمہ سفیدی چشم: آنکھ کی پرانی سفیدی کو فائدہ ہوتا ہے۔

نسخہ: سمندر جھاگ، شکر طبرزد کو ہم وزن لیکر سرمہ کی طرح باریک پیس لیں۔ جس آنکھ میں سفیدی ہو اس میں استعمال کریں۔

سرمہ حدت چشم نسخہ: خرگوش کے پتہ کو مشک میں حل کر کے عورت کے دودھ میں حل کر لیں پھر اس کو بطور سرمہ آنکھ میں استعمال کریں۔

پانچواں باب

جفن (پلک) شفر (پپوٹے) شترہ (پلک کا سکڑنا) اور سر موں میں

اگر آنکھ کے گوشے میں کوئی خرابی یا زخم ہو کر خون بہنے لگے تو اس ضماد کے استعمال سے زخم مندمل ہو جائے گا۔

نسخہ ضماد: زعفران، مامیثا، پھٹکری۔

اگر بد گوشت سے آنکھ کے پپوٹے الٹ جائیں۔ تو یہ ضماد اس احتیاط کے ساتھ لگائیں کہ وہ آنکھ کے اندر نہ جا سکے۔

نسخہ: زنگار، کبیریت یا ان کے مثل قوتِ آکلہ رکھنے والی دوائیں۔

اگر پلک کا اندر والا حصہ سخت ہے تو اس کو کاٹ دو اور جو زائد گوشت ہے اس کو بھی کاٹ کر نکال دیں، اور اس جگہ چوہے کی مینگنی باریک پیس کر شہد میں ملا کر بطور طلاء استعمال کریں۔

اگر استر کائے جفن کے ساتھ سبل ریحی بھی ہے تو پلک کے اس حصہ کو کاٹ کر ان نقصان دہ غدہ کو نکال دینا بہتر ہے، اور اس جگہ ان دواؤں کو لگائیں جو مر اور صبر کی شمولیت سے بنی ہیں۔

اگر پپوٹوں کے کنارے پھیل جائیں یا ان کے بال گرنے لگیں۔ تو یہ سرمہ استعمال کریں۔ سرمہ اقلیمیا، قلقدیس۔ ان کو باریک کر کے آگ پر بھون لیں۔ پھر اس کو پیس کر بطور سرمہ استعمال کریں۔ یا یہ سرمہ لگائیں۔ زاج ایک حصہ، اشق دو حصے کو پیس کر بطور سرمہ صبح و شام لگائیں۔ پلک کے اندر کے بالوں کو ختم کرنے کا بہترین علاج۔ پہلے زائد بالوں کو اکھیڑ دیں اور اس جگہ مینڈک یا چیچڑی کے خون کا طلاء لگائیں۔ چیچڑی کتے اور جانوروں کے جسم پر چمٹی ہوتی ہے پھر اس خون پر مصطگی اور صمغ کا ضماد کریں۔ یا سیپ کے کشتہ (راکھ) کو روغن قیرین ملا کر بالوں کے اکھڑنے کی جگہ پر طلاء کریں اور ایک گھنٹہ کے بعد اس کو صاف کر دیں یہ طلاء پانچ یا سات مرتبہ کریں۔ یا مکھی کا سر کاٹ کر اس مکھی سے زائد بالوں کو رگڑیں یا صمغ ابیض سے تکمید (ٹکور) کریں یا موچنے سے بال اکھیڑ اس جگہ بکری کے پتہ کو نوشادر میں ملا کر طلاء کریں۔

ایک آنکھ سے دیکھنے کی عادت کو چھڑانے کا طریقہ۔ اس کی صحیح آنکھ پر سرخ رنگ کا کپڑا لٹکا دیں تو وہ صحیح آنکھ سے سرخ کپڑے کو دیکھے گا تو دوسری آنکھ سے دوسری اشیاء کو دیکھے گا تو دونوں آنکھ کی نظر مساوی ہو جائے گی۔ یا چراغ کو سامنے رکھ کر دونوں آنکھوں سے متواتر دیکھتا رہے۔ تو اس طریقہ سے بھی دونوں آنکھوں سے مساوی دیکھنے کا عادی ہو جائے گا۔

سرمہ جات: سرمہ بنانے کی پہلی شرط سرمہ کے اجزاء کو سحق بلیغ کرکے انتہائی باریک کر دیا جائے۔ پھر اس کو گف ریشمی کپڑے میں چھانا جائے، اور اس کو بارش کے پانی یا مصفیٰ پانی میں گوندھ کر شیاف بنالیں اور سائے میں خشک کریں بوقت ضرورت ایک شیاف کو تانبے سیپ یا آبنوس پر رگڑ کر آنکھ میں لگائیں۔

سرمہ زنبوری: زخم، درد، پانی کا آنکھ سے بہنا۔

نسخہ: سفیدہ جست، اقلیمیا ہر ایک بیس درہم، کتیرا، صمغ عربی ہر ایک پانچ درہم افیون سات درہم، نشاستہ دو درہم، ان سب کو پیس کر گولیاں بنا کر سایہ میں خشک کرکے استعمال کرنا ہو تو ایک گولی کو سیپ پر گھس کر بطور سرمہ لگائیں۔

سرمہ طرخماطیقان: یہ جالا، حرارت چشم، سرخی، سفیدی، پلکوں کے بالوں کا گرنا، آنسو بکثرت آنا کے لئے مفید ہے۔

نسخہ: ساذج دس درہم، نحاس محرق پانچ درہم، زنگار پانچ درہم، افربیوں سات درہم، نشاستہ گندم دو درہم، ان کو پیس کر گولیاں بنائیں۔ استعمال: گولی کو گھس کر بطور سرمہ آنکھ میں لگائیں۔

نسخہ دیگر: قلقطار مشوی، وہ زاج ہے۔ تین درہم، افیون دو درہم، مرتین درہم، صمغ عربی چھے درہم۔ ان سب کو پیس کر گولی بنالیں استعمال۔ گولی گھس کر آنکھوں میں لگائیں۔

سرمہ روشنائی: اس کو دوائے باسلیقون بھی کہتے ہیں۔ اس کا استعمال مرض و صحت میں مفید ہے۔ دن میں ایک مرتبہ لگانا کافی ہے۔ ان کو بھی مفید ہے۔ آنکھ سے پانی بہن، سفیدی چشم، خارش چشم، شبورات چشم، ماس خورہ، جالا، پلکوں کے بال گرنا، پربال شعر زائدہ، اس سے نظر تیز ہوتی ہے۔

نسخہ: سمندر جھاگ دس حصہ، اقلیمیا دس حصہ ۱/۲ مجرق پانچ حصہ، سفیدہ جست دو حصہ، نمک اندرائن دو حصہ، قرنفل ایک حصہ، اشنہ ایک حصہ، فلفل چار حصہ، کافور نصف حصہ، ان کو باریک پیس کر بطور سرمہ صبح و شام لگائیں۔

دوائے آشوب چشم نسخہ: رسوت ایک درہم، انزروت نصف درہم، زعفران نصف درہم، عصارہ بیخ لفاح ڈھائی دانق، شاذنج ڈیڑھ دانق، افیون ڈیڑھ دانق، صمغ عربی ایک دانق، کتیرا ایک دانق۔ ان سب کو باریک پیس کر بارش کے پانی میں گوندھ کر ٹکیاں بنا کر سکھالیں۔ استعمال: ٹکیہ کو سرکہ میں یا آب برگ کشنیز یا سفیدی انڈے مرغ میں گھس کر آنکھ پر طلاء کریں اس سے مریض سو جاتا ہے۔ اصطفن اور اسکندروس کا قول ہے یہ دوائی انتہائی مجرب اور عطیہ خداوندی ہے۔ قروح چشم، ناخونہ، ضعف بینائی۔ نزول الماء پانی اترنے سے پہلے یا بعد میں کریں تین مرتبہ طلاء کرنے سے پانی اترنا بند اور اترا ہوا ختم ہو جاتا ہے۔ پہلے مریض کو حمام کرائیں پھر علاج شروع کریں۔ تحریر کردہ باقی امراض میں بھی مفید ہے۔

نسخہ: اقلیمیا، اقاقیا، نحاس محرق، ہر ایک چھ حصے، سعتر، فارسی چار حصہ، سرمہ دس حصہ، ثفل روغن زعفران دو حصے، زعفران ایک حصہ، کتیرا آٹھ حصے، افیون، سنبل ہر ایک ایک حصہ ان سب کا سفوف بنا کر سمندری پانی میں گھس کر آنکھ پر طلاء کریں۔

دوائے آشوب چشم نسخہ: انزروت، مامیران، سمندر جھاگ، عدس۔ سب ہم وزن لیں عدس کو خوب باریک پیس لیں پھر اس میں ایک ایک دواء کو ڈال کر خوب اچھی طرح سحق بلیغ کریں یہاں تک کہ تمام دوائیں کھرل میں پس جائیں پھران کو ریشمی کپڑے میں چھان لیں۔ اس سفوف کو تھوڑا سا آنکھ میں چھڑکیں اور کچھ دیر کے بعد روئی کو ٹھنڈے پانی میں بھگو کر آنکھ کو صاف کر دیں یہ عمل وقفہ وقفہ سے تین مرتبہ کریں۔ اس کے بعد روغن گل آنکھ کی اردگرد لگائیں۔ کچھ وقفہ کے بعد تیل کو ٹھنڈے پانی سے روئی کے ساتھ صاف کر دیں۔ اس دوران اگر آنکھ میں سے خون نکلے تو کچھ فکر نہ کریں۔ یہ مریض کے حق میں بہتر ہے۔ اس عمل کو صبح و شام جاری رکھیں۔ یہ مفید اور مجرب ہے۔ بیاض چشم کا مجرب آزمودہ علاج ہے۔ ہم نے اس نسخہ کو سرمن رای کے ایک شخص سے لیا ہے۔ اس کا یہ تجربہ کیا ہوا تھا۔ اس کو حقیر نہ سمجھیں یہ انتہائی مفید ہے۔

نسخہ: پوست بیضہ مرغ کو متعدد بار پانی سے دھوئیں۔ اس کو سفید کپڑے سے خشک کریں، اور اس کا اندرو والا باریک چھلکا اتار دیں پھر اس کو باریک پیس لیں اس کی مقدار دو درہم ہو۔ اس میں سمندر جھاگ تین درہم اور تھوڑا سا انسان کا براز شامل کرکے خوب باریک پیس کر ریشمی کپڑے میں چھانیں۔ رات کو سونے سے پہلے اس کو آنکھ میں ڈالیں تاوقتیکہ سفیدی ختم نہ ہو جائے۔

آشوب چشم کی مجرب دوا (نسخہ مامیثا): انزروت، دو حصے زعفران ایک حصہ۔ ان کو باریک پیس کر ریشمی کپڑے میں چھان کر آنکھ میں ڈالیں۔

نسخہ دیگر: مامیثا اصفر، ساڑھے تین درہم، صبر ایک درہم، زعفران ایک درہم۔ ان سب کو باریک پیس کر سرمہ کی طرح صبح و شام روزانہ آنکھ میں لگائیں۔

نسخہ دیگر: انزروت صحرائی کو مرغ کے انڈے کی سفیدی یا گدھی کے دودھ میں گوندھیں اور خشک کرکے سفوف بنالیں ریشمی کپڑے میں چھان کر بطور سرمہ لگائیں۔

چھٹا باب

امراض کان اور علامات میں

کان اعصاب دماغ کے زوج خامس سے مرکب ہے۔ کان کا مزاج یابس و بارد ہے۔ دماغ کی طرف سماعت کی حس کان کے عصب کی معرفت منتقل ہوتی ہے۔ اس عصب میں سدہ یا بخارات یا فضلات غلیظ مقید ہو جائیں اور اس عصب کی حس ختم ہو جائے تو آدمی بہرا ہو جاتا ہے۔ حواس کی قوت عصب میں ایسے ہی نفوذ کرتی ہے جیسے سورج کی شعاع کثیف ہو یا بلور میں یا پانی سے بھرے ہوئے شیشہ میں نفوذ کرتی ہے۔ اگر کان میں درد ہوئے بغیر قوت سمعت کم ہو جائے تو مرض کان میں نہیں بلکہ دماغ میں

ہے۔

کان میں درد ظاہری طور پر بھی ہوتا ہے اور باطنی طور پر۔ باطنی کی وجہ دماغ کی قوت اور احساس کی شدت سے کان میں مہلک ورم ہو جاتا ہے۔ اگر یہ ورم چہرے پر آجائے اور رگوں کی ضرب میں شدت اور ثقل ہے تو یہ امتلاء پر دلالت کرتا ہے۔ یا عروق کی ضرب شدید ہے مگر مریض ٹھنڈی ہوا کو پسند کرے تو یہ امتلاء دموی ہے یا امتلاء پہلے کے مقابلے میں کم ہے لیکن درد شدید ترین ہے تو یہ امتلاء صفراوی کی علامت ہے۔ اگر مریض سونے کو اور گرم ہوا کو پسند کرے اور ٹھنڈی ہوا تکلیف دے اور رگوں کی ضرب بھی کمزور ہے تو یہ بلغمی مادہ ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ اگر کسی بہرے آدمی کے منہ سے صفراوی مادہ بار بار خارج ہونا شروع ہو جائے تو اس کا بہرا پن ختم ہو جائے گا۔ ایسے ہی اگر کسی سے صفراء کا اخراج ہو رہا ہے اور وہ کسی وجہ سے بہرا ہو گیا تو صفراء کا اخراج بھی بند ہو جائے گا۔

اصل میں بقراط کے قول کا یہ مطلب ہے کہ جس وقت پتہ کا صفراء ہیجان میں ہوتا ہے۔ تو وہ دماغ کی طرف جاتا ہے، اور آدمی کو بہرا پن لاحق ہو جاتا ہے۔ اگ صفراء کا اخراج ہو رہا ہے تو سننے والے اعصاب کے مجاری کھل جاتے ہیں اور بہرا پن ختم ہو جاتا ہے۔

ساتواں باب

کان کی بیماری کے علاج میں

کان عضو یابس ہے۔ اگر اس کے درد کا سبب خلط بلغم ہے۔ تو لطیف اور گرم دوائیں فائدہ مند ہوں گی۔ جیسے گل بابونہ یا اس کے مثل دواؤں کا جوشاندہ بنا کر نیم گرم سے سر پر نطول کریں۔ یا اگرم مزاج تیل سر پر لگائیں، اور ایارج فیقراء وغیرہ سے غرغرہ کرائیں۔ تا کہ فضلات خارج ہو سکیں۔ اگر درد کا سبب خلط سودا ہے تو افتیمون کا جوشاندہ پلایا جائے۔

اگر بہرے ہونے کی وجہ ریح غلیظ ہے۔ تو روغن بلسان یا روغن سنبل الطیب کے تین قطرے کان میں ٹپکائیں۔ یہ عمل چند دن جاری رکھیں پھر چھوڑ دیں۔ پھر ڈالیں پھر چھوڑ دیں۔ وقفہ وقفہ سے کرتے رہیں۔ یا روغن حبتہ الخضرا جس کے اندر تھوڑا سا شونیز کا سفوف ملا ہوا ہو۔ اس کے چند قطرے کان میں ڈالیں یہ بمعدوت، ریح غلیظ، سدوں کو دور کرنے کو مفید ہے۔ یا روغن بادام تلخ کے اندر اونی کپڑے کا ٹکڑا بھگو کر کان میں رکھیں۔ یہ بمعدوت، ثقل، سدوں کو ختم کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔ اگر کان میں ناسور بن جائے، تو روغن سوسن، روغن بادام تلخ، سرکہ، آب برگ سداب ہم وزن ملا کر کان میں قطرے ڈالیں۔ اگر کان میں ورم یا زخم ہو جائیں تو روغن گلاب کو تھوڑے سے سرکہ میں ملا کر اس کے قطرے کان میں ڈالیں مفید ہے۔

کان کے سخت درد کے لئے سیال بروزے کے تین قطرے کان میں ڈال کر اسی کان کے رخ ایک گھنٹے تک لیٹے رہیں۔ یا آب ترب میں روغن گل ملا کر پکائیں اور قدرے شہد ملائیں اور چند قطرے کان میں ڈالیں۔

ثقل سماعت اور پرانے زخم کے لئے۔ جس کے اندر غلیظ فضلہ یا غلیظ ریاح مجتمع ہوں اور سائیں سائیں کی آوازیں کان میں گونجتی ہوں تو روغن قطران (روغن زفت) کو شہد میں ملا کر چند قطرے کان میں ڈالیں بیحد مفید ہے اور عجیب المنفعت ہے۔ یا آب ماہیانہ ایک قسم کی مچھلی ہے۔ کے تین قطرے یا آب گندنا کے قطرے کا استعمال مفید ہے۔

اگر سماعت کے عصب میں خرابی یا برودت پیدا ہو جائے تو بطخ یا مرغ کی چربی کو پگھلا کر کان میں چند قطرے ڈالیں۔ یا جنگلی پیاز کی گانٹھ میں سوراخ خلع کر کے اس میں گرم مزاج تیل بھر کر گرم کریں اور اس تیل کے تین قطرے کان میں ڈالیں۔

یا مریض کے کان میں اس نلکی کو رکھیں جو اس برتن سے منسلک ہو جس میں گل بابونہ، برگ پودینہ، صعتر یا اس خواص کی ادویہ کو جوش دیا جا رہا ہو۔ تا کہ ان کی بھاپ کان کے اندر جائے یہ عمل کان کی آواز، ریح، برودت، درد وغیرہ ختم کرنے کے لئے مفید ہے۔

اگر کان سے پیپ بہتی ہے تو بیل کے پیشاب سے روئی کی بتی کو تر کر کے کان میں رکھیں اگر کیڑے پڑ گئے ہیں تو آب برگ کبر یا آب بیخ کبر کے قطرے کان میں ڈالیں۔ یا بورہ ارمنی کا سفوف ایک دانگ پیاز کے پانی میں ملا کر کان میں ڈالیں۔

کان کے زخم یا پیپ بہنے یا سوڑھوں اور ہونٹ میں داس خورہ کے لئے نسخہ۔ زنگار تین حصہ، شہد آٹھ حصہ، سرکہ چار حصہ، ان کو ملا کر جوش دیں اور اس میں روئی کا فتیلہ بھگو کر کان میں رکھیں۔ یا شدت درد، اور پیپ بہنے کے لئے نسخہ۔ چربی، مرغابی یا بطخ سات حصہ، افیون، زعفران ہر ایک دو حصہ، ان تینوں کو باریک کر کے ملا کر کان میں رکھیں مفید ہے۔

کان میں بھنبھناہٹ یا سائیں سائیں کی آوازیں جو کسی مرض کے بعد پیدا ہو جاتی ہیں یا سماعت کی کمزوری یا بخارات حادہ کے لئے مفید ہے۔ نسخہ خالص سرکہ کو جو شاندہ افسنتین میں گرم کر کے قطرے کان میں ڈالیں۔

اگر کان میں پانی پڑ جائے تو اس کو نکالنے کے لئے سلائی پر اونی کپڑا لپیٹیں اس کو تھوک یا کسی چکنی چیز میں تر کر کے کان میں ڈالیں تا کہ پانی اس کپڑے میں جذب ہو جائے۔ اگر اس وقت مریض کو کھانسی آ جائے تب بھی پانی نکل جاتا ہے؛ اور فائدہ ہوتا ہے۔

لوزتین کے ورم اگر دموی ہیں تو فصد کھولنا مفید ہے۔ کبھی یہ ورم خناق کا باعث بن جاتا ہے۔ اس پر تخم کتان، شعیر کا ضماد کرنے سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ اگر ورم صلب ہے تو انجیر کو گائے کی چربی میں حل کر کے ضماد کریں۔ یا یہ ضماد استعمال کریں۔

نسخہ: تخم حلبہ، گل بابونہ، تخم خطمی کو پیس کر تین دن تک ضماد کریں۔

کان سے پیپ بہنے یا زخم کے لئے بہت مفید ہے۔

نسخہ: مردار سنگ، سفیدہ جست ہر ایک نصف درہم۔ روغن گل سات درہم۔ موسم کو روغن گل میں پگھلا کر ان دواؤں کا سفوف اور انڈے کی پتلی سفیدی کو ملا دیں، اور روئی کے فتیلہ بتی کو اس میں بھگو کر کان میں رکھیں۔

آٹھواں باب

ناک کے امراض اور علامات وادویات میں

سونگھنے کا عمل عصب دماغ کے مقدم جزو سے ظاہر ہوتا ہے۔ اگر عصب میں کوئی خرابی ہو جائے۔ یا نتھنوں میں زخم ہو جائے یا سیلان دم سے نتھنوں میں سدہ ہو جائے۔ یا بدبودار یا نمکین رطوبت جم جائے یا اس جگہ کثیر الاجل (بہت سی جڑ والا) والا پھوڑا نکل آئے یا مریض نے بارد مخدر چیز کو سعوط کی ہے تو ان وجوہات سے خوشبو کی حس کو نقصان ہوتا ہے، اور کمزور ہو جاتی ہے۔ اگر ان اسباب میں سے کوئی سبب نہیں ہے یعنی ورم، پھوڑا، رطوبت، یا آواز نہیں بیٹھی ہے۔ تو مرض ناک میں نہیں بلکہ دماغ میں ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فضلات کو تحلیل کرنے والی دواؤں کو جوشاندہ بنا کر مریض کے سر پر اس کا نطول کریں اور اس کے مخالف دواؤں کا سر پر ضماد کریں۔

ناک کے مرض کی تشخیص مریض کے حالات سے کی جاتی ہے، اور حرارت و برودت کی کیفیات سے مرض پر استدلال قائم کیا جاتا ہے۔ ہم جن کا ذکر اوپر کر چکے ہیں۔ اگر مرض کی وجہ غلظت دم ہے تو ورید اکحل کی فصد کھولیں۔ اگر مرض کی وجہ دماغ غلظت رطوبت ہے تو غرغرہ کرانا بہتر ہے، اور رایارج فیقرا کا استعمال مفید ہے اور یہ دوائیں بھی مفید ہیں۔

نسخہ: صبر، مرکی، زعفران، ہم وزن کا سفوف کریں۔ ایک دانگ لیکر آب مرزنجوش میں حل کر کے ناک میں سعوط کریں۔ اگر ناک میں ناسور یا بدگوشت یا متعفن (بدبودار) زخم ہے تو اس کو نشتر سے کاٹ دو اور ایسی تیز دواء کا استعمال کرائیں جو نشتر کی طرح کام کریں۔ یا نہری پودینہ کا سفوف نسوار دانی کا نصف بھر کر ناک میں سعوط کرا دیں۔ مجرب ہے۔

نسخہ دیگر: لانہ ایک حصہ کا سفوف کر لیں، اور سوتی کپڑے کے فتیلہ کو سرکہ خمر میں تر کر کے اس پر سفوف اچھی طرح لگا کر بدگوشت پر رکھیں جو ناک کے اندر ہے۔

نسخہ دیگر: ہیرا کسیس، کسیس زرد، زنگار، پھٹکری، اقلیمیا ہم وزن کا باریک سفوف بنا لیں۔ مثل سابق

کپڑے کے فتیلہ کو سرکہ خمر میں تر کرکے اس پر سفوف لگا کر ناک کے بدگوشت پر رکھیں۔ یہ کی (جیسے گرم لوہان بدن کو جلد دیتا ہے) کی طرح عمل کرے گا۔ یہ احتیاط ضروری ہے کہ یہ دواء جسم کے صحیح حصہ پر نہ لگے ورنہ جسم کو جلادے گی۔

اگر مرض سدوں کی وجہ سے ہے۔

نسخہ: شونیز ایک وانگ، کا سفوف سرکہ میں ملا کر ناک میں بطور سعوط استعمال کریں۔ یا کندس نصف وانگ کے سفوف کو سرکہ میں ملا کر سعوط کرائیں۔

اگر سبب مرض ناک سے بدبو آنا ہے۔

نسخہ: کاٹپھل کو خوشبودار دواء کے جوشاندے یا پانی میں جوش دیں۔ اس سے ناک دھوئیں۔ اگر بدگوشت یا ابھار جو ناک یا مقعد میں پیدا ہو گیا ہے۔

نسخہ: دیگ چون ک ابار یک سفوف مناسب دواء کے جوشاندے یا شراب میں حل کرکے مقام ماؤف پر لگائیں۔ کثیرالارجل (جس پھوڑے کی جڑیں بہت ہوتی ہیں۔)

نسخہ: جوز سرو، انجیر کا سفوف بناکر دس دن ناک کے اندر رکھیں۔

نواں باب

نکسیر کے علاج میں

نکسیر کے اسباب: رگ کا پھول کر پھٹ جانا، خون روکنے والی قوت کا کمزور ہونا۔ کسی مرض کا بحران شدید ہونا۔ بحران مرض کی وجہ سے نکسیر کا پھوٹنا۔ مریض کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔ مریض اس مرض سے جلد صحت یاب ہو جاتا ہے۔

دموی امراض کے علاج کا یہ طریقہ و قانون ہے۔ کہ خون کے سیلان کا رخ دوسری طرف کو موڑ دیا جائے۔ اگر نکسیر داہنے نتھنے سے پھوٹی ہے تو جگر کے اوپر محجمہ (گلاس) لگائیں اگر نکسیر بائیں نتھنے سے پھوٹی ہے تو طحال کے اوپر گلاس لگائیں۔ یا نکسیر دونوں نتھنوں سے ایک ساتھ پھوٹی ہے تو دونوں جگہ جگر اور طحال پر گلاس لگائیں۔ خون کو روکنے والی دوائیں اپنی برودت اور قوت قابضہ سے خون کو روکتی ہیں۔

بعض حار گرم دوائیں بھی خون کے سیلان کو روکتی ہیں۔ ان میں کی (داغنے) کی خاصیت ہوتی ہے۔ جیسے داغنے سے خون رک جاتا ہے ویسے ہی ان سے رکتا ہے۔ نکسیر کو روکنے والے مفید ادویات۔ زاج اصفر (زرد کسیس) کا سفوف ناک میں ڈال کر بند کرنے سے خون رک جاتا ہے۔ مریض کا سر مونڈ دیں اور ٹھنڈی اشیاء کھلائیں۔ ادویات نکسیر۔ صبر ایک حصہ، کندر دو حصہ، ان کا سنوف بنا کر سوتی کپڑے کے

فتیلہ کو سرکہ خمر میں تر کرکے اس پر سفوف کو لگا کر نتھنے میں رکھیں نکسیر بند ہو جائیں گی۔
یا آب برگ گندنا شامی کے اندر گدھے کی لید ایک گھنٹہ بھیگی رہنے دیں پھر اس کو گھول کر ایک رات اور رکھیں دوسرے دن اس کو حل کرکے اس پانی چھان لیں، اور ناک میں سعوط کرائیں نکسیر فوراً بند ہو جائیں گی مجرب ہے۔ یا اس پانی میں فتیلہ تر کرکے نتھنے میں رکھیں۔ اگر نکسیر کے ساتھ حمیٰ دموی بھی ہے تو اس پانی میں کافور اور ملا دیں۔ دیگر۔ یا سیپ کے جلے ہوئے کشتہ میں قدرے پھٹکری، لسی ہوئی ملا دیں اور ناک میں پھونکیں اور مریض کے سر پر برگ بید، برگ آس، برگ کرم، صندل، کافور کو عرق گلاب میں ضماد بنا کر لگائیں۔ دیگر۔ فتیلہ کو شراب میں تر کرکے اس پر مازو کا سفوف چھڑک کر ناک میں رکھیں۔ مریض کو کافور مسلسل سونگھنے کی تاکید کریں اور مریض کے سر پر پسا ہوا نمک رکھیں۔ ہر قسم کے بہتے خون کو روکنے کا علاج۔
نسخہ: کسیس بھنا ہوا ایک حصہ، افیون، ایک حصہ، دونوں کو مل کر خون نکلنے کی جگہ پر رکھیں یا چھڑکیں۔ اگر خون ناک سے آ رہا ہے تو اس سفوف کو فتیلہ پر لگا کر ناک میں رکھیں۔ اگر نکسیر حرارت کی وجہ سے جاری ہوئی ہے تو اینٹ یا گچ کی مٹی کو سرکہ خمر میں گوندھ کر سر اور پیشانی پر ضماد کریں۔ یا ایک حصہ سرکہ، پانچ حصہ پانی ملا کر سر پر نطول کریں، اور مریض کی پنڈلی، بازو، انیشن (فوقوں) کی ہلکی بندش کے ساتھ نیچے کو باندھ دیں۔ اگر مرض شدید ہو تو قیفال (ناک رگ) کی فصد کھولنا مفید ہے۔

دسواں باب

زکام کے اسباب اور علاج

زکام، حرارت، برودت اور سدوں کے واقع ہونے سے ہوتا ہے۔ اس کی دو وجہ ہوں گی۔
(۱) زکام کا سبب خارج میں ہوگا۔ (۲) یا سبب داخل میں ہوگا۔ اگر زکام خارجی حرارت کی وجہ سے ہے۔ تو وہ دماغ کی رطوبت کو پگھلا دیتی ہے۔ وہ ناک سے باہر آتی ہے۔ یا زکام کی وجہ حرارت دماغ کے اندر ہوتی ہے اور وہ بدن کی رطوبت کو اپنی طرف جذب کرتی ہے اور دماغ میں رطوبت کی مقدار بڑھنے لگتی ہے تو وہ ناک کے راستہ سے بہنے لگتی ہے۔
برودت کی وجہ سے جو زکام ہوگا وہ بھی دو قسم کا ہوگا۔ (۱) برودت خارجی، (۲) برودت داخلی۔ باہر کی فضاء سے برودت کا اثر لیا ہے یا برودت دماغ کے اندر موجود تھی۔ خارجی برودت رطوبت کو دماغ میں منقبض کر دیتی ہے تو ناک کے راستہ سے رطوبت بہنے لگتی ہے۔ داخلی برودت دماغ کو سکیڑتی اور نچوڑتی ہے تو رطوبت کا سیلان ناک سے شروع ہو جاتا ہے۔ جیسے چلنے، حرکت اور ورزش سے جسم کے فضلات خارج ہوتے ہیں۔

زکام کے مرض کی وجوہات میں موسم، عمر، حرارت برودت کا دخل ہوتا ہے، اور رطوبت بننے لگتی ہے۔ اگر مرض کا سبب برودت ہے تو پتھر کی سل کو گرم کرکے اس پر شراب چھڑک کر بھاپ کو ناک میں لیں سر کو کپڑے سے ڈھاپ کر رکھیں۔ اگر مرض کا سبب حرارت ہے تو گرم پتھر کی سل پر خمر کا سرکہ ڈالیں اور بھاپ کو ناک میں لیں اور سر پر ٹھنڈے لطیف پانی کا نطول کریں۔ جیسے گل بابونہ، گل بنفشہ، گل سرخ، برگ تلسی، مرزنجوش، ان کے جوشاندے کا پانی سر پر بہائیں۔

حار دو بارد کا مفید علاج (نسخہ): قسط، شیونیز ہم وزن کا سفوف پوٹلی میں رکھ کر مسلسل سونگھیں۔

دیگر: سندروس، کندر کی دھونی لیں۔ یا جھاؤ کی بھاپ لیں۔ مفید ہے۔ مریض کو حمام کرائیں، ہتھیلی، تلوے، مقعد، انثیین پر گرم صفت کسی تیل کی مالش کرائیں۔

بقراط کا قول ہے۔ اگر زکام میں حلق کا کوا لٹک جائے اور سینہ میں درد نہ ہو تو یہ دماغ کے قوئ اور جلد صحت مند ہونے کی علامت ہے۔ ایسے فضلات کا خود بخود اخراج ہو جاتا ہے۔ کبھی بدن کی رطوبات فاسدہ کے بخارات دماغ کی طرف کو چڑھ جاتے ہیں اور زکام ہو جاتا ہے۔ اگر یہ فاسد مادہ و رطوبات حلق میں جائیں گی تو حلق میں درد ہو جائے گا۔ اگر ان فاسد رطوبات کا رخ اعصاب کی طرف ہو جائے اور فاسد مادہ غلیظ، زجاجی بھی ہو تو مریض کو فالج ہو جائے گا۔ اگر یہ فاسد مادہ پھیپھڑے میں چلا جائے تو مریض کو دمے کی شکایت ہو جائیں گی۔ اور اگر مادہ فاسد اور برودت افراط کے درجہ میں ہوں اور دماغ میں چلی جائیں تو صرع (مرگی) کا مرض ہو جائیں گا۔

گیارھواں باب

رخسار کے علاج اور تنقیہ میں

اگر اخلاط اربعہ میں خرابی پیدا ہو جائے۔ تو مریض کے چہرے پر جھائیں اور کالے داغ پڑ جاتے ہیں۔ جیسا کہ حاملہ عورتوں کو معدے کے فضلات کی خرابی سے جھائیں اور کالے داغ چہرے پر پڑ جاتے ہیں۔

نسخہ: ایارج فیقرا، حب الصبر، مصطگی کا استعمال مفید ہے۔ چہرے کو جھائیں۔ کالے داغ سے پاک رنگ کو سفید اور خوبصورت بنانے کا نسخہ ابٹن۔

نسخہ: آرد ترمس (باقلا مصری) تین حصہ، آرد باقلا دو حصہ، آرد جو ایک حصہ، آرد تخم ترب نصف حصہ، آرد نخود دو حصہ، آرد کرسنہ دو حصہ، آرد عدس مقشر، نشاستہ۔ ہر ایک ایک حصہ، کتیرا نصف حصہ، مغز تخم تربوز میں تین حصہ، قدرے زعفران، ان سب کو پیس کر چھان لیں۔ حسب ضرورت عورت کے دودھ میں ملا کر چہرے پر طلاء کریں صبح کو تخم تربوز کے جوشاندے سے منہ کو دھولیں۔ برص کے داغ،

سیاہی، جھائیں کے لئے نسخہ آرد قثاء الحمار کو پانی میں حل کرکے چہرے پر طلاء کی طرح لگائیں۔
دیگر: بیخ سوسن ابیض کا سفوف پانی میں حل کرکے چہرے پر طلاء کریں اور تخم تربوز کے جوشاندے سے چہرے کو دھوئیں۔ جھائیں کے گہرے داغوں کے لئے نفیس نسخہ۔ فلفل، بورہ ارمنی، ان کا سفوف پانی میں حل کرکے چہرے پر لگائیں۔
دیگر: بورہ ارمنی مخوق کو اونٹنی کے دودھ، یا مرغ کی چربی اور پیاز میں باریک پیس کر چہرے پر طلاء کریں۔
دیگر: داغ دور کرنے کے لئے، چہرے کو مصفیٰ مجلی اور خوبصورت کرنے کے لئے مفید ہے۔
نسخہ: باقلا، کتیرا، انزروت، مصطگی ہم وزن کا سفوف بنا کر مرغ کے انڈے کی سفیدی میں گوندھ کر گولیاں بنا کر رکھ لیں۔ وقت ضرورت ایک گولی باریک پیس کر سوتے وقت چہرے پر لگائیں صبح کو منہ دھولیں۔
سرخبادہ، چہرے کی سرخی، آنکھوں کی سرخی کے لئے مفید دواء۔
نسخہ: ہلدی، تل ہم وزن کا سفوف پانی میں حل کرکے صبح نہار منہ پئیں۔

بارھواں باب

دانت اور منہ سے بدبو کے علاج و اسباب میں

آواز و الفاظ کی موزونیت تلفظ و حسن خوبی دونوں ہونٹ اور سامنے کے چار دانت اوپر چار نیچے کے اور دونوں نتھنوں کے مرہونِ منت ہے۔ اگر ہونٹ کٹ جائے۔ یا ناک کسی سبب کی وجہ سے بند ہو جائے یا چاروں دانت گر جائیں ٹوٹ جائیں۔ تو آواز میں خرابی پیدا ہو جائیں گی تلفظ غلط ہو جائے گا۔ صحت الفاظ و ہمواری آواز نہیں رہے گی۔
منہ سے بدبو کی وجہ: معدے کی لڑی ہوئی بدبودار رطوبت ہے یا مسوڑھوں کا فاسد مادا ہے یا دانتوں کے درمیان میں رہ جانے والی لڑی ہوئی غذا کی وجہ سے ہے۔ اگر بدبو معدے کی رطوبت سے ہے تو معدے کا تنقیہ۔ ایارج فیقرا یا معجون فنجوش سے کریں یا ایسے غرارہ جات سے غرارہ کرائیں جس میں عاقرقرحا اور ہلیلہ زرد شامل ہوں۔ اگر بدبو کا سبب مسوڑھوں کی خرابی سوجن وغیرہ ہے تو مسوڑھوں کو مضبوط کرنے کے لئے عاقرقرحا، مرزنجوش، سرکہ، خردل جیسے اجزاء کو جوش دے کر غرارہ کرائیں۔ اگر بدبو کا سبب ناک کا متعفن مادہ ہے یا ناک میں بدگوشت ہوگیا ہے تو اس کو کاٹ کر خارج کردیں اور زخم کا علاج کردیں۔ اگر بدبو کا سبب وہ رطوبت ہے جو دماغ سے ناک کی طرف آتی ہے تو سر کے درمیان داغا جائے تاکہ اس مادہ کا ناک میں گرنا بند ہو جائے۔ بعدہ یہ نسخہ دیں۔ وردالاس، چرائتہ، کافور، اقلیمیائے ذہب، نمک اندرانی، تمام ایک ایک قیراط لیکر باریک سفوف بنا کر قدرے مریض کی ناک میں روزانہ پھونکیں۔

اگر بدبو معدے میں بلغمی مادہ کی وجہ سے ہے۔

نسخہ: سرکہ، کزماج کے جوشندہ سے غرارہ کرائیں، اور فیقراء (ایلوا) مسواک کرائیں۔ اگر بدبو معدے میں بلغمی مادہ کی وجہ سے ہے۔ تو کھانا کھانے کے بعد مریض کو قے لانے والی دوا پلائیں، اور جب ایارج فیقراء حب اصطفتیقون دیں۔ خوراک میں ماہیانہ (مچھلی) دیں یہ اپنی صلاحیت کی جہ سے معدے کی صفائی کرتا ہے، اور مریض کو معدے کے تنقیہ کے لئے یہ دوائیں دیں۔

نسخہ: ہلیلہ کابلی، مصطگی، نانخواہ، قرنفل، الائچی، وغیرہ دیں۔ عفونت کو قبول کرنے والی اشیاء سے پرہیز کریں۔ اگر بدبو دانت کہ وجہ سے اس کی علامات یہ ہیں۔ دانت زرد ہوں گے۔ ماس خورہ ہو گا۔ دانتوں پر میل جما ہو گا۔ خراب دانت کو نکالنا بہتر ہے ماس خورہ کے دانت کو سرد دواؤں سے برودت پہنچائیں۔ تا کہ اس کا اردگرد محفوظ رہے، اور مسوڑھوں کی جڑیں داغنے کا عمل کریں۔ دانت کے درد کے لئے منجن کا استعمال کرائیں۔

نسخہ منجن: عاقرقرحا، دار فلفل، نوشادر، شب یمانی، ہر ایک ایک حصہ، ہلیلہ زرد نصف حصہ، باریک سفوف بنا کر بطور منجن استعمال کریں۔

منجن دانتوں کو چمکدار مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔

نسخہ: آرد جو، نمک خوردنی، تین تین درہم، کو پیس کر روغن قطران (صنوبر کی لکڑی کا تیل بھورے رنگ کا) میں ملا کر جلد دیں۔ سفوف کر لیں اور برگ حاشا، زنجبیل، گل ارمنی، کزمازج، ہر ایک پانچ درہم کا سفوف بنا کر خل خمر میں حل کرکے جلا دیں پھر اس کو سفوف بنالیں اور پہلا سفوف بھی اس میں شامل کر لیں۔ یہ دونوں کو یکجان کر لیں۔ مئے سوسن کے ساتھ استعمال کریں۔

دیگر دانت کے درد کے لئے: برگ چنار یا قشر چنار، برگ فار یا حب انوار۔ ان کا سوف سرکہ میں پکا کر رکھیں جلدی کلی نہ کریں۔

دیگر: لہسن، عاقرقرحا، کندر کا سفوف سرکہ میں ملا کر کلی کریں۔

دیگر: قثاء الحماء (کریلا) کو سرکے میں ابال کر کلی کریں۔

دیگر: خراطین (کیچوا) رخ کیڑا کیلی جگہ زمین کے اندر ہوتا ہے اس کو روغن سوسن، یا روغن کنجد میں پکائیں، اور جس طرف کے دانت میں درد ہو اس طرف کے کان میں ایک قطرہ اس کا ڈالیں۔

دیگر: درد والے دانت پر، تریاق، لہسن، کا سفوف نیم گرم روغن پکائیں میں ملا کر دانت پر لگائیں۔

مسوڑھوں کی مفید ادویات۔

نسخہ: مویز جبلی، تخم تن، تخم سویا، قسط ان کا سفوف دانتوں مسوڑھوں پر لگائیں۔

دیگر: درد دندان، ہینگ عمدہ، فلفل سیاہ، پودینہ خشک، عاقرقرحا، ہم وزن کا سفوف بنا کر دانتوں پر لگائیں۔

گلے ہوئے دانت کا علاج: گائے یا بھیڑ کی چربی کو لوہے کے برتن میں پگھلائیں اور اس کو دانت پر قطرے قطرے ٹپکائیں کہ دانت پر چربی کی تہہ جم جائے۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو۔ تو لوہے کی باریک سلائی

کو گرم کر کے ماخورہ کی جگہ کو داغ دیں۔ داغنے میں گرم سلائی کسی دوسری جگہ نہ لگنے پائے۔
ہلتے دانت کو جمانے: مسوڑھوں سے خون روکنے کی مفید دوائی۔
نسخہ: شگوفہ انگور کا سفوف شہد میں ملا کر مسوڑھوں دانتوں پر لگائیں۔
دیگر: پھٹکری کو شہد و سرکہ میں پکا کر کلی کرائیں دانت جم جاتے ہیں۔
بچوں کے دانت جلد نکلنے کا علاج (نسخہ): گائے کی چربی یا گائے کی ہڈی کی مینگ گودا۔ بچوں کے مسوڑھوں پر بار بار لگاتے رہیں۔ دم حاد کی وجہ سے منہ میں چھالے پڑنے کا علاج۔
نسخہ: گل ارمنی تین حصے۔ فلفل دو حصے، سماق تین حصے، کافور ایک حصہ، زعفران ایک حصہ۔ ان کا سفوف منہ میں چھالوں پر لگائیں، اور عرق گلاب، عرق کشنیز خشک میں سماق کو جوش دے کر چھان لیں اور کلی کریں۔ پیٹ کا نرم رکھنا اور ملینات کا استعمال مفید ہوگا۔ ٹھوڑی کے نیچے گلاس لگانا اور پچھنے لگانا مفید ہے۔ اگر منہ میں چھالے دم غلیظ کی وجہ سے ہیں۔ تو یہ نسخہ استعمال کریں۔
نسخہ: برگ زیتون تین حصے، عدس مقشر ایک حصہ، کزمازج ایک حصہ۔ ان کو سرکہ میں پکا کر کلی کرائیں کہ مادہ مرض اس مرض اس جگہ سے کسی اور طرف کو منتقل ہو جائے گا۔
دیگر: برگ شہتوت، برگ آس، برگ زیتون، ان کو منہ میں چبائیں۔ ان کی قوت قابضہ کی وجہ سے مسوڑھے مضبوط ہوں گے۔ مسوڑھوں کی نرمی دور کرنے اور دانتوں کو سفید کرنے کے لئے۔
نسخہ: خاکستر (راکھ) بانس تیس درہم، نمک اندرانی پندرہ درہم، کزمازج ۵ درہم، سمندر جھاگ ۵ درہم، تخم بکائن مقشر ۵ درہم۔ ان سب کا سفوف منجن کے طور پر استعمال کریں۔ اگر حکیم مسوڑھوں کی نمی و تری کو کم کرنا مناسب سمجھے تو اس منجن میں مویزج، عاقر قرحا، پانچ پانچ درہم اور ملا دے۔
اگر منہ سے بدبو آنے کی وجہ معدے کا متعفن مادہ ہے تو ان کو استعمال کرائیں۔
نسخہ: زعفران، تج، الائچی خورد، دار چینی، الائچی کلاں، ہر ایک دو درہم۔ مشک ایک دانگ، کافور ڈیڑھ دانگ، مازو بغیر چھید کیا ہوا دو درہم۔ ان کا سفوف خلق خمر میں گوندھ کر چنے کی برابر گولیاں بنا کر سایہ میں خشک کر لیں۔ ایک گولی گھس کر منہ میں لگائیں ایک گولی رات کو زبان کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔
منہ سے بدبو آنے کا سبب اگر ورم اور وجع لسان ہے اور ساتھ ہی امتلاء بدن ہو رہا ہے تو اس کی رگ اکحل کی فصد اس شرط پر کھولیں کہ کسی نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔ فصد کے لئے یہ قانون ہے کہ فصد کو اس وقت کھولیں جب بدن میں امتلاء عارض ہو چاہئے یہ امتلاء کسی خلط سے ہو اور عروق میں خون کا ہیجان نمایاں نہ ہو۔ اکحل کی فصد کھولنے کے بعد مریض کو مسہلہ ادویہ دیں اور علاج بالضد کریں۔ اگر امتلاء زبان کے اندر ہے۔ اس کو پرسکون رکھنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے تو معالج زبان کے نیچے کی رگ کاٹ کر خون نکال دے۔ تاکہ سکون آ جائے۔ اس مریض کو عاقر قرحا، صعتر، پودینہ نہری، ایارج فیقرا کے ساتھ غرغرہ کرائیں، اور خوشبودار ادویہ کو لڑکی کو دودھ پلانے والی عورت کے دودھ میں ملا کر سعوط کرائیں۔

نسخہ سعوط: زعفران ایک درہم، کافور دو دانگ، مشک دو دانگ، ایارج فیقرا ایک درہم، شکر طبرزد، ڈیڑھ درہم۔ ان سب کا سفوف بنا کر ایک دانگ سفوف مشروطہ عورت کے دودھ میں ملا کر سعوط بنا کر مریض کی ناک میں ڈالیں۔

اگر زبان کی جڑ کے عضلات میں تشنج پیدا ہو جائے۔ یا زبان کی جڑ موٹی ہو جائے۔ اس کا سبب بلغم یا مرۃ سودا کی برودت ہے تو گردن کی گدی (پچھلے حصہ) پر ان دواؤں کے جوشاندے کی تکمید (ٹکور) کریں۔

نسخہ: مرزنجوش، گل بابونہ، اکلیل الملک، اپست، پھٹکری، پھٹکری کے سوا تمام دواؤں کو پانی میں جوش دیں بعد میں پھٹکری کو اس میں حل کر دیں اور ٹکور کریں۔

دیگر نسخہ ضماد: آرد جو، دہن خل، گل بابونہ کے جوشاندے میں ان دواؤں کو ملا کر ضماد تیار کر لیں۔

اگر زبان پر ورم ہو تو آب عنب الثعلب آب کاسنی یا آب خس یا آب انار شیریں سے غرغرہ کرائیں۔

ورم زبان کے لئے جوشاندہ نسخہ: اصل السوس، سعتر، منقی، ایک ایک حصہ، قشر انار نصف حصہ۔ ان کو پانی یا حلبہ کے جوشاندے یا انجیر کے جوشاندے یا رُب انگور میں پکا کر مریض کو دیں اور حب ایارج فیقرا بھی ساتھ دیں۔ غذا میں کرم کلہ یا عدس یا سماق دہن میں پکا ہوا اس کو دیں۔

اگر مریض کی زبان میں زخم یا دانے ہیں تو مریض کے مزاج کے مطابق مناسب دواؤں استعمال کرائیں۔

مریض کے منہ میں اگر زخم ہو تو تنقیہ شدہ ادویہ کا جوشاندہ منہ میں کچھ دیر رکھے۔ مثلاً عصارہ شہتوت، جوشاندہ سماق یا جوشاندہ برگ آس، یا جوشاندہ برگ زیتون، یا آب عدس، یا ماء الورد، یا جوشاندہ برگ بید مشک۔ زبان میں زخم کے ساتھ اگر ورم بھی ہے۔ تو اس مرہم کو زخم پر لگائیں۔

نسخہ مرہم: آب عنب الثعلب ڈیڑھ سکرجہ (ایک سکرجہ دس تولہ ۵ ماشہ) آرد عدس نصف سکرجہ۔ روغن گل نصف سکرجہ زعفران دو مثقال (ساڑھے چار ماشے) زعفران اور آرد عدس میں دو انڈوں کی زردگی ملا کر روغن گل، اور آب عنب الثعلب میں پھینٹ دیں اور اتنا پھینٹیں کہ وہ گاڑھا ہو کر مرہم کی شکل اختیار کرے تو اس کو مریض کی زبان پر لگائیں۔ اگر حکیم مناسب خیال کرے تو اس مرہم میں تھوڑا سا گل سرخ کا سفوف بھی شامل کر دے۔

پہلا باب

نوع رابع کا مقالہ چہارم

تشنج اور کزاز (اینٹھن) میں

کچھ اعصاب دماغ سے نکلتے ہیں کچھ گردن اور ریڑھ کے مہروں سے نکلتے ہیں۔ اعصاب جسم کے ظاہری اور باطنی حصوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مضبوطی سے باندھتے ہیں۔ کچھ رباطات ہیں جو ہڈی کے جوڑوں سے نکلتے ہیں کچھ اوتار ہیں جو بڑے بڑے عضلوں سے نکلتے ہیں۔ ان اوتار میں معمولی سی حس ہوتی ہے۔ حس کے اعصاب حرکت کے اعصاب سے جدا ہوتے ہیں۔ حساس اعصاب حرکت دینے والے اعصاب سے زیادہ قویٰ ہوتے ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے۔ کبھی حرکت ختم ہو جاتی ہے کوئی عضو حرکت نہیں کرتا مگر اس میں حس بالکل درست ہوتی ہے کبھی کسی عضو کی حس اور حرکت دونوں قوتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

جالینوس کا قول ہے۔ اس نے ایک ایسا آدمی دیکھا کہ اس کی گردن میں کوئی مرض پیدا ہوا تو اس کی حس اور حرکت کی دونوں قوتیں ختم ہو گئی۔ حس اور حرکت کے اعصاب جدا ہونے کی ایک یہ دلیل بھی ہے کہ حرکت کا اظہار کسی فعل کے واقع ہونی پر ہوتا ہے۔ مگر حس کا ادراک محض محسوسات سے ہوتا ہے اس کا تعلق کسی عمل یا فعل سے نہیں ہے۔

مرض جب عصبہ عضلات میں ہوتا ہے تو حرکت کرنے کی قوت کمزور ہو جاتی ہے۔ اگر مرضِ عصبۂ بہاۃ وحس میں ہو تو حس کی قوت کمزور ہوتی ہے۔ اگر پورے عصب پر مرض حاوی ہو جائے تو حس و حرکت دونوں قوتیں باطل ہو جاتی ہیں۔ اس لئے کہ مرض اُس عصب تک پہنچ گیا جو دماغ سے نکلا ہے۔

کبھی عصب میں تشنج (کھچاؤ) خدر (سستی) استرخاء (ڈھیلا پن) ہو جاتا ہے۔ بقراط نے ان کی وجوہات۔ امتلاء (رطوبت و مادہ کی کثرت) اور خلاء (یبوست) بتایا ہے۔ اگر عصب یابس خشک ہو جائے جسم میں تشنج کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر رطوبت زیادہ ہو جائے تو جسم میں استرخاء کی کیفیت ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال وترالعود کی طرح ہے اگر وہ خشک و متشنج ہو تو ٹوٹ جاتا ہے اگر اس میں نمی و رطوبت کی کثرت ہو تو پھیل جاتا ہے ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔

الر عصب میں برودت۔ یا ضغط (سختی) یا ورم ہو جائے اور دماغ کے مجاری بند ہو جائیں تو خدر سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے ملمس کی قوت حس ختم ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے مجاری میں جاری ہونے سے رک جائے گی۔ جیسا کہ ہم مشاہد کرتے ہیں کہ سورج کی شعاعیں کہر یا بادل کی وجہ سے زمیں تک نہیں

پہنچتی ہیں۔

اگر بلغم بارد لیس دار غلیظ۔ عضلات یا ریڑھ کے مہروں کی طرف چلا جائے تو اس سے کزاز (اینٹھن) پیدا ہو جاتی ہے۔ تشنج، عضلات اور اعصاب میں غیرارادی حرکت کو کہتے ہیں۔

دوسرا باب

کزاز اور تشنج کی علامات میں

اگر تشنج اور کزاز اسہال کی کثرت یا قے یا تھکن یا بیداری کی وجہ سے ہے تو سمجھ لو کہ اس کا سبب یبوست ہے۔ اگر کزاز میں جسم آگے کی سمت پھیلا ہے تو مرض عضلات متقدمہ میں ہے یا جسم آگے اور پیچھے دونوں سمتوں کو پھیل رہا ہے۔ تو مرض کی وجہ وہ عصب اور عضلات ہیں جو گردن کے حوالی میں ہیں۔

بقراط کا قول ہے۔ کزاز کا مریض چار دن کے اندر مرجاتا ہے۔ اگر وہ چوتھے دن میں نہ مرے تو اس کے صحت یاب ہونے کی امید ہو جاتی ہے۔ بقراط کا یہ قول کہ مریض چوتھے دن تک نہ مرے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ طبیعت مدبرہ فاسد مادے کے نضج پر قادر ہو گئی ہے اب وہ اپنی قوت دفاع سے فاسد مادے کو خارج کر دے گی

تیسرا باب

تشنج اور کزاز کا علاج

کزاز کا شمار ایسے مرضوں میں ہے جن کا علاج بہت مشکل ہے۔ اس مرض میں گرم دوائیں فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں، اور عضو ماؤف پر بالفعل و بالقوہ گرم روغنیات کی مالش بھی فائدہ مند ہے۔ جو دن میں متعدد بار کرنی چاہیئے، اور مریض کو حلتیت چنے کی برابر خالص شہد کے ساتھ کھانی بہتر ہے۔ یا جندبیدستر کا کھانا بھی بہت مفید ہے۔ اگر مریض کے چہرے اور رگوں سے امتلائے خون کا اظہار ہو بشرطیکہ مریض کی طاقت عمر اور موسم موافق ہو تو رگ اکحل کی فصد کھولیں اور مریض کو اسطخیقون اور بارد ملطوس دو دو مثقال کھلائیں، اور سر پر گرم پانی کا نطول کریں اور درج ذیل دواؤں کا حقنہ استعمال کرائیں۔

نسخہ: برگ سویا، مرزنجوش، گل بابونہ، انجیر، عناب، پستاں ہر ایک ایک تولہ برگ سداب سبز ایک میتھی۔

قدرے. تخم خطمی پوٹلی میں باندھیں۔ قدرے تخم حنظل اس میں تین رطل پانی ڈال کر جوش دیں جب نصف رہ جائے آگ سے اتار لیں۔ مقدار برائے حقنہ اس جوشاندہ کو چار سکرجہ (ایک سکرجہ دس تولہ پانچ ماشہ کا ہے) لیں۔ دو درہم نمک، بورہ ارمنی دو درہم، شہد ایک اوقیہ دہن خل عمدہ ایک سکرجہ۔ روغن زیتون ڈال کر سب کو اچھی طرح پھینٹ دیں اس مرکب دواء سے دن میں ایک مرتبہ حقنہ کرائیں اور مریض کو غرغرہ اُن دواؤں سے کرائیں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں۔

اس سعوط کو ناک میں ٹپکائیں۔

نسخہ: سکبینج دو درہم۔ بورق ایک درہم، مشک، زعفران، جندبیدستر، ہر ایک ایک دانگ شکر طبرزد تمام دواؤں کے ہم وزن، ان کا سفوف بنا کر ایک دانگ سفوف ایسی عورت کے دودھ میں ملائیں جس کے لڑکا پیدا ہوا ہو دیگر سعوط، دانہ ماش کے برابر شیلسالین، یا تریاق کو پانی میں حل کر کے سعوط کرائیں۔

غذا ایسے مریض کو خفیف اور لطیف دیں، اور شہد کو پانی میں ملا کر پلائیں اور روغن سکھیرا کی مالش کریں۔

کزاز یابس کا علاج بقول بقراط انتہائی مشکل ہے۔ کزاز حار و یابس کے علاج میں بارد اور رطب ملین دوائیں استعمال کرائیں۔ آش جو پینے کو دیں۔ سر پر جوش کردہ پانی کا نطول کریں۔

میں نے متعدد ایسے آدمیوں پر اس نسخہ کو آزمایا ہے جن کے ہاتھ پاؤں کو ریح غلیظ نے جکڑ لیا تھا۔ وہ بفضلہ تعالیٰ تندرست ہو گئے۔

نسخہ روغن بسکھپرہ: بسکھپرہ ضرورت کے مطابق۔ اس کو کڑاہی میں رکھ کر اس میں روغن زیتون اتنا ڈالیں کہ وہ بسکھپرہ سے چار انگل اوپر ہو اور اس میں اتنا ہی پانی ڈالیں اور ہلکی آنچ پر پکائیں کہ پانی جل جائے صرف تیل رہ جائے۔ ٹھنڈا کر کے بسکھپرہ کو تیل میں خوب اچھی طرح ملیں پھر اس کو چھان کر شیشے کے برتن میں بھر لیں۔ خوراک کی مقدار ایک درہم تا تین درہم مریض کی قوت برداشت کے مطابق استعمال کرائیں۔ یہ ریاحی امراض کے لئے بھی بیحد مفید و مجرب ہے۔

چوتھا باب

رعشہ اور رموچ کے علاج میں

رعشہ کے اسباب (۱) ضعف اعصاب، (۲) برودت اعصاب، (۳) بکثرت ٹھنڈے پانی اور شربت کا استعمال۔ (۴) بحالت شکم سیری اور شراب نوشی میں کثرت جماع اس کا علاج۔ گرم روغن کا استعمال۔ اسہال کے ذریعہ بلغم کا اخراج۔ جندبیدستر کو کھانا، اور گرم روغنیات کے اندر مریض کا بیٹھنا ہے

حد مفید ہے۔ ہر بار دو رطب چیز سے پرہیز دوسرے اعضاء کے مقابلہ میں عصب چوٹ کا اور درد کا زیادہ احساس کرتا ہے کیونکہ اعصاب دماغ سے نکلے ہیں اور دماغ احساسات کا مرکز ہے۔ اس کے علاج کے لئے روغن زیتون گرم، اور لطیف گرم دوائیں، جیسے مصطگی رومی، اکیلی یا حلتیت خالص اور کبریت بحری دیں۔
نسخہ: اعصابی درد کے مرہم کا۔ موم خام ایک حصہ، زفت رومی، مصطگی رومی، ہر ایک نصف حصہ۔ فربیون (فرفیون) پسا ہوا ایک حصہ۔ روغن سوسن بارہ حصہ۔ ان کا سفوف بنا کا روغن سوسن میں ملا کر مرہم کی طرح بنا کر عصب کے درد کی جگہ پر لگائیں۔ یا روغن سوسن یا روغن قسط سے اس کی مالش کریں یا مرہم رسل یا مرہم باسلیقون لگائیں۔

پانچواں باب

فالج اور لقوی میں

لیس دار بلغم سے دماغ کے مجاری بند ہو جاتے ہیں تو فالج ہو جاتا ہے۔ اگر بلغم پورے دماغ اور ریڑھ کے مہروں پر غالب آجائے تو مریض کی حس و حرکت بند ہو جاتی ہے اور مریض مرجاتا ہے۔ اگر مادہ دماغ اور جسم کے ایک طرف ہے تو اس طرف کا جسم چہرے سے لیکر پاؤں تک مفلوج و مسترخی ہو جاتا ہے۔ اگر مادے کا اثر ریڑھ کی ہڈی کے ایک مہرے یا چند مہروں پر ہے تو وہی عضو مسترخی و مفلوج ہو گا جس کا تعلق اس مہرے کے عصب سے ہے۔

اس مثال اس درخت کی سی ہے جس کی جڑ خراب ہے تو اس کی تمام شاخیں بھی خراب و سوکھ جائیں گی اگر خرابی کسی ایک شاخ میں ہے تو پورا درخت خراب نہیں ہو گا۔ اگر مادہ کا اثر دماغ کے سوا گردن کے مہروں میں ہے تو چہرے اور سر کے سوا پورا جسم مسترخی و مفلوج ہو جائے گا۔ اس لئے کہ ہونٹ، ناک، نتھنے، ٹھوڑی کی حس و حرکت عصب ثالث سے ہوتی ہے۔ جو دماغ سے نکلتا ہے۔ اگر مادہ کا اثر پانچویں مہرے پر ہے تو تمام جسم خدر ستی کا شکار ہو جائے گا۔ اگر مادہ کا اثر چھٹے مہرے پر ہے تو دونوں بازوں کی حرکت اور حس ختم ہو جائیں گی۔ اگر مادہ کا اثر ساتویں اور آٹھویں مہر پر ہے تو بازوں کو نقصان کم ہو گا۔ اگر مادہ کا اثر نویں مہرے پر ہے تو ہاتھ کو براہ راست نقصان نہیں ہو گا۔ اگر مادہ مرض کا اثر ریڑھ اور گردن کے مہروں پر ہے تو آواز بھی ختم ہو جائے گی۔

چھٹا باب

فالج اور لقوہ کی علامات

اگر فالج کا اثر چہرے کے سوا پورے جسم پر ہے تو اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مادہ کا اثر ریڑھ کے پہلے مہرے پر ہے۔ اگر فالج کا اثر چہرے اور پورے جسم پر ہے تو مادہ مرض کا تعلق دماغ سے ہے۔ اگر بالائی اعضاء سر اور چہرے کے سوا نیچے کے سارے عضو مسترخی مفلوج ہو جائیں۔ تو مرض کے مادہ کا تعلق دماغ کے جز موخر سے ہے۔

لقوے کا اثر اگر چہرے کے کچھ حصہ پر ہے تو مادہ مرض کا اثر اس عصب پر ہے جو چہرے کے اس حصہ کو حرکت دیتا ہے۔

چہرے کے دونوں حصوں میں سے اگر ایک حصہ مسترخی ہو جاتا ہے۔ تو وہ ماؤف حصہ صحیح حصے کی طرف کھینچ جاتا ہے۔ کیونکہ عضو صحیح اپنی قوت کی وجہ سے کمزور ماؤف عضو کو اپنی جانب کھینچ لیتا ہے۔

جالینوس کا قول ہے۔ اس نے ایک مریض کو دیکھا۔ جس کی حس و حرکت چہرے کے سوا تمام جسم کی زائل ہو گئی تھی۔ مگر اس کی دماغی قوت درست تھی۔ مگر وہ اپنا بول و براز روکنے پر قادر نہ تھا۔ اس لئے کہ عضلہ مقعد ریڑھ کے مہرکے عصب سے قریب ہے تو وہ عصب کے تشنج سے متشنج ہو جاتا ہے اور بول و براز کو روک نہیں سکتا۔ سینے اور سر کی جلد کی حس و حرکت گردن کے عصب کی وجہ سے ہے۔ جالینوس کا قول ہے۔ اس نے ایک آدمی کو دیکھا جس کی ٹوپی بارش سے بھیگ گئی اور اس کے گردن کے عصب میں برودت سرایت کر گئی تو جسم کا یہ حصہ خدر اور بے حسی کا شکار ہو گیا۔

فالج کی علامات: (۱) مریض کے سر میں ایک دم شدید درد ہوگا۔ (۲) گردن کی رگیں پھول جائیں گی۔ (۳) آنکھوں کے سامنے شعاعیں بکھر جائیں گی۔ (۴) ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں گے۔ (۵) جسم میں پھڑکنا اور اختلاج کی کیفیت ہوگی۔ (۶) پیر بھاری اور حرکت کرنا دشوار ہوگی۔ (۷) سونے میں مریض کے دانت بجیں گے۔ یہ مرض اکثر بوڑھوں کو ہوتا ہے، اور اس سے شفاء بہت کم لوگوں کو ملتی ہے۔ موت جلد واقع ہو جاتی ہے۔ اگر کسی جوان کو فالج ہو جائے تو مطلب یہ ہے کہ مرض کے اسباب انتہائی قوی ہیں اس کا انجام موت ہے کبھی مرض طویل بھی ہو جاتا ہے۔ مریض مرض کو کافی دیر تک برداشت کرتا ہے۔

ساتواں باب

فالج اور لقوے کا علاج

جو شخص طاقتور ہو اور عیش و آرام کی زندگی گزار رہا ہو تو اس کی فصد کھولنی چاہئے، اور پورے جسم پر گرم تیل اور کبریت کی مالش کرنی چاہئے، اور حار حقنہ جات سے حقنہ کرنا بہتر ہے۔ حلتیت، جندبید ستر، شیلثا کو سونگھنا چاہئے۔ کوشش سے قے کرنی چاہئے۔ سکنجبین پلائیں۔ تیز تیز چلائیں، نمکین کبریتی پانی کے ساتھ متعدد بار غسل کرائیں اور تریاق اکبر پلائیں، فالج، لقوہ، صرع، فضلات دماغیہ کے لئے سعوط۔

نسخہ: کندش (نکچھکنی) سات درہم، فلفل سفید، فلفل سیاہ، جندبید ستر ہر ایک ایک درہم۔ سداب بری دو درہم، صبر ایک درہم ان کا باریک سفوف بنا کر تھوڑا سا مریض کی ناک میں پھونکیں۔ یہ سفوف انتہائی مقوی ہے۔ اس کی مقدار اس لئے کم رکھی گئی ہے۔ صرع کے جملہ امراض میں انشاء اللہ یہ سعوط مفید ثابت ہوگا۔ غرغرہ، فالج، لقوہ، ثقل زبان اور تنقیہ دماغ کے لئے مفید و مجرب ہے۔

نسخہ: نوشادر پانچ درہم، فلفل سفید، فلفل سیاہ، ہر ایک چھ درہم، زنجبیل، خردل، عاقر قرحا، مویزج، بورق ہر ایک چار درہم۔ زوفا خشک آٹھ درہم، صعتر دس درہم، شونیز پانچ درہم، مرزنجوش یا بس دس درہم۔ دار فلفل سات درہم۔ ان سب کے سفوف سے نہار منہ غرغرہ کریں، اور دو درہم یہ سفوف، ایارج فیقرا ایک درہم، سکنجبین جو شہد کے ساتھ بنائی گئی ہو۔ رات کو سوتے وقت کھائیں۔

فالج، لقوہ کا مریض عرصہ دراز تک وج کو شہد کے ساتھ استعمال کرے۔ نمک برائے فالج، لقوہ اور سرد مزاج کے لئے مفید ہے۔

نسخہ نمک: نمک کو پانی میں جوش دے کر آگ پر خشک کریں اور اس میں خردل بریاں، شونیز بریاں، صعتر ابہل، فلفل، زنجبیل سب کو ہم وزن لیں۔ اس میں قدرے دار چینی ملا لیں اور سفوف کو بطور نمک استعمال کریں۔

طلاء، خدر و برودت اعضاء کے لئے مفید ہے۔

نسخہ: قدرے جندبید ستر، قثاء الحمار میں ملا کر ماؤف جگہ پر بطور طلاء لگائیں۔ ضماد، خدر، یہ ضماد خدر یا وہ جوڑ جو بلغم غلیظ یا ریاح کی وجہ سے اکھڑ گئے ہوں ان کے لئے مفید ہے۔

نسخہ: قدرے راسن، قدرے وج کو پکائیں اور ماؤف جگہ پر ضماد کر دیں۔

روغن، فالج، لقوہ، استرخاء، تمام درد بارد اور رطب کے لئے مفید ہے۔

نسخہ: آب برگ سداب تازہ چار رطل، روغن سوسن ایک رطل، آگ پر اتنا پکائیں کہ پانی جل جائے

تیل رہ جائے۔ اس کو چھان کر صاف کرلیں پھر اس کو آگ پر رکھ کر اس سفوف کو ملائیں۔ سفوف، جندبید ستر، عاقرقرحا، قسط، ہر ایک ایک اوقیہ افربیوں نصف اوقیہ۔ ان کا سفوف بنا کر اس تیل میں ڈال دیں اور مزید روغن بلساں دو اوقیہ، روغن ترب دو اوقیہ اس تیل میں شامل کر دیں اس کی عضو ماؤف پر مالش کریں اور پینے کے استعمال میں نہ لائیں۔

مبطوخ برائے فالج و استرخاء کے مریض کو روغن بیدانجیر کے ساتھ پلائیں۔

نسخہ: پوست بیخ کرفس، پوست بیخ بادیان ہر ایک دس درہم، سنبل الطیب، بیخ اذخر، مصطگی، مرمکی، سیلہ (بیج) ہر ایک دو درہم۔ حلبہ پانچ درہم، حاشا، افربیون ہر ایک تین درہم، مغز قرطم ابری سات درہم۔ دج دو درہم، عاقرقرحا تین درہم۔ ان سب کو پانچ رطل پانی میں اتنا پکائیں کہ ایک رطل رہ جائے تو آگ سے اتار کر چھان لیں اور اس میں تین رطل روغن بیدانجیر ملا دیں اور ایارج فیقرا ایک درہم ملا دیں۔ پھر مریض کو پلائیں۔ غرغرہ کے نسخے امراض دماغ سے دیکھیں۔

استرخاء: اگر مادے کی زیادتی سے ہے تو نہار منہ قے کرائیں اور روغن ناردین (سنبل رومی) کی مالش کرائیں۔ یا مندرجہ ذیل تیل استعمال کرائیں۔

روغن استرخاء نسخہ: ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد، آملہ، دار چینی، فلفل سیاہ، زنجبیل، خارخسک، ہر ایک چار اساتیر (ایک استار ایک تولہ ۸ ماشہ دو رتی کا ہے۔) ان سب کو نیم کوب کر کے ایک برتن میں چھے رطل پانی ڈال کر ہلکی آنچ میں پکائیں جب نصف پانی رہ جائے تو اس کو چھان لیں اس میں روغن بیدانجیر ملا کر دوسرے برتن میں ڈال کر ایک سکرجہ (دس تولہ ۵ ماشہ) آب برگ سداب تازہ جو پتوں کو نچوڑ کر نکالا ہو ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں اور پانی کو جلا دیں صرف تیل رہ جائے اس کو صاف کر کے بوتل میں کر لیں۔

مقدار خوراک: دو درہم تیل کو جوشاندہ تخم سویا ایک سکرجہ کے ہمراہ استعمال کریں۔ اس تیل کی جسم پر مالش بھی کرائیں۔

پہلا باب

نوع رابع کا مقالہ پنجم

حلق اور لہاۃ (کوا) میں

حلق حرارت اور رطوبت کے اعتبار سے معتدل ہے۔ اس کے ظاہری و باطنی حصوں میں عضلات کی کثرت ہے۔ حلق ان رطوبات کو بہت جلد قبول کر لیتا ہے جو دماغ سے اس کی طرف آتی ہے۔ حلق کے اندر لہاۃ (کوا) ہے اس کا یہ فعل و عمل ہے کہ وہ باہر کی چیز نیچے اتار دے۔ حلق کے امراض

میں ایک مرض ذبحہ (خناق) ہے اس میں سانس بند ہو جاتا ہے، اور ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے۔ اس کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) جو غذا کی نالی میں ہو۔ (۲) جو ہوا کی نالی میں ہو۔ (۳) جو غذا کی اور ہوا کی نالیوں کے اردگرد کے عضلات میں ہو۔ (۴) جو گردن کے مہرے کی اندرونی جانب واقع ہو اس کو خانق الکلب بھی کہتے ہیں۔ خناق کی ان اقسام کے پیدا ہونے کا سبب لیسدار فضلات باردہ یا فضلات حادہ ہوتے ہیں جو تند و تیز نمکین ہوتے ہیں۔ یہ فضلات دماغ سے حلق کی طرف نازل ہوتے ہیں اور خون کے مجاری کو بند کر دیتے ہیں۔ یہ مرض اکثر موسم گرما یا خزاں میں ہوتا ہے۔

دوسرا باب

حلق لھاۃ لوزتین (گلے کے اندر والے غدود) کے امراض و علامات اور علاج میں

ان تینوں کا مرض اگر دموی ہو گا تو اس کی ظاہری علامت امتلاء عروق، شدت ضربان، چہرے کی سرخی ہوگی۔ اگر جسم میں خون کا غلبہ ہے تو رگ اکحل اور قیفال کی فصد کھول دیں۔ یا خون کو دوسرے عضو کی جانب منجذب کریں۔

صفراوی امراض کی یہ علامات ہیں۔ اس میں کرب، بے چینی، حرارت کی زیادتی ہوتی ہے۔ اس میں فصد فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ فصد سے دم محترق خارج ہو جاتا ہے۔ بلغمی امراض کی علامات، زبان پر ورم اور استرخاء ہو گا۔ منہ کا ذائقہ نمکین اور تھوک کی کثرت ہوتی ہے۔ یہ مرض سوداوی بہت کم ہوتا ہے۔ کبھی کبھار ورم حادہ سے مادہ خلط سودا اگر طرف منتقل ہو جائے یہ مرض کبھی زہریلی چیز کھانے سے ہو جاتا ہے۔ مریض نے زہریلی چیز بلا ضرورت کھالی ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ خناق کی ایک یہ علامت بھی ہے۔ مریض کو تپ لرزہ ہو گا۔ نبض کی حرکت تیز ہو گی، اور تھوک نگلنا دشوار ہو گا۔ بقراط کا ایک یہ قول بھی ہے۔ اگر خناق کے مریض کے حواس درست ہوں مگر اس کی آواز بند ہو تو یہ علامت اس بات کی ہے کہ اس کی گردن کا کوئی مہرہ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ اگر ذبحہ خناق کی علامت گردن میں ظاہر نہ ہوں تو یہ مرض پہلے دن یا زیادہ سے زیادہ چوتھے دن مہلک ثابت ہو گا۔ اگر اس کی علامات گردن میں ظاہر ہو جائیں تو مریض جانبر ہو جاتا ہے۔ اگر ورم گلے کے ظاہری جانب نمودار ہو جائے۔ تو یہ علامت اچھی ہے۔ کہ طبیعت مدبرہ نے ردی مادے کو باہر کی جانب خارج کر دیا ہے۔

بقراط کی رائے میں کوے کو کاٹنا یا داغنا خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ کوے کے جاری خون کو بند کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ گلے کے غدودوں (لوزتین) کے ورم کبھی بحران جید کی علامت ہوتے ہیں۔ وہ مرض کے تحلل پر دلالت کرتے ہیں۔

کبھی لوازتین کے ورم کا سبب فضلات کا ان کی طرف جذب ہو کر آنا ہوتا ہے۔ اگر فضلات تیز حاد اجزاء پر مشتمل ہیں تو سخت قسم کا درد ہو جاتا ہے۔ اگر فضلات میں لطیف خون ہے تو ماشرا ہو جائے گا۔ اطباء اس کو صفراوی ورم کہتے ہیں۔ اگر فضلات میں بلغم اور سودا ہوں تو مریض کو درد کا احساس نہیں ہو گا۔

تیسرا باب

حلق اور لھاۃ (کوا) کا علاج

حکیم بقراط کا قول ہے۔ حلق کا علاج یہ ہے کہ گردن کے پہلے مہرے پر گلاس لگائیں اور مریض کا سر مونڈ دیں۔ سر پر نیم گرم اسفنج سے ٹکور کریں، اور سداب بری، صعتر بری کرفس، کے جوشاندے غرغرہ کرائیں۔ یا رُب جوز، رُب توت سے غرغرہ کرائیں۔

اگر حلق میں تھوک خشک ہو جاتا ہے تو لیس دار بلغم حلق کے اندر جم گیا ہے اس کو فوراً نکالنے کی یہ ترکیب ہے کہ ایک پتلی لچکدار تیلی کے کنارے کو چکنا کرے اس کو خم دے کر اس پر اونی کپڑا لپیٹ کر حلق کے اندر ڈالیں گے تو جما ہوا بلغم خارج ہو جائے گا اور ایارجات کے ساتھ مریض کی قبض دور کریں۔ پچھلے ابواب سے غرغرہ کے کسی نسخہ کے ساتھ غرغرہ کرائیں۔

حلق اور لھاۃ کے ابتدائی ورم میں مفید دوائیں قابض اور بارد ہیں، اور ورم کے آخری وقت میں مفید دوائیں محللہ ہیں اور ورم کے درمیانی دور میں ایسی دوائیں مفید ہیں جن میں قبض کی قوت معمولی اور اس میں قوت تلین ہونی چاہیے۔

حلق اور لھاۃ کے ورم کا علاج ان دواؤں کے غرغرہ سے کریں۔ رُب توت، برگ گل سرخ یابس، عصارہ لحیۃ التیس، گلنار۔ ان دواؤں کو جوش دے کر چھان کر غرغرہ کرائیں، اور ان داؤں میں سے بعض دواؤں کا سفوف بنا کر حلق میں چھڑکیں۔ اگر ورم زیادہ ہے تو انجیر کے جوشاندہ سے غرغرہ کرائیں۔ مرض کے مادہ کو تحلیل کرنے والی دوائیں یہ ہیں ان کا جوشاندہ بنا کر غرغرہ کرائیں۔

نسخہ: برگ پودینہ، مرزنجوش، اصل السوس، انجیر۔ اگر ورم پرانہ اور مادہ غلیظ ہو جائے تو یہ غرغرہ مفید رہے گا۔

نسخہ: بورق، کبریت، حلتیت، دار چینی، ان کا سفوف بنا کر آتش جو اور سکنجبین میں حل کرکے غرغرہ

کرائیں۔

حلق کے ورم میں اونٹنی یا بکری کے دودھ سے غرغرہ کرنا مفید ہوتا ہے۔ اس میں تھوڑی سی مرکی سفوف بنا کر ملا دیں، اور نیم گرم سے غرغرہ کریں۔ دواء سے لھاۃ (کوے کے) گر جانے کے لئے یہ ادویہ مفید ہیں۔

نسخہ: جوز سرو، نک اندرانی، نوشادر، چونا بغیر بجھا ہوا ہوا، سماق، مازو بغیر چھید کا، شگوفہ انار، اقاقیا، لحیۃ التیس، پھٹکڑی برگ سوسن، شیاف مامیثا، مامیران، رسوت، مر، عذبہ، بیخ گل سرخ، گلنار۔ ان ادویہ کا سفوف حلق میں کوے پر لگائیں۔ انتہائی مفید ہے۔

چوتھا باب

امراض صدر اور آواز میں

صدر اور ریہ آواز کا مخرج ہیں۔ جو عضلات حلق کے نزدیک ہیں ان کی وجہ سے حلق کھلتا اور بند ہوتا ہے۔ اگر ان عضلات میں کمزوری واقع ہو جائے تو آواز بھی کمزور ہو جائے گی۔ سینہ، ہڈی، اعصاب، ظاہری باطنی عضلات کا مرکب ہے۔ سینہ کے اندر والے حصہ میں ایک پردہ ہے۔ اس پردے کے اندر دل، پھیپھڑے وغیرہ ہیں۔ اگر اس پردے کے عضلات میں کمزوری آ جائے تو سینے کی حرکت کمزور ہو جائیں گی۔ جالینوس کا قول ہے۔ اس کے پاس ایک مریض آیا جو سواری سے کندھے کے بل گر پڑا تھا تو اس کی آواز بند ہو گئی۔ دونوں ٹانگیں ڈھیلی پڑ گئیں، لیکن ہاتھ صحیح کام کرتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ جو مہرہ شانے کے قریب تھا وہ ڈھیلا ہو گیا تھا۔ تو جالینوس نے اس مہرے کا علاج کیا۔ اس مریض کی قوت گویائی بحال ہو گئی۔ جالینوس نے اپنے ایک مشاہدہ کا ذکر کیا۔ ایک طبیب نے کسی لڑکے کا آپریشن کیا۔ تو لڑکے کی نصف قوت گویائی ختم ہو گئی۔ جالینوس نے اس کو دیکھ کر معلوم کر لیا کہ آواز کے ایک عصب میں چاقو لگ گیا ہے۔ تو نصف آواز بند ہو گئی ہے۔ آواز بند ہونے کے اسباب۔ (۱) حلق میں ورم۔ (۲) یا حلق میں شدید ٹھنڈک کا پہنچنا۔ (۳) یا زیادہ تیز گرم اشیاء کا پہنچنا جیسے خردل فلفل وغیرہ۔ (۴) رطب اشیاء کا بکثرت استعمال جیسے سمک مچھلی۔ (۵) کسیلی کھٹی اشیاء کا استعمال جیسے کچی املی، زیادہ چیخنے سے آواز بند یا بیٹھ جاتی ہے۔ پھیپھڑے کی خرابی سے آواز خراب ہو جاتی ہے۔ جیسے مجذوم کی آواز خراب ہوتی ہے۔

پانچواں باب

سینہ اور آواز کا علاج

خشونت صدر زیادہ چیخنے یا یبوست کی وجہ سے ہو جائے تو نشاستہ، شکر، روغن بادام، زعفران کا استعمال کرائیں۔ یا شراب کہنہ، عناب، پستاں، انار شیریں، شکر طبرزد، مرغ کے انڈے کی زردی، انجیر جوش دے کر پلائیں، یا بتھوا کھیرا، کدو، باقلا وغیرہ ملین اشیاء خوراک میں دیں۔ یا یہ حبوب استعمال کرائیں۔ نخود بریاں مقشر (چھلکہ اتری ہوئی) باقلا مقشر ہر ایک بیس درہم۔ تخم کتاں بریاں دس درہم، تخم صنوبر مقشر آٹھ درہم، کتیرا پانچ درہم۔ ان سب کو باریک پیس کر روغن زیتون میں گوند کر بیر کے برابر گولیاں بنا کر رات کو اور صبح کو تین تین گولیاں منہ میں رکھ کر چوسیں۔

حب سعال: حکیم جالینوس کی تجربہ کردہ جو حلق کی خشونت کو ختم اور پھیپھڑے و سینہ سے بلغم کو خارج کرتی ہے۔

نسخہ: صمغ عربی، کتیرا ہر ایک چھ درہم، کندر، مرکی، زعفران، رب السوس ہر ایک دو درہم، فلفل سیاہ پچیس عدد۔ چوہارے ۵ عدد۔

گولی بنانے کا طریقہ: چھواروں کو پرانی شراب میں بھگو کر پیس لیں، اور دوسری دواؤں کا باریک سفوف بنا کر اس میں ملا دیں اور کالی مرچ کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی رات کو منہ میں رکھ کر چوسیں ایک گولی صبح کو اصل السوس کے جوشاندے کے ساتھ استعمال کرائیں۔

لعوق آواز کھولنے والا (نسخہ): انجیر خشک اور پودینہ کو پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور صمغ عربی کو پیس کر اس جوشاندے میں ملا کر شہد کی طرح گاڑھا کر لیں اور صبح و شام اس کو چاٹیں۔

حب سعال دیگر: آواز بیٹھنے کے لئے بہت مفید ہے۔

نسخہ: مغز تخم خیار چھ درہم، رب السوس سات درہم، تخم خرفہ آٹھ درہم۔ ان سب کا باریک سفوف بنا کر مرغ کے انڈے کی سفیدی میں ملا کر چنے کی برابر گولیاں بنا کر منہ میں رکھیں اور چوسیں۔ یا آواز کو صاف کرنے کے لئے کبابہ منہ میں رکھیں۔ یا برگ خطمی کو گائے کے گھی میں پکا کر کھائیں۔ یہ آواز کو صاف، سینہ کو ملائم، پھیپھڑے سے بلغم کو خارج کرتا ہے۔

چھٹا باب

ضیق النفس، ربو (سانس چھوٹا ہونا) ہونے میں

تنفس کے آلات میں پھیپھڑے، حلقوم، حجاب حاجز شامل ہیں۔ حجاب حاجز پھیپھڑے اور معدے کے درمیاں میں ہوتا ہے۔ اس کا دوسرا نام دیافرغما بھی ہے۔ وہ دماغ اور رحم دونوں کے قریب و متصل ہے اسی لئے یہ دونوں اعضاء اس کے مرض میں شامل ہوتے ہیں۔ جیساکہ برسام کے مرض میں عقل مختل ہو جاتی ہے۔ جب حجاب حاجز میں مرض پیدا ہوتا ہے تو درد کا اثر گردن سے گزر کر دماغ تک چلا جاتاہے اور عقل میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔

ضیق النفس کی چند اقسام ہیں: (۱) قیصر، (۲) متتابع، (۳) مستقیم، (۴) قوی، (۵) ضعیف، (۶) عسر۔

(۱) قصیرالصوت۔ جس عضلے سے حرکت ہوتی ہے وہ ضعیف و کمزور ہو جاتا ہے یا سکڑ جاتا ہے۔ (۲) متتابع میں حجاب حاجز میں ورم حار یا شدید حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔

ورم حار یا شدید حرارت کی وجہ سے حجاب حاجز عضلہ متصلہ کو متحرک کرتا ہے تاکہ ٹھنڈی ہوا جسم میں داخل ہو یہ علامت نسمہ کے مریض میں بھی ہوتی ہے۔ (۳) ضیق النفس مستقیم عضلہ متصلہ کی رطوبت یا ضعف یا استرخاء یا ساقط ہو جانا ہے۔ تو تنفس مستقیم ہو جاتا ہے۔ اگر مریض سیدھا بیٹھے تو عضلہ متصلہ اپنی جگہ پر قائم ہوتا ہے اور تنفس کی حرکت مستقیم ہوتی ہے۔ اگر مریض پہلو پر لیٹے تو بالائی عضلہ عضلہ زیریں سے لگ جاتا ہے اور دم گھٹنے لگتا ہے۔

(۴) ضیق النفس قویٰ کی وجہ التہاب حرارت ہے۔ (حرت گرمی کا بھڑک جانا ہے۔) (۵) ضیق النفس ضعیف کا سبب برودت ہوتی ہے۔ (۶) ضیق النفس عسیر کی وجہ مادہ غلیظ ہے جو مجریٰ تنفس کو بند کر دیتا ہے یا ریاح غلیظ ہیں جو سینہ اور پہلو میں محتبس ہو جاتے ہیں۔ کبھی تنفس کے ضعف کا سبب دماغ یا گردن کے مہروں کا درد یا رحم کے ریاح ہوتے ہیں۔ کبھی سانس بالکل بند ہو جاتی ہے تو مریض اس وقت بال کی جڑوں سے سانس لیتا ہے۔ جیسے کیڑے مکوڑے سردی کے موسم میں زمین کے اندر سانس لیتے ہیں۔ کبھی فاسد مادہ کی وجہ سے سانس کی رفتار خراب ہو جاتی ہے۔ کیونکہ مادہ سینہ اور پھیپھڑے کی سمت آجاتا ہے۔

ربو کی وجہ وہ فضلات ہوتے ہیں جو پھیپھڑے کی طرف جذب ہو کر آتے ہیں اور اس پر ورم آ جاتاہے۔ کبھی ضیق النفس اس نزلے سے ہوتا ہے۔ جو دماغ سے سیدھا پھیپھڑے پر گرتا ہے۔

ساتواں باب

ضیق النفس ربو کے علاج میں

ضیق النفس کا سبب اگر وہ رقیق رطوبت ہے جو پھیپھڑوں کی طرف آگئی ہے تو اس کا علاج ان دواؤں سے کریں جو اس کو خشک کر کے پکا کر خارج کر دیں۔ اس مرض کے لئے گل زوفا مجرب دواء ہے یہ کھانسی، ربو، شوصہ کے لئے مفید ہے۔ شرط یہ ہے کہ شدید حرارت اور دست نہ آتے ہوں۔ اس کو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ جوشاندہ: عناب، پستاں، پرسیاؤشاں، ہر ایک ایک مٹھی، انیسون نصف مٹھی، انجیر دس عدد۔ ان کو ایک گلاس پانی میں بھگو کر جوش دیں جب آدھا پانی رہ جائے تو اتار کر چھان کر ساڑھے دس تولہ مریض کو پلائیں۔

ضیق النفس تباع جو پھیپھڑے یا سینہ میں ورم حار کی وجہ سے ہو تو اس کے لئے برودت میں معتدل و لطیف چیز مفید ہے۔ یا ورم کو تحلیل کرنے والی جیسے آش جو، آب بادیان، آب کدو، ہمراہ شکر طبرزد اور مریض کو میٹھا انار کھانے گنا چوسنے اور اس قسم کی دوسری چیزیں استعمال کرنے کی ہدایت کریں۔ ذات الجنب سینہ کے درد کے لئے یہ ضماد مفید ہے۔

نسخہ ضماد: آرد جو، اکلیل الملک، سفرجل، ان کو باریک پیس کر ماؤف جگہ پر ضماد کریں۔ یا جنطیانہ (پکھان بید) ٹھنڈے پانی کے ساتھ پلائیں۔ اگر سینے میں درد رگ میں سدے کی وجہ سے تو تخم خند قوتی (بسکھپرہ) ایک درہم گرم پانی کے ساتھ پلائیں۔ ضیق النفس مستوی یا عضلہ اور عصب کے ڈھیلا ہونے کی صورت میں ملین قوت کے تیلوں کی مالش کریں جیسے روغن سوسن، روغن نرگس، روغن سنبل، یا اس مرہم کو استعمال کریں۔

مرہم کا نسخہ: گل سرخ چار حصے، سنبل ایک حصہ، گل بابونہ، پانچ حصے، موم سفید پانچ حصے۔ پہلے موم کو مذکورہ کسی تیل میں پگھلا لیں پھر ان دواؤں کا باریک سفوف ملا کر مرہم بنا کر سینہ، پہلو، ریڑھ کے مہروں پر لگائیں۔ ضیق النفس مستقیم کے لئے مفید نسخہ۔ جاؤشیر دو درہم، تخم حنظل ایک درہم، ان کا باریک سفوف بنا لیں۔ اگر مریض طاقتور ہے تو ایک درہم سفوف نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیں اگر کمزور ہے تو اس کی برداشت کے مطابق خوراک میں کمی کر دیں۔

ضیق النفس مستقیم یا سینہ میں ریاح (ہوا) بھرنے کے لئے مفید نسخہ۔ جاؤشیر، اشق ہم وزن، کا باریک سفوف بنا لیں۔ ماء العسل کے ساتھ ایک درہم سفوف دیں۔ اگر مرض کا سبب یبوست ہو تو گرم پانی سے تکمید (ٹکور) کریں اور بطخ کی چربی کو موم کے ساتھ پگھلا کر اور اس میں قدرے سرکہ ملا کر ماؤف جگہ پر

طلاء کریں۔

مرض کا سبب اگر حرارت ہے، تو آب برگ کاسنی، آب برگ، سونف، شکر طبرزد، عصارہ عنب الثعلب، آش جو، چینی ڈال کر پلائیں۔ یا ٹھنڈے پانی اور روغن گل میں کپڑا بھگو کر مریض کے سینے پر رکھیں۔ یا شیرہ تخم خرفہ، ایک سکرجہ کو ایک سکرجہ پانی میں جوش دیں یا پانی کو خشک کر دیں اس میں مصری ملا کر استعمال کرائیں۔ یا مصری میں مکھن ملا کر مریض کو کھلائیں۔

مرض کا سبب اگر برودت ہے ساتھ ہی شدید ربو بھی ہے تو بجزینا کو گرم پانی میں ملا کر استعمال کرنا مفید ہے۔ قسط کو پانی میں باریک پیس کر سینے اور پہلو پر لیپ کریں۔ ربو اگر رطوبت کی وجہ سے ہے تو آب برگ سداب تازہ تین چمچے ایک چمچہ شہد میں ملا کر پلائیں۔ مرض کا سبب اگر سینے میں ریح غلیظ ہے تو سدوں کو کھولنے والی دواء سے علاج کریں اور سینے پر مفتح سدد تیل کی مالش کریں۔ جیسے روغن قسط، روغن ناردین، بجزینا، امیر وسیا ایک مثقال کو قدرے سکنجبین کے ساتھ استعمال کریں۔

مجرب دواء برائے ربو، ضیق النفس۔

نسخہ: مویز منقی ایک حفنہ، حلبہ مغسول ایک حفنہ، کو پانی میں بھگو کر خوب ملیں روزانہ صبح کو چار اساتیر نیم گرم کر کے پلائیں۔ نہری کچھوے کی ہڈی جلا کر سفوف بنا لیں اور قدرے فلفل سیاہ، شہد ملا کر چٹنی بنا لیں۔ روزانہ صبح ایک چمچہ چٹا دیں۔

وجع صدر، سعال، نفث الدم، سل وجع الجنب کے لئے مفید جوشاندہ۔

نسخہ: عناب ۲۰ عدد، پستاں ۵۰ عدد، انجیر سفید موتی ۱۳ عدد، مویز منقی دس درہم۔ اصل السوس مقشر کوفتہ پندرہ درہم۔ شعیر ابیض مقشر دس درہم، خشخاش سفید سات درہم، تخم خطمی پانچ درہم، کتیرا پانچ درہم، بہدانہ پانچ درہم۔ ان سب کو چار رطل پانی میں اتنا پکائیں کہ ایک رطل رہ جائے اس کو چھان کر رکھیں اور روزانہ صبح کو نہار منہ استعمال کرائیں۔ اگر بخار بھی ہے تو اس جوشاندے میں بنفشہ شامل کر لیں اور چینی ملا کر پلائیں۔ بہت مفید ہے۔

پہلا باب

نوع رابع کا مقالہ ششم

معدے کے امراض میں

پہلا طبعی فعل معدے میں ہوتا ہے۔ منہ معدے کا خادم ہے۔ کہ یہ غذا کو پیس کر معدے کی طرف بھیجتا ہے، اور معدہ جگر کا خادم ہے۔ جگر پورے جسم کا خادم ہے۔ معدے کی بناوٹ عصب اور

عضلات سے ہے اس کے اندر کی سطح کھردری خاردار ہے۔ معدے کا پہلا حصہ مری ہے جو حلقوم سے متصل ہے۔ اس کا مزاج بارد ویابس (خشک سرد) ہے۔ معدے میں قلب، کبد، پتے کی جانب سے حرارت آتی ہے۔ جو نضج طعام (کھانا پکانے) میں مدد دیتی ہے۔ معدہ پتیلی کی مثل ہے۔ کہ اس کے نیچے آگ جل رہی ہے۔ جیسے آگ پتیلی کے اندر کی ہر چیز کو گلا پکا دیتی ہے۔ ایسے ہی معدے میں جو کچھ جاتا ہے وہ پک جاتا ہے اور ماء الشیعر جیسا ہو جاتا ہے۔ پھر یہ معدے سے معاء صائم (یعنی ڈیوڈنم) کی طرف جاتی ہے، اور معاء صائم سے کبد جگر کی طرف جاتی ہے۔ جگر کے مجاوی تنگ و باریک ہیں اس سیال کو کیلوس کہتے ہیں اور جگر اس کو خون بنا کر اپنی غذا اور صاف شدہ خون کو دل کی طرف روانہ کر دیتا ہے، اور دل اس خون کو تمام اعضاء تک پہنچاتا ہے، اور ہر عضو اس خون کو اپنی طبیعت اور ہیئت کے مطابق تبدیل کر لیتا ہے۔ دل کی طرف سے ہر عضو کو اس کے مطابق خوراک بنا کر بھیجی جاتی ہے۔

پہلا نضج (پکاتی) معدے میں ہوتی ہے۔ دوسری جگر میں تیسری دل میں ہوتی ہے۔ پھر ہر عضو اپنے مزاج کے مطابق اس کو پکا کر تیار کرتا ہے۔ مری صاف ستھرا عضو ہے۔ اس پر عضلات کا استر ہوتا ہے۔ اس کی معرفت غذا معدے میں جاتی ہے۔

معدے کو تین قسم کے مرض لاحق ہوتے ہیں جن کا ذکر کر چکا ہوں۔ معدے کے درد میں دماغ بھی شامل درد ہوتا ہے۔ معدہ، جگر، قلب اور دوسرے اعضاء سے زیادہ ذکی الحس ہے۔ اس لئے معدے کی تکلیف سے کبھی کبھار سکتہ ہو جاتا ہے۔ عقل کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔ معدہ ایک بڑے عصب کی معرفت دماغ سے ملا ہوا ہے۔

جالینوس کا قول ہے۔ اس نے ایک مریض کو دیکھا کہ خالی پیٹ اس پر مرگی کے دورے پڑتے تھے۔ اس کی یہ وجہ تھی کہ معدہ زیادہ ذکی الحس ہو گیا تھا۔ جالینوس نے اس کو ہر دو یا تین گھنٹے کے بعد خمیری نان کھانے کی ہدایت کی اور کھانے کے بعد پرانی ابیض شراب پینے کو کہا، اور سال میں ایک مرتبہ اس کو ایارج فیقراء استعمال کرایا۔ اس علاج سے مریض بالکل صحت مند ہو گیا۔

معدے کے امراض، بھوک کم لگنا، بھوک بالکل ختم ہو جانا۔ یا ردی خراب چیزوں کی خواہش کرنا۔ جیسے کوئلہ، مٹی، ٹھیکرے وغیرہ۔ یا اشتہاء کلبیہ، بہت زیادہ کھانا کبھی بھوک ختم نہ ہونا۔ یہ مرض مرہ سودا حامضہ کی کثرت سے ہوتا ہے۔ ہچکی، قے، ڈکار کی کثرت، شراب کی خواہش، تشنج، ورم، دستوں کا آنا معدے کا ڈھیلا ہو جانا۔ یا اس میں سدے ہو جانا یا اس میں زخم ہو جانا۔ یہ امراض ان اسباب کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ معدے کی حرارت سے بھوک کم ہو جاتی ہے۔ بدہضمی کی کیفیت ہوتی ہے۔ اگر معدے میں برودت زیادہ ہو جائے۔ تو بھوک زیادہ لگتی ہے، اور نضج (پکنا) کمزور ہو جاتا ہے۔ بھوک زائل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ معدے میں زجاجی بلغم پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ معدے کی حرارت گرمی کو ختم کر دیتا ہے۔ اگر معدے میں شدید حرارت پیدا ہو جائے تو معدے کا اعتدال بگڑ جاتا ہے، اور شدید بھوک لگتی ہے۔ حرارت اور یبوست بھڑک جاتی ہے، اور بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ معدے میں رطوبت کی وجہ سے پیاس

نہیں لگتی۔ مٹی، ٹھیکرے کھانے کی یہ وجہ ہے کہ معدے میں متعفن فضلات پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو معدے سے چپک جاتے ہیں۔ شہوت کلبیہ کے اسباب بیان ہو چکے ہیں۔ غذا کی اشتہاء حموضت (کھٹائی) کی وجہ سے ہے یہ کھٹائی طحال سے عروق کی معرفت معدے میں آتی ہے۔ اسی لئے اطباء بھوک گھٹنے کی صورت میں۔ خوشبودار کھٹی چیزیں دیتے ہیں۔ یہ کھٹائی جب معدے میں زیادہ آجاتی ہے تو بھوک بڑھ جاتی ہے۔ اور بھوک کی شدت کا یہ علاج ہے کہ مرغن غذا کھلائیں۔ بکری کا دودھ پلائیں۔ بکری کے بچہ کا گوشت کھلائیں۔

مشروبات کی خواہش اس وقت ہوتی ہے۔ جب معدے میں حار یا نمکین فضلات جمع ہو جائیں۔ تو پینے کی خواہش غذا کھانے پر غالب آجاتی ہے۔ قے کے اسباب۔ (۱)معدے میں تیز لاذع صفراء کی پیدائش۔ (۲)معدے میں بلغم کی زیادتی۔ (۳)خورد نوش کثیر کا معدے پر بوجھ۔ (۴)غیر پسندیدہ چیز کو کھانا تو معدہ اس کو قبول نہیں کرتا بلکہ اچھال دیتا ہے۔

معدے میں تشنج (کھنچاؤ) کے اسباب: (۱)وہ حرارت جو معدے کو خشک کر دے۔ (۲)یا ریح ہے۔ (۳)یا معدے میں ورم ہو گیا ہے۔ اسہال (دست) آنے کے اسباب۔ معدے کی ماسکہ قوت کمزور ہو جائے۔

ورم معدے کے اسباب: وہ فضلات جو معدے میں متعفن ہو جائیں۔ باقی اسباب، باب الحابسہ میں بیان کر دیئے ہیں۔ سدہ معدہ، معدے میں سدے ان غلیظ فضلات کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں جو معدے میں محتبس ہو جاتے ہیں۔

معدے میں زخم اور دبیلہ کے اسباب: یہ ان فضلات کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں جو معدے میں جمع ہو کر متعفن ہو جاتے ہیں، اور ردی مادے ان زخموں میں آکر پیپ اور مواد میں بدل جاتے ہیں۔

ہچکی کی وجوہات: ہچکی امتلائے مادہ اور یبوست کی وجہ سے آتی ہے۔ اگر ہچکی بد ہضمی، ریاح یا فضلات کی موجودگی میں آئے تو امتلاء مادہ کی وجہ سے ہے۔ اگر قے کی کثرت یا اسہال کے بعد آئے یا گرم اور تیز مسالہ دار اشیاء کے کھانے کے بعد آئے تو اس کے معدے میں یبوست ہے۔

دوسرا باب

معدے اور دبیلہ کے امراض کی علامات

معدے میں حرارت زیادہ ہونے کی یہ نشانی ہے۔ بھوک کم ہو گی تھوک کم آئے گا۔ منہ زیادہ خشک رہے گا اور برودت زیادہ ہونے کی یہ علامت ہے۔ بھوک زیادہ لگے گی۔ تھوک زیادہ آئے گا۔ کھٹے ڈکاروں کی کثرت ہوگی، اور ریاح کی کثرت ہوگی۔ حرارت اور یبوست کی موجودگی میں معدے کے اندر

ریاح پیدا نہیں ہوتے۔ معدے میں ورم کی یہ علامت ہے۔ کہ جب معدے کو چھوئے تو ورم محسوس ہوگا، اور درد بھی ہوگا۔ تیز یا کھٹی چیز کھانے سے معدے میں درد زیادہ ہوگا۔ اگر معدے کے ورم میں پیپ پڑ جائے اور ورم پھٹ کر پیپ باہر نکلنے لگے تو مریض کے بچنے کے امکان بہت کم ہوتے ہیں۔ اگر ورم معدے کے ساتھ ضیق النفس بھی ہے۔ تو غذا معدے میں مشکل سے داخل ہوگی۔ یا معدے میں قرحہ (زخم) ہے یا پیپ کسی اور عضو سے معدے میں آ رہی ہے تو اس کے بخارات حلق میں جائیں گے اور منہ سے بدبو آئے گا اور بدبودار ڈکاریں آنے لگیں گی، اور جو حصہ کمر کا معدے سے قریب ہوگا۔ وہاں درد ہوگا۔ اگر درد شانوں کے درمیاں میں ہے تو یہ مری میں درد کی علامت ہے۔ کیونکہ معدہ ریڑھ کے مہروں سے قریب ہے۔ مریض اگر کھٹی یا تیز چیز کھاتے تو معدے میں سوزش محسوس ہو تو یہ فم (منہ) معدے میں زخم کی علامت ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کے قریب معدے میں مریض اگر درد محسوس کرے تو یہ زخم خاص معدے کے اندر ہے۔ اگر درد مقدم مراق میں محسوس ہو تو زخم بطن کے اندر ہے۔ اگر غذا نگلنا مریض کو مشکل ہے تو اس کے عضلات کمزور ہیں۔ کیونکہ ضعف کی وجہ سے دونوں کنارے آپس میں نہیں ملتے۔

بقراطؔ کا قول ہے۔ جس کی کھٹی ڈکاریں زیادہ آتی ہے اس کو کبھی ذات الجنب کی بیماری نہیں ہوگی۔ بقراط کے اس قول کا یہ مطلب ہے کھٹی ڈکار اکثر تخمہ اور رطوبت کی وجہ سے آتی ہے، اور حرارت کی شدت سے ذات الجنب لاحق ہوتا ہے تو نتیجہ یہ نکلا کہ رطوبت کی زیادتی سے حرارت کمزور ہو جائے گی تو اس کو ذات الجنب نہیں ہوگا۔

دبیلہ کی پیدائش کے اسباب: چار ہیں۔ (۱) تخمہ، (۲) شدید غم، (۳) معدے میں برسام کی وجہ سے ردی مادہ کا اجتماع۔ (۴) مریض کسی مرض میں زیادہ مدت تک مبتلا رہا تو مرض کے زیادہ دیر تک قائم رہنے کی وجہ سے فضلات معدے کی طرف آ گئے تو اس سے دبیلہ پیدا ہوگا۔ اس کا علاج گرم روغنیات، ملین ضمادات، ہلکی غذا، مفتح دواء، ہیں جو کہ حرارت اور لطافت میں معتدل ہوں۔

تیسرا باب

معدہ اور سل کا علاج

معدے کی ساخت جب کمزور ہو جاتی ہے تو اس کی مثال پرانے کپڑے کی طرح ہے اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ ایسے ہی معدہ ہو جاتا ہے۔ معدے کی ساخت میں اگر یبوست غالب آ جائے۔ تو اس کی اصلاح بڑی محنت اور کوشش سے ہوتی ہے۔ کیونکہ یبوست کا غلبہ رطوبت کو جذب کر لیتا ہے۔ تو رگیں خشک ہو جاتی ہے۔ ان میں سے غذا نہیں گزرتی۔ تو ایسی کیفیت میں مریض کو سل کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ ایسے مریض کا علاج: مرطب، ملین اور لطیف دواؤں سے کرنا بہتر ہوتا ہے۔ اس کو

خوراک بھی مرطب دینی چاہئے۔

اگر بدن اور معدے کے مزاج کا فساد بوجہ یبوست مع شدید حرارت ہے۔ تو تمام تر گرم اشیاء سے مریض کو نقصان ہوگا، اور سرد و تر اشیاء فائدہ مند ہوں گی۔ اس حالت میں مریض کے جسم پر روغن گل، روغن بنفشہ کی مالش بہتر ہے۔ آش جو، ابلے ہوئے چاولوں کا پیچ (ماڑ) مریض کو کھلائیں۔ مرغ یا مرغ کے چوزہ کا شوربہ دیں۔ یا پتھریلے یا ریتلے دریاؤں کی مچھلی کھلائیں۔ پکی ہوئی یا بھنی ہو۔ پھل انار، بہی سیب، تخم خربزہ ایک درہم کو ٹھنڈے پانی میں پیس کر اس کا شیرہ نکال کر پلائیں۔

نسخہ ضماد: آرد جو، تراشنہ کدوئے دراز، آرد عدس، برگ عنب الثعلب، روغن گل۔ سب کو پیس کر روغن گل میں ملا کر ضماد کریں۔ اگر رطوبت کی کثرت سے معدے کا مزاج خراب ہو گیا ہے۔ تو قابض غذا مفید ہوگی۔ جیسے جو، چاول، دونوں میں ترش انار ڈال کر پکائیں اور ان کا پانی نکال کر اس میں تھوڑی سی کالی مرچ ڈال کر پلائیں، اور چنے کے دانہ کی برابر دبید کر کم کھلائیں۔ اگر معدے میں رطوبت بہت زیادہ ہے تو مریض کو قے کرا کر ایارج فیقرا پانی کے ساتھ کھلائیں۔ اگر حرارت کی وجہ سے معدے کا مزاج زیادہ خراب ہو گیا ہے تو سکنجبین میں سمقونیا ڈال کر پلائیں اور یہ گولیاں بنا کر کھلائیں۔

نسخہ حبوب: صبر احمر تین حصے، کتیرا، صمغ عربی، گل سرخ خشک، ہلیلہ سیاہ، ہر ایک ایک حصہ۔ زعفران نصف حصہ، ان سب کا سفوف جدا جدا بنا کر آب برگ کاسنی یا آب برگ عنب الثعلب میں گوندھ کر کالی مرچ کی برابر گولی بنالیں خوراک ایک مثقال۔ اگر معدے میں حموضت (کھٹائی) اور تخمہ کی کیفیت ہے تو جوارش کمونی، آب خیار، الفندادیقون اور دوائے فلاسفی استعمال کرائیں۔ اس کے لئے سب سے قوی تر دواء تریاق السنجرینا ہے۔ اگر معدے میں غلیظ فضلہ ہے تو اس کو اصطمیقون اور ایارج فیقراء سے خارج کریں۔ اگر تخمہ ہے تو حب سکبینج یا جوارش الانجدانی الاسود کا استعمال کریں۔ اگر ضعف ہضم اطریفل الاصفراء اور الفنجوش یا جوارش بلاذر استعمال کریں، اور قابض مرہم کا ضماد کرائیں۔ جیسے بورل الکرم، تفاح، سفرجل سے بنا ہو۔

اگر معدے کی برودت کے ساتھ کبد بھی بارد ہو گیا ہے تو فندادیقون، دواء الکرکم استعمال کرائیں۔

اگر معدے میں ورم یا سدے غذا کی غلظت سے پیدا ہو گئے ہیں یا فضلات ناقصہ دماغ یا جگر یا طحال سے معدے میں آگئے ہیں تو غلیظ مادہ کو رقیق کرنے والی اور ورم کو تحلیل کرنے والی ادویات سے علاج کریں۔ ان جوشاندوں کا استعمال مفید رہے گا۔

نسخہ جوشاندہ: مغز فلوس، خیار شنبر تین اساتیر کو ایک رطل پانی میں اوٹائیں جب نصف رہ جائے تو برگ عنب الثعلب مروق، آب برگ کا کنج مروق دونوں ایک اسکرجہ ملا کر دوبارہ جوش دیں۔ پھر اس کو چھان کر اس میں ایک درہم ایارج فیقرا ملا کر پلائیں۔

اگر ورم صلب اور غلیظ ہے تو یہ جوشاندے دیں۔

نسخہ: مغز فلوس خیار شنبر، بیخ بادیان، بیخ کرفس، انیسون، شگوفہ اذخر، مصطگی، تخم کرفس، پرسیاؤشاں۔ ان کو پانی میں جوش دیں جب پانی ایک اسکرجہ رہ جائے تو چھالیں اور روغن بید انجیر تین درہم اس میں ملا کر پلائیں۔ دیگر ملینہ غلیظ میں، رُب افسنتین اور رُب گل غافث بھی مفید ہے۔

جو سدے عروق میں مادے کے انجذاب سے پیدا ہوتے ہیں ان کے لئے مفتح ادویات مفید ہیں۔ جیسے نسخہ۔ ایارج فیقرا یا مطبوخ افسنتین۔ یا مطبوخ ابرسا یا مطبوخ خیار شنبر۔ دو مثقال ایرسا ملا کر مریض کو پلائیں۔

اگر معدے میں قرحہ یا آکلہ ہو تو وہ دوائیں مفید ہیں جو تعفن کرنے والے مادہ کا تنقیہ کر دیں اور مردہ گوشت کو کھا جائیں جیسے ایارج فیقراء، ماء الکشک، رُب بہی، رُب انار، مرہم، دیاسقرماطن یہ مرہم ان اورام ملبہ کو مفید ہے جو معدے، جگر یا جسم میں کسی جگہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

نسخہ: حلبہ، بادیان، تخم کرفس، نانخواہ، زیرہ سیاہ، ایرسا، جاؤشیر، ہر ایک سات استاتیر، انیسون پانچ استاتیر، موم چربی گائے۔ ہر ایک پچاس درہم، شہد ۳۵ درہم، روغن سنبل بقدر ضرورت۔

تیار کرنے کا طریقہ: موم چربی، تیل کو پگھلائیں اس میں شہد ملائیں پھر ادویات مندرجہ کا سفوف اس میں ڈال کر خوب پھینٹیں کہ مرہم بن جائے۔

اطریفل اصغر: یہ معدے کو مضبوط، رطوبت کو خشک، رنگ کو صاف، بواسیر کو دور، اور قوت ماسکہ کو قوت دیتا ہے۔

نسخہ: ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد، آملہ ہم وزن کا سفوف باریک چھان کر گائے کے گھی میں مجرب کر کے شہد میں ملائیں معجون تیار ہے۔ خوراک اخروٹ کے برابر۔ اگر معدے میں ورم حار ہے تو مرض کے ابتداء اور زیادتی کے وقت قے یا اسہال کرانا بہتر نہیں ہے۔ معدہ کمزور ہوتا ہے۔ اس وقت آش جو کو سکنجبین کے ساتھ دینا مفید ہے۔ اگر اسہال ضروری ہوں تو مغز فلوس خیار شنبر سے اسہال دیں، اور معدے پر قابض دواء کا ضماد کرائیں۔ جیسے افسنتین کے سفوف کو روغن ناردیں۔ روغن سوسن میں ملا کر معدے پر لگائیں۔

ورم معدے کے لئے میں نے ایک دواء کا تجربہ کیا جو بے حد منفعت بخش اور عجیب ہے۔ مریض کچھ دن رُب گل غافث اور رُب افسنتین پیئے۔ اگر معدے میں غلیظ ریاح جمع ہو جائیں تو پیٹ پر گلاس لگا کر ریاح تحلیل کریں۔ مندرجہ ذیل دواء معدہ جوڑوں کے درد، کمر کے ریاح وغیرہ کو مفید ہے۔

نسخہ: سکبینج، تخم کرفس ہم وزن کا سفوف شہد میں گوندھ کر گولی بنا کر استعمال کریں۔ خوراک الطباء اپنی رائے کے مطابق مقرر کریں۔ حفظان صحت اور تقویت معدہ کے لئے۔ ہلیلہ سیاہ کے سفوف کو گائے کے خالص گھی میں مجرب کر کے چینی کے قوام میں ملا کر روزانہ صبح کو چنے کی برابر کھائیں۔ انشاء اللہ معدے میں کبھی تکلیف نہیں ہوگی۔

اشتہائے کلبیہ: زیادہ کھانے کا علاج۔ ملائم مرغن غذا کا کھانا۔ جیسے گوشت، گھی، مرغ کے انڈے کی زردی وغیرہ۔

بقراط کا قول ہے۔ خالص شراب کثرت بھوک کو ختم کر دیتی ہے اور عروق میں جا کر حرارت گرمی پیدا کرتی ہے۔ ایسے مریض کو کھانا کھانے کے بعد جوارش فوری یا جوارش نار مشک کھانا بہتر ہے۔ اشتہاء اور غشی کے خاتمہ کے لئے یہ بھی مفید ہے۔ کہ معدے کو مئے سوسن اور ایسے مرہم سے جو صندل اور گل سرخ کو ملا کر بنایا گیا ہو استعمال کریں تاکہ خوشبو اس میں بسی رہے۔ یا میدے کی روٹی کو سوسن کے مشروب میں شہد میں بھگو کر ہاتھ سے خوب ملیں اور معدے پر اس کا ضماد کریں۔ جب مریض کی غشی ختم ہو جائے تو ایک مثقال ایارج فیقراء کو دو چمچے سکنجبین کے ساتھ استعمال کریں۔ یا بجزینا یا دحمرنا استعمال کرائیں۔ معجون دحمرنا عورتوں کے لئے بہت مفید ہے۔

معدے کے فساد اور اسہال کی کثرت اور خونی دستوں کے لئے یہ نسخہ بہت مفید ہے۔

نسخہ: ہلیلہ سیاہ کو گائے کے گھی میں اتنا بھونیں کہ وہ پھول جائے۔ اس کو ٹھنڈا کر کے گٹھلی نکال دیں اور اس کو اور حرف نیم بریاں ہم وزن لیکر ملا لیں اور رات سونے سے پہلے ہتھیلی ٹھنڈے پانی سے کھالیں۔

یہ معدے اور پیٹ کے ریاح کے لئے مفید ہے۔

نسخہ: تخم حرمل ایک رطل کا سفوف بنا کر شہد میں گوندھ کر معجون بنا کر مازو کی برابر لیکر جوشاندہ تخم کرفس کے ساتھ کھائیں۔

سل: سل کے مریض کے لئے روزانہ حمام کرنا اور میٹھے گرم پانی سے آبزن لینے کے بعد جسم کو ملائم کپڑے سے لپیٹ لے اور خوشبودار چیزوں کی یا مئے سوسن کی جسم پر مالش کرے، اور خوشبودار چیزوں کو سونگھے۔ معتدل بارد غذا کھائے۔ اپنے سامنے اونٹنی کا دودھ نکلوا کر تقریباً سات استاتیر میں ایک چمچہ شہد ملا کر پلائیں۔ شہد دودھ کو لطیف اور قابل ہضم بنا دیتا ہے۔

دودھ پینے کے چار گھنٹہ بعد تاکہ دودھ ہضم ہو چکا ہو تو اس کو ابزن کا حکم دیں۔ ٹپ سے باہر نکل کر روغن گل یا روغن بنفشہ کی جسم پر مالش کرائے، اور دوسری مرتبہ دودھ پیئے۔ اگر مریض میں اتنی قوت ہے کہ تیسری مرتبہ پی سکتا ہے تو پیئے ورنہ تیسری مرتبہ آش جو پیئے اور لطیف ہلکی غذا کھائے۔ یا مشروب خوشبودار پیئے۔ یا نبیذ مویز منقیٰ پیئے۔ کیونکہ شراب رطوبت مائیہ کو رگوں تک پہنچا دیتی ہے، اور عروق (رگیں) نرم پڑ جاتی ہیں۔ اگر جسم میں یبوست شدید برودت کے سبب ہے تو معتدل چیزیں کھائے اور دودھ میں شہد کی مقدار بڑھا دے۔

چوتھا باب

قے کے علاج میں

اگر قے صفراء کی وجہ سے ہے۔ تو رُب سفرجل یا رُب تفاح یا میبہ (شربت بہی کو شراب یا انگور

کے پانی میں بنایا ہو) کے پانی میں ملا کر پلائیں بہت مفید ہے۔ اگر قے کے ساتھ بخار بھی ہے تو ان مذکور رُبوب میں سے کسی رُب کے ساتھ قدرے طباشیر ملا کر پلائیں۔ اگر قے کسی لیس دار مادے کی وجہ سے ہے تو اس کو رقیق کرنے کے لئے دوائیں دیں اور ایک درہم ایارج فیقرا ء سکنجبین کے ساتھ ملا کر دیں، اور مریض سے جسمانی حرکت و مشقت کرائیں، اور فاقہ کرنے کی تاکید کریں۔ تاکہ فضلات پگھلیں اور فضلات معدے کی طرف کو نہ جائیں۔ قے کو بند کرنے والا ضماد۔ اگر معدے میں لینت (نرمی) ہو تو یہ ضماد کرائیں۔

نسخہ: افسنتین، بابونہ، شبت، سعد کوفی، اکمل الملک، ان کو پانی میں پکا کر پیٹ پر ضماد کریں۔ عصارہ پودینہ، انار کا پانی قے کو بند کرتا ہے۔ معدے سے بلغم کو اکھاڑ کر خارج کرنے والی دوائیں۔ نمک، بورہ ارمنی، خردل، ہر ایک ایک درہم۔ ان کے سفوف کو جوشاندہ آب شبت اور ماء ماء العسل میں ملا کر پلائیں اور قے کرائیں۔ دیگر تازہ مچھلی کو نمک میں پکا کر مولی کے ساتھ کھلائیں اور مویز منقیٰ کی خالص نبیذ پلا کر قے کرائیں۔

دیگر: پندرہ دانے مویز منقیٰ جبلی کو کوٹ کر پانی اور شہد میں حل کر کے مریض کو پلائیں۔ اس کے پینے سے بلغم کثیر مقدار میں خارج ہوگا۔ یا کنکرزد (کنکر کا گوندھ) تھوڑا سا مریض کو کھلا کر قے کرائیں۔ مرہم دیاسقولیطوس قے، استرخاء، اسہال کے لئے مفید ہے۔ مریض کو نیند آجاتی ہے۔

نسخہ: بزرنج ابیض (سفید خراسانی اجوائن کا بیج۔) تخم کرفس، انیسون، گل سرخ، عصارہ لحیتہ التیس، مرکی، ہر ایک چار حصے۔ آردجو، زعفران ہر ایک ڈیڑھ حصہ۔

بنانے کی ترکیب: خشک دواء کا سفوف کرلیں تر دواء کو چھان لیں اور سب کو رُب بہی میں ملا کر معدے کے اوپر ضماد کردیں۔ ضماد دیگر یہ قے اور اسہال کے لئے مفید ہے۔

نسخہ: گل بنفشہ، گل بابونہ، تخم شبت، سعد کوفی، اکلیل الملک، ان کو ہلکی آنچ پر پانی میں پکائیں اور پیس کر معدے کے اوپر ضماد کریں۔ معدے کا مقام دونوں طرف کی پسلیوں کے ملنے کی جگہ ہے۔

پانچواں باب

ہچکی کے علاج میں

ہچکی اگر معدے میں مادہ کے امتلاء کی وجہ سے ہے۔ تو ایک مثقال سداب کو پرانی شراب یا نبیذ مویزج میں حل کر کے مریض کو دیں۔ یا برگ سداب کے جوشاندہ میں ایک چمچہ شہد ملا کر پلائیں۔ یا ایک مثقال زیرہ سایہ کو ایک سکرجہ نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ یا فلونیا یا بجزینا یا دواء الفلافلی کھلائیں۔ یا جندبیدستر ایک درہم کو سرکہ، آب کدوئے دراز میں حل کریں۔ وزن سرکہ 1/3 ا اسکرجہ آب کدو

۲/۳ ۱۱اسکرجہ ان کو یکجا حل کر کے مریض کو پلائیں۔ ہچکی کے مریض کو اگر چھینک آ جائے تو یہ بہتر ہے۔ چھینک کی وجہ سے معدے کے ریاحی حرکت ساکن ہو جاتی ہے۔ یا ہچکی کے مریض کو گھبرانے والی خبر سنائی جائے کہ وہ مغموم یا خائف ہو جائے تو طبیعت مدبرہ ہچکی کو بھول کر فکر کو دور کرنے میں مصروف ہو جائیں گی اور ہچکی بند ہو جائیں گی۔ یا ہچکی انے والوں کے ہاتھ پاؤں کی انگلیاں باندھ دیں تو طبیعت اس تکلیف کو دور کرنے میں مصروف ہو جائیں گی اور ہچکی ختم ہو جائے گی۔ ہچکی کا سبب اگر حمیٰ حادہ ہے کہ اس معدے میں یبوست پیدا ہو گئی ہے۔ تو ایسے مریض بہت کم شفاء پاتے ہیں ایسی حالت میں مریض کو ملین معدہ دائیں مفید ہوتی ہیں۔ جیسے آب کدوے دراز، چینی، روغن گل، آش جو۔ اگر معدے کے ورم کی وجہ سے ہچکی آ رہی ہے تو اس کو خیار شنبر، آب عنب الثعلب کا پینا مفید ہے۔

چھٹا باب

قوائے اربعہ (۱) قوت جاذبہ، (۲) ماسکہ، (۳) ہاضمہ، (۴) دافعہ) کا علاج و حفاظت میں

چاروں طاقتوں کو اعتدال کی حالت پر برقرار رکھنے کا یہ طریقہ ہے۔ ہر قوت کا علاج اس کے صحت مند ہونے کی صورت میں مشابہ اور متشاکل دواؤں سے اور مریض ہونے کی صورت میں متضاد و مخالف دواؤں سے کیا جائے۔ (۱) جیسے قوت جاذبہ کا علاج مشابہ و متشاکل اشیاء میں، لموں، شاہ زیرہ قرنفل سے کریں۔ اگر قوت جاذبہ میں حرارت و یبوست زیادہ ہو جائے تو علاج میں بارد، رطب، ملین اشیاء کا استعمال کریں جیسے آب کدوئے دراز، برگ خرفہ۔ (۲) قوت ماسکہ کی مشابہ و متشاکل کیفیت میں بارد اور یابس ادویہ جیسے تخم حماض، طباشیر، گل وردو غیرہ ہیں۔ اگر اس میں برودت اور یبوست زیادہ ہو جائے تو گرم و تر دواء دیں جیسے، زنجبیل، جرجیر (ترمرہ) وغیرہ۔

(۳) قوت ہاضمہ کی حفاظت کے لئے مشابہ متشاکل کیفیت حاد اور رطب میں یہ دواء ہے مثلاً زنجبیل، شقاقل۔ اگر حرارت اور رطوبت زیادہ ہو جائے تو بارد اور رطب اشیاء دیں جیسے حب الاس، حب ارمان، (انار دانہ) سے علاج کریں۔

(۴) قوت دافعہ کی حفاظت کے لئے رطب و بارد اشیاء جیسے تخم کاسنی اور خس سے کریں اس میں اگر برودت و رطوبت زیادہ ہو جائے تو گرم اور خشک و یابس ادویہ سے علاج کریں۔

پہلا باب

نوع رابع کا مقالہ ہفتم

امراض کبد (جگر) میں

جگر خون کا گھر ہے۔ یہ داہنی طرف ہوتا ہے۔ ہر عضو کی طرح جگر میں بھی چار قوتیں ہیں۔ اگر جگہ کی جاذبہ قوت کمزور ہو جائے تو دوسری تینوں قوتیں اپنے کام کو پورا کرنے میں معذور ہو جائیں گی۔ کیونکہ غذا جگر میں قوت جاذبہ سے آتی ہے۔ لہٰذا غذا نہ ہونے کی صورت میں جگر کی قوتوں کا عمل رک جائے گا۔ اگر جگر کی قوت حابسہ کمزور ہو جائے تو جگر میں غذا نہیں ٹھہرے گی۔ اگر جگر کی قوت ہاضمہ کمزور ہو جائے تو غذا فاسد ہو جائے گی، اور اس فاسد سے پورے جسم کی غذا فاسد ہو جائے گی۔ اگر جگر کی قوت دافعہ کمزور ہو جائے تو غذا کا ثقل جگر میں باقی رہے گا۔ جو پورے جسم کے لئے نقصان کا باعث ہوگا۔ اگر جگر اپنے کام کو پورا کرنے سے مجبور ہو جائے تو بدن کے چاروں مزاج فاسد ہو جاتے ہیں۔ جگر کو تین قسم کا مرض ہوتا ہے۔ (۱) امراض متشابہہ الاجزء۔ (۲) امراض آلیہ۔ (۳) امراض انحلال فرد۔ جگر کبھی کسی دوسرے عضو کی وجہ سے مریض کو ہو جاتا ہے۔ جیسے مرارہ (پتہ) کسی مرض کی وجہ سے ناری اجزاء (صفراء) کو جذب نہ کر سکا تو یہ اجزاء جگر میں باقی رہیں گے اور جگر کی حرارت بڑھا دیں گے۔ یا گردے میں برودت بڑھ جائے تو یہ برودت جگر پر اثر ڈالتی ہے۔ کہ جگر کی حرارت اور اس کے افعال دونوں خراب ہو جائیں گے۔ مثلاً عورت کا حیض میں خون زیادہ نکل جائے۔ تو جگر کا خون کم ہو جائے گا اور اس کے فعل میں نقص پڑ جائے گا۔ یا حیض کا آنا بند ہو جائے تو جگر پر بوجھ پڑے گا اس کی عروق (رگوں) میں سدے پیدا ہو جائیں گے۔ یا بخار زیادہ دیر تک آتا رہے یا زیادہ دن دست آتے رہیں۔ تب بھی جگر کا مزاج خراب ہو جائیں گا۔ اس کے اندر ورم یا سدے یا قرحہ (زخم) پیدا ہو جائیں گے۔ جگر کی کمزوری سے استسقاء کی اقسام رونما ہوتی ہیں۔ کسی کے جگر کا حلقہ بہت چھوٹا یا ناقص ہوتا ہے تو وہ آدمی ہمیشہ دُبلا پتلا کمزور رہے گا۔ ایسے مریضوں کے لئے لطیف غذا مفید ہے۔ غلیظ و کثیف غذا سے جگر میں سدے پڑ جائیں گے۔ جو لوگ محنت و مشقت کی عادت کو ترک کر دیں تو ان کے جگر میں بھی سدے پڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے جسم کے فضلات جمع ہو کر سدوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ جسم اور جگر میں ورم حار خون کی وجہ سے ہوتا ہے اور ورم بارد بلغم کی وجہ سے ہوتا ہے۔

دوسرا باب

جگر کے امراض کی علامات میں

جس کے جگر کا مزاج حرارت کی وجہ سے متغیر ہوا ہے اس کی یہ علامت ہے۔ اس کو پیاس زیادہ لگے گی۔ منہ کا تھوک خشک ہو جائے گا۔ بھوک کم ہو جائیں گی۔ قارورہ زرد رنگ کا ہوگا۔ نبض متتابع ہوگی۔ ٹھنڈی چیزیں زیادہ کھانے کا شوق ہوگا۔ اگر کسی کا جگر برودت کی وجہ سے خراب ہوا ہے تو اس کو پیاس کم ہوگی۔ جسم میں خون کی کمی ہوگی۔ بھوک زیادہ لگے گی۔ چہرے کا رنگ پھیکا، ہونٹ سفید، نبض ضعیف، قارورہ سفید ہوگا۔ گرم چیزیں کھانے کو زیادہ پسند کریں گا۔ اگر جگر کا مزاج رطوبت کی وجہ سے متغیر ہوا ہے۔ تو چہرا ڈھیلا پیاس کم، تھوک زیادہ، جسم کمزور، نبض فاتر، قارورہ رقیق مائی ہوگا۔ اگر جگر کا مزاج یبوست کی وجہ سے خراب ہوا ہے تو تھوک خشک ہوگا۔ قارورہ رقیق اور مراق بطن میں تشنج کی کیفیت ہوگی۔ اگر یبوست کے ساتھ حرارت بھی ہے تو اس کو بغیر مزاج مرکب کہتے ہیں۔ پیاس میں شدت، نبض میں یبوست ہوگی۔ کبھی ورم اور سدے جگر اور اس کے عضلات میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ ورم اگر جگر کے بالائی حصہ میں ہے۔ تو مریض جب سانس لے گا تو داہنے پہلو اور داہنی ہنسلی کی ہڈی کے نیچے درد کا احساس کرے گا۔ اس کو ہلکی کھانسی ہوگی۔ اس لئے کہ جگر حجاب حاجز اور پھیپھڑے کے قریب ہے۔ اگر ورم حار ہوگا تو کھانے کی خواہش کم ہوگی۔ حرارت، پیاس اور حمیٰ کی کثرت ہوگی۔ ورم کے ابتدائی زمانے میں چہرے کا رنگ سرخ ہوگا۔ پھر آہستہ آہستہ رنگ کالا ہو جائیں گا۔ پہلے قے میں صفراء نکلے گا پھر سودا خارج ہوگا۔ ورم اگر جگر کی جانب اسفل میں ہے تو مریض پیاس کی شدت ہوگی۔ سانس لینے میں درد نہیں ہوگا۔ جیسا کہ درد ورم محدب میں ہوتا ہے۔ ورم اگر جگر کے کسی کنارے میں ہے تو مریض میں مذکورہ تمام علامات موجود ہوں گی۔ اگر ورم حار نہیں ہے۔ تو حرارت، پیاس کم ہوگی۔ مگر معدے میں تشنج محسوس کرے گا۔ اگر ورم سخت ہوگا تو چھونے سے اس کی سختی کو محسوس کرے گا۔ ورم اگر گولائی میں ہے اور جسم کی کھال پتلی ہے تو ورم کی گولائی بھی نظر آئے گی۔ اگر ورم عضلہ کبد میں ہے تو مستطیل نظر آئے گا اور عضلہ کا ورم جگر کے افعال میں کوئی خرابی پیدا نہیں کرتا کبھی اتفاقیہ تھوڑی سی خرابی واقع ہو جاتی ہے۔ ورم میں اگر پیپ پڑ جائے اور مواد خارج ہونے لگے تو وہ پیپ خونہ کے مشابہ ہوتی ہے اور یہ مادہ پاخانے کے راستے سے خارج ہوتا ہے اور کچھ دیر کے بعد جمنے لگتا ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ جگر کے ورم کی وجہ سے مریض کو ہچکی کی شکایت ہو سکتی ہے۔ ہچکی کبھی مادے کی تیزی سے ہوتی ہے اور کبھی جگر کے ورم سے کیونکر جگر معدے کے اوپر اس کے ورم کا دباؤ معدے پر پڑتا ہے تو ہچکی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یا ہچکی کی یہ وجہ ہوتی ہے کہ ورم کا مادہ معدے میں جاکر جلن کی کیفیت پیدا کرتا ہے اور معدہ اسا

کیفیت کو دور کرنے کے لئے حرکت کرتا ہے تو ہچکی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے یعنی مادہ لاذعہ (جلن) کو ہچکی سے دور کرتا ہے۔ اگر سدے عروق میں ہوں تو جگر میں مصفیٰ غذا نہیں پہنچتی ہے۔ سدے اگر جگر کے اوپر والے حصہ میں ہیں۔ تو قارورے میں اس مادے جیسا مادہ خارج ہو گا جس سے سدے پیدا ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جگر کے اوپر والی رگیں گردے کے قریب ہیں تو وہ مادہ قارورے میں آجاتا ہے۔ سدے اگر جگر کے نیچے والے حصہ میں ہیں تو پاخانے میں اس سدے کے مشابہ مادہ خارج ہوگا۔ جس مادے سے سدے پیدا ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جگر کے نیچے والی رگیں آنت کے قریب ہیں۔ کبھی یہ مادہ قارورے میں بھی آجاتا ہے۔ مرض اگر جگر، گردہ، حجاب حاجز کی شرکت سے ہے تو یہ مرض جگر کے اوپر والے حصے میں ہوگا۔

اگر جگر طحال، معدہ، آنت کی وجہ سے بیمار ہوا ہے تو یہ مرض جگر کے نیچے والے حصہ میں ہوگا۔ عنقریب ماء اصفر کے بعد جگر کا علاج بیان کروں گا۔

تیسرا باب

استسقاء ماء اصفر میں

استسقاء تین قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) سارے جسم میں استسقاء ہو گا اس کو سریانی میں سرایا کہتے ہیں۔ اس کی ظاہری علامت یہ ہے کہ مریض کے جسم کو اگر کسی جگہ سے دبائیں تو انگلی ورم میں دھنس جائے دبانے سے جسم کا فاسد مادہ اِدھر اُدھر منتشر ہو جاتا ہے۔ تو انگلی گوشت میں دھنس جاتی ہے۔ اس جگہ گڑھا پڑ جاتا ہے۔ چھوڑنے کے بعد گڑھا ختم ہو کر سطح برابر ہو جاتی ہے۔

(۲) دوسری قسم کا تعلق امعاء آنت اور حجاب حاجز سے ہوتا ہے۔ کیونکہ حجاب حاجز امعاء کو گھیرے ہوئے ہے۔ سریانی میں اس کو طبلاد کہتے ہیں۔ اگر اس کو بجائیں تو طبلے جیسی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس میں پانی کی بجائے ریح فاسد بھری ہوتی ہے۔

(۳) تیسری قسم کو سریانی میں زقایا کہتے ہیں۔ اس میں پیٹ مشک کی طرح پھول جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں ریح کی بجائے ماء فاسد (غلیظ پانی) بھر جاتا ہے۔ ماء فاسد کے جمع ہونے سے جگر کا مزاج متغیر ہو کر بارد ہو جاتا ہے، اور جگر اس قابل نہیں رہتا کہ مرارہ کی جانب دم حار بھیج سکے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرارہ معدے اور دیگر اعضاء کی طرف حرارت نہیں بھیج پاتا جو غذا کے ہضم اور بدن کی اصلاح کے لئے ضروری ہے۔ تو جگر مرارہ، معدہ، کمزور ہو جاتے ہیں، اور پورے جسم کی غذا فاسد ہو جاتی ہے اور اخلاط ردیہ و ریاح فاسدہ کا جسم میں اجتماع ہو جاتا ہے۔

چوتھا باب

جگر کے امراض کا علاج

جگر میں برودت کے غلبہ کی اگر علامات موجود ہیں۔ تو دواء الکرکم یا دواء الک مریض کو دیں۔ یا ایسی دواء اور غذا دیں جو حرارت میں معتدل ہوں۔ مرض کا سبب اگر حرارت یا ورم ہے تو قرص افسنتین، قرص ورد، قرص طباشیر دیں مفید رہیں گی۔ جگر کی اگر قوت ہاضمہ کمزور ہے۔ تو یہ دوائیں دیں۔

نسخہ: سنبل الطیب، سلیخہ، کا جو شاندہ جگر کو فائدہ دینے والی کسی دواء کی ساتھ دیں۔ پھلوں میں، انار، بہی، دیں۔ مشروبات میں، شربت حیبہ (بہی کا شربت شراب یا انگور کے پانی میں بنا ہو) پلائیں۔ خوشبودار مقوی کبد دواؤں کا ضماد کریں۔ جگر میں اگر ورم حاد ہے۔ تو ورم پر یہ مرہم استعمال کریں۔

نسخہ: کعک (میدہ کی خشک روٹی) گل سرخ خشک، صندل، روغن گل، عرق گلاب، کا سفوف بنا کر روغن گل، عرق گلاب میں مرہم بنائیں۔ یا اس مرہم کے مثل کوئی اور دواء استعمال کریں جو جگر کے مزاج کو بارد کردے اور قوت دے۔ اگر ورم بارد ہے۔ تو مرہم فیلا فرداس، دیا سقراطون استعمال کریں، اور ان قابض ادویات کا پلانا فائدہ دے گا جن سے فضلات جذب ہو جائیں، اور انہیں دواؤں کا ضماد استعمال کریں۔ اگر حرارت اور یبوست شدید ہے تو قابض اشیاء کے استعمال سے گریز کریں۔

تمام ورموں کے علاج کا صحیح قانون یہ ہے۔ اگر ورم دموی ہے تو فصد کھولیں، اور ملین ادویات دیں تا کہ قبض ٹوٹے کھل کر اجابت ہو اور متورم عضو پر نظر رکھیں۔ کہ ورم کس درجہ میں ہے۔ ابتدائی یا انتہائی ہے۔ اگر ورم ابتدائی ہے تو اس کا علاج مادہ کا اخراج ہے۔ کہ مادہ عضو متورم کی طرف جذب نہ ہو سکے۔ عضو ماؤف کا ورم اترے اور وہ مادے کو اپنی طرف جذب نہ کر سکے۔

ورم اگر منہ میں ہے تو ان دواؤں سے علاج نہ کریں جو بلغم کو منہ کی جانب لائیں۔ ورم اگر جگر میں ہے تو قے لانے والی دواء نہ دیں۔ ورم اگر امعاء میں ہے۔ تو دست لانے والی دواء نہ دیں۔ ورم اگر محدب کبد یا کبد کے بیرونی حصہ میں ہے تو ایسی دواء نہ دیں جو پیشاب زیادہ لائیں۔ ورم اگر جگر کے اطراف میں ہے اور ورم کے مادے کو پکا دیا گیا ہے تو مسہل دوا کا دینا جائز و مفید ہے۔ اگر مادہ ورم کو پکائے بغیر مسہل دواء کا استعمال کیا اور مادہ کا میلان ورم کی طرف ہو گیا تو یہ مزید ثقل کا سبب ہو گا۔

ورم اگر آخری اسٹیج پر پہنچ گیا ہے۔ تو قابض ادویات کے ساتھ محلل دوائیں بھی دیں۔ ورم حار کا علاج قابض مرہم سے کریں، اور خوشبودار عمودہ دوائیں بھی مریض کو دیں۔ تا کہ جگر کو قوت حاصل ہو۔ جیسے روٹی کو پرانی شراب میں تر کر کے دیں، اور سنبل الطیب، صندل، گل سرخ، افسنتین، آرد جو کو استعمال کریں، اور جگر کے اردگرد روغن حب الاس، روغن سفرجل کی مالش کرائیں۔ خوراک میں ہلکی ٹھنڈی چیزیں دیں۔ جیسے آش جو، آب ترنج، وغیرہ، ورم اگر دموی ہے تو آب برگ عنب الثعلب پلانا مفید

رہے گا۔ ورم جب نضج (پکنے) کے قریب ہو تو سدے کھولنے والی دوائیں دیں۔ تاکہ عروق (رگوں) کے منہ کشادہ ہو جائیں۔ ورم اگر پرانا اور سخت ہو گیا ہے تو ایسے مریضوں کو بہت کم شفاء ہوتی ہے۔ ورم اگر پرانا نہ ہو برودت کی وجہ سے ہو تو روزانہ صبح کو آب برگ سداب، آب برگ شبت کو جوش دے کر روغن نار دیں کے ساتھ مریض کو پلائیں۔ یا روغن اخروٹ ایک اوقیہ، تخم حلبہ، برگ سداب، ایک اسکرجہ جوشاندے کے ساتھ پلائیں۔ مرہم، ضعف کبد، خونی دست، اس کا رنگ گوشت کے دھوون جیسا ہو۔

نسخہ مرہم: اشق، شگوفہ انگور، گل سرخ خشک، صبر، تخم شبت، اقاقیا، مازو، گلنار، مصطگی، افسنتین ہر ایک تین درہم۔ دیگر پیشاب تین اساتیر کو آب عنب الثعلب کے ساتھ پلائیں۔ خوراک تھوڑی دیں۔

سنبل الطیب، سعد کوفی، زعفران ہر ایک دو درہم۔ قسط اٹھارہ درہم، موم خام ۳۶ درہم، روغن سفرجل بقدر ضرورت۔

مرہم بنانے کی ترکیب: موم کو روغن سفرجل کے اندر پگھلائیں، اور تمام دواؤں کا سفوف اس میں ملا دیں۔

استعمال کا طریقہ: مرہم کو کپڑے پر لگا کر جگر اور معدے کی جگہ پر بطور لیپ پھایا چپکا دیں۔

مرہم انجیر، جگر اور طحال کی صلابت سختی کے لئے مفید ہے۔

نسخہ: انجیر چالیس عدد، اشق، زعرور (سیب صحرائی) ہر ایک آٹھ درہم تخم خطمی، تخم حلبہ، ترمس، تخم کتان، اکلیل الملک، گل بابونہ، تخم شبت، ہر ایک تین درہم۔

مرہم بنانے کا طریقہ: انجیر کو پرانی شراب میں چوبیس گھنٹہ بھگو کر رکھیں۔ انجیر کو اس میں اتنا پکائیں کہ وہ گل جائے۔ پھر شراب کو چھان لیں۔ اس میں دواؤں کا سفوف ملا دیں اور روغن بابونہ اس میں ڈال کر مرہم بنالیں۔ اس کا ضماد جگر اور طحال پر کریں۔

بقراط کا قول ہے۔ جگر کے لئے بیحد مفید عنب الثعلب ہے اس کو کچا پکا ہر طرح کھائیں اور اس کا پانی پئیں۔

جو دواء ضعف معدہ اور صلابت طحال کو فائدہ مند ہے وہ ضعف کبد اور صلابت کبد کے لئے فائدہ مند ہے۔ بشرطیکہ جگر پر ورم اور بخار نہ ہو۔

پانچواں باب

استسقاء کا علاج

استسقاء کی ہر قسم کا علاج مشکل ہے۔ استسقاء لحمی میں صحت مند ہونے کی امید کی جا سکتی ہے۔

اس میں یہ بھی شرط ہے کہ مریض فرمانبردار طاقت شعار ہو اور حکیم معالج ذی علم تجربہ کار اور مخلص ہو اور مریض اپنے معالج کی جملہ ہدایات پر عمل پیرا ہو۔ اس کے لئے یہ اور صحت مند افراد کے لئے بھی یہ ادویات مجرب و مفید ہیں۔

نسخہ: ہلیلہ زرد دس درہم، ہلیلہ دو اوقیہ، تربد دس درہم، نمک ہندی چار درہم، مازریون ایک اوقیہ، فلفل پانچ درہم، زنجبیل چار درہم۔ ان کا باریک سفوف شہد میں ملائیں اور تھوڑا سا پتلا ڈھیلا رکھیں۔

خوراک: پرانی شراب کے ساتھ دو مثقال ہے۔

حب بیمارستانی، استسقاء اور قولنج کو مفید ہے۔

نسخہ: صبر، ہلیلہ زرد، سکنجبین ہر ایک ایک حصہ۔ تربد پسا ہوا تین حصہ، انزروت نصف حصہ۔ ان کو پیس کر گولیاں بنائیں۔ خوراک دو مثقال نیم گرم پانی کے ساتھ۔ یہ شیاف استسقاء کے لئے مفید ہے۔

نسخہ: تخم کرفس، تخم جرجیر، تخم گندنا، سیندھا نمک، سکنجبین ہم وزن۔

طریقہ تیاری: ان کا سفوف بنا کر سکنجبین میں گوندھ کر بلوط (لمبی) شیاف (آنکھ یا مقعد میں رکھنے والی لمبی دوائی) بنالیں اور پاخانہ کرنے کی جگہ میں مقعد کے اندر رکھیں۔ استسقاء کے لئے قوی تر دوائی۔

نسخہ: مازریون کو سرکہ میں بھگو کر سائے میں خشک کرلیں۔ تربد، افیون ہر ایک ایک حصہ، انیسون، تخم کرفس، ہلیلہ زرد۔ ہر ایک نصف حصہ، ان کا سفوف بنا کر دو درہم نیم گرم پانی سے کھائیں۔ استسقاء کے پانی کو کثیر مقدار میں جلد خارج کرنے والی دواء۔

نسخہ: افربیون دو درہم کا باریک سفوف انڈے پر چھڑک کر مریض کو کھلائیں۔ دیگر پودینہ بری کا عرق نیم گرم سات دن تک نہار منہ پلائیں۔ روزانہ تین سرابچ تریاق چنے کی برابر مندرجہ ذیل جوشاندے کے ساتھ دیں۔

نسخہ: پودینہ بری، تخم کرفس، برگ شبت، نمک خوردنی، بورہ ارمنی، کرنب ان کا جوشاندہ مریض کو دیں۔

روزانہ مریض کو حمام کرائیں اور یہ ضماد استعمال کرائیں۔

نسخہ: گائے کا گوبر، پہاڑی بکرے کی مینگن کا سفوف دودھ میں گوندھ لیں اور اس میں گوبر ۱/۳ حصہ کبریت اصفر ملائیں۔ ان کو سفوف بنا کر ضماد کریں۔ استسقاء کی کل اقسام میں اگر حرارت نہ ہو تو سکنجبین کا پینا مفید ہے۔ اگر حرارت ہے تو آب خیار سبز، آب عنب پینا مفید ہے۔ اگر قبض ہے تو ہلیلہ سیاہ کو جوشاندہ عنب الثعلب کے ساتھ دیں۔

دیگر: بکری کا پیشاب تین اساتیر کو آب عنب الثعلب کے ساتھ پلائیں۔ خوراک غذا تھوڑی دیں۔

پہلا باب

نوع رابع کا مقالہ ہشتم

دل کے امراض میں

دل دماغ جگر یہ اعضاء رئیسہ ہیں۔ اگر دل مریض ہو جائے تو اس کے ساتھ پورا جسم مریض ہو جاتا ہے اور زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ دماغ کے مریض ہونے سے حس و حرکت کو نقصان ہو گا زندگی کو کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔ دل کا مزاج حار ہے اور یبوست میں معتدل ہے۔ دل سینے کے بائیں طرف ہے صنوبری شکل کا ناری ہے۔ پھیپھڑے دل کے لئے دو پنکھے ہیں۔ جو ٹھنڈی ہوا دل کی طرف پہنچاتے ہیں۔ دل کو راحت ملتی ہے۔ پھیپھڑے کی ساخت نرم و ٹھنڈی ہے۔ وہ اپنی نرمی کی وجہ سے دل کی حرارت اور بخارات کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔ دل میں دو خانے ہیں داہنے میں خون ہوتا ہیں۔ بائیں میں روح حیوانی ہے۔ دل سے شرائین نکلتی ہیں۔ جگر سے وریدیں نکلتی ہیں۔ شریانوں میں بمقالہ خون روح حیوانی غالب ہوتی ہے۔ جگر میں روح حیوانی کم اور خون کا غلبہ ہوتا ہے۔

دل جگر سے خون مصفا لیتا ہے' اور دل حرارت عزیزیہ کا سرچشمہ ہے۔ حرارت عزیزیہ اس رطوبت کی ساتھ قائم رہتی ہے۔ جس سے دل اپنی خوراک حاصل کرتا ہے۔ حرارت عزیزیہ کے لئے کوئی رطوبت درکار ہے وہ تنہا قائم نہیں رہ سکتی۔ تو خون کے ساتھ وہ قائم رہتی ہے۔ دل سے نکلنے والی دو شریانیں ہیں۔ ایک میں خون دوسری میں روح حیوانی ہوتی ہے۔ جیسے زمین کے اندر پانی کے ساتھ ہوا بھی ہوتی ہے۔ دل میں تین قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ کبھی جگر' دماغ' معدہ' پھیپھڑے کی بیماری سے دل بھی بیمار ہو جاتا ہے۔ جیسے جگر کی طرف سے خراب خون دل کی طرف آ گیا تو دل بیمار ہو جائے گا۔ اگر دل کسی سخت مرض کا شکار ہو گیا تو موت فوراً واقع ہو جائے گی۔ اگر دل خود کسی شدید مرض میں نہیں ہے۔ تو اس عارضی مرض کی علامات پہلے ظاہر ہوں گی۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دل کے اردگرد فاسد رطوبات جمع ہو کر دل کے سکڑنے پھولنے کی حرکت میں رکاوٹ ڈال دیتی ہیں۔ کبھی بارد مادہ دل کی طرف جمع ہو جاتا ہے اور جسم ٹھنڈا ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

جالینوس کا قول ہے کہ اس نے ایک بندر' مرغی کا آپریشن کیا تو اس کے دل کے پردے پر ورم کے مشابہ ایک چیز ملی۔ اگر یہ ورم حار ہے تو اسی قوت مریض مرجائیں گا اگر ورم بارد ہے تو مریض تھوڑی دیر سے مرے گا۔

دوسرا باب

دل کے امراض کی علامات اور علاج میں

دل کا مزاج بارد ہونے کی وجہ سے خراب ہو گیا ہے۔ اس میں برودت کی دوسری علامات بھی موجود ہیں۔ تو اس کو ثیاوریطوس، شیلثا اور خاص طور پر دواء المسک دیں۔ مریض کو حمام میں داخل کریں اور اس کے جسم پر گرم تیلوں کی مالش کریں اور دہن خل کے ساتھ ایسے حقنہ کا استعمال بھی فائدہ مند ہے۔ جس کے پانی میں گل بابونہ، تخم شبت، تخم حلبہ کو جوش دیا گیا ہو۔

اگر دل کا مزاج رطوبت سے خراب ہو گیا ہے تو مریض کو حمیات عفنہ کی شکایت بار بار ہو گی۔ اس کو حمام کرنا بہتر ہے، اور غرارے ایارج فیقرا، عاقرقرحا کو جوش کر کے غرارے کرنا مفید ہے اور اصطخیقون پلانا فائدہ مند ہے۔ غلیظ اور ثقیل غذا مضر ہے۔ اگر دل کا مزاج یبوست کی وجہ سے خراب ہے۔ مریض دبلا پتلا، نحیف لاغر ہے تو اس کو ملائم مرغن غذا سے فائدہ ہو گا۔ جیسے روغن دار، چڑیوں کا گوشت، چکور کا گوشت، بکری کے بچے یا چوزے کا گوشت وغیرہ۔

اگر یبوست زیادہ ہے تو بکری کے دودھ میں پانی ڈال کر جوش دیں اور پلائیں اور اس کے جسم پر روغن کنجد، روغن بنفشہ کی مالش کریں، اور اس کو خالی پیٹ نیم گرم میٹھے پانی کے ٹیپ میں بٹھائیں۔ ایسا مریض جماع، بیداری، غصیس سے بچے۔ اگر اس پر ورم غلیظ بھی ہے اور مریض خفقان کی تکلیف میں ہے تو اکحل کی فصد کرنا فائدہ مند ہے۔ اس شرط کے ساتھ کہ مریض کی عمر اور جسمانی قوت اور موسم اجازت دیں۔ اس کو ایارج فیقراء اور اسطخیقون کا استعمال مفید ہے، اور اس کو پابندی سے دواء المسک دیں یہ دل کے لئے انتہائی مفید دواء ہے یا اس کو جوارش نار مسک کھلائیں، اور بادر نجبویہ کا کھلانا بھی مفید ہے۔ اس بوٹی کی خوشبو ترنج کے مشابہ ہے۔ اگر دل میں حرارت موجود ہے تو اکحل کی فصد کرائیں۔ فصد کھولنے سے اگر مریض کمزور ہو جائے گا تو پشت کی جانب گردن کے مہروں پر گلاس لگائیں۔ پھر مریض کی قوت برداشت اور ہضم کی صلاحیت کے مطابق دہی کو لسی دیں اور اس لسی میں دھنیہ کا سفوف دو درہم، گل سرخ دو درہم، طباشیر دو انگ، مصطگی ایک دانگ وغیرہ کا سفوف اور شامل کریں۔ مرض اگر معدے کی وجہ سے ہے تو قے لانے والی ادویہ مریض کو دیں۔ جالینوس نے دل کے لئے سب سے زیادہ مفید دوائی تریاق اکبر کو لکھا ہے۔ مگر گرم مزاج جوانوں کو اس سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔ خاص کر گرمی کے موسم میں۔ اس سے حرارت اشتعال پکڑ لے گی مریض مرجائے گا۔

حب مسہل بلغم و سوداء۔ یہ گولی بلغم لزج۔ سودائے محرق کو دستوں کے ذریعہ سے خارج کرتی ہے۔ غشی، خفقان اور وحشت کو فائدہ دیتی ہے۔

نسخہ ہلیلہ کابلی: ہلیلہ زرد، ہر ایک ڈھائی درہم، بلیلہ، آملہ، ہر ایک ایک درہم، غاریقون چار درہم،

افتیمون پانچ درہم، نمک ہندی چار درہم، ایارج فیقرا دس درہم، تربد سفید پندرہ درہم۔
بنانے کا طریقہ: ان سب کو سفوف بنا کر سکنجبین میں گوندھ کر گولیاں بنا لیں۔ خوراک دو درہم برابر۔
اس کو اور زیادہ قوت دینے کے لئے حجر لاجورد آرمینیا والے کو شامل دواء کر دیں۔ حجر لاجورد سوادیت خارج کرنے کے لئے بہت زیادہ مفید ہے۔ دل کی کمزوری، وحشت اور غشی کو ختم کرتی ہے۔
نسخہ کہربا: بسد احمر، مروارید بغیر چھید والے موتی تین درہم، فرنجمشک پانچ درہم، برگ گاؤزبان سات درہم، کشنیز خشک نیم بریان دو درہم طباشیر تین درہم۔ بادرنجبویہ پانچ درہم، گل سرخ تین درہم، قرنفل ڈیڑھ درہم۔ ان کا سفوف بنا کر ایک مثقال پرانی شراب یا آب انگور کے ساتھ استعمال کرائیں۔
مقوی قلب، مسخن بدن (جسم کو گرم کرنے والی) ملین طبع ہے۔
نسخہ: ہلیلہ کابلی بغیر گٹھلی کا، افتیمون ولایتی۔ ہر ایک دس درہم۔ مصطگی، اسطوخودوس ہر ایک پانچ درہم، فرنجمشک، بادرنجبویہ، گاؤزباں، تخم ترنج مقشر ہر ایک دو درہم۔ نمک ہندی تین درہم۔ ان کا باریک سفوف بنا کر ڈیڑھ سو درہم مویز منقیٰ یا کشمش سبز میں ملا کر پیس دیں اور گولیاں بنا لیں۔ خوراک ایک درہم سے لیکر سات درہم تک نہار منہ اور کھانے کے بعد کھائیں۔

تیسرا باب

امراض صدر کی علامات و علاج اور کھانسی میں

پھیپھڑا ڈھیلا ڈھالا وسیع المجاری عضو ہے اس کو ایسا بنانے کی یہ وجہ ہے کہ وہ پھیل اور سکڑ کر ہوا کو آسانی سے کھینچ سکے اور دل کو راحت دینے کی خدمت سرانجام دے سکے وہ لوہار کے دھونکنی کی طرح ہے وہ ہوا بھرنے سے پھول جاتی ہے ہوا خارج ہونے سے سکڑ جاتی ہے۔ یہی حال پھیپھڑے کا ہے ہوا بھرنے سے پھولتا ہے ہوا نکلنے سے سکڑتا ہے۔

پھیپھڑا ہر جانور کے جسم میں نہیں ہوتا۔ ایسے جانوروں میں پیاس برداشت کرنے کی قوت غیر معمول ہوتی ہے۔ پھیپھڑے بوجھ کا احساس کرتا ہے درد کا احساس نہیں کرتا۔ پھیپھڑے کا زخم کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ خاص کر ایسا زخم جو عفونت پذیر ہو۔ کیونکہ یہ زخم پھیپھڑے اور حجاب حاجز کی رطوبت کو اپنی طرف جذب کر کے حلقوم کی طرف پھر حلقوم سے منہ کی طرف پھینکتا ہے۔ حجاب حاجز میں اگر کوئی پھوڑا بن کر پھٹ جائے تو اس کی پیپ سینے کے خلا میں گزر کر پھیپھڑے کے اندر جذب ہو جاتی ہے اور کھانسی اس کو منہ کے راستہ سے باہر نکال دیتی ہے۔

جالینوس کا قول اس کی تائید کرتا ہے۔ ایک آدمی کے حجاب حاجز میں نیزا لگنے سے زخم ہو گیا۔ تو اطباء نے زخم کو شہد سے بھر دیا اس کے بعد وہ اپنے تھوک میں شہد کا ذائقہ محسوس کرتا ہے۔ پھیپھڑے

میں کبھی ضرب شدید، یا زور سے چیخنے یا چھلانگ لگانے سے یا بھاری بوجھ اٹھانے سے شگاف پڑ جاتا ہے۔

چوتھا باب

پھیپھڑے کے امراض اور علامات کی پیشگی شناخت میں

قصبتہ الریہ میں اگر پیپ ہوگی تو مواد کا اخراج کھانسی سے ہوگا۔ مریض درد بھی محسوس کرے گا، اور مواد کا خروج تھوڑا تھوڑا ہوگا۔ اگر پیپ پھیپھڑے میں ہوگی تو مواد کا اخراج کھانسی میں بکثرت ہو گا بار بار ہوگا۔

مواد کے ساتھ ساتھ کبھی کبھی پھیپھڑے یا رباط کے چھیچھڑے خارج ہوتے ہیں۔ قوت دافعہ کی عادت ہے کہ فضلات میں جو کچھ آئے اس کو حلق کی معرفت سے باہر پھینک دے۔ فضلہ کو باہر خارج کرنے میں عضلہ اور حجاب حاجز حرکت کرتے ہیں۔ تو پھیپھڑا متحرک ہوتا ہے اور کھانسی آتی ہے۔ تو بلغم یا مواد خارج ہوتا ہے۔ ہم نے تجربہ کیا ہے۔ دماغ سے موذی اشیاء کو خارج کرنے کے لئے چھینک آتی ہے، اور معدے سے نقصان دہ اشیاء دفع کرنے کے لئے ہچکی آتی ہے۔

جالینوس نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جس کو کھانسی میں چنے کے برابر پتھر نکل رہے ہیں۔ اس کی یہ وجہ ہے کہ پھیپھڑے میں لیس دار مادہ فضلات جم کر خشک اور سخت ہو گیا تو پتھر کی شکل بن جائے گی۔ جالینوس نے ایک ایسے آدمی کا معائنہ کیا جس کو کھانسی میں سبز رنگ کا مادہ خارج ہو رہا تھا، اور اس کو مسلسل بخار تھا، اور اس کا جسم کمزور اور گھل رہا تھا اور پھیپھڑے سے مواد کے اخراج کا سلسلہ جاری تھا۔ جالینوس کہتا ہے اس نے اس مرض سے کسی کو شفایاب ہوتے نہیں دیکھا ہے۔ پہلے پھیپھڑا گلتا ہے پھر آہستہ آہستہ خارج ہونے لگتا ہے۔ جالینوس کے نزدیک اس مرض میں اگر کوئی دواء فائدہ دیتی ہے تو وہ بجزینا اور اثاناسیا ہیں یہ دونوں نام یونانی میں قدیم مرکبات کے نام ہیں ان ادویات سے رطوبت لطیف ہو جاتی ہے۔

حکیم بقراط کا قول ہے۔ کہ پھیپھڑے میں ورم اور پیپ کے موجود ہونے کی یہ علامت ہے کہ مریض کو بخار ہوگا خاص کر رات میں بخار ہونا ضرور ہے۔ پسینہ زیادہ آئے گا چہرہ سرخ ہوگا۔ کھانسی زیادہ ہوگی کنارہ ناخن بنفشی رنگ کے ہوں گے۔ ٹھنڈی ہوا مریض کو پسند ہوگی۔ مریض جب پہلو پر لیٹے گا تو اپنے پہلو میں بوجھ، اور شدید درد محسوس کرے گا۔ جس پہلو میں ورم ہوگا اس کو کوئی چیز پہلو میں لٹکتی محسوس ہوگی۔

اگر خلط حار ہوگی تو بیس دن کے اندر یا اس سے بھی کم وقت میں پھیپھڑے کے اندر پیپ جمع ہو جائیں گی۔

اگر خلط بار دار غلیظ ہوگی تو تیس یا چالیس یا ساٹھ دنوں میں غلظت کے لحاظ سے پیپ جمع ہوگی۔

بقراط کا قول ہے۔ کہ پھیپھڑے سے جھاگ دار خون خارج ہوتا ہے۔ اس قول کا یہ مطلب ہے کہ دل صاف خون لیکر جھاگ والا خون پھیپھڑے کی طرف پھینک دیتا ہے۔

بقراط کا ایک قول یہ بھی ہے۔ اگر کسی کو زکام میں پھیپھڑے کا کوئی مرض لاحق ہو جائے تو یہ ردی علامت ہے۔ ایسی صورت میں فاسد خلط پھیپھڑے کی طرف چلی جاتی ہے اس حالت میں مریض کا زکام اگر سات دن کے اندر اچھا ہو جائے تو اس مریض کے لئے صحت اور سلامتی کی امید ہے۔

بقراط اور دوسرے حکماء کا قول ہے۔ کسی مریض کو زور سے سانس لینے میں اس کا سینہ کندھوں تک اٹھتا ہوا نظر آئے تو یہ اس کے پھیپھڑوں میں حرارت زیادہ ہونے کی علامت ہے۔ یا آلات تنفس میں تنگی ہے یا جو قوت عضلات صدر کو حرکت دیتی ہے کمزور و ضعیف ہے۔ مریض کو ٹھنڈی ہوا کا اشتیاق اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ پھیپھڑے میں شدید حرارت ہے۔ اس حالت میں مریض کے تھوک میں صفرہ کا غلبہ ہوگا۔

مرض کا سبب اگر برودت ہے تو مریض گرم اشیاء کو طلب کرے گا، اور اس کا تھوک نمکین یا کھٹا ہوگا۔

مرض کا سبب اگر رقیق رطوبت ہے تو اس کے منہ سے رطوبت خارج نہیں ہوگی۔ یہ رطوبت رقت کی وجہ سے جسم کے حصہ زیریں میں چلی جائے گی۔ کھانسی کا سبب اگر دماغ سے گرنے والے فضلات ہیں تو حلق میں کوے کے اِرد گرد دغدغہ اور کھجلی محسوس ہوگی۔ کھانسی اور پھیپھڑے کی وجہ سے ہے تو اس کو بخار بھی ہوگا، اور سانس میں تنگی ہوگی چہرہ سرخ ہوگا۔

پانچواں باب

امراض ریہ کے علاج میں

سینہ، پھیپھڑا، تمام آلات تنفس۔ سانس لینے کے سبب ہمیشہ متحرک رہتے ہیں۔ اس لئے ان کا علاج مشکل ہوتا ہے۔ سینہ اور پھیپھڑے میں اگر ورم حار ہے اور ورم کی ابتداء ہو یا انتہاء ہو تو اکحل یا قیفال کی فصد کرنا مفید ہوگا۔ اس شرط پر کہ مریض کی عمر، قوت اور موسم اجازت دے۔ اگر یہ ورم زمانہ تزاید میں پہنچ جائے تو فصد نقصان دہ ہے۔ تلئین بطن ملین دواؤں کا استعمال مفید رہے گا۔ تا کہ اجابت کھل کر آئے ورم پگھلے حرارت ٹوٹے ٹھنڈک حاصل ہو سکے۔

محللاتِ ورم (ورم کو تحلیل کرنے والی) یہ دوائیں ہیں۔ (۱) رب السوس، (۲) تخم کتان، (۳) پستان، (۴) پرسیاؤشاں، (۵) کتیرا، (۶) صمغ عربی، (۷) انجیر کو پانی میں ابال کر، (۸) تخم حلبہ،

(۹) عناب، (۱۰) باقلہ زیادہ قوی ہے، (۱۱) چلغوزہ، (۱۲) بادام شیریں، (۱۳) بادام تلخ شیریں سے زیادہ قوی ہے، (۱۴) بہروزہ، (۱۵) صمغ پستہ زیادہ قوی ہے، (۱۶) ابرسا، (۱۷) زرادند، (۱۸) کالی زیری، (۱۹) جاؤشیر، (۲۰) سکینج یہ دوائیں ورم کو تحلیل کر دیتی ہیں۔

زخم کی پیپ خارج کرنے والی دوائیں: پیاز ضرورت کے مطابق لیں۔ اس کے اوپر کی آل اور پیندی جڑ، کاٹ دیں اس کو چھیل کر پانی میں ابالیں جب ابال آ جائے تو اس پانی کو نکال کر دوسرے صاف پانی میں اتنا پکائیں کہ پیاز گل کر ملائم ہو جائے۔ پھر اس میں زیرہ سیاہ بریاں، چاول پسا ہوا، خشخاش، مرپسا ہوا۔ ان سب کو شہد میں ملا کر دن میں چند مرتبہ مریض کو چٹائیں۔ پینے کے لئے پرانی شراب یا رُب انگور اونٹنی کا دودھ، گائے کا دودھ، پھیپھڑے کے لئے بہت مفید ہے۔ بالائی نکال کر پلائیں، پھیپھڑے کے مزاج کو معتدل کر دیتا ہے۔ پھیپھڑے میں اگر رطوبت زیادہ ہے تو اس کا علاج کی (داغنے) سے کریں۔ تا کہ رطوبت خشک ہو جائے۔ پھیپھڑے اور حجاب حاجز میں ورم اور مریض کو کھانسی بخار ہے۔ مندرجہ ذیل دواؤں سے ورم پگھل جاتا ہے۔

نسخہ: مغز فلوس خیار شنبر تین اساتیر، مویز منقیٰ تین اساتیر۔ ان کو چار اسکرجہ پانی میں ابالیں۔ جب نصف پانی رہ جائے تو اتار لیں۔ اس میں برگ عنب الثعلب سبز مروق ایک اسکرجہ ملا دیں۔ مریض اگر قوی ہے تو ساری دواء پلا دیں۔ اگر کمزور ہے تو اس کی قوت برداشت کے مطابق پلائیں۔ ایک دن دواء پلائیں اور ایک دن ناغہ کریں۔ مریض کو کھانے میں مریہ لُباب دیں۔ اس مریہ کو مویز منقیٰ، روغن بادام شیریں ڈال کر پکایا گیا ہو۔ مریض کو اگر دست آ رہے ہیں تو رُب حب الاس، آش جو، چاولوں کا پیچ (ماڑ) ان کو ایک ساتھ ملا کر پکائیں اور غذا کے طور پر دیں۔ یا انار شیریں، بہی شیریں مشوی کو کھلائیں۔ مریض کے سینہ، پہلو پر مرہم کرنب کا لیپ کریں۔

نسخہ مرہم کرنب: برگ کرنب پانی میں پکائیں۔ تخم حلبہ ایک مٹھی گل بابونہ تین مٹھی، تخم کتاں ایک مٹھی، تخم خطمی ایک مٹھی، آرد جو دو مٹھی۔ ان سب کا سفوف تیل میں ملا کر سینہ پر لیپ کریں۔ سینہ کی حرارت کے لئے مرہم۔

نسخہ: موم خام بیس درہم، آرد جو بیس درہم، برگ خرفہ یا تخم خرفہ دس درہم۔ ان کا سفوف بنا لیں۔ موم کو روغن گل میں پگھلائیں اور دواؤں کے سفوف کو اس میں ملا دیں اور بطور مرہم استعمال کریں۔

وجع ریہ، یا پسلیوں کے درد، کھانسی کے لئے مکھن میں چینی ملا کر چٹائیں بہت مفید ہے۔ کچھ دن اس کی مداومت کریں۔

چھٹا باب

کھانسی کے علاج میں

کھانسی اگر برودت سے ہے بلغم آ رہا ہے دو چمچہ روزانہ پئیں۔ سینے پر گرم تیل کی مالش کریں جیسے سرسوں، نرگس، سنبل وغیرہ سے۔ کھانسی اگر رطوبت کی وجہ سے ہے۔ تو یابس و لطیف اشیاء مفید رہیں گی۔ جیسے مصطگی، انیسون ہم وزن کا سفوف بنا کر دو درہم کھائیں۔ اور ملطف تیلوں کی سینہ پر مالش کریں جیسے روغن قسط، روغن مصطگی وغیرہ۔

کھانسی اگر یبوست کی وجہ سے ہے تو پستاں، تخم کتاں ایک ایک مٹھی پانی میں جوش دے کر مریض کو پلائیں، اور سینہ پر ملیں تیلوں کی مالش کریں جیسے روغن خل وغیرہ۔

کسی کا پیدائشی طور پر سینہ چھوٹا ہوتا ہے پھیپھڑے پوری طرح سانس لینے کی قدرت نہیں رکھتے۔ جیسے کسی کا معدہ چھوٹا ہوتا ہے وہ غذا کو اچھی طرح ہضم نہیں کر سکتا۔ دل اور جگر بھی کسی کے پیدائشی طور پر چھوٹے ہوتے ہیں ان کے عمل میں کمزوری ہوتی ہے۔ کھانسی کو مفید دوا۔

نسخہ: کندر، زرنیخ، پارہ سنگے کا مغز۔ ہم وزن لیکر پیس لیں اور ٹکیاں بنا کر اس کی دھونی لیں شراب سے پرہیز کریں۔ اصطفن حکیم نے اس نسخے کو عجیب المنفعت لکھا ہے اور یہ بھی تاکید کی ہے کہ اس کو صرف نیک لوگوں کو دیں جو شفاء کے مستحق ہیں۔

نسخہ: میعہ سائلہ، زعفران، کتیرا، افیون، ہر ایک ایک جز۔ ان کو پیس کر باقلے کے بیج کے برابر گولی بنالیں۔ ایک رات کو ایک گولی اور دوسری رات کو دو گولی کھائیں۔ تندرست ہونے تک اس طرح دواء کھاتے رہیں۔

غلیظ بلغم کو خارج کرنے کے لئے ایک درہم لہسن کو پانی سے کھالیں یہ غلیظ بلغم کو لطیف اور تحلیل کر دیتا ہے۔

کھانسی کے لئے مفید ہے کہ صاف سفید موم کو روغن بنفشہ خالص میں پگھلا کر موم کے ہم وزن چینی ملا کر شیشے کے مرتبان میں رکھیں کھانسی آنے کے وقت اس کو انگلی سے چاٹیں۔

کھانسی کی دواء: یہ گردے اور مثانے سے مادہ خارج کرنے کے لئے مفید ہے۔

نسخہ: برگ بار تنگ۔ یہ ایک بوٹی ہے اس کو کچل کر پانی نکالیں دو اوقیہ، آب عنی ارائی (لال ساگ) ایک اوقیہ۔ روغن بنفشہ دو درہم۔ ان کو باہم ملا کر صبح و شام پئیں۔ حب لیں زبان کے نیچے رکھنے سے خشک کھانسی کو فائدہ ہوتا ہے۔

نسخہ: صمغ عربی، کتیرا ہر ایک تین درہم۔ بہی دانہ مقشر، مغز تخم خیار، تخم خطمی، ہر ایک چار درہم۔ مغز

بادام شیریں مقشر، تخم باقلہ مقشر، تخم ککڑی مقشر۔ ہر ایک سات درہم، تخم کاہو، تخم خشخاش ہر ایک پانچ درہم ان کا سفوف بنا کر روغن بادام میں چرب کرلیں اور پھر لعاب بہدانہ یا لعاب اسپغول میں گوندھ کر گولیاں بنا کر سائے میں خشک کریں ایک گولی رات کو زبان کے نیچے رکھ لیا کریں۔ نئی اور پرانی کھانسی کے لئے مفید دودھ، بکری کا تازہ دودھ دو رطل۔ لوہے کے پانچ کیلوں کو آگ میں سرخ کرکے دودھ میں بجھا دیں اور سات دن تک ایسے ہی دودھ پئیں۔

برائے سعال یابس (نسخہ): بہیدانہ شیریں، صمغ عربی، کتیرا، رب السوس، نبات سفید، ہم وزن سب کا سفوف بنالیں۔ سفوف دو مثقال کو آش جو یا لعاب اسپغول میں قدرے روغن بنفشہ ملا کر استعمال کریں۔

گرم تر کھانسی کے لئے جوشاندہ۔

نسخہ: گل بنفشہ، گل زوفا، اصل السوس مقشر، مویز منقیٰ، پوست بیخ بادیان ان کو جوش دے کر اس میں شہد ڈال کر مریض کو پلائیں۔

لعوق برائے بلغم لزج (چپکدار) نسخہ: تخم کتاں، آرد جو، کالی زیری، ان کا سفوف روغن کنجد میں ملا کر چٹائیں۔

لعوق برائے نفث الدم (نسخہ): فراسیون (گندنا جبلی) تین درہم، تخم بار تنگ چار درہم، آرد کرسنہ تین درہم۔ ان کے سفوف کو چینی کے قوام میں ملا کر صبح و شام تھوڑا سا چاٹیں۔

نسخہ دیگر برائے نفث الدم: تخم بار تنگ دو درہم کو خیساندہ بار تنگ کے ساتھ استعمال کریں۔

شربت سعال: ورم غلاف ریہ، سعال حار یابس کے لئے مفید اور عجیب دواء ہے۔

نسخہ: گل بنفشہ ۱۵ درہم، صمغ عربی دس درہم، مغز تخم خیار دس درہم۔ ان کو پانچ رطل ابلے ہوئے پانی میں چوبیس گھنٹے بھگو کر رکھیں پھر ان کو جوش دیں یہاں تک کہ تیسرا حصہ پانی کا جل جائے تو اس کو چھان کر چینی ڈال کر شربت بنائیں۔ شربت دو درہم لعاب اسپغول کے ساتھ صبح و شام استعمال کریں۔

شربت بنفشہ: سعال اور سل کے لئے مفید ہے۔

نسخہ: تازہ گل بنفشہ کو اُبلے ہوئے چار رطل پانی میں ایک دن رات بھگو کر رکھیں پھر اس کو چھان کر پکائیں۔ جب نصف رہ جائے تو اس میں ایک رطل نبات (چینی) سفید کا قوم بنائیں۔ شربت تیار کرلیں۔

قرص سعال: یہ سعال حار، سل اور سعال کی ان تمام اقسام کو مفید ہے۔ جو مرہ صفراء اور دم حار سے پیدا ہوتے ہیں۔

نسخہ: طباشیر، گل سرخ، ہر ایک ایک اوقیہ، تخم خرفہ، مغز تخم ککڑی، مغز تخم کدوئے شیریں ہر ایک دو اوقیہ، تخم خس (تخم کاہو) تخم خشخاش، مغز تخم خیار، تخم بھتوا، بہی دانہ مقشر، مغز بادام شیریں، برگ گاؤزبان ہر ایک ایک اوقیہ، سرطان محرق تین اوقیہ، رب السوس ڈھائی اوقیہ، باقلہ مقشر ڈیڑھ اوقیہ، گل ارمنی، بہروز، کہرباء شمعی، تخم خطمی، ہر ایک دو اوقیہ۔ اسپغو تین اوقیہ۔ ان دواؤں کا سفوف بنا کر آب انار شیریں، آب برگ خرفہ میں گوندھ کر گولی بنالیں۔

خوراک: دو درہم گولیاں گل زوفا کے جوشاندہ کے ساتھ استعمال کریں۔

ساتواں باب

نفث الدم

منہ سے خون آنے کی دو وجہ ہوتی ہیں۔ ایک ظاہری دوسری باطنی۔
ظاہری اسباب: (۱)صدمہ، (۲)زور سے چیخنا یا سخت دھماکہ سے دوچار ہونا۔ (۳)وزنی بوجھ اٹھانا۔ (۴)تیز دوڑنا۔ (۵)لمبی چھلانگ لگانا۔
باطنی اسباب و وجوہ: (۱)شدید ٹھنڈک، (۲)امتلاء عروق۔ خون کی کثرت سے کوئی رگ پھٹتی ہے تو خون بھتا ہے۔ رگ پھٹنے کے اسباب (الف)رگوں میں خون کا زیادہ ہو جانا۔ (ب)خون کا قوام رقیق ہونا۔ (ج)خون میں حدت کا ہونا۔ (د)رگ کمزور، نازک ہو کر خون کو برداشت نہ کرے۔ (۵)زخم یا آکلہ ہونا۔ (٦) کثرت ریاح سے رگ پھول کر پھٹ جائے۔ پھکنے یا ٹیوپ کی طرح ہو جائے۔

آٹھواں باب

جسم کے بالائی یا زیریں حصہ سے خون آنے کی علامات میں

اگر خون کی قے آئے تو وہ معدے سے آیا ہے۔ اگر کھنکھارنے سے آئے تو وہ خون حلق یا کوے یا اس کے نزدیک سے آیا ہے۔
سینے سے جو خون آتا ہے۔ اس کا رنگ مکدر ہوتا ہے۔ وہ درد اور کھانسی سے آتا ہے اور جلد جم کر غلیظ ہو جاتا ہے، اور جو خون سینے پھیپھڑے کے زخم سے آئیں گا تو اس میں پیپ شامل ہوگی۔ جو خون ذات الجنب اور شوصہ۔ پسلی کے اندر والی جھلی کے ورم کی وجہ سے آتا ہے۔ وہ تھوک کے ساتھ آتا ہے۔ صفرا کا رنگ اس پر غالب ہوگا۔ مریض کو بخار اور سانس لینے میں تکلیف ہوگی۔
خون اگر دھار سے نکلے ہر مرتبہ اس کی مقدار زیادہ ہو تو کوئی رگ کٹ گئی ہے یا منہ کھل گیا ہے۔ جو خون پھڑکنے والی رگ سے آتا ہے وہ شدید تیزی سے آتا ہے رنج ہوا اس کو تیزی سے پھینکتی ہے۔ جو خون کسی ورید (گردن کی رگ) سے خارج ہوتا ہے اس کا رنگ سرخ ہوگا وہ آہستہ آہستہ نکلے گا۔ پھیپھڑے سے جو خون نکلے گا وہ رقیق ہوگا جھاگ دار ہوگا۔

جالینوس کا قول ہے۔ خون اگر تھوک میں آیا اور اس کا رنگ بدلا ہوا ہے یا اس مین باریک باریک ریشہ ہیں۔ یا چھوٹے ٹکڑے ہیں تو وہ پھیپھڑے سے آ رہا ہے۔ اگر خون کا قوام پتلا ہے اور اس کے آنے کا سبب یا مرض کا علم بھی نہیں ہوتا تو ایسا کبھی اس واسطے ہوتا ہے کہ آدمی لاعلمی میں جونک نگل لیتا ہے اس جونک سے وہ خون آ رہا ہوتا ہے۔ اگر خون کھانسی کے ساتھ آئے اس کا رنگ سرخ یا مائل بہ سیاہی ہے تو وہ سینہ سے آ رہا ہے۔ پاخانے کے راستہ جو خون آتا ہے وہ آنت یا جگر سے آتا اگر مرض کے اسباب خارجی ہیں جیسے صدمہ یا دھاکہ یا کوئی اور سبب ہے جس کو مریض جانتا ہے تو اسی چیز کا علاج کریں۔ حکیم بقراط کا قول ہے۔ بغیر بخار کے کسی کو اگر خون آئے یہ جلد صحت ہونے کی علامت ہے۔ اگر بخار کی حالت میں آئے تو وہ صحتیاب نہیں ہوگا۔ بقراط کا یہ مطلب ہے اگر خون کی آمد بخار میں ہے تو قرحہ معدے میں تھا جو پھٹ گیا۔ بقراط یہ بھی کہتا ہے اگر خون آنے کے بعد پیپ انے لگے تو یہ علامت ہے کہ قرحہ معدے میں ہے۔ اگر وہ زخم ایک دم پھٹ جائے تو مریض اسی وقت ہلاک ہو جائیں گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پیپ معدہ میں رک کر عضائے رئیسہ کی طرف جائیں گی اور ہلاکت کا سبب بنے گی۔

نواں باب

نفث دم کے علاج میں

کٹی ہوئی رگ کا علاج زخم بھرنے والی دواء سے کریں۔ اگر رگ کا منہ کھل جائے تو ان دواؤں کو استعمال کریں جو رگ کا منہ بند کر دیں۔ ایسے ہی آکلہ کے علاج میں پہلے وہ دواء دیں جو زخم کو متعفن مادہ سے صاف کرے پھر زخم خشک کرنے اور وہاں پر گوشت پیدا کرنے والی دواء دیں۔ کٹی ہوئی رگ اور زخم کو بھرنے والی دوائیں۔ کندر، دم الاخوین ہم وزن کا سفوف بنا کر ٹھنڈے پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ رگ کے منہ کو بند کرنے والی دواء قابض ہوتی ہیں۔ جیسے دم الاخوین، گلنار، عصارہ لحیتہ التیس، اقاقیا، برگ گاؤزبان، شاخ گل سرخ تازہ، مازو، قشر انار۔ ان کو پینے کے استعمال میں لائیں۔

اگر عروق میں آکلہ ہو تو ہلکی غذا مفید رہتی ہے۔ جیسے مرغ کے انڈے کی زردی، تیتر، گوشت چوزہ مرغ، حریرہ، جس کو نشاستہ روغن بادام، زعفران، چینی کے ساتھ بنایا گیا ہو۔ اگر خون جسم کے اندر خون زیادہ ہونے کی وجہ سے خارج ہو رہا ہے۔ تو اس کو بند نہ کریں وہ کم ہو کر خود بخود بند ہو جائے گا۔ اگر خون کے اخراج سے جسم کمزور ہونے لگا تو اس کو روکنے کے لئے ان قابض دواؤں سے علاج کریں جن کو ہم اوپر یہاں کر چکے ہیں۔ اگر خون جونک نگلنے کی وجہ سے آ رہا ہے۔ تو مریض کے حلق میں کسیس کا سفوف نصف درہم ڈالیں یا مریض کو زیادہ مقدار میں لہسن کھلا دیں اور مریض کے سامنے طشت میں پانی رکھیں۔ مریض اپنا منہ طشت پر کھول دے۔ جونک کو لہسن سے پیاس لگے گی اور وہ پانی میں گر جائے گی۔

دوسری ترکیب: مریض سورج کی طرف کو منہ کھول کر بیٹھے تا کہ جونک پیاس لگنے سے باہر کو نکل آئے۔ خون قابض اشیاء سے بند ہوتا ہے۔ جیسے بہی، انار وغیرہ۔ خون سینہ یا کسی عضو کی طرف جذب ہو کر آ رہا ہے اور اس میں جم رہا ہے۔ جیسے مثانے میں خون منجمد ہو جاتا ہے۔ تو وہ دوائیں دیں جو خون کو اس عضو کی طرف جانے سے روک دیں۔ اس کے لئے معجون، دواء الکرکم، اور سکنجبین کو گرم پانی میں ملا کر پلائیں۔ جما ہوا خون پگھل جائے گا۔ پتھری ٹوٹ جائے گی۔ پیشاب جاری ہو جائے گا۔

خون اگر سانس لینے والے اعضاء میں سے کسی عضو سے آ رہا ہے۔ تو اس کا علاج مشکل ہے۔ خاص کر اس حالت میں کہ اس کو کافی وقت گزر گیا ہو۔ تو جس طرف درد ہے اس طرف والی اکحل کو نصد کھولیں فائدہ دے گی۔

منہ سے خون آنے یا رگوں کا منہ کھل جانے کے لئے قرص حابس دم استعمال کرائیں۔

نسخہ: نشاستہ، گل انار، کھریا مٹی، عصارہ لحیتہ التیس، زعفران، افیون، سب ہم وزن کے سفوف کو آب تخم اسپغول سبز میں گوندھ کر ٹکیاں بنالیں۔

خوراک: ایک درہم آب بہی یا آب انار کے ساتھ استعمال کریں۔

دیگر برائے نفث الدم: گل مختوم کو خل خمر یا آب برگ خرفہ یا آب لحیتہ التیس یا برگ گاؤزباں کے ساتھ استعمال کریں۔ کھانے میں ایسے مریض کو بارد چیزیں دیں۔ جیسے تخم کاہو، تخم کاسنی، آش جو، رب بہی، یا بکری کے دودھ کو ابالیں اور لوہے یا پتھر کو تپا کر دودھ میں بجھا دیں یہ دودھ مرہم کا کام کرے گا۔

مرض کی جگہ پر قابض دواؤں کا ضماد کریں۔ جیسے صبر، کندر، اقاقیا، برگ آس، برگ خرنوب، برگ کرنب، گل سرخ خشک، مصطگی، یا اس کے مثل دوائیں۔ ان کا سفوف بنا کر رکھیں اور روغن آس کو موم میں پگھلائیں، اور سفوف کو اس میں ملا دیں مرہم بنا کر اس جگہ پر اُس کا ضماد لگائیں۔ یہ دوائیں بہت زیادہ قابض ہیں۔ اگر معدے پر اس کا ضماد کر دیں تو معدے میں قبض ہو جائیں گی۔ اگر ان کو پیشانی پر لگا دیں تو نکسیر کا خون بند ہو جائیں گا۔

اگر خون سینے سے آ رہا ہے۔ تو حب الاس، تخم گندنا ہم وزن کا سفوف بنائیں اور عصارہ شاخ گل سرخ کے ساتھ کھلائیں گلاب کی تازہ شاخوں کو کچل کر نکالے ہوئے پانی کو عصارہ شاخ گل سرخ کہتے ہیں۔

بکری کے بچہ کا گرم خون جمنے سے پہلے ایک اوقیہ، سرکہ نصف اوقیہ۔ دونوں کو اچھی طرح مکس کر دیں کہ یکجان ہو جائیں۔

خوارک: ۳/۱ رطل صبح و شام پلائیں۔

دسواں باب

مرارہ (پتہ) و یرقان میں

پتہ جگر کے قریب ہی ہوتا ہے۔ پتہ کا فعل معدے اور جگر کو گرمی پہنچانا ہے۔ غذا کو ہضم کرنا، رگوں کا خون صاف کرنا اور لطافت پیدا کرنا۔ جسم کے مجاری کو کھولنا ہے۔ بعض جانوروں میں آنت کے ساتھ معلق ہوتا ہے۔ جیسے کہ بارہ سنگھا میں مگر ادنٹ میں پتہ چھوٹی رگوں کے اندر ہوتا ہے۔ اگر پتہ کا صفراء متعفن ہو جائے تو اس کو تیز بخار ہو جائیں گا۔ اگر پتے کے صفراء کی معدے میں کثرت ہو جائے تو قے، کرب بے چینی، پیدا ہو جائیں گی۔ اگر مرہ صفراء محرق خون کے ساتھ کسی عضو میں چلا جائے تو وہاں پر ورم حار یا آکلہ پیدا ہو جائیں گا۔ یرقان چار وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ (۱) پتہ میں سدہ پڑ جاتا ہے۔ یہ سدہ مرارہ اور مجریٰ کے درمیان میں حائل ہوتا ہے۔ جس کے واسطے سے صفراء جگر سے جذب ہوتا ہے اور پتہ میں جاتا ہے۔ اگر صفراء جگر میں ہی رہ جائیں گا تو وہ خون میں شامل ہو کر پورے جسم میں پھیل جائیں گا، اور یرقان ہو جاتا ہے۔

(۲) یرقان کی ایک یہ وجہ ہوتی ہے کہ طبیعت مدبرہ ایام بحران میں پتہ کے غلیظ صفراء کو جلد کی طرف دفع کر دیتی ہے اور یہ صفراء غلیظ ہوتا ہے۔ پسینہ کے راستہ مسامات سے خارج نہیں ہوتا، جلد کے نیچے رہتا ہے تو یرقان ہو جاتا ہے۔

(۳) کبھی پتہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اپنی کمزوری کی وجہ سے صفراء کو باہر پھینک نہیں سکتا تو صفراء پتہ میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ جب زیادہ ہو جاتا ہے تو جگر کی طرف واپس آ کر خون میں شامل ہو کر پورے جسم میں پھیل کر رنگ کو زرد کر دیتا ہے۔

(۴) کبھی کسی زہریلے حشرات الارض کے کاٹنے سے یرقان ہو جاتا ہے۔

خلط سودا کی زیادتی سے یرقان اسود (جسم کا رنگ سیاہ) ہو جاتا ہے۔

گیارھواں باب

پتہ کے امراض و علامات میں

اگر پتہ کمزور ہو کر صفراء کو خارج کرنے پر قادر نہ رہے تو اس کی یہ نشانی ہے کہ جسم ایک دم

پیلا پڑ جائے گا۔ پتہ کی اس کمزوری کا جگر پر کچھ اثر نہیں پڑے گا وہ اپنا فعل صحیح طرح انجام دیتا رہے گا۔ اس کا علاج بھی آسان ہے۔ سدے کی وجہ سے یرقان کی علامات۔ (الف) سدہ اگر پتہ کے نیچے والے حصہ میں ہے۔ تو پاخانے اور پیشاب کا رنگ سفید ہو گا۔ پیاس شدید ہو گی۔ (ب) سدہ اگر پتہ کے نیچے والی رگوں میں ہے تو پیشاب کا رنگ سرخ مٹی کی طرح مائل بہ سیاہی ہو گا۔ پاخانہ کا رنگ زرد ہو گا۔ عروق میں سدہ ہونے کی وجہ سے کبھی صفراء امعاء (آنت) کی طرف بہہ کر چلا جاتا ہے تو اس کو سخت قسم کا قولنج پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی یہ وجہ ہے کہ پاخانہ آنت میں آکر خشک ہو جاتا ہے۔

یرقان اگر جگر کے برودت کی وجہ سے ہے تو تمام جسم کا رنگ سیسے کی طرح سیاہ ہو گا۔ کیونکہ فاسد خون تمام جسم میں پھیلتا ہے اور اس کا رنگ تمام جسم سے چھلکتا ہے۔

بارھواں باب

یرقان کے علاج میں

یرقان کے لئے مسہل دواء مسفید ہے۔

نسخہ: ترنجبین دو استار (ایک استار چار مثقال کے برابر ہے اور ایک مثقال برابر ہے۔ ۱/۲ ۴ ماشہ کے تو دو استار چھتیس ماشہ کا ہو) کو ایک دن رات پانی میں بھگو کر رکھیں پھر پانی کو چھان کر گرم کریں اور اس میں ہلیلہ زرد بیس مثقال پیس کر ملا دیں اور سقمونیا دو دانق (ایک دانق برابر پونے چار رتی کے) ملا دیں۔ مریض کو نہار منہ پلائیں۔ اس کو دست آئیں گے۔

یرقان کے ساتھ اگر بخار بھی ہو تو۔ آب برگ بادیان، آب برگ کاسنی، آب برگ عنب الثعلب کو ایک سکرجہ کے ساتھ دیں۔ تینوں پانیوں کا عرق کشید کر لیں۔ حرارت اگر زیادہ ہے تو آش جو میں ایک سکرجہ آب تخم کشوث کو نبات سفید میں ملا کر پلائیں۔ یرقان اگر عروق میں سدے کی وجہ سے ہے تو کلائی کی کسی ورید کی فصد کھولیں۔ اگر بخار نہ ہو تو ایارج فیقرا آب بادیاں، آب کاسنی سکنجبین کے ساتھ دیں۔

دوائے جالینوس نسخہ: افربیون، افتیمون، صبر، تخم کرفس، ہم وزن کا سفوف بنالیں خوراک ایک درہم جوشاندہ انیسون سے دیں۔ حرارت، جگر، یرقان کا مفید علاج۔

نسخہ: بکری کا دودھ تین رطل میں رات کو ایک مٹھی تخم قرطم میں پیس کر ملا دیں صبح کو چھان کر اس میں قدرے شہد اور نمک ہندی ایک درہم۔ سقمونیا ایک دانق ملا کر پلائیں اس سے مرض کا مادہ خارج ہو جائے گا۔

حنظل ایک عدد کا گودا نکال کر چھلکے میں رُب انگور بھر دیں اس کو ہلکا سا گرم کر کے مریض کو

پلائیں۔ یرقان، استسقاء دونوں کے لئے مفید ہے۔ اگر مریض کی آنکھ میں زردی باقی ہے۔ تو شونیز پیس کر عورت کے دودھ میں ملا کر ناک میں سعوط کرائیں۔ یا سرکہ ترش کو ناک سے سڑکیں یا حنظل کو پیس کر ناک میں پھونک دیں۔

یرقان کے ساتھ اگر تیز بخار بھی ہے۔

نسخہ: عنب الثعلب خشک، تخم کشوث (در صرہ بستہ) بادیان، تخم کاسنی ہر ایک بیس درہم۔ آب برگ ترب سبز (مروق) دس درہم سب کو پانی میں جوش دے کر چھان کر مریض کو پلائیں۔ جگر اور معدے پر ان اشیاء کا ضماد لگائیں جن سے برودت پہنچے۔ جیسے تراشہ کدو، عرق بید مشک، صندل سفید، صندل سرخ، آرد جو، تخم خرفہ، قدرے زعفران، کافور، روغن گل، موم مصفیٰ۔

بنانے کا طریقہ: موم کو روغن گل میں پگھلائیں۔ دواؤں کا باریک سفوف موم میں ملا کر مرہم بنالیں۔ دن رات میں کئی مرتبہ اس مرہم کو جگر اور معدے کے مقام پر لگائیں۔ ٹھنڈا پانی، عرق گلاب، آب انار میں سے کوئی ایک آنکھ میں ڈالیں۔

یرقان، وجع کبد کے لئے مفید قرص۔

نسخہ: عصارہ گل غافث، دو درہم، زعفران تین درہم، طباشیر چار درہم، خشک گل سرخ پانچ درہم، تخم بتھوا پانچ درہم، بادیان دو درہم۔ تخم کرفس دو درہم، لک مغسول تین درہم، آرد جو تین درہم، مغز خیار تین درہم، تخم خرفہ تین درہم۔

بنانے کا طریقہ: ان سب کا باریک سفوف بنا کر آب برگ ترب سبز میں یا جوشاندہ تخم کشوث میں گوندھ کر گولی بنائیں، اور مریض کو سکنجبین یا جوشاندہ تخم کرفس یا بادیاں کے ساتھ گولی قرص ایک درہم کو کھلائیں۔

تیرھواں باب

طحال (تلی)

سودا طحال میں پیدا ہوتا ہے وہیں جمع رہتا ہے۔ غذا ہضم کرنے کے لئے ترشی طحال سے معدے کی طرف جاتی ہے۔ اسی ترشی سے بھوک لگتی ہے۔ طحال سودا کی برودت سے معدے کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔ تاکہ مرارہ (پتہ) اور دل کی گرمی سے معدے کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ طحال تمام مزاجوں کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ جسم کو مضبوط اور سخت رکھتا ہے۔ خلط سودا اگر متعفن ہو جائے تو چھوتھیا کا بخار آنے لگتا ہے۔ سودا کی کثرت اگر معدے میں ہو جائے تو ریاح نفخ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ سودا کا میلان اگر دل کی طرف ہو جائے تو وحشت غم و فکر اور خیالات فاسد دہشت ناک حالات پیدا کر دیتا ہے۔ سودا اگر دماغ کی

طرف رخ کرلے تو وہاں فساد پیدا کر دیتا ہے مرگی کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ خلط سودا اگر پورے جسم میں پھیل کر متعفن ہو جائے تو جذام کی بیماری پیدا کر دیتا ہے۔ سودا اگر کسی خاص عضو کی طرف چلا جائے تو وہاں جمع ہو کر، سرطان، خنازیر، داء الفیل جیسے امراض پیدا کر دیتا ہے۔ خلط سودا اگر جلد کھال کی طرف چلا جائے، تو داد، مسوں وغیرہ کی بیماری کر دیتا ہے۔ سودا اگر آنتوں میں آ جائے تو اس سے قروح غلیظ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر طحال کی قوت جاذبہ کمزور ہو جائے تو جگر کا خون مکدر ہو جاتا ہے۔ جب یہ مکدر خون جسم میں جائے گا تو یرقان اسود کو پیدا کر دے گا۔ اگر طحال کی قوت دافعہ کمزور ہو جائے تو حموضت (کھٹائی) میرہ صفراء خام حالت میں معدے کی طرف آئیں گے اس سے ابکائی متلی ہونے لگے گی۔ اگر یہی مادہ امعاء کی طرف چلا جائے تو آنتوں سے عصارہ زیت (زیتون کے شیرہ) کی مثل مادہ خارج ہوتا ہے۔ طحال کے ورم سے استسقاء کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ طحال سخت ہوتا ہے تو اس سے بارد بخارات بلند ہو کر جگر کے مزاج کو بارد کر کے اس کو متغیر کر دیتے ہیں۔ حکیم بقراط کا قول ہے۔ طحال کے بڑھنے سے جسم لاغر ہو جاتا ہے۔ طحال کے لاغر ہونے سے جسم موٹا، پھول جاتا ہے۔

چودھواں باب

طحال کے علاج میں

طحال کے لئے تمام دوائیں لطیف اور یابس ہوتی ہیں۔ تمام امراض طحال برودت اور غلظت کے سبب سے ہوتے ہیں۔

طحال کے امراض کے علاج میں ایسی دوائیں استعمال کریں جو مفتح سدد ہوں اور ان میں قوت قابضہ بھی ہو طحال کی دوائیں جگر کی ادویات سے زیادہ قوی ہونی چاہئیں۔ ابتداء امراض جگر میں بائیں ہاتھ کی انگلی خنصر اور نبصر کے درمیان کی رگ میں شگاف لگائیں یا اکحل یا قیفال کی فصد کھولیں۔

طحال کا سب سے بہتر یہ علاج ہے کہ مریض کو اونٹنی کا دودھ اور پیشاب پلائیں۔[1]

حکیم مریض کو شفاء کا طالب ہوتا ہے وہ دواؤں کی حلت و حرمت کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ وہ علاج کے تقاضے پورے کرتا ہے۔ فقہی مسائل صحت میں ہیں۔

طحال کا علاج تیز اور قوی دواؤں سے کریں۔

نسخہ: انجیر کو ایک ہفتہ سرکے میں بھگو کر رکھیں پھر روزانہ تین چمچے کھائیں۔

نسخہ: حرف (تخم ہالون) ایک حصہ، شونیز نصف حصہ، دونوں کا سفوف شہد میں ملا کر ایک چمچہ روزانہ کھائیں۔

نسخہ: زراوند، ہلیلہ زرد ہم وزن کا سفوف ایک چمچہ بکری کے پیشاب کے ساتھ یا لوہار گرم لوہے کو جس

پانی میں بجھاتا ہے اس پانی کے ساتھ وہ نیم گرم پانی دو اوقیہ ہو کھائیں۔ طحال پر یہ مرہم بطور ضماد استعمال کریں۔

نسخہ: صبر، کوز (زعرور سرخ سیب صحرائی) ہر ایک ایک جزو، تخم حلبہ پسا ہوا، مینگنی بکری ہر ایک تین حصے، انجیر، اشق، جادشیر، سکبینج، ہینگ خالص ہر ایک چار حصے۔

مرہم بنانے کا طریقہ: انجیر کو تیز سرکہ میں پکائیں۔ پھر اس سرکے میں دواؤں کو بھگو دیں پھولنے کے بعد ان کو پیس دیں اس مرہم کو طحال پر لگائیں۔

نسخہ: انجیر کو سرکہ میں پکا کر پیس لیں دیگر یا مازریوں (ایک گھاس ہے) اشق، کوز، بیخ کبر، ہم وزن کو پیس کر بطور ضماد لگائیں۔

قرص طحال (نسخہ ایرسا): فلفل سفید، سنبل الطیب، اشق ہم وزن۔ پہلے اشق کو سرکے میں بھگوئیں تمام دواؤں کا سفوف اشق میں ملا کر کوٹیں۔ پھر قرص (ٹکی) بنالیں۔ خوراک ایک درہم سکنجبین کے ساتھ یا برگ جھاؤ کو ابال کر اس کے پانی کے ساتھ استعمال کریں اور اسی کھائیں۔ چالیس دن مسلسل یہ علاج کریں۔ اس سے طحال کا ورم تحلیل ہو جائے گا۔

پہلا باب

نوع رابع کا مقالہ نہم

امراض امعاء، اسہال، سحج (آنت کی بیماری) میں

آنتیں صرف چھے ہیں۔ تین آنتیں دقاق (چھوٹی آنتیں) ہیں جو ناف تک پیٹ کے بالائی حصہ میں ہیں۔ تین غلاظ (بڑی آنتیں) ہیں جو مقعد تک ہیں۔ پہلی آنت بارہ انگل لمبی ہے۔ اس کو اثنا عشری کہتے ہیں انگریزی میں اس کو ڈیوڈنم کہتے ہیں اس کے معنی بھی بارہ انگل ہیں۔ اس کے بعد امعاء صائم ہے یہ جگر کے قریب ہے۔ اس کی معرفت صاف ستھری غذا جگر کو جاتی ہے۔ اس آنت کو صائم روزہ دار آنت اس لئے کہتے ہیں۔ کہ یہ کیلوس کو جگر کی طرف بھیج دیتی ہے اپنے پاس کچھ بھی نہیں رکھتی روزہ رکھتی ہے۔ اس کے بعد امعاء طویل ہے یہ ناف تک ہے۔ نیچے کی آنتوں میں پہلی آنت اعور (اندھی) کہلاتی ہے کیونکہ اس میں تمام آنتیں داخل ہوتی ہیں اس میں سے کوئی آنت نہیں نکلتی ہے۔ یہ آنت بند گلی کی طرح ہے۔ یہ آنت چوڑی اور چھوٹی ہے۔ اس کے بعد قولون ہے یہ پیٹ کے نیچے والے حصہ میں ہے۔ یہ غذا کو طحال سے لیکر جگر اور گردے کی جانب روانہ کرتی ہے۔ قولون امعاء مستقیم سے ملی ہوئی ہے اس کی ساخت میں اعصاب بارد ہیں مگر اس کا بالائی حصہ نسبتاً کم بارد ہے وہ قدرے زیادہ گرم اور قوی تر ہے اور

نیچے کے حصہ پر برودت کی وجہ سے چربی ہوتی ہے۔ برودت چربی کے اجزاء کو اس پر منجمد کر دیتی ہے۔
دست چار جگہ سے آتے ہیں۔ (۱)معدہ، (۲)امعاء، (۳)مقعد، (۴) کبد جگر۔

(۱) معدے سے دست آنے کی یہ وجہ ہوتی ہے۔ (۱)کہ معدے کا قرحہ پھٹ جاتا ہے اس کا مواد باہر آتا ہے۔ (۲)معدہ کمزور ہوتا ہے۔ اس میں اتنی قوت نہیں ہوتی کہ وہ غذا کو اپنے اندر روک سکے۔ (۳) یا معدے میں بلغمی فضلات زیادہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس حالت میں مریض کی کیفیت بالکل شہوت کلبیہ (زیادہ کھانے والے) جیسی ہوتی ہے۔ وہ جتنا کھاتا ہے اتنا ہی نکال دیتا ہے۔ فضلات بلغمیہ کی وجہ سے اس کو بھی دست زیادہ آتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں معدے اور آنتوں میں چکناہٹ بڑھ جاتی ہے۔ یا کثرت غذا بسیار خوری سے دست آتے ہیں۔ کبھی غذا دستوں کے ذریعہ نکل جاتی ہے۔ اس کا نام ہیضہ بھی ہے۔ اس کو نسدرخ بھی کہتے ہیں۔ کبھی یہ غذا قے کی معرفت خارج ہو جاتی ہے۔

(۲) امعاء سے دست آنے کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ کمزور ہو جاتی ہے۔ ان کے مزاج میں فساد آجاتا ہے۔ یا آنتوں میں کسی تیز مادے کی وجہ سے قرحہ پیدا ہو جاتے ہیں یا فضلات غلیظ آنتوں میں بہہ کر آجاتے ہیں اور دست آنے لگتے ہیں۔

(۳) مقعد سے دست آنے کی وجہ لاذع (جلانے والے) فضلات کھینچ کر مقعد کی طرف آجاتے ہیں۔ اسہال کے ساتھ مقعد میں جلن اور سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر فضلات لاذعہ میں نمک اور شورے کے اجزاء بھی شامل ہوں گے تو زحیر (مروڑ) اور بار بار دست آنے کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یا دست آنے کا یہ سبب ہوتا ہے کہ مقعد میں ریاح پیدا ہو جاتے ہیں اور ریاح کے سوا اور کچھ خارج نہیں ہوتا۔ یا دستوں کی وجہ مقعد میں **استرخاء** (ڈھیلا پن) کی کیفیت ہو جاتی ہے۔ مروڑوں کی شدت سے مقعد باہر کو نکل آتی ہے۔ یہ حالت عام طور پر بچوں میں پائی جاتی ہے ان کے عضلات مقعد میں رطوبت پیدا ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ **یا مقعد کا وہ ورم** ہے جو بواسیر یا نواسیر کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے تو خارش، داد، بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ **یا مقعد کا پھٹ جانا** اور اس میں زخم پڑ جانا۔

(۴) جگر سے دست آنے کی وجوہات: (۱)قوت ہاضمہ بارد ہو جائے۔ قوت ہضم کمزور ہو جائے اور غذا ہضم ہوئے بغیر خارج ہو جائے۔ (۲)قوت جاذبہ کمزور ہو جائے جگر غذا کو اپنے اندر روکنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو غذا عروق میں سے گزر کر آنتوں میں آجاتی ہے اور دست آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ (۳)یا قوت دافعہ قوی ہوتی ہے اور فضلات جگر کو خارج کر دیتی ہے یہ مرض نہیں ہوتا اس کو صحت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ (۴)جگر کی قوت ماسکہ کمزور ہو جاتی ہے وہ اپنے اندر غذا روکنے پر قادر نہیں ہوتا۔ قوت ماسکہ کمزور ہونے کی صورت میں قوت دافعہ قوی ہوتی ہے۔ وہ غیر منہضم غذا کو قبل از وقت خارج کر دیتی ہے تو دست آنے لگتے ہیں۔ کبھی قوت ہاضمہ کمزور دافعہ قوی کبھی دافعہ کمزور ہاضمہ قوی کبھی ہاضمہ و ماسکہ دونوں کمزور کبھی تینوں قوتیں ہاضمہ، ماسکہ، دافعہ کمزور ہو جاتی ہیں۔

سحج (چھلنا) کے دو اسباب ہیں۔ (۱)اوپر یا نیچے کی کسی آنت میں خراش پڑ جاتی ہے۔ (۲)یا لیس

دار بلغم جو آنتوں کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے تو طبیعت مدبرہ اس کو خارج کرتی ہے مگر بلغم میں شوریت یا نمکینیت کے تیزابی مادہ سے آنت چھلنے (سحج) کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ آنتوں میں کبھی کاٹنے والے تیز مادے پیدا ہو جاتے ہیں تو لذع (سوزش) ہو جاتی ہے۔ پاخانے اور ریاح کی کثرت اخراج سے بھی سوزش ہو جاتی ہے۔ نیچے والی آنت سے خون آنے کے اسباب یہ ہیں۔ (۱) عروق کبد میں خون کثیر کا اجتماع۔ (۲) طبیعت مدبرہ خون کو حدت اور تیزی کی وجہ سے خارج کر دیتی ہے۔ (۳) کسی عضو کے کٹنے سے اس کے حصے کا خون جگر میں رک جاتا ہے تو طبیعت مدبرہ اس کو خارج کر دیتی ہے۔ (۴) یا قوت جاذبہ اور ہاضمہ جگر کی کمزور ہو جاتی ہے۔ (۵) رگ کٹنے، چوٹ آنے، زخم ہونے، جگر میں آکلہ (گوشت کھانے والا زخم) ہو جائے تو خون آنے لگتا ہے۔

دوسرا باب

علامات امراض امعاء و اسہال میں

پیٹ کا درد چھوٹی آنتوں میں ناف سے اوپر شدید ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اوپر والی آنتیں عصب اور احساس کے مرکز سے بہت قریب ہیں۔ درد اگر ناف کے نیچے ہے تو یہ موٹی آنتوں میں ہے۔ اگر کبھی درد ہو کبھی رک جائے تو مرض کا سبب اوپر کی آنتوں میں ہے۔ درد اور دست ایک ساتھ ہیں اور خون چربیلے اجزاء یا پیچش کے ساتھ آ رہا ہے۔ یا خون اور آنول آم پاخانے سے پہلے خارج ہوتا ہے۔ تو نیچے کی موٹی انتوں میں زخم ہے۔ کیونکہ اوپر والی آنتوں پر چکنائی اور چربی نہیں ہوتی۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

صفراء محرقہ پہلے خارج ہو پھر بلغم کے مشابہ خارج ہو پھر خون آئے تو مرض نیچے کی آنتوں میں ہے۔ اگر گاڑھا خون یا چکنائی بغیر تکلیف کے خارج ہو اور اس میں جلد کے مماثل اجزاء بھی ہوں تو یہ علامت اس کی ہے۔ کہ زخم نیچے کی آنتوں میں ہے۔ حقیقت میں جلد اور انول آنت کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔

درد اگر پہلے شروع ہو پھر پیچش آئے پاخانہ کی مقدار بہت کم ہو یا پاخانہ میں مقعد کے چھیچھڑے نکلیں اور پیپ بھی ہو مگر پاخانہ کے ساتھ ملی ہوئی نہ ہو تو زخم مقعد میں ہے۔ مادے کی حدت سے درد میں شدت پیدا ہوتی ہے تو وہاں پر مادہ حار موجود ہے۔

خون اگر جگر سے آتا ہے تو آنتوں میں درد کے بغیر اس کا اخراج ہوگا۔ خون کا رنگ گوشت کے دھوون کی مثل ہوگا۔ یہ خون مروڑ کے بغیر خارج ہوگا۔ مگر جگر کے نزدیک نفخ اور ثقل کا ضرور احساس ہوگا۔ جب جگر کی قوت ہاضمہ و حابسہ دونوں کمزور ہو جاتی ہیں تو خون آنے لگتا ہے۔ خون کی رنگت اگر

آش جو (جو کے پانی) جیسی ہے تو یہ قوت جاذبہ کمزور ہونے کی علامت ہے۔
خون جب جگر سے آتا ہے تو وہ کبھی ایک یا دو دن کے لئے رک جاتا ہے، اور جگر میں جب خون کی مقدار بڑھ جاتی ہے تو بغیر درد کے پھر آنے لگتا ہے۔ خون رگ پھٹنے یا چوٹ لگنے سے آنے کی یہ علامت ہے کہ خون پہلے معدے میں جائیں گے۔ پھر معدے سے صحیح اور صاف رنگ میں خارج ہوگا۔ اگر خون سدوں کی وجہ آتا ہے تو تلچھٹ کی مثل اس کا رنگ اور قوام ہوگا مریض اپنے اندر کمزوری محسوس نہیں کرے گا بلکہ قوت محسوس کرے گا۔ اگر خون جگر کے قرحہ یا آکلہ کی وجہ آتا ہے تو اس کا قوام گاڑھا رنگ سیاہ ہوگا۔ جو خون تلچھٹ کی مثل خارج ہوگا وہ خون کے احتراق (جھلنے) پر دلالت کرتا ہے۔ پیپ اگر دستوں میں خارج ہو تو یہ آنتوں سے آرہی ہے۔ جگر سے اس کا تعلق نہیں ہے۔ دستوں میں آنے کی وجہ صرف ایک قوت کی کمزوری ہے باقی تین قوتیں تندرست صحیح و سالم ہیں۔
دست آنے کی وجہ اگر قوت ہاضمہ کی کمزوری ہے تو پاخانہ میں غذا غیر منہضم خارج ہوتی ہے، اور برودت کے غلبہ کی وجہ سے ہاضمہ کمزور ہوتا ہے۔ دست آنے کی وجہ اگر قوت ماسکہ کی کمزوری ہے تو پاخانہ نفخ اور شدید قراقر (آنتوں کی آواز) سے خارج ہوگا۔
دست آنے کی وجہ اگر قوت دافعہ کی شدت اور ماسکہ کی کمزوری ہوگی تو پاخانہ ایک دم زور سے خارج ہوگا، اور منہضم ہوگا۔ البتہ اپنے خارج ہونے کے وقت سے پہلے آجائیں گا۔ پاخانہ آنے کا صحیح وقت کھانا کھانے کے بارہ گھنٹے کے بعد میں ہوتا ہے۔
دست آنے کی وجہ اگر قوت ہاضمہ کی کمزوری اور دافعہ کی شدت ہوگی تو پاخانہ وقت سے پہلے غیر منہضم کچی غذا کی شکل میں خارج ہوگا۔ دست آنے کی وجہ قوت دافعہ کی کمزوری اور ہاضمہ صحیح ہوگی تو پاخانہ ہضم شدہ ہوگا پیچش کی طرح بار بار دست آئیں گے۔ دست آنے کی وجہ قوت دافعہ کی شدت ماسکہ کی صحت اور ہاضمہ کا ضعف ہوگا تو پاخانہ اپنے وقت پر آئے گا۔ مگر اس میں حدت اور تیزی ہوگی، اور غذا بھی غیر منہضم ہوگی۔ ہاضمہ کی کمزوری کے سبب معدے میں نفخ اور قراقر آنتوں میں گڑگڑاہٹ ضرور ہوگی۔

زحیر (پیچش) پانچ وجہ سے ہوتی ہے۔ (۱) مقعد میں ورم کی وجہ سے پیچش ہوتی ہے۔ (۲) پیچش استرخائے (ڈھیلا ہونا) مقعد سے ہوتی ہے۔ (۳) یا پیچش مقعد میں زخم کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس قسم کی پیچش کا علاج مشکل ہوتا ہے۔ مقعد کے اندر خارش اور جلن بھی ہوتی ہے۔ (۴) یا پیچش مقعد کے انشقاق (پھٹنے) یا زخم کی وجہ سے ہوتی ہے۔ (۵) یا پیچش کی شکایت بواسیر سے ہو جاتی ہے۔

تیسرا باب

امعاء کے امراض دستوں کے بارے میں بقراط کے اقوال

حکیم بقراط کا قول ہے۔ جس کو زلق (پھسلن) الامعاء کی تکلیف ہے اور اس کو کھٹے ڈکار آنے شروع ہو جائیں۔ یہ صحت کی نشانی ہے۔ کیونکہ طبیعت مدبرہ مرض کے مادے کے نضج (پختہ کرنے) پر قادر ہو گئی ہے۔

حکیم بقراط کا قول ہے۔ دست اگر پتلے پانی کی مثل آ رہے ہیں، اور ان کا قوام مرہم جیسا ہو جائے یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ زخم آنتوں میں پہنچ گیا ہے۔ اگر دستوں کا قوام پہلے پتلا ہو پھر اس کا رنگ گوشت کے دھوون جیسا ہو جائے۔ یہ علامت بھی بری ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جگر کمزور ہو گیا ہے۔

حکیم بقراط کا قول ہے۔ جس کو آنتوں کے زخم کی وجہ سے دست آئیں اور گوشت کے مشابہ رطوبت خارج ہو تو یہ مہلک قرب موت کا پتہ دیتی ہے۔ آنتوں کی بناوٹ میں ایک طبقہ گوشت سے بنا ہے۔ دوسرا باریک باریک عصب سے بنا ہے۔ اس عصب کے نیچے پتلی کھال ہے، اور اس کھال پر بلغمی رطوبت چسپاں ہے۔ دستوں کی شکل بلغمی رطوبت جیسی ہے تو صحت کی امید رکھنی چاہئے۔ کیونکہ جلد کے اوپر کی بلغمی رطوبت خارج ہو رہی ہے اگر دستوں کی رنگت پتلی کھال کے مشابہ ہے تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرض آنتوں کی جلد تک پہنچ گیا ہے، اور کھال آنتوں سے چھوٹ کر خارج ہو رہی ہے۔ ہاں ایسا مریض صحت یاب ہو سکتا ہے۔ اگر دستوں کا رنگ گوشت کے رنگ جیسا ہے تو مرض رطوبت کے آگے گوشت تک پہنچ گیا ہے۔ اس مریض کے صحت کی امید باقی نہیں رہتی۔

حکیم بقراط کا قول ہے۔ اگر کسی کو بلغم کی کوئی شکایت ہے اور اسے کثرت سے دست آنے لگیں تو بلغمی مرض ختم ہو جائیں گا۔

بقراط کا قول ہے۔ اگر کسی کو دست بکثرت آ رہے ہیں اور اس کو قے آنی شروع ہو جائے تو اس کے دست بند ہو جائیں گے۔ کیونکہ فضلات کا میلان اسفل سے جانب اعلیٰ کی طرف کو ہو گیا۔ تو دست بند ہو جائیں گے۔

بقراط کا قول ہے۔ جس کو دستوں کی پرانی شکایت ہے اور اس کو کھانسی ہو گی تو وہ صحت یاب نہیں ہو سکتا۔ اگر اسی حالت میں ٹانگوں میں درد اور ٹیسیں اٹھنے لگیں تو اس کے صحت کی توقع ہے۔ ایسے ہی اگر کسی کی پنڈلیوں میں شدید درد اور ٹیس ہو اور اسے دست آنے لگیں تو درد اور ٹیسیں ختم ہو جائیں گی۔ درد اور ٹیس کی کیفیت جن فضلات نے پیدا کی تھی وہ اب حل ہو کر نیچے کی جانب امعاء میں آ گئے

ہیں۔ حکیم بقراط کا قول ہے۔ کثرت سے دست آنے والے کو اگر پیشاب کثرت سے آنے لگے۔ تو دست کافی کم ہو جائیں گے۔ کیونکہ جو فضلات دستوں میں آ رہے تھے۔ طبیعت مدبرہ نے ان فضلات کو پیشاب کے راستہ سے خارج کر دیا۔

بقراط کا قول ہے۔ جس کو دستوں کے ساتھ سیاہ خون کی مثل کوئی رطوبت خارج ہونے لگے۔ چاہئے مریض کو بخار ہو یا نہ ہو یہ علامت بری ہے اس کے صحت کی توقع نہیں ہے۔ ایسے ہی دستوں کا رنگ اگر سیاہی میں تبدیل ہو جائے یہ بھی خراب علامت ہے۔ یہ طبیعت مدبرہ کی کمزوری پر دلالت کرتی ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ خلط سودا قے یا دستوں میں آنے لگے تو یہ موت کی علامت ہے۔ بقراط کا یہ مطلب ہے کہ مرض کا اثر اس وقت تک سودا تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ دوسری خلطوں کو زیر نہ کر لے۔ تو سوداء کے خارج ہونے کا یہ مطلب ہے کہ مرض نے دوسری تمام خلطوں کو متاثر کر دیا ہے۔ اب سب سے آخر میں خلط سودا خارج ہو رہی ہے۔ خلط سودا جسم کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ تو سودا کے اخراج کا مطلب ہے کہ جسم کا اہم رکن خارج ہو رہا ہے۔ اس لئے اس کو موت کی علامت قرار دیا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ مرض چاہے حار ہو یا مزمن ہو مگر خلط سودا کا اخراج دستوں میں ہونے لگے تو یہ موت کی نشانی ہے۔ بقراط کا یہ مطلب ہے۔ کہ سودا کے اخراج کی اس بات پر دلالت ہے کہ مرض کا اثر بنیاد اور قوت تک پہنچ گیا ہے۔ اس کے بعد زندگی کی امید نہیں ہو سکتی۔

چوتھا باب

دست اور اخراج خون کے علاج میں

مرض اگر اوپر کی چھوٹی آنتوں میں ہے تو اس کا علاج کھانے کی دواؤں سے کریں۔ مرض اگر نیچے کی بڑی آنتوں میں ہے تو اس کا علاج امعاء مستقیم میں حقنہ سے کریں۔ کیونکہ مرض کا مقام نزدیک ہے۔ حقنہ سے دوائیں جلد اثر کریں گی۔

بالائی آنتوں کے قرحہ (زخم) کے لئے یہ دوائیں فائدہ مند ہیں۔

نسخہ: صمغ عربی دو درہم، مصطگی ایک درہم، اسپغول سالم دو درہم۔ ان کا سفوف مریض کو کھلائیں۔ یا تخم ملسی دو درہم کا سفوف مریض کو صبح و شام کھلائیں۔ یا فلونیا فارسی (قدیم معجون کا نام ہے۔) دو چنوں کے برابر ٹھنڈے پانی سے کھائیں۔ یا بکری کا دودھ ایک سکرجہ اس میں اتنا ہی پانی ڈال کر جوش دیں جب پانی جل جائے تو آگ سے اتار کر ٹھنڈا کر کے مریض کو پلائیں۔ اگر اس کو بخار بھی ہے تو قرص طباشیر کو

ٹھنڈے پانی سے کھلائیں۔ یا یہ قرص دیں۔
نسخہ: سماق، حب الآس ہر ایک دو حصے۔ صمغ عربی، تخم حماض یا تخم خیار، نشاستہ، زعفران ہر ایک ایک حصہ۔
قرص بنانے کا طریقہ: سب کا سفوف بنا کر لعاب اسبغول میں گوندھ کر ایک مثقال کے ہم وزن ٹکیاں بنالیں۔ ہر صبح کو ایک ٹکیہ کھائیں۔ زخم اگر نیچے کی چھوٹی آنتوں میں ہے تو یہ حقنہ (انیما) استعمال کریں۔
نسخہ حقنہ: چاول دو مٹھی، چھلکا اترے ہوئے جو دو مٹھی، ہر ایک ایک اسکرجہ ابال کر پیچ لیں۔ سفیداج ایک درہم، روغن گل دو درہم، قرطاس محرق ایک درہم۔ ان کے سفوف میں دو انڈوں کی زردی ملائیں ان سب چاولوں اور جو کے پیچ میں ملا کر حقنہ بنالیں۔
نسخہ دیگر حقنہ: یہ ذوسنطاریہ (آنت کا زخم جس سے خون کے دست آتے ہیں۔)
نسخہ: چربی گردے بکری کو دو سکرجہ آش جو میں پکائیں۔ ایک سکرجہ پکے ہوئے چاولوں کا پانی، روغن گل ایک سکرجہ، اقاقیا نصف درہم، صمغ عربی ایک درہم سفیدہ ایک درہم، ان کو کھرل کر کے مرغ کے انڈے کی زردی ملا کر سب کو ملالیں اور حقنہ کرائیں۔ مریض کو غذائیں، شوربہ، تخم حماض، روغن گل کے ساتھ دیں۔ یا دانہ انار، بہی، خوب دانہ کا ستو، مریض کو اگر کرب اور بے چینی ہو تو گائے کے دودھ کی چھاچھ دیں۔ سوکھی روٹی پسی ہوئی کھلائیں۔ اس کو قالج کہتے ہیں۔ دست اگر معدے اور امعاء کی کمزوری کی وجہ سے آرہے ہوں تو جوارش حب الرمان یا جوارش حب الآس رب بہی کے ساتھ دیں۔

پرانے دستوں کا مفید علاج۔

نسخہ: مازو، شگوفہ انار، گل انار، سماق، ثمرالینبوت (خرنوب نبطی) کندر، صمغ عربی، زعفران ہم وزن کا سفوف بنا کر آب حب الآس میں گوندھ کر فلفل سیاہ کے برابر گولیاں بنالیں۔ خوراک دو درہم۔ آب حب الآس کے ساتھ دیں۔ اسہال اگر معدے کی نرمی سے آرہے ہیں۔ تو قابض اور مقوی معدہ دواؤں سے علاج کریں اور مریض کو کھانے میں چاول ابلے ہوئے اور حب البلوط، حب الآس، سویق النبق (بیر کا ستو) عصارہ بہی دیں۔

نسخہ مقلیا ثا جو زحیر (پیچش) خونی دستوں کو فائدہ مند ہے۔

نسخہ: مصطگی ایک حصہ، بالون ابیض بریاں ایک حصہ، ہلیلہ سیاہ کو روغن گاؤ میں بھون لیں دو حصہ۔ زیرہ سیاہ کو سرکہ میں بھگو کر خشک کرلیں۔ تخم کتان بریاں ہر ایک تین حصہ، ان کا سفوف بنا کر ایک چمچہ مریض کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ دیں۔

دیگر نسخہ مقلیاثا: دست فوراً بند کرتا ہے۔

نسخہ: اقاقیا دو حصے، افیون ایک حصہ، مائین سماق، حب الآس، ہلیلہ سیاہ گائے کے گھی میں بھنا ہوا۔ ہر ایک چار حصہ۔ ان کے سفوف کو رُب سیب میں گوندھ کر گولیاں بنالیں خوراک ایک درہم جوشاندہ حب آلاس کے ساتھ دیں۔ بکری یا گائے کا دودھ لیکر اس میں ایک پتھر کا ٹکڑا ڈال کر اتنا گرم کریں کہ ایک چوتھائی

دودھ جل جائے۔ تین حصہ رہ جائے تو نیچے اتار کر ٹھنڈا کرکے مریض کو پلائیں پرانے دستوں کے لئے بہت مفید ہے۔

زحیر (پیچش) یا خونی دست کے لئے نسخہ: ہلیلہ سیاہ کو گائے کے گھی میں بھون کر سفوف بنالیں۔ اسپغول مسلم، ہالون، ہم وزن کا سفوف بناکر۔ سب کو ملاکر تازیانی سے کھائیں۔ خونی دستوں کو روکنے والی ادویات۔

نسخہ: زنجبیل، سماق، دار فلفل، انار دانہ ترش بریاں ہم وزن کا سفوف خوراک ایک درہم نیم گرم پانی سے نہار منہ کھلائیں۔

مرہم زحیر (پیچش) کو مقعد پر لگائیں۔

نسخہ: عنب الثعلب، روغن گل، آردعدس، گل سرخ خشک ہم وزن سب کو سفوف بناکر روغن گل میں ملاکر مرہم بنالیں۔ مقعد پر لگائیں۔

مقعد اگر باہر کو نکلنے لگے کثرت اسہال کی وجہ سے تو مریض کو آبزن کرائیں۔

نسخہ آبزن: علیق (خار دار بوٹی) حب آلاس، قشر انار، گل سرخ خشک، عدس مسلم سب کو پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور ٹب میں ڈال کر مریض کو اس میں بٹھائیں۔

نسخہ: مردار سنگ کے سفوف کو روغن گل میں ملاکر مقعد پر لگائیں۔

بواسیر کی وجہ سے اگر مقعد میں تکلیف ہے: تو گندنا کو گائے کے گھی میں ملاکر مقعد پر دھونی دیں یا مقل کو اونٹ کے کوہان کی چربی میں ملاکر دھونی دیں یا بیخ کبر جبلی کی دھونی دیں۔ یا بیخ ملوخیا کے سفوف کا لیپ، اسہال کے مریض یا ضعف معدے والے کے پیسٹ کریں بیحد مفید ہے۔

پیچش اور مروڑ کے لئے آش جو، روغن گل، زردی بیضہ مرغ کا حقنہ بناکر استعمال کریں مفید ہے۔

حقنہ برائے قروح امعاء (آنتوں کے زخم) آکلہ، سرطان کے لئے مفید و مجرب ہے۔

نسخہ: زرنیخ اصفر بارہ درہم چونا بغیر بجھا تین درہم قرطاس محرق بارہ درہم۔

ترکیب: ان کا سفوف بناکر آب برگ اسپغول سبز، چاولوں کے پیچ۔ جوشاندہ حب آلاس میں ملائیں اور بکری کے گردے کی چربی بھی شامل کریں اور حقنہ لیں۔

مرہم: کمزور معدہ اور آنت کے لئے نسخہ مرہم۔ کعک شامی (خشک روئی مید کی) برگ آس سبز، شگوفہ انگور سفر جل، (بہی) اندر باہر سے صاف شدہ، سیب ناشپاتی، صندل، عوف زریرہ (چرایتہ) زعفران، قشر انار، اقاقیا، لاذن۔ (پہاڑی درخت سے نکلنے والی لیس دار گوند رطوبت ہے۔) مصطگی، کندر، مر، ہم وزن سب کے سفوف کو شراب سوسن، روغن رازقی میں ملاکر مرہم بنائیں۔ مریض آبزن کے بعد جب ٹب سے باہر آئے تو اس کے پیٹ پر لیپ کریں۔

اسہال کی کثرت سے معدے کی قوت حابسہ کمزور ہو جائے تو قابض مقوی معدہ دوائیں دیں

جیسے جوارش سماق، حب الاس، مصطگی سے تیار کی ہوئی یا دانہ انار کا ستو یا تخم گندنا۔ طراثیث (ایک بوٹی ہے) کا جوشاندہ پینا مفید ہے۔
خوراک: چاول، باجرہ، کی کھچڑی کھائیں۔ ان میں قوت قابضہ ہے دست کو روک دے گی۔
اسہال اگر قوت ہاضمہ کی برودت سے آ رہے ہیں۔ تو گرم دوائیں دیں جیسے زیرہ سیاہ تخم کرفس، صعتر بستانی۔
خوراک: ایسے شوربے جن کو شراب سے تیار کیا گیا ہو اور سرکہ میں صعتر، تخم کرفس کو بھگو کر کھلائیں۔
ضماد: معدے کے اوپر، لاذن، کعک، تج، اذخر، قرنفل کا ضماد کریں۔
اگر ان چاروں قوتوں کی حرارت بڑھ جائے۔ قوت ہاضمہ، دافعہ، ماسکہ، قابضہ میں سوئے مزاج حار پیدا ہو جائے۔ تو بارد کسیلی دواؤں سے علاج کریں۔ جیسے دانہ انار، سیب صحرائی، سیب ترش، آب ترنج، زرشک، جبلی (باربریس) مقعد پر بارد۔ قابض اشیاء کا ضماد کریں۔ جیسے ماء الاس، ماء الورد۔ سفرجل، گلنار، شاخ بید، رامک (مرکب دواء عصارہ آملہ یا عصارہ مازو سے بناتے ہیں)۔)
نسخہ حصرمیہ: جس میں کچے انگور پڑے ہوں۔ اس سے قوت ہاضمہ کی برودت ختم ہو جاتی ہے۔ مفید ہے۔
نسخہ: نضاع، تخم کرفس، صعتر سبز، برگ سداب، برگ تلسی سیاہ ان سب کو کچے انگور میں ملا کر پکائیں، اور تیز رفتار چڑے کا گوشت ڈال کر پودینے سے خوشبو دیں اور قدرے شراب کا چھینٹا دیں۔
دیگر نسخہ حصرمیہ: یہ مرق صفراء کے اسہال کو فائدہ مند ہے۔
نسخہ: حماض (ساگ چوکا) قصبان، خرفہ کا ساگ، کشنیز سبز، سعد کوفی (ناگر موتھ) سب کو کچے انگور کے پانی میں پکائیں اور آب زرشک کوہستانی، آب انار ترش، کشنیز خشک بریاں شامل کریں۔ نسخہ مصوص (بھنا ہوا گوشت) سے بلغمی دست رک جاتے ہیں۔
نسخہ: تیتر یا چڑا یا چوزہ مرغ۔ ذبح کر کے پیٹ کی آلائش نکال کر اس میں تخم کرفس، برگ سداب، نضاع، زیرہ سیاہ، کشنیز خشک، چقندر بھر کر پیٹ کو دھاگے سے بند کر دیں اور تیز سرکہ میں ڈال دیں۔ گوشت جب گل جائے مریض کو کھلائیں۔
دست اگر قروح معدے کی وجہ سے آتے ہیں۔ تو قرص طباشیر ٹھنڈے پانی سے دیں یا شاہ بلوط ایک درہم ٹھنڈے پانی سے دیں۔
خوراک میں شوربہ حماض (ساگ چوگا) دیں۔ بلغمی دست اور کمزوری معدے کے لئے۔
نسخہ: انار دانہ بریاں، سماق ہر ایک چار درہم، دار فلفل دو درہم۔ ان کے ایک چمچہ سوف کو رُب ہی سے کھلائیں۔
سفوف مقلیاثا (حرف بریاں) سے اسہال بند ہوتے ہیں اور معدہ قوی ہوتا ہے۔
نسخہ: زیرہ سیاہ کو سرکہ میں رات بھر بھگو کر بھون لیں۔ خرنوب نبطی، حب آلاس، سویق النبق (بیر کا ستو)

کشنیز خشک، بلوط، دانہ انار مشوی، حرف بریاں، ہر ایک ایک اوقیہ، مصطگی چار درہم- ان سب کا سفوف ایک چمچہ کسی قابض رُب سے مریض کو کھلائیں-

سفوف زنجبیل، تخمہ مروڑ پیچش کے لئے نسخہ ہلیلہ اسود ایک حصہ، نبات سفید ایک حصہ، زنجبیل نصف حصہ، ان کے سفوف کا ایک چمچہ نیم گرم پانی سے دیں-

پانچواں باب

امعاء قولون وغیرہ میں ان اسباب کی وجہ سے فضلات اعضاء میں مقید ہو جاتے ہیں

فضلات کا اعضاء میں مقید ہونے کی وجوہات: (۱) عضو کمزور ہوتا ہے جو اپنے اندر سے فضلات کو خارج کرنے کی قدرت نہیں رکھتا- (۲) عضو کے مجاری تنگ ہونے کی وجہسے فضلات گزر کر خارج نہیں ہوتے- (۳) عضو میں سدہ پڑ جاتا ہے تو فضلات کا اخراج رک جاتا ہے- (۴) فضلات کا قوام گاڑھا ہو جاتا ہے- (۵) فضلات میں یبوست لزوجت پیدا ہو جاتی ہے- (۶) ریاح غلیظ عضو میں مقید ہو جاتے ہیں- (۷) یا عضو کے ورم کی وجہ سے فضلات کا اخراج بند ہو جاتا ہے- قولون آنت کا یہ فعل ہے یہ آنت غذا کے بوجھ کو اٹھا لیتی ہے اور طبیعت مدبرہ جس وقت اخراج غذا کے لئے حرکت کرتی ہے- تو یہ آنت فضلات کو نچوڑ کر باہر پھینک دیتی ہے یہ بوجھ آنت سے نکل جاتا ہے- ان سطروں میں عام اعضاء کے اندر فضلات مقید ہونے کے وجوہات بیان ہوئے اب خاص طور سے- امعاء قولون کے اندر قید ہونے والے فضلات کا انشاء اللہ بیان کروں گا- (۱) بلغم لیس دار غلیظ ہو کر آنت کے اندرونی سطح سے چپک جاتا ہے- فضلہ خارج ہونے کا راستہ بند ہو جاتا ہے- (۲) قولون آنت میں ریاح بھر جاتے ہیں راستہ تنگ ہو جاتا ہے- تو پاخانہ اور فضلہ رک جاتا ہے- (۳) حرارت صفراء کی زیادتی سے قولون آنت میں پاخانہ خشک ہو جاتا ہے- اس میں درد بھی شدید ہوتا ہے- (۴) کبھی ریاح کے مجاری مسدود ہو جاتے ہیں اور ریاح رک جاتے ہیں- (۵) کبھی قوت دافعہ اپنے عمل کو پورا کرنے سے قاصر ہوتی ہے، اور فضلات اندر رک جاتے ہیں یہ شدید درد، درد قولنج کے مشابہ ہوتا ہے مگر یہ قولنج کا درد نہیں ہوتا- (۶) کبھی قولون کے متورم ہونی کے سبب سے فضلات رک جاتے ہیں- (۷) کبھی فضلات پیٹ میں کیڑے پیدا ہونے کی وجہ سے رک جاتے ہیں- قولون میں اکثر امراض برودت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں- یہ آنت سخت اور بارد ہے- کبھی یہ آنت کمزور ہو جاتی ہے، اور اسمیں ردی فضلات قبول کرنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے، اور اسمیں ردی فضلات جمع ہونے لگتے ہیں- کبھی اوپر کی چھوٹی آنتوں میں ایلاؤس کا مرض پیدا ہو جاتا ہے-

ایلاؤس کے معنی اے رحیم رحم فرما ہیں۔ ایلاؤس کے مریض کے منہ سے اکثر کیڑے اور پاخانے کا خروج ہوتا رہتا ہے۔ کیونکہ فضلہ خارج ہونے کے مجاری کو غلیظ ریاح نے بند کر دیا ہے اور مریض یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی آنتوں میں گرہ پڑ گئی ہے۔

چھٹا باب

درد قولنج کی علامات میں

درد قولنج قولون آنت میں ہوتا ہے، اور اس میں قے اور متلی بھی مریض کو ہوتی ہے۔ اس درد کا احساس جگر، طحال، گردے میں بھی ہوتا ہے۔ مریض اس درد کو درد گردہ ہی سمجھتا ہے۔ درد قولنج، درد گردہ کا فرق۔ (۱) درد قولنج ایک طرف سے دوسری طرف منتقل ہوتا رہتا ہے۔ حقنہ سے مریض کو سکون ملتا ہے، اور بلغم کی قے آتی ہے۔ (۲) درد گردہ ایک جگہ گردے میں رہتا ہے ادھر اُدھر جگہ نہیں بدلتا۔ وہ کولہوں کے اوپر ہوتا ہے حقنہ اس کو نقصان دہ ہوتا ہے۔ حقنہ کی دواؤں سے آنتیں بھر جاتی ہیں گردوں پر دباؤ بڑھتا ہے اور درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مریض کو پیشاب رقیق اور صاف آتا ہے۔ مریض چت لیٹ کر پیٹھ میں گردے کی جگہ بوجھ محسوس کرتا ہے۔ پیٹ میں اگر کسی جگہ ورم ہوگا تو وہ ہاتھ سے محسوس ہوگا۔ درد قولنج اگر بلغم کی وجہ سے ہے تو مریض پیٹ میں سخت بوجھ شدید درد محسوس کرے گا، اور خروج بلغم سے آرام محسوس کرے گا۔ قولنج کا سبب اگر ریح ہے تو پیٹ میں تناؤ ہوگا۔ درد ادھر اُدھر منتقل ہوتا رہے گا۔ اگر قبض کی وجہ سے درد قولنج ہے تو سخت درد اور پیٹ کے اندر دباؤ جیسے کوئی چیز پھٹنے والی ہے۔ جب فضلات و سدوں کا اخراج ہوگا۔ مریض سکون محسوس کرے گا۔ درد اگر صفراء کی وجہ سے ہوگا۔ تو مریض کو پیاس زیادہ ہوگی اور یہ محسوس کرے گا جیسے کوئی چاقو گھونپ رہا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ درد قولنج میں اگر چھوٹی آنت میں تناؤ پیدا ہو جائے اور اس کو ہچکی و قے آنے لگے یا حواس چلے جائیں تو یہ علامت موت کی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ تمام علامتیں مادے کے ردی ہونے کی ہیں۔ اگر یہ مادہ جسم میں پھیل کر دماغ تک چلا جائے تو دماغ کی قوت ختم ہو جاتی ہے۔ اگر یہ عصب میں چلا جائے تو اعصاب میں کھنچاؤ تناؤ پیدا ہو جائے گا۔ اگر معدے میں چلا جائے تو قے آنے لگتی ہے۔ جب مادہ لاذع (تیز خراش) پیدا کرے گا تو ہچکی آنے لگتی ہیں۔

ساتواں باب

قولنج، دیدان (پیٹ کے کیڑے ملپ)

حب القرع (کدو دانے) کے علاج میں

درد قولنج اگر بلغم اور ریح کی وجہ سے ہے۔ تو ان دواؤں کا استعمال مفید ہے۔ (۱) حب السکبینج، دو درہم۔ ایک دن کھائیں ایک دن ناغہ کریں۔ (۲) روغن بید انجیر چار درہم سات دن تک۔ (۳) ماء الحلبہ، خار خسک خورد، ماء الاصول کا جوشاندہ ایک اسکرجہ (دس تولہ ڈیڑھ ماشہ) پئیں۔ (ایارج فیقراء دو مثقال شہد کے ساتھ۔ یا گرم پانی سے یا ماء الاصول کے ساتھ استعمال کریں۔)

درد قولنج اگر ریاح غلیظ کی وجہ سے ہے تو ان دواؤں کا استعمال کرائیں۔ زیرہ سیاہ، زنجبیل، انیسوں، تخم کرفس، کاشم رومی ہر ایک ایک مٹھی، ان کو پانی میں بھگو کر جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے تو چھان کر رکھیں اور ایک سکرجہ میں شہد دو چمچے تھوڑا سا روغن بادام ملا کر مریض کو پلائیں۔ یہ جوشاندہ محلل ریاح غلیظ اور مسخن (گرمی دینے والا) اور مثانہ کی پتھری توڑنے کے لئے بھی مفید ہے۔

درد قولنج کا سبب اگر بلغم یا ریاح غیر طبعی قبض کی وجہ سے سدے بن گئے ہیں۔ تو ان ادویات کو استعمال کرائیں۔

نسخہ حقنہ: تخم حنظل، جند بید ستر، ہر ایک ایک گٹھلی کے برابر۔ روغن قطران (صنوبر کی لکڑی کا تیل) دو چمچہ۔ قدرے شہد خالص ان سب کو ساتھ پکائیں۔ حقنہ کے طریقہ پر استعمال کرائیں۔

نسخہ تکمید (ٹکور کرنا): درد کی جگہ پر ٹکور کریں۔ گرم نمک یا گرم چینی کی پوٹلی سے ٹکور کریں۔ اگر پیاس شدید ہو تو سکنجبین یا شراب بہی رُب انار پلائیں۔ اگر مریض کو قے زیادہ آ رہی ہے تو پہلے قے کا علاج کریں۔ پھر اصل مرض کا علاج کریں۔ درد اگر بہت زیادہ ہے تو باقلہ کے دانہ کی برابر فلونیا رومی (معجون کا نام) یا فلونیا فارسی کھلا دیں۔ مریض کھا کر سو جائیں گا درد کم ہو جائے گا۔ پھر مریض کو آبزن کرائیں۔ گرم پانی کو ٹپ میں بھر کر مریض کو اس میں بٹھائیں، اور روغن بید انجیر پلائیں۔ یا حب ایارج فیقرا جوشاندہ تخم حلبہ یا خار خسک کے ساتھ دیں یا عصارہ کرفس اور بادیان دیں۔

درد قولنج کا سبب اگر صفراء ہے تو اس حقنہ کو استعمال کریں۔

نسخہ حقنہ: گل بابونہ، تخم شبت، چستاں، تخم کتاں، تخم خطمی، درصرہ بستہ، روغن خل ایک سکرجہ، روغن بید انجیر دو درہم۔ قدرے شہد یا چینی ملا دیں۔ پھر حقنہ تیار کریں۔ طریقہ پہلی پانچ دواؤں کو جوش دے کر اس میں دونوں روغن اور شہد ملا کر حقنہ بنالیں۔ یا اسہال کے لئے یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ: ایارج فیقراء، مغز فلوس خیار شنبر ایک استار، آب برگ بادیان، آب برگ کاسنی، ایک سکرجہ۔
بنانے کا طریقہ: مغز فلوس، خیار شنبر کو دونوں پانیوں میں ملا کر پلائیں۔ نفخ اور ریاحی درد کے لئے تین دن مریض کو برگ پودینہ کا جوشاندہ پلائیں بہت مفید ہے۔

تحلیل کرنے والی دوائیں۔ جیسے گل بابونہ، مرا اور ان جیسی دوسری دواؤں کے جوشاندے کے اندر مریض کو بٹھائیں ابزن کرائیں اس طریقہ سے نفخ اور ریاحی دردوں کو افاقہ ہوتا ہے۔ اس کے سوا نیم گرم پانی سے مریض کے پیٹ پر نطول کریں۔ بکری کے مثانہ یا ربڑ کی بوتل میں گرم پانی بھر کر مریض کے پیٹ پر سیک کریں ٹھنڈا ہونے کی صورت میں گرم پانی بدل لیں۔

بوڑھا مرغ یا قنبرہ (چنڈول، لارک) لیں اور پیٹ کی آلائش نکال کر نمک بھر دیں پھر اس کو برگ سویا، برگ سداب، برگ لبلاب کے ساتھ تو اتنا پکائیں کہ گوشت خوب گل جائے۔ مریض کو یہ شوربہ تین دن تک پلائیں۔

قولنج اور بچوں کے معدے ریاح پیدا ہونے کے لئے دوائیں۔
نسخہ: حلتیت خالص، وج، نمک ہندی، سرخ ہم وزن لیکر سفوف بنا کر برداشت کے مطابق استعمال کریں۔

درد قولنج کا سبب اگر آنتوں میں کیڑے ہیں تو کیڑے مارنے والی دوائیں استعمال کرائیں۔ تاکہ کیڑے مر کر خارج ہو جائیں۔
نسخہ: شیح (درمنہ) سنبل الطیب، ترمس، قسط، شونیز، حرف (بالوں) قشر انار شیریں و ترش، ترنج، صعتر، ان کو پانی میں اتنا ابالیں کہ پانی کا ایک تہائی حصہ رہ جائے۔ مریض کو پلائیں۔ ان سے کیڑے مر کر خارج ہو جائیں گے۔ یا بورق (بورہ ارمنی) کو پانی میں ملا کر حقنہ استعمال کریں۔ اس سے کیڑے مر جاتے ہیں۔ مریض اگر مذکورہ دواؤں میں سے بعض دوائیں لیکر خار خسک اور بکری کے دودھ میں ملا کر پیئے تو کیڑے اور کدو دانے مر کر نکل جائیں گے۔

آنتوں میں کیڑے اخلاط فاسدہ متعفنہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے گوبر یا مرطوب زمین کے اندر کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ قولنج کے لئے روغن زیتون ایک سکرجہ اس کے برابر وزن مر، ملا کر مریض کو حقنہ کرائیں۔
نسخہ: گائے کا پتہ، بورہ ارمنی، گڑھ، شحم حنظل ہر ایک ایک دانگ، سقمونیا نصف دانگ۔ ان کے سفوف کو گڑھ میں گوندھ کر چنے کی برابر گولیاں بنالیں۔
خوراک: دو گولیاں جوشاندہ کرفس کے ہمراہ مریض کو پلائیں کیڑے نکل جائیں گے۔ قولنج کے لئے مفید حقنہ۔
نسخہ: حلتیت عمدہ خالص، جاؤشیر، کندر، زعفران، عاقر قرحا، بارزد، سکبینج۔ ہر ایک چار اوقیہ (ڈھائی تولہ) زفت رومی، پانچ درہم۔ ان کا باریک سفوف شہد میں ملائیں، اور رُب انگور، روغن سوسن اتنی مقدار میں ملائیں کہ یہ سیال بن جائے تو اس کا حقنہ مریض کو استعمال کرائیں۔

داد ایلاؤس کے متعلق جمہور اطباء کی یہ رائے ہے کہ اس کا مریض صحت یاب نہیں ہوتا۔ اس کے علاج کا ذکر لاحاصل ہے۔ حکیم بقراط کا قول ہے۔ اس مرض میں مفید ترین آبزن ہے کہ اس میں گل بابونہ یا اس کے مثل محلل دوائیں ابالی گئی ہوں، اور مریض کے جسم پر گرم خاصیت کے تیل کی مالش خوب زور سے کی جائے، اور مریض کی آنتوں میں داخل کرنے کے لئے دس انگل لمبی بتی تیار کی جائے۔ اس باتی کو گائے کے پتہ میں اچھی طرح تر کرکے مریض کی مقعد میں دو یا تین مرتبہ ایسی بتی داخل کریں یہاں تک کہ مستقیم آنت میں جو غلاظت ہو خارج ہو جائے۔

اگر ان تمام کوششوں کے باوجود پاخانہ نہ آئے تو یہ تدبیر کریں۔ کہ لوہار کی دھونکنی سے مقعد میں ہوا بھریں تاکہ آنتیں پھول جائیں۔ دھونکنی ہٹا کر حاد و ملین دواؤں سے تیار کئے ہوئے سیال سے حقنہ کرائیں، اور مریض کی مقعد پر بکری کا مثانہ یا ربڑ کی بوتل میں گرم پانی بھر کر باندھیں۔ مریض کو دو چمچے شہد یا خالص شراب کے پلائیں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ ہو تو سبحان اللہ ورنہ مریض ہلاک ہو جائے گا۔ اس کی آنتیں ڈھیلی پڑ گئیں ہیں قوت مدافعت ختم ہو گئی ہے۔

آٹھواں باب

امراضِ گردے میں

گردے میں گوشت اور اعصاب مخلوط ہیں۔ گردے کے مزاج پر برودت کا غلبہ ہے۔ اس لئے اس میں شحمی (چربی) کثیر ہوتی ہے۔ پہلے پیشاب گردے میں جاتا ہے پھر باریک رگوں سے گزر کر مثانے میں آتا ہے اور مثانہ سے باہر نکل جاتا ہے۔ منی جس رگ سے خارج ہوتی ہے۔ وہ رگ گردے کے متصل ہے اس کا یہ فعل ہے کہ مادہ منویہ کو انثیں (دو خصیہ) کی طرف لے جائے۔ گردے میں کبھی قرحہ، اکلہ، ورم یا سدے ہو جاتے ہیں۔ ان فضلات کے سبب سے گردوں میں سدے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو گردوں میں آتے ہیں۔ کبھی پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی ریاح غلیظہ گردوں میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اگر پتھری مثانہ سے ملی ہوئی رگوں میں ہو تو اس کا درد، درد قولنج کے مشابہ ہوتا ہے۔ اکثر جوانوں کو پتھری کی شکایت ہوتی ہے۔ گردے کی پتھری کا رنگ سرخ ہوتا ہے، اور مثانہ کی پتھری کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ کبھی گردے کے قریب کی کوئی رگ پھٹ جاتی ہے تو مریض کے پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔ رگ کے پھٹنے کی وجہ خون کی کثرت سے رگ بھر کر پھٹ جاتی ہے۔ کبھی اس میں برودت یا یبوست پیدا ہو جاتی ہے، اور اس رگ کا منہ پھول جاتا ہے۔ جبکہ ریاح اس میں حائل ہو جاتے ہیں۔ یا اس میں خون اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتی تو وہ رگ پھٹ جاتی ہے اور خون آنے لگتا ہے۔ کبھی گردوں کی قوت حابسہ کمزور ہو جاتی ہے تو پیشاب میں خون آتا ہے۔ گردوں میں خون کو روکنے کی قدرت نہیں رہتی۔

جالینوس کا قول ہے۔ کبھی کبھی پیشاب میں وہ مادہ خارج ہوتا ہے جو بال کی برابر باریک لیس دار ہوتا ہے۔ گردے میں لیس دار مادہ ہوتا ہے۔ گردے جب کمزور ہو جاتے ہیں تو وہ اس مادے اور خون کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس کو یوں سمجھیں جیسے جوع کلبیہ کا مریض کہ اس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا اور غذا کو معدے میں روک بھی نہیں سکتا۔ جو کھاتا ہے اس کو جلد نکال دیتا ہے۔ ایسے ہی گردے کے مریض کا حال ہوتا ہے کہ وہ پانی پیتا رہتا ہے اور روک نہیں سکتا پیشاب کرتا رہتا ہے۔

نواں باب

گردے کے مرض کی علامات میں

حکیم بقراط کا قول ہے۔ پیشاب میں جب چکنائی چربی آنے لگے اور پیشاب جلدی آ جائے یہ علامت ہے کہ گردے پر حرارت کا غلبہ ہو گیا ہے۔ اس حرارت سے گردے کی چربی پگھلنی شروع ہو گئی ہے۔ اسی چربی سے پیشاب چکنا ہو گیا ہے۔

حکیم بقراط کے سوا دوسرے حکماء کا قول ہے اگر پیشاب کا رنگ سفید ہے اور مریض کو پیاس نہیں لگتی تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ گردے کے مزاج پر برودت کا غلبہ ہے۔ اگر پیشاب کا رنگ سرخ یا زرد ہے یا منی جلن سے خارج ہوتی ہے تو گردے کے مزاج پر حرارت کا غلبہ ہے۔ مرض کی ابتداء میں اگر پیشاب کا رنگ سفید گدلا ہے تو مریض کے گردے میں پتھری موجود ہے۔ مریض جب غذا ہضم کرنے لگتا تو پیشاب میں ریت کے مشابہ ذرات آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس ریت کے خارج ہونے کے بعد مریض کو آرام محسوس ہوتا ہے۔ اس مریض کو زیادہ پیشاب لانے والی دواؤں سے فائدہ ہو گا۔ کسی کو اگر پیشاب میں پہلے پیپ پھر خون آئے یا گوشت کے ٹکڑوں سے مشابہ کوئی چیز آ رہی ہے تو گردوں کے قریب کوئی دبیلہ (پھوڑا) ہے۔ یا پیشاب میں بھوسی کی مثل کوئی چیز آ رہی ہے۔ تو مرض مثانہ میں ہے۔ دبیلہ کا پتہ چلانے کے لئے مریض ایک کروٹ پر لیٹے اگر درد معلوم نہ ہو تو دوسری کروٹ پر لیٹے اور درد محسوس کرے تو یہ علامت ہے۔ دبیلہ ہونے کی اس کے علاج میں جلدی کرنی چاہئے۔ تاخیر نقصان دہ ہے۔

دسواں باب

گردے کی برودت و حرارت کے علاج میں

گردے کی برودت کا علاج ایسی دواؤں سے کریں جو طبعاً ملین ہوں جیسے روغنیات، تکمید (ٹکور) حقنہ (پچکاری سے براہ مقعد دواء داخل کرنا) وغیرہ۔ برودت اور یبوست کلیہ میں یہ حقنہ فائدہ مند ہے۔
نسخہ حقنہ: گائے کی چربی، روغن اخروٹ، روغن کنجد، روغن بادام تلخ، ہر ایک نصف سکرجہ، سب کے وزن برابر انجیر لیکر اس میں تخم حلبہ، تخم شبت کو جوش دے کر چھان کر اس میں چربی تینوں روغن ملا کر حقنہ میں استعمال کریں۔ مرض اگر شدید حرارت کے سبب ہے تو مریض کو گدھی اور اونٹنی کا دودھ پلائیں یا ماء الجبن پلائیں۔ نسخہ عرق گلاب، روغن کنجد روغن گل ملا کر گرم کریں اور اس سے مریض کو حقنہ کرائیں۔

مرض اگر ریح کی وجہ سے ہے تو قولنج کا حقنہ استعمال کریں اس کا نسخہ قولنج کے باب سے دیکھیں۔ مرض کا سبب اگر دبیلہ ہے تو علاج میں عجلت کریں۔ دبیلہ کے پھٹنے سے پہلے ملین مرہم اور مشروبات استعمال کرائیں، اور مریض کو روغن بادام میں تخم حلبہ یا انجیر یا پستاں کا جوشاندہ ملا کر پلائیں۔
ورم گردے کی اگر نشانیاں ظاہر ہیں۔ تو لعاب اسپغول مسلم مریض کو پلائیں، اور اگر گردے کے اوپر، برگ حلبہ یا برگ کرنب یا تخم خطمی میں سرکہ ملا کر نیم گرم کا لیپ لگائیں۔ اگر ورم کے ساتھ قبض بھی ہے۔ تو مغز فلوس، خیار شنبر، روغن بادام، آب عنب الثعلب سبز کو ملا کر مریض کو پلائیں۔
ورم اور انفجار ورم (پھٹ جانا ورم کا) میں یہ گولیاں بنا کر دیں۔
نسخہ قرص برائے ورم گردہ: کتیرا، مغز چلغوزہ، خشک گل سرخ، ہر ایک چار درہم، نشاستہ گندم تین درہم، زعفران ایک درہم، تخم خشخاش ایک درہم۔
بنانے کا طریقہ: سب کا سفوف بنا کر ٹھنڈے پانی میں گوندھ کر مثقال کے برابر ٹکیاں بنا کر رکھیں اور ایک ٹکی بکری کے ابلے ہوئے دودھ کے ساتھ روزانہ استعمال کرائیں۔ اگر پیشاب میں خون آتا ہے تو وہ دوائیں استعمال کریں۔ جن سے خون بہنا رک جاتا ہے۔ ان دواؤں کو کھلاؤ، اور خارجی طور پر قابض مرہم استعمال کریں جیسے شگوفہ، انگور، سیب، بہی، کو پیس کر اس میں تھوڑا سا سرکہ اور روغن گل ملا کر ضماد بنا کے گردے کے مقام پر استعمال کریں۔
دیابیطا استرخائے کلیہ سے ہے اس مرض کی ابتداء میں حقنہ لینہ کا استعمال کرائیں، اور ٹھنڈے پانی کے اندر لعاب اسپغول کو نکال کر اس میں روغن گل ملا کر مریض کو دیں۔ مریض کو خوراک میں شوربہ مرغن اور بکری کے بچہ کا گوشت دیں تا کہ گردے کو فربہی و توانائی حاصل ہو، اور لطیف و مقوی

شراب پلائیں۔ غذا زود ہضم ہو دودھ کو اچھی طرح ابال کر مریض کو پلائیں۔

گردے کی پتھری کا علاج گرم ادویات سے کریں تاکہ پتھری کو پگھلا دیں۔ یہ بھی خیال رکھیں کہ بہت زیادہ گرم دوائیں نہ ہوں۔ کہ ان کی حرارت کی زیادتی پتھری کے لطیف مادہ کو خشک کرکے پتھری کی یبوست اور سختی کو زیادہ بڑھا دے گی۔ تو پتھری کا ٹوٹ کر خارج ہونا مشکل ہو جائے گا۔ تو گردے کے علاج اور پتھری کے اخراج میں دوائیں انتہائی احتیاط سے مریض کو دیں ورنہ گردوں کو نقصان پہنچے گا اور پتھری بھی خارج نہیں ہوگی۔ منفعت حصاۃ پتھری کو توڑ کر ریزہ ریزہ کرنے والی دوائیں جو پیشاب لاتی ہوں گردوں کو نرم اور مثانہ کو مفید ہیں۔ یہ معجون ہے اس کا نسخہ۔

نسخہ: اسارون، قشر کرفس بری، ہر ایک دو جز، وج، دوقو، انیسون، حب بلسان، کتیرا ہر ایک ایک جز، ان سب کا سفوف بنا کر شہد میں ملا کر معجون بنائیں۔ خوراک ایک درہم، رب انگور سے کھائیں۔ دیگر مفتت حصاۃ اس کے استعمال کے بعد یہ مرض دوبارہ نہیں ہوتا۔

نسخہ: زندہ دس بچھو لیں، ان کو کڑاہی میں ڈال کر سرپوش سے بند کر دیں اس کے کناروں کو آٹے سے بند کر دیں اور کڑاہی کو چولہے پر چڑھا دیں اس میں انگور کی لکڑی جلائیں پھر کڑاہی کو چولہے سے اتار کر اس آگ میں دبا کر اوپر سے مٹی ڈال دیں۔ تاکہ گرمی دیر تک رہے۔ جب کڑاہی ٹھنڈی ہو جائے تو بچھوں کو نکال کر کھرل میں سفوف بنائیں۔

خوراک: دو قیراط مناسب بدرقہ کے ساتھ مریض کو دیں۔ یہ سفوف پتھری کو توڑ کر نکال دے گا۔ کیونکہ بچھو میں گردے مثانہ کی پتھری کو توڑنے کی خصوصی قوت ہے۔ جیسے سانپ کا گوشت اس کے زہر کی ضد ہے ایسے ہی بچھو پتھری کی ضد ہے۔

دیگر مفت حصاۃ نسخہ: زندہ پانچ بچھوں کو چوڑے منہ کی شیشی میں ڈال کر روغن زیتون یا روغن سوسن کو بھر دو، اور شیشی کو سات دن تیز دھوپ میں رکھو۔ سات دن کے بعد بچھوں کا تیل نچوڑ کر اس کو محفوظ کر لیں۔ اس تیل کو مریض کے گردے اور مثانہ کی جگہ پر لگائیں کسی اونی کپڑے کو اس تیل میں بھگو کر اس کے قطرے مقعد اور احلیل میں مریض کے ٹپکا دیں۔

پیاس کی شدت اور پیشاب کی کثرت کے لئے بارد اشیاء کا استعمال مفید ہے۔ جیسے خرفہ کا ساگ، حماض وغیرہ ہر پیشاب آور چیز نقصان دہ ہے۔

گیارھواں باب

مثانہ کے امراض میں

مثانہ کی بناوٹ میں باریک اعصاب ہوتے ہیں۔ مثانہ کے مزاج میں برودت کم ہوتی ہے۔ مثانہ

گردوں سے نیچے ہے۔ مثانہ کا ایک منہ ہے اسی سے پیشاب خارج ہوتا ہے۔ اس کو عنق مثانہ بھی کہتے ہیں۔ پیشاب باریک رگوں سے مثانہ میں آتا ہے۔ مثانہ ان جانوروں میں پایا جاتا ہے جن کے پھیپھڑے ہوتے ہیں۔ مگر معدہ ہر جانور کے ہوتا ہے۔

مثانہ کے امراض، تقطیر البول، استرخاء پیشاب کا رک جانا، پتھری، تقطیر البول، ایک ایک بوند پیشاب آنے کے دو سبب ہیں۔ (۱)مثانہ پر جو عضلہ لپٹا ہوا ہے وہ ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ تو مثانہ کمزور ہو جاتا ہے۔ جیسے زحیر کی وجہ سے مقعد میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ بلا ارادہ پاخانہ خطا ہو جاتا ہے۔ اس کی یہ وجہ ہے کہ جب عضلہ ڈھیلا ہو گا تو کمزور ہو گا اس کی طرف جو پیشاب آئے گا وہ اس کو روک نہیں سکے گا۔ وہ بلا ارادہ نکل جائے گا۔ (۲)قطرے قطرے انے کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ تیز صفراء مثانہ میں لذع (جلن) کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ تو مثانہ پیشاب کو روکنے پر قادر نہیں رہتا۔ تو پیشاب قطرے قطرے ہو کر خارج ہو تا رہتا ہے۔

پیشاب کا بند ہو جانا: پیشاب بند ہونے کے چند اسباب ہیں۔ (۱)احلیل میں ورم ہونا۔ اس کی شناخت یہ ہے کہ احلیل کو پکڑنے سے درد تکلیف ہو۔ (۲)ورم اس عضلے میں ہے جو مثانہ کے منہ میں واقع ہے۔ (۳)ورم آنت میں اس جگہ ہے جو مثانہ کے قریب ہے۔ اس کی وجہ سے مثانہ کمزور ہو گیا ہے وہ پیشاب روکنے اور خارج کرنے پر قادر نہیں رہا۔ (۴)یا مثانہ خود کمزور ہے اس میں سکڑنے اور پیشاب کو خارج کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ (۵)مثانہ میں زخم ہے۔ (۶)یا کوئی شخص پیشاب کو روکے رکھتا ہے فوراً پیشاب نہیں کرتا تو مثانہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کے سکڑنے کی قوت کمزور ہو جاتا ہے۔ (۷)پیٹھ کے مہرے کے متصل عصب میں چوٹ لگی ہے یا عصب کو تکلیف پہنچتی ہے تب بھی مثانہ کمزور ہو جاتا ہے۔ (۸)مثانہ میں پتھری یا پیپ کی وجہ سے پیشاب کی نالی بند ہو گئی ہے۔ (۹)کبھی جگر یا طحال یا گردے کے زخم کا مادہ مثانہ میں آ جانے سے پیشاب کی نالی بند ہو جاتی ہے۔ (۱۰)کبھی مثانہ کا منہ پیدائشی تنگ ہوتا ہے پیشاب خارج کرنے کے لئے بہت زور لگانا پڑتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ پیشاب رکنے کے دو اسباب ہیں۔ (۱)مثانہ کمزور ہونے کی وجہ سے پیشاب خارج نہ ہونا اور اس میں حدت کا پیدا ہو جانا۔ (۲)مثانہ میں سدہ پڑ جانا۔ جیسے پتھری یا پیپ وغیرہ۔

پیشاب قطرے قطرے آنے کی دو وجہ ہیں۔ (۱)پیشاب میں حدت، جلن کا پیدا ہونا۔ (۲)مثانہ میں ضعف کا پیدا ہونا۔ کہ وہ اپنے اندر پیشاب روکنے پر قادر نہیں رہا۔

بقراط کا قول ہے۔ اگر مثانہ میں حرارت بڑھ جائے تو عنق مثانہ پر ورم آ جاتا ہے، اور مثانہ کے اندر جو مائیت اور رطوبت ہوتی ہے وہ حرارت سے جل جاتی ہے تو مائیت کا صاف رقیق حصہ خارج ہو جاتا ہے اور غلیظ حصہ جم کر پتھر بن جاتا ہے۔ یہ اکثر بچوں اور نو عمروں میں پیدا ہوتی ہے کیونکہ ان کے مثانہ کا منہ تنگ ہوتا ہے۔ غلیظ رطوبت اس میں سے خارج نہیں ہوتی۔ مثانہ کے اندر جمتی رہتی ہے اور پتھری کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

بارھواں باب

مثانہ کے امراض کی علامات میں

پیڑو یا مراق گولائی میں پھولا ہوا محسوس ہو۔ تو وہ پانی سے بھرا ہوا ہے۔ اگر مثانہ کی جگہ کو ہاتھ سے دباؤ اور پیشاب خارج نہ ہو تو مثانہ کے اندر سدہ ہے مرض مثانہ کی کمزوری سے نہیں ہے۔ مریض کے پیشاب کا معائنہ کرنے سے قارورے کی تہہ میں ریت نظر آئے یا قضیب میں بغیر کسی لمس رگڑ اور شہوت کے انتشار پیدا ہو جائے یا قضیب کی کسی ایک طرف درد محسوس ہو تو یہ مثانہ میں پتھری موجود ہونے کی علامت ہے۔ پتھری کی ایک یہ علامت بھی ہے کہ مریض پیٹھ کے بل لیٹے اور اپنی ٹانگوں کو اٹھا کر زور زور سے حرکت دے پھر پیشاب کرنے کی کوشش کرے اگر پیشاب آجائے تو مثانہ میں پتھری ہے اور پیشاب اس حرکت کرنے کے بعد نہ آئے تو مثانہ میں پتھری نہیں ہے بلکہ مرض کی وجہ و سبب کچھ اور ہے۔ اگر کوئی شخص مغلظ غذا کھانے کا عادی ہے، اور اس کا پیشاب کبھی بند ہو جائے تو اس کا سبب مادہ کی غلظت ہے۔ اگر کبھی پیشاب میں خون ملا ہوا نظر آئے تو وہ خون گردے سے آرہا ہے۔ اگر خون پیشاب میں ملا ہوا نہ ہو تو یہ خون مثانہ کے زخم سے آرہا ہے۔ پیشاب اگر غلیظ اور گدلا ہے اور اس میں بال جیسی یا گوشت کے باریک ریزے کی مثل کچھ نظر آئے تو مرض کے اسباب گردے میں ہیں۔ بال کی مثل نظر آنے والی چیز حقیقت میں مادہ لزجہ ہے جس نے حرارت کی وجہ سے بال کی شکل اختیار کر لی ہے۔ پیشاب میں اگر بھوسی کے مثل اجزاء نظر آئیں تو یہ علامت ہے کہ مثانہ کے اندر خراش ہے۔ جس سے چھلکوں کی مثل اجزاء خارج ہو رہے ہیں۔ پیشاب میں اگر ریت کی مثل اجزاء آرہے ہیں تو گردے یا مثانہ میں پتھری ہونے کا ثبوت ہے۔ اگر آنے والے ریت کے ذرے بڑے بڑے ہوں تو اب پتھری بننے جمنے والی ہے۔

درد اگر انثیین (خصیہ) میں ہے تو پتھری گردے میں ہے۔ درد اگر ناف کی جگہ پر ہے تو پتھری مثانہ میں ہے۔ پیشاب بند ہونے کے ساتھ اگر متلی بھی ہے۔ چہرے کا رنگ زرد ہے۔ نبض صغیر ہے۔ تو یہ علامت ہے کہ مجریٰ بول میں خون آکر جم گیا ہے۔

بقراط کا قول ہے اگر مثانہ سخت ہے اور اس میں شدید درد ہے، اور بخار بھی ہر وقت رہتا ہے تو یہ مثانہ میں ورم کی علامت ہے مرض لاعلاج ہے۔ مریض کے بچنے کی توقع بہت کم ہے۔ مثانہ کے ورم کی چند علامتیں۔ مریض کو ہمہ وقت بخار کا رہنا، نیند نہ آنا، ہذیانی کیفیت کا پیدا ہونا۔ قے میں صفراء کا خارج ہونا۔ مثانہ کے ورم کا سبب اگر برودت (بلغم) ہے تو جلد کا رنگ سفید ہوگا۔ ورم کا سبب اگر حرارت ہے تو زردی یا سرخی مائل ہوگا۔ پیشاب میں اگر یک بیک خون آنے لگے تو گردے سے مثانہ تک کسی جگہ کی گردے سے آنے والی کوئی رگ پھٹ گئی ہے۔ قطرے قطرے پیشاب خارج ہونے کی ایک یہ وجہ ہے کہ

گردے اور مثانہ کے درمیانی نالی کی قوت ماسکہ کمزور ہو گئی ہے وہ مائیت کے اس حصہ کو جو گردے سے اس کی طرف آ رہا ہے اس کو روکنے پر قادر نہیں ہے۔ تو پیشاب متواتر مسلسل خارج ہوتا رہتا ہے۔ مریض سخت پیاس محسوس کرتا ہے۔ پیاس کی شدت بھوک کی شدت کے مثل ہوتی ہے۔

اگر پیاس کے ساتھ ساتھ سخت درد بھی ہے تو وہ مریض کسی علاج کو قبول نہیں کرتا یعنی اس کا مرض لاعلاج ہے۔ مریض کے بچنے کی امید کم ہے۔

تیرھواں باب

مثانہ کے علاج میں

مثانہ کی تکلیف کا سبب اگر برودت ہے تو گرم روغنیات کی مالش۔ گرم تکمیدات (ٹکور) اور ملین حقنہ جات سے کریں جسے حلبہ اور سرکہ سے تیار کیا ہو۔ مثانہ کی تکلیف کا سبب اگر حرارت ہے۔ تو اسپغول مسلم دو درہم۔ روغن گل کے ساتھ پلائیں۔ یا ایک مثقال تخم خیار کو ٹھنڈے پانی میں پیس کر دیں یا ایک مثقال طباشیر کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ دیں۔

مثانہ کے ورم کے لئے ورم کو تحلیل کرنے والی دوائیں دیں جیسے مغز خیار شنبر، آب عنب الثعلب وغیرہ کو پلائیں۔

ضماد کے لئے نسخہ: برگ کرنب، برگ عنب الثعلب سبز، نیم گرم روغن گل کے ساتھ ملا کر ضماد کریں۔

مثانہ کی پتھری کے لئے معجون سجزینا (یونانی اطباء کی معجون کا نام) مریض کو کھلائیں۔ پتھری کو مثانہ سے ہٹانے کے لئے آلات کو احلیل مین داخل کرکے پتھری کو مثانہ سے جدا کریں۔ مریض اگر شدید درد محسوس کرے تو س کو فلونیا یا اثاناسیا (یونانی مرکب معجونوں کے نام) پلائیں۔

مثانہ کی پتھری توڑنے کے لئے اب برگ سداب، آب چقندر، آب مرزنجوش، نقط ابیض، روغن ناردین، روغن بلساں جیسی دوائیں استعمال کریں۔ گردے کے ورم اور پتھری کے لئے جو ادویات مفید ہیں وہی مثانہ کے ورم اور پتھری کے لئے بھی مفید ہیں۔

پیشاب کو جاری کرنے والی دوائیں: تخم کرفس جبلی، دوقو، انیسون، نانخواہ، تخم حرمل۔ سب کا یا بعض کا پانی نکال کر جوش دے کر چھان کر مریض کو پلائیں۔

قروح مثانہ کے لئے ملین دوائیں کھلائیں۔ جیسے اسپغول، روغن گل کے ساتھ استعمال کریں۔ بط کی چربی کو روغن گل میں ملا کر حقنہ کرائیں۔ بکری اور گدھی کا دودھ ابال کر پلائیں۔ مثانہ کے استرخاء (ڈھیلا) کے لئے قوت قابضہ رکھنے والی دوائیں مفید رہتی ہیں۔

مثانہ کو داخلی اور خارجی طور پر قوت دینے والی ادویات: دارچینی، میلھ، سعد، قرنفل، سنبل ان

کے سفوف کی معجون بنا کر مریض کو کھلائیں یا ان کا جوشاندہ بنا کر پلائیں۔ یا ان کے سفوف کا لیپ مثانہ کے اوپر کریں، اور گرم تیلوں کی مالش کریں، اور مریض کو امروسیا، یا دبید کرکم ایک درہم نیم گرم پانی سے کھلائیں۔

ورم مثانہ اگر ابتدائی دور میں ہے تو اکحل کے نیچے کی رگ میں فصد کھولنا مفید ہوتا ہے، اور ورم تحلیل کرنے والی دواؤں کے جوشاندے میں آبزن کرائیں۔
نسخہ: تخم شبت، گل بابونہ، تخم حلبہ، تخم کتان، تخم خطمی، کرنب، ان کا جوشاندہ بنا کر ٹب میں ڈال کر مریض کو اس میں بٹھائیں اور محلل ورم مرہم کا ضماد کریں۔ ان مرہموں کا ذکر معدے اور جگر کے باب میں ہو چکا ہے۔ مثانہ میں اگر ورم ہے یا اس سے پیپ خارج ہوتی ہے۔
نسخہ: آش جو یا شیر زن کو آب انگور میں ملا کر حقنہ کرائیں۔ یا قرطاس محرق سے تیار کی ہوئی قرص کا حقنہ لیں، اور بول الدم کے لئے بارہ سنگھا کے سینگ کا کشتہ، کتیرا، ہم وزن کا سفوف کر کے خوراک ایک درہم آب حب آلاس کے ساتھ مریض کو دیں۔
قرص تقطیر البول نسخہ: جند بید ستر، مرزنجوش، سداب، بزرالبنج، انیسون، ہر ایک ایک درہم۔ انار دانہ پندرہ دانے، ان سب کا سفوف بنا کر شہد میں ٹکیاں بنالیں۔
خوراک: ایک درہم۔
قرص مفتت حصاۃ: گردے مثانہ کی پتھری کو توڑتی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ پھر پتھری پیدا نہیں ہوتی ہے۔
نسخہ: چھال کبر، کندس، پیاز دشتی، بیخ جاؤشیر، لہسن، ہم وزن ان کو کوٹ کر تیز سرکہ میں ملا کر گولیاں بنا لیں۔
خوراک: ایک درہم، انیسون، وج، سنبل کے جوشاندے کے ساتھ دیں۔ یا سرطان نہری کو لوہے کی کڑاہی میں جلا لیں اور سفوف بنا کر انگور کے پانی میں گوندھ لیں۔
خوراک: دو درہم انگور کے پانی یا شراب کے ساتھ استعمال کرائیں۔

چودھواں باب

امراض احلیل میں

احلیل اعصاب اور عروق سے بنا ہے۔ اس کے دو کام ہیں۔ منی کو خارج کرنا، پیشاب کو خارج کرنا۔ اعضاء رئیسہ میں احلیل کا شمار ہوتا ہے۔ مگر احلیل کے کٹ جانے سے آدمی مرتا نہیں۔ احلیل میں دماغ، دل، جگر سے رگیں آتی ہیں۔ دماغ کی طرف سے حس اور حرکت دینے والی رگ آتی ہے اگر وہ کمزور ہو جائے۔ تو احلیل اپنا فعل انجام نہیں دے سکتا، اور دل کی طرف سے احلیل میں حرارت آتی ہے۔

اگر حرارت نہ آئے تو اس میں شہوت پیدا نہیں ہوگی۔ اس کی وجہ دل کی کمزوری ہے کہ دل اپنی کمزوری کی وجہ سے احلیل کو حرارت فراہم نہیں کرپاتا۔ یا احلیل کی رگوں میں سدے واقع ہو جاتے ہیں یا عروق کبد و جگر و کلیہ سے حرارت عزیزیہ اگر احلیل تک نہ پہنچی تب بھی شہوت نہیں ہوگی۔ منی کا نقص دماغ کی طرف سے ہے اور احلیل (قضیب) میں انتشار کی کمزوری اور قوت کا تعلق دل کی رگوں کے ساتھ ہے اور شہوت میں کمی زیادتی جگر اور گردے سے ہوتی ہے۔ کبھی شہوت میں کمی کا سبب احلیل میں ہوتا ہے۔ کہ اس کی ساخت میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی یا اس کے ریح کے مجاری تنگ ہو گئے ہیں۔

احلیل کے امراض: (۱) کثرت انتشار ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ احلیل کے پیٹ میں ہوا پیدا ہو کر اس کو پھلا دیتی ہے۔ (۲) منی کا بے محل نکلنا۔ اس کا ایک سبب یہ ہوتا ہے کہ اس کی قوت حابسہ کمزور ہو جاتی ہے۔ تو منی بلاوجہ نکل جاتی ہے دوسرا سبب منی کا قوام پتلا رقیق ہو کر ٹھہر نہیں سکتا فوراً نکل جاتا ہے۔ یا سخت حرارت کی وجہ سے وہ اپنے مقام میں لذع (جلن) پیدا کرتی ہے اور باہر نکل آتی ہے۔ جیسے جسم اپنی رطوبت کو گرم پانی کے لمس سے باہر پھینک دیتا ہے، اور منی کا بے وقت اخراج کثرت مجامعت بھی ہے۔ مجامعت کی کثرت سے قوت ماسکہ کمزور ہو جاتی ہے۔ کبھی قلت مجامعت کی وجہ سے منی خارج ہو جاتی ہے کیونکہ منی رک کر زیادہ ہوتی رہتی ہے جب بہت زیادہ جمع ہو جاتی ہے تو بہنے لگتی ہے۔

منی کم پیدا کرنے کے اسباب یہ ہیں: کہ حرارت اور یبوست یا برودت اور یبوست زیادہ ہو جائیں گی تو منی کی پیداوار کم ہو جائے گی۔

پندرھواں باب

احلیل کے امراض کا علاج اور قوت باہ کو زیادہ کرنے والی دوائیں

اگر احلیل کے مرض کا سبب برودت ہے۔ تو گرم تیلوں کی مالش کرائیں، اور جوارش عنبر، جوارش مشک، کھلائیں۔

خوراک: میں جوان پرندوں کا گوشت کھلائیں۔

احلیل کے مرض کا سبب اگر حرارت کی زیادتی ہے تو روغن بنفشہ، روغن گل کی مالش کرائیں، اور گائے کا دودھ پلائیں۔ طباشیر، اسپغول سالم ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھلائیں، اور مربہ بہی، مربہ آملہ، انار شیریں، بادام شیریں کھلائیں۔ احلیل کے مرض کا سبب اگر یبوست کی کثرت ہے۔ تو مریض کے جسم پر تیل کی مالش کروا کر حمام کرائیں، اور مرطوب چیزیں استعمال کرائیں۔ احلیل کے مرض کا سبب اگر رطوبت

کی کثرت ہے۔ تو رطوبت کو درجہ اعتدال پر لانے کی تدابیر اختیار کریں۔ مریض کو فاقہ کرائیں۔ مرض کا سبب اگر انشقاق یا قرحہ کی وجہ سے ہے۔ تو قابض اور حابس دم ادویات کو استعمال کریں۔

مرض کا سبب اگر ضعف دماغ یا ضعف دل یا جگر یا ضعف معدہ ہے تو اسی عضو کا علاج کریں۔

ضعف باہ کا سبب اگر تفکرات اور وہم ہیں تو مریض کو فرحت و سرور کا ماحول فراہم کریں۔ دواء المسک معجون آرد خرما کھانے کو دیں۔

قوت باہ کو بڑھانے والی دوائیں

نسخہ: بکری کا دودھ ایک رطل اس میں اتنا ہی پانی ڈال کر اتنا پکائیں کہ پانی جل جائے دودھ رہ جائے۔ اس میں دو چمچ گائے کا گھی دو چمچ آب انگور شہد ڈال کر مریض کو تین دن پلائیں، اور مربہ شقاقل، مربہ گزر دین، کھلائیں، اور مقوی خوراک کھلائیں۔ جسم دواء کے مقابلے میں غذا کو جلد قبول کرتا ہے۔ ادویات بھی غذا کے مشابہ کھلائیں۔ جو جسم کی کمزوری کو دور کریں۔ معجون برائے قوت باہ، مفید و مجرب ہے۔

نسخہ: تخم گزر، تخم پیاز، تخم شلجم، تخم مولی، تخم اوٹنگن، خشخاش سرخ، سیاہ، سفید، شقاقل، اندرجو، تخم ثوم (لہسن) چلغوزہ، کتیرا، عاقرقرحا۔ ہر ایک دس مثقال۔ نر چڑے کا دماغ ایک مثقال (گھی میں بریان کرکے) سب کا سفوف بنا کر گھی خالص میں مچرب کریں، اور شہد ملا کر معجون تیار کریں۔

خوراک: ایک اخروٹ کے برابر، شراب یا رُب انگور کے ساتھ دیں۔

اگر اس معجون کو زیادہ موثر کرنا چاہو تو پندرہ چڑوں کے خصیے۔ پانچ عدد بیل کا آلہ تناسل یا پہاڑی بکرے کے سات عدد خصیے اس میں شامل کریں۔ پہلے ان کو صاف کرکے پانی میں اُبالو کہ یہ گل جائیں۔ پھر اسی پانی میں دواؤں کو گوندھو اور اسقنقور (یہ گوہ کے مشابہ جانور مصر میں دریائے نیل کے کنارے ہوتا ہے) کی چربی تازہ شکار کیا گیا ہو کہ بوقت شکار وہ شہوت کے جوش میں ہو یا وہ نمک جو اسقنقور پر لگایا گیا ہو۔ ایک اوقیہ معجون میں شامل کریں، اور خصیۃ الثعلب (لومڑی) ایک اوقیہ ڈال دیں۔ یہ معجون اپنی تاثیر میں بہت زیادہ بہتر اور قوی ہو جائیں گی۔

دیگر نسخہ: چند عدد چڑوں کے پیٹ کی آلائش صاف کرکے پیٹ میں تخم جرجیر، تخم اوٹنگن اور تھوڑی چینی بھر کر روغن زیتون میں تل کر کھلاؤ۔ دیگر یا زیتون میں شلجم، چنے، جرجیر کو الگ پیاز ڈال کر تل کر کھجور کے ساتھ کھائیں۔

دیگر: ہاف بائل انڈے میں تخم جرجیر، تخم اسپست کے سفوف چھینٹ کر کھائیں۔

دیگر: تازہ مچھلی کو تل کر گرم گرم کھانا بھی قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔

دیگر: ہاف بائل انڈے کی زردی میں زنجبیل، شقاقل، تخم پیاز، تخم جرجیر، تخم اوٹنگن کا سفوف ملا کر کھائیں۔

دیگر: خارخسک کو سکھا کر سفوف بنالیں اور تازہ خارخسک کا پانی نکال کر سفوف کو اس میں گوندھیں اور

ٹکیہ بنا کر سائے میں خشک کریں۔ ٹکیوں کا پھر سفوف بنا کر خار خسک تازہ کے عرق پانی میں گوندھ کر ٹکیاں بنائیں۔ یہ تین مرتبہ کریں۔ ٹکیہ بنائیں سفوف بنائیں پھر ٹکیہ بنائیں سفوف بنائیں پھر ٹکیہ بنائیں سفوف بنائیں۔ تین مرتبہ کے بعد ایک مثقال گائے کے خالص دودھ کے ساتھ کھائیں، اور خوب چربیلے گوشت کا شوربہ پئیں۔ یا دس عدد سفید پیاز کو چنوں میں پکائیں جب چنے گل جائیں تو چنوں کو نکال کر کھالیں، اور جس پانی میں بھگو کر ابالا ہے اس کو پی لیں۔

دیگر: سفید پیاز حسب منشاء کو ابالیں۔ اس کو کاٹ کر درمیان سے خالی کریں اور اس میں تخم جرجیر، تخم گزر، شقاقل، زنجبیل کو بھر کر گھی میں ہلکی آنچ پر پکائیں۔ گھی جب س میں جذب ہو جائے تو گھی اور ڈالیں اور پیاز کو سرخ کرلیں پھر اس کو کھائیں بہت مفید ہے۔ شہوت کو ابھارنے والی معجون۔

تجربہ شدہ نسخہ: مختلف رنگ کے مرغوں کی ساتھ عدد خصیہ اور دماغ، بطخ کے سات عدد دماغ، چڑے کے سات عدد دماغ، مختلف نر پرندوں کے سات عدد دماغ، روغن اسقنقور، پیاز دشتی مشوی۔ نوجوان بچھڑوں کے قضیب ہر ایک دو درہم۔ سرطان نہری (کیکڑا) کے سات عدد انڈے، بیخ سوسن سات عدد، چڑوں کے سات عدد انڈے۔ ان سب کو خشک کر کے سفوف بنا کر چینی اور روغن گاؤ (گائے کے گھی میں) بھون کر معجون بنائیں۔

خوراک: آب نخو (چنا) کے ساتھ صبح کو نہار منہ کھائیں، اور نر چوزوں کے گوشت کو چنے اور سفید پیاز میں بھون کر کھائیں۔

برودت کلیہ (گردہ) کے لئے یہ ادویات مفید ہیں۔

نسخہ: شہد ایک اوقیہ، روغن حبتہ الخضراء ایک اوقیہ۔ شراب ایک اوقیہ ان کو ملا کر تین دن نہار منہ پئیں۔ اس کے تین گھنٹے بعد ناشتہ کریں۔

معجون مقوی باہ، مصفیٰ لون، مفید، جگر کلیہ معدہ۔

نسخہ: ہلیلہ سیاہ، بلیلہ، آملہ، دار فلفل، زنجبیل، سکرجہ سعد، شیطرج، کنجد مقشر۔ ان کا سفوف بنا کر گائے کے گھی میں بھونیں پھر شہد کے قوام میں ملا کر معجون بنالیں۔

خوراک: پہلے دن ایک درہم سے شروع کریں اور ہر دن ایک درہم بڑھاتے جائیں ساتویں دن سات درہم پر ختم کر دیں۔

حقنہ: رنگ کو صاف، اخراج ریاح، جسم کو فربہ، منہ کو زیادہ کرتا ہے۔

نسخہ: دودھ، آب گندنا، گائے بیل کے پائے کا روغن۔ ہر ایک ایک سکرجہ، چربی بھیڑ، نصف سکرجہ، روغن آرنڈ دس درہم روغن بادام تلخ دس درہم، روغن چکنی دنبہ دس استیر، روغن حبتہ الخضرا دس درہم، حرف سفید نصف درہم۔ قافلہ دس استیر، اشق ایک درہم، جاؤشیر ایک حمصہ۔

ترکیب: تمام روغنیات کو ہلکی آنچ پر گرم کریں، اور دواؤں کا سفوف اس میں ملا دیں، ہر مہینے کی پہلی تین تاریخوں میں اس مرکب سے حقنہ کریں۔

دیگر: مذکورہ مقاصد کے لئے حمام میں جانا، بدن پر روغن زنبق یا روغن سوسن سے مالش کرانا۔ نیم برشت ہاف بائیل انڈے پر تخم جرجیر۔ تخم گندنا کا سفوف چھڑک کھانا مفید ہے۔
مجرب دواء برائے قوت باہ (نسخہ): عاقرقرحا، افریبون کا سفوف بنا کر اس کے اندر ایک حبہ مشک ملا کر روغن زنبق (چنبیلی کا تیل) میں ملا دیں۔ اس تیل کی مالش مریض کے پاوں کے تلوں اور ذکر پر کریں۔ بہت مقوی مفید اور مجرب ہے۔ طلاء استرخائے قضیب کے لئے عضو تناسل اگر ڈھیلا پڑ گیا ہے تو روغن بلسان کی مالش کرائیں۔ یا اس تیل کی جس میں خردل کو بھونا گیا ہو۔ یا چالیس چڑوں کا مغز اس وقت حاصل کریں جب وہ شہوت کی مستی میں ہوں اس کے مغز کو سایہ میں خشک کر کے روغن زنبق (چنبیلی) اصلی میں پکائیں۔ ایک شیشی میں محفوظ کر لیں۔ اس کو قضیب (ذکر) پر اور پاؤں کے تلووں پر مالش کریں۔ منی کے اخراج کی کثرت کو اگر کم کرنا ہے۔ تو کھانا پینا کم کر دیں۔ عصارہ تخم خرفہ، عصارہ سداب پئیں۔ یا تخم فنجکشت (تخم سنبھالو) کا سفوف کھائیں یا آب خس، کزبرہ (دھنیا) تخم خس ایک درہم کھائیں۔ اگر نعوظ (استادگی ذکر) بہت زیادہ ہو تو فنجکشت کو سونگھیں۔ مریض کی کمر پر سکے کا پتر باندھیں۔

قرحہ احلیل و انیثین کے واسطے قرطاس محرق۔ شب یمانی بریاں یا خشک کدو محرق اس کے لئے مفید ہے۔ زخم اگر تر ہے تو اس پر قشر صنوبر محرق یا خاکستر لوبان چھڑکیں۔ اگر زخم کے ساتھ ورم بھی ہے۔ اس پر صبر، سفیدہ رصاص محرق، مردار سنگ میں ملا کر چھڑکیں۔ زخم اگر احلیل کی نالی کے اندر ہے تو ان مذکورہ دواؤں میں سے چند دواؤں کو لیکر لعاب اسپغول میں حل کر کے احلیل کے اندر اس کی نالی میں دوا کو ڈالیں۔ ورم میں سوزش اور جلن ہے۔ تو قشر انار، گل سرخ خشک، عدس مسلم کو پانی میں ابالیں کہ یہ تمام ادویات گل جائیں۔ ان کو چھان کر روغن گل اس میں ملا کر احلیل کی نالی میں اس کو داخل کریں۔ جو بدگوشت قضیب اور مقعد پر پیدا ہو جاتا ہے۔
نسخہ: سفیدہ رصاص محرق، خاکستر، شاخ انگور، ہم وزن کے سفوف کو پانی میں گھول کر بدگوشت پر رکھیں۔ بہت مفید ہے۔ احلیل میں اگر ناسور ہے تو قرص اندرفس کے سفوف کو احلیل کے اندر نالی میں ڈالیں۔ جماع کے بعد بعض آدمیوں کو لرزہ کپکپی لاحق ہو جاتی ہے اس کے لئے جاؤشیر کا سفوف تین درہم، جوشاندہ آب مرزنجوش ایک اوقیہ سے پینا فائدہ مند ہے۔

ادویات ورم فوطہ ریح خصیہ کے لئے مفید ہیں۔
نسخہ: مصطگی، انزروت، کورب انگور میں حل کر کے فوطوں پر لیپ کریں۔ دواء خشک ہونے کے بعد فوطوں کو اوپر چڑھا کر لنگوٹ کھینچ کر باندھ لیں۔
دیگر: زعرور سرخ کورب انگور یا روغن چنبیلی میں ملا کر خصیوں پر طلاء کرائیں۔
ضماد ورم خصیہ نسخہ: انجیر، تخم حنظل، چربی بط، ہر ایک ایک حصہ، برگ زیتون، برگ سرو، اشق، ہر ایک خمس حصہ۔
ترکیب: ان کا سفوف رُب انگور یا گائے کی چربے میں حل کر کے خصیوں پر ضماد کریں۔

ضماد خارش خصیہ نسخہ: افیون ایک حصہ، گندھک زرد دو حصے۔ سفیدہ سات حصے۔
ترکیب: ان کو سرکہ میں کھرل کر کے ضماد بنا کر خصیوں پر لگائیں۔
دیگر ورم خصیہ نسخہ: تخم خطمی، خاکستر انجیر۔ ہم وزن کو سرکہ میں ڈال کر کھرل کریں ورم پر لگائیں۔
فتق، فوطوں میں فتق پیدا ہو جاتا ہے۔ آنت فوطوں میں اتر آتی ہے۔ تو ایک فوطہ بڑھ جاتا ہے۔
علاج: اتری ہوئی آنت کو اوپر چڑھا کر گیند رکھ کر کس کر باندھ دیں۔ کچھ دن باندھ کر رکھیں تو فتق کا مقام بھر جائیں گا، اور آنت نہیں اترے گی۔ اب اس کے لئے بنی ہوئی پٹیاں ہر سائز میں ملتی ہیں۔
دیگر: احلیل کی نالی میں روغن چنبیلی پچکاری سے داخل کرنا مفید و مجرب ہے۔ ورم خصیہ کے لئے مجیٹھ کا لیپ کرنا مفید ہے۔

سولھواں باب

مقعد کے امراض اور ناسور کے علاج میں

مقعد کے ورم کی وجہ فاسد فضلات ہوتے ہیں جو مقعد کی طرف آجاتے ہیں وہ فضلات اگر حاد ہوں گے تو ورم حار ہو گا اگر بارد ہوں گے تو ورم بھی بارد ہو گا۔ مقعد کی طرف آنے والا مادہ کبھی اتنا تیز گرم ہوتا ہے کہ مقعد کے کناروں میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ ناسور بھی انہیں فاسد فضلات کی وجہ سے بن جاتا ہے۔ جو مقعد اور اس کے کناروں پر جمع ہو جاتا ہے۔ یہ فاسد مادہ مقعد میں تہہ بہ تہہ جمع ہوتے ہیں اور وہاں بدگوشت پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں شدید سوزش و جلن ہو جاتی ہے۔
مقعد کے ناسور کے واسطے حقنہ (نسخہ): آب گندنا، روغن زردگاؤ، روغن بادام، ہر ایک نصف سکرجہ کے سیال سے حقنہ کرائیں۔ مرہم شقاق مقعد کے لئے نسخہ۔
نسخہ: روغن گل میں مردار سنگ سفیدہ ہم وزن کو ملا کر مرہم بنالیں اور مقعد کے مسوں پر اس کا طلاء کریں۔ مقعد میں اگر ورم حار بھی ہے۔ تو برگ عنب الثعلب، روغن گل، جو کے ستو ملا کر لیپ بنا کر مقعد پر لگائیں۔ ورم اگر حاد نہ ہو تو نسخہ مرغ کے انڈے کی زردی، روغن گل، مردار سنگ کو ملا کر مرہم بنا کر لگائیں۔ مقعد میں اگر شقاق یا قرحہ ہے۔
نسخہ: مردار سنگ، سفیدہ ہر ایک تین درہم، زعفران نصف درہم، کے سفوف کو رب انگور اور روغن گل میں ملا مقعد پر طلاء کریں۔
بواسیر کی وجہ سے اگر مبرز پر ورم پڑ جائے۔
نسخہ: گندنا کے سفوف کو گائے کے گھی میں حل کر کے مقعد پر طلاء کریں اور زعرور سرخ، کوہان شتر، بغ کبر، کی دھونی دیں۔

غذا: ہلکی لطیف چیزیں کھلائیں۔
مریض کی کانچ اگر باہر نکل آتی ہے۔ تو مازو، قشرانار کی مثل قابض دواؤں کے جوشاندے میں آب زن کرنا مفید ہے۔
استرخائے مقعد خروج مقعد (کانچ نکلنا) نسخہ: رانگ کا میل سات حصہ، زورند چار حصہ کو ملا کر کھرل کریں۔ سفوف بنالیں۔ مقعد کو انگور کے پانی سے دھو کر صاف کرلیں اور اس سفوف کو مقعد پر لگائیں۔
دیگر نسخہ: مازو، قشر انار، سماق، کندر، ہر ایک ایک حصہ، سفیدہ دو حصہ، مردار سنگ چار حصے۔ ان کا سفوف بنا کر رُب انگور میں حل کرکے مقعد پر لگائیں۔ مقعد کا خون روکنے کے لئے ان دواؤں کا استعمال کریں جو نزف الدم اور نکسیر میں مفید ہیں اور مریض کو قابض دواؤں کے جوشاندے سے آبزن کرائیں۔
مرہم ناسور مقعد کے لئے نسخہ: چونا بغیر بجھا، سجی، زرنیخ اصفراء (ہڑتال) ہم وزن۔
ترکیب: سب کا سفوف بنا کر بچوں کے پیشاب میں گوندھ کر سات دن دھوپ میں رکھیں۔ روزانہ ایک مرتبہ کسی لکڑی سے اس کو اچھی طرح ملائیں چلائیں۔
استعمال: کپڑے کے پھائیہ پر مرہم لگا کر مقعد پر رکھیں۔ اس سے شدید جلن اور سوزش ہوگی۔ اس جلن کو دور کرنے کے لئے۔
نسخہ: آردو جو روغن گل، مرغ کے انڈے کی زردی، ان کو ملا کر مرہم بنا کر مقعد پر لگائیں تو سوزش جلن ختم ہو جائیں گی۔
ناسور کو جلانے والی دوائی نسخہ: چونا بغیر بجھا ذراریح (تیلنی مکھی) زرنیخ احمر، زرنیخ اصفر، نوشادر، ہم وزن لیکر سفوف بنالیں اور سجی کے پانی میں اس کو حل کرکے مرہم بنالیں۔ کپڑے کے پھائے پر مرہم لگا کر مقعد پر رکھیں اور یہ خیال رکھیں کہ یہ دوائی مرہم جسم کے کسی صحیح حصہ پر نہ لگے ورنہ اس کو جلا دے گی۔ یہ بھی قاطع شدید ہے۔
دیگر دوائے ناسور نسخہ: گبریلا (گوبر میں پیدا ہونے والا کیڑا) کو حاصل کرکے اس کے پیٹ میں سوراخ کریں تاکہ وہ مرجائے اور اس کو کسی شیشی میں بند کرکے سوکھالیں۔ اس کا سفوف بنالیں۔ ناسور کے زخم کے منہ کے برابر ایک کپڑا لیں اس پر شہد کا لیپ کرکے گبریلے کا سفوف اس پر چھڑک کر ناسور کے منہ پر ایک گھنٹہ لگا کر رکھیں اور اس پر ایک کپڑا سرکہ میں تر کرکے لگائیں۔ یہ ناسور کو کھالیں گا۔ مفید و مجرب ہے۔
ناسور کے لئے مفید دھونی نسخہ: دم الاخوین شحم حنظل بلاذر اسور، دار قوست، پیاز دشتی، بیخ حرمل، مازریون، بیخ کبر، تربد سفید، پرند، تبرم، کرکر بازس، کینچلی سانپ، شحم الورک، عظام اسمک البحری، روغن سمک البحری۔ ہر ایک ایک جز، روغن کنجد سات اوقیہ۔ سب دواؤں کا الگ الگ سفوف بنالیں۔ روغن خیری، روغن کنجد میں تھوڑا سا جوشاندہ جری ملا کر سفوف ادویہ کو اس میں گوندھ کر لڈو کے برابر گولے بنا

لیں۔ مقعد پر پہلے روغن زنبق رصاصی لگائیں پھر ایسی کرسی پر بیٹھ جائیں جس میں سوراخ کیا گیا ہو۔ اس دائی کے نصف لڈو کی روزانہ دھونی دیں یہ خیال رکھیں کہ دھواں مقعد پر لگ تا رہے۔

سترھواں باب

رحم کے امراض میں

رحم میں تین قسم کے مرض پیدا ہوتے ہیں۔ (۱)سوء مزاج، (۲)مرض ترکیب، (۳)تفرق اتصال۔ کسی عضو کا کٹنا یا متورم ہو جانا۔ رحم کے اہم امراض۔ (۱) عقم (بانجھ پن) (۲)منی کا نہ رکنا، (۳)اسقاط جنین (حمل گرنا) (۴)اختناق الرحم، (۵)حیض میں خون زیادہ آنا، (۶) حیض میں خون کم آنا یا بالکل نہ آنا۔ (۷)ورم رحم، (۸)رحم کے مزاج کا خراب ہو جانا۔

رحم میں اگر حرارت زیادہ ہو گی تو منی جل جاتی ہے۔ اگر برودت زیادہ ہو گی تو منی جم جائے گی۔ اگر رطوبت زیادہ ہو گی تو منی بہہ کر خارج ہو جائے گی۔ اگر رحم کی قوت ماسکہ کمزور ہو گی تب بھی منی نکل جائے گی۔ اگر یبوست زیادہ ہو گی تو منی رحم میں خشک ہو جائیں گی۔ کبھی پورے جسم کا مزاج متغیر ہوتا ہے۔ مگر جسم کا مزاج درست ہوتا ہے تو حمل کے ٹھہرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

کثرت سے خون آنے کے اسباب تین ہیں۔ (۱)رحم کی قوت ماسکہ کی کمزوری۔ جو خون کی تیزی اور رقت کی وجہ سے روکنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ (۲)حائضہ کے جسم میں خون کی کثرت کہ طبیعت اس کو خود باہر پھینکتی ہے۔ (۳)رحم میں پھوڑا، زخم، آکلہ ہوتا ہے۔

رحم میں حمل کے مانعات: (۱)رحم میں قرحہ (پیپ دار زخم) یا تیزی۔ صلابت، خشونت مفرطہ، بلغم لیس دار، رحم میں لچک اور چکناہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ تو منی مرد کی اس میں نہیں ٹھہرتی۔ (۲)یا مجریٰ (قاذف نالی) کے اندر دموی سدہ واقع ہو جاتا ہے جو مانع حمل ہے۔ (۳)یا رحم میں زائد گوشت رسولی وغیرہ پیدا ہو جاتی ہے۔ (۴)یا رحم کا منہ اپنی جگہ پر قائم نہیں ہوتا کسی ایک طرف کو جھک جاتا ہے۔ (۵)یا رحم کے کسی پردے میں چربی کی کثرت ہو جاتی ہے۔

اسقاط حمل کے اسباب: (۱)اسقاط کی وجہ برودت ہوتی ہے۔ (۲)یا تخمہ، (۳)یا حزن و رنج و غم، (۴)یا ریاح غلیظ ہوتے ہیں۔ (۵)یا بلغم کی کثرت رحم کے عروق میں ہو جاتا ہے۔ (۶)یا بلندی سے نیچے کو کودنا۔ پاؤں اچانک گڑھے میں چلا جانا۔

احتباس طمث (حیض بند ہونے) کے اسباب: (۱) حرارت یا یبوست کی کثرت۔ (۲)شدید تھکاوٹ میں نکسیر کا آنا اور اس کی وجہ سے جسم میں خون کم ہو جانا۔ (۴) جسم میں چربی کی زیادتی سے خون کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ (۵)عروق رحم کی تنگی۔ (۶)رحم میں ناسور کا پیدا ہونا۔ احتباس طمث عدم

مجامعت سے جو بخارات بنتے ہیں ان سے یہ اسباب پیدا ہوتے ہیں۔ (۱)دمہ اور ضیق النفس، (۲)فساد جگر اور معدہ، (۳)اختلاج قلب، (۴)ردی خیالات اور توہمات کی پیداوار، (۵)صداع، (۶)اختناق الرحم، (۷)استقرار حمل نہ ہونا، (۸)دبیلہ رحم (رحم کا پھوڑا) (۹)استسقاء۔ حیض کا خون رک کر رحم کی عروق میں گاڑھا ہو کر اس میں بخارات پیدا ہو کر تمام جسم میں پھیل جاتے ہیں، اور یہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ رحم کبھی ورم کی وجہ سے کبھی غلیظ لیس دار مادہ کی وجہ سے پھیل جاتا ہے یا ایک طرف کو جھک جاتا ہے۔ تو اس کے طول یا عرض میں کمی ہو جاتی ہے۔ کبھی رحم اوپر کو اٹھ حجاب حاجز سے مل جاتا ہے تو حجاب حاجز کی حرکت میں خرابی واقع ہوتی ہے۔ مریضہ کو سانس لینا مشکل ہوتا ہے۔ مریضہ پر غشی کے دورے پڑتے ہیں۔ تنفس کا سلسلہ کٹ جاتا ہے۔ موت واقع ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اس صورت میں مریضہ کی ناک کے سامنے ہلکی روئی رکھ کر دیکھیں اگر روئی میں حرکت ہے تو مریضہ زندہ ہے ورنہ موت واقع ہو گئی ہے۔ ان تمام امراض کا سبب کثرت جماع ہے۔ منی کی کثرت بھی فساد پذیر ہو جاتی ہے، اور فساد ہونے کے بعد وہ زہر کا کام کرتی ہے یا مطلقاً عدم مجامعت ہے۔ جمع نہ ہونے سے منی غلیظ ہو جاتی ہے، اور منی کے غلظت کی وجہ سے رحم میں تشنج کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ اینٹھن حجاب حاجز کے وظیفہ تنفس میں رکاوٹ کا سبب بنتی ہے۔ مریضہ اختناق کی تکلیف میں مبتلا ہوتی ہے۔ رحم سے مرد کی منی بہہ کر نکلنے کی وجہ رحم کی کمزوری اور استرخاء ہوتا ہے اور یہ اسباب بھی ہو سکتے ہیں۔ (۱)رحم کے اندر کی خشونت ختم ہو کر چکناہٹ آ جاتی ہے تو منی نہیں ٹھہرتی۔ (۲)رحم کے منہ پر ورم ہوتا ہے تو رحم کا منہ بند نہیں ہوتا تو منی باہر نکل جاتی ہے۔ (۳)خود منی کا مزاج فاسد ہوتا ہے۔ اس میں ٹھہرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ (۴)رحم پیدائشی طور پر چھوٹا ہوتا ہے۔ (۵)رحم میں کبھی صفراء تیزی سے گرتا ہے تو منی خارج ہو جاتی ہے۔ (۶)رحم میں کبھی ریاح غلیظ جمع ہو جاتے ہیں۔

نزف الدم: رحم سے خون زیادہ نکلنے سے یہ امراض پیدا ہوتے ہیں۔ (۱)رنگ زرد ہو جانا، (۲)پیروں پر ورم آنا، (۳)ضیق النفس دمہ ہو جانا۔ (۴)جسم کا ڈھیلا ہو جانا بے جان ہونا، (۵)ردی۔ گندی چیزیں کھانا۔ جیسے کوئلہ، مٹی، ٹھیکری وغیرہ۔ خون کے زیادہ نکل جانے سے جگر کمزور ہو جاتا ہے۔ ہضم میں خرابی پڑ جاتی ہے۔ معدے میں خلط فاسد پیدا ہو کر ردی چیزوں کے کھانے کی خواہش پیدا کر دیتی ہے۔ (۶)نزف الدم سے کبھی استسقاء ہو جاتا ہے۔ (۷)رحم میں کبھی انتفاخ کی وجہ سے خارش ہوتی ہے یہ خارش شہوت جماع کے لئے ہوتی ہے۔ جیسے ذکر میں شہوت سے خارش اور انتفاخ استادگی کی کیفیت ہوتی ہے۔

شاذونادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ عورت جماع سے محروم رہے تو مذکورہ امراض رحم میں پیدا ہو جاتے ہیں اگر اس کے ساتھ حد اعتدال مجامعت کی جائے تو اس کے نشاط اور سرور اور کھانے کی خواہش اور چہرے پر رونق پیدا ہو جاتی ہے۔

اگر مجامعت کثرت سے کی جائے تو جسم کمزور اور شہوت ختم ہو جاتی ہے، اور امراض رحم میں

پیدا ہو جاتے ہیں۔ میں ان کو علامات میں بیان کروں گا۔

اٹھارھواں باب

رحم کے امراض کی علامات میں

خون حیض زردی مائل ہو گا یا سیاہی مائل ہو گا یہ مریضہ کے مزاج کی شدت حرارت پر دلالت کرتا ہے۔ مریضہ کے جسم کا رنگ متغیر ہو جائے، اور نبض صغیر ہے پیشاب کا رنگ سفید ہے تو یہ مزاج کی برودت پر دلالت کرتا ہے۔ مریضہ کا جسم اگر کمزور ہے۔ پیشاب کا قوام رقیق اور رنگ سفید ہے۔ نبض لین ہے اور فم رحم میں رطوبت زیادہ ہے تو یہ مزاج کے مرطوب ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اگر اس کے برعکس ہو کہ جسم میں صلابت اور خشکی ہے تو یہ مزاج کے یبوست پر دلالت کرتا ہے۔

کثرت حیض کی وجہ جسم میں خون کی کثرت ہے جو رحم سے کثیر مقدار میں خارج ہو رہا ہے تو اس کا چہرہ اور جسم خون سے ممتلی (لبریز) ہو گا، اور خون خارج ہونے کے بعد مریضہ کو راحت محسوس ہو گی۔ یا حیض کی کثرت رحم کی کمزوری سے ہے تو خون کا رنگ صاف ہو گا، اور مریضہ خون نکلنے کے وقت درد محسوس نہیں کرے گی۔ حیض کی کثرت اگر حدت دم اور لطافت دم اور رحم کی کمزوری ہے کہ وہ اپنے اندر خون کو روک نہیں سکتا۔ تو وہ خون گرم اور محترق (جھلسا ہوا) خارج ہو گا۔

کثرت حیض کا سبب اگر رحم کے عضوی نقص جیسے قرحہ، آکلہ یا کسی رگ کے پھٹنے کٹنے سے ہے تو اس کی یہ علامت ہو گی۔ کہ اگر خون کا رنگ سیاہ ہے تو رحم کے اندر آکلہ ہے۔ اگر خون گاڑھا اور اس میں پیپ شامل ہے تو رحم میں قرحہ ہے۔ اگر خون صاف اور بغیر درد کے خارج ہو رہا ہے تو رگ کٹ یا پھٹ گئی ہے۔ خون کے رنگ سے رحم کے مزاج پر غلبہ کونسی خلط کا ہے اس کو معلوم کرنے کا یہ طریقہ ہے۔ کہ صاف سفید سوتی کپڑے کو رحم کے منہ پر رات بھر رہنے دو اور صبح کو اس کپڑے کو سایہ میں خشک کر کے دیکھو کہ اس کے رنگ میں کونسی خلط کی علامت غالب ہے۔ اگر اس کی رنگت پر زردی غالب ہے تو صفراء کا ہے۔ اگر خون کی رنگت پر سفیدی غالب ہے تو بلغم کا غلبہ ہے۔ اگر خون پر سرخی غالب ہے۔ تو خون کا غلبہ ہے۔ اگر خون کی رنگت پر سیاہی غالب ہے تو سودا کا غلبہ ہے۔

رحم کے ورم حاد کی یہ علامت ہے: اگر رحم میں حرارت اور جلن ہو گی اور پیٹھ میں بوجھ ہو گا معدے میں درد ہو گا۔ بخار تیز ہو گا۔ اکثر اندرونی بیرونی ورموں میں بخار ہو جاتا ہے۔ اگر رحم کے اس حصہ میں ورم ہے جو کمر کے نزدیک ہے تو مریضہ کے کمر میں درد ہو گا، اور اس کو قبض بھی ہو گی۔ اگر رحم کے مقدم اگلے حصہ میں ورم ہو گا تو مثانے پر دباؤ ہو گا اور پیشاب رک جائے گا۔

حکیم بقراط کا قول ہے۔ رحم میں اگر قرحہ ہو گا تو جنگاسے اور سر میں درد اور ٹیس ہو گی۔

بقراط کا قول ہے۔ اگر عورت کو خون کے قے آ رہی ہو اور اسی دوران حیض جاری ہو جائے تو خون کی قے رک جائے گی۔ بقراط کے اس قول کا یہ مطلب ہے کہ جو خون اوپر یعنی منہ کی طرف سے خارج ہو رہا تھا وہ نیچے کی طرف چلا گیا۔ حیض کی شکل میں خارج ہونے لگا۔

بقراط کا قول ہے۔ حیض کی زیادتی یا کمی دونوں بری ہیں۔ حیض کی کثرت سے جگر کا مزاج سرد بارد ہو جاتا ہے، اور قلت سے چند بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

بقراط کا قول ہے۔ عورت کو چھینک آنے سے رحم کا درد کم اور پیدائش جنین میں آسانی ہوتی ہے۔ نصد اور اسہال بھی اسقاط جنین کا سبب بن جاتے ہیں۔

بقراط کا قول ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر تم مشیمہ (وہ جھلی جس میں بچہ ہوتا ہے اس کو جیل کہتے ہیں) کو جلد اور اچھی طرح خارج کرنا چاہو تو مریضہ کو چھینک آور دواء دو۔ دوائی سے جب چھینک آئے تو عورت ناک اور منہ کو ہاتھ سے بند کرلے تو وہ جھلی جلد خارج ہو جائیں گی۔

انیسواں باب

امراض رحم کے علاج اور تسہیل ولادت و استقرار حمل میں

رحم میں خرابی اگر سودا یا بلغم سے ہے تو مریضہ کو افتیمون کا جوشاندہ پلائیں۔ خرابی اگر صفراء کی وجہ سے ہے تو مغز فلوس خیار شنبر، ہلیلہ زرد، مویز منقیٰ کے جوشاندہ میں ایارج فیقرا ایک مثقال یا غاریقون نصف مثقال ملا کر پلائیں۔ مرض کا سبب اگر دموی ہے تو اکحل یا قیفال کی فصد کرائیں، اور خون کو روکنے کے لئے حابس دم (خون کو روکنے والی) دوائیں فائدہ مند ہیں۔ یہ دوائیں بہ اعتبار مزاج بارد اور قابض ہوں گی۔ حیض کو جاری کرنے والی دواؤں کا مزاج حاد اور لطیف ہونا چاہئے۔ یہی حیض کو جاری کرتی ہیں۔ حابسات دم۔ خون کے اخراج کو روکنے والی دوائیں۔ حب آلاس، گلنار، برگ عنب الثعلب، ان سے قوی الاثر ادویات یہ ہیں۔ دم الاخوین، کہربا، رامک (یہ قدیم یونانی مرکب ہے جو عصارہ، آملہ مازو سے بنتی ہے۔) گل مختوم، گل ارمنی، کافور، مازو، قرطاس محرق۔ اگر ان سے زیادہ قوی الاثر ادویات کی ضرورت ہو تو وہ یہ ہیں۔ افیون بزر البنج۔ یہ سب دوائیں خون کو روکتی ہیں۔ حسب ضرورت ان میں سے ایک یا چند یا تمام دوائیں استعمال کرائیں مگر کسی بدرقہ سے دیں جیسے رُب بہی، رُب انار، رُب اخروٹ کے ساتھ دیں۔

یا فلونیا فارسی، یا فلونیا رومی (مرکب معجون ہے) چنے کے برابر دیں۔ یا قرص طباشیر روزانہ ٹھنڈے پانی کے ساتھ مریضہ کو دیں۔

نزف دم، کثرت حیض کی وجہ رحم کی کمزوری ہے۔ تو اس کے علاج میں خوشبودار اور قابض دواء دیں جیسے کافور، مشک، فلونیا۔ حیض کی کثرت اگر آکلہ یا قرحہ ہے تو اونی کپڑے کو ان دواؤں میں تر

کر کے بطور حمول (بتی بنا کر فرج میں) رکھیں۔

نسخہ حمول: مردار سنگ، سفیدہ، روغن گل، گلنار، دواؤں کا سفوف بنا کر روغن گل اور تھوڑے سے موم میں ملا کر مرہم بنا کا اونی کپڑے پر مرہم لگا کر بتی بنا کر رحم میں رکھائیں۔ استرخائے رحم کے لئے مفید دوائیں۔ حب آلاس خشک، گل سرخ خشک، برگ موسیج، ساق، اطباء ان قابض دواؤں کا وزن مقرر کر کے حمول بنا کر استعمال کرائیں۔ رحم میں اگر صلابت یا ورم ہے تو ملین اور محلل ورم دوائیں دیں۔ جیسے تخم حلبہ، کرنب، کے سفوف کو پانی میں ڈال کر نیم گرم کریں اس میں قدرے روغن سوسن ملا کر رحم کے اوپر ضماد کرائیں۔

حمول برائے ورم رحم (نسخہ): مرغی کے ابلے ہوئے انڈے کی زردی سات درہم، موم خام، مصطگی ہر ایک پانچ درہم، مصطگی اور موم کو دو اوقیہ روغن ناردین میں پگھلائیں، اور اس میں بطخ کی پگھلی ہوئی چربی ملا کر مرہم بنالیں اور رحم کے اوپر اس کو بطور طلاء لگائیں، اور ایک کپڑے کو اس میں تر کر کے بطور حمول بھی استعمال کرائیں، اور اشق، اسکلینج، جاوشیر، دو مثقال کو نیم گرم پانی میں ملا کر مریضہ کو پلائیں۔ یا طبیب جس دواء کو مناسب سمجھے بطخ یا مرغ کی چربی یا موم میں پگھلا کر اندام نہانی میں بطور حمول رکھوائے۔

اسقاط، روکنے کے لئے دھونا۔ جو کہ بادمرج ہے۔ یا بجزینا، بید مسک، بادام کے برابر مریضہ کو ناغہ سے ایک دن دیں دوسرے دن ناغہ کریں۔ چند دن پلائیں پھر چند دن کا ناغہ کریں۔ پھر چند دن پلائیں۔

اسقاط کا سبب اگر یبوست ہے۔ تو مریضہ کو حمام کرائیں اور بطخ اور مرغی کی چربی کا استعمال بطور حمول کرائیں۔ خوراک میں مریضہ کو بکری کے بچہ کا مرغن شوربہ دیں اور بکری کا دودھ ابال کر پلائیں۔

اسقاط درد کو روکنے کے لئے مفید علاج (نسخہ): تخم حلبہ، خارخسک خورد، بادیان، تخم کرفس۔ ہر ایک ایک مٹھی، اور ان دواؤں کی تازہ جڑیں جیسے بیخ بادیان، بیخ کرفس، ہر ایک ایک اوقیہ۔ ان کو چار رطل پانی میں بھگو کر جوش دیں۔ جب دو رطل رہ جائے۔ تو ایک سکرجہ پانی چھان کر اس میں روغن بید انجیر چار مثقال یا حسب ضرورت کم و بیش ملا کر مریضہ کو پلائیں۔ حسب ضرورت جوشاندہ تخم اور جڑ دونوں کا ہو یا ایک کا ہو۔ اگر حاملہ کی جسمانی صحت اچھی ہے تو ہر چوتھے دن ایک مثقال حب سکبینج کھلائیں۔

وجع اسقاط کو روکنے کا حقنہ (نسخہ): صعتر، نانخواہ، ابھل، کاشم۔ ہر ایک نصف مٹھی، ان کو تین رطل پانی میں ابالیں جب نصف رہ جائے تو اس کو اتار کر چھانیں، اور ایک رطل لیکر ایک سکرجہ سرکہ، ایک استار روغن چنبیلی ملا کر تین دن حقنہ کرائیں۔ ازلاق (رحم کی چکناہٹ) دور کرنے کے لئے مسہل بلغم اور مجفف رحم اور خشک اور قابض خوراک و ادویات دیں تاکہ رحم کے اندر خشونت (کھردراپن) پیدا ہو اور اس کا مزاج اعتدال پر آسکے۔

احتباس طمث (حیض کا بند ہونا) کے لئے ورید صافن کی فصد کھولنا اور مفتح دوائیں جیسے تخم کرفس، بادیان کا پلانا فائدہ مند ہے۔

اختناق الرحم: کے لئے پنڈلیوں کا کس کر باندھنا اور روغنات حارہ سے جیسے روغن سنبل، روغن کندر،

روغن حب الغار وغیرہ کی مالش مفید ہے، اور کسی ایک روغن میں کپڑے کو تر کرکے رحم میں بطور حمول عمل کرنا مفید ہے، اور بدبودار اشیاء جیسے بہروزہ، اشق، وغیرہ کو سونگھنا مفید ہے، اور حکیم معالج مریضہ کو چھینک لانے والی ذواؤں سے چھینک لائے۔

چھینک لانے والا نسخہ: کندر، جند بیدستر، فلفل سیاہ، ہم وزن کا سفوف بنا کر تھوڑا سا مریضہ کی ناک میں پھونک دیں تاکہ مریضہ کو چھینک آئے۔ عود اور مشک کی بھاپ لینا مفید ہے۔ یا پتھر کو خوب گرم کریں جب وہ گرم ہو جائے اس پر مئے سوسن، پرانا شہد چھڑکیں اور مریضہ کے رحم کے نیچے رکھ کر اس کی بھاپ رحم کو دیں، یا بجزینا، دبید کرکم کی دھونی دیں۔ یا مریضہ کی ران کے اندرونی پہلو پر پچھنے لگائے بغیر گلاس لگائیں۔ یا جوارش کمونی ہم وزن اور مازو کو تخم کرفس کے جوشاندہ کے ساتھ دیں۔ اگر دوسرے خیالات فاسد کی کثرت ہو تو، مقل، حرمل مصطگی ہم وزن کو مریضہ کو دھونی دیں۔

رحم اگر کسی ایک طرف جھک جائے۔ تو جس طرف رحم جھکا ہے اس طرف کی رگ خون سے لبریز ہے تو ادھر کی ٹانگ کی ورید صافن کی فصد کھولیں، اور کرنب کو بطخ کی چربی یا روغن کنجد میں ملا کر رحم میں حمول کرائیں، اور کرنب حلبہ کو سرکے میں ملا کر رحم کے اوپر باہر کی جانب ضماد کرائیں، اور جب سکبینج دو مثقال مریضہ کو کھلائیں۔ روغن بید انجیر دو مثقال کو پانی میں پکا کر پلائیں یا ایارج فیقراء کو پانچ یا سات دن تک کھلائیں۔

روغن بیدانجیر بنانے کا طریقہ: ارنڈی کے بیج ایک کیل، انیسون، بادیان، تخم کرفس ایک ایک مٹھی کو نیم کوب کرکے تخم ارنڈی کے ساتھ ملا کر پکائیں۔ ٹھنڈا کرکے اس کو چھان لیں۔ تیل تیار ہوگیا۔

دھونی دینے کے لئے وہ نسخہ جو اطبائے متقدمین رحم کے مزاج کو درست کرنے کے لئے دیا کرتے تھے۔ مفید و مجرب ہیں۔

نسخہ: مرمکی، مصطگی، بیروزہ، ہم وزن۔ کے سفوف کو رب انگور میں گوندھ کر گولیاں بنا کر سائے میں خشک کرلیں۔ حیض سے فراغت کے بعد ایک ٹکیہ کی دھونی لے۔

معجون محافظ حمل و مقوی معدہ و کبد۔ اس کو قیام حمل کے بعد تین ماہ تک روزانہ ایک مرتبہ استعمال کریں۔

نسخہ: زیرہ، تخم کرفس ایک ایک اوقیہ کو سرکہ میں بھگو کر نکالیں۔ نانخواہ، زنجبیل ہر ایک چار درہم، نبات سفید دس درہم کا سفوف بنا کر معجون بنائیں۔

خوراک: ایک مثقال نیم گرم پانی سے کھائیں۔

عسر ولادت رحم میں احتباس مشیمہ کو مفید ہے۔

نسخہ: مرمکی، بہروزہ، جاؤشیر، پتہ گائے، کرنب، ہم وزن کا سفوف بنا کر عورت کے رحم کے نیچے دھونی دیں۔ اگر ولادت پھر بھی نہ ہو اور بچہ زندہ ہو تو عورت کے پورے جسم پر روغن سنبل کی آہستہ آہستہ مالش کرائیں۔ ماء حلبہ دو سکرجہ، رب انگور ایک سکرجہ کو پکا کر پلائیں، اور مشک، کہربا کی مریضہ کو دھونی

کرائیں۔

استقرار حمل میں

جس عورت کے کبھی حمل نہیں ٹھہرتا اس کے لئے چند مجرب و مفید نسخے۔

نسخہ: رہو مچھلی کا پتہ، مشک دو جو ہر برابر، عنبر ۴ جو برابر، قدرے زعفران۔ ان کے سفوف کو پکے ہوئے تیل میں ملا کر سبز رنگ کے کپڑے پر لگا کر اندام نہانی میں حمول کے طور پر استعمال کرائیں۔ عورت دن میں تین مرتبہ اس حمول کو استعمال کرے۔ صبح دوپہر، رات کو حیض کے ایک دو دن بعد یہ حمول استعمال کرائیں، اور اس کا شوہر حمول کے دو یا تین دن بعد صحبت کرے۔

دیگر نسخہ: اسپغول کو رہو مچھلی کے پتہ کے ساتھ ملا کر پیس لیں، اور آسمانی رنگ کے کپڑے پر اس کو لگا کر عورت تین دن رات ہمہ وقت اس کو بطور حمول استعمال میں رکھے۔ بعد فراغت اس کا شوہر مجامعت کرے۔ انشاء اللہ عورت کے حمل قرار پکڑے گا۔ ایسی عورت جس کے کبھی بچہ پیدا نہ ہوا نہ حمل ٹھہرا۔

نسخہ: عربی اونٹ کا پیشاب تین دن صبح کا حاصل کریں۔ اس کے اندر، فلفل سیاہ، سات عدد، قرنفل سات عدد، شگوفہ شجر مریم تین عدد۔ ان سب کو لوہے کی کڑاہی میں پکائیں۔ جب دو حصہ جل کر ایک حصہ باقی رہ جائے تو عورت ایام (حیض) کے آخری تین دن میں آسمانی کپڑے کو ایک ہتھیلی شہد اور اس مرکب میں اچھی طرح تر کر کے اندام نہانی میں صبح، دوپہر، رات کو تین مرتبہ تین دن بطور حمول استعمال کرے۔ جب عورت کا حیض ختم ہو جائے اور وہ غسل کر لے تو اس کا شوہر اس سے ہم بستر ہو، اور بوقت جماع عورت کی ٹانگیں اوپر کو اٹھی ہوں۔ انشاء اللہ عورت ضرور حاملہ ہو جائے گی۔

عورت کے دست روکنے کا نسخہ: ہلیلہ سیاہ کو گائے کے گھی میں کوٹ لیں حسب ضرورت تین چار دن استعمال کرائیں دست رک جائیں گے۔

حیض باقاعدگی سے نہ آنے کا علاج نسخہ: بہروزہ ایک حصہ، جند بیدستر، اس کے برابر ہر ایک دانگ ان سب کا سفوف بنا کر رُب انگور میں ملا کر مریضہ کو تین دن پلائیں۔ حیض باقاعدگی سے آئے گا۔

رحم کے درد اور ٹیس کے لئے نسخہ: اشق، مقل، بہروزہ میعہ سائلہ۔ ہم وزن کو کھرل کر کے اس میں کپڑے کو بھگو کر فم رحم میں رکھیں۔ اگر کسی عورت کے بچہ زندہ نہ رہتے ہوں۔

نسخہ: عصارہ حنظل تین قیراط کو بیل کے پتہ میں ملا کر اس میں کپڑے کو تر کر کے فم رحم میں رکھے۔ عمر رسیدہ عورت کو باکرہ کی طرح کر دے گی۔

نسخہ: رامک، مازو، ہلیلہ زرد، قشر انار خام، صمغ السوس، دم الاخوین، ہم وزن کا سفوف بنا کر آب خرنوب یا آب برگ آس میں گوندھ کر لمبے لمبے شیاف (بتی) بنالیں۔ اس بتی کو عورت اپنی فرج میں رکھے۔ اگر دن میں رکھے تو رات کو مباشرت کرائے اگر رات کو رکھے تو دن میں مباشرت کرائے۔ بالکل باکرہ کا لطف دے گی۔

پہلا باب

نوع رابع کا مقالہ دہم

بخار کی اقسام میں

دوسرے امراض کی نسبت بخار کثرت سے آتا ہے۔ تو اس کے اقسام اور علاج بھی زیادہ اور اس کے مباحث بھی طویل ہیں۔

بخار کی تعریف: بخار وہ حرارت غریبہ ہے جو دل سے اُٹھ کر تمام جسم میں پھیلتی ہے، اور تمام جسم کو گرم کر دیتی ہے۔ اس کی تین قسمیں بنیادی ہیں۔ (۱) بخار کا تعلق روح سے ہوتا ہے۔ (۲) بخار کا تعلق بدن کی اخلاط سے ہوتا ہے۔ (۳) بخار کا تعلق جسم کے اصلی اعضاء سے ہوتا ہے۔

بخار کے اسباب: بخار کی تمام قسمیں داخلی یا خارجی اسباب کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

(۱) جو بخار خارجی اسباب کی وجہ سے ہوگا: تو وجہ حرارت یا نمکین یا کبریتی پانی سے غسل یا ہوا کی خرابی یا تھکن ہوگی۔ (۲) جو بخار داخلی اسباب کی وجہ سے ہوگا۔ تو وجہ۔ غیض و غضب یا حزن و ملال یا غم و فکر یا کثرت بیداری یا گرم خوراک ہوگی جو بدن کی حرارت کو بھڑکا دے گی۔ گر کوئی خلط متعفن ہو کر عروق میں داخل ہو جائے تو بخار ہمہ وقت قائم رہتا ہے۔ کبھی نہیں اترتا۔ اگر خلط کی عفونت عروق کے خارج میں ہے تو بخار چڑھتا، اترتا رہتا ہے۔ جب حرارت غریبہ خون کو گرم کرتی ہے تو صفراء، بلغم بھی گرم ہو کر دل اور جسم کو گرم کر دیتے ہیں۔ جب برودت غریبہ خون کو زیادہ ٹھنڈا کرتی ہے تو کپکی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ خون عروق کے اندر متعفن اور فساد پذیر ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کا بخار مسلسل قائم رہتا ہے کبھی نہیں اترتا۔

خون میں اگر عفونت خارج سے داخل ہوگی تو خون سفید اور خراب ہو جائے گا۔ خون میں سفید ذرات کی کثرت اس کو مزاج اصلی سے ہٹا کر خراب کر دیتی ہے۔

دوسرا باب

حمیٰ یومیہ کے اسباب میں

اس بخار کی وجہ تسمیہ حمیٰ یوم یہ ہے کہ اس کا تعلق بحری جرثوموں سے ہے اور ان کی زندگی صرف ایک دن کی ہے۔ پھر وہ مرجاتے ہیں۔ ایک سبب یہ ہے جو ذکر ہوا دوسرا سبب پھوڑے اور ورم ہیں۔ پھوڑا اگر پنڈلی میں ہوتا ہے تو طبیعت مدبرہ مرض کے دفاع کے لئے اس طرف توجہ کرتی ہے تو خون اور ریح بھی ران سے گزر کر پنڈلی کی طرف آتے ہیں۔ چونکہ کنج ران کی بناوٹ ڈھیلی اسفنجی ہے تو کنج ران ان فضلات کو قبول کرلیتے ہیں۔ تو وہاں ورم پیدا ہو جاتا ہے یا پھوڑے جیسی گول چیز نمودار ہو جاتی ہے۔ جس کو عرف عام میں کوڑی پھول جانا اولمبہ کہتے ہیں۔ اس سے درد پیدا ہوتا ہے۔ وہ جسم میں حرارت کے ہیجان کا باعث ہوتا ہے۔ جسم کی حرارت سے دل بھی گرم ہو جاتا ہے اور بخار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، اور اس بخار حمیٰ یوم کا سبب تعب تھکن اور التہاب پیدا کرنے والے اشیاء کی افراط ہوتی ہے تو جسم کی حرارت بھڑک جاتی ہے۔ جب یہ حرارت دل کی طرف جاتی ہے تو خون میں غلیانی (جوش مارنا) کیفیت ہو جاتی ہے۔ تو مریض اس کو بخار تصور کرتا ہے۔ مرض کا مادہ اگر جسم میں قلیل ہوگا تو مریض کو حمیٰ یوم آئے گا۔ اگر فضلات جسم میں کثیر ہوں گے تو مریض کو حمیٰ عفنی لاحق ہوگا۔ اس کی وجہ سے اعضائے اصلیہ بھی بیمار ہو جاتے ہیں۔

خصوصیت حمیٰ یوم کی یہ ہے کہ اس کی حرارت حرارت طبعی کے مشابہ ہوتی ہے۔ بخار تیز نہیں ہوتا۔ جو علت بخار کا سبب بنتی ہے۔ وہ علت طبیعت سے قریب ہے بعید نہیں ہے، اور مریض حمیٰ یوم کا قارورہ تندرست انسان کے قارورے جیسا ہوتا ہے۔ حمیٰ یوم میں بحران ہلکے پسینہ سے ہو جاتا ہے۔ جو جسم سے مترشح ہوتا ہے نبض س کی سریع عظیم غیر مستوی ہوگی۔ نبض کے عظیم ہونے کی یہ وجہ ہے کہ جسم اس قدر قوی ہوتا ہے کہ وہ بخار سے کمزور نہیں ہوتا۔ سریع ہونے کی یہ وجہ ہے کہ طبیعت ٹھنڈی بادنسیم کی محتاج ہے کہ وہ دل میں داخل ہو کر حرارت ہاجہ کو اعتدال پر لانے کی تدبیر و تبرید کرسکے۔

مرض کے متعلق طبیب مریض سے معلومات حاصل کرے۔ تاکہ اس کو سبب مرض معلوم ہو۔ کیا مریض نے دیر تک دھوپ میں سفر کیا ہے۔ یا گرم چیزیں کھائی ہیں۔ جیسے شہد، لہسن، شراب خالص وغیرہ یا تھکن، غم کی تکلیف برداشت کی ہے۔ جب طبیعت کو اسباب کا علم ہو جائے تو علاج بالضد کرے۔ مرض اگر حرارت و یبوست سے ہے تو مرطوب و بارد اشیاء سے علاج کرے۔ مرض اگر برودت و رطوبت سے ہے تو علاج حار و یابس چیزوں سے کرے۔

تیسرا باب

حمیٰ یوم کی نو اقسام ان کی علامات اور علاج میں

(۱) بخار کا سبب اگر دھوپ کی شدت ہے تو اس کی جلد خشک ہوگی۔ سر بمقابلہ جسم زیادہ گرم ہوگا۔ مریض کو دھوپ دیکھنے سے تکلیف ہوگی۔ اس مریض کو بارد غذا اور دواء دیں اور بارد و مرطوب تدابیر عمل میں لائیں۔ جیسے ماء القرع کو شکر سفید یا مصری میں ملا کر دیں۔ بنفشہ یا بابونہ کے جوش کردہ پانی سے اس کے سر پر نطول (تریڑا، دھار بنا کر عضو پر ڈالنا) کریں۔ روغن بنفشہ، عرق گلاب کو ٹھنڈا کر کے سر پر مالش کریں۔ (۲) بخار کا سبب اگر برودت ہے تو سر بھاری ہوگا۔ جسم خشک کھردرا ہوگا۔ قارورہ سفید ہوگا۔ حرارت نہ ہونے کی وجہ سے قارورہ میں رنگ نہ ہوگا۔ بخار اترنے کے بعد مریض کو ایسے پانی کا بفارہ دیا جائے جس میں مرزنجوش، بابونہ جوش دیا گیا ہو۔ مریض کو حمام میں داخل کریں۔ پسینہ آنے کے بعد جسم پر روغن خیری، روغن بابونہ کی مالش کریں کہ چکنائی کی وجہ سے عروق کے منفذ (گزر گاہ) بند نہ ہوں۔ حمام سے فراغت کے بعد مریض کو حاد و رطب غذا دیں گرم مشروب پینے کو دیں اور اس کے کمرے کو گرم خوشبوؤں سے بسائیں جیسے گل خیری، نرگس، مرزنجوش، یاسمین، اترج وغیرہ۔

(۳) بخار کا سبب نمکین یا گندھک کے پانی سے غسل کرنا ہے۔ تو اس کی نشانیاں حمیٰ بارد کی مثل بلکہ اس سے زیادہ قوی ہوں گی۔ اس کا پیشاب زیادہ سفید ہوگا اس کا علاج بخار بارد کی طرح ہوگا۔

(۴) بخار کبھی شدید سرد ہوا کی وجہ سے ہو جاتا ہے۔ سخت سردی سے جلد سکڑ کر سخت ہو جاتی ہے اور اس کے مسامات بند ہو جاتے ہیں تو حرارت جسم کے اندر مقید ہو جاتی ہے۔ اس احتباس و قید کی وجہ سے بخار ہو جاتا ہے۔ ایک یہ وجہ بھی ہوتی ہے کہ مریض نے ثقیل غذا اور گرم مشروبات استعمال کے ہوتے ہیں۔ تو قارورہ زرد ہو جاتا ہے۔ جگر کا مزاج بھی حار ہوتا ہے۔ اس بخار کی حرارت روح عزیزیہ سے وابستہ ہوتی ہے۔ گرم خوراک دوسرے اعضاء کے مقابل جگر کو زیادہ گرم کر دیتی ہے۔ علاج کے لئے۔ بخار اترنے کے بعد سکنجبین اور آب انار پلائیں۔ تاکہ پیشاب کثرت سے آئے، اور جگر کے اوپر صندل، کافور، کا ضماد کریں۔ جس کو ماء الخلاف (عرق بید) کے اندر گوندھا گیا ہو۔ (۵) بخار تھکن سے ہونے کی یہ علامت ہے۔ مریض کے جوڑوں میں درد جسم لاغر خشک، نبض میں حدت، قارورے میں لطافت ہوگی ایسے مریض کو مکمل آرام کرائیں۔ نیم گرم میٹھے پانی سے آبزن کرائیں۔ کہ مریض کے جسم میں تری پیدا ہو، اور روغن بنفشہ سے جسم کی مالش کرائیں۔ تاکہ جسم میں پانی کی تری باقی رہے۔ غذا میں مرطب چیزیں جیسے بھیڑ، بکری کے بچے کا گوشت، مچھلی شراب کو پانی سے رقیق کر کے دیں۔ انار شیریں، انگور سفید، آلو بخارا کھانے کو دیں۔

(۶) غضب و غصہ کے بخار کی یہ علامت ہے۔ مریض کا چہرہ سرخ، نبض کی حرکت تیز، غصہ کی

وجہ سے خون جوش مارتا ہے۔ رگیں پھول جاتی ہے۔ پیشاب سرخ ہو جاتی ہے۔ نبض عظیم و سریع ہوتی ہے۔ غضب کی حالت میں آدمی کا نفس مخالف سے انتقام لینا ضروری سمجھتا ہے۔ اسی جذبہ سے خون میں جوش اور غلیاں (ابال، جوش) ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ دل کو تفریح اور حرارت کو سکون اور جسم کو برودت و رطوبت پہنچائیں۔

(۷) فکر و غم سے جو بخار ہوگا۔ اس کی نشانیاں غیض و غضب کی علامتوں کے برخلاف ہوں گی۔ فکر و غم میں طبیعت مدبرہ جس سے خوف یا نفرت کرتی ہے۔ اس سے بھاگ کر جسم کے اندر چلی جاتی ہے۔ تو آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہے۔ نبض صغیر ہوتی ہے۔ فکر و غم کے تادیر قائم رہنے سے یبوست پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی لئے حرارت قوئ ہوتے ہی نبض دوبارہ عظیم ہو جاتی ہے۔ اس کا قارورہ گرم ہوگا۔ فکر اگر کسی ایسے شخص کی ہو جس سے مل کر فرحت ہو گی تو طبیعت مدبرہ مطلوب کی تلاش کے لئے جسم کے خارج کی طرف انبساط پذیر ہوں گی اور اس کی آنکھیں اپنے محبوب اور مرغوب کے دیدار کے لئے کھلی رہیں گی۔ تو مریض کا علاج فرحت و شادمانی ہے۔ فکر کا علاج لہو و لعب اور آب زن کرانا ہے۔ اس کے جسم پر معتدل روغنیات کی مالش اور غذا میں بارد اور رطب اشیاء دیں۔ تازہ لطیف شراب و مشروبات پلائیں۔ حار و یابس اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

(۸) حمیٰ سہر نہ سونے کی وجہ سے بخار کی یہ علامت ہے۔ تمام جسم میں تکلیف اور اذیت ہوگی۔ آنکھیں اندر کو دھنس جائیں گی۔ چہرا زرد ہوگا۔ تھکن سے صفراء میں ہیجان ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض کو خوب سلائیں آرام کرائیں۔ لطیف و خفیف ہلکی غذا دیں۔ مریض تھکن والے کام و غصہ، جماع سے پرہیز کرے۔

حمیٰ اُربیہ۔ کنج ران کے ورم سے بخار کا یہ علاج ہے۔ مریض کو حمام میں کافی دیر تک ٹھہرائیں۔ اس کے جسم کو دبائیں کہ مادہ تحلیل ہو۔ تیل کی مالش نہ کریں اس سے عروق کے منفذ بند ہونے کا خطرہ ہے۔ لطیف اور ہلکی غذا دیں۔ شراب سے پرہیز کرائیں۔ اگر آس کی تازہ شاخ لیکر اس کو چھلہ انگوٹھی بنا کر متورم ران کے پاؤں کی چھنگلیا میں پہنا دیں تو انشاء اللہ ورم کم ہو جائے گا۔ اس سے مرض کے مادہ کا آمالہ (مرض کا مادہ ایک عضو سے دوسری طرف پھر دینا ہے) ہو جائے گا۔

چوتھا باب

حمیٰ دقیہ کے اسباب میں

حمیٰ دقیہ کی وجہ حمیٰ یومیہ جو غیض و غضب بیداری و کم خوابی، فکر و تردد، رنج و غم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ خصوصاً اس شخص کو جس کا مزاج حار یابس ہو اس کا حمیٰ یومیہ حمیٰ دقیہ میں بدل جاتا ہے۔ اس

مزاج کے آدمی کو کبھی حمیٰ سل بھی ہو جاتا ہے۔ حمیات مزمنہ سے کبھی حمیٰ دقیہ آنے لگتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حمیات مزمنہ جسم کی رطوبت کو ختم کر دیتے ہیں۔ حمیٰ دقیہ ان اسباب سے بھی آنے لگتا ہے جن سے بدن کی حرارت مشتعل ہو سکتی ہے۔ اگر حرارت کا عمل تسخین ان رطوبات تک ہے جو عروق سے باہر ہیں تو حمیٰ دقیہ نہیں آئے گا۔ یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ وہ عفونت نہ ہو جو بدن کی حرارت میں ہیجان پیدا کرتی ہے۔ عفونت کا تعلق اگر حرارت جسم تک محدود ہے تو وہ حمیٰ عفنی ہو گا حمیٰ دقیہ نہ ہو گا۔

حرارت اگر رطوبت کو متعفن اور مسخن (گرم) کر دے گی تو مریض کو حمایت صفراوی لاحق ہوں گے۔ اس حالت میں صفراء عروق اور اوردہ کے اندر ہوتا ہے۔ حرارت ہائیجہ اگر جسم کے خالی حصوں کی رطوبت تک پہنچ جائے تو مریض کو درجہ اول کی حمیٰ دقیہ ہے۔ اس کو اقطیقوس کہتے ہیں۔ حرارت ہائجہ اگر گوشت کی رطوبت تک پہنچ جائے تو یہ درجہ دوم کی حمیٰ دقیہ ہے۔ اس کو مارسموس کہتے ہیں۔ اس کا علاج مشکل ہے۔

حرارت ہائیجہ اگر جسم کے اعضائے رئیسہ اصلیہ کی رطوبت تک پہنچ جائے تو اس مریض کی شفایابی کی توقع کم ہوتی ہے۔ اس حمیٰ دقیہ کو برم السقم کہتے ہیں۔ اس میں بخار شدید برودت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جو جسم کو لاحق ہو جاتی ہے، اور مرض کے تسلسل سے اعضاء کا مزاج بارد ہو جاتا ہے۔

اطباء کا قول ہے۔ حرارت ہائیجہ اگر جسم کے اندر چلی جائے اور دل کے اندر یبوست پیدا کئے بغیر دل کے مزاج عزیزی کو تبدیل کر دے تو اس سے جو بخار ہو گا۔ وہ حمیٰ دقیہ کی قسم اول ہے۔ یہ حرارت ہائیجہ اگر دل کی رطوبت میں تھوڑی سی یبوست پیدا کر دے تو حمیٰ دقیہ درجہ دوم کی ہوگی۔ یہ حرارت ہائیجہ ملتہب ہو کر دل کی رطوبت کو خشک کر دے تو حمیٰ دقیہ کی تیسری قسم ہوگی اس حالت میں خون خشک ہو جاتا ہے اور مریض مرجاتا ہے۔

پانچواں باب

حمیٰ دقیہ کی علامات میں

علامات: اقطیقوس میں حرارت اگر صبح تک اپنے حال پر قائم ہے اور کھانسی بھی ہے۔ مریض کا رنگ بھی تبدیل ہو گیا ہے۔ ایسے مریض کو دن میں تین وقت صبح، دوپہر، شام کو ہلکی لطیف غذا دیں۔ مریض میں کھانا کھانے کے بعد حرارت جوش مارتی ہے۔ جیسے بغیر بجھے چونے پر پانی ڈالنے سے التہابی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ بھی حمیٰ دقیہ کی علامت ہے۔ اگر مریض کی آنکھیں اندر کو کافی دھنس گئی ہیں۔ نیند کے لئے اس کی آنکھیں پھول جاتی ہیں اور چہرے کا رنگ نیلگوں ہو جاتا ہے، اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے چہرے پر غبار ہے، اور کان کی لویں لٹکی ہوتی ہیں۔ پیشانی کی جلد پھیلی، پلکیں بوجھل بھاری، رگیں خون سے خالی، جسم

خستہ و پرانا ہو گیا ہے۔ رگیں اور دہ و تر کی مثل سخت، نبض صغیر، پیشاب کا رنگ سنہرا۔ جسم کے پگھلنے کی وجہ سے قارورے میں چکنائی آ رہی ہے۔ تو یہ مریض کا آخری وقت ہے۔ یہ موت کی علامتیں ہیں ایسے مریض کے علاج سے بچنا گریز کرنا بہتر ہے۔

چھٹا باب

حمیٰ دقیہ اور سل کے علاج میں

مرض کا سبب اگر حرارت ہے تو بارد اور مرطوب ادویات سے علاج کریں۔ اگر اس کے مزاج میں عفونت نہ ہو تو گدھی کا دودھ یا گائے کا دہی جس میں بالائی چکنائی نہ ہو مریض کے لئے مفید ہے۔
خوراک: پہلے دن دس درہم پھر روزانہ ایک درہم بڑھاتے جائیں۔ تیس درہم تک لے جائیں۔ اس کے ساتھ مندرجہ ذیل قرص ایک درہم چھاچھ (لسی) کے ساتھ کھلائیں۔
قرص برائے سل و دق (نسخہ): طباشیر چار درہم، گل سرخ خشک سات درہم، تخم خیار، تخم خرفہ، تخم کدوئے شیریں، گل ارمنی، کہربا، ہر ایک تین درہم۔
ترکیب قرص بنانے کی: سب کا سفوف بنا کر آب بارتنگ میں گوندھ کر قرص بنالیں۔ خوراک دو درہم اگر اخلاط میں عفونت ہے تو اونٹنی کا دودھ مریض کو نہ دیں، اور سرطان نہری (کیکڑا) اس کو راکھ نمک سے اچھی طرح مل کر دھو کر صاف کریں اور اس کی ٹانگیں توڑ دیں اور اس کو جو مقشر (چھلکے سے صاف) کے ساتھ پکا کر ٹھنڈا کر کے چھان کر آب انار شیریں میں ملا کر صبح کو نہار منہ مریض کو پلائیں۔ جسم میں اگر عفونت اخلاط نہ ہو تو تندرست جوان اونٹنی کا دودھ پلائیں جس کی خوراک میں دھنیا، کاسنی، اور بارد و مرطوب سبزیاں ہوں۔ چوزہ مرغ کو بتھوے، کدو، خس میں پکا کر کھلائیں، اور شراب میں میٹھے انار کا پانی ملا کر پلائیں۔

میٹھے پانی میں کدو، جو مقشر، خس کو جوش دے کر ٹب میں بھر کر مریض کو اس میں بٹھائیں، اور اس کے جسم پر روغن نیل، روغن بنفشہ میں موم کو پگھلا کر مالش کریں۔ اس ترکیب سے رطوبت جسم کے اندر محفوظ رہے گی۔ اس کے بعد مریض کو آرام اور سلا دیں۔ یہ مریض دن میں دو مرتبہ اس پانی کے ٹب میں صبح کو دودھ پینے اور رات کو کھانے کے بعد بیٹھے اور مریض کے جسم پر گدھی کے دودھ کی مالش کریں۔ اس سے بھی جسم کے اندر کی رطوبت محفوظ رہتی ہے۔

اس بخار کے مریض کو اگر متلی، بے چینی، ہو جائے۔ تو عرق گلاب، آب تفاح، آب آس، صندل سفید، کافور، زعفران کو ملا کر مریض کے جسم اور معدے پر طلاء کریں۔ مریض کے جسم کو عرق گلاب سے بار بار تر کریں۔

خوراک: انجیر، انگور سفید، بادام شیریں، انار شیریں دیں۔ مریض کو مکمل آرام کرائیں۔ بکری کے بچہ کی گردن اور دست کا ماء اللحم گھونٹ گھونٹ پلائیں اور اس میں آب سیب اور شراب بھی ملائیں۔

غذا: بھیڑ یا بکری کے بچہ کا گوشت ماء الشعیر میں پکا کر کھلائیں۔

تلیین بطن (دست پتلا پاخانہ) سے مریض کو بچائیں۔ اگر کسی وجہ سے معدہ میں نرمی ہو کر پاخانہ پتلا آنے لگے۔ تو حماض بریاں، بادام غیر مقشر، تلا ہوا، خشک روٹی، اور اس قرص کو بنا کر کھلائیں۔

نسخہ قرص: گل ارمنی پانچ درہم، صمغ عربی بھنا یا ابلا ہوا یا تلا ہوا تین درہم، شاہ بلوط چار درہم، تخم حماض چھ درہم، گل سرخ خشک چار درہم، زرشک آٹھ درہم، قرطم تین درہم، ان کا سفوف بنا کر آب بہی، آب امرود، آب سیب میں سے کسی کے اندر گوندھ کر قرص بنالیں۔

خوراک: دو درہم سے تین درہم تک چاول کے پیچ ماڑ یا آب بہی سے کھلائیں، اور مریض کو زوفا کا جوشاندہ پلائیں۔

نسخہ: جوشاندہ زوفا، عناب تیس عدد، سپستاں پندرہ عدد، انجیر سفید دس عدد، پرسیاؤشاں پندرہ درہم مویز منقیٰ سات درہم، اصل السوس مقشر و نیم کوب پانچ درہم۔ ان دواؤں کو پانچ رطل پانی میں جوش دیں جب دو رطل رہ جائے تو اتار لیں۔

خوراک: رطل کا تہائی حصہ مریض کو دیں۔

جالینوس کا قول ہے۔ دق کے مریض کو تخت پر لٹا کر حمام میں رکھیں۔ اس کے جسم پر نیم گرم پانی بہائیں۔ یا گرم پانی کے ٹب میں مریض کو متعدد بار بٹھائیں۔ مگر اس کے سر پر پانی نہ ڈالیں۔ ٹب سے اٹھا کر جسم کو پونچھ کر چادر یا کمبل میں لپیٹ کر اٹھائیں۔ پھر اس کو ٹھنڈے پانی میں بٹھائیں۔ ٹب سے اٹھا کر جسم کو پونچھ دیں اور چادر میں لپیٹ کر اس کو کمرے میں پہنچا دیں۔ خوراک میں اس کو بارد و رطب چیزیں کھلائیں۔ یہ طریقہ انتہائی مفید ہے۔

ساتواں باب

سوناخوس، حمیٰ دموی کی علامات میں

خون عروق اور اوردہ کے اندر اگر متعفن ہو جائے تو اس کو حمیٰ دائمہ ہو جاتا ہے۔ طبیعت مدبرہ کسی وجہ سے اگر خون کو عروق سے باہر خارج کر دے، اور خون میں عفونت موجود ہو۔ تو خون میں سفید ذرات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ کبھی جسم پر ورم آ جاتا ہے۔ کبھی عروق میں امتلا ہو جاتا ہے۔

حمیٰ دموی تین قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) بخار شروع سے آخر تک تیز رہتا ہے۔ کم زیادہ نہیں ہوتا۔ (۲) بخار چڑھتے وقت تیز ہوتا ہے پھر کچھ کم ہو جاتا ہے، لیکن بالکل نہیں اترتا بلکہ قائم رہتا ہے۔

(۳)جب بخار آتا ہے۔ تو ہلکا ہوتا ہے پھر تیز ہوتا چلا جاتا ہے۔

لیکن بخار تینوں قسموں میں ہمہ وقت رہتا ہے کبھی تیز کبھی ہلکا ہوتا رہتا ہے۔ ایک سبب یہ بھی ہے کہ جسم کی حرارت میں ہیجان ہو جاتا ہے۔ خاص کر حمیٰ دموی نو عمر نوجوانوں کو ہوتا ہے۔ یہ بخار اکثر موسم ربیع میں ہوتا ہے' اور ان لوگوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ جو حار و رطب چیزیں زیادہ کھاتے ہیں۔ اس کی علامات چہرہ اور آنکھ میں سرخی اور انتفاخ (پھولنا، سوجن) ہو جاتی ہے۔ کھال و جسم گرم، سر میں درد، نیس اور بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ نبض، ممتلی، متواتر ہوتی ہے۔ قارورے کا رنگ ارغوانی ہو جاتا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ حمیات دائمہ اگر تیسرے دن اتر جائیں تو اچھی علامت ہے۔ نہ اتریں بلکہ تیز ہو جائیں تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ اگر کسی کا حمیٰ دائمہ، حمیٰ نافضہ میں بدل جائے اور مریض کمزور ہو جائے تو اس کی ہلاکت کا خطرہ ہے۔ بقراط کا یہ مطلب ہے کہ اس کی حرارت عزیزیہ بہت کمزور ہے' اور اس کا ظاہری جسم ٹھنڈا ہو گیا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ کسی بھی قسم کے بخار میں اگر جسم کا ظاہر ٹھنڈا ہو جائے' اور جسم کے اندر حرارت ملتہب (بھڑک) رہی ہو یہ موت کی علامت ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ جس شخص کو بخار میں دانتوں پر لیس دار رطوبت جمنے لگے تو اس کا مرض طول پکڑ جائے گا۔

بقراط کا مقصد یہ ہے کہ اس حالت میں بخار نے مریض کے جسم کی رقیق رطوبت کو خشک اور غلیظ کر دیا ہے۔

آٹھواں باب

حمیٰ دموی کے علاج میں

حمیٰ دموی کے ابتدائی وقت میں اگر مریض قوی ہو اور مقام و موسم بھی حسب حال ہو تو باسلیق (کہنی کے اوپر کی رگ) کی فصد کھولنی مفید ہے۔ اگر بخار کی حرارت صعود (تیزی عروج) اور التہاب (بھڑکنا شعلہ بار) پر ہو تب فصد نہ کھولیں سخت نقصان دہ ہوگی۔

جالینوس اپنا ایک تجربہ بیان کرتے ہیں۔ ایک نوجوان ان کے پاس آیا جس کو رات کے دو بجے دموی بخار آیا تھا اور اس کی نبض قوی تھی مریض کا رنگ سرخ تھا۔ تو جالینوس نے رگ باسلیق کی فصد کھول دی اور اتنا خون نکالا کہ مریض بیہوش ہو گیا۔ موجود آدمیوں میں سے ایک آدمی نے کہا آپ نے اس کے بخار کو ذبح کر دیا تو حاضرین اس کی بات پر ہنس پڑے۔ مریض کا بخار اسی وقت اتر گیا۔

مریض کو آش جو، ترش انار کے پانی سے دیں' اور چینی سے تیار کی ہوئی سکنجبین پلائیں۔ جب بخار میں افاقہ ہوا تو غذا میں اس کو شوربہ دیں جس کو بتھوے اور عدس مقشر یمانی سے بنایا گیا ہو' اور مریض

روغن بنفشہ، روغن نینوفل (نیل) ناک سے سڑکے۔ بخار میں اگر درد سریا سربوجھل ہے تو یہ سر میں بخارات موجود ہونے کی علامت ہے۔ اس صورت میں مریض کے سرپر گل بابونہ، بنفشہ خشک جومقشر کو جوش دے کر مریض کے سرپر نطول کریں۔ اگر مریض کو نیند نہیں آتی تو اس جوشاندہ میں، تخم خس، کوکنار کا اضافہ کردیں۔ اس نطول سے اگر سر کے درد میں کمی نہ ہو تو مریض کے سرپر بکری کا دودھ دوہیں۔ اس کے بعد بھی اگر سر میں بوجھ ہے تو اس کے ہاتھ پاؤں پر پانی بہائیں کہ مریض کو پیشاب آئے۔ تاکہ بخارات نیچے کی جانب منتقل ہو جائیں۔ اگر اس کے بعد بھی درد سر کی شدت میں کمی نہ ہو تو اس کے پاؤں کس کرباندھیں۔ سر کی حرارت کو کم کرنے کے لئے سب سے زیادہ مفید یہ ہے کہ روغن بنفشہ، روغن نیل کو ناک سے سڑکوائیں، اور روغن گل، روغن بید کو سرکے میں ملا کر سرپر رکھیں۔ مریض اگر قوی ہو تو روزانہ، خیار شنبر، ترنجبین، آلو بخارا، عناب سے تلیین بطن (پیٹ کی صفائی) کرائیں، اور مریض کو عصارہ ریباس (اس کی جڑ کو ریوند چینی کہتے ہیں) عصارہ ترنج کو پانی میں ملا کر پلائیں۔ ان علاجوں کے باوجود بھی اگر سر میں درد باقی ہے تو مریض کے معدہ پر بانس کی راکھ کو سرکے میں ملا کر رکھیں، اور برگ خطمی، برادہ صندل سرخ، کافور تراشہ کدو کو آب برگ خرفہ میں پیس کر معدے پر ضماد کرائیں۔ یہ ضماد جب گرم ہو جائے تو اس کو اتار کر دوسرا ضماد کردیں اور مریض کے کمرے میں ٹھنڈے درختوں کی شاخوں کے پتے بچھا دیں کہ کمرہ سرد ہو جائے۔ فی زمانہ ائیر کنڈیشنر، ائیرکولر سے کام لیں۔ اب بھی اگر زبان خشک ہو جاتی ہے تو آب انار شیریں کو روغن بنفشہ میں ملا کر کلیاں کرائیں۔ یا بہی دانہ، اسپغول سالم کو پانی میں بھگو کر لعاب نکال کر اس میں روغن گل، روغن کدو ملا کر کلیاں کرائیں۔ مریض اگر بھوک محسوس کرے تو صبح کو لطیف بارد اور رطب اشیاء کھلائیں صبح کو حرارت کم اور پرسکون ہوتی ہے۔ مریض کو اگر کھانے کی خواہش نہ ہو تو آش جو کو ٹھنڈے پانی میں ملا کر پلائیں۔

بخار کا سبب اگر ورم دموی ہے۔ تو آب عنب الثعلب مغز فلوس، خیار شنبر یا ایسی ہی دوسری ادویات کا جلاب دیں۔ آش جو کو پلائیں۔ ورم کی اگر ابتداء ہے تو صندل، گل ارمنی، زعفران، اسپغول سالم، آرد جو کو ملا کر ورم پر ضماد کریں۔ یہ ورم کو نضج (پکا) دیتا ہے۔ بے حد مفید ہے۔

ایسے بخار میں اگر مریض پر نیند غالب ہو جائے اور وہ بیدار ہو کر بستر پر کروٹیں بدلتا رہے۔ پیٹ پھول جائے۔ اس پر ہاتھ مارنے سے طبلہ جیسی آواز نکلے۔ اجابت آ جانے کے باوجود اس کے نفخ میں کچھ کمی واقع نہ ہو۔ اعضاء شکنی، بے چینی کی کیفیت کا غلبہ ہو تو اس مریض کے بچنے کے امکانات بہت کم ہیں اس کے علاج سے پرہیز کرو۔

نواں باب

بلغمی بخار جو ہر دن چڑھتا اترتا ہے

بلغم کی قسموں میں ایک قسم شیریں بلغم ہے۔ جو مفاصل (جوڑوں) میں ہوتا ہے۔ دوسری قسم بلغم مالح (نمکین) تیسری قسم بلغم حامض (ترش، کھٹا) ہے۔ دوسری تیسری قسم معدے میں ہوتی ہے۔ حرارت غریبیہ میں جب ہیجان ہوتا ہے تو بلغم گرم ہو کر عفونت اختیار کر لیتا ہے جیسے دوسرے مادے حرارت و رطوبت سے متعفن ہو جاتے ہیں۔ اگر عروق میں موجود بلغم متعفن ہو تو اس سے حمیٰ النقریاقوس (دائمی بخار) ہو جاتا ہے اور دائمی بخار اس پر دلالت کرتا ہے کہ عفونت کے اندر ہے۔ اس میں کسی وقت بھی ٹھنڈک محسوس نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بلغم عروق کے اندر مقید ہوتا ہے۔ عفونت بلغم میں اگر عروق کے باہر یا جوف دار اعضاء جیسے معدہ وغیرہ میں ہو تو بخار کبھی چڑھتا ہے کبھی اترتا ہے۔ اس بخار کی سب سے زیادہ خالص قسم موسم سرمائیں بوڑھوں، بچوں اور ان کو ہوتا ہے۔ جو بہت زیادہ عیش پرست اور غلیظ مرطوب دواؤں کا استعمال کرتے ہیں یہ بخار اٹھارہ گھنٹے بہت تیز رہتا ہے۔ چھ گھنٹے ہلکا نہ ہونے کی برابر ہوتا ہے۔ مکمل نہیں اترتا اس لئے کہ اس کا مادہ لزج (لیسدار) اور غلیظ ہوتا ہے۔

دسواں باب

بلغمی بخار کی علامات میں

بلغمی بخار کے ابتداء میں سردی لگتی ہے۔ اس لئے کہ بلغم پوری طرح متعفن نہیں ہوتا۔ بخار اترتے وقت بھی سردی لگتی ہے۔ مگر یہ سردی ابتدائی سردی سے مختلف ہوتی ہے۔ کیونکہ بلغم پوری طرح متعفن ہو جاتا ہے۔ اس میں بخار ہلکا چڑھتا ہے۔ بلغمی مادہ کی برودت اور غلاظت کے سبب نبض بطی وصغیر ہوتی ہے۔ اس مریض کا قارورہ کبھی سفید کبھی زرد ہوگا۔ سفیدی کی وجہ بلغم زردی کی وجہ حرارت ہے۔ یہ طویل (دیرپا) اور خائف کرنے والا ہے۔ طوالت کی وجہ یہ ہے کہ بلغم کا قوام غلیظ ہے دیر میں تحلیل ہوتا ہے۔ خون کی وجہ روزانہ چڑھنا اترنا ہے اس وجہ سے طبیعت مدبرہ کمزوری اختیار کر لیتی ہے۔ اس بخار سے متلی اور معدے میں درد بھی ہوتا ہے۔ مریض کا چہرہ خفیف سا متورم ہوتا ہے۔ طحال میں سختی ہوتی ہے۔ پیاس کم لگتی ہے۔

گیارھواں باب

بلغمی بخار کے علاج میں

اس بخار میں مریض کو، برگ تلسی یا تخم کرفس، مصطگی کو پانی میں ابال کر پلائیں۔ پانی میں تلسی، اذخر، بابونہ، مرزنجوش کو ابال کر مریض کو بھپارہ دیں۔ مریض کے سر میں اگر درد ہے تو اس کو بھی فائدہ ہوگا۔ مریض کے سر پر تیل نہ لگائیں تیل سے مسامات بند ہو جاتے ہیں بلغم جلد تحلیل نہیں ہوگا۔

بقراط کا قول ہے۔ جس کا بخار صفراوی نہ ہو سکے سر پر گرم پانی سے نطول بار بار کریں۔ بقراط کا مقصد یہ ہے کہ اس بخار میں رطوبت اور بخارات زیادہ ہوتے ہیں اور گرم پانی بخارات کو تیل کرتا ہے اس لئے نطول مفید ہے۔

یا نانخواہ ایک مٹھی، صعتر فارسی ایک مٹھی، ان کی برابر مویز منقیٰ۔ سب کو پانی میں ابال کر چھان کر نہار منہ مریض کو پلائیں۔

یا بخار چڑھنے کے وقت مولی کو سکنجبین کے ساتھ کھلائیں۔ بعد میں تنہا شبت یا اس میں لوبیا احمر، نہری پودینہ، ان کا جوشاندہ بنا کر نمک ملا کر پئیں اور قے کریں۔ قے کے بعد نہری پودینہ، مصطگی کا جوشاندہ پلائیں۔ مریض کو حمام میں لے جائیں۔ غلیظ و ثقیل چیزیں نہ کھلائیں، اور زیادہ ہلکی و لطیف غذا بھی نہ دیں ورنہ مریض کمزور ہو جائیں گا اس بخار سے جلد خلاصی نہیں ہوتی۔ غذا میں برگ چقندر بیخ چقندر کے شوربہ و نشاستہ کو روغن بادام شیریں میں پکا کر دیں، اور سات دن کے بعد مرغ کا چوزہ کھلائیں۔ بلغم کے ساتھ اگر مرہ صفراء بھی ہے تو چند بارد دوائیں علاج میں بڑھا دیں۔ بلغم کے ساتھ اگر سوداء بھی ہے۔ تو بارد دواؤں کے ساتھ گرم دوائیں جیسے دواء الفلافلی، دواء الکبریتی جیسی دوائیں مریض کو دیں۔ بخار اترنے کے بعد مریض کو کھانا دیں۔

بخار اگر رات کو چڑھا ہے۔ تو کھانا مریض کو صبح کے وقت دیں کہ بخار آنے کے وقت معدہ خالی ہو۔ تا کہ طبیعت مدبرہ مرض کا مقابلہ کر کے بخار کو دفع کر سکے۔ ایسے مریض کو حمام میں داخل کرنا اور شراب میں گرم پانی ملا کر دینا بہت مفید ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ جس مریض کے قارورے میں غلیظ رسوب (تلچھٹ) ستو کی مثل نظر آئے۔ تو مرض طویل ہوگا۔ بقراط کا مطلب یہ ہے کہ مادہ غلیظ ہے نضج (پکنے) کو دیر سے قبول کرے گا۔ حمیات مزمنہ بارد کے لئے مفید ادویات۔

نسخہ: صعتر تین درہم، کشنیز خشک چار درہم، گل سرخ خشک تین درہم، پودینہ نہری پانچ درہم، مویز منقیٰ سات درہم، زنجبیل تین درہم، ان کو دو رطل پانی میں اتنا پکائیں کہ ایک رطل رہ جائے۔ اس کو چھان کر صاف کر کے تہائی حصہ مریض کو پلائیں انشاء اللہ بخار اتر جائے گا۔

بارھواں باب

طراطاؤس حمیٰ غب (باری کا بخار) کے اسباب میں

صفراء اگر عروق کے اندر متعفن ہو جائے تو اس کو حمیٰ غب دائمہ (باری کا بخار) ہوتا ہے۔ عفونت صفراء اگر عروق کے خارج میں ہے تو حمیٰ مع قشعریرہ ہوتا ہے۔ حمیٰ غب دائمہ اور قشعریرہ ایک ساتھ مجتمع نہیں ہوتے۔

حمی قوقوس حمیٰ غب سے زیادہ شدید الالتہاب ہوتا ہے۔ اس میں صفراء حوالی قلب (دل کے اردگرد) میں ہوتا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ قوقوس کبھی بلغم کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ حمیٰ غب میں سردی لگنے کی یہ وجہ ہوتی ہے۔ کہ صفراء بدن کے ظاہر کی طرف میں لذع پیدا کرتا ہے تو قشعریرہ ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے کسی کے جسم پر کھولتا ہوا گرم پانی ڈالیں تو اس کو جھرجھری آجاتی ہے۔ ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ صفراء ظاہر بدن سے داخل بدن کی طرف جاتا ہے تو ظاہر بدن ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ خالص حمیٰ غب گرمی کے زمانے میں اکثر جوانوں کو گرم خشک غذا کے کھانے اور شدید تھکن سے بھی ہوتا ہے۔

حمیٰ غب بارہ گھنٹے تک آتا ہے۔ تیس گھنٹے تک اترا رہتا ہے۔ چوتھی باری کا بخار اپنی باری میں چھ گھنٹے تک چڑھتا ہے۔ اس بخار کی سات باریاں ہوتی ہیں یہ چودہ دنوں تک قائم رہتا ہے۔ اگر سردی کا زمانہ ہو تو یہ بخار دیر تک قائم رہتا ہے۔ کبھی تو یہ گرمیوں تک آتا رہتا ہے۔ مریض کی جان بمشکل چھوٹتی ہے۔

تیرھواں باب

حمیٰ غب کی علامات میں

علامات (۱) اس میں مریض کو قے کے اندر صفراء خارج ہوتا ہے۔ (۲) مریض کو بے چینی رہتی ہے۔ نیند نہیں آتی۔ سر بھی بوجھل نہیں ہوتا۔ (۳) قارورہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ (۴) شروع بخار میں نبض صغیر ہوتی ہے۔ جب حرارت قوی ہو جاتی ہے تو نبض عظیم ہو جاتی ہے۔ (۵) جگر کے مقام پر مریض جلن چبھن محسوس کرتا ہے۔ (٦) بخار اترنے کے وقت مریض کو پسینہ آجاتا ہے۔ مادہ اس وقت تحلیل ہو

جاتا ہے۔ (۷) مریض کے ہاتھ پاؤں کی حرارت جسم کے اندر چلی جانے کی وجہ سے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔

چودھواں باب

حمیٰ غب کے علاج میں

حمیٰ غب رقیق مادہ کی وجہ سے آتا ہے۔ اس کا علاج بارد دواؤں سے نہ کریں۔ مادہ کے غلیظ ہونے سے مریض کے جسم پر ورم آجائے، اور بخار طویل ہو جائے گا۔ مرض کے شروع میں علاج اسہال سے کریں۔ اس کے لئے یہ دوائیں مریض کو دیں۔

نسخہ: تمر ہندی پانچ استاشیر کو نصف رطل پانی میں رات بھر بھیگا رہنے دیں۔ صبح کو ہاتھ سے مل کر چھان لیں۔ اس پانی میں ترنجبین آٹھ درہم، شکر طبرزد، دس مثقال ملا کر مریض کو پلائیں۔

دیگر: لبلاب کو ماء قرطم، مویز منقیٰ میں پکا کر مریض کو پلائیں۔ اگر مادہ نضج کے قریب ہو تو افسنتین، ہلیلہ زرد کا جوشاندہ دیں۔

بخار کی باری کے دن مریض کا بخار اترنے کے بعد آش جو، آب نار یا آب کدوئے دراز کی ساتھ دیں۔ باری کے دن بخار چڑھنے کے وقت مریض کا معدہ خالی رکھیں۔ بخار اگر شام کے وقت چڑھتا ہے تو صبح کو آش جو پلائیں۔ دوپہر کو بھتوا، خیار، کدوئے دراز باقلہ یمانی کا شوربہ دیں۔ بخار اگر دوپہر کو چڑھتا ہے تو صبح کو آش جو، دیں۔ غذا بخار اترنے کے بعد دیں۔

مریض کو اگر متلی بھی ہوتی ہے۔ تو بخار آنے سے پہلے ہلکی چیز انار شیریں وغیرہ کھلائیں۔ اگر دیکھو مریض قوئی ہے غذا کا طالب ہے اسے چینی، گندم کے آٹے اور میدہ کی روٹی کا حریرہ بنا کر دو۔ جب مریض کی قوت بحال اور نیند اعتدال پر آجائے۔ تو تیتر، چکور، یا ان کے مثل پرندوں کا گوشت، اور انگور کی شراب دیں۔

علاج اس بخار کا امراض حارہ کے مثل ہے۔ جو یہ بیان ہو چکا اس کو دیکھو، اور کبھی اس کا علاج امراض حارہ سے قریب ہوتا ہے۔ انشاء اللہ میں اس کا ذکر اگلے صفحات پر کروں گا۔

پندرھواں باب

حمیٰ طیطر اطاوس حمیٰ ربع (چوتھیا کے بخار) میں

حمیٰ ربع، چوتھیا میں مرہ سوداء اگر عروق میں داخل ہو کر متعفن ہو جائے تو حمیٰ رابع دائمہ لاحق ہو جاتا ہے۔ سودا، اگر خارج عروق میں متعفن ہو تب بھی حمیٰ ربع ہی ہوتا ہے۔ مگر یہ مسلسل نہیں رہتا۔ چڑھتا اترتا رہتا ہے۔

حمیٰ ربع کے چند اسباب: خون، بلغم، صفراء محترق (جل کر) ہو کر سودا کی طرف مستحیل ہو جائیں۔ شدید تھکن، شدید غم سودا پیدا کرنے والی چیزوں کا استعمال۔ مختلف بخاروں کا اجتماع۔ حمیٰ ربع اکثر ان کو آتا ہے جن کے مزاج بارد یابس۔ یا حار و یابس ہوتے ہیں۔ یہ بخار چوبیس گھنٹہ چڑھا رہتا ہے۔ اڑتالیس گھنٹے اترا رہتا ہے۔ اگر سودا کے ساتھ صفراء بھی شامل ہو جائے۔ تو بخار دیر میں اترتا ہے۔ ایسے ہی حمیٰ غب موسم سرما میں دیر سے اترتا ہے۔ گرمیوں میں جلد اتر جاتا ہے۔

حمیٰ غب ہمیشہ مکمل اترتا ہے۔ اس کی مثال اس سوکھی لکڑی کی ہے جس کو آگ جلا کر راکھ کر کے خود بھی ختم ہو جاتی ہے، اور گیلی لکڑی میں آگ بجھنے کے بعد لکڑی کچھ باقی رہ جاتی ہے اور اس میں سے دھواں نکلتا رہتا ہے۔ یہ سوکھی لکڑی کے مثل ہے جو راکھ ہو گئی آگ بھی ختم ہو گئی دھواں بھی ختم ہو گیا ہے۔ ربع خالص موسم خریف میں بوڑھوں کو ہوتا ہے یا ان کو جو بارد غذا و مشروب زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

سولھواں باب

ربع کی علامات میں

علامات ربع: (۱) قارورہ مرض کے شروع میں برودت سودا کے سبب سفید اور رقیق ہوتا ہے۔ (۲) کچھ دنوں کے بعد خلط سودا پگھلنے لگتی ہے تو قارورہ کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ (۳) طحال بڑھ جاتا ہے۔ (۴) مریض کا رنگ نیلاہٹ پر ہوتا ہے۔ (۵) شروع میں نبض سودا کی برودت کے اور غلظت کے سبب سے بطی ہوتی ہے۔

اگر احتراق دم کی وجہ سے حمیٰ ربع ہو تو اس میں یہ علامات ہوں گی۔

(۱) احتراق دم کی وجہ سے حمیٰ ربع موسم ربیع میں حمیٰ دموی کے بعد آنے لگتا ہے۔ (۲) جن کے جسم میں خون کثیر ہو اور ان کی خوراک میں گرم تر چیزوں کا استعمال زیادہ ہو تو ان کو یہ بخار آنے لگتا ہے۔ ان کی نبض ممتلی ہوتی ہے۔ قارورے کا رنگ خون کی طرح سرخ ہوتا ہے۔ منہ کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔

احتراق سودا کی وجہ سے اگر حمیٰ ربع ہو گا تو اس کی یہ علامات ہوں گی۔

(۱) احتراق سودا سے حمیٰ ربع اکثر موسم گرما میں حمیٰ صفراء کے بعد آتا ہے۔ (۲) ادھیڑ عمر اور تھکن کا کام کرنے والوں اور گرم خشک چیزیں کھانے والوں کو یہ بخار اکثر آتا ہے۔ (۳) نبض سریع اور متتابع ہو گی۔ (۴) پیشاب کا رنگ سرخ اور لطیف ہو گا۔ اگر احتراق بلغم کی وجہ سے حمیٰ ربع آئے گا تو یہ علامات ہوں گی۔

(۱) احتراق بلغم کی وجہ سے حمیٰ ربع اکثر سردیوں میں بوڑھوں کو آتا ہے۔ (۲) حمیٰ غب کے بعد یہ بخار آتا ہے۔ (۳) قارورے کا رنگ اس بخار میں غلیظ ہو گا۔ (۴) نبض وسیع و کشادہ ہو گی۔

سترھواں باب

حمیٰ ربع کے علاج میں

حمیٰ ربع اگر احتراق دم کی وجہ سے ہے تو باسلیق کی فصد کھولیں۔ آش جو، سکنجبین پلائیں۔ ہلیلہ، خیار شنبر کا جوشاندہ دیں۔ حمیٰ ربع اگر احتراق صفراء کی وجہ سے ہے۔ تو حمیٰ غب جیسا علاج کریں۔

حمیٰ ربع اگر احتراق بلغم کی وجہ سے ہے۔ تو مریض کو گلقند عسلی دیں، اور بادیان، تخم کرفس ہر ایک دو اوقیہ کا جوشاندہ پلائیں۔ مریض کو اگر قبض بھی ہے تو آب لبلاب نصف رطل۔ مغز قرطم پانچ درہم، چینی دس درہم کا جوشاندہ پلا کر قبض دور کر کے پیٹ کو نرم کریں۔ رحمیٰ ربع خالص سودا کی وجہ سے ہوتا ہے۔ تو افتیمون کا جوشاندہ پلائیں، اور مریض کی روٹی میں اور نمک میں قدرے حلتیت ملا دیں۔ میں نے بہت سے تجربہ کار آدمیوں سے سنا ہے کہ فلفل کا سفوف تین دن کھانے سے بحکم خدا اتر جاتا ہے۔

اٹھارھواں باب

طیطر اطاؤس (حمیٰ ربع) اور باقی مرکب حمیات کے علاج میں

کبھی صفراء عروق کے باہر اور بلغم عروق کے اندر متعفن ہو جاتے ہیں۔ تو مریض کو بخار آتا ہے۔ جب صفراء کے عفونت پذیر ہونے سے بخار ہوتا ہے، اور ساتھ ہی حمیٰ غب کی علامات بھی ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی دونوں خلطیں صفراء سودا بیک وقت متعفن ہوجاتی ہیں تو دونوں کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ حمیٰ ربع کبھی حمیٰ غب کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے، تو اس صورت میں حمیٰ غب بارہ گھنٹے تک رہتا ہے اس کے اترتے ہی حمیٰ ربع چڑھ جاتا ہے۔ یہ چوبیس گھنٹے تک رہتا ہے۔ تو یہ دونوں بخار مریض پر چھتیس گھنٹے تک قائم رہتے ہیں۔

حمیٰ بلغمی کے ساتھ کبھی حمیٰ ربع شامل ہو جاتا ہے۔ تو ایک بخار اترتا ہے تو دوسرا آجاتا ہے۔ مریض بیالیس گھنٹے بخار میں رہتا ہے۔ اٹھارہ گھنٹے حمیٰ بلغمی میں چوبیس گھنٹے حمیٰ ربع میں۔

کبھی تینوں اخلاط صفرا، بلغم سودا کی عفونت سے تین بخار بیک وقت جمع ہو جاتے ہیں۔ تو پہلی باری میں بخار چون گھنٹے چڑھا رہتا ہے۔ پہلے بارہ گھنٹے صفراوی بخار حمیٰ غب کے ہیں۔ اس کے اترتے ہی اٹھارہ گھنٹے تک حمیٰ بلغمی چڑھا رہتا ہے۔ جب یہ اترتا ہے تو حمیٰ ربع چوبیس گھنٹے تک چڑھا رہتا ہے۔ یہ چون گھنٹے ہوتے ہیں ۱۲+ ۱۸+ ۲۴ - ۵۴ پہلی باری ختم ہونے کے بعد بخار کی دوسری باری شروع ہوتی ہے تو بخار تیس گھنٹے قائم رہتا ہے۔ کیونکہ حمیٰ ربع روزانہ چڑھتا اترتا ہے۔ اس کے اٹھارہ گھنٹے ہوتے ہیں اس کے اترتے ہی حمیٰ غب چڑھ جاتا ہے۔ یہ پہلی باری کا تیسرا دن ہے، اور حقیقت میں دوسری باری شروع ہونے کا دن ہے۔ حمیٰ غب بھی بارہ گھنٹے رہتا ہے۔ مگر حمیٰ ربع دوسری باری میں نہیں آتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب تیسرے دن اور چند گھنٹے گزرنے تک پہلے دن کے بخار میں کا مادہ مرض باقی نہیں ہوتا ہے۔ جب تک بخار کی چوتھی باری آتی ہے تو بخار بیالیس گھنٹے تک رہتا ہے۔ اس میں سے اٹھارہ گھنٹے حمیٰ بلغمی کے ہوتے ہیں یہ بخار روزانہ اترتا ہے اس کے اترتے ہی حمیٰ ربع چڑھ جاتا ہے۔ یہ اس کی آمد کا دوسرا دن ہوتا ہے۔ تو حمیٰ ربع چوبیس گھنٹے تک رہتا ہے۔ اس دن حمیٰ غب حمیٰ ربع کی موجودگی میں نہیں آتا۔ اس وضاحت پر بخار کی تمام اقسام کی ترتیب کو قیاس کرلیں۔ جو بخار پانچ یا چھے دن کے بعد ایک مرتبہ اترتا ہے وہ سودا یا بلغم کے لزج (لیسدار چیک) کی وجہ سے ہے۔ وہ دیر میں تحلیل ہوتا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ بخار کا سبب کونسی خلط ہے۔ اس کا علم بخار کی تیزی یا نرمی اور قارورے کے رنگ سے کرتے ہیں۔

بقراط کا قول ہے جو بخار معین وقت پر اترتا چڑھتا ہے۔ اس کے متعلق بیماری یہ رائے ہے کہ اس کا علاج مشکل ہے۔ بقراط کا مطلب یہ ہے کہ جب بخار ایک حالت پر قائم ہے۔ وقت معین پر اترتا

چڑھتا ہے۔ تو بخار کو لانے والی خلط غلیظ ہے۔ اگر وہ خلط رقیق اور کمزور ہوتی تو بخار اترنے چڑھنے کے اوقات تبدیل ہوتے رہتے۔ اسی لئے کہتے ہیں جس بخار کے اترنے چڑھنے کے اوقات بدلتے رہتے ہیں۔ تو یہ علامت اس بات کی ہے کہ بخار لانے والی خلط رقیق و کمزور ہے اور طبیعت مدبرہ اس کے اثرات کو زائل کرنے پر قادر ہے۔ حکیم بقراط کا قول ہے۔ زخم اور حمیات کا بحران اگر ٹھیک بحران کے دنوں میں ہے تو یہ اچھی علامت ہے۔ اگر ایام بحران کے سوا کسی اور وقت میں ہو تو بُری علامت ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ اگر حمیٰ دائمہ والے مریض کے حلق میں ورم آجائے تو یہ علامت موت کی ہے۔ اس قول سے بقراط کا مطلب یہ ہے کہ جس مادے کی وجہ سے بخار آیا ہے وہ مادہ حلق پر گرنے لگا ہے اور حلق میں ورم آگیا ہے تو اس ورم کے ہونے سے حلق بند ہو جائے گا ہوا کی آمد و رفت بند ہو جائیں گی تو دل کو ٹھنڈی نہیں جائے گی۔ دم گھٹ کر موت آجائے گی۔

اسیطر اطاؤس حمیٰ ربع کا یہ علاج ہے۔ اگر اس بخار کے آنے کی وجہ غلط صفرا یا بلغم نہیں ہے اور اسہال کی ضرورت ہے تو آب لبلاب، ترنجبین، آلو بخارے سے اسہال کرائیں۔ غذا مونگ کی دال لبلاب یا بتھوے کے ساتھ دیں۔ ماء الشعیر، سکنجبین پلائیں۔

بخار کی وہ اقسام جو دردِ جگر یا درد طحال (تلی) یا ذات الجنب (پسلی کا درد) یا حجاب حاجز (پیٹ کے اور سینہ کا درمیانی پردہ) کی وجہ سے آئیں۔ اس بخار کا علاج مشکل ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ عضوؤں کو ٹھنڈا کریں جب وہ عضو ٹھنڈا ہو جائے تو بخار کا علاج کریں۔ بخار اگر درد ریہ یا درد گردہ کے ساتھ ہے تو یہ علاج بھی کافی مشکل ہے لیکن علاج ممکن ہے۔ صحت کی امید قوی ہے۔

انیسواں باب

نوبتی بخار، باری کے اوقات میں تبدیلی، انگلیوں کے ٹھنڈا ہونے کے اسباب میں

جالینوس کا قول ہے۔ نوبتی بخار کے اسباب اور باری کے وقتوں میں تبدیلی کے اسباب خلط کی مقدار میں اور کیفیت میں غلیظ و رقیق اور ہلکے بھاری ہونے کی بنیاد پر ہوں گے۔ اس کی مثال لکڑی کی طرح ہے۔ لکڑی جتنی ہلکی اور پتلی ہو وہ اتنی جلد آگ کو پکڑ لے گی اور جلد بجھ جائے گی۔ اگر لکڑی موٹی بھاری ہوگی تو آگ کو دیر میں پکڑے گی اور دیر میں بجھے گی۔ اطباء نے نوبتی بخاروں کی یہ تشبیہ بھی دی ہے کہ کسی برتن میں گھی، شہد، موم کو بھرپر دھوپ میں رکھ دیں تو ان میں سے کوئی جلدی پگھلے گا کوئی دیر سے پگھلے گا۔ اسی طرح رقیق اور غلیظ خفیف خلط کا حال ہے۔ جب کوئی رقیق و خفیف خلط متعفن ہوتی ہے

تو وہ جلد پگھل کر بہہ جاتی ہے۔ اس کے پگھلنے سے بخار آنے لگتا ہے۔ سودا یا یسدار بلغم غلیظ اور ثقیل خلطیں ہیں یہ بہت دیر میں پگھل کر بہتی ہیں۔

حکماء کی ایک جماعت کا قول ہے خون کی جسم میں کثرت ہے اس کی مقدار دوسری خلطوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ تو جب بھی حمی دموی بخار آتا ہے۔ تو یہ لازمی بخار ہوتا ہے۔ کسی وقت میں نہیں اترتا یا تو اس بخار سے شفا ہو جاتی ہے یا موت واقع ہوتی ہے۔ خلط دم۔ خون کی مقدا جسم میں سب سے زیادہ ہے اس سے کم مقدار میں خلط بلغم ہے۔ اسی لے بلغمی بخار ہر دن چڑھتا اترتا ہے۔ وہ بھی چند گھنٹے رہتا ہے۔ بلغم سے کم خلط صفراء ہے۔ اسی وجہ سے صفراوی بخار ایک دن چڑھتا ہے۔ دوسرے دن نہیں چڑھتا۔ صفراء سے مقدار میں خلط سودا کم ہے۔ اسی لئے سوداوی بخار ایک دن آنکر دو دن کا ناغہ کرتا ہے۔ سودا کی مقدار تمام خلطوں سے کم ہے۔ انگلیاں ٹھنڈی رہنے کا سبب ان کی یبوست اور رطوبت کی کمی ہے۔ حرارت تیزی سے آکر انگلیوں کی رطوبت کو خشک کر دیتی ہے۔ اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ جسم کا ظاہر حصہ ٹھنڈا ہونے کی یہ وجہ ہے کہ حرارت کمزور ہوتی ہی تو وہ جسم کے اندر چلی جاتی ہے اور ظاہر بدن سے حرارت ختم ہو جاتی ہے۔

بیسواں باب

شوصہ وذات الجنت کی علامات وعلاج میں

ان بخاروں کے ساتھ کبھی امراض حادہ اور دوسرے عوارض بھی لاحق ہیں۔ اس لے یہ مناسب جانا کہ میں حمایت کے ساتھ ہی امراض حادہ کا ذکر بھی کردوں جسے جدری (چیچک) حصبہ (خسری) یہ اکثر حمی دموی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

شوصہ (پسلی کا درد) ذات الجنت۔ غشی کرب حمی غب سے ہوتے ہیں۔ ان میں پسنہ۔ قے۔ اور ان کے مثل اور تکلیفیں بھی ہوتی ہیں۔ انکا ذکر میں آئندہ بحرانات کے باب میں کرونگا۔ میں نے ہر مرض کی علامت اور ان کے عوارض کا ذکر بھی کیا ہے جو مرض کی تشخیص کے لئے کافی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ امراض حادہ اکثر نوجوانوں کو موسم گرما میں ہوتے ہیں۔ اور حرارت کو ہیجان میں لانے والے امراض سے بھی ہو جاتے ہیں۔ خاص کر ستارہ شعری طلوع کے وقت حرارت بھڑکتی ہے اور اسکی حرارت قائم ہو جاتی ہے۔ تو پیاس، شدید غم، زبان، منہ خشک، دماغ ہلکا، عقل مختل، ہو جاتی ہے۔ جس سے خفقان قلب، بے خوابی، قے، غشی، قارورے میں سرخی، نبض میں سرعت و اضطراب چہرے کا رنگ متغیر، قسم کے عوارض ہو جاتے ہیں۔ اس حالت میں مریض کی انتہائی دیکھ بھال کرنی چاہیئے۔ مریض کو معتدل ٹھنڈے کمرے میں رکھیں اس کمرے میں پھول بچھائیں تا کہ کمرہ معطر اور ٹھنڈا رہے۔ اگر مریض کی قوت اجازت دے تو

مرض کی ابتداء میں فضلات کا اخراج قے یا اسہال سے کریں۔ بشرطیکہ اس پر ضعف غالب نہ آئے۔ غذا میں آش جو، میدہ کی روٹی، ٹھنڈا پانی دیں یا آب انار، بہیدانہ، آب کدوئے دراز، شکر طبرزد، آب آلو بخارا، کھیرا، ککڑی دیں۔ عصارہ کثوث، عصارہ خرفہ پلائیں۔ خطمی کو سرکے میں پیس کر اس میں ٹھنڈا پانی اور کوئی ٹھنڈا تیل ملا کر مریض کے پیٹ پر ضماد کرائیں۔

مریض کو اگر بے خوابی، شدید درد سر کی تکلیف ہو تو روغن بنفشہ میں لڑکی والی عورت کا دودھ ملا کر سعوط کرائیں۔ یا روغن کدو، یا روغن نیلوفر کا سعوط کرائیں، اور مریض کے سر پر روغن بنفشہ کو برف پر ٹھنڈا کر کے مالش کریں۔ اگر مریض کا منہ بھی خشک ہو رہا ہے۔ تو لعاب اسپغول میں قدرے شکر طبرزد، روغن گل کو ملا کر اس کے منہ میں رکھیں۔ مریض اس کو کچھ دیر منہ میں رکھے۔ بخار اترنے کے بعد بھی سر میں درد ہے تو اس کے سر اور جسم پر نیم گرم پانی بہا کر صاف کر کے روغن سنبل کی مالش آہستہ آہستہ کرائیں۔

خوراک: میں لطیف ہلکی چیزیں دیں۔ ذات الجنب میں بیخ سوسن بری استعمال کرائیں مفید ہے۔ اس کو توڑ کر مقام ماؤف کا ضماد کرنا بفضل تعالیٰ مفید ہے۔

شوصہ (پسلی کا درد) فاسد خون کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پہلو میں ورم ہوتا ہے۔ تھوک کے رنگ سے خلط کی قسم پر استدلال قائم کرتے ہیں۔ تھوک اگر صاف خون کے رنگ جیسا ہے تو یہ ورم دموی کی علامت ہے۔ اگر تھوک کا رنگ گدلا سرخی مائل ہے تو یہ خون میں صفراء کے شامل ہونے کی علامت ہے۔ تھوک کے رنگ میں اگر سبزی کا غلبہ ہے تو یہ خون کے ساتھ سودا کے شامل ہونے کی علامت ہے۔ تھوک میں اگر سفیدی کا غلبہ ہے تو یہ خون میں بلغم شامل ہونے کی علامت ہے۔ شوصہ کی وہ قسم سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ جس میں خون کے اندر صفراء کی آمیزش پیدا ہو گئی ہے۔

شوصہ کی ایک قسم میں چوتھے دن انفجار ہوتا ہے۔ دوسری میں ساتویں دن انفجار ہوتا ہے۔ تیسری میں اکیس دن میں انفجار ہوتا ہے۔ چوتھی قسم میں چالیس دن میں انفجار ہوتا ہے۔ مادہ اگر رقیق ہو گا تو شوصہ کا ورم جلد منفجر اور تحلیل ہو جائے گا۔ مادہ اگر غلیظ ہو گا تو اس کا انفجار دیر سے ہو گا۔ اگر اضلاع پر لپٹے ہوئے پردے میں ورم ہے تو مریض کو بخار، کھانسی، چبھن۔ سانس کے آنے جانے میں تکلیف اور دقت ہو گی۔ اگر حجاب دیا فرغما پر ورم ہے۔ تو مریض کے حواس مختل نید ختم۔ چہرے و سر پر شدید حرارت ہو گی۔ عقل کے خراب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ورم دل اور تنفس کے نظام سے قریب ہے۔

برسام، حمی حادہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس میں مریض کے حواس خراب، عقل ختم ہو جاتی ہے۔ ردی رطوبت سینہ کی طرف آ جاتی ہے۔ جس سے سینہ میں ورم اور چبھن ہوتی ہے۔ یہ ورم کبھی سینہ میں ایک طرف ہوتا ہے۔ کبھی دونوں جانب ہوتا ہے۔ یہ رطوبت جب پھیپھڑے میں بہہ کر آتی ہے اور وہ رطوبت سے بھر جاتے ہیں تو موت جلد واقع ہو جاتی ہے۔

برسام کا علاج: مریض کے سر پر بارد و مرطوب روغنیات کی مالش کریں، اور مرطوب و بارد اشیاء سے

حقنہ کرائیں۔ غذا میں آش جو، انار شیریں اور وہ غذائیں جن کا ذکر ہم نے حمیٰ غب میں کیا ہے دیں۔ سانس لینے میں اگر مریض کو درد اور چبھن ہوتی ہے یا کھانسی سے رنگ دار مادہ خارج ہو تو یہ ذات الجنب کی علامت ہے۔ جو بلغم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر شروع میں ہی حرارت تیز ہو جائے تو مرض مختصر ہو گا۔

ورم اگر پسلیوں کے نیچے جگر کے قریب ہے تو مریض سانس لینے پر قادر نہیں ہو گا، اور بھاری وزن کو اس جگہ لٹکا ہوا محسوس کرے گا۔ بقراط کا قول ہے۔ اگر مریض کے مراق میں اختلاج ہو جائے تو ذات الجنب کا ورم ذہول عقل (سہو ونسیان) اور وسوسوں کو پیدا کرتا ہے۔ بقراط نے یہ بھی کہا کہ یہ ورم اگر تحلیل نہ ہو اور بیس دن سے تجاوز کر جائے تو مریض کو پہلے دورے میں نکسیر پھوٹے گی۔ ساٹھ دن تک اگر بخار نہ اترے تو ورم بارد مادے کی وجہ سے ہے، دربارد غلیظ مادہ چالیس یا ساٹھ دن سے کم میں نہ تو نرم ہوتا ہے۔ نہ پیپ میں تبدیل ہوتا ہے۔

حکیم بقراط کا قول ہے۔ اگر کسی کو ورم کے بغیر پسلیوں کے نیچے درد ہو، اور اس کو بخار بھی آجائے یہ شفایابی کی نشانی ہے۔ حکیم بقراط کے نزدیک یہ ذات الجنب ہے۔ ایسی حالت میں اگر مریض کے منہ سے خون نہ آئے تو علامت ورم کے سخت ہونے کی ہے۔ اگر خون منہ سے آجائے تو درد ختم ہو جائے گا۔

بقراط کا قول ہے۔ اگر کسی کو ذات الجنب ہے چودہ دن کے اندر اس کا انفجار نہ ہو تو وہ پیپ بن جائے گا۔ بقراط نے یہ بھی کہا اگر ورم پیپ بن کر چالیس دن میں خارج ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ پھیپھڑے میں زخم اور سل ہو جائے گی۔ بقراط کا مطلب یہ ہے کہ طبیعت مدبرہ ردی مادہ کو پکانے اور معین وقت میں خارج کرنے پر قادر نہیں ہو سکی تو یہ ردی مادہ پھیپھڑے میں جا کر قرحہ اور سل پیدا کر دے گا۔ برسام کے علاج کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ (وہاں سے دیکھو)

اکیسواں باب

حمرہ (صفراوی ورم) جدری (چیچک) کی علامات اور علاج میں

حمیٰ دموی میں آنکھیں، چہرہ سرخ ہو جائیں۔ سر اور جسم میں بوجھ ہو۔ ناک میں کھجلی ہو۔ چھینکیں آئیں۔ کرب و بے چینی ہو۔ تو اس مریض کے چیچک نکلے گی۔ اس کی آنکھ میں سرمہ لگائیں جس کو بارش کے پانی یا آب کشنیز میں پیسا گیا ہو۔ یا انار دانے کو اندر کے چھلکے کے ساتھ نچوڑ کر پانی نکال کر اس کی آنکھ میں ڈالیں۔ یا نفط ابیض کا سرمہ بنا کر لگائیں، اور آش جو میں گلاب کا شربت ملا کر مریض کو پلائیں۔ یا ان دواؤں کو دیں جن سے چیچک کے دانے بآسانی جلد نکل آئیں۔

نسخہ: لک مغسول سات درہم، عدس مغسول غیر مقشر سات درہم، کتیرا تین درہم۔ ان کو نصف رطل پانی

میں جوش دیں جب آدھا رہ جائے تو آگ سے اتار لیں۔ مریض کو دیں۔ غذا میں مونگ کی دھلی ہوئی دال کو انار کے پانی میں پکا کر کھلائیں پھلوں میں سیب، بہی، امرود انار شیریں دلائیں۔ مریض کو سات دن تک دست آور دواء دینے سے گریز کریں۔ پھر آش جو شربت گلاب میں ملا کر پلائیں۔

چیچک امراض حادہ میں سے ہے۔ اپنی تیزی سے جسم میں جلن اور آنتوں میں سوزش پیدا کرتی ہے۔ مرض کے آخری دنوں میں مریض کو دست آجاتے ہیں۔ مریض کو قرص طباشیر دیں، اور سات دین تک مونگ کی دھلی ہوئی دال کو آب انار ترش، کدوے دراز، کھجور کو ڈال کر پکا کر کھلائیں۔

اگر سخت سردی کا موسم ہے۔ تو مریض کے پاس برگ جھاؤ جلائیں۔ چیچک کے دانے جب خشک ہونے لگیں۔ تو تھوڑے سے زعفران کو عرق گلاب میں حل کر کے چاول کے آٹے میں ملا کر لیپ بنا کر مریض کے جسم پر طلے کی طرح لگائیں۔

چیچک کے دانوں کا رنگ اگر سکے جیسا یا سیاہی مائل، دانے چھوٹے چپٹے ہوں منہ ابھرا ہوا نہ ہو تو یہ چیچک بدترین قسم کی ہوتی ہے۔ مریض جب آخری ایام میں ہو زمانہ انحطاط کا ہو۔ تو مریض کے سامنے برگ جھاؤ جلانا مفید ہے۔

بائیسواں باب

غشی، پسینہ، قے آنے کی علامات و علاج میں

غشی کے اسباب: (۱) جسم کے شدید درد کا صدمہ دل تک پہنچنا۔ (۲) جسم میں رطوبت کی زیادتی کمی کا ہونا۔ (۳) بخار کا تیز ہونا۔ (۴) زیادہ پسینہ کا آجانا۔ (۵) دستوں کا زیادہ آنا۔ (۶) جسم سے زیادہ خون کا نکل جانا۔ (۷) عورت کو اختناق رحم کا ہو جانا۔ (۸) شدید غم، خوف، غیض و غضب کا غالب ہونا۔ (۹) قولنج کا شدید درد جو دل کو متاثر کرے۔

امتلاء سے غشی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدے میں رطوبت کی کثرت ہو کر حرارت قلب ٹھنڈی ہو کر گھٹ جاتی ہے۔ اگر معدے میں خلاء ہوتا ہے تو دل کی حرارت کمزور ہو کر منتشر ہو جاتی ہے۔ تب بھی غشی ہو جاتی ہے۔ جیسے چراغ میں تیل زیادہ ہو تو بتی اس میں ڈوب کر بجھ جاتی ہے۔ اگر تیل ختم ہو جائے تب بھی بتی بجھ جاتی ہے۔ انسان کے جسم کا حال بھی ایسا ہی ہے کہ رطوبت کی کثرت یا قلت دونوں ہی غشی کا سبب بن جاتی ہیں۔ اسہال زیادہ آجائیں یا خون کا اخراج زیادہ ہو جائے تو حرارت عزیزیہ کمزور ہو جاتی ہے اور غشی طاری ہو جاتی ہے۔ جسم اگر اک دم ٹھنڈے سے گرم یا گرم سے ٹھنڈا ہو جائے تو غشی ہو سکتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ایک دم شدید برودت مجاری اور مسامات کو بند کر دیتی ہے جسم بخارات سے لبریز ہو جاتا ہے۔ مریض کو غم اور بے چینی ہو جاتی ہے۔ یا جسم ایک دم سخت گرم ہو جائے تو حرارت کی شدت

سے حرارت عزیزیہ خشک ہو جاتی ہے۔ دل کمزور ہو جاتا ہے۔

پسینہ زیادہ آنے کا یہ سبب ہوتا ہے۔ جب بلغم اور صفراء پگھلتے اور پتلے ہوتے ہیں تو طبیعت مدبرہ ان کو بدن کے ظاہری جانب کو پھینک دیتی ہے۔ اس کا کچھ بخار بن کر نکل جاتا ہے۔ کچھ غلیظ ہو کر پسینہ بن کر نکلتا ہے۔ ٹھنڈے پسینہ کا سبب یہ ہے کہ حرارت عزیزیہ اپنی کمزوری کی وجہ سے اس کو گرم کرنے کے قابل نہیں ہوتی تو ٹھنڈا پسینہ آتا ہے۔ یا ٹھنڈے مادے کی اتنی کثرت ہوتی کہ حرارت عزیزیہ اس کو گرم کرنے سے قاصر ہو جاتی ہے۔ تو دونوں صورتوں میں پسینہ ٹھنڈا ہوگا۔ ٹھنڈا پسینہ مرض کے طویل ہونے کی نشان دہی کرتا ہے۔ گرم پسینہ آنے سے پتہ چلتا ہے کہ حرارت عزیزیہ قوی ہے۔ مادہ جلد تحلیل ہو کر مرض کو دور کردے گا۔

قے آنے کی یہ وجہ ہوتی ہے کہ خالی معدہ گرم ہو جاتا ہے۔ تو فضلات کی کثیر مقدار اس میں کھینچ کر آجاتی ہے۔ تو طبیعت مدبرہ ان فضلات قے کی معرفت خارج کر دیتی ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ کہ حادہ امراض میں ٹھنڈا پسینہ آنا موت کی علامت ہے۔ معمولی حرارت کے بخار میں ٹھنڈا پسینہ آنا مرض کے طویل ہونے کی علامت ہے۔ یہ دلیل ہے کہ حرارت عزیزیہ کمزور ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ پسینہ آنے کے بعد اگر بخار کم نہ ہو تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے جسم میں فضلات زیادہ ہیں جن کے تحلیل ہونے میں وقت لگے گا۔

بقراط کا قول ہے۔ امراض حادہ میں اگر ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں۔ تو یہ علامت بری ہے۔ یا تو حرارت عزیزیہ کمزور ہے۔ یا کسی عضو رئیس میں پھوڑا یا ورم کے اندر پیپ پڑ گئی ہے اور حرارت عزیزیہ اس عضو رئیس کو بچانے اور اس ورم یا پھوڑے کو تحلیل کرنے میں مصروف ہے۔ بدن کے اطراف ہاتھ پاؤں وغیرہ کی طرف اس کی توجہ نہیں ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ جن کو بلاوجہ بار بار غشی ہونے لگے۔ ان کو اچانک موت آجاتی ہے۔ اس قول سے بقراط کا مطلب یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کا جسم تحلیل ہونے کو بہت جلد قبول کرلے گا۔ ان کی حرارت عزیزیہ انتہائی کمزور ہے۔ ادنیٰ سے سبب کی وجہ سے حرارت عزیزیہ ختم یا کمزور ہو جاتی ہے اور موت ان کو شکار کرلیتی ہے۔

غشی کا علاج: غشی اگر بدن کے امتلاء کی وجہ سے ہے تو بدن سے اس رطوبت کو خارج کریں۔ غشی کی وجہ اگر بدن میں رطوبت کی کمی ہے تو مریض کو لطیف ہلکی غذا کھلائیں۔ غشی کی وجہ اگر معدہ اور امعاء (آنت) میں فضلات ہیں تو اسہال کے ذریعہ سے فضلات کو خارج کرنا چاہئے۔ غشی کی وجہ اگر قے کی کثرت ہے۔ تو مصطگی اور سیب کے پانی سے قے کو روکیں اور معدے پر ہر گھنٹے کے بعد۔ آبِ آس عود زعفران، مشک، میسوسن، چرائتہ کا ضماد کریں، اور رُب انار ترش سادہ، یا رُب سیب سادہ، یا رُب انگور خام، رُب آس، رُب سفرجل ترش۔ اب ریباس پلائیں۔ کچے انگور مریض کو کھلائیں، اور انگور کی نرم نرم کونپلیں کھلائیں۔ غشی کی وجہ اگر پسینہ کی کثرت ہے۔ تو مریض کے چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں۔ اس

کے جسم پر عرق گلاب، عرق آس، عرق بید مشک، عرق سیب، عرق بہی، کا طلاء لگائیں۔ مریض کے کمرے میں ٹھنڈے پانی میں شورہ ڈال کر چھڑکیں اور ایسا طریقہ اختیار کریں کہ جسم کے ٹھنڈا ہونے سے پسینہ خشک ہو جائے۔

غشی کا سبب اگر رحم کا درد ہے۔ تو مریضہ کے ہاتھوں اور ٹانگوں کی مالش کریں، اور پیٹ کے نچلے حصہ پر گلاس لگائیں۔ غشی کا سبب اگر جسم سے خون کا زیادہ اخراج یا معدہ وغیرہ جوف والے کسی عضو میں زخم ہے۔ تو خون کو پہلے بند کریں اور اس کا علاج ورم کے اصول علاج پر کریں۔ غشی کا سبب اگر تنفس کی خرابی عدم توازن سے ہے تو اس کا علاج خوشبوں سے کریں۔ اس کی ناک بند کر کے ایک لمحے کو سانس روکیں۔ غشی کی وجہ اگر معدے میں صفراء کی کثرت ہے تو تین درہم گل بنفشہ کو تین درہم پانی میں جوش دے کر مریض کو پلائیں تاکہ بذریعہ اسہال صفراء خارج ہو جائے۔ یا شیرہ تمر ہندی، شیرہ خیار شنبر پلائیں۔ یا شیرہ آلو بخارا و جوشاندہ ترنجبین پلائیں۔ صفراء اگر بڑی آنتوں میں ہے تو ان کا حقنہ استعمال کرائیں۔

نسخہ: گل بنفشہ خشک، گل بابونہ، جو مقشر تخم خطمی، بورق، شکر پستاں، ان سب کو جوش دے کر چھان کر اور روغن بنفشہ ملا کر حقنہ کرائیں، اور ترش چیزیں کھلائیں جن کو آب انار ترش میں پکایا گیا ہو۔ غشی روکنے کے لئے ترش انار کو چوستے یا اس کو قے یا چھینک لانے کی کوشش کریں یا مریض کے بازوں اور پنڈلیوں کو رومال سے یا رسی سے کس کر باندھ دیں۔ غشی اس طریقہ سے دور ہو جاتی ہے۔

تیسواں باب

بحرانوں میں

بقراط کا قول ہے۔ دنیا کی ہر چیز سات اجزاء پر مشتمل ہے۔ جیسے سات ستارے سات اقلیم، سات دن، انسان کی عمر کے بھی سات دور ہیں۔ (۱) زمانہ طفولیت، (۲) صبی جو چودہ سال کی عمر تک ہے۔ (۳) لڑکا جو اکیس سال کی عمر تک ہے۔ (۴) شباب، اس میں انسان حسین ترو تازہ اور افزائش کو قبول کرتا ہے یہ پینتیس سال کی عمر تک ہے۔ (۵) کہولت، انچاس سال کی عمر تک ہے۔ (۶) شیخوخیت یہ سڑسٹھ سال کی عمر تک ہے۔ (۷) بڑھاپہ یہ موت تک رہتا ہے۔

امراض حادہ کی کمی بیشی کا حساب چاند کے عروج سے کیا جاتا ہے۔ جیسے امراض مزمنہ میں راحت کی امید شمس کے لحاظ سے سال کی چوتھائیوں میں کرتے ہیں۔ ایسے ہی امراض حادہ میں آرام کی امید قمر کے لحاظ سے مہینہ کی چوتھائیوں میں کرتے ہیں۔

چاند کی روشنی چودہ دن میں مکمل ہوتی ہے۔ چودہ کا نصف سات ہے۔ سات کا نصف ساڑھے

تین ہے۔ یہ چودہ کا چوتھائی حصہ ہے۔ مرض کے شروع سے چوتھے دن پہلی چوتھائی ہے جو ساڑھے تین دن کی ہے۔ اسی دن سے دوسری چوتھائی شروع ہو جاتی ہے۔ جو ساتویں دن مکمل ہوتی ہے۔ آٹھویں دن سے تیسری چوتھائی شروع ہے۔ پندرہ دن میں چاروں چوتھائیوں پوری ہو جاتی ہے۔ مہینہ آدھا ہو جاتا ہے۔ ہم نے چوتھے دن ربع ثانی کی ابتداء بیان کی ہے۔ اسی لئے اطباء نے کہا ہے مرض کا چوتھا دن مریض کو سات دن تک پیش آنے والے حالات کی طرف رہنمائی کرتا ہے' اور گیارہواں دن چودہ دن تک کے حالات کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اسی تاریخ کو چاند میں روشنی مکمل ہوتی ہے۔ تو یہ دن یوم امتلاء ہے۔ امراض حادہ میں اگر چودہ کو کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ تو یہ علامت اس کی ہے کہ مرض کا مادہ غلیظ ہے۔ دیر میں تحلیل ہوگا۔

چودہ دنوں تک ہر چاردیں دن ایک مرتبہ بحران ہوگا جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے۔ مرض اگر بیس دن تک موجود رہے۔ تو یہ خلط کے غلیظ ہونے کی نشانی ہے کہ مادہ نضج کو دیر سے قبول کرے گا۔ بیس دن کے بعد ہر ساتویں دن میں ایک مرتبہ بحران ہوگا۔ پہلا بحران بیسویں دن دوسرا بحران ستائیسویں دن تیسرا بحران چونتیسویں دن۔ چوتھا بحران چالیسویں دن میں ہوگا۔ بحران ہفت روزہ کا دور اگر عدد سوابع میں سے عدد مستوی کے ساتھ ہوا تو تیسرے دورہ ہفت روزہ کی ابتداء اکیسویں دن ہوگی۔ یہ بات ہمارے علم میں ہے کہ جو بحران بیسویں دن ہوتا ہے وہ بمقابلہ اکیسویں دن کے بحران سے زیادہ صحیح ہوتا ہے۔ اسی لئے بقراط نے چالیسویں دن کے بحران کو صحیح گردانا ہے۔ بیالیسویں دن کو مقرر نہیں کیا۔ اگر یہ سلسلہ ہفت روزہ عدد سوابع صحیحہ کے ساتھ جاری رہے۔ تو ضروری ہوگا کہ بحران کامل کو بیالیسویں دن مقرر کریں اس لئے کہ یہ چھٹے ہفت روزہ کے اختتام کا دن ہوگا۔ بقراط نے اس کے بعد بحران کی ساٹھویں دن تاریخ مقرر کی ہے۔ ترسٹھویں دن مقرر نہیں کی یہ نویں ہفت روزہ کے خاتمہ کا دن ہے۔ حمیات حادہ میں اگر بحرانوں کے دنوں میں اچھی علامات کا اظہار ہو تو صحت و سلامتی کی توقع ہے۔ اگر بری علامتیں ظاہر ہوں تو مرض کے لمبا تکلیف دہ اور ہلاکت کی علامت ہیں۔ امراض حادہ میں کبھی ایام مذکورہ کے ساتھ دوسرے دن بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ جیسے حمیٰ دائمہ کا بحران ساتویں دن ظاہر ہوتا ہے۔ ایسے ہی روزانہ چڑھنے اترنے والے بخار کا بحران ساتویں دور میں ظاہر ہوگا۔ جیسے امراض حادہ میں چوتھا دن ساتویں دن کے حالات سے مطلع کرتا ہے۔ ایسے ہی امراض مزمنہ دور رابع دور سابع کی اطلاع دیتا ہے۔ ایسے ہی امراض موسم گرما کے اختتام کی امید آغاز موسم سرما سے کی جاتی ہے۔ موسم سرما کے امراض باردہ کے اختتام کی امید موسم گرما کی ابتداء سے کی جاتی ہے۔ کیونکہ دو ضدیں جمع نہیں ہو سکتیں ایک ضد دوسرے کو ختم کر دیتی ہے۔

بچوں کے امراض مزمنہ ختم ہونے کی توقع چودہ دن یا سترہ دن یا سرسٹھ دن یا آغاز جوانی تک جا سکتی ہے۔ ان امراض سے نجات کی امید عورتوں کو حیض سے کی جا سکتی ہے۔ اس وقت ان میں حرارت قوی تر ہوتی ہے۔ ان کا بچپن سے جوانی کی طرف عروج ہوتا ہے۔

بعض اطباء کا قول ہے۔ جو بحران طاق اعداد میں ہو جیسے تین پانچ میں وہ بہتر ہے۔ جو بحران جفت اعداد میں ہو وہ خراب ہے۔ ایام بحران میں بحران کا اظہار، اسہال یا پسینہ یا چھینک یا تے یا نیند سے ہوتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ طبیعت مدبرہ مرض کو دفع کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔ بقراط کا قول ہے ایام بحران ختم ہونے کے بعد مرض کا کچھ مادہ اگر مریض کے جسم میں باقی رہ جائے تو مرض دوبارہ عود کر سکتا ہے۔ اس سے بقراط کا مطلب ہے کہ جسم کا مکمل تنقیہ نہیں ہوا تو مرض دوبارہ عود کرائے گا۔ بقراط کا قول ہے۔ جن میں اختتام بحران راحت و فرحت سے ہوتا ہے۔ ان کو اختتام مرض سے پہلی رات میں مرض بہت زیادہ شدت اختیار کر جاتا ہے۔ بقراط کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس رات میں طبیعت مدبرہ مرض کے ساتھ جنگ و جدل میں مصروف ہوتی ہے۔ تاکہ مرض کی مکمل بیخ کنی کر دے۔ تو مریض کی کرب و بے چینی میں خاصا اضافہ ہو جاتا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ مریض کو مرض کی شدت کا احساس رات کو زیادہ ہوتا ہے۔ بقراط کا مطلب یہ ہے۔ کہ رات ٹھنڈی ہوتی ہے۔ ٹھنڈ سے جسم کے مسامات و مجاری مسدود ہو جاتے ہیں۔ تو مرض شدت اختیار کر لیتا ہے۔ دن میں سورج کی شعاعیں فضلات اور مرض کے مادہ کو تحلیل کرتی رہتی ہیں اور تلطیف کا عمل جاری ہوتا ہے۔ تو مرض میں شدت نہیں ہوتی۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ تیمار دار مریض کے مزاج پرسی و عیادت کے لئے آتے رہتے ہیں، اور اس کو تسکین و تسلی دیتے ہیں۔ تو مریض کا دل بہلتا رہتا ہے۔ مرض کی طرف سے اس کی توجہ ہٹ جاتی ہے۔ تو اس کو مرض کی تکلیف کا احساس کم ہوتا ہے۔ رات کو زیادہ ہوتا ہے۔

چوبیسواں باب

کتاب بقراط سے مرض کے انجام کی علامات میں

حکیم بقراط کا قول ہے۔ طبیب کو لازم ہے کہ وہ امراض کی کیفیت اور حالات کے جائزے میں پیش بینی اور دور اندیشی اختیار کرے۔ بقراط کا قول ہے۔ مرض کبھی اللہ کی طرف سے عقوبت و عذاب ہوتا ہے۔ جالینوس نے بقراط کی تردید و تعبیر کی ہے۔ کہ بقراط کی اس قول سے یہ مراد نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ مرض ہوا کی خرابی سے ہوتے ہیں۔ بقراط نے اپنی دوسری کتاب میں وضاحت کی ہے کہ مرض اللہ کا عذاب نہیں ہوتا۔ بقراط کا قول ہے۔ طبیب سب سے پہلے مریض کے چہرے کا بغور معائنہ کرے کہ چہرے کی رنگت زمانہ صحت سے مختلف ہے یا نہیں۔ اس کا چہرہ صحت مندوں جیسا ہے کہ نہیں ہے۔ اگر چہرے کی رنگت زمانہ صحت کے مقابلہ میں تبدیل ہے۔ یہ بری علامت ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ اگر مریض کی آنکھیں دھنس گئی ہے۔ کنپٹیوں پر جھریاں پڑ گئی ہیں۔ کان ٹھنڈے ہو کر سکڑ گئے ہیں۔ کانوں کی لوئیں

کریاں مڑ گئی ہیں۔ پیشانی کی جلد سخت ہو گئی ہے۔ چہرے کا رنگ نیلا یا کالا ہو گیا ہے۔ یہ علامت بری ہیں اور موت کی نشاندہی کرتی ہیں۔ بقراط کا یہ مقصد ہے۔ ان مذکورہ صفات میں حرارت عزیزیہ کمزور ہونے کی وجہ سے ان اعضاء تک پہنچنے سے قاصر ہے' اور خون کا مزاج ٹھنڈا ہو گیا ہے۔ جب خون ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ تو وہ اعضاء کو غذا نہیں پہنچاتا تو غذا نہ ملنے کی وجہ سے اعضاء دبلے ہو کر سوکھ اور اینٹھ جاتے ہیں۔ خون کے ٹھنڈا ہونے کے سبب ان کا رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے۔ جیسے خون زمین پر گر کر جب ٹھنڈا ہوتا ہے تو سیاہ ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی جسم میں سیاہ ہو جاتا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ مریض کی اگر آنکھیں سفید ہو جائیں یا ان سے بلاوجہ آنسو بہیں یا بھینگی ٹیڑھی ہو جائیں۔ یا ان کی سفیدی میں سرخ یا کالی لکیریں۔ پیدا ہو جائیں۔ یا ان کا رنگ آسمانی ہو جائے' اور وہ باہر کو ابھر آئیں۔ یہ بری اور موت کی علامت ہے۔ بلاوجہ آنسو بہنا قوت ماسکہ کی خرابی پر دلالت کرتی ہے۔ آنکھ ٹیڑھی یا بھینگی عصب کے خرابی کی علامت ہے۔ وہ عصب آنکھ کا توازن قائم نہیں رکھ سکا۔ آنکھ کا چھوٹا ہونا اندر کو دھنس جانا قوت کے ختم ہونے کی علامت ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ دست یا اسہال آنے بغیر آنکھ میں سفیدی آنا بری علامت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ قوت متحرکہ آنکھ کی کمزور ہو گئی ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ مریض کے سونے کا یہ طریقہ بہتر ہے کہ وہ داہنی یا بائیں کروٹ سوئے۔ دونوں ہاتھ پاؤں اور گردن سامنے کو تھوڑے سے جھکے ہوئے رکھے۔ اس کا جسم بھی تر ہو۔ ایسے سونا تندرستوں کے سونے کی مثل ہے۔ مریض اگر پیٹھ کے بل ہاتھ پاؤں کو پھیلا کر سوئے تو یہ بری علامت ہے۔ مریض اگر اسی طرح سونے کا عادی ہے تو اس کی قوت ختم ہو گئی ہے۔ وہ اپنے آپ کو موت کے حوالے کر چکا ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ کسی کا اگر نیند میں منہ کھلا رہے۔ یا بخار میں اس کے دانت پرانی عادت کے بغیر کڑکڑ کریں۔ یا سوتے ہوئے مریض اچھل جائے۔ تو یہ بری علامت ہے۔ مرض کے انتہاء میں مریض کا بستر پر اچکنا اچھلنا کودنا ضیق النفس کی وجہ سے ہو گا۔ یا کمزوری اور وسوسے سے ہو گا' اور دانتوں کا بجنا عضلات کے تشنج اور شدید یبوست پیدا ہونے کی وجہ سے ہو گا۔ بقراط کا قول ہے کوئی مریض بستر پر ایسے ہاتھ چلائے جیسے کچھ پکڑنا چاہتا ہے یا کپڑے یا دیوار سے چونٹیاں پکڑ رہا ہے۔ یہ موت کی علامت ہے۔ مریض کی یہ حرکت اس کے خیال کی وجہ سے جو اس کی آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔ اس حالت میں آنکھ کے تل پر سیاہ رطوبت آ جاتی ہے' اور روشنی کو روک دیتی ہے۔ تو مریض مادے کے رنگ اور فساد کی مناسبت سے آنکھوں کے سامنے اپنے تخیلات میں مختلف رنگ و اشکال دیکھتا ہے۔ یہ صورت اکثر وجع الریہ اور حمیات حادہ میں ہوتی ہے۔ اس میں فاسد مادہ دماغ کی طرف جا کر مختلف خیالات پیدا کرتا ہے۔ جیسے دیوار یا کپڑے پر کچھ ہے۔ اس کو پکڑنے کے لئے ہاتھ چلاتا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ امراض حادہ میں اگر پسینہ بحران کے ایام میں آئے۔ یہ اچھی علامت ہے۔ اگر بحران کے سوا دوسرے دنوں میں آئے تو یہ علامت بری ہے۔ ایام بحران میں پسینہ آنے کا یہ مطلب ہے کہ طبیعت مدبرہ تحلیل مادہ پر مکمل قادر ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ امراض حادہ میں اگر مریض کا پیٹ، ہاتھ، پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں حرارت جسم کے اندر چلی جائے۔ یہ علامت بری ہے۔ یہ دلیل اس بات کی ہے کہ حرارت عزیزیہ جسم کے ظاہر کو گرم رکھنے میں ناکام ہے۔ تو اندرون جسم مصروف ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ خصیہ اگر اوپر کو چڑھ جائیں۔ تو یہ درد کی شدت اور موت کی علامت ہے، اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اعضاء کو منضبط کرنے والی قوت کمزور اور ڈھیلی پڑ گئی ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ قے کا رنگ اگر چقندر کی طرف سرخ ہے یا سیاہ ہے۔ یا تھوک نیلے رنگ کا جھاگ کے بغیر ہے۔ یا تھوک سرخ رنگ کا ہے۔ یا تھوک سفید رنگ کا لیس دار ہے یہ تمام علامتیں بری ہیں۔ یہ دلیل ہے کہ رطوبت خشک اور منتشر ہو چکی ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ تیز بخار میں اگر کان کے اندر شدید درد ہونے لگے تو یہ علامت موت کی ہے۔ اگر یہ درد ایک دم شروع ہوا ہے تو مریض سات دن کے اندر مر جائے گا۔ مگر بوڑھے مریض اس درد کو زیادہ برداشت کر لیتے ہیں۔ ان کو موت دیر سے آتی ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ جس مریض کا بخار بحران کے ایام کے سوا اور دنوں میں اتر جائے یا نیا بحران واقع نہ ہو۔ تو ان کا مرض دوبارہ عود کر آتا ہے، اور جو بخار امتداد کے بعد ہو وہ اس سے بہتر جس میں بخار کے بعد امتداد ہو۔ کیونکہ امتداد کے بعد والا بخار مرض کے اس مادے کو جو بدن کے مجاری میں بھرا ہوا ہے تحلیل کر دے گا۔ امتداد اگر بخار کے بعد ہو گا تو یہ دلیل ہے کہ خلط غلیظ ہے بارد ہے جسم پر غالب ہے اس نے حرارت کو ختم کر دیا ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ جس مریض کو بخار چڑھنے کے تیسرے دن درد کا احساس ہو تو اس کا بخار نو دن کے بعد اتر جائے گا۔

بقراط کا قول ہے۔ بخار کے مریض کو ایام بحران میں اگر تیسرے یا پانچویں یا ساتویں یا گیارہویں دن پسینہ آ جائے یہ اچھی علامت ہے۔ اگر ان دنوں کے سوا اور دنوں میں پسینہ آیا تو مرض طویل ہو جائے گا۔

پچیسواں باب

مرض کے متعلق اچھی علامات میں

حکیم بقراط کے نزدیک مرض کے بارے میں یہ علامات اچھی ہیں۔

(۱) مریض طاقتور ہو۔ (۲) سانس آسانی سے لے تنگی نہ محسوس کرے۔ (۳) ہوش و حواس اور عقل قائم رہے۔ (۴) بھوک لگے۔ (۵) قارورے میں فضلات کے اخراج کی علامات پائی جائیں۔ (۶) سونا جاگنا معمول کے مطابق زمانہ صحت کی طرح کا ہو۔ (۷) بستر پر مریض آرام سے کروٹیں بدلے۔

(۸) مریض کے جگر، پیٹ میں نفخ، مراق میں گھبراہٹ بے چینی نہ ہو۔ (۹) مریض کے ہاتھ پاؤں کی حرکت طبعی ہو۔ (۱۰) مریض کے پسینہ اور تھوک کی حالت طبعی ہو اس میں کچھ تبدیلی نہ ہو۔ (۱۱) سب سے عمدہ علامت ہے کہ مریض کھانے کی خواہش کرے۔ مریض کے صحت اور تندرست ہو جانے کی یہ مذکورہ علامات ہیں۔

چھبیسواں باب

موت کی علامات اور مریض کے اچھے برے انجام میں

ہم نے حکیم بقراط کے کافی اقوال باب تقدمتہ المعرفت میں ذکر کئے ہیں۔ یہ بات پیش نظر رکھیں کہ وہ اقوال ہر حالت میں بہت سے امراض کے لئے صحیح نہیں ہوتے۔ اس کو یوں سمجھیں کہ بارش بادل کے بغیر نہیں ہوتی۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بادل ہوتے ہیں بارش نہیں ہوتی۔ صحت اور موت کے حالات بھی اسی طرح کے ہیں۔ اچھی یا بری علامات کے بعد صحت یا موت وقوع پذیر ہوتی ہیں، لیکن علامات ہمیشہ درست ثابت نہیں ہوتیں، اور نہ سارے حکماء ان علامات کو پہچان سکتے ہیں۔ نہ ان لطیف اشاروں کو سمجھ سکتے ہیں۔

بری علامات: مریض کی قوت کمزور اختیار کرے۔ مریض بستر پر اچھلے، اس کے جسم سے پسینہ زیادہ خارج ہو۔ یا اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کرے۔ تو یہ علامتیں بری ہیں۔ مریض کو بکثرت دست آئیں۔ دست کا رنگ گوشت کے دھوون جیسا ہو۔ یا قے کثرت سے سبز رنگ کی آنے لگے اور ہچکی بھی شروع ہو جائے۔ یہ علامت موت کی ہے۔ مریض کے سر اور گردن پر ٹھنڈا پسینہ آنے کے باوجود اس کو فرحت نہ ہو یہ بری علامت ہے۔ مریض کے پیشاب کا رنگ سیاہی مائل متواتر آتا رہے۔ اس کی قوت ختم ہو جائے۔ یا مریض بستر پر اچھلے اور سانس مستوی ہو جائے۔ یا قارورے میں بادل کی مثل یا اون کے کٹے ہوئے چھوٹے چھوٹے ٹکروں جیسی یا دھنی ہوئی روئی جیسی مکڑی کے جالے جیسی تیرتی ہوئی کوئی چیز نظر آئے یا مریض کی زبان سیاہ ہو جائے۔ ہونٹ خشک ہوں بخار بھی تیز ہو۔ یا نبض کی حرکت منشاری یا موجی یا چیونٹی کے رینگنے جیسی ہو۔ آنکھوں کی رگیں سبزی مائل ہو جائیں یہ تمام علامت بری ہیں۔

متوسط علامات: جن سے مرض کے انجام کے اچھے اور برے دونوں پہلو نکلیں۔ جیسے قے اور دست ہیں ان کی کثرت سے برے انجام کا پتہ چلتا ہے۔ مگر کبھی قے اور دست طبیعت کے قوی ہونے کی اور مرض کو دفع کر دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

پسینہ بحران کے ایام کے سوا دوسرے دنوں میں آئے اور یہ موت آنے کی دلیل ہے، اور کبھی مرض کے طویل ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔ خونی رنگ کا پیشاب آنا کبھی اچھی علامت میں یہ ہوتا ہے۔ کہ

مرض کا مادہ خارج ہو رہا ہے۔ کبھی گردے کے مرض کی علامت بھی یہ ہوتا ہے۔ مریض کبھی آنکھ کھول کر سوتا ہے یہ حالت کی خرابی کا اشارہ ہے۔ بعضے مریض مرض سے پہلے بھی آنکھیں کھول کر سونے کے عادی ہوتے ہیں۔ یہ عادت ہے۔ کبھی معدے کے درد سے مراق بطن (پیٹ کا پردہ) اوپر کی طرف کو پھیل جاتا ہے۔ مریض آنکھوں کے سامنے تصویریں اور بری اشیاء دیکھتا ہے۔ اس کے نیچے کا ہونٹ کانپتا ہے۔ تو یہ علامت ہے کہ اس کے پیٹ میں ورم ہے۔ یا مریض کو قے آنے والی ہے۔

پہلا باب

نوع رابع کا مقالہ یازدہم (گیارہواں مقالہ)

وجع الورک، وجع المفاصل، عرق النساء نقرس میں

ایک مضبوط عصب ریڑھ کی ہڈی سے نکل کر کولہوں سے گزرتا ہوا پاؤں کی انگلیوں تک جاتا ہے۔ مرض کی نوعیت کا تعین مریض کی حالت، عمر، طبیعت، غذا، حرارت، برودت کے اعتبار سے قائم کرنا چاہئے۔

نقرس کا مرض اکثر ان کو ہوتا ہے۔ جو آرام طلب، بسیار خور، پیٹ بھر کر جماع کرتے ہیں۔ یہ ماہ نیساں (اپریل) موسم گرما میں ہوتا ہے۔ چالیس دن دے کر کم ہو جاتا ہے۔

فاسد مادہ پاؤں کی طرف اترتا ہے۔ کیونکہ پاؤں سب سے نیچے ہیں۔ یہ فضلات جب زیادہ ہو جاتے ہیں۔ ان کو نکلنے کا راستہ نہیں ملتا تو ٹانگیں مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ یہ فضلات اگر جسم میں چلے جائیں تو دوسرے اعضاء بھی بیمار ہو جاتے ہیں۔

بقراط کا قول ہے۔ کمر اور پنڈلیوں میں برودت اور شدید خدر (سن) محسوس ہو اور اس کا مزاج بلغمی ہو تو یہ علامت ہے کہ اس کا مرض مزمن (دیر تک) رہے گا۔ وجع الورک (کولہوں کا درد) کے مریض کا مزاج بھی اگر بلغمی ہے تو اس کا مرض بھی مزمن ہو گا۔

عرق النساء (ران یا راگھن کا درد) صفراء کی خرابی یا دھوپ میں زیادہ رہنے سے ہوتا ہے۔ اس سے کولہوں کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ ردی اخلاط جب خون میں مل جائیں تو ان سے ران میں درد ہوتا ہے۔ یہی مادہ پھر انگلیوں میں چلا جاتا ہے۔ تو نقرس لاحق ہو جاتا ہے۔

ان شہروں یا آبادیوں میں جذام کا مرض کثرت سے ہوتا ہے۔ جن کا مزاج بارد و مرطوب ہوتا ہے، اور وہاں کی ہوا خراب ہوتی ہے۔ یہ بیماری جذام اکثر پنیر، دودھ، گائے کا گوشت، جنگلی بکرے کا گوشت، غلیظ غذا کے استعمال سے بھی ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا مریض بہت کم شفایاب ہوتا ہے۔ یہ علاج سب سے زیادہ مفید ہے کہ مرض کی شدت سے پہلے مریض کی فصد کھولیں اور اس کو تریاق اکبر، شیلثیا، ایارجات کبیرہ، آب افتیمون کے ساتھ کھلائیں۔ گندھک کی چشموں میں مریض کو غسل کرائیں۔ مریض کے سر پر جہاں دونوں جانب کی ہڈیاں ملتی ہیں اس کو داغ دینا مفید ہے۔

جالینوس ذکر کرتا ہے۔ ایک جذامی نے لاعلمی میں ایسی شراب پی لی۔ جس کے اندر سانپ مر کر گل سڑ گیا تھا۔ تو جذامی کئی دن تک اس کو پی کر بیہوش پڑا رہا۔ چند دن بعد اس کے جسم کی کھال گرنے لگی بال جھڑ گئے۔ نئی کھال آ گئی نئے بال اُگ آئے۔ اللہ نے اس کو مرض سے نجات دے دی۔

چوتھا باب

برص، خارش، گرمی دانے، خنازیر، سرطان، داد، گنج کے اسباب میں

خون کے فساد اور برودت کی وجہ سے برص ہو جاتا ہے۔ قوت ہاضمہ کی کمزوری غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنے سے جب قاصر ہو جاتی ہے۔ تو خون فاسد پیدا ہونے لگتا ہے، اور وہ تمام جسم میں پھیل جاتا ہے۔ فساد خون کا سبب اگر برودت اور بلغم ہے تو برص کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ خون کے فساد کا سبب اگر سودا ہے تو بہق اسود (کالی چھیپ) ہو جاتی ہے۔ خون کا فساد اگر غلیظ رطوبت کی وجہ سے ہے، اور اس میں حدت اور تیزی ہے تو خارش ہو جاتی ہے۔ اس میں اگر برودت اور غلظت ہے تو داد ہو جائیں گے۔ اگر غلیظ مادہ میں سودا مل جائے تو مسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس مادے میں اگر حدت زیادہ اور رطوبت کم ہے تو خشک داد پیدا ہوتے ہیں۔ جو متعفن اور فاسد رطوبت سے جوئیں پیدا ہو جاتی ہیں، اور تیز رقیق مادے سے گرمی دانے نکل آتے ہیں۔ ان کے اندر صفراء بھی مخلوط ہوتا ہے۔ جس خون میں سودا شامل ہو جائے اس کو بہق (کالی چھیپ) ہو جاتی ہے۔ معدے کے فاسد بخارات سے کلف (جھائیں) ہو جاتی ہے۔ یہ اکثر حاملہ عورتوں میں پیدا ہوتی ہے کیونکہ وہ ایام حمل میں ردی چیزیں کھاتی ہیں تو ان کے چہرے پر جھائیاں پڑ جاتی ہیں۔

برص کے اچھا ہونے کی یہ نشانی ہے۔ کہ برص کے داغ پر سوئی مارو تو اس کے اندر سے خون نکلے تو شفاء کی امید ہے۔ اگر خون نہ نکلے تو شفاء یابی کی امید نہیں ہے۔ خارش کبھی نہانا دھونا چھوڑنے

میل کچیل جسم پر جمنے سے ہو جاتی ہے۔ کبھی خراب ردی خوراک کھانے سے جس ردی فضلات کو طبیعت جلد کی جانب منتقل کر دیتی ہے تو خارش ہو جاتی ہے۔ اگر خارش کا سبب عفونت دم اور فساد خون ہو تو خارش تر ہوگی۔ اگر فضلات میں غلیظ نمکین بلغم شامل ہو جائے تو تیز سوزش کے ساتھ خارش ہوگی۔ خون کے فساد کی وجہ سے بچوں کے سر میں دانے اور بھوسی جیسی پیدا ہو جاتی ہے۔

خنازیر (کنٹھ مالا) بچوں میں اکثر ہوتا ہے۔ تو قابل علاج ہے۔ بچوں کو شفاء ہو جاتی ہے۔ مگر جوانوں کا علاج مشکل ہے۔ اس مرض کا سبب فاسد غذا اور مواد غیر منہضم ہوتا ہے۔ یہ عضو میں پہلے سخت ہوتا ہے بعد میں خنازیر یا سرطان یا داء الفیل کی شکل میں تبدیل ہوتا ہے یا بواسیر بن جاتا ہے۔ یہ امراض مادے کے فساد، غلظت مقدار برودت، حدت کے مطابق کم زیادہ ہوتے ہیں۔ سرطان کے بارے میں بقراط کے اقوال۔ سرطان لاعلاج مرض ہے۔ اس کے علاج سے جلد مرجاتا ہے۔ ورنہ طویل عرصے زندہ رہتا ہے۔ بقراط کا مطلب یہ ہے کہ سرطان کو داغنے یا جلانے سے سرطان کے مادہ کا اثر اعضائے رئیسہ تک چلا جاتا ہے، اور مریض مرجاتا ہے۔ سرطان اگر بدن کے اطراف جیسے ہاتھ، پاؤں میں ہو تو اس کو کاٹ سکتے ہیں تو مریض کو اور کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

پانچواں باب

برص، خارش، گرمی دانے، خنازیر، داد، گنج، فیل پاء کے علاج میں

نسخہ ضماد: برص، داد، گنج، سر کی جلد سے بھوسی جھڑنے کے لئے نسخہ گندھک آملہ سار، برادہ جست، تخم حلبہ کالی زیری ہر ایک ایک حصہ۔ برگ انجیر خشک، تخم سوسن، ہر ایک ایک چوتھائی ۱/۴ حصہ۔ ان کا سفوف بنا کر سرکہ میں ملا کر گاڑھا لیپ جیسا کر کے آگ پر گرم کر لیں اور اس کو شیشے کے برتن میں رکھ لیں۔ پہلے مریض کے جسم کے اس حصہ کو آب برگ مورد سے دھلائیں پھر اس پر اس ضماد کا لیپ کر دیں۔ مفید ہے۔

دیگر نسخہ ضماد: یہ برص، گنج، غدود کاٹنے، ناسور، مسوں کو کاٹنے کے لئے مفید ہے۔

نسخہ: تانبہ محرق (کشتہ) شیفرج، زرنیخ اصفر (مجی) بغیر بجھا چونا تمام ہم وزن۔

ترکیب: سب کا سفوف بنا کر بچہ کے پیشاب یا ترش سرکے میں ملا کر کھرل کریں پھر چار دن دھوپ میں رکھیں۔ اگر خشک ہو جائے تو بچہ کا پیشاب یا سرکہ اس میں ڈال دیں۔ پہلے اس جگہ کو سرکے یا پیشاب سے دھوئیں پھر اس ضماد کو اس جگہ لگائیں۔

برص کے سوا باقی امراض مذکورہ کے لئے فصد کھولنا مفید ہے، اور اسہال بھی فائدہ مند ہیں۔
خون میں فساد اگر صفراء کی وجہ سے ہے۔ تو ان گولیوں کو استعمال کرائیں۔
نسخہ: حبوب مصفیٰ خون صفراوی۔ ایارج فیقرا ایک مثقال سقمونیا ایک دانگ، غاریقون نصف مثقال، ہلیلہ زرد دو مثقال، ان کا سفوف بنا کر گولیاں بنالیں۔
خوراک: ایک مثقال گرم پانی سے ماء الجبن سے دیں۔
خون میں فساد اگر سودا کی وجہ سے ہے۔ تو ایارج فیقرا یا ایارج جالینوس یا مطبوخ افتیمون پلائیں۔
غذا: بکری کے بچہ کا گوشت، چڑیوں کا گوشت، بھوے میں پکا کر دیں، اور ہلکی غذا ہو۔ مرغ کے انڈے کی زردی دیں۔ پابندی سے مریض کو حمام کرائیں۔
خنازیر جو غلیظ مادہ حرارت سے خشک ہو جائے تو اس سے خنازیر (کنٹھ) مالا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج لطیف قاطع (کاٹنے والی) اکال (کھانے والی) دواؤں سے کریں۔ بیخ کشنیز کا باریک سفوف اس عورت کے دودھ میں ملائیں جس کے لڑکی پیدا ہوتی ہو وہ اس کو دودھ پلاتی ہو، اور خنازیر پر طلاء کریں اور برگ چقندر کا ضماد لگائیں۔ صبح و شام میں چند بار لگوائیں جب اس کی گلٹیاں گلنے لگیں تو ضماد کو نہ لگائیں سیاہ کپڑے کو سرکہ اور نمک میں بھگو کر زخم کو صاف صاف کریں اور گلٹیوں کو خصیۃ الثعلب سے رگڑوائیں، اور اصل السوس اور بیخ خبازی کو ان گلٹیوں پر لگوائیں۔ خارش۔ جرب (ترکھجلی) جوؤں والے مریض کو اسطیخیقون (ایک معجون کا نام ہے) یا ایارج فیقرا کھلائیں اور اکحل کی فصد کرائیں۔ مچھلی، املی وغیرہ تمام نمکین اور غلیظ چیزوں سے پرہیز کرائیں، اور مریض کو بار بار حمام میں داخل کرائیں۔ خارش اگر سر میں ہے تو کندس، زرنیخ احمر، زراوند طویل، مویز جبلی ہر ایک ایک حصہ، روغن صنوبر نصف حصہ۔ سب کا سفوف بنا کر بکری یا بھیڑ کے پتے میں ملا کر سر پر لگائیں۔ دواء کے استعمال سے ایک دن پہلے سر کو آب چقندر، بورہ ارمنی کو سرکہ میں ملا کر سر کو دھولائیں۔ یہ عمل خارش، جوؤں، سر سے بھوسی جھڑنے کے لئے مفید ہے۔
خارش اور زیادہ پسینہ آنے کے لئے عصارہ کرفس، عصارہ پودینہ نہری، روغن زیتون ہم وزن کو لیکر آگ پر پکائیں۔ پانی ختم ہو کر جب تیل رہ جائے تو اتار کر حمام لے جا کر جسم پر اس تیل کی مالش کرائیں۔ یا بورہ ارمنی کو سکنجبین میں ملا کر کھرل کریں۔ پھر جسم اور سر پر مالش کرائیں۔ گنج اور خارش کے لئے بیحد مفید ہے۔
مرہم، داد، سر کی پھنسی کے لئے نسخہ: گندھک آملہ سار، کسیس، پھٹکڑی، بادام تلخ، ہم وزن کو کھرل میں باریک سفوف بنا کر سرکہ میں ملا کر پھنسیوں پر لگائیں۔
دیگر مرہم: مازو چھید کے بغیر پانچ درہم، گائے کا پیشاب ایک سکرجہ، سرکہ ایک سکرجہ۔ سب کو ملا کر کھرل کر کے متاثر جگہ پر لگائیں۔ اللہ کے کرم سے یہ داد کو جڑ سے اکھاڑ کر ختم کر دے گا۔

گرمی دانوں کے لئے نسخہ: حب آلاس، گل سرخ کو پانی میں جوش دے کر پورے جسم کو دھلائیں۔ اس کے بعد صندل سفید، قدرے زعفران، قدرے مامیثا، کافور، کو عرق گلاب میں حل کرا کے جسم پر طلاء کی طرح لگوائیں۔

خارش (نسخہ): گندھک آملہ سار، تراب الزیبق (پارہ) زرنیخ سرخ، ہلیلہ، ہم ہم وزن۔ ذرارتح پانچ عدد۔

ترکیب: سب کا سفوف بنالیں۔ ذرارتح کو روغن زیتون میں بھون لیں پھر تمام اجزاء کو ملا کر مرہم بنالیں اور مقام ماؤف پر لگائیں اور دھوپ سے جسم کو سینکیں۔ غسل آفتابی کریں۔ گرمی دانوں کے لئے نسخہ دیگر پانی کو دھوپ میں گرم کر کے دانوں پر بہائیں، اور معتدل روغنوں سے جسم کی مالش کرائیں۔ یا حب الاس، گل سرخ خشک کو اُبال کر چھان کر پانی کو جسم پر بہائیں۔

شریٰ (پتی یا چھپاکی اچھلنا) شریٰ میں رات کو جسم میں خارش ہوتی ہے۔ گرمی دانوں میں دن کو خارش ہوتی ہے۔ شریٰ کے علاج کے لئے صبر مرکی بورہ ارمنی کے سفوف کو سرکے تلچھٹ اور شہد میں ملا کر جسم کو طلاء کرائیں۔

سرخ بادہ بچوں کے سر پر نکلتا ہے۔ بچے کے کان کے پیچھے کی رگ کاٹ کر اس کا خون سر پر لگائیں۔ یا تنور کی مٹی، روغن زیتون کو بچے کے پیشاب میں ملا کر سر پر لیپ کرائیں۔ یا گدھے کی لید کو جلا کر راکھ میں سرکہ ملا کر سر پر لگائیں۔ انشاء اللہ مفید ہے۔

چھٹا باب

ورم میں

آنکھ کی بیماریوں کے باب میں ورم کی بیماری کے اقسام اور اسباب کو میں نے تفصیل سے لکھا ہے۔ یہاں صرف اتنا کہنا ہے کہ مواد جس عضو کی طرف جاتا ہے تو اس عضو پر ورم ہو جاتا ہے۔ ورم حار کے سوا، کیونکہ یہ مواد کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ بعض اورام صلب سخت ہوتے ہیں بعض بارد بعض اورام ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں۔ رقیق خون مائل بصفراء اگر کسی جگہ جمع ہو جائے تو حمرہ (سرخ بادہ ہو جاتا ہے۔) خون غلیظ حار اگر جسم میں ہو جائے تو مریض کو چیچک نکل آئے گی۔ رقیق بلغم اگر کسی عضو میں آجائے تو ورم مسترخی ہو جاتا ہے۔ غلیظ بلغم اگر کسی عضو میں جمع ہو جائے تو اس جگہ غلیظ پیپ پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر سودا کسی عضو میں جمع ہو جائے تو سرطان یا اس جیسے اور اورام ہو جائیں گے۔ خلط صفراء سے ورم نہیں ہوتا کیونکہ اس کا قوام خفیف اور لطیف ہوتا ہے۔

ساتواں باب

ورم کی علامات میں

خون کے فساد کی وجہ سے اگر ورم ہے تو اس میں سرخی زیادہ ہو گی۔ درد کم ہو گا۔ اگر صفراء محرق خون میں مل جائے تو سخت درد ہو گا۔ اگر صفراء کا قوام خفیف ہونے کی وجہ سے درد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا ہے۔

اگر ورم کی جگہ سفیدی مائل نرم ہو درد بھی نہ ہو تو یہ ورم بلغمی ہو گا۔ ورم اگر سخت ہو اور مائل بسیاہی ہو تو خلط سودا کی وجہ سے ہے۔ جو ورم اچانک ظاہر ہو جسکے ظاہر میں ہو یا باطن میں ہو اس کی یہ وجوہات ہوں گی۔ (۱) کہ فاسد مادہ ورم کی جگہ پر جمع ہو گیا ہے۔ (۲) یا عضو میں چوٹ لگنے سے ورم ہو گیا ہے۔ (۳) یا موچ آنے سے ورم ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ خون اس جگہ رک گیا ہے، اور اس نے ورم کر دیا ہے۔ ان اسباب کے سوا اگر کسی جگہ ورم ہو گیا ہے تو اکثر وہ دیر سے اچھا ہوتا ہے۔

ورم یا پھوڑا بغل یا کہنی یا پنڈلی میں ہو تو وہ عموماً دیر سے اور مشکل سے اچھا ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے۔ بغل کی بناوٹ ڈھیلی نرم اور کہنی، پنڈلی میں حرکت زیادہ ہوتی ہے۔ اس بنا پر ورم اور زخم کو جلد صحتیاب ہونے میں مانع ہے۔

سب سے مہلک اور بدترین ورم پھیپھڑے، جگر، حلق کا ہے۔ اس سے کم مہلک وہ ورم ہے جو آنتوں یا مثانے میں ہوتا ہے۔

آٹھواں باب

ورم، آکلہ (گوشت خورہ زخم) آگ سے جلنا، چوٹ لگنے کے علاج میں

ورم اگر پھوڑے کی وجہ سے ہے۔ تو ورم تحلیل کرنے والی دوائیں دیں۔ ورم اگر کسی اندرونی بیماری کی وجہ سے ہے تو پہلے تحلیل کرنے والی دواؤں کا استعمال نہ کریں۔ کیونکہ ورم تو ان سے تحلیل ہو جائے گا مگر فضلات اس طرف آ جائیں گے۔ ایسے ہی ادویہ دافعہ کا استعمال بھی نہ کریں ممکن ہے فضلات ورم اعضاء رئیسہ کی طرف چلے جائیں گے۔ بہتر یہ ہے کہ بدن سے مادے کا استخراج بذریعہ فصد کیا

جائے۔ پھر ورم کی جگہ پر بقیہ فضلات کو دفع کرنے والی دوائیں لگائیں۔ تاکہ بقایا فضلات ختم ہو جائیں۔ وہ ان کو خشک کر دیں۔ یہ تدابیر ورم کے ابتدائی دور میں اختیار کریں۔ مگر انحطاط ورم میں تحلیل کرنے والی اور مرخی (نرم کرنے والی) دوائیں دے کر فضلات کو خارج کریں۔ ورم کی زیادتی اور انتہائی دور میں قابض اور فضلات کو خارج کرنے والی دواؤں سے علاج کریں۔

جو ورم خون اور صفراء کی آمیزش سے ہے اس کو جلد آرام آجاتا ہے۔ علاج اس کا فصد اور مرطوب دواؤں سے کریں۔ جیسے برگ عنب الثعلب صندل، آب برگ کاسنی، ان کا لیپ ورم کی جگہ پر لگائیں، اور معدے کو نرم کرنے والی دوائیں دیں جیسے مطبوخ خیار شنبر، ہلیلہ مویز منقی، آب تخم کاہو، قرطم، نبات سفید، درد اگر زیادہ ہو تو بارد اور قابض دواؤں سے سکون پہنچائیں۔ تاکہ مادہ ورم کی جگہ میں جمع نہ ہو سکے۔ جیسے گل ارمنی کو ٹھنڈے پانی میں حل کر کے اس میں روغن گل ملا کر ورم پر لیپ کریں۔ یا روغن گل اور عدس مسلم کو پیس کر ورم پر ضماد کریں۔

ورم کا سبب اگر غلیظ نمکین بلغم ہے تو اس کا علاج مادہ کو تحلیل کرنے والی دواؤں سے کریں۔ مواد کا اخراج مرہم دسل کے ذریعہ کریں۔ ورم اگر زیادہ سخت ہے داؤں سے تحلیل نہیں ہوگا۔ تو اس کا آپریشن کریں۔ ورم اگر کسی عضو رئیس کے نزدیک ہے۔ تو آپریشن نہ کریں۔ کیونکہ قوی امکان ہے کہ آپریشن کا درد و اثر عضو رئیس کو پہنچے گا۔ ورم اگر جگر و طحال کے قریب ہے تو اس کا علاج بذریعہ اسہال کریں۔ ورم اگر جسم کے بیرونی حصہ یا گردے میں ہے۔ تو اس کے لئے پیشاب آور ادویہ زیادہ مفید ہوں گی۔ ورم اگر آنکھ میں ہے۔ تو مرغ کے انڈے کی زردی کو عورت کے دودھ میں ملا کر آنکھ پر لیپ کرائیں۔ فائدہ مند ہے۔

ورم اگر خلط بلغم اور سودا سے ہے تو اسہال کرانا مفید ہوگا۔ آکلہ صفرا اور خون کی آمیزش سے ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ جس جگہ آکلہ ہوتا ہے۔ اپنے قرب وجوار کے جسم کو کھا جاتا ہے، اور اس جگہ کی ساخت اور اس کے مزاج کو خراب تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ اس کا علاج خیار شنبر سے اسہال لا کر کرنا مفید ہے، اور عصارۂ عنب الثعلب، گل ارمنی، گندھک آملہ سار، کو عرق گلاب سے پلائیں مفید ہے، اور آزش جو، ترنجبین، آب کشنیز سبز عرق بادیان، زعفران اس کے علاج میں فائدہ مند ہیں۔ ورم اگر خون کے فساد کی وجہ سے ہے تو اس کے لئے متعلقہ رگ کی فصد کھولنا فائدہ مند ہے۔ تاکہ خلط فاسد کی آمد منقطع ہو جائے۔ بقراط کا قول ہے۔ جس سے مادہ سرد ہو جائے اور پھوڑے میں پیپ نہ پڑنے کے لئے مرغ کے انڈے کی زردی کو ورم پر لگا کر اس پر کاغذ لگا دیں۔ اگر ورم کو پکانے کا ارادہ ہے۔ تو خمیر یا تخم جرجیر کو گھی میں پکا کر ورم پر ضماد کر دیں۔ ورم اگر خصیوں اور مقعد کے درمیان میں ہے اور پیپ پڑنے کا اندیشہ ہے۔ تو چاول کا آٹا پانی میں ملا کر ضماد کر دیں۔ سوکھنے کے بعد پھر ضماد اسی کا کر دیں۔

مرہم کا نسخہ: اللہ کے حکم سے یہ دوائی ورم، آگ سے جلنے اور سرخ بادہ کو فائدہ مند ہے۔

نسخہ: چونہ بقدر ضرورت لیکر پانی میں حل کر کے چھوڑ دو۔ جب چونہ تہ نشین ہو جائے تو پانی کو گرا دو اس

چونہ میں پھر پانی ڈال کر چونہ کو اس میں حل کر کے چھوڑ دو۔ جب چونہ نیچے بیٹھ جائے تو پانی کو گرا دو اور سات مرتبہ اسی طرح عمل کرو۔ آخری مرتبہ پانی گرانے کے بعد چونے کو خشک کر کے سفوف بنا کر مندرجہ ذیل ادویہ اس میں شامل کر لو۔ دوائیں چقندر تازہ چار اوقیہ، گندھک آملہ سار دو اوقیہ۔ موم مصفیٰ تین اوقیہ۔ روغن گل سات اوقیہ۔

ترکیب: موم کو روغن گل میں پگھلائیں۔ پھر چقندر کا پانی نکال کر کپڑے میں چھان کر موم کے اندر مع چونے کے سفوف کے ملالیں تو مرہم تیار ہو جائے گا۔

طریقہ استعمال: مرہم کو ورم حار، سرخ بادہ اور جلے ہوئے پر لگائیں۔ جب مرہم خشک ہو جاتے تو اتار کر دوبارہ مرہم لگائیں۔ بار بار لگائیں۔

دیگر: روغن گل، زردی بیضہ مرغ کو پھینٹ کر مقام ماؤف پر لگائیں۔ دیگر آب کاسنی، آرد جو، زردی بیضہ مرغ، روغن گل سب کو یکجا کھرل کر کے مقام ماؤف پر لگائیں۔

دیگر: آگ سے جلے ہوئے کو مفید ہے۔ سرکہ کی تلچھٹ، روغن گل، زردی بیضہ مرغ ان کو ملا کر مرہم بنا لیں اور جلی ہوئی جلی ہوئی جگہ پر لگائیں۔ (دیگر جلی ہوئی جگہ کو گندم کے خشک آٹے میں دبادیں جب تک جلن ختم نہ ہو آٹے میں دبا رکھیں۔ آزمودہ بیحد مفید ہے۔)

ورم یا سرخ بادہ اگر جسم کے بالائی حصہ میں ہے تو ٹانگوں کو کس کر باندھ کر خوب زور سے دباؤ۔ ورم اگر ٹانگوں میں ہے تو جسم کے بالائی اعضاء کو دباؤ تاکہ مادہ اوپر کی طرف آ جائے، اور معتدل دواؤں سے ورم کا علاج کریں۔ کیونکہ زیادہ حاد اور یابس دوائیں اپنی حرارت اور یبوست سے لطیف مادی کو خشک کر کے ورم کی سختی کو زیادہ بڑھا دیں گی۔ اسی طرح بارد اور یابس دوائیں بھی ورم میں سختی پیدا کر دیں گی۔ تو حکماء برودت اور یبوست میں معتدل اودیات سے علاج کریں۔ جیسے میعہ سائلہ، مقل، اشق، بچھڑے کی ہڈی کا گودا، بکری کی چربی وغیرہ۔

کان، رحم اور دوسرے اعضاء کے ورم کی سختی کو دور کرنے والا مرہم۔

نسخہ: موم، رال، گائے کی چربی، زفت ہم وزن کو پگھلا کر مرہم بنا کر صبح و شام ورم پر لگائیں۔ سواری سے گرنے والے کی چوٹ اور کوڑے کی چوٹ کے لئے۔

نسخہ: مومیائی، روغن چنبیلی، سداب جبلی کے ساتھ، یا آرد نخود، مومیائی کے ساتھ، یا ریوند چینی، مجیٹھ لک کے ساتھ۔ ان میں سے کسی ایک کو ایک مثقال لیکر شراب کے ساتھ پلائیں، اور ملین حقنہ کرائیں اور چوٹ کے اوپر، چرائتہ، مرکی مصطگی، ہم وزن کو ملا کر لیپ کرائیں۔ مفید ہے۔

نواں باب

پھوڑا، ماسخورہ، زخم، طاعون کے علاج میں

حکیم بقراط کا قول ہے۔ خشک پھوڑا صحیح جسم کے نزدیک ہے۔ تر پھوڑا جس میں سے رطوبت نکلتی ہے بیمار جسم کے نزدیک ہے۔ پھوڑے کا چاروں جانب سرخی ہوتی ہے۔ جب تک سرخی رہے گی پھوڑا صحیح نہیں ہوگا۔ اگر سرخی کے ساتھ تعفن بھی ہے تو پھوڑا بھی متعفن ہو جائیں گا۔ پھوڑے کا مادہ خارج ہونے سے وہ جگہ ہلکی اور خشک ہو جاتی ہے۔ تو مادہ کو خارج کرنا بہتر ہے۔ پھوڑے سے اگر پیپ بہتی ہے تو پہلے اس کو خشک کرو۔ ورم اگر حار ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو۔ پھوڑے کو اگر دھونے کی ضرورت پڑے تو شراب یا سرکہ سے دھوؤ۔ جیسے آنکھ تنقیہ سر کے بغیر اچھی نہیں ہوتی اور سر کا تنقیہ جسم کے تنقیہ کے بغیر نہیں ہوتا۔ تو پھوڑے کو خشک کرنے کے لئے مادہ کا تنقیہ ضروری ہے۔ پہلے تلیین معد کریں اور ہر موسم میں روغن زیتون سے علاج کریں۔ بقراط کا قول ہے۔ جس مریض کے سر میں پھوڑا ہے۔ اس کو چوتھے یا ساتویں یا گیارہویں دن بخار آنا بری علامت ہے۔ پھوڑا اگر غلیظ یا خشک ہے اور اس کا آپریشن ضروری ہے۔ تو پھوڑے کے چاروں طرف یا نیم گولائی سے عضو کی لمبائی میں آپریشن کریں کہ مادہ اس کا دوسری طرف چلا جائے۔ مادہ مرض اگر لیسدار ہے تو اس عضو کے نزدیک والے عضو کا علاج تنقیہ کرنے والی داؤں سے کریں۔ کیونکہ تنقیہ کے بعد مادہ اس عضو کی طرف منجذب ہو جاتا ہے۔ پھوڑے کا رنگ سرخ یا بنفشی یا سیاہ ہے تو اس کے چاروں طرف پچھنے لگوا کر ناقص خون نکال دو۔

پھوڑا اگر جسم کے ظاہر میں ہے تو اس کا علاج، زنگار، نحاس محرق، تانبے کا میل، لوہے کا میل، مردار سنگ، سفیدہ وغیرہ سے کیا جائے۔ اندرونی اعضاء کے زخموں کو مندمل کرنے والی دوائیں یہ ہیں کہ مریض قابض لیسدار اور منقی مادہ غذا کھائے اور وہ اندر کے اعضاء کو نقصان دہ نہ ہوں۔ جیسے شہد، چنار، انار کا چھلکا، مازو گل مختوم، اقاقیا، عصارہ گل سرخ ان میں سے کسی ایک کو سفرجل یا شاخ انگور یا شاخ مورد تازہ میں پکا کر کھائیں۔

زخم اگر معدے یا پھیپھڑے یا مثانے میں ہے تو قابض ادویات کے ساتھ ان دواؤں کو شامل کرو جو مرض کے مادہ کو اس عضو سے خارج کردیں۔ جیسے شہد ہے۔ جالینوس کا قول ہے۔ کہ میں نے دبیلہ (ریم دار ورم یا پھوڑا) کا علاج شہد سے کیا کہ مریض کو شہد پلایا تو مادہ مرض کھانسی سے خارج ہو گیا ہے۔ آکلہ (ماسخورہ) صفراء کی وجہ سے ہوتا ہے اس لئے وہ جس جگہ ہوتا ہے اپنے چاروں طرف زخم اور آبلے ڈال دیتا ہے اور اس جگہ کے گوشت اور کھال کو اپنی گرمی اور تیزی کی وجہ سے کھا جاتا ہے۔ تو آکلہ جس جگہ ہو وہاں کے مرے ہوئے گوشت کو کاٹ کر اور کھال کر کھرچ کر صرف کرنا ضروری ہے تاکہ اس جگہ

سے مادہ کا تعلق ختم ہو جائے۔
مرہم ابو مجن: یہ زخم کو بہت جلد مندمل کر دیتا ہے بہت مفید ہے۔
نسخہ: زنگار ایک حصہ، دم الاخوین میں حصہ، انزروت تین حصہ، مرتین حصہ۔ ان کا سفوف بنا کر زخم پر چھڑکیں اس پر سوتی کپڑے کو پانی میں تر کر کے زخم پر رکھیں۔ زخم کی صحت تک سفوف اور کپڑے کا استعمال جاری رکھیں۔
گلٹیوں کو تحلیل: زخم کو خشک اور گوشت پیدا کرتا ہے۔
نسخہ: انزروت، صبر، شیاف، مامیثا ہم وزن کا سفوف بنا کر صبح و شام زخم پر چھڑک کر سوتی کپڑے سے پٹی کر دیں۔
نسخہ دیگر: یہ دیگر یہ بھی سابق صفات کا حامل ہے۔
نسخہ: کندر، انزروت ہر ایک ایک حصہ، اشق مامیثا ہر ایک دو حصہ، دم الاخوین، گلنار ہر ایک نصف حصہ ان کا سفوف بھی زخم پر چھڑکیں۔

طاعون

ہوا میں فساد پیدا ہونے کی وجہ سے طاعون ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ پوری آبادی میں پھیل جاتا ہے۔

ایک روایت ہے۔ حکیم بقراط کے وقت سوڈان کے علاقے میں طاعون کی وباء پھیل گئی۔ وباء کے اثرات ہوا میں سرایت کر جاتے ہیں تو وہ زہریلے اثرات اس علاقے سے دوسرے علاقوں میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ تو یہ وباء پھیلتے پھیلتے شہر بقراط تک چلی گئی۔ تو بقراط نے اپنے شہر کے لوگوں کو جمع کر کے کہا کہ خوشبودار پودے اور تیل جمع کرو اور ان کو شہر اور آبادی کے کناروں پر رکھ کر سلگاؤ اس کی دھونی آبادی کو دو۔ ایسا کرنے سے ہوا کا زہریلا اثر ختم ہو گیا علاقے کی ہوا معتدل ہو گئی، اور آدمی اللہ کے حکم اور فضل سے وبائی امراض سے محفوظ ہو گئے۔ تو لوگوں پر بقراط کی حکمت اور قابلیت کا اظہار ہوا۔

بقراط کا قول ہے۔ طاعونی گلٹیوں کو داغنا مفید ہے۔ یا گائے کا پرانا گھی گرم کر کے گلٹیوں پر لگائیں، اور مرہم رسل کو لگائیں۔ قروح خبیثہ و آکلہ کے لئے مفید نسخہ۔ قرطاس محرق تیس درہم۔ چونا بغیر بجھا ایک اوقیہ۔ دونوں کا سفوف بنالیں۔ زرنیخ اصفر، زرنیخ احمر ہر ایک ایک اوقیہ کو اور سفوف کو سرکہ میں یا آب اسپغول تازہ میں گوندھ کر ٹکیاں بنالیں اور خشک کر لیں بوقت ضرورت ایک ٹکیہ کو پیس کر زخم پر چھڑکیں۔

قرص اندروفیس۔ یہ اللہ کے حکم سے ناسور احلیل قروح خبیثہ آکلہ کے لئے مفید ہیں۔
نسخہ: نحاس محرق، کندر، شب یمانی ہر ایک ایک جز، ہالون، قشر انار، زاج اصفر، زاج سفید۔ ہر ایک دو جز۔ سب کا سفوف بنا کر شراب میں گوندھ کر ٹکیاں بنا کر رکھ لیں۔ بوقت ضرورت ایک ٹکیہ کو پیس کر زخم پر

چھڑکیں۔

ہڈی ٹوٹنے کا علاج: جسم کا کوئی حصہ اگر ٹوٹ جائے یا دب جائے تو اس کے لئے اسہال فائدہ مند ہوتے ہیں۔

بقراط کا قول ہے۔ ناک ٹوٹ جائے تو اس کا زخم دس دن میں بھرتا ہے۔ پسلی ٹوٹنے کا زخم بیس دن میں بھرتا ہے۔ کہنی ٹوٹنے کا زخم چالیس دن میں درست ہوتا ہے۔ ران پچاس دن میں درست ہو جاتی ہے۔ بارد مزاج کے آدمی کی ہڈی یابس مزاج والے کے مقابلے میں جلد جڑ جاتی ہے۔

زخم بھرنے کا مرہم: سوتی کپڑے کے ٹکڑے کو کوٹ کر سرمہ کی طرح باریک سفوف بنالو، اور روغن زیتون میں بیروزہ ریٹھے کی برابر ڈال کر لوہے کے برتن میں پگھلاؤ جب وہ پگھل جائے تو اس میں کپڑے کے سفوف کو ڈال کر اچھی طرح پھینٹو کہ وہ مرہم کی مثل ہو جائے۔ تو اس کو زخم پر لگا کر پٹی باندھ دو۔ بہت جلد زخم کو بھر دیتا ہے۔ مفید و مجرب ہے۔

خون روکنے کے لئے: تنہا پھٹکڑی کا سفوف، یا چھالیہ کا سفوف اور پھٹکڑی کا سفوف ملا کر کٹی ہوئی جگہ چھڑکو خون فوراً بند ہو گا۔

موچ کے لئے: موچ کی جگہ پر کھجور، دنبہ کی چکی، چربی کی مالش کریں۔ بے حد مفید ہے۔

دسواں باب

تشریح ابدان میں

اعلان امراض کے اختتام پر یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ حکیم جالینوس کی کتاب اعضاء جسمانی سے جسم کے کچھ اعضائے بیان کردہ کو میں اختصار سے بیان کروں گا۔

جالینوس کا قول ہے۔ جو آدمی انسانی جسم کی حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہے۔ وہ بندر کو ما کو اس کی کھال اتارے گا تو بندر کا جسم انسان کے جسم کی طرح ہو گا۔

جالینوس کا قول ہے۔ ہڈیوں کے سر میں پانچ جوڑ ہیں۔ جبڑے کی ہڈیوں میں سترہ جوڑ ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی کے چوبیس مہرے جوڑ ہیں۔ سات گردن میں۔ بارہ دونوں شانوں کے درمیاں ہیں۔ پانچ کمر میں ہیں۔ پسلیاں بارہ ہوتی ہیں ہر پسلی ایک مہرے کے ساتھ منسلک و معلق ہوتی ہے۔ خاص سینے کی سات پسلیاں ہیں ہر پسلی مہرے سے معلق ہے۔ ہاتھ کی ہتھیلی چار ہڈیوں سے مرکب ہے۔ ان کے اندر گودا نہیں ہوتا۔ ہر انگلی میں تین ہڈی ہیں۔ کہنی کے اوپر بازو میں صرف ایک ہڈی ہے۔ کلائی کہنی کے نیچے سے ہتھیلی تک دو ہڈیاں ہیں۔ جن کو زند کہا جاتا ہے۔ ایک زند اسفل دوسری زند اعلیٰ۔ مہروں میں کچھ مہرے دائرے کی شکل کے ہوتے ہیں اور کچھ نصف دائرے کی شکل کے ہوتے ہیں۔ ران کے اندر صرف ایک ہڈی

ہے۔ پنڈلی میں دو ہڈی ہوتی ہیں۔

گیارھواں باب

عضلات کی تعداد میں

سر اور گردن کو چھ عضلات حرکت دیتے ہیں۔ دونوں ہونٹوں کو چار عضلات حرکت دیتے ہیں۔ ناک اور گال کے درمیان چھوٹے دو عضلے ہیں۔ آنکھ کو حرکت دینے والے چھ عضلات ہیں۔ نیچے کے جبڑے کے لئے چار عضلات ہیں۔ دونوں کندھوں کو حرکت دینے کے لئے چھ عضلات ہیں۔ زبان کو چار عضلات متحرک رکھتے ہیں۔ سینہ کو ایک عضلہ حرکت دیتا ہے۔ گیارہ عضلات شانے کو حرکت دیتے ہیں۔ انگلیوں کو پانچ عضلات حرکت دیتے ہیں۔ پسلیوں کو مع سینے کے بائیس عضلات حرکت دیتے ہیں۔ پیٹ کے اطراف میں چار عضلے ہیں۔ کمر میں دو عضلے ہوتے ہیں۔ گھٹنے کو نو عضلات حرکت دیتے ہیں۔ پنڈلی کو چودہ عضلات سے حرکت ہوتی ہے۔ سات عضلات اگلی جانب سات پچھلی جانب ہوتے ہیں۔ خصیوں میں دو عضلے ہوتے ہیں۔ ذکر میں سات عضلات ہوتے ہیں۔ جسم میں ان کے علاوہ عضلات اور بھی ہوتے ہیں۔ اس باب میں میں نے اختصار سے کام لیا ہے۔ تمام عضلات کو احاطہ نہیں کیا ہے۔

بارھواں باب

اعصاب کی تعداد میں

بعض اعصاب انسان اور حیوانات میں مشترک ہیں۔ بعض صرف انسان اور بندر میں ہوتے ہیں۔ عصب دماغ سے نکلتے ہیں۔ ایک دماغ کے داہنی طرف سے دوسرا دماغ کے بائیں طرف سے نکل کر دونوں آنکھوں کے تنگ سوراخ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ان اعصاب کی آنکھ میں اگر عجیب و غریب تقسیم ہوتی جس پر بغیر دیکھے یقین نہیں آ سکتا۔ جو عصب آنکھ میں داخل ہوتا ہے وہ آنکھ کے طول و عرض میں دائرہ فلک کی طرح رطوبت جاذبہ کے چاروں طرف گولائی میں پھیلتا ہے۔ پھر دوسرا عصب آنکھ کو حرکت دینے والے عضلات کی طرف آتا ہے۔ عصب کا تیسرا جوڑا دماغ کے نیچے سے آتا ہے۔ یہ انتہائی نرم ہوتا ہے۔ پھر عصب کا چوتھا جوڑا دماغ سے نکلتا ہے۔ تیسرا جوڑ تالو کے قریب سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر پانچواں جوڑا نکلتا ہے یہ دونوں ایک جگہ سے نہیں نکلتے ان کے نکلنے کے مقامات جدا ہیں۔ چھٹا اور ساتواں جوڑا

زبان اور تالو کی سمت جاتے ہیں۔ ایک بات قابل غور ہے کہ کوئی عصب طاق (ایک) نہیں بلکہ سب جوڑے جوڑے ہیں۔ یہ سب دماغ سے نکلتے ہیں۔ ایک جوڑا عصب کا کندھے سے نکلتا ہے جو مہرے میں باریک سوراخ کرتا ہوا کندھے کی دونوں اطراف سے گزر جاتا ہے۔ دوسرا جوڑا جسم کے پچھلی جانب جاتا ہے۔ پھر لوٹ کر جسم کے اگلے حصہ کی طرف آ جاتا ہے۔ دوسرے اور تیسرے مہرے سے عصب کا دوسرا تیسرا جوڑا نکلتا ہے۔ کچھ عضلات کی طرف بعض کان کی طرف جاتے ہیں۔ چوتھے مہرے سے عصب کا چوتھا جوڑا پانچویں سے پانچواں جوڑا، چھٹے سے چھٹا جوڑا ساتویں سے ساتواں جوڑا۔ آٹھویں مہرے سے آٹھواں جوڑا نکلتا ہے۔ سینے کے مہروں سے ایک عصب نکلتا ہے اور درمیانی پسلی کے درمیان سے بھی ایک عصب نکلتا ہے۔

تیرھواں باب

عروق کی تعداد میں

جالینوس کا قول ہے۔ جسم میں رگوں کو وہی مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ جو درخت میں ریشوں کو حاصل ہوتا ہے۔

جیسے درخت میں ریشے جڑیں ہیں اور اُوپر شاخیں ہوتی ہیں۔ بالکل ایسے ہی جسم میں رگیں ہیں۔ بڑی جوف دار رگیں درخت کے تنے کی مثل ہیں۔ معدے کے اندر سے ایک رگ نکل کر جگر تک جاتی ہے۔ بطن (پیٹ) کے بائیں طرف بال کی مثل باریک رگیں طحال تک چلی جاتی ہے پھر معدے کی طرف واپس آتی ہیں۔

ایک بڑی رگ جگر سے نکلتی ہے (ورید نامی) اس کی معرفت خون دل کو اور جسم کے تمام حصوں کو جاتا ہے۔ اس رگ کی شاخیں بہت زیادہ ہیں۔ جو خون کو جسم کے بالائی و زیریں حصے میں لے جاتی ہیں۔ اسی جگہ ایک رگ ہے جو دل کے داہنی طرف سے گزر کر پھیپھڑے میں پہنچتی ہے۔ وہاں پر اس کی بہت شاخیں ہیں۔

چھوٹی چھوٹی رگیں گردن سے نکلتی ہیں ان میں سے کچھ سینے کی طرف کچھ بغل کی طرف جاتی ہیں۔ پھر بغل سے ایک رگ نکل کر ہاتھ کو جاتی ہے اور ہاتھ میں جا کر اس کی چند شاخیں ہو جاتی ہیں۔ ایک شاخ بازو کے اندر جا کر اس پر لپٹ جاتی ہے، اور ایک شاخ بازو کے وسط میں چلی جاتی ہے۔ بغل سے دوسری ایک رگ اور نکلتی ہے۔ ہنسلی کی ہڈی کے قریب سے ایک نکلتی ہے۔ یہ تمام رگوں میں سے کچھ رگیں کہنی کی طرف آتی ہیں۔ ان تمام رگوں سے ایک بڑی رگ بن جاتی ہے۔ جو کلائی کی رگوں میں سب سے زیادہ بڑی ہوتی ہیں۔ قیفال اس رگ سے چھوٹی رگ ہے۔ بغل سے نکلنے والی رگ کو باسلیق کہتے

ہیں۔ حکیم جالینوس کا قول ہے۔ دل سے دو رگیں نکلتی ہیں۔ جو تمام جسم کو احاطہ کرتی ہیں۔
اس کی کچھ شاخیں بالائی حصہ سر کی طرف جاتی ہیں کچھ جسم کے زیریں حصہ کی طرف جاتی ہیں۔

دل سے ایک رگ پھیپھڑے میں جاتی ہے وہاں اس کی بہت سی شاخیں ہو جاتی ہیں۔ انہیں رگوں سے آدمی سانس لیتا ہے اور تنفس کا عمل جاری رہتا ہے۔

جالینوس کا قول ہے۔ گردن کی طرف چار رگیں جاتی ہیں۔ جو گردوں کے قریب جا کر منقسم ہو کر دو گردن کے ظاہر اور دو باطن کی طرف چلی جاتی ہیں، اور دو رگیں دماغ کی طرف سر کی ہڈی کے جوڑوں میں چلی جاتی ہیں۔ دماغ میں چھوٹی چھوٹی رگیں بہت سی پیدا ہوتی ہیں۔ جیسے درخت میں چھوٹی چھوٹی رگیں ہوتی ہیں۔ میں نے کتاب التشریح سے مختصریہ بیان لیا ہے۔ انشاء اللہ اس کے بعد فصد اور اس کے فوائد کا ذکر کروں گا۔

پہلا باب

نوع رابع کا مقالہ دوازدھم (بارہواں مقالہ)

فصد کھولنے میں

جگر سے نکلنے والی رگوں میں فصد کھولتے ہیں ان کو ورید کہتے ہیں۔ جو رگیں دل سے نکلتی ہیں ان کو شریان کہتے ہیں۔ دل سے نکلنے والی رگوں میں خون کے ساتھ باد نسیم (آکسیجن) کی مقدار زیادہ ہوتی ہے تو شریان کا خون ہوا (آکسیجن) کی وجہ سے بند نہیں ہوتا۔ خون خارج ہوتا رہتا ہے۔ تو شریان کی فصد نہیں کھولتے۔

خون نکالنے کے اصول: تین ہیں۔ (۱) کھال کے نیچے کا خون نکالنا ہو تو پچھنے لگوائیں۔ (۲) اگر زیادہ نیچے کا خون نکالنا ہو تو جونک لگوائیں۔ (۳) اگر بہت زیادہ گہرائی کا خون نکالنا ہو تو ورید کی فصد کھلوائیں۔

فصد کس کی کھولنی مناسب ہے۔ عمر ادھیڑ ہو۔ رنگ گندمی ہو۔ اگر سفید ہو تو سرخی مائل ہو۔ اس کی وریدیں کشادہ چوڑی ہوں۔ جسم پر بال کافی ہوں۔ تو ان کی فصد کھولی جاتی ہے، اور جو ان اوصاف کے مالک نہوں تو ان کی فصد نہیں کھولنی چاہئے جیسے چھوٹے بچے، بوڑھے، عورتیں زرد رنگ چہرے والے، کمزور جسم والے۔ جسم پر زیادہ چربی والے، جسم پر بال نہ ہوں۔ ان کی وریدیں تنگ باریک پتلی ہوں۔ ان کی فصد نہ کھولیں یہ کمزور ہو جائیں گے۔ اگر ان کا خون نکالنا ضروری ہو تو پچھنے لگانا کافی ہیں۔

فصد کس وقت کھولنی مناسب ہے۔ فصد اس وقت کھولیں جب موسم سرد خشک یا گرم خشک نہ ہو۔ گرم

مزاج آدمی کی فصد دن کو علی الصبح کھولیں۔ فصد کھولنے کے وقت مریض تھکا ہوا نہ ہو۔ پیٹ بھرا ہوا نہ ہو۔

مرطوب مزاج آدمی کی فصد اس وقت کھولیں جب دن کافی چڑھا چکا ہو۔ فصد کھولتے وقت اگر خون رقیق و پتلا ہے تو خون تھوڑا نکالو۔ تا کہ خون کا قوام صاف ہو جائے۔

دوسرا باب

ہر رگ کا محل وقوع اور ہر رگ کی فصد کے مختلف فوائد میں

کہنی کے باطنی حصے میں تین رگیں ہیں جن کے یہ نام ہیں۔ (۱) اکحل یہ رگ کہنی کے باطنی حصہ میں گہرائی پر ہے۔
قیفال: یہ رگ اکحل ہے اوپر کلائی کے ظاہر سے متصل کندھے سے آتی ہے۔ (۳) باسلیق۔ یہ رگ اکحل سے نیچے کہنی کے باطن کی طرف بغل سے آتی ہے۔ جسم کی جملہ بیماریوں کے لئے اکحل کی فصد کھولنا مفید ہے۔ قیفال کی فصد کھونا سر، گردن، پیٹھ کے دردوں کے لئے مفید ہے۔ باسلیق کی فصد خون کے ہیجان کو روکنے کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ باسلیق کی فصد میں دل اور جگر دونوں کا خون خارج ہوتا ہے۔
دو رگیں ہتھیلی کے ظاہر میں ہیں۔ ایک داہنے ہاتھ میں شہادت کی انگلی اور درمیان کی انگلی کے درمیاں میں ہے۔ اس کی فصد جگر کے ورم اور حجاب حاجز کے ورم کو دور کرنے کے لئے مفید ہے۔ دوسری بائیں ہاتھ میں چھنگلیا اور اس کے ساتھ والی انگلی کے درمیان میں ہے اس کی فصد ورم طحال (تلی) کے لئے مفید ہے۔ دونوں آنکھوں کے درمیاں کی رگ میں فصد کھولنا ثقل چشم کے لئے مفید ہیں
کان کے عقب کی رگ میں فصد کھولنے سے کان کے زخم کو فائدہ ہوتا ہے۔ ناک کے قریب کی رگ میں فصد کھولنے سے آنکھ کی خارش کو فائدہ ہوتا ہے۔ مگر اس کی فصد خطرناک ہے۔ اگر فصد کھولنے والے سے غلطی ہو گئی تو آنکھ میں سرخی قائم ہو جائے گی۔
دونوں جبڑوں کے اندر چار رگیں ہیں۔ اس میں فصد سے مسوڑھے نرم سے سخت اور دانت ہلنے سے رک جاتے ہیں۔
ایک رگ زبان کے نیچے ہے اس کو ضفدع کہتے ہیں۔ اس کی فصد سے زبان کی لکنت دور ہو جاتی ہے۔

صافین کی فصد احتباس طمث (حیض کی بندش) معدے۔ ران کے زخموں کے لئے مفید ہے۔
مرض مستحکم ہونے سے پہلے فصد کھولی جائے، اور اس طرح کھولی جائے کہ خون عضو ماؤف سے عضو مقابل کی طرف منتقل ہو، اور خون اوپر سے نیچے کو آئے، اور اعضائے رئیسہ کی جانب نہ جائے۔

مرض اگر مستحکم ہو چکا ہے تو اس کو منتقل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ اس بیمار عضو میں فصد کھولیں۔ کیونکہ مستحکم مرض کو اس کی جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا ناممکن ہے۔

فصد کھولنے والے سے اگر غلطی ہو گئی ہے۔ خون رک نہیں رہا ہے۔ اس رگ کو درمیان سے کاٹ کر داغ دیں۔ داغنے کا عمل اس وقت کریں جب دل کی کوئی رگ کٹ گئی ہو۔ اگر کٹنے والی رگ دل کی نہیں جگر کی ہے۔ تو خون بند کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اس رگ میں اوپر یا فصد کے نیچے موقع کے مطابق اور فصد کھولیں، اور قابض دوائیں لگائیں اور اس پر پٹی کر دیں۔ دواؤں کا ذکر میں نے نکسیر کے باب میں کیا ہے۔

تیسرا باب

حجامت میں

سر کی چوٹی کے گول گڑھے میں پچھنے لگانا قیفال کی فصد کرنے کے برابر ہیں۔ گردن کے دونوں پہلو میں پچھنے لگانا باسلیق کی فصد کرنے کے برابر ہیں۔ کیونکہ قیفال اور باسلیق سینہ اور پھیپھڑے سے خون حاصل کرتی ہیں۔ شانے پر پچھنے لگانا اکحل کی فصد کرنے کے برابر ہے۔ پردوں پر پچھنے لگانا صافین کی فصد کھولنے کے برابر ہے۔ پہلو پر پچھنے لگانا ٹوٹی پسلی کے لئے مفید ہے۔ یہ پسلی کے مواد کو جذب کرکے خارج کرتا ہے۔ ناف پر گلاس لگانا ریح غلیظ کو خارج کرنے کے لئے مفید ہے۔ جو ناف کی جگہ جمع ہو جاتی ہے۔ مقعد پر پچھنے لگانا مقعد کے ناسور کو فائدہ مند ہے۔

چوتھا باب

اسہال کے قوانین اور طریقہ کار میں

شدید گرمی اور شدید سردی کے موسم میں مسہل دواء کو استعمال نہ کریں۔ ستارہ کلب الجبار (شعریٰ) کے طلوع سے چالیس دن پہلے اور چالیس دن بعد تک دست لانے والی دواؤں کا استعمال ممنوع ہے۔ اس کے طلوع سے چالیس دن قبل سخت گرمی اور طلوع کے چالیس دن بعد سخت سردی ہو جاتی ہے۔

مسہل دواء کھانے کی مقدار: خوراک مریض کی طاقت کے مطابق دینی چاہئے۔ تاکہ مریض کے جسم

سے فضلات کا کما حقہ، اخراج ہو جائے۔ جن کا جسم میں غلبہ ہے۔ جس مریض کا جسم قوی ہوگا۔ اس میں فضلات بھی زیادہ ہوں گے تو اس کو زیادہ اسہال لانے والی دوائیں کھانی چاہئیں۔ تاکہ فضلات ایک مرتبہ ہی خارج ہو جائیں۔ اگر مریض کمزور ہے اور اس میں فضلات زیادہ ہیں تو اس کو زیادہ طاقتور اسہال کی دواء نہ دیں بلکہ چند مرتبہ تھوڑی تھوڑی دیں تاکہ فضلات کی تھوڑی تھوڑی مقدار خارج ہوتی رہے۔ مریض کا جسم بھی کمزور نہ ہو اور فضلات بھی خارج ہو جائیں۔ مریض اگر کمزور ہے اور اس کے جسم میں فضلات کی مقدار بھی کم ہے تو اس کو سال میں صرف ایک دفعہ مسہل دواء کھانی چاہیئے۔ بار بار نہ کھائے۔ گرم ممالک میں اسہال کی دواء تھوڑی مقدار میں استعمال کرنی چاہیئے۔ کیونکہ گرم ممالک کی حرارت خود بدن کے فضلات تحلیل کرتی ہے۔ اگر کوئی مقامی اور موسمی گرمی کے باوجود گرم مسہل دوائیں کھائے گا تو اس کا جسم کمزور اور لاغر ہو جائے گا۔ وہ اپنی تباہی کے اسباب خود مہیا کرنے والا ہوگا۔

اسہال کی دوائی کی

مقدار سرد (ملکوں) میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ برودت جسم کے اندر فضلات زیادہ جمع کر دیتی ہے، اور معتدل مزاج ممالک میں اسہال کی دوائی کے استعمال میں اعتدال سے کام لیں، اور اسہال لینے سے دو دن پہلے اور دو دن بعد تک۔

ثقیل غذا: تھکن والے کام، جماع سے پرہیز ضروری ہے۔ گرم مصالحہ اور سرکہ سے تیار کیا ہوا بھنے گوشت کا شوربہ تھوڑا تھوڑا استعمال کریں۔ مسہل کی دوائی پینے کے بعد چہل قدمی کریں۔ کچھ دور تک ٹہلیں۔ فوراً نہ سو جائیں۔ سونے سے نیند دواء کو ہضم کر دے گی۔ دواء کے دست لانے والی قوت کو ختم کر دیتی ہے۔ اسہال اگر زیادہ آ جائیں تو انار دانہ کو لطیف یخنی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ معدے اور سر میں اگر فضلات کی کثرت ہے تو بڑے سائز و حجم کی دست آور گولیاں دیں تاکہ معدے میں دیر تک ٹھہریں۔ فضلات کو خارج کر سکیں، اور ان گولیوں کی مسہل دینے والی قوت دماغ تک جا سکے وہاں کے فضلات بھی خارج ہوں۔ اگر اخراج فضلات صرف جسم سے مقصود ہے۔ تو گولیاں چھوٹے سائز کی ہوں تاکہ مجاری بدن میں جلد نفوذ کر جائیں۔ جس کے مزاج میں بلغم کا غلبہ ہو۔ اسے مسہل دواء لینے کے بعد ہالون مغسول اور زیتون کو گرم پانی کے ساتھ دیں۔ اگر مریض کے مزاج میں صفراء کا غلبہ ہے تو اس کو اسہال کے بعد اسپغول روغن بنفشہ، شکر طبرزد کے ساتھ کھلائیں۔ دست آنے کے بعد گل ارمنی کو آب انار شیریں کے ساتھ کھانے سے معدے آنتوں کو قوت حاصل ہوتی ہے۔

اسہال کی نشانیاں: دوائی کے مکمل عمل کرنے کی یہ نشانی ہے۔ مریض کو اسہال کے بعد پیاس لگے گی۔ پیاس اخراج رطوبت کی نشانی ہے۔ اگر دواء نے مکمل عمل نہیں کیا کچھ دواء آنتوں میں رہ گئی ہے۔ تو کسی نرم حقنہ سے دواء کا اخراج کریں۔ جسم میں دواء کی موجودگی کی یہ علامت ہے۔ کہ مریض کو ڈکار میں دواء کی خوشبو یا ذائقہ محسوس ہوگا۔

قے، متلی، کثرت اسہال بند کرنے کی حکمت عملی۔ مریض کو اگر متلی کا احساس ہو رہا ہے۔ تو

اس کو ترش سیب، ترش انار، سنترہ وغیرہ کھلائیں اور اس کے پاؤں کے تلووں پر روغن زیتون میں نمک ملا کر مالش کرائیں کہ دواء کی قوت نیچے کو کھینچ کر آ جائے۔ مریض کو اگر دواء پینے سے قبل قے آ گئی ہے تو اس کو متلی نہیں ہو گی جبکہ وہ دواء پینے کے بعد ٹہلا اور چلا پھرا ہے۔ مریض کو اگر دست کثرت سے آ جائیں تو قے کے ذریعہ دستوں کو روکیں تاکہ مادہ اوپر کو چلا جائے، اور مریض کے ہاتھوں پر گرم پانی کا نطول کریں۔ مریض کو گرم پانی کا بھپارہ بھی دیں کیونکہ پسینہ آنے سے دواء کی قوت اس میں خارج ہو جائیں گی۔ اس کے بعد برگ آس، آب سیب، گل سرخ، آب بہی، کافور رامک، (قدیم مرکب ہے عصارہ آملہ سے بناتے ہیں۔) سے بنایا ہوا لخلخہ مریض کو سونگھائیں۔ اگر ان طریقوں سے دست بند نہ ہوں۔ تو مسلم اسبغول کو بریاں کر کے گل مختوم، گل ارمنی کے ساتھ مریض کو دیں۔ یا دانہ انار کا جوس دیں۔ رب آلاس سادہ کے ساتھ پلائیں۔ غذا میں انتہائی کھٹا زیرباجہ (گوشت کو سرکہ اور لونگ میں تیار کر کے) مریض کو دیں۔

مریض کو اگر خون کے دست آئیں تو مرسیانداور، آب بارتنگ، گل مختوم، روغن گل، زردی بیضہ مرغ بریاں کو دم الاخوین سے تیار کر کے اس کو حقنہ کرائیں۔ اگر آؤں آنے لگے تو چاولوں کے پیچ میں گلنار، حب آلاس، گل سرخ، کو پکا کر چھان کر اس میں مردار سنگ اقاقیا، سفید کاشغری ملا کر سیال بنا لیں اس کا حقنہ مریض کو کرائیں۔ اگر دست میں پیپ بھی آئے دیر تک کافی مقدار میں ہو تو سونف کو چاول کے پیچ میں پکا کر چھان کر اس میں مویز مع تخم کوٹ کر ملائیں اور گل سرخ اور اس کے مثل دستوں کو روکنے والی دواء شامل کر کے مریض کو حقنہ کرائیں۔

اگر گدلے اور مکدر فضلات خارج ہوں تو یہ فضلات معدے سے خارج ہو رہے ہیں۔ فضلات اگر صاف ہیں تو عروق اور مفاصل سے آ رہے ہیں۔

اقوال بقراط: (۱) تندرست جسم بھی اسہال سے کمزور ہو جاتا ہے۔ دست آور دواء کو جسم میں اگر فاسد مادہ نہیں ملتا تو دواء صالح رطوبات کو جسم سے خارج کر دیتی ہے اس صورت حال سے جسم کو نقصان ہوتا ہے۔

(۲) صحت مند آدمی کو اسہال اور علاج نقصان دہ ہوتا ہے۔ اس کو کوئی دائی مسہل یا مقوی وغیرہ نہیں لینی چاہیے۔

(۳) دست آور دوا اپنے پینے کے بعد جسم اکڑنا یا مریض کا انگڑائی لینا ہلاکت کا سبب ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ اسہال سے یبوست ہو جاتی ہے۔ تو جسم میں اینٹھن یا انگڑائی شدید یبوست پیدا ہونے کی علامت ہے۔ جواب لاعلاج ہو گئی ہے۔

(۴) طبیب اگر مسہل دواء کا اثر پوری قوت سے کرنا چاہیے تو وہ مریض کو دوا پلانے کے بعد چلنے پھرنے کی ہدایت کرے۔ اگر دواء کا عمل کمزور و ضعیف کرنا چاہیے کہ دست پوری شدت سے نہ آئیں تو دوا پینے کے بعد مریض کو سونے اور آرام کرنے کی ہدایت کر دے۔

(۵) اگر کسی کو دست آور دواء پینے کے بعد شدید پیاس نہ لگے تو سمجھ لو کہ اس کا جسم فاسد مادے سے صاف نہیں ہوا۔ پیاس نشانی ہے کہ دواء نے فاسد رطوبات کو خارج کر دیا ہے۔

ادویہ مسہلہ کے افعال اور خواص کو میں ادویہ مفردہ کے باب میں ذکر کروں گا۔

پانچواں باب

حمام کے فوائد میں

حمام کے استعمال میں جوانوں، بوڑھوں، گرم مزاج، لحم شحیم موٹے، لاغر دبلے لوگوں کے واسطے بے شمار فوائد ہیں۔ اس صورت میں بہت زیادہ فوائد یہ ہیں کہ حمام کی حرارت معتدل ہو۔ پانی میٹھا ہو پانی جاری بہتا ہوا ہو۔ ضروری احتیاط کے استعمال میں غلطی نہ کی ہو۔ احتیاط یہ ہے۔ حمام میں اتنی دیر رہنا مناسب ہے جتنی دیر تک انسان کا جسم حمام کی رطوبت کو قبول کر سکے اس کی حرارت سے زیادہ متاثر نہ ہو۔

بارد اور مرطوب مزاج والوں کو حمام میں دیر تک رہنا مفید ہے۔ کہ جسم کے فضلات تحلیل ہو جائیں اور جسم میں اتنی طاقت ہو جائے کہ فضلات کو تحلیل کر سکے۔ موسم گرما کی نسبت سرما اور خریف میں حمام کے اندر زیادہ دیر تک ٹھہرانا چاہئے۔ البتہ موسم ربیع میں اعتدال کے ساتھ ٹھہریں۔ ان کو حمام میں داخل ہونا زیادہ سود مند ہے جن کو خارش، زخم، پھوڑے وغیرہ ہوں۔ یا لمبی بیماری ہو۔ یا جسم میں غلیظ ریاح مقید ہوں۔ وجع الجنب، وجع الصدر کے مریضوں کے لئے حمام میں جانا مفید ہے۔ حمام کی گرمی اعضاء میں نرمی اور درد سر کو ختم کرتی ہے، اور پیشاب لاتی ہے۔ زمانہ صحت میں حمام کے عادی لوگوں کو زمانہ مرض میں حمام میں داخل ہونا سود مند ہے۔ عادی حضرات اگر حمام میں جانا چھوڑ دیں تو نقصان دہ ہو گا تیز بخار یا آشوب چشم دموی والوں کو حمام نقصان دہ ہے۔

اصول دخول حمام: جانے میں ٹھنڈے کمرے سے ہلکے گرم کمرے پھر اس سے زیادہ گرم میں بتدریج حمام میں داخل ہوں تا کہ جسم ہر کمرے کے ٹمپریچر کا عادی ہو تا جائے ایک دم حمام میں داخل نہ ہو۔ واپسی بھی اسی طرح کریں گرم پھر اسے ہلکا گرم پھر داخلے کی طرح خروج میں بھی تدریج کا خیال رکھیں تا کہ جسم کو ٹھنڈ سے ایک دم گرمی یا گرمی سے ایک دم ٹھنڈک سے دوچار نہ ہونا پڑے جو نقصان کا باعث ہو گا۔

سوداوی اور بلغمی مزاج کے لوگوں کو نہار منہ علی الصباح حمام میں داخل ہونا چاہئے۔ جب ان کو پسینہ آجائے تو مرزنجوش، برگ تلسی سیاہ، برنجاسف، درمنہ، حب الغار کے جوشاندے میں آبزن کریں۔ حمام میں اگر آب زن کا انتظام نہ ہو تو اپنے ہاتھ پاؤں کو اس جوشاندے میں ڈبو کر رکھیں، اور جسم پر کسی

گرم تیل کی مالش کرائیں۔

گرم مزاج اور سل کے مریضوں کو غذا ہضم ہونے کے بعد حمام میں داخل ہونا بہتر ہے۔ نہار منہ داخل ہونا مضر ہے۔ مگر یہ لوگ حمام کے گرم کمرے میں پھر بھی داخل نہ ہوں۔ ان کو اس پانی سے آبزن کرنا بہتر ہے۔ جس میں بنفشہ، گل سرخ گل نیلوفر، جو نیم کوب مقشر کا جوشاندہ ہو۔ اگر آبزن کا انتظام نہیں ہے تو اس جوشاندے میں ہاتھ پاؤں کو ڈبو کر رکھیں، اور جسم پر کسی ٹھنڈے تیل کی ہلکی مالش کرائیں۔ جن کے جسم حرارت معتدل ہے وہ حمام سے باہر آکر اپنے جسم پر ٹھنڈے پانی کا نطول کرائیں۔ تو جسم میں سختی آجائے گی۔ اس کی مثال یہ ہے۔ جب گرم سرخ لوہے کو ٹھنڈے پانی میں بجھا دیں تو وہ بہت سخت ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈے پانی کا گرم لوہے پر یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ سخت ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی گرم جسم ٹھنڈے پانی سے سخت ہو جاتا ہے۔

گرم مزاج والوں کو حمام سے نکل کر حرارت کے جوش میں آنے سے پہلے کچھ کھا لینا چاہئے۔ بارد اور مرطوب مزاج والوں کو خاص کر موسم سرما اور خریف میں غذا کھانے میں تاخیر نقصان دہ ہے، اور حمام سے باہر آن کر فوراً ٹھنڈا پانی نہ پئیں۔ پانی میں شراب یا سکنجبین ملا کر پی سکتے ہیں۔ کھانسی کے مریض باہر آکر گلاب کے عرق میں شہد ملا کر پی سکتے ہیں۔

جو لوگ پیٹ بھر کر حمام میں جاتے ہیں۔ ان کے جگر میں سدہ پڑ جاتا ہے یا گردے میں پتھری ہو جاتی ہے۔

سبوس گندم چوکر کے پانی یا اسبغول سے سر کو دھوئیں۔ سر میں اگر خشکی ہے تو بیسن کو چقندر کے پانی میں ملا کر سر کو دھوئیں۔ حمام میں تخلخلے کا رکھنا بہتر ہے۔ سرد مزاج والے کے سر کو خطمی یا ترمس یا بورہ ارمنی سے دھلائیں۔ سر میں اگر خشکی ہے۔ تو گائے کے پتہ کو بورہ ارمنی میں ملا کر سر کو دھوئیں۔ حمام کو اگر خشک اگر یا قرنفل، قسط، کندر کی دھونی دے سکتے ہیں تو بہت اچھا ہے، اور پانی جسم پر متواتر بہائیں مالش شدید نہ کریں۔

چھٹا باب

نبض شناسی میں

نبض کو میں نے جالینوس اور ارسطو وغیرہ کی کتابوں سے اخذ کیا ہے۔

نبض کو اگر مکمل طور پر جاننا سمجھنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر حالت صحت بیماری، خوشی، غم، آرام، تھکن وغیرہ کی ہر کیفیت میں نبض کا جائزہ لے۔ کبھی نبض صحت کی حالت میں سست اور صغیر ہوتی ہے، اور کبھی صحت کی حالت میں متواتر و قوی ہوتی ہے۔ نبض کا تغیر و تبدل، حرکت اور

سکون کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ انسان اگر تھکا ہوا ہو یا غصے و غضب کی حالت میں ہو یا اس کو سخت گرمی پہنچی ہو تو نبض کی حرکت تیز ہو گی۔ انسان اگر خوف زدہ ہے یا سخت غمگین ہے یا شدید سردی پہنچی ہو تو نبض کمزور و بارد ہو گی۔ نبض کی دو حرکتیں ہیں ایک انبساطی یا باہر کی طرف کو ہوتی ہے یہ حالت فرحت و غضب میں ہوتی ہے۔ کیونکہ اس حالت میں طبیعت باہر کو زور کرتی ہے۔ نسیں خون سے لبریز ہو جاتی ہیں خون ظاہر کی طرف آ جاتا ہے۔

دوسری انقباضی۔ یہ اندر کی طرف کو ہوتی ہے۔ یہ حرکت غم اور خوف کی وجہ سے ہوتی ہے۔

نبض: قلب شریانوں کا انبساط ہے تاکہ ٹھنڈی ہوا دل میں داخل ہو کر اس کی حرارت کو ٹھنڈا کرنے کا سبب بنے۔ نبض چار قسم کی ہوتی ہے۔

۱۔ نبض طبعی: یہ نبض انسان کی عمر اور وقت کے مطابق ہوتی ہے۔

۲۔ نبض عرضی: جو امراض کی حالت میں پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ نبض بسیط: انبساط کے وقت اس میں ایک حرکت ہو اور انقباض کے وقت بھی ایک حرکت ہو دنوں حالتوں میں ایک ایک بار حرکت کرے۔

۴۔ نبض مرکب: جو دونوں حالتوں انبساط و انقباض میں کئی کئی بار حرکت کرے۔ وجہ اس کی یہ ہوتی ہے۔ تمام رگیں دل کی حرکت کے وقت مستوی حرکت کرتی ہیں۔ تو جس وقت طبیعت مستوی ہو گی تو رگوں کی انبساطی حرکت بھی معتدل ہو گی۔ اگر طبیعت متغیر ہو گی تو نبض کا ایک نبضہ زیادہ ہو گا، اور ایک نبض ناقص ہو گا۔ طبعی نبض کے مقابلہ میں اگر نبض زیادہ عریض یا زیادہ طویل ہے۔ تو اس کو نبضہ عریضہ یا نبضہ طویلہ کہا جاتا ہے۔ اگر یہ زیادتی ہر جہت میں ہے تو اس کو نبضہ صغیرہ کہتے ہیں۔ خون اگر اپنے نبضہ کی قوت سے رگوں کو آگے کی جانب دھکیلے تو وہ نبض قوی ہے۔ خون اگر اپنے نبضہ کی کمزوری کے سبب شریان کو آگے نہ دھکیل سکے تو وہ نبض ضعیف ہے کبھی دل کی رگوں کی تخلیق ساخت تنگ ہوتی ہے تو نبض کی حرکت میں شدت ہو گی۔ کبھی نبض کی بناوٹ میں وسعت ہوتی ہے۔ اس میں خون زیادہ ہوتا ہے۔ ایسی نبض کو نبض شدید عظیم کہتے ہیں۔ جسم کا مزاج اگر حار ہے۔ دل بھی حار ہے۔ رگوں کی بناوٹ میں کشادگی ہے۔ خون کی مقدار بھی کثیر ہے۔ تو نبض کی حرکت ضعیف شدید اور متین ہو گی۔ نبض کی جلد جلد حرکت کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دل اس وقت ٹھنڈی ہوا کا سخت محتاج ہوتا ہے۔ نبض کی بطی الحرکت ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حرارت عزیزیہ کمزور ہوتی ہے۔ نبض کی ضربات میں شدت عروق کی طرف سے اور متانت خون کی طرف سے ہوتی ہے۔ نبض کے ضربات کی قوت دل کی قوت سے ہوتی ہے۔ اگر قوت صحیح ہے خون بھی وافر مقدار میں ہے مگر عروق کی ساخت کمزور اور وسیع ہے تو نبض کی حرکت ضعیف و کمزور ہو گی۔ خون کو مزاج اگر انتہائی گرم ہے۔ عروق کی ساخت معتدل اور قوی ہے تو نبض کی ضرب قوی اور متین ہو گی۔ خون کا مزاج اگر قدرے بارد ہے، اور قوت کم ہے تو نبض ضعیف ہو گی۔ اگر نبض اپنی حرکت میں، قوت ضعف سریع و بطی ہر حالت میں ایک حال پر قائم ہے تو اس کو نبض مستوی کہا جاتا ہے۔ اگر

مذکورہ حالات میں نبض کے اندر اضطراب و اختلاف ہے۔ تو اس کو نبض غیر مستوی کہا جاتا ہے۔
دو نبضوں کے درمیاں کا نبضہ اپنے سے پہلے اور بعد والے کے خلاف ہے تو کہتے ہیں نبض کی رفتار صحیح طریقہ پر قائم نہیں ہے کبھی تینوں نبضے مستوی ہوتے ہیں مگر چوتھا نبضہ غیر مستوی ہو جاتا ہے۔ کبھی چار نبضے مستوی ہو کر پانچواں نبضہ غیر مستوی ہو جاتا ہے۔ کبھی چھے نبضے مستوی ہو کر ساتواں نبضہ غیر مستوی ہو جاتا ہے۔ کبھی نبض کی حرکت داہنے یا بائیں۔ کبھی حرکت اوپر یا نیچے ہو جاتی ہے۔ اگر تمام شریانیں بیک وقت نہ پھیلیں اور حرکت انقباض صغیر ہو تو نبض کی حرکت کیڑے کے رینگنے جیسی ہوتی ہے۔ اس کو نبض دودی کہا جاتا ہے۔ نبض اگر ضعف و صغر کی انتہاء تک چلی جائے تو اسے نبض نملی کہا جاتا ہے۔ نبض کی یہ حرکت چونٹی کے رینگنے جیسی ہوتی ہے۔ نبض اگر چوہے کے دم کی مثل مڑی ہوئی ہے موٹی پتلی تو اسے نبض ذنب الفار کہا جاتا ہے اگر تمام شریانیں بیک وقت پوری طرح نہ پھیلیں اور حرکت انقباض عظیم ہو۔ اس کو نبض موجی کہا جاتا ہے۔ یہ دریا کی موج کے مشابہ ہے۔ نبض اگر ایک یا دو نبضے انتہائی قوی اور شدید ہو کر کمزور اور مدہم ہو جائیں تو اس کو نبض غزال کہا جاتا ہے۔ جیسے ہرن ایک دفعہ میں ایک دو جست لگاتا ہے۔ ایسے ہی نبض ایک دو مرتبہ میں قوی ہو کر کمزور ہو جاتی ہے۔

ساتواں باب

عمر اور ملکوں کے لحاظ سے نبض کے فرق میں

لڑکوں کی نبض صغیر، کثیف، مستوی ہوتی ہے۔ اس لئے کہ ان کے جسم کے اندر رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔ شریانیں تنگ ہونے کے سبب ہوا (آکسیجن) کی مقدار تھوڑی تھوڑی کر کے ان کے جسم کے اندر داخل ہوتی ہے۔
نوجوانوں کی نبض انتہائی قوی ہوتی ہے۔ ان میں حرارت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ان کو باد نسیم (آکسیجن) کی ضرورت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ بوڑھوں کی نبض لطیف کمزور ہوتی ہے۔ ان کی نبض سست ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ حرارت کمزور ہوتی ہے۔ ان کا دل آرام کے ساتھ ٹھہر کر قوت کو جمع کر کے باد نسیم کو کھینچنے کے لئے حرکت کرتا ہے۔ تو نبض کی حرکت بطی سست ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال یوں ہے جیسے کمزور آدمی جگہ جگہ ٹھہر ٹھہر کر چلتا ہے۔ تاکہ قوت حاصل کرتا رہے۔ اس کی نبض کا حال بھی ایسے ہی ہوتا ہے۔
مردوں کی نبض عظیم، قوی، وسیع ہوتی ہے۔ حرارت کی قوت سے نبض عظیم و قوی ہوتی ہے۔ وسعت کی وجہ یہ ہے۔ مرد کے دل کو باد نسیم کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ کہ ہوا اندر جا کر دل کی گرمی کو سرد کر دے اس کو معتدل کر دے۔

عورتوں خواجہ سراؤں (خسروں) کی نبض سریع، مسترخی، ضعیف ہوتی ہے۔ ان کے جسم مرطوب اعضاء ڈھیلے ہوتے ہیں۔ ان کی حرارت کمزور ہونے سے نبض سریع ہوتی ہے۔ وہ طاقتور دل والے کی طرح نسیم کو جذب کرنے پر قادر نہیں ہوتے۔

اسی لئے ان کا دل باربار حرکت کرکے باد نسیم کو جذب کرنے کا عمل کرتا ہے۔ دوسرا آدمی ایک قوی حرکت سے اس عمل کو انجام دے دیتا ہے۔ موٹوں اور دبلوں کی نبض عورتوں جیسی ہوتی ہے۔ موٹوں کی چربی مجاری کو مسدود کردیتی ہے۔ اس لئے حرارت سردہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دبلوں کی حرارت بھی مردہ ہوتی ہے۔ البتہ حاملہ عورتوں کی نبض سریع و عظیم ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ ان کے دل کے لئے اور جنین (بچہ) کے۔ دل کے لئے ٹھنڈا ہوا کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔

گرم ملکوں میں نبض کی رفتار موسم گرما کے درمیان جیسی ہوتی ہے اور سرد ملکوں میں موسم سرما کے درمیاں جیسی ہوتی ہے۔ معتدل موسم کے ملکوں میں نبض کی رفتار زمانہ ربیع کے نبض جیسی ہوتی ہے۔ گرمی کے موسم میں نبض ڈھیلی و نرم ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گرمی میں جسم ڈھیلا ہوتا ہے۔ ہوا جسم میں کثرت سے داخل ہوتی ہے۔ خاص کر ایسی صورت میں کہ داخل ہونے والی ہوا خارج ہونے والی ہوا سے زیادہ ٹھنڈی ہو۔

سردی کے موسم میں نبض بطی (سست) ہوتی ہے۔ کیونکہ سردی سے کھال ٹھنڈی ہوتی ہے۔ مجاری تنگ، منافذ مسدود ہوتے ہیں۔ تو ہوا بہت کم مقدار میں جسم کے اندر داخل ہوتی ہے۔ موسم ربیع اور موسم خریف کے اندر نبض نہ تو سریع ہوتی ہے نہ بطی ہوتی ہے۔ بلکہ قوی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ربیع میں گرمی آنے والی ہوتی ہی۔ سردی کا اثر موجود ہوتا ہے۔ موسم خریف میں ٹھنڈ ہو جاتی ہے مگر گرمی کا اثر موجود ہوتا ہے۔ اس لئے ان دونوں موسموں میں نبض سریع اور انتہائی قوی ہو جاتی ہے۔ بہت زیادہ سست اور کمزور نہیں ہوتی۔

آٹھواں باب

نیند، بیداری، بھوک، پیاس کی حالت میں نبض کی کیفیت

اعتدال کے ساتھ غذا کھانا انسان کی نبض کو قوی، عظیم، سریع، متتابع کرتا ہے۔ عظیم اور قوی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں حرارت عزیزیہ درست غذا سے قوی ہوتی ہے۔ سریع اور متتابع اس لئے ہوتی ہے کہ حرارت عزیزیہ غذا کو ہضم کرنے میں مصروف ہوتی ہے تو اس کی حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ اگر غذا بھوک سے زیادہ کھالی جائے۔ تو نبض مختلف غیر مستوی ہو جاتی ہے۔ مختلف اس لئے ہوتی ہے۔ کہ حرارت عزیزیہ غذا کو پکانے ہضم کرنے کے قابل بنانے کو اندر چلی جاتی ہے۔ جب وہ غذا کے ہضم

اور پکانے پر قادر ہوتی ہے۔ تو یہ نبض مستوی ہوتی ہے۔ اگر حرارت عزیزیہ ہے تو نبض مختلف ہو جاتی ہے۔ مثلاً آگ پر اگر لکڑی زیادہ ڈال دیں تو آگ کے شعلے مساوی ایک حالت میں نہیں رہتے۔ کہیں لکڑی زیادہ ہوتی ہے کہیں جل کر ختم ہو جاتی ہے۔

نیند کے شروع میں نبض ضعیف و بطی رہتی ہے۔ جاگنے کے بعد سریع و کثیف ہو جاتی ہے۔ گرم پانی سے حمام کرنے والے کی نبض عظیم و کثیف ہوتی ہے۔ حمام میں اگر زیادہ وقت ٹھہریں تو نبض صغیر، بطی، مستع ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پانی کی حرارت و رطوبت نبض کو ڈھیلا کرتی ہے۔ اگر ٹھنڈے پانی سے غسل کریں تو حرارت عزیزیہ جسم کے اندر مجتمع ہو کر نبض کو عظیم و قویٰ کر دے گی۔ اگر زیادہ دیر ٹھنڈے پانی سے غسل کریں گے تو نبض بطی اور ڈھیلی پڑ جائے گی۔ جو نبض مشروب کی وجہ سی ممتلی ہو وہ غذا سے ممتلی ہونے والی نبض سے زیادہ سریع ہوتی ہے۔

غصہ کے وقت نبض قویٰ اور سریع ہوتی ہے۔ خوشی کے وقت کی نبض غصہ کے وقت کی نبض کے مثل ہوتی ہے۔

محرور و گرم مزاج کی نبض صغیر، بطی، ضعیف ہوگی۔ حرارت جسم کے اندر چلی جاتی ہے۔ جو کسی قریبی چیز سے خائف ہوتے ہیں ان کی نبض سریع و مضطرب ہوگی۔ اس میں استواری نہیں ہوتی۔ جو درد والی کسی چیز سے خائف ہوں گے ان کی نبض محزون رنجیدہ افراد جیسی ہوتی ہے۔ ہم بستری کرنے والے کی نبض قویٰ سریع عظیم ہوگی۔ بھوکے آدمی کی نبض ضعیف اور کثیف ہوگی۔ اگر بھوک کا عرصہ طویل ہو جائے تو نبض انتہائی ضعیف ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ آخر میں نبض نملی کی طرح ہو جاتی ہے۔ جیسے موت کے وقت ہوتی ہے۔

نواں باب

نبض کے امراض میں

ذات الجنب کے مرض میں نبض سریع اور کثیف اور کبھی شدید ہو جاتی ہے۔ کبھی نبض نہ تو قویٰ ہوتی ہے نہ ضعیف ہوتی ہے۔ اگر نبض میں کثافت زیادہ ہو تو یہ اشارہ ہے کہ مریض پر بہت جلد وجع الریہ غشی طاری ہونے والی ہے۔ اگر نبض کی کثافت کم ہو جائے یہ اشارہ ہے۔ کہ بہت جلد مریض پر نیندیا عصبی درد کا دورہ پڑنے والا ہے۔ ذات الجنب کے مرض میں کبھی نبض سابقہ حالت سے تبدیل ہو کر منشاری ہو جاتی ہے۔ منشاری اس نبض کو کہتے ہیں جس کے نبضہ یکساں نہ ہوں مختلف ہوں جیسے آری کے دندانے یکساں نہیں ہوتے۔ خاص طور سے ایسی نبض ذات الجنب کے مریض کی ہوتی ہے۔ نبض ذنب الفار سل کے مریض کی ہوتی ہے۔ سل میں بہت جلد مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ ان کا جسم بہت زیادہ لاغر ہو

جاتا ہے۔ تو ان کی نبض ذنب الفار (چوہے کی دم) کی مثل ہو جاتی ہے۔ ایک طرف کو پتلی درمیان میں موٹی۔

برسام کے مرض میں نبض صغیر، سریع ہو جاتی ہے۔ نبض میں قوت نہیں ہوتی اس کی حرکت موج کی حرکت جیسی ہوتی ہے۔ خفقان قلب کے مرض میں نبض سریع و لطیف ہوتی ہے۔ نبض کا تعلق دل سے ہے اور دل خفقان میں مبتلا ہے۔ تو نبض صیفرا اور ممتلی ہو جاتی ہے۔ جن کے پیٹ میں پھوڑا یا ورم حار ہو گا تو نبض کی ضرب بہت شدید اور عظیم ہوگی۔ اس کی مثال بالکل اس تیز رفتار تیر جیسی ہے جو کسی مضبوط کمان سے چھوڑا گیا ہے۔ ایسے ہی نبض ہوگی۔ وجع الریہ اکثر سل کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض کی نبض موجی و ضعیف ہوگی۔ نسیان بھول والے مریض کی نبض کے مشابہ ہوگی۔ تمام درموں میں نبض کا یہ اصول عام ہے۔ ورم کے ابتداء میں مریض کی نبض طبعی نبض، نبض کے مقابلہ میں زیادہ کثیف، سریع، قوی ہوگی۔ ورم اگر زمانہ تزائید کا ہو جائے تو نبض میں مرض کے مطابق زیادتی ہوگی۔ ورم جب انتہاء کو پہنچے گا۔ تو نبض ابتدا ی زمانہ کے مقابلے میں صغیر ہو جائیں گی۔ مگر اس کی قوت اپنے حال پر قائم ہو گی اور نبض میں اضطراب شدید ہو گا۔ اگر مرض جسم پر غالب آجائے تو نبض ضعیف ہو جائیں گی۔

جن اعضاء میں عروق زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں۔ جیسے جگر، طحال، گردہ، مثانہ، معدہ، سینہ، پھیپھڑا وغیرہ میں اگر ورم ہو گا تو نبض طبعی نبض سے زیادہ کبیر غیر مستوی ہوگی، اور اس کی رفتار یکساں نہیں ہوگی۔

سل کے مریض کی نبض اس وقت دودی ہے جب مریض میں قوت نہیں رہتی۔ دودی کے بعد نبض نملی ہو جاتی ہے۔ نبض کی یہ رفتار انتہائی تکلیف یا موت کے وقت ہوتی ہے۔ پیٹ میں ورم کے مریضوں کی نبض غزالی یا مطرقی ہوتی ہے۔ مرض کے بعد اگر مریض میں کمزوری نہیں ہوتی تو طبیعت مدبرہ مرض کو دفع کر دیتی ہے۔ اگر عروق کے مجاری ورم سے تنگ ہوں گے تو نبض مضطرب ہو کر اچھلتی ہے۔ اس وقت دو نبضوں کے درمیاں میں سکون نہیں ہوتا۔ سکون سے پہلے ہی ایک نبض کے دو نبضے ہو جاتے ہیں۔ جیسے ہرن اچھل کر زمین پر پاؤں رکھنے سے پہلے ہی دوبارہ اچھل جاتا ہے۔ ایسے ہی نبض بھی بغیر سکون کے دو نبضے بناتی ہے۔

امراض کے ابواب میں نبض کی تمام اقسام کو میں نے لکھ دیا ہے، اور حکماء کے اقوال کو بھی نقل کیا ہے۔ وہ انشاء اللہ معتبر اور معیاری ہیں۔

دسواں باب

علماءطب کی کتابوں سے قارورہ کے حالات میں

پیشاب خون جگر کی مائیت کا نام ہے۔ پیشاب جگر سے گردے میں اور گردے سے مثانہ میں آتا ہے۔ اسی لئے پیشاب سے حرارت، برودت، صحت، مریض کے حالات کی شناخت حاصل ہوتی ہے۔ بچوں کا پیشاب غلیظ، اس کی سطح پر چھوٹے چھوٹے بلبلے ہوتے ہیں۔ جوانوں کا پیشاب، سرخ، زرد، گہرا سرخ، گہرا زرد قوام کے اعتبار سے معتدل ہوگا۔ ادھیڑ عمر کا پیشاب سفید، لطیف زردی مائل ہوگا۔ بوڑھوں کا پیشاب سفید و غلیظ ہوگا۔ اس کے اوپر کہر کی مثل کدورت ہوگی۔ عورت کا پیشاب انتہائی سفید ہوگا۔ مگر بوڑھوں کے پیشاب کے مقابلہ میں غلیظ ہوگا، اور پیشاب کے درمیاں میں بال کی طرح اجزاء تیرتے نظر آئیں گے۔

خواجہ سراون کا پیشاب مرد و عورت کے درمیان میں ہوتا ہے۔ بھوکے، پیاسے، تھکے، ماندے حرارت زدہ کا پیشاب انتہائی زرد ہوتا ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ طبعی اور صحیح پیشاب کا رنگ زردی مائل اور قوام لطیف و معتدل ہوتا ہے۔ اس کا شگل (جھوک) نرم اور ملائم ہوتا ہے۔ قلت و کثرت خوشبو کے اعتبار سے زمانہ صحت جیسا ہو۔ اگر پیشاب میں مذکورہ اوصاف نہ ہوں تو وہ غیر طبعی ہے۔ طبعی قارورے کے ان چار اوصاف کا جاننا ضروری ہے۔ (۱) قارورے کا رنگ، (۲) قارورے کے قشور (چھلکے جیسے) (۳) رسوب (تلچھٹ) (۴) اوقات۔ رنگ کا ذکر ہو چکا ہے۔ قشور قارورے میں کثافت سے پیدا ہوتے ہیں۔ اوقات سے مراد پیشاب کی حالت میں یکسانیت ہے ایسا نہ ہو کہ ایک دن اس میں نفخ ہو دوسرے دن نہ ہو۔

مریض کے سوا اور اسباب سے قارورے کے رنگ میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ جیسے زیادہ پانی پینے سے قارورے کا رنگ سفید ہو جائے گا۔ یا زیادہ دوڑنے یا تھک جانے سے یا زیادہ روزے رکھنے سے قارورے کا رنگ زرد ہو جائے گا۔ یا بہت زیادہ سونے یا بہت زیادہ تھک جانے سے قارورے کا رنگ سرخ ہو جائے گا۔ میں اپنے بچپن کے زمانے میں کندر کثرت سے چباتا تھا میں نے دیکھا میرے قارورے میں بنفشہ کی بو آتی تھی۔ حکیم ارسطو کا قول ہے۔ کثرت جماع، ماکولات، مشروبات کی لہر اس چیز سے پرہیز کریں جس سے پیشاب کا رنگ بدل جائے۔ پیشاب کا اگر طبعی معائنہ کرنا ہو تو صبح کو نیند سے بیدار ہو کر پہلا پیشاب مکمل جمع کریں ہو سکتا ہے۔ کہ حکیم کو تشخیص کے لئے جس علامت کی ضرورت ہو وہ پیشاب کے ابتدائی یا آخری حصہ میں ہو۔ جس برتن میں حکیم کو قارورہ دکھانا ہو وہ گول لمبی گردن کا شیشہ کا ہو۔ مثانہ کی شکل کا صاف ستھرا سفید ہو۔ قارورے میں خاص طور سے تین چیزوں کا معائنہ ضروری ہے۔

(۱) قارورے کا رنگ، (۲) قارورے کا قوام، (۳) قارورے میں کونسے رسوب ہیں۔
قارورے کے اکثر یہ رنگ ہوتے ہیں۔ سفید، زرد، آتشی، اشقر، احمر سرخ، اسود سیاہ، رصاصی سکے کا رنگ، آسمانی پیپ کا رنگ، گدھے کے پیشاب کی مثل، ڈھلائی کرنے والے پانی کے رنگ جیسا۔ چاروں مزاجوں کی وجہ سے پیشاب کے یہ رنگ بنتے ہیں۔ سفیدی کا سبب خلط بارد ہے۔ سیاہی کا سبب احتراق دم ہے۔ خون کے اندر کی رطوبت جلنے سے خون سیاہ ہو جاتا ہے۔ زرد صفراء کی کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ آتشی رنگ صفراء کی تیزی سے ہوتا ہے۔ سرخ رنگ صفراوی قوت بہت زیادہ ہونے سے ہوتا ہے۔ جیسے دہکتی آگ پر گیلی لکڑی بھی جلنے لگتی ہے۔ قارورے کا رنگ اشقر ناری صفراء سے ہوتا ہے۔ جو تمام قسم کے صفراء سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ قارورے کا ڈھلائی کرنے والا پانی کے مشابہ رنگ صفراء کی کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس لئے یہ ہلکی زردی لئے ہوئے ہوتا ہے۔ تمام مختلف رنگ رنگوں کے اختلاط سے بنتے ہیں۔ بنیادی رنگ چار ہیں۔ انہیں کے امتزاج سے تمام رنگ بنتے ہیں۔ تمام رنگوں کا بنیادی رنگ سیاہ و سفید ہے۔ سفید تین قسم کا ہوتا ہے، بہت زیادہ سفید، اس سے کم سفید درمیانی۔ ہلکا سفید۔ ہر رنگ یہی تین قسم میں تیز، درمیانی، ہلکا ہوتی ہیں۔
صاف لطیف قارورہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) پیشاب لطیف صاف خارج ہو کر اپنی لطافت پر قائم رہے۔ (۲) ایک گھنٹہ کے بعد اس کی لطافت ختم ہو جائے۔ غلظت پیدا ہو جائے۔
مغنس الحمصی کا قول ہے۔ پیشاب کرنے کے وقت قارورے کا قوام لطیف ہے رکھ کر غلیظ ہو جائے۔ تو یہ مادے کے نضج پذیر ہونے کی علامت ہے۔ اسطفن کا قول ہے۔ یہ بات نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ جو پیشاب لطیف خارج ہو کر پھر غلیظ ہو جائے تو یہ علامت ہے کہ ابھی مرض کی ابتداء ہے۔ کہ جسم کے اندر مائی، ارضی، ہوائی اجزاء موجود ایک دوسرے میں مخلوط ہو گئے ہیں۔
گاڑھے پیشاب کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ یا تو گاڑھے پیشاب کا قوام ایک گھنٹے کے بعد صاف ہو جائے گا۔ یا اس کی غلظت و کدورت اپنے حال پر رہے گی۔ تو یہ مادے کے بہت زیادہ غلیظ اور مزاج کے اختلاط کی علامت ہے۔ جو قارورہ ایک گھنٹہ رکھ کر زرد ہو جائے وہ نضج کی ابتداء کی نشانی ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ طبیعت مدبرہ غلیظ مادے کو رقیق کرنے پر قادر ہو رہی ہے۔ حکیم اداطوس کا قول ہے۔ سب سے بہترین قارورہ صاف خارج ہو۔ رکھ کر گدلا ہو جائے، اور جو گدلا خارج ہو۔ رکھ کر صاف ہو جائے وہ برودت پر دلالت کرتا ہے، اور یہ کہ مادہ مرض کی غلظت تحلیل ہونے لگی ہے۔ جو پیشاب صاف خارج ہو اور رکھ کر صاف ہی رہے یا گدلا خارج ہو کر گدلا ہی باقی رہے یہ اس کے ردی ہونے کی نشانی ہے۔ کہ طبیعت مادہ کی غلظت کو نضج کرنے اور مرض کو تحلیل کرنے سے قاصر ہے۔ قارورہ میں کدورت اور گدلا پن ہونا علامت ہے کہ جسم میں مائی، ریحی، ارضی جو حصہ موجود ہے اس میں اضطراب ہے۔
اضطراب کی کیفیت پھلوں کے عصارا (جوس) میں خوب واضح ہوتی ہے۔ جیسے انگور کا نچڑا ہوا شیرا گدلا ہو گا۔ کیونکہ اس کے ریحی اجزاء متحرک ہوتے ہیں وہ مائی اور ارضی اجزاء کو بھی متحرک رکھتے

ہیں۔ جب اس شیرے کو رکھ دیں تو اس کے اجزاء تہہ میں بیٹھ جاتے ہیں' اور وہ صاف ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قارورے میں ہوتا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ قارورے کی کدروت سے ظاہر ہوتا ہے کہ جسم میں سخت بے چینی ہے' اور یہ بھی کہا قارورے کی جھاگ یا بلبلے وجع القلب اور گردے میں ریاح غلیظ کی موجودگی کو ظاہر کرتے ہیں۔

گیارھواں باب

سفید لطیف، سفید غلیظ قارورے میں

ارسالاؤس کا قول ہے۔ قارورے کا رنگ اگر سفید مائی' براق و رقیق ہے اور یہ قارورہ ادھیڑ عمر کے آدمی کا ہے تو اس کی دلالت ان امور پر ہوگی۔ (۱) مریض میں مادہ غلیظ اور حرارت ضعیف اور برودت قوی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ (۲) کبھی جگر اور گردے میں سدے ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ (۳) کبھی مزمنہ امراض پر دلالت کرتا ہے۔ (۴) ایسا قارورہ کبھی حمیٰ ربع کی ابتداء میں ہوتا ہے۔ اس لئے کہ سوداء بوجہ غلاظت مجاری بول کو مسدود کرتا ہے تو پیشاب سفید و لطیف ہوتا ہے کہ وہ مصفیٰ ہے۔ (۵) ایسا قارورہ اگر حمی ملبہ میں ہے تو یہ اس امر کی دلیل ہے۔ کہ برسام ہو جائے گا۔ کہ صفراء دماغ کی طرف چلا گیا ہے۔ معدے میں صفراء کی مقدار قلیل ہے۔ جو قارورے کا رنگ نہیں بدل سکتی ہے۔

(۶) اگر برسام ہو جائے مگر قارورے کا رنگ سفید رہے تو یہ علامت موت کی ہے۔ (۷) صفراء کی جو مقدار دماغ میں جا کر رک گئی ہے۔ وہ جب تک دماغ کی رطوبت کو خشک و خراب نہیں کرتی وہ وہاں سے خارج نہیں ہوگی۔ (۸) ایسا قارورہ اگر بوڑھوں کا ہو تو جسم کے مجاری کو مسدود کرنے اور سعال یابس و بے خوابی کی شکایت پیدا کرتا ہے۔

اگر قارورہ سفید اور غلیظ ہے اور طبیب کو غلط فہمی ہوتی ہے وہ سمجھتا ہے قارورے میں رسوب ہیں یا پیپ یا کچا بلغم ہے۔ اگر ایسی صورت حال ہو تو قارورے کی بو سے تشخیص کرنی چاہئے۔

بارھواں باب

قارورے کی لطافت و رنگت سے استدلال کرنا

سرخ لطیف و قارورہ سفید لطیف قارورے سے بہتر ہوتا ہے۔ سفید لطیف قارورے سے پتہ

چلتا ہے کہ ابھی مرض کا مادہ خام ہے۔ وہ مکمل نضج پذیر نہیں ہوا ہے۔ مگر حرارت نے اس پر اپنا عمل شروع کر دیا ہے، لیکن اشقر و لطیف قارورہ حمیٰ غب، بے خوابی، برسام جسم میں غذا کی کمی کی خبر دیتا ہے۔ قارورے کی یہ رنگ ان جوانوں کے قارورے کے مثل ہوتی ہے جو لمبے عرصے تک روزہ رکھتے ہیں۔ سرخ قارورے کا لطیف ہونا محال ہے۔ اس لئے کہ سرخ قارورہ مادے کے پختہ ہونے پر دلالت کرتا ہے، اور مادے کے نضج پذیر ہونے سے قارورہ لطیف کی بجائے گدلا ہو جائے گا تو لطافت اور سرخی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ جیسے کسی مادے کو کوئی ایک ہی وقت میں نضج یافتہ اور غیر نضج یافتہ کہے۔ یہ محال ہے۔ سیاہ اور لطیف قارورہ احتراق دم پر دال ہے۔ کسی وقت حمیٰ ربع کے آخر میں خلط سودا حلول کرنے سے قارورے کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔

مغنس الحمصی کا قول ہے۔ سیاہ قارورہ کبھی برودت پر دلالت کرتا ہے کبھی حرارت پر۔ مریض کو پہلے پیشاب زرد رنگ کا آئے پھر سیاہ رنگ کا ہو جائے تو یہ حرارت کی وجہ سے ہے۔ بول رصاصی، پیشاب کا رنگ سکے جیسا ہونا حرارت عزیزیہ کے بارد ہونے اور قوت کے ختم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

تیرھواں باب

قارورے کے گاڑھے ہونے سے استدلال

جس کا قارورہ گاڑھا سفید ہو گا اس کے جسم میں فضلات کثیر جمع ہو گئے ہیں۔ جو قارورہ گاڑھا سیاہ ہے تو اس میں سودا حلول کر گیا ہے اور یہ حمیٰ ربع کی انتہاء میں ہو گا۔ اگر قارورہ ایک دن نضج شدہ دوسرے دن غیر نضج شدہ ہو تو اس کا یہ مطلب ہے کہ قوت میں کمزور آ گئی ہے۔ وہ روزانہ مادہ کو نضج نہیں کر سکتی ایک دن نضج دیتی ہے۔ دوسرے دن نضج نہیں دے پاتی۔ قارورے کا ہر دن نضج شدید ہونا قوت کے قوی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

چودھواں باب

روغن زیتون جیسی رنگت کے قارورے میں

اگر قارورے کا رنگ روغن زیتون کے رنگ کی مثل ہے۔ تو جسم اور گردے سے چربی پگھل کر آ رہی ہے۔ اگر جسم یا گردے کی چربی نہیں آ رہی ہے تو یہ مرض کے بڑھنے کی علامت ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ قارورے کے برتن میں رسوب چکنا ہونا درد گردہ ہو جانے کی نشانی ہے۔
بقراط کا قول ہے۔ اگر قارورے میں خون یا پیپ آ رہی ہے۔ تو اس کے گردے یا مثانے میں زخم ہے۔

پندرھواں باب

قارورے کی شیشی کے درمیاں میں کوئی چیز کھڑی نظر آئے یہ علامت اچھی ہے۔ مکمل نضج کا اظہار کرتی ہے۔ اگر قائم شدہ چیز قارورے کے بالکل وسط میں ہے تو یہ نضج درمیانہ درجہ کا ہے۔ ابھی نضج مکمل مستحکم نہیں ہوا ہے۔ قائم شدہ چیز اگر قارورے کے اوپر کی سطح پر نظر آئے تو یہ نضج دوسری کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کو یوں سمجھو۔ قارورے کے اندر ریحی۔ مائی، ارضی اجزاء ہوتے ہیں۔ پیشاب کے خروج کے وقت ریحی اجزاء پیشاب کی غلظت کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ یہ مرکب اجزاء یا تو اوپر ہوں گے یا درمیان میں یا نیچے۔ یہ غلیظ اجزاء اگر قارورے کے درمیان شیشی میں ہیں تو ریح دوسری اخلاط کے ساتھ مخلوط ہے۔ اس میں یہ قوت نہیں کہ وہ غلیظ اجزاء سے جدا ہو سکے۔ ریح جب تک قوئ لطیف، مکمل نضج شدہ نہیں ہو گی تو وہ اپنے آپ کو غلیظ اجزاء سے جدا نہیں رکھ سکتی۔ تو وہ غلیظ شمول ریح شیشی کے درمیان میں نظر آئیں گے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نضج درمیانی درجہ کا ہے۔ غلیظ مادہ ہوا کی شمولیت کے ساتھ قارورے کی شیشی میں اوپر کی سطح پر نظر آئیں تو یہ نضج سابق نضج کے سوا ہے۔ غلیظ مادہ اگر قارورے کی شیشی میں نیچے کی سطح میں بیٹھ گئے ہیں تو یہ مکمل نضج ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ ریحی اجزاء لطیف ہو کر غلیظ مادے سے الگ ہو گئے ہیں جو مرض کا سبب تھے۔

قارورے کے درمیاں میں غلیظ مادہ اگر سیاہ ہے تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ مادہ اگر سفید نرم، مستوی ہے تو یہ علامت اچھی ہے۔ قارورے کی بالائی سطح پر اگر بادل کی طرح کوئی چیز گھومتی نظر آئے تو یہ بھی اچھی علامت ہے، لیکن پہلی سے جدا ہے۔ مادہ اگر قارورے کے درمیاں میں ہے۔ تو یہ بالائی سطح پر تیرنے سے بہت بہتر ہے۔

سولھواں باب

قارورے کے رسوب میں

رسوب (تلچھٹ) اگر کرسنہ (مٹر) کی برابر رہے ہیں تو یہ لحم کلیہ پگھل رہے ہیں۔ ایسے رسوب کی

آمد کے دوران اگر تیز بخار آ رہا ہے تو مرض اکیلے گردے میں نہیں ہے بلکہ پورے جسم میں ہے۔ ایسے رسوب کے آنے میں اگر قارورہ غیر نضج یافتہ ہے۔ تو مرض تمام جسم کے اندر ہے، اور قارورہ اگر نضج یافتہ ہے تو مرض صرف گردے کے اندر ہے۔

سترھواں باب

صفائح کے بارے میں

باطنی اعضاء میں سے اگر کسی عضو یا بس کے اندر بخار پیدا ہو جائے تو اس عضو کے اندر سے چوڑے چھلکے کی طرح نکلنے لکڑی کے چھیلن کی مثل نکلنے لگتی ہے۔ مرض اور حرارت کا اثر اگر مثانے میں بھی آ جائے تو چھلنے کا عمل مثانہ میں بھی شروع ہو جاتا ہے۔ تو قارورے میں چھیلن آنے کے ساتھ تیز بخار بھی ہے تو مرض کے اسباب تمام جسم میں ہیں۔ اگر چھلکے آنے کے دوران بخار نہیں ہے تو مرض صرف مثانے کے اندر ہے، اور اگر پیشاب غیر نضج یافتہ آ رہا ہے۔ تب بھی مرض پورے جسم کے اندر ہے، لیکن پیشاب اگر نضج یافتہ ہے تو دلیل ہے کہ مرض صرف مثانہ کے اندر ہے۔

اٹھارھواں باب

رسوب نخالی (سبوس گندم) کے بارے میں

بخار کا اثر اگر جسم کے اندر ہو گا تو قارورے میں جو رسوب خارج ہو کر نیچے تہہ میں بیٹھیں گے وہ گندم کے بھوسے کے مشابہ ہوں گے ان کو رسوب نخالی کہتے ہیں۔ اگر رسوب نخالی کی آمد کے دوران بخار ہے اور قارورہ میں بھی غیر نضج یافتہ ہے تو مرض کے اسباب تمام جسم کے اندر عام ہیں اور اگر رسوب کی آمد میں بخار نہیں ہے اور قارورہ بھی نضج یافتہ ہے تو مرض کے اسباب صرف مثانے میں ہیں۔

انیسواں باب

رسوب (بھوسہ) سویقی (ستو) رملی (ریت) منتن (بدبودار) میں

بخار کی حرارت جب پورے جسم میں اپنا عمل کرتی ہے تو قارورے میں رسوب نخال سے زیادہ لیظ ستو کے مثل ہوتے ہیں۔ سویقی قارورہ احتراق دم اور اعضاء یابسہ کے پگھلنی پر ذال ہے۔ اگر رسوب سویق سفید ہے تو مرض کا سبب تمام جسم میں ہے بول منتن (بدبودار پیشاب) طبعی موت کے آنے کی خبر دیتا ہے، اور بول رملی گردے میں غلیظ مادے کے موجود ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

بیسواں باب

حکیم جالینوس کے اقوال میں

حکیم جالینوس کا قول ہے۔ قارورے کا رنگ اگر سرخ ہے تو تھکن اور یبوست پر دلالت کرتا ہے، اور قارورہ اگر غلیظ ہے اور مریض کے سر میں بوجھ ہے تو اس کو بہت جلد بخار چڑھنے والا ہے۔ قارورے کا رنگ شراب یا خون کی طرح سرخ ہے اور یہی رنگ قائم رہے گا تو پتھری پیدا ہو جائے گی۔ اگر جسم بھی لاغر ہو رہا ہے تو یہ جسم کے گھلنے پر دلالت کرتا ہے۔ قارورہ اگر سفید و غلیظ ہے، اور کچھ دن اسی حالت پر قائم رہا تو یہ نشاندہی کرتا ہے کہ پتھری پیدا ہو جائے گی۔ اگر ساتھ ہی کمر، پنڈلی، بوجھل ہیں تو پتھری گردے میں پیدا ہو جائیں گی۔ بخار کے شروع میں اگر قارورہ لطیف اور خام ہو تو یہ علامت اچھی ہے، لیکن بخار چڑھنے اور بحران سے پہلے ہے تو بری علامت ہے۔ قارورہ اگر حمیٰ ملتہبہ کے دوران لطیف ہو۔ غلیظت بہت کم ہو تو یہ مریض کی عقل زائل ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔

ابتدائے حمیٰ یا صعود حمیٰ کے وقت قارورہ اگر تندرست آدمی کے قارورہ کی مثل ہے تو یہ بری علامت ہے۔ اگر قارورہ حمیٰ لہیبہ میں مائی اور لطیف ہے اور بادل جیسے اجزاء بھی اس میں ہیں تو یہ اختلاط عقل کی نشانی ہے۔ قارورے کا رنگ اگر بدل جائے۔ غلیظ ہو جائے رسوب سفید ہو جائے تو بخار اترنے حواس بحال ہونے کی نشانی ہے۔ حمیٰ لہیبہ میں اگر قارورہ لطیف قدرے سرخ ہو تو اختلاط عقل پر دال ہے۔ حمیٰ لہیبہ میں قارورہ خون کی طرح سرخ ہو جائے۔ تو یہ موت واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ قارورے میں ثقل زیادہ ہے اور حمیٰ دائمہ بھی ہے۔ تو یہ جسم گھلنے کی علامت ہے۔ قارورہ اگر سفید غلیظ

پھٹا ہوا ہے تو فالج گرنے کی علامت ہے۔ قارورے میں اگر بادل کے اجزاء ستو کی طرح نظر آئیں تو مرض کے طول پکڑنے کی علامت ہے۔ قارورے میں اگر بادل جیسے اجزاء سیاہ ہیں تو طویل بیداری اور اختلاط عقل کی نشانی ہے۔

مجلد اول

جزو دوم

نوع پنجم کا پہلا مقالہ

پہلا باب

اشیاء کے خواص میں

بفضلہ تعالیٰ میں نے چار مقالوں میں اعضاء جسم کے امراض اور لازمی عوارض اور نبض و قارورہ اور ان جیسے ضروری تمام امور بیان کے جن کا علم ایک طبیب کو ضرور ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق و تائید سے میں اب اس باب میں اشیاء کی قوت ان کے رنگ، ذائقے، لذت کے اعتبار سے ان کی پہچان و علامت مع دلائل بیان کروں گا۔

قوت ہر چیز میں موجود ہے۔ اس کے وجود کی رہنمائی ذائقے سے ہوتی ہے۔ کسی چیز کی مخصوص پوشیدہ قوت کی علت و حقیقت تجربہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ یہ خاص قوتیں اشیاء کے اندر پوشیدہ ہوتی ہیں۔ جیسے مقناطیس میں لوہے کو اپنی طرف کھینچنے کی قوت اور خاصیت ہے۔ یا کہربا میں گھاس کے تنکوں کو اپنی طرف کھینچنے کی قوت ہے۔ تو اس مخفی قوت کشش کو جاننے کے لئے تجربہ ضروری ہے بعض چیزیں (ادویات) خاص کر گردے اور مثانے پر اثر انداز ہو کر اس کی پتھری کو توڑ دیتی ہیں جیسے عقرب محرق یا تخم کرفس جبلی بعض دوائیں دل پر اثر کرتی ہیں اور ہلاکت کا سبب ہوتی ہے جیسے زہر ہے۔ بعض زہر کے اثر کو زائل کرتی ہیں جیسے تریاق اور جدوار۔ بعض دواؤں کو گردن میں لٹکانے سے حلق کے کوے (لعاب) کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے حلتیت۔ بعض دواؤں کے ناف پر باندھنے سے ران کا درد ختم ہو جاتا ہے جیسے بزر اللغت (تخم شاہجم) بعض کی دھونی سے گھر میں اگر سانپ ہے تو بھاگ جائے گا جیسے قرن الایل (بارہ سنگا) بعض کو گردن میں باندھنے سے مرگی کو شفاء ہوتی ہے۔ جیسے عود صلیب یہ کرنجوہ کی طرح ہوتی ہے۔

جالینوس کا قول ہے۔ اس نے عود صلیب کی افادیت کا تجربہ چند مرتبہ کیا ہے۔

دوسرا باب

اشیا کے مختلف ذائقہ، اسباب، قوتوں میں

جالینوس کا قول ہے۔ کسی چیز کی قوت کا علم حاصل کرنے کے لئے رنگ و بو کے مقابلے میں ذائقہ زیادہ درست ذریعہ ہے۔ کیونکہ منہ ہر چیز کا مکمل طور پر احاطہ کر لیتا ہے۔ اس کے خلاف خوشبو یا بدبو ہوا میں پھیل کر ناک میں پہنچتی ہے۔ تو سونگھ کر کسی چیز کی قوت کا علم کلی حاصل نہیں ہو سکتا۔ ایسے ہی

رنگ کے بارے میں کوئی جامع اصول قائم نہیں ہو سکتا نہ اس پر کوئی دلیل قائم ہو سکتی ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر سرخ چیز گرم ہو گی اور ہر سفید چیز سرد ہو گی۔ مثلاً چونا سفید ہے۔ مگر گرم ہے۔ برف سفید ہے مگر سرد ہے حالانکہ دونوں سفید ہیں۔ ذائقہ کسی چیز میں ہوتا ہے۔ کسی میں نہیں ہوتا۔ ذائقہ نہ ہونے کی وجہ یا تو اس چیز میں رطوبت غالب ہو گی جیسے پانی میں ذائقہ نہ ہونے کی وجہ رطوبت کا غلبہ ہے۔ یا اجزاء ارضیہ کا غلبہ ہو گا جیسے اقلیمیا، توتیا کی پیدائش میں ارضی اجزاء کا غلبہ ہے تو ان کا بھی کوئی ذائقہ نہیں ہے۔ یا اجزاء ہوائیہ کا غلبہ ہو گا جیسے انڈے کی سفید اور زیت وغیرہ۔ جن اشیاء میں رطوبت غالب ہو گی ان کا کوئی ذائقہ نہیں ہو گا۔

قوتیں چار ہیں۔ دو فاعلی دو مفعولی۔ فاعلی قوت حرارت۔ برودت ہے مفعولی قوت رطوبت یبوست ہے۔ فاعلی قوت قوی اور مفعولی قوت ضعیف و خفیف ہوتی ہے۔ تو حرارت برودت دونوں رطوبت و یبوست پر زیادہ نمایاں زیادہ قوی ہوتی ہیں۔

جن اشیاء میں ذائقہ ہو گا۔ تو اس ذائقہ سے یا تو زبان کو خوشگوار لذت محسوس ہو گی کیونکہ وہ چیز معتدل طور پر حاد و رطب ہو گی، اور یہ جسم کے مزاج سے مشابہ ہے۔ تو جسم اس سے لذت حاصل کرے گا۔ جیسے شہد، تازہ پانی۔

زبان میں سوزش یا ناخوشگواری ہو گی اس کی یہ وجہ ہو گی۔ اس چیز کے اندر برودت و رطوبت زیادہ ہو گی جس سے زبان سکڑی گی جیسے کسیلی چیز یا اس میں حرارت و رطوبت زیادہ ہو گی جو زبان کے اجزاء اور رطوبت کو منتشر کر دے گی جیسے تلخ کڑوی یا تیز چٹ پٹی چیز جو زبان کے اندر قبض پیدا کر دیتی ہے، اور کسیلی چیز میں ارضیت کا غلبہ ہوتا ہے۔ جیسے بازون، قشر انار، یا لطیف مائی جو قابض ہوں جیسے انار ترش، کسیلی چیز زبان میں خشونت خشکی پیدا کر دیتی ہے، اور قابض چیزوں کا زبان پر یہی عمل ہوتا ہے۔ مگر قابض کا عمل کسیلی سے خفیف ہوتا ہے۔ نمکین چیزیں زبان میں جلا کی کیفیت پیدا کر دیتی ہیں۔ میٹھی چیزیں حاد معتدل ہوتی ہیں۔ چکنی چیزوں میں مائی اور ہوائی اجزاء پائے جاتے ہیں۔ حریف چٹ پٹی تیز چرپراہٹ والی چیزوں سے زبان میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ میٹھے سے زبان کے کھردرے پن میں نرمی آجاتی ہے۔ کھٹی چیزیں بارد ہوں گی۔ کڑوی حار دناری ہوں گی۔ ایسے ہی تیز چٹ پٹی ناری ہوں گی۔ نمکین میں حرارت اور ارضیت ہو گی۔ کسیلی میں برودت اور ارضیت ہو گی۔ ہلکی میٹھی چیزوں کا شمار بھی میٹھوں میں ہوتا ہے۔ اس میں بس مائیت زیادہ ہوتی ہے، اور مٹھاس میں کمی آجاتی ہے۔

ارسطو کا قول ہے۔ ذائقے آٹھ قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) حرارت، گرم، (۲) مرارت، تلخ، (۳) ملوحت نمکین، (۴) حموضیت کھٹاس، (۵) حرافت، چٹپٹا، (۶) عفوصت کسیلا، (۷) بشاعت بدمزہ، (۸) اسومت چکنائی۔

ان ذائقوں میں معتدل مزاج آدمی کے لئے مٹھاس پسندیدہ ذائقہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مٹھاس حرارت اور رطوبت کے امتزاج کا مرکب ہے۔ ان دونوں میں سے اگر کوئی ایک چیز کم یا زیادہ ہو جائے تو

ذائقہ میں فرق پڑ جائے گا۔ جیسے پھل شروع میں سخت اور ان میں ارضیت کا غلبہ ہوتا ہے تو کسیلے ہوتے ہیں۔ پھر سورج کی گرمی سے کچھ گرم ہوتے ہیں تو ان میں حموضت (ترشی) پیدا ہو جاتی ہے۔ جب ان میں حرارت اور رطوبت معتدل ہو جاتی ہے تو وہ پک کر میٹھے ہو جاتے ہیں۔ جس پھل پر سورج کی شعاع پوری طرح پڑتی ہے اس کا رس سرخی مائل میٹھا ہوتا ہے اور جس پر سورج کی شعاع نہیں پڑتی وہ پھل کھٹا سبزی مائل ہوتا ہے۔ حرارت کے نہ پہنچنے کی وجہ سے پھل میں مکمل تبدیلی نہیں ہوتی، اور مٹھاس کو یوں سمجھیں جیسے شربت کو اچھی طرح پکانے سے اس میں مٹھاس بڑھ جاتی ہے۔ مگر زیادہ پکانے سے وہ گاڑھا ہو کر خراب ہو جاتا ہے۔ اگر اس کو بہت زیادہ پکا دیا تو وہ تلخ ہو جائے گا۔ ایسے ہی شہد اور شوربے میں ہے اگر ان کو زیادہ پکا دیا تو تلخی پیدا ہو جائیں گی۔ تلخی کی وجہ یہ ہے کہ ان میں حرارت اور یبوست غالب آجاتی ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مٹھاس اور چرپراہٹ کے درمیانی کیفیت کڑواہٹ ہے۔ جس چیز کے ذائقہ کا میلان کڑواہٹ کی طرف ہے تو اس میں چرپراہٹ کم ہو جاتی ہے۔ جیسے سعد، زیرہ میں تلخی ہے۔ مگر چرپراہٹ تیزی نہیں ہے۔ ایسے ہی جس میں چرپراہٹ کا غلبہ ہو تو اس میں کڑواہٹ کم پائی جاتی ہے۔ جیسے فلفل زنجبیل، میں چرپراہٹ تیزی ہے مگر تلخی کڑواہٹ بہت کم ہے۔

جس چیز میں حرارت اور تلخی ہو گی وہ میٹھی چیز سے زیادہ گرم اور خشک ہوتی ہے۔ کسی چیز میں حرافت چرپراہٹ حرارت کی شدت اور یبوست کی کثرت سے ہوتی ہے۔ جیسے چونے کا پتھر آگ کی حدت کو جذب کر کے حریف (تیز و چرپرا) ہو جاتا ہے۔ تین ذائقے، مٹھا، تلخی، چرپراہٹ اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب حرارت یبوست یا رطوبت کے ساتھ ملے جیسا کہ ابھی ذکر کیا ہے۔ ملوحت (نمکینیت) حرارت اور یبوست مل کر بنتی ہے۔ دریا کے پانی سے لطیف اجزاء جب خشک ہو جاتے ہیں تو جو گاڑھا پانی باقی رہ جاتا ہے وہ نمکین ہوتا ہے۔ ایسے ہی انسان کے جسم میں جو کھانا پانی جاتا ہے۔ حرارت عزیزیہ یہ اس کے رقیق اور لطیف حصہ کو تحلیل کر دیتی ہے۔ جو کثیف غذا باقی رہتی ہے۔ وہ نمکین یا تلخ ہوتی ہے۔ نمک میں حرارت اور ارضی اجزاء ہوتے ہیں۔ مگر اس کی حرارت تلخ کی حرارت سے مختلف ہوتی ہے۔ حرارت کا جو عمل تلخ کے اندر ہوتا ہے وہ عمل نمک کے اندر نہیں ہوتا۔ نمک کی خاصیت جسم کی رطوبت کو پگھلا کر قوام کو معتدل رکھنا ہے، اور اس کو سڑنے سے محفوظ کرنا ہے۔ ہر معتدل چیز لذیذ اور بدن کی حفاظت کرتی ہے، اور غیر معتدل چیز ہر حالت میں جسم کو نقصان دیتی ہے۔ تکلیف کا باعث اور فساد کا سبب ہوتی ہے۔ عفونت، کسیلاپن، برودت اور یبوست مل کر بنتا ہے۔ اکثر کچے پھل سخت اور کسیلے ہوتے ہیں۔ جیسے انگور اور انار وغیرہ۔ جب ان کے اندر رطوبت داخل ہوتی ہے تو وہ کھٹے ہو جاتے ہیں۔ رطوبت مکمل ہو کر سورج کی گرمی اور شعاع ان پر پڑ کر اپنا عمل کرتی ہے۔ تو پھل معتدل خوش ذائقہ ہوتے ہیں۔

اگر کسی چیز کی برودت قابض چیز سے ہو گی اور حامض (کھٹی) چیز کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے تو وہ چیز کھٹی ہو جاتی ہے۔ اطباء کا قول ہے۔ جس پھل میں حرارت کا عمل ضعیف ہو گا تو وہ کھٹا ہو گا۔ کیونکہ حرارت اس کو پکانے سے قاصر رہی ہے۔ اگر معدے میں حرارت غذا کو منضج (پکانے) کے قابل نہیں ہوتی

ہے تو ہضم ناقص ہوتا ہے اور اس میں کھٹاس پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر معدے کی حرارت بہت زیادہ کمزور ہے اس پر برودت کا غلبہ ہے تو وہ غذا کو مطلقاً ہضم نہیں کرے گی تو غذا جوں کی توں کچی ہی خارج ہو جائے گی۔ ایسے ہی دودھ اور شراب کو اگر معدے میں معمولی حرارت ملتی ہے تو وہ کھٹی ہو جاتی ہے اگر ان کو حرارت بالکل نہیں ملتی بلکہ برودت ملتی ہے۔ تو ان میں کھٹاس پیدا نہیں ہوتی بلکہ وہ جوں کی توں کچی ہی خارج ہو جاتی ہیں۔

افلاطون کا قول ہے۔ کیموس کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی مر (کڑوی۔) دوسری عفص (کسیلا) قوت قابضہ کے افراط سے کسیلا پن پیدا ہوتا ہے۔ بورق (کھارپن) کے افراط سے مر تلخی (کڑواہٹ) پیدا ہوتی ہے اور بورق (کھارپن) کی کمی سے نمکینیت پیدا ہوتی ہے۔ کوئی چیز قوت قابضہ کی زیادتی سے کسیلی ہو جاتی ہے اور کھار (بورق) کی زیادتی سے تلخ کڑوی ہو جاتی ہے بورق کی کمی سے نمکین ہو جاتی ہے۔ ہر تلخ چیز حاد گرم ہو گی۔ ایسے ہی ہر میٹھی چیز حاد گرم ہو گی۔ مٹھاس کی کمی بیشی سے حرارت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ ہر کسیلی چیز میں خاکی اجزاء غالب ہوتے ہیں۔ اگر کسیلی چیز کو حرارت پہنچ جائے تو وہ کھٹی ہو جاتی ہے اگر پھل میں حرارت اور رطوبت زیادہ ہو گی تو نرم اور میٹھا ہو گا۔ جیسے شاہ بلوط۔ اگر رطوبت میں رقیق مائیت مل جائے تو وہ کڑوا ہو جائے گا۔ رطوبت اگر حرارت سے زیادہ ہو تو وہ کھٹی ہو جائے گی۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے حرارت کے ضعف سے کھٹاس پیدا ہوتی ہے۔ کسی چیز میں تغیر کے یہی اسباب ہوتے ہیں۔ جیسے کہ حرارت جب غذا کو (نضج) پکانے پر قادر نہیں ہوتی۔ تو کھٹی کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ ایسے ہی جب انگور پر زیادہ بارش ہو جائے تو وہ کھٹا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کو حرارت نہیں ملی جو میٹھا کرتی ہے۔

تیسرا باب

جسم پر ذائقہ کے اثرات میں

ان ذائقوں کے انسانی جسم پر عجیب و غریب اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس باب میں ذائقوں کے اثرات، علل اور اسباب کا ذکر ہو گا۔ (۱) بعض ذائقے ورم کو نضج (پکا) دیتے ہیں۔ (۲) بعض ذائقے تلیین (نرمی اور قبض کشائی) کرتے ہیں۔ (۳) بعض ذائقے صلابت سختی کر دیتے ہیں۔ (۴) بعض ذائقے لوگوں کا منہ کشادہ کر دیتے ہیں۔ (۵) بعض غلیظ مادے کو تحلیل کر دیتے ہیں۔ (۶) بعض بدن کی رطوبت کو تحلیل کر دیتے ہیں۔ (۷) بعض عروق کے دہانے کو تنگ کر دیتے ہیں۔ (۸) بعض گوشت کے اندر عفونت (بدبو، گلنا) پیدا کر دیتے ہیں۔ (۹) بعض سے گوشت پرورش پاتا ہے۔ (۱۰) بعض درد کو تسکین دیتے ہیں۔ (۱۱) بعض ذائقے جسم کو غذا فراہم کرتے ہیں۔ (۱۲) بعض جسم کو غذا فراہم نہیں کرتے۔

زیادہ میٹھی ہر چیز جسم کو غذا فراہم کرتی ہے، اور انتہائی کڑوی چیز غذا فراہم نہیں کرتی۔ ہر کھٹی

میٹھی چیز میں بہت زیادہ کم درجہ کی غذائیت ہوتی ہے' اور ملین (نرم) چیز منضج (پکانا) اور ہوتی ہے۔ کاسر ریاح چیز کا مزاج گرم ہوتا ہے۔ چکنی چیزے خواص میٹھی چیز کے مثل ہوتے ہیں۔ مگر چکنی چیز میں لذت بہت کم درجے کی ہوتی ہے۔

ہر عذب ہلکی میٹھی خوشگوار چیز کو میٹھی کی جنس میں شمار کرتے ہیں مگر اس میں رطوبت مائیہ زیادہ ہوتی ہے۔ میٹھی چیزیں میں مائیت کم اور عذب میں مائیت زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لئے اونچے طویل درختوں کے پھل چھوٹے اور میٹھے زیادہ ہوتے ہیں بنسبت چھوٹے درختوں کے پھلوں سے ان میں مٹھاس کم ہوتی ہے کیونکہ یہ زمین سے قریب ہوتے ہیں اونچے درختوں کے مقابلہ میں نیچے کے درخت زمین سے مائیت زیادہ اخذ کر لیتے ہیں زمین سے قربت کی وجہ سے ان میں رطوبت اور مائیت غیر پختہ اور غیر مستحکم ہوتی ہے تو وہ پھیکے ہوتے ہیں۔ تلخ کڑوی چیز لطیف ہوتی ہے۔ اپنی کڑواہٹ سے سینے اور پھیپھڑے کی غلیظ خلط کا تنقیہ کرتی ہے' اور کڑوی چیز قدرے مسخن (گرمی دینے والی) جراثیم کش ہوتی ہے۔ جیسے غیر تلخ چیزوں میں کیڑے پیدا ہونے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ مگر تلخ چیزوں کے اندر کیڑے پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی ہے۔ کھٹی چیز لطیف اور سرد ہوتی ہے۔ اپنی کھٹاس سے بدن کے مجاری کا تنقیہ اور ان کی جلا کر دیتی ہے۔ مگر کھٹاس کا تنقیہ تلخ کے تنقیہ سے مختلف ہوتا ہے۔

کسیلی چیزیں میں ارضیت کا غلبہ ہوتا ہے۔ وہ یبوست خشکی پیدا کرتی ہے' اور جسم کے مجاری کو سکیڑ کر ان میں تنگی پیدا کر دیتی ہے۔ حریف تیزی چرچراہٹ والی چیزیں گرمی اور لطافت ہوتی ہے وہ اخلاط غلیظ کو جدا کر کے ختم کر دیتی ہے نمکین چیزوں میں خاکی اجزاء اور حرارت ہوتی ہے۔ نمک زبان میں جلا جسم میں سختی اور یبوست پیدا کرتا ہے۔ چکنی چیزیں مرطوب اور بدن کو ملین کرتی ہیں۔ گرمی پیدا کئے بغیر بدن کو ڈھیلا کر دیتی ہیں۔

جس چیز سے بدن کے مسامات میں کثافت پیدا ہو وہ بارد و مرطوب ہوگی۔ جیسے خرفے کا ساگ، اسپغول، کاہُو، عنب الثعلب وغیرہ۔

جو چیزوں سدوں کو کھولتی ہے وہ ملطف یا غلیظ اور تلخ یا بورق (کھاری) ہوگی۔ جیسے بادام تلخ، ترمس، بورق، شیخ، مجلی چیز مفتح کی مثل ہوتی ہے۔ مگر مجلی کی قوت مفتح کی قوت تنقیح سے کمزور ہوتی ہے۔ جیسے شہد، باقلا، بادام شیریں، مجاری کو بند کرنے والی چیزوں میں ارضیت ہوتی ہے یا لزوجت (چپکن) ہوتی ہے۔ مگر ان چیزوں میں لذاع (سوزش) نہیں ہوتی۔ لذاع چیزیں پگھلانے والی ہوتی ہیں مگر سدے پیدا نہیں کرتیں۔ وہ دوائیں مفتح جن کے اندر قوت تنقیح کے ساتھ کسیلا پن بھی ہو۔ اگر ان کو جسم کے ظاہر پر استعمال کیا جائے تو مفتح نہیں ہوتیں مگر کھانے سے جسم کے اندر سدے کھول دیتی ہیں۔

مجلی چیزیں مفتح چیزوں کی طرح قوی ہوتی ہیں۔ مگر مفتح کے مقابلہ میں کچھ کمزور ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے مجلی چیزیں اپنی مٹھاس سے جلا پیدا کرتی ہیں۔ جیسے شہد، تربوز، جلد کے الگ الگ اجزاء میں پیدا ہونی والی چیز میں اپنی گرمی کی قوت سے اپنے عمل کو انجام دیتی ہے۔ جیسے روغن بیدانجیر۔ جو چیزیں عروق

شرائین کے دہانے کو کھولتی ہیں ان میں حرافت تیزی اور نفوذ کی قوت ہوتی ہے۔ جیسے لہسن، پیاز، بیل کا پتہ۔ محرق چیزیں اپنی حرارت محرقہ غلیظہ کی وجہ سے جلانے کے عمل کو انجام دیتی ہیں۔

درد کو دور کرنے والی ہر چیز کا مزاج معتدل گرم ہوگا۔ وہ فضلات کو پکا کر خارج کردے گی۔ زخم کو بھرنے والی تمام چیزوں کا مزاج بارد اور غلیظ ہوگا۔ تنقیہ کرنے والی اور مفتح چیزوں کی قوت زخم کو بھرنے والی چیزوں کی قوت کے مخالف ہوگی۔ اس لئے کہ زخم کو بھرنے والی اشیاء غلیظ اور حابس بخارات ہوتی ہیں۔ اس کے خلاف مفتح اشیاء لطیف اور کیموس کو رقیق پتلا کرتی ہیں۔ غلیظ مواد کو تحلیل کرنے والی چیزوں میں ہلکی حرارت ہوتی ہے۔ جیسے گل بابونہ، تخم خطمی، روغن بیدانجیر وغیرہ۔

جو چیزیں بدن کی کھال کو کثیف اور گف کرتی ہیں ان میں برودت قدرے مائیت ہوتی ہے جیسے آب خرفہ، اسپغول، طحلب دودھ اگر خون کی کمی سے گھٹ جائے تو اس کو زیادہ کرنے والی اشیاء کا مزاج گرم اور تر ہونا چاہئے۔ جیسے بادیان، تخم شبت، تخم کرفس، حیض اور پیشاب کو کثرت سے لانے والی چیزوں کا مزاج گرم لطیف اور یابس ہوتا ہے۔ منی کو زیادہ پیدا کرنے والی چیزیں حادہ باباد ہوائی، نافخ اور کثیرالغذا ہوں گی۔ جیسے چنے، باقلا، چلغوزہ۔ جن دواؤں سے منی زیادہ پیدا ہوتی ہے وہ حاد رطب یا حاد نفاخ ہوں گی۔ جیسے شقاقل، تخم جرجیر، نمک، اشقنقور، اشقنقور یونانی لفظ ہے۔ اس کی صحیح تحقیق نہیں ہو سکی۔ منی کی پیدائش کو ختم کرنے والی دوائیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) شدید حرارت اور یبوست سے منی کی تخلیق بند ہو جاتی ہے۔ جیسے سداب، خردل، نمبر۲ شدید برودت اور یبوست سے منی کی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔ جیسے تخم سنبھالو وغیرہ۔ جو چیز معدے میں سوزش پیدا کرے گی وہ لطیف اور حاد ہوگی یہ معدے میں فورا سرایت کرتی ہے اسی لئے سوزش ہو جاتی ہے۔ بعض چیزوں سے معدے میں سوزش اور اس کی صفائی ہو جاتی ہے، اور معدے کے مجاری ڈھیلے ہو کر غذا کی گرفت اور اس کو ہضم کرنے پر قادر نہیں رہتے تو اسہال کی شکایت ہو جاتی ہے۔

بارد اور غلیظ چیزوں سے معدے میں سوزش نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ اپنی غلظت کی وجہ سے جسم کے اندر نفوذ نہیں کرتیں۔ جب وہ نفوذ نہیں کریں گی تو سوزش بھی نہیں کریں گی۔

ہر لطیف دواء غلیظ دواء کے مقابلہ میں جلد مستحیل ہو کر جسم میں نفوذ کر جاتی ہے۔

کسی دواء کا باریک سفوف، موٹی نیم کوب دواء کے مقابلہ میں بہت جلد نفوذ کر جاتا ہے۔

ایک اصول یہ ہے کہ حرارت، رطوبت یا یبوست کے ساتھ جب مرکب ہوتی ہے تو ان کے اختلاط سے یہ ذائقے پیدا ہوتے ہیں۔ حرارت اور یبوست متوازن صورت میں ملیں گی تو میٹھا ذائقہ پیدا ہوگا۔ اگر بہت تیز حرارت یبوست کے ساتھ ملتی ہے تو تیز چرچرا ذائقہ پیدا ہوتا ہے۔

ایسے ہی برودت جب رطوبت یا یبوست سے ملتی ہے تو ان کے ملنے سے یہ ذائقے پیدا ہوتے ہیں۔ برودت اگر لطیف رطوبت کے ساتھ ملتی ہے تو کھٹاس پیدا ہوتی ہے۔ برودت اگر یبوست کے ساتھ ملتی ہے تو قوت قابضہ پیدا ہو جاتی ہے۔ برودت اگر شدید یبوست کے ساتھ ملے گی تو کسیلا ذائقہ پیدا ہوگا۔

چوتھا باب

خوشبو اور اس کے اسباب میں

کوئی چیز جب ترکیب میں معتدل ہوگی۔ اس کی حرارت و رطوبت میں توازن ہوگا تو اس کی خوشبو بہترین ہوگی۔ اگر رطوبت کی بنسبت یبوست زائد ہوگی تو اس کی خوشبو بہت زیادہ بہتر ہوگی۔ اسی وجہ سے پہاڑی اور بارانی سبزہ زاروں کے پودوں اور پھلوں میں اچھی خوشبو ہوتی ہے۔ ایسے ہی ان مقامات کے پھل خوش ذائقہ اور نباتات کی قوت کا حال ہے۔ ان میں مائیت کم مزاجاً گرم ہوں گی۔ ان سے زیادہ قوت ان میں ہوتی ہے جو صرف پانی اور شبنم سے سیراب ہوتے ہیں۔

حرارت کی کثرت سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ جیسے جانوروں اور پھلوں میں سڑاند اس کا واضح ثبوت ہے۔ حرارت عزیزیہ جب تک جسم کی نشوونما اور متحرک رکھتی ہے تو اس میں اچھی خوشبو ہوتی ہے۔ حرارت عزیزیہ مادے میں جب عمل کرنا چھوڑتی ہے اور مادے میں حرارت غریبہ اور رطوبت کا عمل دخل ہوتا ہے تو مادہ متغیر ہو جاتا ہے۔ اس میں سڑاند آنے لگتی ہے۔ ٹھہرا ہوا پانی اسی وجہ سے سڑ جاتا ہے، اور ناگوار بدبوئیں متعفن رطوبتوں کی کمی بیشی سے پیدا ہو جاتی ہیں۔

پانچواں باب

رنگوں کے اسباب میں

ابتدائی بنیادی رنگ سیاہ و سفید ہیں انہیں کے امتزاج سے تمام رنگ بنائے جاتے ہیں۔ ایک جماعت کی رائے میں سفیدی کسی چیز میں زیادہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس میں یبوست رطوبت سے زیادہ ہوتی ہے، اور سیاہی کا سبب یہ ہے کہ رطوبت یبوست سے زیادہ ہوتی ہے، اور سرخی کا سبب حرارت اور یبوست ہے۔

دوسرے حکماء کا قول ہے۔ جب حرارت، رطوبت یا یبوست کے ساتھ مل جاتی ہے تو ان کے اختلاط سے تین رنگ پیدا ہوتے ہیں جیسے کہ ہمارا مشاہدہ ہے۔ لکڑی جب آگ میں جلتی ہے تو سرخ ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ لکڑی کی رطوبت اور یبوست ہے۔ تو اس کے اندر ناریت جمع ہو جاتی ہے۔ اگر لکڑی کی رطوبت آگ کی حرارت پر غالب آ جائے گی تو آگ کی سرخی سیاہی بدل جائیں گی۔ ایسے ہی اگر چنگاری

کوپانی سے بجھادیں تو وہ سیاہ کوئلہ بن جائیں گی۔ اگر آگ لکڑی کی رطوبت کو پوری طرح ختم کردے گی تو لکڑی پر یبوست غالب ہو جائیں گی تو وہ متفرق ہو کر راکھ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ سخت یبوست کی خاصیت ہے ملے ہوئے اجزاء کو متفرق کرنا اور معتدل رطوبت کی یہ خاصیت ہے کہ متفرق اجزاء کو متصل اور مجتمع کرتی ہے۔

سرخ سیاہی اور سفیدی کے درمیانی ملاپ سے بنتے ہیں۔ اس میں حرارت رطوبت سے زائد ہوتی ہے۔ اگر سرخی میں غلظت آجائے تو اس کا میلان سیاہی کی طرف ہوتا ہے۔ اگر رقت اور لطافت کا غلبہ ہو تو اس کا میلان سفیدی کی طرف ہوگا۔ سبزی، سیاہی اور زردی کے ملنے سے بنتی ہے۔ حرارت کے رطوبت یا یبوست کے ساتھ ملنے سے یہ رنگ پیدا ہوتے ہیں۔ اگر برودت قوت انفعالی رطوبت اور یبوست سے ملتی ہے۔ تب بھی تین رنگ پیدا ہوتے ہیں۔ جب ہوا میں پانی پر یبوست غالب ہوتی ہے۔ تو سفید برف یا پالا بنتا ہے۔ برودت اگر رطوبت غلیظ کی کثیر مقدار کے ساتھ مل جائے تو سیاہی پیدا ہو جاتی ہے۔ رطوبت اگر برودت سے زیادہ ہو جائے اور اس کو مناسب حرارت مل جائے تو زردی پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے پودے اور نئے پتوں میں ہوتا ہے۔ گھاس زمین سے سفیدی مائل زردی نکلتی ہے۔ جب اس کو حرارت پہنچتی ہے تو اس پر زردی آجاتی ہے۔ جب پودا جم کر سیدا ہو کر سورج کی گرمی حاصل کرتا ہے تو اس کی زردی مکمل مستحکم ہو جاتی ہے۔ پودا جب حرارت کو اچھی طرح حاصل کر کے اعتدال پر آتا ہے تو اس کا رنگ مکمل سبز ہو جاتا ہے۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ پودا نمی کی زمین میں اگا تو اس کی سبزی زردی مائل ہوتی ہے۔ جب پودا پانی سے خوراک حاصل کرتا ہے تو اس کی سبزی نکھر جاتی ہے۔ جو پودے پانی میں اُگتے ہیں ان کی سبزی مائل بہ سیاہی ہوتی ہے۔ جب پودے کی عمر ختم ہو جاتی ہے۔ تو اس میں رطوبت کم ہو کر وہ سوکھنے لگتا ہے اور سفیدی مائل زرد ہو کر زمین بوس ہو جاتا ہے۔ قارورے کا رنگ بھی بدلتا رہتا ہے۔ اگر تھکن، غصہ، غم، روزہ، دھوپ میں چلنے وغیرہ سے جسم میں حرارت زیادہ ہو گئی ہے۔ تو قارورہ زرد رنگ کا ہوگا۔ حرارت اگر زیادہ بڑھ گئی ہے تو سرخ رنگ کا ہوگا۔ جسم کے اندر اگر برودت رطوبت کا غلبہ ہو جائے تو قارورہ سفید کا ہوگا۔ اگر کسی وجہ سے برودت غالب ہو اور رطوبت میں فساد اور احتراق ہو جائے تو قارورہ سیاہ رنگ کا ہوگا۔ بادل کے مختلف رنگ ہونے کے یہی وجوہات ہیں۔ زعفرانی رنگ سرخی اور سفیدی کے ملنے سے بنتا ہے۔ گہرا زعفرانی مائل بہ سرخی ہوتا ہے، اور ہلکا زعفرانی رنگ مائل بہ سفیدی ہوتا ہے۔

لاجوردی اور سرمئی رنگ سفیدی اور سبزی کے ملنے سے بنتا ہے۔ اسی لئے جب سرمئی رنگ اڑ جاتا ہے تو نیلگوں ہو جاتا ہے، اور جب نیلگوں بھی اُڑ جاتا ہے تو سفید رہ جاتا ہے۔ سرمئی رنگ کو اگر گہرا کر دیں تو وہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ زرد رنگ سفیدی اور سبزی سے بنتا ہے۔ سفیدی کی نظری تعریف سفید رنگ نظر کے لئے دوسری تمام رنگوں میں ممیز کرنے کے لئے معین و مددگار ہوتا ہے۔ سفید کی عملی تعریف۔ جو ہر رنگ کو فوراً قبول کر لیتا ہے۔ سیاہی کی نظری تعریف سیاہ رنگ مختلف رنگ اشیاء میں بھی

قائم رہتا ہے۔ سیاہ کی عملی تعریف۔ تمام رنگوں کی گہرائی میں داخل ہو کر اپنے رنگ میں رنگ لیتا ہے۔

چھٹا باب

ذوبان (پگھلنا) انجماد (جمنا) احتراق (جلنا) عفونت (بدبو) اور ان کے مشابہ امور کے اسباب و علل میں

میرا مشاہدہ ہے۔ (۱) کچھ چیزیں پانی میں پگھلتی ہیں۔ کچھ آگ میں پگھلتی ہیں۔ (۲) کچھ چیزیں آگ میں جل جاتی ہیں کچھ نہیں جلتیں۔ (۳) کچھ چیزیں نہ آگ سے جلتی ہیں نہ پگھلتی ہیں۔ (۴) کچھ چیزیں پانی پر تیرتی ہیں۔ (۵) کچھ تہہ نشین ہو جاتی ہے۔ (۶) کچھ چیزیں جم جاتی ہیں۔ (۷) کچھ نہیں جمتیں۔ (۸) کچھ چیزیں عفونت بدبودار ہو جاتی ہیں۔ (۹) کچھ میں بدبو نہیں پیدا ہوتی۔

حکماء نے ان کے علل اور اسباب کے اوپر استدلال قائم کئے ہیں۔

ارسطو کا قول ہے۔ ہر جمنے والی چیز کی تین حالتوں میں ایک حالت ضروری ہے۔ (۱) وہ اپنی طبیعت و مزاج کے اعتبار سے مائی ہوگی۔ (۲) یا ارضی ہوگی۔ (۳) یا اس میں دونوں کا امتزاج ہوگا۔ جو چیزیں جمتی ہیں ان کو جمانے والی یا تو گرمی ہوگی یا ٹھنڈک ہوگی۔ پگھلنے کی کیفیت منجمد کرنے والی قوت کی ضد سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسے پانی ٹھنڈک سے جم جاتا ہے اور گرمی سے پگھل جاتا ہے۔ نمک اور بورق (کھاد شورے) کو گرمی جما دیتی ہے۔ پانی پگھلا دیتا ہے۔ موم، سیسہ (سکہ) تانبا، کندر، کہربا گوند کی تمام اقسام کو ٹھنڈک جما دیتی ہے آگ پگھلا دیتی ہے۔ کندر، گوند میں ٹھہرے ہوئے پانی کی طرح کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ کوئی سیال ہر چیز برودت سے اس لئے جم جاتی ہے کہ برودت اس چیز کی حرارت پر غالب آ جاتی ہے۔ جو اس کے اندر حرارت موجود ہوتی ہے۔ برودت حرارت کو جسم کے جوف (پیٹ درمیاں) میں دھکیل دیتی ہے۔ تو برودت اور یبوست سے جسم کے اجزاء سکڑ جاتے ہیں۔ تو برودت اس کو جمانے کا سبب بن جاتی ہے۔

جو چیزیں حرارت سے جم جاتی ہیں تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حرارت کے غلبے سے اس چیز کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ یا رطوبت بخارات کی شکل میں تبدیل ہو کر اڑ جاتی ہے اور اس پر یبوست غالب آ جاتی ہے۔ تو حرارت جمنے کا سبب بن جاتی ہے۔

جو چیز برودت سے جم جاتی ہے وہ حرارت سے پگھل جاتی ہے۔ جیسے لوہا اور سینگ آگ سے نرم ہو جاتے ہیں۔ اگر حرارت کسی چیز کی رطوبت کو اس حد تک فنا کر دے کہ اس میں منفذ بھی باقی نہ رہیں تو وہ چیز حرارت سے تحلیل نہیں ہوتی نہ برودت سے سکڑتی ہے اس میں جلنے پگھلنے کی کیفیت نہیں

رہتی۔ اس کے منافذ و مجاری بند ہو جاتے ہیں۔ جیسے اینٹ، کنکر وغیرہ۔

بعض اجسام کے جلنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کے مجاری میں رطوبت ہوتی ہے اس کو آگ لگ جاتی ہے تو وہ جل جاتے ہیں۔

بعض اجسام کو آگ نہیں جلاتی اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے مجاری میں رطوبت بالکل نہیں ہوتی۔ جیسے پتھر لوہا۔

بعض اجسام کے مجاری میں رطوبت کی افراط ہوتی وہ رطوبت آگ پر غالب رہتی ہے اور آگ سے اسس جسم کو جلنے نہیں دیتی۔ جیسے تر لکڑی، جو چیزیں پانی پر تیرتی ہیں تو ان کے اندر ہوائی اجزا ہوتے ہیں۔ جیسے لکڑی، بانس، ہوائی اجزاء کی وجہ سے تیرتے ہیں، اور جل بھی جاتے ہیں مگر پگھلتے نہیں۔ جن چیزوں میں غلیظ ارضیت ہو اور ان کے اجزاء آپس میں ملے ہوئے ہوں جیسے پتھر تو یہ پانی پر تیرتے نہیں ہیں بلکہ تہہ نشین ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی چیز میں رطوبت اور ہوائی اجزاء رقیق حالت میں ہوں گے تو آگ اس کو جلا کر راکھ بنا دے گی۔ جیسے بانس، انجیر کی لکڑی۔ اگر لکڑی میں غلیظ رطوبت ہو تو وہ جل کر کوئلہ بن جاتی ہے جیسے املی وغیرہ کی لکڑی۔ وہ چیزیں جن کے بعض مجاری میں چکنائی اور رطوبت ملی ہوئی ہو اور بعض میں رطوبت نہ ملی ہو تو ایسی چیزیں پگھلتی بھی ہیں جلتی بھی ہیں۔ جیسے کندر، عود۔

عفونت (بدبو) کسی جسم میں اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب اس کی حرارت عزیزیہ جو جسم کی محافظ اور مدبر ہے جسم سے نکل جائے اور رطوبت غیر موافق اس میں داخل ہو جائے تو اس کی اصل رطوبت خشک ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔ کبھی عفونت کی وجہ جسم میں برودت کے لاحق ہونے سے ہوتی ہے کیونکہ اس حالت میں حرارت جسم کے اندر مقید ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے رطوبت میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے گرمی کے موسم میں اکثر بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ بدبو صرف حار، رطب چیزوں میں پیدا ہوتی ہے۔ جو چیز حار یا بس، یا بارد یابس ہوں گی ان میں بدبو پیدا نہیں ہوتی۔ ایسی ہی بارد، رطب چیزوں میں بدبو پیدا نہیں ہوتی کیونکہ برودت عفونت بدبو کا مانع ہے۔

صفراء، سودا یابس خوشک ہیں۔ مگر ان کا جسم سیال و مرطوب ہے۔ اس لئے یہ متعفن ہو جاتے ہیں۔ یابس چیزیں اپنے جسم اور مزاج میں یابس ہوں گی جیسے پتھر لوہا، یا جسم سیال مرطوب ہو گا مگر قوت اور مزاج یابس ہو گا۔ جیسے شہد صفراء سودا، نمکین پانی یا وہ اپنے جسم کے اعتبار سے یابس اور مزاج و قوت میں مرطوب ہوں گی جیسے زنجبیل، دار فلفل۔ کیونکہ ان میں رطوبت ہوتی ہے تو یہ دونوں متعفن ہو جاتی ہیں۔ ان میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔

ہضم حرارت سے مکمل ہوتا ہے۔ غذا کے ہضم ہو جانے سے مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ تمام مراحل سے گزر کر اپنے انجام کو پہنچ گئی ہے۔ وہ یابس جسم جن میں رطوبت بہت کم ہو ہضم نہیں ہوتے وہ نضج (پکنے) کو قبول نہیں کرتے۔ جیسے گٹھلی۔ اس کے مثل بہت جسم نضج کو قبول نہیں کرتے۔ ان میں اتنی قوت نہیں ہے کہ وہ اپنے اندر کی رطوبت کو روک کر نضج دے سکیں۔ ان اجسام کے اجزاء کمزور و

نازک ہوتے ہیں اور خارج سے جو رطوبت ان کو حاصل ہوتی ہے وہ اس کی حفاظت بھی نہیں کرسکتے ہیں۔ جیسے نرم و نازک پودے کی لکڑی۔

ساتواں باب

تجفیف (سوکھنا) تسخین (پھولنا، موٹاپا) انشقاق (پھٹنا) تکسیر (ٹوٹنا) کے علل و اسباب میں

فیلسوف کا قول ہے۔ اشیاء کبھی خارجی اسباب سے خشک ہوتی ہیں۔ جیسے حرارت رطوبت کو خشک کردیتی ہے۔ مثلاً بھیگے کپڑے کو دھوپ خشک دیتی ہے۔ یا ہوا سے سوکھ جاتا ہے۔ کبھی برودت جسم کے ظاہر کو پہنچتی ہے تو اس جسم کی ذاتی حرارت جسم کے باطن میں جاکر اندرونی رطوبت پر اپنا عمل کرکے رطوبت کو خشک کردیتی ہے۔ تو وہ جسم ہی خشک ہو جاتا ہے۔

کبھی برودت کسی جسم کے جلنے سوکھنے کا سبب ہوتی ہے۔ یہ عمل اس طرح انجام پاتا ہے۔ کہ بیرونی برودت سے اس جسم کی ذاتی طبعی حرارت اندر جاکر مقید ہوجاتی ہے۔ تو اس حرارت سے جسم کے اندر جلنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے تو وہ خشک ہو جاتا ہے۔

بعض چیزیں حرارت اور برودت دونوں سے گاڑھی ہو جاتی ہیں مگر جمتی نہیں ہیں۔ جیسے تیل، شراب، سرکہ، ماء الجبن، پیشاب برودت سے تیل وغیرہ کے گاڑھا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ برودت ان چیزوں کے اندر کی ہوا کو غلیظ کردیتی ہے۔ تو وہ گاڑھی ہو جاتی ہیں، اور حرارت سے گاڑھا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حرارت ان کے مائی اجزا انکو غلیظ کردیتی ہے۔ اس طرح حرارت اور برودت غلظت کا سبب ہو جاتی ہے۔ پانی پر تیل کے تیرنے کی وجہ یہ ہے کہ تیل میں ہوائی اجزاء پانی سے زیادہ ہیں۔

شہد آگ کی حرارت سے گاڑھا ہو کر جم جاتا ہے، اور پانی کی مثل بھاپ بن کر اڑ جاتا ہے۔ شہد کے گاڑھے اور جمنے کی وجہ یہ ہے کہ شہد کی ارضیت پانی کی ارضیت سے زیادہ غلیظ ہے۔ جس ارضی جسم کے مجاری کشادہ ہوں گے وہ پانی میں گھل جائے گا۔ مگر پگھلے گا نہیں۔ جیسے بورق، برف، سونا چاندی جیسی دھاتوں میں رطوبت کم ہوتی ہے۔ یہ پگھل جاتی ہیں جلتی نہیں ہیں۔ جس جسم کو برودت جمادے اور مائیت اس پر غالب آجائے تو وہ نرم ہو جاتی ہے مگر پگھلتی نہیں ہے۔ جیسے سینگھ

مصنف فرماتے ہیں ان کو خراسان کے لوگوں نے بتایا کہ ان کے شراب بنانے کی بعض بھٹیوں میں شراب جم کر کلیجی کے لوتھڑے جیسی ہو جاتی ہے۔ مسافر اس کو اپنے زاد سفر کے لئے لیجاتے ہیں۔

جسم طول میں اس وجہ سے پھٹتا ہے۔ کہ اس کا طول اجزائے متصلہ سے مرکب ہوتا ہے، اور

اس میں رطوبت کا غلبہ نہیں ہوتا۔ شیشہ، پتھر چٹختے ہیں۔ مختلف اطراف سے ٹوٹتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ان کے اجزاء بارترتیب نہیں ہوتے غیر متصل ہوتے ہیں۔ ایسے ہی گچ اینٹ، یہ پھٹے اور چٹختے ہیں۔ ان کے بعض اجزاء طول میں متصل اور بعض عرق میں متصل ہوتے ہیں۔ زمین کی مٹی یا اس جیسی دوسری چیزیں یبوست کے غلبہ سے پھٹتی ہیں۔ لکڑی پھٹتی اور ٹوٹتی بھی ہے۔ اس میں یبوست کے ساتھ رطوبت بھی ہوتی ہے۔ جن چیزوں کے اجزاء سخت اور غلیظ ہوں گے وہ ٹوٹتی، بکھرتی چٹختی ہیں جیسے اولے، برف، نمک۔ جن چیزوں کی ترکیب غیر متحلل اجزاء سے ہو اور وہ سخت بھی نہ ہوں تو وہ نہ ٹوٹتی ہیں اور نہ چٹختی ہیں۔ لیس دار مرطوب، نرم چیزیں جن کے اجزاء ایک دوسرے میں داخل ہوں وہ اپنے لیس کی وجہ سے سوکھتی نہیں ہیں جیسے تیل، زفت، رال موم وغیرہ۔

جس جسم کا ایک جزو دوسرے جزو کے ساتھ ملا ہوا ہو اس کو نچوڑ سکتے ہیں مگر بہنے والی چیز کو نچوڑ نہیں سکتے جیسے پانی یا سخت کو نچوڑ نہیں سکتے جیسے پتھر۔ جس کھردری چیز کے اجزاء مستوی ہوں گے وہ چکنی ہو جاتی ہے جیسے سونا، سنگ مرمر وغیرہ۔ مگر جس کھردری چیز کے اجزاء مستوی نہ ہوں بعض بلند اور بعض پست ہوں گے۔ جیسے کندر، مسام ان میں کھردرا پن صلابت کی وجہ سے ہے۔ استرخاء (ڈھیلا پن) صلابت کی ضد ہے۔

آٹھواں باب

معدنی جواہرات میں

رطوبت اور بخارات جب زمین کے اندر کسی ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اور زمین کی برودت اور یبوست ان کو ٹھنڈا کرکے خشک کر دیتی ہے۔ جیسے پالا زمین کی ٹھنڈک سے خشک ہو جاتا ہے۔ ان مفید رطوبات اور بخارات کے امتزاج سے دو مختلف جسم پیدا ہوتے ہیں۔ ایک جسم توڑ پھوڑ کر قبول کرتا ہے مگر پگھلتا نہیں جیسے پتھر وغیرہ دوسرا جسم پگھلتا ہے جیسے سونا، چاندی، تانبا، جست، لوہا، سیسہ وغیرہ۔ یہ بخارات سے بنتے ہیں زمین کی برودت ان کو جمع کر دیتی ہے۔ ان بخارات اور رطوبات کے رنگ سے ان دھاتوں کے رنگ بھی بنتے ہیں یہ سب آگ سے پگھل جاتے ہیں۔

سونا چاندی سے زیادہ رطب و ملائم ہے۔ سونے کے اجزاء آپس میں بہت زیادہ ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس میں حرارت فاضلہ متوازن اور سونے کے زرد ہونے کا سبب ہے۔ اسی حرارت کی وجہ سے وہ بوسیدہ اور خراب ہونے سے محفوظ ہے۔ ہے۔ چاندی کا مزاج بارد ہے اسی لئے اس کا رنگ مفید ہے۔ تانبا یابس ہے اسی لئے اس کا رنگ سرخ ہے۔ سیسہ سونے سے زیادہ مرطوب اور ملائم ہے۔ جست میں برودت بہت زیادہ ہے۔ پارہ سب سے زیادہ مرطوب ہے اور اس میں اجزائے ہوائیہ بہت زیادہ ہیں تو وہ بہت جلد

متفرق اور تحلیل ہو جاتا ہے۔ لوہے میں تمام معدنیات سے زیادہ ارضیت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے وہ دیر میں پگھلتا ہے۔ سیسہ، تانبا اور ان کے مثل دوسری دھاتوں میں قوت مفعولیت یبوست و رطوبت کے غلبہ کی وجہ سے آگ اور مٹی کے ملاپ سے فساد کو جلد قبول کر لیتی ہیں۔ سونے، چاندی میں فاعلی قوت حرارت برودت غالب ہے تو وہ دوسری دھاتوں سے زیادہ دیر تک قائم رہتے ہیں۔ جس جسم میں فاعلی قوت حرارت یا برودت میں کی کوئی قوت غالب ہو گی تو وہ قوی دیرپا ہو گا۔ جس جسم کی ترکیب معتدل ہو گی اس کی عمر زیادہ ہو گی وہ طویل مدت تک قائم رہے گا۔ کبریت، زرنیخ (ہڑتال) زخت (تار کول) وغیرہ میں آتشی اور ہوائی اجزاء کا غلبہ ہونے کی وجہ سے یہ آگ کو جلد پکڑ لیتے ہیں۔ پھٹکری (زاج) اور اس کے مثل چیزوں میں مائیت اور ارضیت غالب ہونے کی وجہ سے ان میں برودت و یبوست ہوتی ہے تو ان میں قوت قابضہ ہوتی ہے۔ جیسے مٹی مائی رطوبت سے جمع ہو کر آگ کی گرمی سے پکتی ہے۔ آگ اس کی رطوبت کو ختم کرے اینٹ وغیرہ میں تبدیل کر دیتی ہے۔ اس کے اجزاء جم کر آگ سے جل کر پتھر کی طرح سخت ہو جاتے ہیں۔

نواں باب

بیج اُگنے درخت بننے پھل لگنے کے اسباب و علل میں بقراط وغیرہ کی کتابوں سے ماخوذ ہے

بقراط نے کتاب الجنین میں لکھا ہے۔ بیج زمین میں گر کر مٹی اور پانی سے اپنے جوہر کے مطابق و مماثل اجزاء کو اپنی طرف کھینچتا ہے، اور اس میں بھیگ کر پھولتا ہے۔ تو بیج کے قریب کی زمین پھٹ جاتی ہے، اور اس کے اندر جڑ کے ریشے یا سوتے گھس جاتے ہیں اور یہ ریشے خوراک کو ایسے ہی اخذ کرتے ہیں جیسے حیوان کا منہ خوراک حاصل کرتا ہے۔ بیج ان عروق سوتوں کی معرفت اپنی غذا اپنے جسم کی طرف کھینچتا ہے، اور اس بیج کی ناک (انکھوا) پھوٹتا ہے، اور سورج کی گرمی اس بیج کے آنکھوؤں کو اوپر کی جانب بلند کرتی ہے، اور زمیں سے رطوبت جذب ہو کر اس میں پہنچتی ہے تو پودے کا تنا پھول کر اس میں پتیاں شاخیں اُگنے لگتی ہیں۔ جب تک وہ کمزور اور اس کی رطوبت رقیق رہتی ہے اس پر پھل نہیں آتا۔ پھل وہ اس وقت دیتا ہے جب سورج اپنی شعاعوں سے اس کی رطوبت کو پختہ کر کے اس کو قوی بنا دے۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ کسی نوجوان کو احتلام اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک اس کی منی کے قوام میں پختگی اور استحکام نہ ہو جائے، اور عروق کے مجاری کشادہ نہ ہو جائیں۔

بقراط اور دوسرے حکماء کا بھی یہی قول ہے۔ پھل درخت کی لطیف اور اعلیٰ ترین غذا سے پیدا

ہوتا ہے۔ ہر درخت اپنے پھل کی پرورش اس رطوبت سے کرتا ہے۔ جو اُس نے زمین سے حاصل کی ہے۔ چاند سورج کی روشنی سے پھل پک کر میٹھے ہوتے ہیں۔ جس پھل پر چاند سورج کی شعاع نہ پڑے وہ کھٹایا کڑوا ہوگا۔ اسی لئے جن مقامات پر برف باری یا ٹھنڈک زیادہ ہوتی ہے وہاں کھجور اور گنا پیدا نہیں ہوتا۔

اگر کسی پھل میں ارضیت کا غلبہ ہوگا تو وہ مقل کی طرح سخت ہو کر جم جائے گا۔ جیسے حیوانات میں ہڈی پیدا ہوتی ہے۔ جس پھل میں مقل کے بلمقابل ارضیت اور مائیت یزادہ ہوگی وہ پھل اپنی ساخت کے اعتبار سے نرم و ملائم ہوگا۔ جیسے سیب، بہ، آڑو، وغیرہ۔ اگر پھل میں مائیت کا ارضیت پر غلبہ ہوگا تو انگور، انار کی طرح نرم ہوگا۔ جس پھل میں رطوبت بھی زیادہ ہو اور لیس دار بھی ہو تو وہ مکمل جما ہوا ہوگا۔ جیسے کیلا، پانی کی طبیعت میں بہنا پھیلنا ہے۔ تو جس پھل کی رطوبت میں کیلے کی رطوبت سے زیادہ جمنے کی صلاحیت ہوگی اور اس میں مائیت کے ساتھ ہوائی اجزاء بھی ہوں گے تو وہ پھل تربوز کی شکل کا ہوگا۔ وہ ہوائی اجزاء کی وجہ سے گولائی میں ہوگا۔

جن پھلوں کے اندر دہنیت (تیل) ہوگی۔ ان کا تیل نکالا جاتا ہے۔ تیل ان کی گٹھلی میں ہوتا اور یہی گٹھلی بیج کے طور پر استعمال ہوتی ہے اس سے درخت اور پودوں کی پیدائش کا سلسلہ قائم رہتا ہے۔ گٹھلی کے اندر روغنی مادہ ایسے موجود ہوتا ہے جیسے ہڈی کے اندر مغز و گودا ہوتا ہے۔ پھل اپنی غذا کے غلیظ اور کثیف جز کو باہر کی جانب پھینکتے ہیں تو وہ اس پھل کا چھلکا بن جاتا ہے۔ اس پھل کے نرم اور لطیف جز کے لئے یہ چھلکا مکان اور محافظ ہوتا ہے۔ جیسے اخروٹ اور بادام کا چھلکا۔

اگر پھل کا غذا کا غلیظ حصہ سخت ثقیل ہوتا ہے اور لطیف حصہ انتہائی نرم و سیال ہوتا ہے۔ تو ثقیل حصہ سیال و نرم کے اندر چلا جاتا ہے۔ جیسے ہڈی گوشت میں گٹھلی پھل میں گودے کے اندر چلی جاتی ہے۔

درخت میں گرہ اور گانٹھ پڑنے کی یہ وجہ ہے۔ درخت کا ناری مادہ دخت کو اوپر کی طرف لے جاتا ہے، اور ارضی مادہ نیچے کی طرف کو کھینچتا ہے۔ تو اس کھینچا تانی میں درخت کبھی بڑھتا ہے کبھی رکتا ہے تو ان دو متضاد حرکات سے درخت میں گرہیں پڑتی جاتی ہیں۔ ارضی اشیاء کی متحرک چیزوں کا یہی حال ہے اور ہر متحرک ارضی اشیاء کی دو حرکتوں کے درمیان وقفہ اور سکون ہوتا ہے۔ جس درخت کے اندر مائی اجزاء رقیق اور ہوائی اجزاء زیادہ ہوں گے وہ بلند اور بڑھنے کے اعتبار سے بہت تیز ہوگا۔ اس میں گانٹھیں بہت کم ہوں گی۔ جس میں ارضیت غالب ہبوست شدید ہوگی تو اس میں گرہیں اور گانٹھیں بہت ہوں گی۔ وجہ یہ ہے کہ ہر ارضی ثقیل چیز ہوائی ہلکی چیز کے مقابلہ میں پیداوار اور بلند ہونے میں بہت ست ہوتی ہے۔ درخت میں کانٹے اس کی یبوست کی وجہ سے نکلتے ہیں۔ جیسے شکاری پرندوں کے ناخن یبوست کی زیادتی سے تیز اور خمیدہ ہوتے ہیں۔ اندرونی رطوبت کے ختم ہونے سے پتے جھڑنے لگتے ہیں۔ ان کا پھیلنا و افزائش ختم ہو جاتی ہے۔ پتے پر یبوست غالب آجاتی ہے۔ وہ جھڑ جاتے ہیں۔ جاڑے کے موسم میں

ہٹ جھڑ کی وجہ یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے درخت کے اندر حرارت اور قوت پیدا کی ہے۔ جس سے وہ اپنی غذا اور پانی شاخوں اور پتوں کو پہنچاتا ہے۔ سردی کے موسم میں حرارت شاخوں سے منتقل ہو کر جڑوں میں آ جاتی ہے۔ تو شاخیں حرارت و رطوبت سے خالی ہو جاتی ہیں۔ پتوں کی غذا بند ہونے اور سردی کی زیادتی سے پتے خشک ہو کر جھڑنے لگتے ہیں۔ سردی ختم ہو کر جب گرمی شروع ہوتی ہے تو زمین کی سطح ٹھنڈی ہو جاتی ہے تو درخت کے جڑ کی حرارت شاخوں میں آ جاتی ہے، اور رطوبت کو جذب کرتی ہے تو رطوبت سے پتے اور پھل تیار ہونے لگتے ہیں۔

پھل اپنی طبیعت کی مناسبت سے مٹھاس، تلخی، ترشی، خوشبو، بدبو کو زمین سے اپنی جانب کھینچتا ہے۔

ہمارا مشاہدہ ہے کسان زمین میں لہسن، پیاز، زعفران، مرزنجوش وغیرہ بوتا ہے اور ایک ہی پانی سے سب کی آبیاری کرتا ہے۔ ہر جنس کا پودا اپنی نوعیت اور شکل کے اعتبار سے زمین کے جوہر اور پانی کو اپنے اندر جذب کر کے اپنی جنس میں بدل دیتا ہے۔ وہ جذب کیا ہوا مادہ اسی پھل کے رنگ، خوشبو، ذائقے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جسے جسم کے اعضاء غذا کے جوہر سے اس حصہ کو جذب کرتے ہیں جو ان کے مناسب و مشابہ ہوتا ہے۔ جس طرح عضو میں طبعی قوت ہے۔ کہ وہ غذا کے حاصل کئے ہوئے جوہر کو اپنی عضوی ساخت کے مناسب تبدیل کر دیتا ہے۔ ایسے ہی درخت اور پودا اپنی طبعی قوت کے مطابق زمین سے حاصل کی ہوئی غذا کو اپنے جوہر کے مطابق ہم شکل و صورت بنا دیتا ہے۔

ہمارے مذکورہ بالا بیان پر واضح دلیل ہے۔ جیسے جاندار میں قوت جاذبہ ہوتی ہے۔ ایسے ہی درخت میں قوت جاذبہ، قوتِ ماسکہ موجود ہے۔ جو غذا کو درخت کے اندر روکتی ہے، اور اس کے اندر قوتِ ہاضمہ بھی ہے جو زمین سے حاصل کی ہوئی مائیت کو پتے، پھل، پھول کی شکل میں بدل دیتی ہے۔ ایسے ہی قوتِ دافعہ بھی موجود ہے۔ جو غذا کے فضلہ کو باہر کی طرف خارج کر دیتی ہے جیسے گوند پسینہ کی مثل ہے جیسے حیوان سے پسینہ خارج ہوتا ہے۔ انہی فضلات سے درختوں کی چھال وغیرہ بنتی ہیں۔ درخت کی چھال حیوانی جسم کی کھال کی طرح ہے۔

زمین میں قلم کے متعلق بقراط کا یہ قول ہے۔ جب قلم کو زمین میں گاڑھتے ہیں تو اس کی رطوبت زمین کی رطوبت سے مل جاتی ہے اور زمین سے قلم کا اتصال ہو جاتا ہے۔ تو قلم میں جڑ پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ زمین سے غذا حاصل کر کے اوپر کو پہنچاتی ہے تو سورج کی گرمی غذائی رطوبت کو پودے کے قلم والی شاخ میں جمع کرتی ہے تو شاخ پھوٹنے لگتی ہے۔ اس میں شاخیں پتے نکل آتے ہیں۔

حکماء کا قول ہے۔ جو درخت دیر میں پختہ ہو گا۔ اس پر پھل بھی دیر سے آئیں گے تو اس کی عمر طویل ہو گی۔ جیسے اخروٹ، زیتون، امرود جو درخت جلد پختہ ہو گا۔ اس پر پھل بھی جلدی آئے گا۔ وہ فساد کو بھی جلد قبول کرے گا۔ جیسے آڑو، زرد آلو۔ ان جیسے دوسرے درخت۔ درخت کے جلد پختہ اور تیزی سے بڑھنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس میں رقیق مائیت، لطیف ہوائیت ہو گی، اور دیر میں پختہ ہونے کی وجہ اس

میں ارضیت کا غلبہ اور اس کے اجزاء میں استحکام و اجتماع ہوتا ہے جیسے آبنوس، شمشاد وغیرہ آبنوس تو پانی پر تیرتا نہیں بلکہ تہہ نشین ہو جاتا ہے۔

پہلا باب

نوع ششم کا پہلا مقالہ

غذاوں کی قوت میں

میں نے یہ مناسب سمجھا کہ نوع ششم کی ابتداء غذاؤں کی قوت سے کروں تا کہ نظم اور ترتیب قائم رہے۔ جو ترتیب میں نے اس کتاب کی تالیف میں قائم رکھی ہے۔ میں نے پہلے ذکر جنین کا پھر حفظان صحت اور امراض اور ان کے علاج کا کیا تھا۔

تمام مادی اشیاء کا وجود اربعہ عناصر سے ہے۔ مگر ان میں بعض اشیاء میں ناریت کا غلبہ ہے۔ بعض میں ارضیت یا دوسری قوتیں ان کے مزاج اور مائیت کے مطابق غالب ہوتی ہیں۔

اگر کوئی کہے کہ فلاں چیزیں ایک قوت زیادہ ہے تو میں کہوں گا وہ اعتدال کی حد سے خارج ہے۔ اس میں کسی ایک قوت کا غلبہ ہے۔ تو اس چیز کا شمار تیسرے درجہ کی چیزوں میں ہوگا۔ ایسے ہی اگر کوئی کہے کہ فلاں چیز قاتل و مہلک ہے۔ تو میں کہوں گا وہ چیز اپنی قوت کے اعتبار سے افراط کے درجہ میں ہے۔ اس کا شمار چوتھے درجہ میں ہے۔

دانہ گندم: گیہوں کا مزاج گرم تر ہے۔ اس کو کچا کھانے سے کدو دانے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے تیل سے داد۔ خارش کو آرام آ جاتا ہے۔ صاف ستھرے گندم کی روٹی معتدل ہے۔ اس سے معدے میں کیموس کی زیادہ مقدار پیدا ہوتی ہے۔ بغیر چھنا مع بھوسی کا آٹا قدرے حاد ہوتا ہے۔ بھوسی گندم کی حاد یابس ہے۔ خمیر کے بغیر آٹے کی روٹی غلیظ و نفاخ ہے۔ خمیر کی کھٹاس سے برودت آ جاتی ہے۔ خمیری آٹے کو روغن بنفشہ میں گوندھ کر ورم پر رکھنے سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ گندم کا مغز ملین اور خشونت صدر (سینہ) کو دور کرتا ہے۔ نشاستہ گندم کا قوام غلیظ مزاج بارد ہے۔ مگر نفث الصدر نفث الریہ کے لئے مفید ہے۔ گندم کے ستو یا آٹے کو تیل گھی میں گوندھ پکی ہوئی روٹی سے کبد اور طحال میں سدے پیدا ہوتے ہیں۔ ہریسہ (حلیم) اطریہ (میدہ کی سویا) ثقیل دیر ہضم ہوتی ہیں۔

جو بارد ہے: قدرے یبوست بھی ہے۔ نفاخ ہے۔ جو کے پانی (آش جو ماء الشعیر) میں دوائیت۔ غذائیت

ہے کہ اس میں حرارت، رطوبت مسکن اور منقی صدر ہے۔ جو کا پانی اس طرح بناتے ہیں کہ جو کو پانی میں ایک گھنٹہ بھگوئیں اس میں پندرہ میکال پانی ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب تین میکال پانی رہ جائے تو اس کو آگ سے اتار کر چھان لیں پھر استعمال کریں۔

چاول حرارت: برودت میں معتدل ہے۔ قابض ہے۔ سرخ زیادہ قابض ہے۔ دودھ میں پک کر معتدل ہو جاتا ہے۔ چاول کے اندر غذائیت آخر تک رہتی ہے چاہے کتنا ہی پرانا ہو۔ میں نے طبرستان میں چالیس سال کے پرانے چاول دیکھے ہیں۔

باجرہ: سرد خشک اور قابض ہے۔ غذائیت اس میں ہے مگر مدر بول ہے۔

باقلہ: حرارت، برودت کے اعتبار سے معتدل ہے۔ اس میں پکا ہوا پانی جو میں پکے ہوئے پانی کی مثل ہے۔ مگر نفاخ ہے۔ اس میں معتر، فلفل سیاہ، ہینگ ڈال کر کھائیں۔

چنے: کا مزاج گرم تر ہے۔ منی اور دودھ کی پیدائش زیادہ کرتا ہے۔ جگر کے معدے کھولتے ہیں پیٹ کے کیڑے نکالتے ہیں۔ اگر سرکے میں چنوں کو ایک رات بھگو کر نہار منہ کھائیں تو کیڑے مرجائیں گے۔ چنے میں حرارت اول درجہ کی اور رطوبت دوسرے درجہ کی ہے۔ معدے کے مقابل پھیپھڑے میں اگر مرض یا قرحہ ہے تو چنے کے بیسن کو دودھ میں ابال کر پلانا مفید ہے۔ چنا مدر بول و مدر خون حیض ہے۔ کالے چنوں کو مع چھلکوں کے پانی میں ابال کر کھانے سے منی اور دودھ کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے، اور مثانہ کی پتھری پگھل کر نکل جاتی ہے۔ کالے چنے خاص کر جگر اور معدے کے سدوں کو کھولتے ہیں۔ اگر کالے چنوں کو مع چھلکے کے سرکے پکا کر نہار منہ کھائیں تو پیٹ میں معدے اور امعاء کے کیڑے ختم ہو جاتے ہیں۔ چنوں کو پانی میں ابال کر مرہم کی طرح گھوٹ کر کان کی جڑ کے ورم پر یا اور کسی ورم پر لگائیں تو اس کو نرم کر کے تحلیل کر دیتا ہے۔ اگر چنے کے آٹے کو شہد میں گوندھ کر زخم پر لگائیں تو اس کے مواد کو خارج کر کے خشک کر دیتا ہے۔

لوبیا: چنوں کے علاوہ ایک غلبہ ہے۔ یہ کچا ہو یا پکا ہو۔ خلط غلیظ پیدا کرتا ہے۔ پکا بہتر ہوتا ہے۔

مسور: سرد خشک ہے۔ اس کا بکثرت استعمال نظر کو نقصان دہ ہے۔ سودا کو بڑھاتا ہے، اور مسکن حرارت اور خون ہے۔

حلبہ: میتھی گرم تر ہے۔ مسمن بدن اور منقی صدر اور جماع میں ہیجان پیدا کرتی ہے۔

تخم کتان: حرارت میں معتدل ہے۔ باہ میں ہیجان پیدا کرتی ہے۔ ملیں صدر۔ قابض ہے۔ ناخن کی خرابی اور تشنج کے لئے اس کا لیپ مفید ہے۔

تخم کنجد: تل، حاد دیر ہضم ملین ہے۔ منی کو زیادہ پیدا کرتا ہے۔

تخم خشخاش: اپنی چکناہٹ سے منی کو بڑھاتا ہے۔ سیاہ خشخاش میں برودت سمیت کی حد تک ہوتی ہے۔ سفید خشخاش کو شہد میں ڈال کر کھانے سے منی زیادہ پیدا ہوتی ہے۔

بزرالبنج: اجوائن خراسانی خشک سرد ہے۔ معدے کے فعل کو خراب کرتی ہے۔ منی زیادہ کرتی ہے۔

کثرت استعمال سے منی خشک ہو جاتی ہے۔
قرطم: حاد۔ مسہل معدہ ہے۔ انار دانہ دشتی (گوار پکنہ) گرم، تر، ملین ہے۔ جماع کو زیادہ کرتا ہے۔ ثقیل ہے۔ تخم بد ہضمی کرتا ہے۔
ماش: مسور کی مثل ہے۔ برودت میں کچھ کم ہے۔ سرکے اور کانجی میں پکانے سے قابض ہو جاتا ہے۔ یہ مریضوں کی غذا ہے۔
گیہوں کا ستو: گرم تر ہے۔ نفاخ ہے۔
جوار کی بھوسی: کو پانی میں دھو کر چھان کر روغن بادام اور چینی ڈال کر حریرہ پکا کر مریض کو کھلائیں سینہ کے مواد کو خشک کر دے گا۔
جو کا ستو: کو پانی میں ابال کر اس کے پانی کو چھان کر پیا جائے تو قبض کرتا ہے۔
انار دانے کا ستو: حابس معدہ، مسکن صفراء ہے۔ بھوک پیدا کرتا ہے۔
سیب کا ستو: صفراء سے پیدا ہونے والی متلی اور قے کو روکتا ہے۔
خوب دانے کا ستو: مسکن صفراء۔ حابس معدہ ہے۔
سماق کا ستو: مسکن صفراء مقوی معدہ ہے۔

دوسرا باب

سبزیوں کی قوت میں جیسے کدو، کھیرا، ککڑی وغیرہ

خس کاہو: سرد تر ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ خواب آور ہے۔ کاہو کے بیج کو پیس کر ٹھنڈے پانی کے ساتھ پینے سے منی ختم ہو جاتی ہے۔ یا تخم کو پیس کر ٹھنڈے پانی اور روغن گل میں ملا کر ورم حاد پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے پتوں کی بھجیہ بنا کر کھانے سے حرارت کو سکون پیاس دور ہوتی ہے۔
کاسنی: سرد تر ہے۔ یہ افعال و خواص میں کاہو کی طرح ہے مگر اس سے زیادہ لطیف ہے۔ اس میں غذائیت نہیں ہے۔ صفراء کے سدوں کو کھولتی ہے۔ کاسنی کا عرق بادیان کے عرق میں ملا کر پینے سے جگر کے سدے کھل جاتے ہیں یرقان کو مفید ہے۔ ورم حاد پر برگ کاسنی کا ضماد ورم کو تحلیل کر دیتا ہے۔ جنگلی کاہو کے پتہ کا دودھ آنکھوں میں سرمہ کی طرح لگانا شب خوابی کو فائدہ مند ہے۔ اس کے پتوں سے اعلیٰ تریاق بھی بنایا جاتا ہے۔
جرجیر (تارا میرا): گرم تر ہے۔ منی کو زیادہ پیدا کرتا ہے۔ خوراک کو جلد خارج کرتا ہے درد سر کو بڑھاتا ہے۔ اس کے بیج کے لیپ سے چہرے کی جھائیں اللہ کے فضل سے ختم ہو جاتی ہے۔
مولی: اس کا میلان حرارت کی طرف ہے۔ غلیظ مادے کو بہت جلد تحلیل کر دیتی ہے۔ مولی کے بیج کا لیپ

داد کو نافع ہے۔ مولی کے پتوں کا عرق یرقان کو مفید ہے۔
شلجم: گرم تر ہے۔ اس کے کھانے سے سینہ ملائم ہو جاتا ہے۔ منی زیادہ پیدا کرتا ہے۔
کرفس: گرم خشک ہے۔ مرگی کے مریض کے لئے مضر ہے۔ سدوں کو کھولتا ہے۔
حبق بستانی (پودینہ): خوشبودار بوٹی ہے۔ گرم، لطیف، خشک ہے۔ معدے، جگر کو فائدہ مند ہے۔ برگ تلسی سیاہ کے ساتھ ملا کر پینے سے ہچکی کو مفید ہے۔ پودینہ بری، پودینہ بستانی سے حرارت اور یبوست میں زیادہ ہے۔ اگر ہوا میں وبائی زہر پیدا ہو جائے تو اس کے اثرات کو ختم کرنے کے لئے مفید ہے۔
کشنیز (دھنیہ): سرد خشک ہے۔ بدن پر اس کا لیپ یا بکثرت پینے سے جسم کو سن بے حس کر دیتا ہے۔ بکثرت استعمال مہلک ہے۔
بلیون: گرم ہے مولد منی ہے۔
بادرنجبویہ: گرم و لطیف ہے۔ اس کا کھانا یا سونگھنا خفقان کے لئے مفید ہے۔
طرخون: سرد خشک ثقیل ہے۔ پیاس کو ختم کرتا ہے۔ اس کا جسم پر لیپ کیا جائے یا اس کا پانی پیا جائے تو یہ گرمی کی شدت کو ختم کرتا ہے۔
زوفرا (خرادینا رویہ): گرمی خشکی میں سداب کی مثل ہے۔
گندنا: گرم خشک ہے۔ سر میں درد پیدا کرتا ہے۔ اس کے کھانے سے برے خواب نظر آتے ہیں۔ بواسیر کو مفید ہے، پیشاب جاری کرتا ہے گندنا شامی خواص میں دیسی کی طرح ہے۔ مگر شامی سے عمدہ خلط پیدا ہوتی ہے۔
پیاز: گرم خشک ہے۔ سرخ رنگ کی پیاز سفید سے بہتر ہوتی ہے۔ نفاخ ہے۔ بھوک بڑھاتی ہے۔ منی زیادہ پیدا کرتی ہے۔ اگر سرکے میں اس کا لیپ بنا کر چہرے پر لگائیں تو چہرے کی چھائی کے نشان کو ختم کرتی ہے۔ پیاز کے کھانے سے آب و ہوا کی تبدیلی اور وبائی امراض سے حفاظت رہتی ہے۔ پیاز کا پانی داء الثعلب کے مریض کے سر پر رگڑیں تو بال اگ آتے ہیں۔ یا پیاز کے پانی کو شہد میں حل کر کے آنکھ میں لگانے سے بصارت تیز ہو جاتی ہے۔ تلی ہوئی روٹی کھانے سے پیاز کی بو ختم ہو جاتی ہے۔
لہسن: تیسرے درجہ کا گرم خشک ہے۔ تازہ لہسن معتدل اور برودت و رطوبت دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ جسم کو گرم رکھتا ہے۔ بچھو کے کاٹنے پر لگانے سے زہر ختم ہو جاتا ہے۔ آب و ہوا کی تبدیلی کے مضر اثرات سے بچاتا ہے۔ لہسن کا نام، تریاق القروہین بھی ہے۔ خرنوب کو سرکے میں ملا کر کھانے سے لہسن کی بو ختم ہو جاتی ہے۔
بیگن: گرم خشک سوزش پیدا کرتا ہے۔ اس میں کچھ غلظت اور صلابت سختی ہے۔ زیادہ کھانے سے مرہ سودا پیدا ہوتا ہے۔ مختلف طریقوں سے پکانے میں اس کے اوصاف مختلف ہو جاتے ہیں۔
حرشف: گرم خشک ہے۔ قابض ہے۔ سودا پیدا کرتا ہے۔
کماۃ: سرد تر ہے۔ ردی فضلات پیدا کرتا ہے۔

کرنب: گرم ہے۔ اس کا مزہ چٹپٹا ہے۔ اس کی ڈنڈی کو کھانے سے نبیذ پینے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ اگر چربی والے گوشت میں پکا کر کھایا جائے تو منی کی قوت تولید کم ہو جاتی ہے۔
قسط: گرم اور بدمزہ ہے۔ اپنی رطوبت سے منی زیادہ پیدا کرتا ہے۔
چقندر: گرم ہے۔ نمک اور شوریت اس کے اندر ہے۔ یہ جگر کے سدوں کو کھولتا ہے۔ اگر برگ چقندر کے عرق کو لقوے کے مریض کی ناک میں ٹپکائیں تو مفید ہے۔ معدے کو نقصان دہ ہے۔
گل چاندنی (لبلاب): بارد ملین طبع ہے۔ صفراء کو خارج کرتا ہے۔ اس کے پانی کو ناک میں ٹپکانے سے ناک کے اندر کی بدبو ختم ہو جاتی ہے۔
کبر: اصف، گرم خشک ہے۔ اس کا مزہ تلخ۔ کسیلا اور تیز ہے۔ جگر اور طحال کے سدوں کو کھولتا ہے۔ اس کی چھال کا سر پر لیپ درد سر کو ختم کرتا ہے۔ اس کی جڑ اور پتے کا لیپ کنٹھ مالا کی گلٹیوں کو تحلیل کرتا ہے۔ اس کے پانی سے کان کے اندر کیڑے مر جاتے ہیں اس کا شمار تریاق میں ہوتا ہے۔ اس کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔
سرنج: سرد تر ہے۔ سرنج کے بیج فضلات کا تنقیہ کرتے ہیں۔ خیار خطمی کے خواص سرنج کی طرح ہیں۔
چولائی کا ساگ: سرد تر ملین صدر ہے۔ مرطوب اور حرارت سے سکون دیتا ہے۔
پالک کا ساگ: سرد تر ہے۔ ملین صدر مسکن حرارت مرطوب ہے۔ چولائی کے ساگ سے بہتر ہے۔
جنگلی تلسی: گرم خشک ہے۔ اس کو زیادہ کھانے سے خون جمنے کی حد تک گاڑھا ہو جاتا ہے۔ نظر کو کمزور کرتی ہے۔ اس کے پانی کو کافور میں ملا کر ناک میں سڑکنے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ اس کے پانی کو عرق بادیان میں ملا کر آنکھ میں لگانے سے نظر کو فائدہ ہوتا ہے۔
صعتر: گرم خشک ہے۔ غلیظ ریاح کا اخراج کرتا ہے۔ معدے کی برودت کو مفید ہے۔ اگر اس کا جوشاندہ پیا جائے تو قے لاتا ہے۔ سبزی پھل، بیج کے استعمال سے ان کا جوس زیادہ فائدہ مند ہے۔ جوس میں ان کا لطیف جز آ جاتا ہے۔
سداب: گرم و لطیف ہے۔ اس کے اثرات قوی تر ہیں۔ جماع کو نقصان دہ ہے۔ معدے کی برودت اور غلیظ ریاح کو دور کرتا ہے۔
رائی: تیسرے درجہ کی گرم خشک ہے۔ معدے کو نقصان دہ ہے۔ رطوبت، ریاح غلیظ کو خارج کرتی ہے۔ قوتِ باہ میں اضافہ کرتی ہے۔ زمانہ حمل میں استعمال سے بچہ پیٹ کے اندر مر جاتا ہے۔
کدو: سرد تر ہے۔ اس کے پتوں کا لیپ معدہ اور سر کی گرمی کو تسکین دیتا ہے۔
خربوزہ: سرد تر ہے۔ میل صاف کرتا ہے۔ ملین طبع ہے۔ بیج مثانے، گردے سے غلظت کو خارج کرتا ہے۔
کشوث: تلخ کسیلا ہے۔ حرارت برودت سے زیادہ ہے۔ یابس ہے۔ مقوی جگر ہے۔ یرقان پرانے بخار کو مفید ہے۔

ماسرجویہ کا قول ہے۔ کشوث سرد تر ہے قابض ہے۔ جگر کی حدت کو ختم کرتا ہے۔ جگر صفراء کا مرکز ہے۔ اس کے سدوں کو کھولتا ہے۔ اس کو نبات سفید (چینی) ملا کر پیا جائے تو یرقان کو مفید ہے۔

گاجر: گرم تر ہے۔ جماع کی خواہش زیادہ کرتی ہے۔ پیش آب لاتی ہے۔

قونیا: لمبا خربوزہ، سرد تر ہے۔ فضلات غلیظہ کا تنقیہ کرتا ہے۔

خیارین: (کھیرا ککڑی) سرد تر ہیں۔ لیس دار بلغم پیدا کرتی ہے۔

خند: زیادہ گرم خشک ہے۔ بلغم اور برودت معدے سے پسلیوں کے درد کو فائدہ مند ہے۔ حلق میں درد پیدا کرتا ہے۔ گرم مزاج کے لئے مضرت رساں ہے۔

راسن: حرارت، یبوست میں زیادہ ہے۔ جسم کو گرم کرتا ہے۔ سرد مزاج کے لئے مفید ہے۔

شاہ تاج: تلخ کسیلا ہے۔ شدید گرم ہے۔ جگر کے سدے کھولتا ہے۔

حماض: سرد خشک ہے۔ اس کے بیج معدے کو مفید ہے۔ اس کو ابال کر کھانے سے آنتوں میں پھسلن پیدا ہوتی ہے معدے میں جو کچھ ہوتا ہے اس کو خارج کر دیتا ہے۔ مگر آنت میں خراش پیدا کرتا ہے۔ عنب الثعلب (مکوہ) سرد خشک ہے۔ ورم کبد و معدہ جو حرارت کی وجہ سے ہو اس کو مفید ہے۔ مگر ورم کی ابتداء میں اس سے علاج نہ کریں۔

ان تمام چیزوں کی شاخیں پتے زیادہ رطب تر ہوتے ہیں۔ ان کی جڑیں جیسے گاجر، شلجم، گندنا دیر میں ہضم ہوتی ہیں۔ ان میں رطوبت زیادہ ہوتی ہیں۔ اسلئے ان چیزوں کو پانی میں پکا کر نمک، پودینہ، زیرہ وغیرہ مصالحہ ڈال کر کھاتے ہیں۔

تیسرا باب

پھلوں کی قوتیں

معمولی پھلوں کی رطوبت غیر مستحکم ہونے کی وجہ سے ردی اخلاط پیدا کرتی ہیں۔ میٹھے پھل کا مزاج گرم ہوتا ہے، اور وہ بہتر ہوتا ہے۔ کچا پھل بارد کھٹا قابض ہوتا ہے۔ معدے میں حبس پیدا کرتا ہے۔ پھلوں میں سب سے بہتر پھلوں کے سرد اور انجیر اور انگور ہیں۔ انجیر گرم ملین صدر و معدہ ہے۔ اس کا ضماد جگر اور طحال کے ورم کو مفید ہے۔ مثانہ اور گردے کی جلا کرتا ہے۔ انجیر کو کھا کر سکنجبین پینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سفید انجیر سیاہ سرخ انجیر سے کم فائدہ مند ہوتا ہے۔ پابندی سے انجیر کھانے والا پیشاب کو روکنے پر قادر ہوتا ہے۔ انگور میں ہر پھل سے زیادہ غذائیت ہے۔ گرم تر ہے۔

سفید انگور قدرے نفخ پیدا کرتا ہے۔ انگور کا شگوفہ قوتِ قابضہ کی بناء پر معدے کو مفید ہے۔

مویز منقی، بیج کے بغیر انگور سے زیادہ ملین صدر ہے۔ رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ انگور کے بیج قابض ہیں۔

توت: سرد تر ہے۔ مگر رطوبت زرد آلو سے کم سے ہے۔ ان کو کھا کر شراب خالص یا سکنجبین پینے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ میٹھا توت گرم مزاج ہوتا ہے۔

حب الآس: سرد ہے مقدرے حرارت بھی ہے۔ معدے کو قوت دیتا ہے۔ قابض ہے۔ سیب ہر قسم کا بارد ہے مگر میٹھے سیب میں قدرے حرارت ہوتی ہے، اور رطوبت بھی ہوتی ہے۔ کھٹا سیب پٹھوں کے لئے مضر ہے۔ اگر اس میں کسیلا پن ہو تو قابض ہے۔

ترنج: کا چھلکا گرم خشک ہے۔ ظاہر باطن کا میل صاف کرنے کی اس میں عجیب و غریب صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ اس کے پتے گرم اور ہاضم ہیں۔ اس کے بیجوں میں تیل ہوتا ہے۔

آلو بخارا: سرد ہے ملین طبع ہے۔ صفراء کو سکون بخشتا ہے اور خارج بھی کرتا ہے۔

املی: آلو بخارے جیسی ہے بلکہ اس سے زیادہ لطیف ہے۔

بیر برد: خشک ہیں قابض ہیں۔

سفرجل بہی دانہ: سرد قابض مقوی معدہ ہے۔ پانی میں بھگو کر چینی ڈال کر پینے سے حلق میں نرمی پیدا کرتا ہے۔

میٹھا انار: گرم تر ہے۔ معتدل ہے۔ سینہ اور جگر کی حرارت کو مفید ہے۔

کھٹا انار: سرد لطیف اور قابض ہے۔

کڑوا انار: دونوں قسم کے اناروں کے درمیان خواص رکھتا ہے۔ انار ترش اور تلخ قے کو روکتے ہیں۔ انار کے چھلکے اور پھول کے جوشاندے میں بیٹھنے سے استرخائے مقعد کے مریض کو فائدہ مند ہے۔ انار کے چھلکے کا سفوف زخم کا خوشک کر دیتا ہے۔

ناشپاتی میٹھی: حرارت و برودت میں معتدل ہے۔ معدے کے لئے مفید ہے مگر قدرے قابض ہے۔

عوسج: بارود قابض ہے۔ اس کے درخت میں کانٹے پتے بادام کے پتوں سے لمبے پھول نیلگوں ہوتا ہے۔

کیلا: گرم معتدل ہے۔ معدے میں تہ بچھاتا ہے۔

کھجور: کی تمام قسمیں گرم ملین طبع ہیں۔ اس کی بہت زیادہ اقسام ہیں بعض اقسام بعض سے زیادہ گرم ہیں۔ کچی کھجور قابض ہے۔ کھجور کا شگوفہ کچی کھجور سے زیادہ بارد ہے۔ خون کم پیدا کرتی ہے۔

عناب: گرم تر دیر ہضم ہے۔ حرارت خون کو مسکن ہے۔ کھانسی، دمہ، سینے کو مفید ہے۔

پستاں لسوڑھے، عناب جیسے ہیں۔ بلغم کو سینے سے صاف کرتے ہیں۔

خوبہ دانہ: سرد خشک ہے قابض ہے۔

اخروٹ: گرم ہے۔ صفراء میں فوراً تحلیل ہو جاتا ہے۔ صبح کو روزانہ انجیر کے ساتھ کھانے سے زہر کے اثرات کو ختم کر دیتا ہے۔

فندق: غذائیت میں اخروٹ سے بہتر ہے۔ دیر ہضم ہے۔ انجیر کے ساتھ ملا کر کھانے سے بچھو کا زہر ختم ہو جاتا ہے۔

بادام شیریں: معتدل الحرارت ہے۔ شہد ملا کر کھانے سے پھیپھڑے کا بلغم خارج ہو جاتا ہے۔
بادام تلخ: شیریں سے زیادہ لطیف ہے۔ مگر خشک ہے۔ جگر اور قولنج کے سدوں کو کھولتا ہے۔
چلغوزہ: ملین حرارت میں معتدل منی کو زیادہ پیدا کرتا ہے۔
پستہ: معتدل الحرارت اور جگر کے سدے کھولتا ہے۔ منی زیادہ پیدا کرتا ہے۔
گنا: گرم تر ہے۔ سینے کی خراش کو ختم کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد چوسنے سے جلا پیدا ہوتی ہے۔
سیتا سپاری: سرد خشک ہے۔ قابض ہے۔ اس کے پتوں کا سفوف زخم کو خشک کر دیتا ہے۔
شاہ بلوط: یبوست کے سوا سیتا سپاری کی طرح ہے۔ حبتہ الخضراء گرم خشک ہے۔ بلغم خارج کرتا ہے۔ اس کا تیل لقوہ فالج کو مفید ہے۔ اس کے بیج کا لیپ تلی کے ورم کو ختم کرتا ہے۔
زیتون پختہ: معتدل الحرارت ہے۔ ملین کرتا ہے۔ اس کے پتے قابض ہیں۔ ان کا سفوف منہ کے زخموں کو مفید ہے۔
ناریل: ثقیل ہے۔ قابض ہے۔ معدے میں حبس پیدا کرتا ہے۔ منی زیادہ پیدا کرتا ہے۔
خرنوب شامی: حابس ہے۔ صفراء کو خارج کرتا ہے۔ معدے کو قوت دیتا ہے۔
آڑو: سرد تر ہے۔ معدے میں عفونت جلد قبول کرتا ہے۔
خشک آڑو: ثقیل دیر ہضم ہے۔
زرد آلو: سرد تر ہے۔ ردی خلط پیدا کرتا ہے۔ عروق میں غلاظت کرتا ہے۔
سیب صحرائی: سرد خشک ہے مقوی معدہ ہے۔ مغز خرما، کھجور کی گٹھلی سرد ہے۔ معدے کی گرمی کو کم کرتی ہے۔

چوتھا باب

گوشتوں کے خواص میں

چوپایوں پرندوں کے گوشت میں فرق ان کی عمر اور چراگاہوں کے اعتبار سے ہوتا ہے، اور پکانے سے بھی خواص میں فرق ہو جاتا ہے۔ جیسے گوشت کو سرکے میں پکانے سے گوشت کے اندر سرکے کے خواص پیدا ہو جائیں گے۔ ایسے ہی بھنے ہوئے کباب میں آگ کی حرارت کے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی میدانوں، چراگاہوں میں چرنے والے جانوروں کا گوشت صحرا، بیابان۔ پہاڑی علاقوں میں چرنے والے جانوروں سے زیادہ رطب ہوتا ہے۔ اسی طرح سانڈ اور بڑی عمر کے جانوروں کا گوشت چھوٹی عمر اور خصی جانور کے گوشت سے زیادہ غلیظ ہوگا۔ ہر قسم کا مطلق گوشت گرم تر ہوتا ہے۔ بہترین گوشت بھیڑ بکری کے اس بچہ کا ہوتا ہے۔ جو ایک سال کے قریب ہوتا ہے۔ کیونکہ چھوٹے بچے کے اندر رطوبت اور لزوجت

(لیس) زیادہ ہوتا ہے، اور بوڑھے جانور کے گوشت میں یبوست زیادہ ہوتی ہے۔ تو لزوجت، یبوست جس گوشت میں ہوگی وہ ردی ہوگا۔ تو بہترین گوشت درمیانی عمر کے جوان جانوروں کا ہوتا ہے۔ بھینس، گائے، اونٹ، جنگلی بکرا، ہرن وغیرہ کا گوشت غلیظ ثقیل ہوتا ہے۔ یہ بہت جلد تیزی کے ساتھ سودا کی جانب مستحیل ہو جاتے ہیں۔ گوشت خرگوش کا کم غلیظ ہوتا ہے۔ ایک سال کی گائے بچھڑے کا گوشت معتدل خون بناتا ہے۔ سوئر کے گوشت سے ردی خلط پیدا ہوتی ہے۔ پہاڑی ہرن کا گوشت خشک ہوتا ہے۔ اس کے جسم میں صفراء کی کثرت ہوتی ہے۔ جنگلی گدھے کا گوشت بمقابلہ سوئر کے گوشت کے غلیظ مادہ کم پیدا کرتا ہے۔ گائے کے گوشت میں قدرے برودت ہوتی ہے مگر ثقل اور سستی پیدا کرتا ہے۔ یہ گرم مزاج یا گرم ممالک میں رہنے والوں کے لئے مفید ہے۔ سرد مزاج کے لئے مضر ہے۔ گوشت بکرے کا حرارت رطوبت میں معتدل ہے۔ خون لطیف پیدا کرتا ہے۔ گرم مزاج والوں کو مفید ہے۔ بھیڑ کا گوشت گاڑھا غلیظ خون پیدا کرتا ہے۔ بکری کا گوشت ایسا نہیں کرتا۔ تمام گوشتوں میں سب سے زیادہ لطیف گوشت مرغ کے نر چوزے کا ہے۔ یہ گرم تر ہوتا ہے۔ اس کے شوربے سے یبوست کم ہو جاتی ہے۔ خون کو گرم کرتا ہے منی زیادہ پیدا کرتا ہے۔ گوشت بطخ کا پالتو جانوروں میں سب سے زیادہ گرم و غلیظ ہوتا ہے۔ گوشت شترمرغ کا بطخ کے گوشت سے کم غلیظ ہوتا ہے۔ گوشت سارس کا خون میں یبوست پیدا کرتا ہے۔ گوشت تیتر کا پالتوں پرندوں میں سب سے زیادہ معتدل ہوتا ہے۔ گوشت چکور کا سب سے زیادہ غلیظ ہوتا ہے۔ گوشت فاختہ کا انتہائی لطیف اور خشک ہوتا ہے۔ مگر چوزے کے گوشت سے حرارت کم ہوتی ہے۔ گوشت چنڈول کا قابض ہے۔ مگر اس کا شوربہ ملین ہے۔ گوشت چڑیوں کا گرم ہے منی زیادہ پیدا کرتا ہے، اور پانی کی چڑیوں کا گوشت مرطوب غذا کھانے کی وجہ سے زیادہ مرطوب ہے۔ خشکی پر رہنے والی چڑیوں کا گوشت غذا اور چراگاہوں کے اعتبار سے خشک ہوتا ہے۔ چمگادڑ کا گوشت نظر کو کمزور کرتا ہے۔ او جھڑی چوپایوں کی معدے کی بھوک کو کم کرتی ہے۔ جو خون اس سے بنتا ہے وہ سرد مزاج ہوتا ہے۔ چوپایوں کی دم کا گوشت سخت ہوتا ہے۔ اس کے حرکت کرنے کی وجہ سے جو خون اس سے بنتا ہے اس میں فضلات کم ہوتے ہیں۔ سخت عضو کے گوشت سے پیدا ہونے والا گوشت سخت ہوگا، اور نرم عضو کے گوشت سے پیدا ہونے والا گوشت نرم و مرطوب ہوتا ہے۔ کلیجی کھانے سے غلیظ خلط پیدا ہوتی ہے۔ کلیجی جما ہوا خون ہے۔ گردے کھانے سے غلیظ اور ڈھیلا خون پیدا ہوتا ہے۔ خصیوں سے ردی خلط پیدا ہوتی ہے۔ تلی کھانے سے سودا پیدا ہوتا ہے۔ گردن سے عمدہ خلط پیدا ہوتی ہے۔ زبان سے ڈھیلا گوشت پیدا ہوتا ہے۔ پایوں سے گاڑھا مگر عمدہ خون پیدا ہوتا ہے۔ کھال کھانے سے ثقیل خلط بنتی ہے غذائیت بہت کم ہوتی ہے۔ بھیجا اور ریڑھ کے مہروں کا گودا خون میں غلاظت پیدا کرتا ہے۔ معدے کو چکنائی سے بھر دیتا ہے۔ دیر سے ہضم ہوتا ہے۔ کھیری تھن کا گوشت خلط غلیظ پیدا کرتا ہے۔ چڑیوں کے گوشت کا لطیف حصہ بازو کا گوشت ہے۔ یہ ہمہ وقت متحرک رہتے ہیں۔ ان کا معدہ گرم ہوتا ہے۔ ان کی چربی اندرونی بیرونی اعضاء کی سختی کو نرمی میں تبدیل کر دیتی ہے۔ مرغی اور بطخ کی چربی اس کے زیادہ فائدہ مند ہے۔ کبوتر کی چربی سے زخم کا نشان ختم ہو جاتا ہے۔

انڈے کے خواص پرندے کے خواص کے مثل ہوتے ہیں۔ جو خواص پرندے میں ہیں وہی اس کے انڈے میں ہیں۔ مرغی کا انڈہ سب سے زیادہ معتدل ہے۔ زردی گرم ہے خون غلیظ پیدا کرتی ہے۔ منی زیادہ پیدا کرتی ہے۔ سفیدی بارد غلیظ ہوتی ہے یابس ہے۔ آنتوں کے زخم کو مفید ہے۔ اس کو آنکھ میں لگانے سے پھولے سفیدی کو فائدہ مند ہے۔

پانچواں باب

دودھ اور پنیر کی قوتوں میں

دودھ مطلق بارد مرطوب، غسال ہے۔ دودھ کی اقسام میں اختلاف اس لئے ہوتا ہے کہ کس جانور کا ہے، اور اس کی خوراک کیا ہے، اور کس موسم کا ہے۔ دودھ میں تین قوتیں ہوتی ہیں۔ (۱) دودھ میں رقت، مائیت اور صفراء محترقہ کو خارج کرتا ہے۔ حرارت کی شدت میں کمی اور اعتدال پیدا کرتا ہے۔ (۲) اس کی چکنائی ہے جس سے جسم کو طاقت حاصل ہوتی ہے۔ وہ نرم اور مرطوب ہو جاتا ہے۔ (۳) غلظت اور جبن پنیر ہے یہ جسم کو غذا دے کر فربہ کرتا ہے۔ انتہائی گاڑھا دودھ بھینس، گائے کا ہے۔ عورت کا دودھ سب سے زیادہ لطیف ہے۔ عورت کے بعد اونٹنی کا دودھ لطیف اور رطوبت میں معتدل ہے۔ کھانسی دمہ کو مفید ہے۔ آنتوں کے زخم کو مفید ہے۔ بھیڑ کا دودھ بکری کے دودھ سے کم ہے اس میں تیزی اور خشکی ہوتی ہے۔ گھوڑی کا دودھ طبیعت کو ملین کرتا ہے۔ حیض جاری کرتا ہے۔ گائے کا دودھ مقوی معدہ اور جسم کو غذا فراہم کرتا ہے۔ اس کو گرم کر کے پینے سے منی زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ موسم ربیع میں ہرا چارہ کھانے کی وجہ سے دودھ پتلا ہوتا ہے۔ جو جانور ہرا چارہ نہیں کھاتے ان کا دودھ گاڑھا ہوتا ہے۔ جس علاقے میں تازہ چارا نازک گھاس یا پتے جانور کی خوراک ہوں گے تو دودھ پتلا ہو گا۔ گائے کے دودھ کی چھاچھ سل کے لئے مفید ہے۔ اس کو اگر قالج خشک پسی ہوئی روٹی کے ساتھ کھائیں تو جگر کے سکڑنے اور آنتوں کے زخم و قوت باد کے لئے مفید ہے۔ پینے کی مقدار ایک سکرجہ ہے۔ اپنی برداشت کے مطابق ہر دن اضافہ کرتے جائیں۔ تندرست آدمی دن میں تین مرتبہ پی سکتا ہے۔ چھاچھ کو اطریل یا خبث الحدید کے ساتھ پئیں تو معدے کو قوت ملتی ہے۔ چھاچھ ہر دودھ کا بارد و مرطوب ہوتا ہے۔ اگر وہ کھٹا ہو جائے تو سرد خشک ہو جاتا ہے۔

ماء الجبن (پھٹے ہوئے دودھ پنیر کا پانی) بکری کے دودھ کا ایک مکول (پرانے پیمانہ کا نام) پینے سے یرقان کے صفراء محترقہ کو نکال کر فائدہ دیتا ہے۔ چربی گرم تر ہے۔ معدے کو مضر ہے۔ چربی کو آٹے میں ملا کر کان اور کنج ران (جنگاسہ) کے ورم کو اس کا لیپ تحلیل کر دیتا ہے۔ مکھن چربی سے بہتر چکنائی میں کم ہے۔

دیاسقوریدوس کا قول ہے۔ موسم ربیع میں دودھ پینے کا فائدہ موسم گرما سے زیادہ ہے۔ (کیونکہ موسم ربیع میں پتلا اور کم چکنا ہوتا ہے۔) وہ جسم کے اندر جا کر نہیں چپکتا۔ بکری کا دودھ سب سے کم ملین ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ اکثر بکری قابض درختوں کے پتے کھاتی ہیں۔ اونٹنی کا دودھ گرم ہے۔ دودھ میٹھا فائدہ مند ہے۔ دیاسقوریدوس کا قول ہے۔ ماء الجبن ان گرم فضلات محرقہ کو خارج کرتا ہے جن سے صرع (مرگی) پیدا ہوتی ہے۔

ماء الجبن بنانے کا طریقہ: دودھ کو گرم کرتے وقت انجیر کی تازہ کٹی ہوئی لکڑی سے حرکت دیتے رہیں جب دودھ میں تین مرتبہ ابال آ جائے تو اس میں سکنجبین ڈال دیں وہ پھٹ جائے گا۔ اس کو چھان کر پانی کو استعمال کریں۔ یہ ہ ماء الجبن ہے۔

دیاسقوریدوس کا قول ہے۔ ماء الجبن بغیر نمک والا معدے کے لئے مفید اور غذا مہیا کرتا ہے۔ ایک یہ قول بھی ہے۔ اونٹنی، بکری کا مکھن تیز دواؤں کے نقصان سے محفوظ رکھتا ہے۔ چہرے پر لگانے سے رنگ صاف کرتا ہے۔ پنیر کے پانی کا ذائقہ تیز ہوتا ہے۔ پنیرمایہ خرگوش کی یہ خصوصیت ہے۔ وہ معدے میں جمع شدہ خون کو تحلیل کرتا ہے۔ تمام پنیر ثقیل اور دیر سے ہضم ہوتے ہیں۔ پرانے پنیر کا مزاج گرم خشک ہوتا ہے۔ ردی خلط پیدا کرتا ہے۔ پرانے پنیر کو گھی میں تل کر کھانے سے دست بند ہو جاتے ہیں۔ تازہ پنیر سے عمدہ خلط پیدا ہوتی ہے۔ اگر شہد میں ملا کر کھائیں تو اور بہتر ہے۔ بہترین دودھ کا رنگ انتہائی سفید نہ زیادہ گاڑھا نہ پتلا ہوگا۔ ذائقہ بو خوشگوار ہوگی۔ دودھ کو اگر پرانے روغن زیتون، کرفس، سداب، رائی، کلونجی میں سے کسی ایک کے ساتھ استعمال کریں تو دودھ کی رطوبت کم ہو جاتی ہے۔ تازہ پنیر گرم خشک ہے ذائقہ، تیز قوام گاڑھا ہوتا ہے۔

چھٹا باب

مچھلی کے خواص میں

مچھلی ہر قسم کی سرد تر ہوتی ہیں۔ صفراوی مزاج کمزور دبلے پتلے آدمی کو مفید ہے۔ بہتے میٹھے پانی کی مچھلی سمندر کی مچھلی سے زیادہ مرطوب و بہتر ہے۔ تلی ہوئی گرم کھانے سے منی زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ ہضم جلد ہو جاتی ہے۔ پتھریلی اور ریتلے دریا کی مچھلی مریض کے لئے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ جوہڑ، تالاب کی مچھلی زیادہ ثقیل ہوتی ہے۔ موٹی کھال کی مچھلی کا گوشت غلیظ ہوتا ہے۔ اس پر ارضیت کا غلبہ ہوتا ہے۔ مچھلی کو اگر گندنا، سویا، پودینہ، کلونجی ڈال کر پکایا ہے۔ شوربہ اس کا ملین طبع ہوگا۔ دریا کی مچھلی رطب ہے۔ منی زیادہ پیدا کرتی ہے۔ گردے کو مفید ہے۔ تلی ہوئی تازہ مچھلی معتدل رطب ہے۔ منی زیادہ پیدا کرتی ہے۔ اس کا انڈہ ثقیل دیر ہضم ہے۔ مچھلی کا پتہ اور چربی کو آنکھ میں لگانے سے نظر تیز ہوتی ہے۔ نمکین پانی

کی مچھلی سے معدے کی غلیظ خلط رقیق پتلی ہو جاتی ہے۔ نمکین چیز سے خون کم پیدا ہوتا ہے۔ اس کا میلان سوداویت کی طرف ہوتا ہے۔ مچھلی میں یہ مسالے ڈالیں۔ صعتر، زیرہ، لہسن، مرچ، پودینہ، وغیرہ۔ اگر مچھلی کو تلنا ہو تو بلوط کی لکڑی۔ انار کے درخت کی چھال۔ انگور کی لکڑی کے کوئلوں پر سینکیں اور کھائیں۔ سرکے میں پک کر قابض ہوتی ہے۔

ساتواں باب

روغنیات کے خواص میں

جس چیز کا تیل ہوگا اسی کے مثل تیل میں قوت اور خواص ہوں گے۔ روغن زیتون سوتی پختہ زیتون سے نکالا جاتا ہے۔ یہ گرم تر ہے۔ روغن زیتون افغانی یہ خام کچے زیتون سے نکالا جاتا ہے۔ یہ صرف گرم ہے اس میں رطوبت نہیں ہے۔ یہ معدے کو قوت دیتا ہے۔ تل کا تیل یہ خفیف گرم ہے۔ معدے کو مفید نہیں۔ روغن اخروٹ گرم تر ہے۔ معدے، گردوں کو مفید ہے۔ روغن بادام شیریں ملین طبع معدے۔ جگر، پھیپھڑے کو مفید ہے۔ روغن بادام تلخ تلخی کی وجہ سے بادام شیریں سے کچھ زیادہ گرم ہے۔ طحال کے سدے کھولتا ہے۔ روغن قرطم دست لاتا ہے۔ روغن بید انجیر (ارنڈی) گرم ہے۔ ملین ہے۔ معدے کی رطوبت صاف کرتا ہے۔ روغن ترب (مولی) روغن ارنڈ جیسا ہے۔ روغن خردل (رائی) روغن مولی سے زیادہ گرم اور غلیظ ہے۔ روغن پستہ گرم تر ہے۔ سینہ، پھیپھڑے کو مفید ہے۔ روغن حبتہ الخضرا سے مثانہ کی پتھری پگھل جاتی ہے۔ روغن بکائن اعصاب کو نرم کرتا ہے۔ روغن سنبل لطیف ہے۔ امراض بارد کو مفید ہے۔ روغن سوسن لطیف گرم ہے۔ رحم کی برودت و اعصاب کی برودت کو فائدہ مند ہے۔ روغن نرگس روغن سوسن سے کم گرم ہے۔ سینہ، پسلی کے عضلات کو نرم کرتا ہے۔ روغن خیری (کھیرا ککڑی) معتدل ہے۔ ہر قسم کے مزاج والے کو ہر موسم میں موافق ہے۔ روغن بنفشہ بارد، لطیف ہے حرارت کے لئے مسکن اور آنتوں کے زخم کا فائدہ مند ہے۔ روغن نیلوفر بنفشہ سے زیادہ ٹھنڈا ہے۔ اس کو سڑکنے یا پاؤں کے تلووں کی مالش کرنے سے نیند زیادہ آتی ہے۔ روغن حنا (مہندی) معتدل، قابض ہے بالوں کو کالا کرتا ہے۔ روغن مرزنجوش لطیف ہے۔ ناک سے سڑکنے سے دماغ کی برودت ختم سدے کھل جاتے ہیں۔ روغن ناردین (سنبل رومی) گرم محلل و لطیف ہے۔ ہر عضو کی برودت کو مفید ہے۔ روغن گل روغن بنفشہ کی مثل بارد ہے۔ مگر اس میں قبض کی قوت ہے۔ یہ جسم کے اندرونی بیرونی زخم اور خارش کو مفید ہے۔ اس کو پینے سے آنتوں کے زخموں کو فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا حقنہ لینے سے بھی آنتوں کے زخم کو مفید ہے۔ روغن کدو جس کو مغز کدو شیریں سے نکالا گیا ہو بارد ہے۔ گرمی سے جو درد پیدا ہوا ہے اس کو مفید ہے۔ روغن تلسی میں روغن یاسمین سے کم حرارت ہے۔

جالینوس کا قول ہے۔ روغن ارنڈ قوت میں روغن زیتون کہنہ کی مثل ہے۔ حرارت میں زیتون سے زیادہ ہے، اور لطافت و رقت میں بھی زیتون سے زیادہ ہے۔ مرض داء الثعلب میں اس کا طلاء و استعمال ہوتا ہے۔ روغن حب القار روغن باوام تلخ روغن زیتون کہنہ کی مثل مختلف مرہموں میں استعمال ہوتا ہے۔ جالینوس کے بعد طبیبوں نے اس کو بکثرت استعمال کیا ہے۔

جالینوس کا ایک قول یہ بھی ہے۔ کہ روغن ارنڈ حیض کو بھی جاری کرتا ہے۔ روغن مولی، روغن ارنڈ سے زیادہ گرم ہے۔ جالینوس نے اس کو روغن سوسن کے مشابہ کہا ہے۔ روغن سوسن روغن ارنڈ سے زیادہ گاڑھا ہوتا ہے، اور پرانا ہو کر زیادہ گرم ہو جاتا ہے۔

آٹھواں باب

خواص مشروبات میں

شراب تمام مشروبات کی سردار ہے۔ اعضاء کی قوت دیتی ہے۔ حرارت کو قائم رکھتی ہے۔ غذا ہضم کرتی ہے۔ جسم کی رنگت نکھارتی ہے۔ خون پیدا کرتی ہے۔ کسیلے ذائقہ کی شراب سے خون کم پیدا ہوتا ہے۔ غذائیت کم ہوتی ہے۔ تازہ انگور کی نبیذ سے بنی ہوئی رطب زیادہ ہوتی ہے۔ گرم مزاج کو مفید ہے۔ خشک مقام یا پہاڑی علاقے کے انگور کی یابس ہوتی ہے۔ یہ مرطوب مزاج کو مفید ہو گی۔

نبیذ ریحانی

اگر پرانی ہو گی تو بارد فضلات کو خارج کر دے گی مگر گرم مزاج کو نقصان کر دے گی۔ نبیذ ازرق اپنی لطافت میں مسخن دماغ (دماغ کو گرم کرنے والی) ہوتی ہے۔ رقیق نبیذ میں غذائیت کم ہو گی مگر ملین طبع ہوتی ہے۔ حلق میں تلیین کرتی ہے۔ غلیظ نبیذ دماغ میں بخارات پیٹ میں بد ہضمی، اسہال، جگر، طحال میں سدے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر نبیذ کو پکا کر چھان لیں تو شراب سے قریب تر قوت ہوتی ہے۔ نبیذ جس سے بنے گی اس کی مثل قوت میں ہو گی۔ پرانی نبیذ بہت زیادہ لطیف ہوتی ہے۔ سرخ انگور کی نبیذ زیادہ قابض یابس ہوتی ہے۔ شہد کے چھتے کے قریب والے انگور کی نبیذ گرم خشک ہوتی ہے۔ رطوبت ختم کرنے کے لئے مفید ہے۔ چاول، ناریل کی نبیذ قابض اور خشک ہوتی ہے۔ شہد کی لطیف د گرم ہوتی ہے۔ کھجور انجیر کی گرم ہے۔ معدے، گردے، سینہ میں تلیین پیدا کرتی ہے۔ گاجر کی گرم قوت باہ کو زیادہ کرتی ہے۔ سفرجل کی شراب، قابض، مقوی معدہ ہے۔ سیب کی نبیذ صفراوی قے کو بند کرتی ہے۔ جو کی شراب اعصاب اور دماغ کی جھلی پردہ کے لئے مضر ہے۔ جو کے آٹے کی نبیذ میں اگر فلفل، سنبل، قرنفل، سداب، کرفس ڈال کر بنائی ہو تو وہ گرم خشک ہو گی۔ ردی خلط پیدا کرے گی۔ اعصاب کے لئے مضر ہو گی۔ پیٹ میں قراقر (آنتوں کی آواز) پیدا کرتی ہے۔ جذام کے مریض کو مفید ہے۔ سیاہ انگور کی نبیذ گرم خشک

ہے۔ مرطوب مزاج کو فائدہ مند ہے۔

نواں باب

عصارہ جات (رس) میں

ہر رس کے خواص اور قوت اس کے مثل ہوتی جس سے وہ نکلا ہے۔ رُب (سبز پھل کا عرق جس کو آگ پر پکایا گیا ہو۔) رب انار، رب سیب، رب انگور خام، رب سفرجل۔ یہ سب قابض اور حابس ہیں۔ قے کو بند اور معدے کی سخت گرمی کو ختم کرتے ہیں۔ عصارہ انگور خام سرد ہے۔ معدے کو فائدہ مند اور ترنج کے مثل معدے کو فائدہ مند دیتا ہے۔ عصارہ توت سرد ہے۔ اس کے غرغرے حلق کے درد کو مفید ہیں۔ ایسے ہی اخروٹ اور اس کا عصارہ قابض ہے۔ اس معدے میں تقویت اور قبض پیدا ہوتی ہے۔ عصارہ آلو بخارا سرد ملین طبع ہے۔ معدے کی حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ کچے گدر انگور کا عصارہ قابض ہے۔ معدے کو فائدہ دیتا ہے۔ شہد کا شربت جو گلاب کے عرق میں بنا ہو معدے کو مفید ہے۔ چینی کا شربت بارد سر ہے۔ مسکن صفراء ہے۔ سکنجبین حرارت برودت میں معتدل ہے۔ لطیف مجلی ہے۔ سدے کھولتی ہے۔ طحال میں نرمی پیدا کرتی ہے۔ میٹھی سکنجبین بلغمی مزاج کو مفید ہے۔ سکنجبین کے غرغرے سے حلق کے درد کو فائدہ ہوتا ہے۔ میبہ بہی سے تیار کی ہوئی شراب معدے کو قوت اور قے کو روکتی ہے۔ رُب ترنج ترش، مقوی معدہ ہے۔ صفراوی قے اور صفراء کی وجہ سے بے چینی کو روکتا ہے۔ رب آس درد ریہ و صدر و سعال کو مفید ہے۔ معدے میں قبض کرتا ہے۔ رُب توت سینہ، پھیپھڑے، حلق کے درد کو مفید ہے۔

دسواں باب

مربہ جات میں

مربہ ہلیلہ مقوی معدہ اور معدے کی رطوبت خشک کرتا ہے۔ بواسیر ریاحی کو مفید ہے، اور ان کے لئے مفید ہے جن کے احتراق بلغم سے مرہ صفراء پیدا ہوتا ہے۔ مربہ آملہ سرد اور مقوی معدہ ہے۔ قابض ہے۔ مربہ بہی مقوی معدہ ہے۔ مربہ ترنج حلق، سینہ کو مفید مگر قدرے غلیظ ہے۔ اگر خوشبودار مسالے ڈال کر تیار کریں تو لطیف و معتدل بن جاتا ہے۔ مربہ کدوئے دراز گرم و لطیف ہے۔ سینہ،

پھیپھڑے کو مفید اور گرم مزاج کے لئے فائدہ مند ہے۔ مربہ گزر گمز، قوت باہ کو فائدہ دیتا ہے۔ مربہ زنجبیل، شقاقل گرم ہیں منی کو زیادہ پیدا کرتے ہیں۔ معدے اور مثانہ کی برودت دور کرتے ہیں۔ مربہ اخروٹ گردوں کو مفید اور بچھو کے زہر کو ختم کرتا ہے۔ مربہ آڑو میٹھے خوش ذائقہ آڑو کا مربہ فائدہ مند ہے مگر شہد کا قوام قدرے غلظت پیدا کرتا ہے۔

گیارھواں باب

سرکہ اور کوامیخ میں

جالینوس کا قول ہے۔ سرکہ میں حرارت برودت دونوں ہوتی ہیں۔ تلچھٹ میں حرارت اور لطیف رقیق اجزاء میں برودت ہوتی ہے۔ جالینوس نے حاد ہونے کی یہ دلیل دی ہے۔ کہ سرکہ میں لذع سوزش اور لطافت ہوتی ہے۔ سرکہ کی لطافت آگ کی لطافت کے مثل ہے آگ ہر چیز کو بدل دیتی ہے۔ ایسے ہی سرکہ ہر چیز کے ظاہر اور باطن کو بدل دیتا ہے۔ جیسے آگ لوہے پتھر کو بدل دیتی ہے۔ ایسے ہی سرکہ ہر چیز کو تبدیل کر دیتا ہے۔ پانی میں سرکہ ملا کر پینے سے پیاس ختم ہو جاتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ سرکہ اپنی حرارت اور لطافت سے پانی کی برودت کو جسم کی تمام رگوں میں پہنچا دیتا ہے۔ شراب ممزوج بھی یہی کام کرتی ہے۔ (شراب میں پانی ملا کر پینے سے پیاس بجھ جاتی ہے۔) شراب ممزوج پانی ملی شراب ہے۔ مگر خالص سرکہ غلظت پیدا کرتا ہے۔ ممزوج سے غلظت پیدا نہیں ہوتی۔ کامخ (مرکب ہے پودینہ اور گرم مسالوں وغیرہ سے) کامخ حرارت یبوست میں معتدل ہے۔ چیچک اور خسرہ کے نکلتے وقت آنکھوں میں سرمہ کی طرح لگاتے ہیں۔ یہ آنکھ کے حلقہ کو قوت دیتا ہے۔ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ غلیظ رطوبت کو پگھلاتا ہے۔ کامخ جس چیز سے بنتا ہے۔ قوت میں اُس جیسا ہوتا ہے۔ سونے کا کامخ معدے، طحال کو مفید ہے۔ سکچڑے کی کامخ گرم ہے منی کو زیادہ پیدا کرتی ہے۔ سداب یا کرفس کی کامخ سدے، کھولتی ہے۔ مثانہ کو مفید ہے۔ جسم کو گرم کرتی ہے۔ مرزنجوش کی کامخ معدے کی برودت اخراج ریاح اور سر کے ثقل کو دور کرتی ہے۔ بادر نجبویہ، فرنجمشک کی کامخ معدے کو مفید ہے۔ مقوئ دل ہے۔

بارھواں باب

میٹھی اشیاء میں

شہد معدے کو دھونے صاف کرنے والا۔ حرارت، یبوست میں معتدل ہے۔ چینی حرارت میں معتدل ہے۔ ملیس مرطوب ہے۔
سینہ کو صاف کرتی ہے۔ مصری چینی سے زیادہ لطیف و بارد ہے۔ پرانی چینی میں لطافت یبوست زیادہ ہو جاتی ہے۔ بتاشے گرم اور کھانسی کو مفید ہیں۔ صاف کی ہوتی چینی مصری جیسی ہے۔ طرنجبین خراسان میں درختوں پر پیدا ہوتی ہے معتدل و ملین ہے۔ شہد میں بنایا ہوا گلقند گرم معتدل ملین ہے سینہ اور پھیپھڑے کو صاف کرتا ہے۔ عنبر بحرین میں عشر نام کی بوٹی پر شبنم کے مثل گرتا ہے۔ اور جم کر گر جاتا ہے۔ اسکو وہاں سے چن لیتے ہیں۔ تسکین حرارت تلیین طبع کے لئے بہترین ہے۔

تیرھواں باب

نمک اور مسالحہ جات میں

نمک گرم خشک ہے۔ اسکی قوت قاطعہ تنقیہ کرتی ہے۔ نمک کی حرارت اور نمکینیت سے بلغم پگھل جاتا ہے۔ نمک اندرانی زیادہ خشک نمک ہندی زیادہ گرم و خشک ہوتا ہے۔ انجدان ہینگ کا تخم۔ گرم خشک دیر ہضم ہے سب سے بہتر ہینگ زیادہ گرم ہے۔ حمی ربعہ چوتھیا کے بخار کو مفید ہے۔ عفونت سے جسم کو پاک کرتی ہے۔ آرمینیا اور سندھی مسافروں نے بتایا کہ وہ ہینگ کر کپڑے میں باندھ کر نہر کے دہانے پر لٹکا دیتے ہیں۔ اس کی بو سے کھیت میں پیدا ہونے والے کیڑے مرجاتے ہیں۔ آرمینیا میں زہر میں بجھے ہوتے تیر کے زخم پر ہینگ کا لیپ کرتے ہیں تو زخم سے زہر کا اثر ختم ہو کر وہ اچھا ہو جاتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ شونیز کلونجی تیسرے درجہ کی گرم خشک ہے۔ اس کو سرکہ میں پیس کر پیٹ پر لیپ کرنے سے کدو دانے مر جاتے ہیں، اور چوتھیا کا بخار بھی اتر جاتا ہے۔ زیرہ تیسرے درجہ کا گرم خشک ہے۔ پیٹ کے نفخ کو ختم کرتا ہے۔ اس کو گھوٹ کر پینے یا چہرے پر لگانے سے رنگ صاف ہوتا ہے۔ ہندی زیرہ لطیف ہے۔ اس کو پیس کر پینے سے پیٹ میں کا جما ہوا خون پگھل جاتا ہے۔ اس کے لیپ سے گلٹی تحلیل ہو جاتی ہے۔ شاہ زیرہ گرم خشک ہے۔ آنتوں کے ریاحی نفخ کو مفید ہے۔ غذا یا دواء میں اس کی قوت زیرہ یا کاشم کے مثل ہے۔ مگر

اس میں دوسرے زیرہ کی طرح حدت نہیں ہوتی یہ کمون، کاشم سے کھانے میں زیادہ بہتر ہے۔ سونف گرم تر ہے۔ جڑ، گرم خشک ہے۔ تخم تیسرے درجے کا گرم ہے۔ سونف کے دودھ سے دودھ زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ نظر کو قوت دیتی ہے۔ اس کا سرمہ نظر کو تیز اور پانی اترنے کی ابتداء میں مفید ہے۔ بورہ ارمنی بحیر باذر بائیجان سے دست یاب ہوتا ہے۔ یہ نمک سے زیادہ گرم خشک ہے۔ مجلی ہے۔ اس کے طلاء سے خارش ختم ہو جاتی ہے۔ نوشادر لطیف ہے۔ رطوبت کی کثرت سے اگر حلق کا کوا لٹک جائے اس کے لئے مفید ہے۔ اشترغاز ہینگ کے پیڑ کی جڑ ہے گرم خشک ہے۔ کاشم گرم خشک ہے۔ کشنیز دھنیا، سرد خشک ہے۔ گرمی کو ختم کرتا ہے۔ پانی میں پیس کر بکثرت پینے سے ہلاکت کی حد تک نقصان دہ ہے۔ فلفل سیاہ (کالی مرچ) گرم خشک ہے۔ خنازیری گلٹیوں پر گوند میں ملا کر لیپ کرنے سے گلٹیں تحلیل ہو جاتی ہیں۔ انیسون تیسرے درجہ کا گرم خشک ہے۔ حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہے۔ معدے کے ریاح کو خارج کرتا ہے۔ یہ رازیانج (سونف) شامی اور رومی کا تخم ہے۔

چودھواں باب

خوشبودار نباتات میں

حب الاس، برگ آس سرد خشک ہیں۔ ان میں تلخی ہوتی ہے اور ان میں قدرے حرارت بھی ہوتی ہے۔ خشک برگ آس کا سفوف زخم پر چھڑکنے سے اس کو خشک کر دیتا ہے۔ گل سرخ لطیف اور قابض ہے اس کی برودت سے حرارت کو تسکین ہوتی ہے۔ تلسی سرد اور خواب آور ہے۔ فرنجمشک روم تلسی کے تیل کی قسم ہے۔ گرم و لطیف ہے۔ قدرے خشک ہے۔ معدہ، کبد، خفقان کو مفید ہے۔ مرزنجوش گرم و لطیف ہے۔ خوشبو اس کی دماغ میں گرمی پیدا کرتی ہے۔ نمام کالی تلسی مائل بحرارت و یبوست اور لطیف ہے۔ گل یاسمین گرم خشک ہے۔ لطیف اور محلل ہے۔ برودت دور کرتی ہے۔ گل نسرین گرم و لطیف ہے۔ دماغ کے واسطے مقوی اور خفیف ہے۔ گل حنا حرارت میں معتدل قدرے قابض ہے۔ برگ حنا، برگ زیتون، برگ آس میں سے کسی کو منہ میں چبانے سے منہ کے زخم درست ہو جاتے ہیں۔ وسمہ مائل بحرارت ہے۔ بالوں کو کالا کرتا ہے۔ سوسن سفید مائل بحرارت ہے لطیف و محلل ہے۔ سوسن جنگلی زیادہ قوی ہوتی ہے۔ سوسن جنگلی اور بستانی محلل ہیں۔ پٹھوں کے درد، ورم، رسولی کے لئے مفید ہے۔ نرگس حرارت میں معتدل ہے۔ لطیف و محلل ہے۔ اس کی جڑ کا سفوف پھوڑے کو پکا دیتا ہے۔ بنفشہ بارد ملین ہے حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ نیلوفر خواص میں بنفشہ کے مثل ہے اور رطب ہے۔ گل خیری زرد مائل بحرارت و یبوست ہے اور سرخ معتدل ہے۔ سقائق لالہ چریا ہے۔ گرم ہے۔ آنکھ برص کی سفیدی دور کرتا ہے۔ شاہترج شاہترہ، تیسرے درجہ کا بارد ہے۔ کثرت سے استعمال مہلک ہے۔

مرماحور مائل بحرارت و یبوست اور لطیف ہے۔ شیریں بادام، سیب، بہی، امرود، آلو بخارا، آڑو، عناب، اور ان کے پتے بارد ہیں۔ مقوی طبع ہیں۔ بیدان سب سے زیادہ بارد ہے۔ ترنج کی خوشبو معتدل لطیف ہے۔ سیب کی خوشبو مفرح دل مقوی معدہ ہے۔ بیر کی خوشبو بارده و مقوی ہے۔ شیخ قیسوم کی قوت مرماحور کی مثل ہے۔ شجر مریم المریم پنجہ مریم، گرم، لطیف، محلل ہے۔

پندرھواں باب

خوشبوؤں کے خواص میں

ہر خوشبو گرم و لطیف ہے۔ معدے دل خصوصاً دماغ کو زیادہ مفید ہے۔ بیمار تندرست دونوں کو فائدہ مند ہے۔

(۱) مشک معتدل گرم ہے۔ یبوست کا قدرے غلبہ ہے۔ ناک کے ذریعہ سڑکنے سے دماغ میں گرمی پیدا ہوتی ہے۔ (۲) عنبر گرمی خشکی میں خشک میں مشک کم ہے۔ (۳) سبجہ تیج گرم خشک ہے۔ لطیف ہے معدے کو مفید ہے۔ (۴) مجلب سرد خشک اور اخراج ریاح کو مفید ہے۔ غسال بھی ہے۔ (۵) لونگ گرم خشک ہے۔ معدے جگر کو مفید ہے۔ (۶) اشنہ چھڑیلا، سرد اور قابض ہے۔ (۷) صندل زرد میں برودت کا غلبہ ہے۔ گھس کر لیپ کرنے سے حرارت ختم ہو جاتی ہے۔ صندل سرخ کے یہی خواص ہیں۔ (۸) بلسان گرم خشک ہے۔ (۹) زنجبیل گرم و لطیف ہے۔ باہ کو زیادہ کرتی ہے۔ (۱۰) کافور میں سردی خشکی کا غلبہ ہے۔ ناک میں سڑکنے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ (۱۱) خرفہ گرم خشک ہے۔ (۱۲) سنبل گرم خشک ہے۔ قابض ہے۔ معدے جگر کو فائدہ مند ہے۔ (۱۳) تیزپات خواص میں سنبل جیسا ہے۔ اس میں تلیین زیادہ ہے۔ (۱۴) زعفران معتدل گرم خشک ہے۔ محلل ہے۔ تلخ ہونے کی وجہ سے جگر کے سدوں کو کھولتا ہے۔ (۱۵) عود گرم خشک ہے۔ خوشبو کے سبب سے مقوی بدن ہے۔ (۱۶) خولنجان گرم خشک ہے محلل ریح قولنج ہے۔ (۱۷) قسط بحری سفید ہوتا ہے۔ قسط ہندی سے کم گرم ہے۔ استرخاء عصب (پٹھوں کا ڈھیلا) پن دور کرنے کے لئے مفید ہے۔ (۱۸) پل پھرنگ گرم و محلل ہے۔ (۱۹) بڑی الائچی گرم خشک معتدل ہاضم ہے۔ (۲۰) چھوٹی الائچی بڑی سے زیادہ لطیف ہے۔ (۲۱) کبابہ گرمی سردی کا امتزاج ہے۔ حابس معدہ مصفی حلق ہے۔ (۲۲) جوزبوا گرم خشک اور جگر کے لئے مفید اور چہرے کے داغ کو ختم کرتا ہے۔ (۲۳) تالیس پتر جوز سے زیادہ لطیف اور مقوی معدہ ہے۔ (۲۴) حب الفار گرمی خشکی کی طرف مائل ہے جگر کو فائدہ مند ہے۔ (۲۵) ہاتھا جوڑی گرم ہے۔ اس کا لیپ خنازیری گلٹی کو تحلیل کرتا ہے۔ شہد میں ملا کر پلکوں پر طلاء لگانے سے موتیا اترنا بند ہو جاتا ہے۔ (۲۶) حماما گرم ہے۔ مادے کو پکاتی ہے۔ (سریانی میں ایک بوٹی کا نام ہے کئی قسم کی ہوتی ہے۔) (۲۷) قصب الزریرہ گرم خشک ہے۔ (۲۸) قصب

فارسی میں بانس کو کہتے چند قسم کا ہوتا ہے۔ گرم اور غسال ہے۔ (۲۹) ورس گرم و قابض ہے۔ ایک پودے کے پھل سے پکنے کے بعد زعفران کی مثل ریشے نکال کر سرخ رنگ بناتے ہیں۔ (۳۰) اظفار الطیب نکھ، گرم خشک ہے۔ لطیف ہے۔ معدے اور رحم کو مفید ہے۔ (ناخن جیسا ایک سیپ ہے ہندوستان کے سمندر کے کنارے پایا جاتا ہے۔ خوشبودار ہوتا ہے۔) (۳۱) سعد گرم خشک ہے۔ لطیف ہے۔ پتھری کو نکال دیتا ہے۔ (۳۲) جاوتری سرد ہے مگر اس میں قدرے حرارت ہے۔ اس لئے لطیف بھی ہے۔ (۳۳) لبان گرم خشک ہے۔ قدرے قابض ہے۔ نزف الدم (خون بہنا) کو مفید ہے۔ اس کے دھوئیں سے زکام کو فائدہ ہوتا ہے۔ (۳۴) سندروس کے دھوئیں سے زکام کو فائدہ ہوتا ہے۔ (۳۵) مے سوسن سوسن کی شراب گرم لطیف ہے۔ باطنی اعضاء کو قوت دیتی ہے۔

سولھواں باب

کپڑے اور کھال کے متعلق

کتان سرد مزاج ہے۔ گوشت پیدا کرتا ہے۔ زخم خشک کرتا ہے۔ بد گوشت کو ختم کرتا ہے۔ سوتی لباس گرم مزاج ہوتا ہے۔ لباسوں میں بہترین لباس ہے۔ ریشم کا لباس معتدل ہوتا ہے۔ مگر سوتی سے کم درجہ کا ہوتا ہے۔ اون کا کپڑا گرم ہے۔ اونٹ کے اون کا کپڑا کمر اور گردے کو فائدہ دیتا ہے۔ سمور سینہ اور پھیپھڑے کو مفید ہے۔ بکری کے بچہ کی کھال گرم نرم ہوتی ہے۔ اونٹ کی کھال گرم زیادہ ہے اور گردے کو فائدہ مند ہے۔ لومڑی کی کھال زیادہ گرم ہوتی ہے۔ خرگوش کی کھال لومڑی کی کھال سے کم گرم ہے۔ خز ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے۔ بہت زیادہ لطیف ہے۔ گردوں کو فائدہ دیتا ہے۔

پہلا باب

نوع ششم کا دوسرا مقالہ

مفرد ادویہ اور عقاقیر میں

جالینوس کا قول ہے۔ انسان کا جسم جس چیز سے پرورش پائے وہ غذا ہے۔ جسم جس سے غذا

حاصل کرتا ہے وہ طبیعت کو مرغوب اور خوشگوار ہے۔ جس چیز سے جسم میں تغیرو تبدل پیدا ہوتا ہے۔ وہ دواء ہے۔ بعض دوائیں انسان کے لئے زہر ہیں، اور چڑیوں کی غذا ہیں۔ جیسے فرفیون انسان کے لئے زہر ہے۔ مگر زرادزیر کی غذا ہے۔ بعض دوائیں انسان کی غذا ہیں اور جن جانوروں میں خون نہیں ہوتا ان کے لئے زہر ہیں۔ جیسے روغن زیتون کو انسان خوراک میں استعمال کرتا ہے۔ مگر گریلا اور اس جیسے جانوروں کے لئے زہر ہوتا ہے۔

جالینوس کا قول ہے۔ ایک چیز میں کبھی مختلف قوتیں ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام چیزیں مختلف قوتوں سے ترکیب پاتی ہیں۔ دودھ میں مائیت ہے تو دودھ اپنی مائیت کی وجہ سے ملین طبع ہے۔ اگر دودھ کو گرم کرکے کھویا بنادیں تو وہ ارضیت کی وجہ سے قابض ہو جاتا ہے۔ (۱) عدس مقشر قابض ہے۔ مگر عدس کو مع چھلکوں کے پکا کر پئیں تو ملین ہے۔ (۲) کرفس کو شہد میں پکا کر پئیں تو ملین طبع ہے۔ اگر پانی میں دو مرتبہ پکالیں تو قابض ہے۔

درجات ادویہ

جالینوس کا قول ہے۔ جس دواء سے جسم معمولی گرم ہو۔ تو اول درجہ کی گرم ہے۔ اگر جسم میں نمایاں گرمی پیدا کرے تو دوسرے درجہ کی گرم ہے۔ اگر جسم میں شدید گرمی پیدا کرے تو تیسرے درجہ کی گرم ہے۔ اگر بہت زیادہ گرمی پیدا کر دے جو ہلاکت تک پہنچا دے تو چوتھے درجہ کی گرم ہے۔ ایسے ہی بارد سرد، رطب تر، یابس خشک، کے درجے ہیں۔ میں نے تمام درجات کی کیفیت کو مفصل کسی جگہ بیان کیا ہے۔ میں نے لکھا ہے۔ درجہ اول کی حاد یا بارد دواء صرف حاد یا بارد ہے۔ درجہ دوم کی دواء کو اوسط کہتے ہیں۔ درجہ سوم کی دواء کو راجح کہتے ہیں۔ درجہ چہارم کی دواء مہلک ہوتی اس کو فائت کہتے ہیں۔ مسہل دواء کا باب علیحدہ قلمبند کیا ہے۔ انشاء اللہ آپ کو اپنی جگہ پر ملیں گے۔

دیاسقوریدوس کا قول ہے۔ موسم گرما میں درختوں پودوں سے ٹوٹی ہوئی دوائیں موسم سرما کی ٹوٹی ہوئی دواؤں سے زیادہ قوی ہوتی ہیں۔ خشک پہاڑوں کی اگی ہوئی دوائیں میدانی مرطوب علاقوں کی دواؤں سے زیادہ قوی ہوتی ہیں۔

(۱) شیح تیسرے درجہ کی گرم خشک ہے۔ کدو دانے خارج کرتی ہے۔ (۲) ازخر، جورجیا، پہلے درجہ کی سرد تر ہے۔ اس کا رس آنتوں اور مقعد نکلنے کو مفید ہے۔ (۳) جعدہ۔ بوٹی کا نام ہے۔ تیسرے درجہ کی گرم دوسرے درجہ کی خشک ہے۔ زہریلے کیڑوں کے زہر کو دور کرتی ہے۔ (۴) اکلیل الملک پہلے درجہ کی گرم ہے۔ قوت قابضہ بھی اس کے اندر ہے۔ (۵) فراسیون، جگر طحال کے سدے کھولتا ہے۔ (۶) هیوغاریقون۔ گرم خشک ہے۔ اس کے پتے کا جوشاندہ پینے سے نقرس کو انتہائی فائدہ پہنچتا ہے۔ (۷) سالیوس انجدان جیسا درخت ہے۔ تیسرے درجہ کا گرم ہے۔ مرگی کے لئے مفید ہے۔ (۸) هیوفقا سفیداس۔ تیسرے درجہ کی سرد ہے۔ ہر جگہ ہے۔ خون نکلنے کو روکتا ہے۔ (۹) کماخرنوس۔ تیسرے درجہ

کا گرم خشک ہے۔ منقی و ملین طبع ہے۔ (۱۰) کمافیلوس، کگرونده- دوسرے درجہ کا گرم۔ تیسرے درجہ کا خشک ہے۔ جگر سے سدے کھولتا ہے۔ (۱۱) قنطوریون ایک بوٹی ہے۔ یہ گرم اور قابض ہے۔ اس کا جوشاندہ بلغمی قولنج میں مفید ہے۔ پیٹ میں مرے ہوئے بچہ کو نکالتا ہے۔ کزاز تشنج کے لئے مفید ہے۔ (۱۲) قردمانا۔ بعض حکماء کالی زیری کو کو کہتے ہیں۔ پیٹ کے کیڑوں کو مار کر ختم کر دیتی ہے۔ (۱۳) مامیثا سرد قابض ہے۔ (۱۴) حاشا، پہاڑی پودینہ۔ گرم خشک ہے۔ معدہ کا تنقیہ کرتا ہے۔ (۱۵) غافث، گرم ہے۔ منقی اور جگر کے سدے کھولتا ہے۔ (۱۶) عنب الثعلب، سرد خشک لطیف ہے۔ جگر معدے کو مفید ہے۔ (۱۷) شیطرج۔ چوتھے درجہ کا گرم ہے۔ اس کا طلاء چھیپ، برص کی سفیدی کو بدل دیتا ہے۔ (۱۸) شکاعی کی قوت و عمل شیطرج کی مثل ہے۔ (۱۹) زوفا، تیسرے درجہ کا گرم خشک ہے۔ (۲۰) امرباریس۔ زرشک و سرد خشک ہے۔ (۲۱) مویزج پہاڑی۔ سخت گرم ہے۔ اس میں اگر شہد مصطگی ملا کر غرغرہ کریں تو وہ بلغم کو خارج کر دیتا ہے۔ (۲۲) ایرسا۔ گرم خشک ہے۔ صدر وریہ کا تنقیہ کرتا ہے۔ سینہ پھیپھڑے کے بلغم کو صاف کرتا ہے۔ بعض پکھان بید ہندی اس کا نام بتاتے ہیں۔ منقی ہے۔ تلخی کے سبب سے سدے کھولتا ہے۔ کیڑوں کے کاٹے کو مفید ہے۔ (۲۳) وج، گرم خشک ہے۔ ریاح خارج کرتا ہے۔ طحال کے سدے کھولتا ہے۔ اس کا سرمہ نظر کو تیز کرتا ہے۔ (۲۴) اسارون۔ گرمی خشکی میں وج کی مثل ہے۔ (۲۵) زراوند۔ مدحرج زراوند طویل سے قوت میں زیادہ ہوتا ہے۔ زہر کے لئے مفید ہے۔ اگر جسم کے اندر کانٹا یا لوہا چبھ کر چھپ جائے تو اس جگہ پر اس کا لیپ کانٹے لوہے کو خارج کر دیتا ہے۔ (۲۶) عاقر قرحا۔ گرم لطیف ہے۔ اس کے تیل کی مالش جسم کو گرم رکھتی ہے۔ اس کے عرق جوشاندے کا غرغرہ بلغم کو خارج کرتا ہے۔ (۲۷) ریوند گرم ہے۔ کیڑوں کے کاٹے کو مفید ہے۔ (۲۸) ماميران۔ چوتھے درجہ کا گرم خشک ہے۔ (۲۹) ہلدی، گرم خشک ہے۔ (۳۰) اسقیل، جنگلی پیاز۔ گرم ہے۔ باہ میں ہیجان پیدا کرتی ہے۔ شہد میں ملا کر کھانے سے دمہ، کھانسی کو فائدہ مند ہے۔

دیاسقوریدوس کا قول ہے۔ اگر اس کو دروازے پر لٹکا دیں تو جادوگر اور سانپ اندر نہیں آئے گا۔ اس کی مائیت کو خشک کرنے کے لئے اس کو بھونتے ہیں۔ طریقہ یہ ہے۔ پیاز کو آٹے یا مٹی میں گل حکمت کر کے تنور میں ڈال دیں۔ آٹا مٹی جب خشک ہو جائے تو نکال کر استعمال کریں۔ (۳۱) کندش، نک چھکنی۔ چوتھے درجہ کی گرم ہے۔ اس کو بطور نسوار استعمال کرتے ہیں۔ تنقیہ کے لئے اس کو پیتے بھی ہیں۔ مگر یہ قاتل و مہلک ہے۔ احتیاط ضروری ہے۔ (۳۲) سورنجان گرم ہے۔ نقرس کو مفید ہے۔ سرخ قسم کا زہر قاتل ہے۔ (۳۳) قیعوم۔ برنجاسف کی ایک قسم ہے۔ دوسرے درجہ کا گرم خشک ہے۔ (۳۴) بابونہ۔ گرم ہے۔ اس کے جوشاندے کا بھپارا دماغ کے فضلات کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (۳۵) انجرک۔ دونا مروا۔ معتدل گرم خشک ہے۔ اس کا تخم باہ میں ہیجان پیدا کرتا ہے۔ (۳۶) خطمی۔ گرم محلل ورم ہے۔ تازہ گرم و ملین ہے۔ منی کو زیادہ پیدا کرتی ہے۔ (۳۷) سورداسفرم کو آس بری بعض نے اذخر کہا ہے۔ مقوی معدہ اور جگر ہے۔ (۳۸) معصفر، کسم، گرم قابض ہے۔ اس سے جسم مخدر، سن ہو

جاتا ہے۔ اس کی سفید قسم کو استعمال کرتے ہیں۔ (۳۹) فوہ، مجیٹھ، ہلکا سرد ہے۔ جگر اور طحال کا تنقیہ کرتا ہے۔ (۴۰) ہزار جشان۔ پودینہ باغی دوسرے درجہ کا گرم خشک ہے۔ لطیف ہے۔ (۴۱) بوزیدان۔ گرم ہے۔ جماع کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ (۴۲) بہمن سرخ اور سفید۔ گرم ہے منی زیادہ پیدا کرتا ہے۔ (۴۳) درونج۔ گرم خشک ہے۔ رحم وغیرہ کے ریاح کو خارج کرتا ہے۔ (۴۴) زرنباد۔ دوسرے درجہ کا گرم اور خشک ہے۔ ریاح کے خارج کرنے کیڑوں کے کاٹنے کے زہر کو مفید ہے۔ (۴۵) جدوار قوت میں زرنباد جیسا ہے مگر لطافت میں زیادہ ہے۔ (۴۶) کرکر، باقلا، گرم خشک ہے۔ برودت۔ اعصاب کے ڈھیلا ہونے اور سردی کے بخار کو مفید ہے۔ (۴۷) ترنج۔ گرم خشک ہے۔ بلغم کو جلاتا ہے پیٹ کے کیڑے مارتا ہے۔ (۴۸) مغاث۔ جنگلی انار کی جڑ ہے۔ چھال کو میدہ لکڑی کہا جاتا ہے۔ گرم ہے۔ باہ میں ہیجان لاتی ہے۔ نقرس کو مفید ہے۔ (۴۹) مود۔ ایک گھاس کی جڑ ہے دوسرے درجہ کی گرم ہے۔ (۵۰) فود۔ چھال ایک درخت کی ہے۔ دوسرے درجہ کی گرم ملطف پتھری کو توڑتی ہے۔ (۵۱) انکوسار میٹھا، کھٹا، تیز تین طرح کا ہوتا ہے۔ جس کا ذائقہ تیز طریف ہے اس کو گلے میں ڈالنے یا پینے سے سانپ کے زہر کو مفید ہے۔ (۵۲) ادیانطون۔ دربج، معتدل گرم خشک ہے۔ (۵۳) حی العالم دوسرے درجہ کا سرد ہے۔ سرخباوہ کو مفید ہے۔ (۵۴) اذن الفار۔ چوہاکنی۔ سرد تر ہے۔ سوزش جلن والے ورم کو مفید ہے۔ (۵۵) اسخون۔ اذن الجمل کو کہتے ہیں۔ معتدل سرد تر ہے۔ زخم بھرنے کو بہت مفید ہے۔ (۵۶) لوفا۔ گرم خشک ملطف ہے۔ (۵۷) مقل۔ گرم ہے اس پر ارضیت غالب ہے۔ زخموں کو خشک کر دیتا ہے۔ (۵۸) رمان مصری۔ قابض ہے۔ نفث الدم۔ منہ سے خون انے اور دست آنے کو مفید ہے۔ (۵۹) آملہ۔ سرد ہے۔ مقوی معدہ۔ بالوں کو مفید ہے۔ (۶۰) ہلیلہ کے خواص آملے کے مثل ہیں۔ (۶۱) سرو۔ یابس۔ قابض۔ معتدل گرم سرد ہے۔ زخم کو بھرتا ہے۔ (۶۲) ابھل۔ یہ سرو کے مثل ہے مگر لطیف زیادہ ہے۔ (۶۳) بلبساں اور پھل اس کے دوسرے درجہ کے گرم خشک ہیں۔ تیل اس کا لطیف ہے بچھو کے کاٹے کو مفید ہے۔ کان کے درد میں اس کے قطرے ٹپکانے سے آرام ملتا ہے۔ اپنی شدید گرمی کی وجہ سے پینے میں نقصان دے دیتا ہے۔ (۶۴) بیر، اور پتہ قابض ہیں خون کو بند کر دیتے ہیں۔ (۶۵) دلب چنار کا درخت سرد تر ہے۔ (۶۶) غرب۔ بید کی اقسام میں سے ایک درخت ہے۔ اس کی چھال کی جلی ہوئی راکھ کو سرکہ میں ملا کر سے پر لگانے سے مسہ جڑ سے نکل جاتا ہے۔ (۶۷) جھاؤ۔ گرم خشک ہے۔ نرم ڈھیلے مسوڑھوں کو فائدہ مند ہے۔ اس کے پتوں کی دھونی برائے نزلہ زکام چیچک کو مفید ہے۔ دیاسقوریدوس کا قول ہے۔ اس کے پتوں کا عرق طحال کے ورم کو فائدہ دیتا ہے۔ (۶۸) جفت۔ بلوط کی چھال ہے اس کے جوشاندے میں بیٹھنے سے استرخاء مقعد اور پرانی پیچش کو فائدہ ہوتا ہے۔ (۶۹) حرمل دوسرے درجہ کا گرم ہے انتہاء کی لطیف ہے۔ جسم اور دماغ کی برودت کو فائدہ دیتا ہے۔ (۷۰) جوزمارق، جھاو کا پھل۔ اس کی خاصیت مازو کے مثل ہے۔ مگر مازو اس سے زیادہ سرد ہے۔ (۷۱) طلیق۔ درخت کا نام ہے۔ اس کا پانی گرم ہے۔ اس کو اگر گربیلوں پر چھڑک دیں تو وہ مرجاتے ہیں۔ یہ بال بھی صاف کر دیتا ہے۔ (۷۲) صفصاف، بید سفید، خراش و غسال ہے۔ جلا کر اس

کی راکھ کو مسوں پر لگانے سے مسے اکھڑ جاتے ہیں جسم پر لگانے سے بال صاف منڈ جاتے ہیں۔
(۷۳) زرین۔ درخت کے پتوں کا عصارہ (عرق نچوڑا) پینے سے مثانے میں جمے ہوئے خون کو خارج کر دیتا ہے۔ (۷۴) بسان العصافیر، اندرجو، سے منی زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ (۷۵) خصیتہ الثعلب، ثعلب مصری۔ گرم تر ہے۔ (۷۶) انار خشک، ناک کیسر، گرم خشک لطیف ہے۔ (۷۷) جوزالسفرم، جوزا سپرم۔ گرم ہے۔ ریاح خارج کرتا ہے۔ بچوں کے ریاح اور رحم کے ریاح کو بھی خارج کر دیتا ہے۔ (۷۸) کنیر، دفلی۔ دوسرے درجہ کی گرم خشک ہے۔ اس کو لٹکانے سے کیڑے۔ گبریلے مرجاتے ہیں۔ اس کا ضماد کمر کے درد کو مفید ہے۔ (۷۹) عوسج۔ سرد خشک ہے۔ ورم پر لگانے سے اس کی حرارت کو کم کرتا ہے۔ (۸۰) بردی، اعلیٰ کھجور، سرد خشک ہے۔ (۸۱) کاغذ کو جلا کر زخم پر ڈالنے سے خون بند ہو جاتا ہے۔ (۸۲) بانس، سرد، قابض ہے۔ کیل، کانٹا، لوہا اگر جسم کے اندر گھس جائے تو بانس کی تازہ جڑ کو پیس کر اس جگہ لیپ کر دیں تو کانٹا، لوہا، کیل وغیرہ جسم سے نکل جاتے ہیں۔ بانس کا پھول اگر کان میں چلا جائے تو بہرہ کر دیتا ہے۔
(۸۳) سنبھالو۔ پہلے درجہ کا گرم دوسرے درجہ کا خشک ہے۔ منی کو خشک کرتا ہے۔ اس کی دھونی سے مرد، عورت کی شہوت کم ہو جاتی ہے۔ (۸۴) وبق۔ گرم ہے۔ اس کا ضماد یا طلاء سن کر دیتا ہے۔ (۸۵) طالیس پتر۔ خوشبودار لمبے پتے ہیں۔ گرم خشک ہے بواسیر کو مفید ہے۔ (۸۶) طراشیث۔ سرد قابض ہے۔
(۸۷) جوز جندم، اخروٹ کی قسم ہے۔ گرم ملین ہے۔ مقوی باہ، جسم کو فربہ رنگ کو گورا کرتی ہے۔

دوسرا باب

مختلف گوند اور ان اشیاء میں جو زمین کے اندر سے حاصل ہوتی ہیں

گوند۔ ہر گوند سرد ہوتا ہے۔ تمام گوند درخت کی پختہ نکلی ہوئی رطوبت سے حاصل ہوتے ہیں۔
(۱) صمغ عربی۔ کیکر ببول کا گوند۔ اس میں معمولی گرمی ہوتی ہے۔ معدے کو قابض ہے۔ سینہ پھیپھڑے کے لئے ملین ہے۔ ان کا بلغم خارج کرتا ہے۔ (۲) کتیرا۔ یہ کیکر کے گوند کی مثل ہے۔ (۳) مصطگی۔ دوسرے درجہ کی گرم خشک ہے۔ معدے جگر کو قوت دیتی ہے۔ (۴) ملک الانباط۔ قابض ہے۔ سینہ کو مفید ہے۔ بعض اس کو مصطگی بعض بن کا گوند کہتے ہیں۔ (۵) رالینج۔ گرم خشک ہے۔ (۶) کہربا۔ خشک ہے۔ ہر جگہ سے خون نکلنے کو بند کرتا ہے۔ (۷) سندروس کہربا کی طرح خشک ہے۔ اس کی دھونی سے زکام کو آرام اور ناسور کو خشک کر دیتا ہے۔ (۸) مرجان۔ گرم و محلل اور جگر کے سدے کھولتا ہے۔ (۹) بہروزہ کو بارزد بھی کہا جاتا ہے۔ دوسرے درجہ کا گرم ملین ہے اس کی دھونی سے گھر کے کیڑے چلے جاتے ہیں۔ (۱۰) زفت۔

بکری بری ہوتا ہے۔ بکری سے مرہم بنتا ہے۔ بری سے تار کول بنتا ہے۔ گرم خشک ہیں۔ یہ جسم کے خارج پر لگائے جاتے ہیں۔ ورم کو پکاتے ہیں۔ (۱۱) قطران۔ چوتھے درجہ کا گرم ہے۔ اس کو صنوبر۔ چیر سے نکالتے ہیں۔ بد گوشت کو ختم کرتا ہے۔ زخم خشک کرتا ہے۔ کان کے کیڑے مارتا ہے۔ اگر اس کو عضو تناسل پر لگا کر جمع کریں تو عورت کو حمل نہیں ہوتا۔ کیڑے کے کاٹنے کی جگہ لگانا مفید ہے۔ آنکھ کے ناخونہ کو ختم کرتا ہے۔ (۱۲) کنکرزد۔ گوند کنکر ہے۔ سرد ہے قے لاتا ہے۔ (۱۳) لک، لاکھ، گرم خشک ہے۔ معدے، جگر کے سدے کھولتا ہے۔ (۱۴) طباشیر۔ گرمی کو کم قے کو بند کرتی ہے۔ بچے کے منہ کے اندر کے دانوں کو مفید ہے۔ (۱۵) انفط۔ اس کے دو رنگ ہیں سفید، سیاہ، گرم و محلل ہیں۔ مثانہ، اعضاء کی برودت اور ریاح کو خارج کرتا ہے۔ (۱۶) مومیائی قار۔ اس کو انفط کی طرح کوئیں سے نکالتے ہیں۔ گرم و لطیف ہے۔ چوٹ اور ریاح کو خارج کرنے کے لئے مفید ہے۔ (۱۷) فیل زہرج۔ اس کے کھانے سے ہاتھی مرجاتا ہے۔ بعض اطباء اس کو رسوت کہتے ہیں۔ معتدل گرم ہے۔ بالوں کو گرنے سے روکتا ہے مضبوط کرتا ہے۔ اس کے سرمہ سے آنکھوں کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ اس کو لوف کبیر کے عصارے سے بناتے ہیں۔ (۱۸) اقاقیا۔ معتدل گرم قابض حابس دم ہے۔ (۱۹) سیاد اور ان۔ سرد قابض ہے۔ اس کا طلاء بالوں کو مضبوط کرتا ہے۔ (۲۰) دم الاخوین۔ سرد قابض ہے۔ زخم کے خون کو بند کرکے زخم کو خشک کرتا ہے۔ (۲۱) افیون۔ چوتھے درجہ کی سرد ہے۔ جسم کو سن نیند لاتی اور خون کو بند کرتی ہے۔ خشخاش کے دوڈے سے جو دودھ نکلتا ہے اس سے افیون بنائی جاتی ہے زہر قاتل ہے۔

رُبوب وغیرہ میں

رُب پھل کے نچڑے ہو پانی کو جوش دے کر گاڑھا قوام بناتے ہیں اس کو رُب کہتے ہیں۔ جس چیز سے رُب بنایا جائے اس چیز کے مثل رُب کے خواص ہوں گے۔ (۱) رُب غافث۔ گرم ہے۔ سدے کھولتا اور غسال ہے۔ رُب غافث۔ رُب افسنتین معدے کی سختی کو دور کرتے ہیں۔ (۲) لاذن۔ پہاڑی درخت کی لیس دار رطوبت ہے۔ معتدل ہے۔ بالوں پر لگانے سے ان کو مضبوط کرتی ہے۔ (۳) سکبینج۔ تیسرے درجہ کی گرم ہے۔ جسم معدہ رحم، امعاء کو مفید ہے۔ پیشاب اور حیض کو جاری کرتی ہے۔ معدے سے صفراء کو خارج کرتی ہے۔ گردے سے پتھری نکالتا ہے۔ اس کا سرمہ آنکھ کی میل صاف کرتا ہے۔ موتیا اترنے کی ابتداء میں اس کا استعمال فائدہ مند ہے۔ صرع، مرگی کے مریض کو اس کا سعوط، ناک میں ڈالنا مفید ہے۔ سانپ بچھو کے کاٹے کو سفید ہے کاٹنے کی جگہ لگایا جاتے اور ایک مثقال رب انگور میں جوش دے کر پیا جائے مفید ہے۔ (۴) انزروت۔ ایک گوند ہے۔ اس کا ضماد موچ کو درست کرتا ہے۔ ماؤف جگہ کو خشک کرتا ہے۔ اس کا سفوف شہد میں ملا کر لگانے سے زخم مندمل ہو جاتا ہے۔

برودت کو اگر اونٹنی کے دودھ میں مدبر کرکے خشک کرلیں تو اس کا سرمہ آشوب چشم کو مفید ہے۔ (۵) اشق، گرم و محلل ہے، طحال پر لیپ کرنے سے طحال کا ورم اتر جاتا ہے۔ ایک مثقال سکنجبین

کے ساتھ پینے سے کدو دانے مرجاتے ہیں۔ پیشاب اور حیض کو جاری کرتا ہے۔ خصیہ کے سخت ورم اور دیگر اورام کو تحلیل کردیتا ہے۔ (۶) فرفیوں چوتھے درجہ کا گرم خشک ہے۔ صفرا کو خارج کرتا ہے۔ حکماء کے نزدیک کیڑے کے کاٹنے کی جگہ اس کا لیپ مفید ہے۔ (۷) فقرالیہود، گرم ملین ہے۔ (۸) صمغ خطمی، سرد تر ہے اپنی سردی تری کی وجہ سے پیاس کو سکون دیتا ہے۔ اسی لئے قابض ہے۔ (۹) صبر، پہلے درجہ کا گرم تیسرے درجہ کا خشک ہے۔ بوجہ یبوست قابض ہے۔ مقعد اور احلیل پیشاب کی نالی کے زخم کو مفید ہے۔ ملین بھی ہے منہ کے ورم کو مفید ہے۔ دماغ اور جوڑوں کے بلغم کو خارج کرتا ہے۔ معدے جگر کے سدے کھولتا ہے۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) صبر سقوطری (۲) صبر عربی، صبر عربی کا کھانے میں استعمال نہیں ہوتا صرف لیپ میں استعمال کرتے ہیں۔ صبر سقوطری، سرخی مائل ہوتا ہے یہ اچھی قسم ہے کھائی جاتی ہے۔

تیسرا باب

مختلف سیپ، معدنی اشیاء، دھواں، خاکستر، پھٹکڑی، کسیس کے اوصاف میں (۱) موتی خشک لطیف ہے۔ آنکھ کی رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ دل کی دواؤں میں اگر موتی کو شامل کردیا جائے تو دوا زیادہ مفید ہوتی ہے۔ دل میں خون کے قوام کو لطیف کرتا ہے۔ (۲) جبسین، سفید پتھر ہے۔ اس پر ارضیت غالب ہے یہ چپک کر خشک ہو جاتا ہے۔ (۳) گندھک تین قسم کا ہوتا ہے (۱) سرخ (۲) سفید (۳) زرد، تینوں گرم خشک ہیں زرد، سفید گندھک کا سفوف کیڑے کے کاٹنے کی جگہ پر چھڑکنے سے زہر کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔ خوراک کی مقدار دو دانگ ہے۔ گندھک کے سفوف کو روغن زیتون، سرکہ، شہد میں ملا کر برص، داد، خارش کی جگہ پر لگانا مفید ہے۔

جالینوس کا قول ہے۔ شکاریوں کی ایک جماعت کو کیڑوں نے کاٹا تھا تو اسے گندھک کا تجربہ کیا تھا۔

(۴) زنگار، تیز محلل ہے۔ زخم کو چھیل کر سوزش پیدا کرتا ہے۔ سخت گرم کاٹنے والا ہے۔ زخم پر لگ کر اس کی عفونت کو ختم کردیتا ہے۔ زنگار کو تانبے، سرکے سے بناتے ہیں۔ جیسے سفیدہ سرکہ اور سیسہ سے بنتا ہے۔

(۵) اقلیمیائے ذہب۔ فضہ، اقلیمیائے ذہب سونا مکھی۔ اقلیمیائے فضہ روپا مکھی۔ سونا مکھی سب سے زیادہ لطیف ہے۔ رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ ہر قسم کے اقلیمیاس میں یہ خاصت ہوتی ہے۔ (۶) قشور۔ درخت کی چھال کو کہتے ہیں۔ مگر یہ جلا دینے والی دواء ہے۔ رنگ گورا کرنے کے لئے چہرے پر لگاتے ہیں۔ قشور ہر قسم کا غلیظ ہوتا ہے۔ زخم پر لگ کر اس میں سوزش پیدا کرتا ہے۔ (۷) تانبا، محرق قاطع، قابض ہے۔ زخم کو دھو کر زخم پر لگانے سے زخم کو بھرتا ہے۔ (۸) مردار سنگ، خشک، غسال، قابض ہے۔ زخم کو بھرتا ہے۔ گوشت پیدا کرتا ہے۔ (۹) زیبق، پارہ، خشک قابض ہے۔ خواص میں زنگار، سفیدہ، مردار سنگ جیسا ہے۔ اس کی راکھ چوہوں کے لئے، زہرہ قاتل ہے۔ پارے کو سرکہ میں حل کرکے جرب

ز کھلی جبکہ خشک کھجلی پر لگانا مفید ہے۔ سر پر لگانے سے جوئیں مرجاتی ہیں۔ (۱۰)پھٹکری، ہر قسم کی قابض ہوتی ہے۔ اس کی چند قسمیں ہیں۔ شب یمانی سب سے زیادہ لطیف ہے۔ قلقطار سوری اور قلقدیس پھٹکری کی اقسام ہیں۔ کبھی اس کی قوت قابضہ میں حرارت بھی ہوتی ہے۔ سب قسمیں خشک کرنے والی اور خون کو نکلنے بہنے سے روکتی ہیں، اور بہتی رطوبت کو روک دیتی ہے۔ عضو کے ڈھیلے پن کو دور کرتی ہے۔ (۱۱)مردار سنگ، یابس، گرم سرد معتدل ہے۔ رطوبت خشک کرتا ہے۔ زخم بھرتا ہے۔ گرم ورم پر اس کا لیپ مفید ہے۔ اس میں تنقیہ اور قبض کی قوت ہے۔ گوشت پیدا کرتا ہے۔ (۱۲)سفیدہ سیسہ۔ سرکے سے بنایا جاتا ہے۔ سرد خشک ہے۔ قابض اور رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ لطیف کرتا ہے۔ گوشت پیدا کرتا ہے۔ (۱۳) سنجفر۔ شنگرف، محرق سفیدہ سے بنایا جاتا ہے۔ اس میں سفیدہ کی قوت ہے مگر لطیف اس سے زیادہ ہے۔ (۱۴)شادنج۔ سرد خشک ہے۔ اس کا سرمہ بنا کر لگانے سے آنکھ کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ یہ پتھر ہے مسور کے دانے کی برابر پانی میں گھسنے سے سرخ ہو جاتا ہے۔ (۱۵) مارقیشا، سونا مکھی، شادنج سے زیادہ خشک ہے مگر گرم اس سے کم ہے۔ (۱۶) تانبا، محرق تیز قاطع قابض ہے۔ زخم کو گہرا کرتا ہے۔ اس سے دھلنے سے زخم نرم ہو جاتا ہے۔ اطباء دواؤں کو معدنیات کے پانی سے صاف کرتے ہیں۔ (۱۷) اثمد، سرمہ، سرد قابض ہے۔ آنکھ کی گرمی رطوبت کو مفید ہے۔ اور گرم ورموں کو مفید ہے۔ (۱۸) توتیا، خشک ہے۔ آنکھ کی رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ (۱۹) خبث الحدید، کو رُب انگور میں بھگو کر اس کے منقوع کو پینے سے معدے کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ اس کو اگر سرکے میں ڈال کر کھرل کرکے کان میں ڈالیں تو کان کے پردے کی رطوبت کو خشک کر دیتا ہے۔ (۲۰)سرطان ہندی۔ اک پتھر ہے۔ سرد خشک ہے۔ گھس کر آنکھ میں اس کا سرمہ لگانے سے آنکھ کی رطوبت اور سفیدی پھولا ختم ہو جاتا ہے۔ (۲۱) زرنیخ کی دو قسمیں ہیں قاطع قابض ہیں۔ احمر بہت زیادہ لطیف کچھ گرم ہوتا ہے۔ (۲۲)چونا۔ گرم خشک اکال ہے۔ گوشت کھا جاتا ہے۔ (۲۳)سونا، گرم معتدل لطیف ہے۔ (۲۴)چاندی۔ معتدل بارد یابس لطیف ہے۔ (۲۵)پیتل۔ گرم خشک قاطع۔ اس کے اندر غلظت ہے۔ (۲۶)سیسہ۔ سرد ہے۔ خشک نہیں ہے۔ (۲۷)رانگ سرد خشک ہے۔ اس میں غلظت اور مائیت ہوتی ہے۔ اس کو محرق کرنے سے یابس خشک ہو جاتا ہے۔ اس پر اگر رطوبت تری کو رکھیں تو اس کو خشک کر دیتا ہے۔

(۲۸) پیتل تانبے سے بنتا ہے۔ ناطف ڈال کر پیلا کرتے ہیں۔ (۲۹) کسین۔ گرم خشک قاطع ہے۔ (۳۰)بورق، سرد خشک مجلی منقی ہے۔ آنکھ کی رطوبت کا تنقیہ کرتا ہے مفید ہے۔ (۳۱)سمندر جھاگ منقی قابض ہے۔ محرق کرنے سے گرم و لطیف ہو جاتا ہے۔ اس کو اگر سرکہ میں حل کرکے استعمال کریں تو رطوبت کی تری نمی اور آنکھ کی سفیدی پھولے کو صاف کرتا ہے۔

(۳۲)ایک پتھر پتوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اس کی خاصیت سمندر جھاگ جیسی ہے۔ خشک لطیف منقی ہے۔ اس کا منجن دانت کو سفید کرتا ہے، اور بال کو مونڈ دیتا ہے۔ (۳۳) سرطان نہری، کیکڑا، کو جلا کر بنطیانا میں ملا کر ایک مثقال روزانہ کھانے سے پاگل کتے زہر کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ زندہ سرطان کو

دودھ میں جوش دے کر استعمال کرنے سے کیڑے مکوڑے سانپ کے کاٹے کا زہر ختم ہو جاتا ہے۔ سرطان کو کھرل کر کے بچھو کے کاٹے پر لگانے سے بفضلہ تعالیٰ آرام آ جاتا ہے۔

(۳۴) سنگ مقناطیس۔ لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ انتہائی خشک ہے۔ جن کے پیٹ میں خبث الحدید کا کچھ حصہ رہ گیا ہو۔ ان کے لئے مفید ہے اگر مقناطیس کو زچہ کے قریب رکھیں تو بچہ آسانی سے پیدا ہو گا وضع حمل کی تکلیف کم ہو گی۔

(۳۵) جص، گچ، جس میں چونا ملا ہوتا ہے۔ سرد خشک ہے۔ قابض ہے۔ اس کو سرکے میں حل کر کے ماتھے پر لگانے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ (۳۶) مداد۔ انتہائی خشک ہے۔ آگ کے جلے پر لگاتے ہیں۔ (۳۷) زاج کا بیان کر دیا ہے یہ قلقطار اور قلقدلیس سے بنتا ہے۔ قلقدلیس خاص قسم کا پانی ہے۔ جو کان میں کسی حوض کے اندر ٹپکتا ہے۔ وہاں سے کسی دوسرے حوض میں منتقل ہو کر جم جاتا ہے اور قلقطار بن جاتا ہے۔ زاج، گرم قابض مجفف ہے۔ اصل بنیاد ان سب کی ایک چیز ہے یہ گرمی سے جمتا ہے۔ یہ مسلم ہے کہ ان کی تمام اقسام قوت میں ایک جیسی ہیں۔ سب سے زیادہ غلیظ قسم سوری ہے، اور سب سے زیادہ لطیف قسم زاج اور شب یمانی ہے۔ جو اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ (۳۸) چونا، گرم جلانے والا ہے۔ چونے کو دھو کر روغن گل اور مرغ کے انڈے کی سفیدی۔ چقندر کے پتوں کے پانی میں مرہم بنا کر سرخ بادہ۔ آگ سے جلے پر لگانا مفید ہے۔

(۳۹) ابار، سیسہ کی قسم سے ہے۔ اگر سیسہ کی کھرل اور موسلی بنا کر اس میں شراب اور پانی ملا کر دھوپ میں اتنا کھرل کریں کہ وہ گاڑھا ہو جائے۔ تو اس پانی سے قروح معدہ، قروح خصیہ، قروح ثدی، قروح ارنب۔ بواسیر کے لئے عمدہ علاج ہے۔ اس کو کھرل کرتے وقت بار دوائیں بھی اس میں شامل کی گئیں ہوں تو فائدہ دوچند ہو جاتا ہے۔ (۴۰) دخان۔ دھواں، خشک ہے ارضیت کا غلبہ ہے۔ جس چیز کا دھواں ہو گا۔ دھنیں میں وہی خواص ہوں گے۔ کندیا مریامیعہ کا سرمہ بنا کر آنکھ میں لگائیں تو کوئے کے زخم اور پلک گرنے کو مفید ہے۔ گرم مزاج اشیاء کو جلانے سے ان کی حرارت کم ہو جاتی ہے، اور سرد مزاج اشیاء کو جلانے سے ان میں خفیف سی حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ رماد، خاکستر، راکھ میں قوت غسالی ہوتی ہے۔ خاص کر یہ قوت انجیر کی راکھ میں ہوتی ہے۔ یہ خشک بھی ہوتی ہے۔

چوتھا باب

مٹی اور گل مختوم اور گل ارمنی میں

جالینوس کا قول ہے۔ مٹی ثقیل اور خفیف بھی ہے۔ ثقیل میں خالص ارضیت ہوتی ہے۔ خفیف میں ارضیت کے ساتھ ہوا بھی شامل ہوتی ہے۔ جالینوس کا قول ہے۔ اسکندریہ میں دیکھا جو آدمی مصر میں

کھیت کی مٹی اپنے جسم پر ملتا اس کو استسقاء اور ڈھیلے ورم کو فائدہ ہو جاتا تھا۔ جالینوس نے گل مختوم کے متعلق کہا۔ ایک علاقہ کے لوگ اپنے مذبحہ خانہ کی مٹی کو پانی میں ملا کر اس کی ٹکیہ بنا کر اس پر اپنے بادشاہ ارطامیس کے نام کی مہر لگاتے ہیں۔ اس گل مختوم کو شہد یا شراب میں ملا کر سانپ کے ڈسنے کے زہر یا دوسرے زہروں میں دیتے عجیب فائدہ مند ہے، اور قروح مزمنہ۔ نفث الدم کو بھی فائدہ دیتی ہے۔

گل ارمنی۔ دست آنے میں۔ خون منہ سے آئے یا کسی دوسرے راستے سے آئے۔ کو رکتی ہے اور گندے زخم کو مفید ہے۔ مادے کو دماغ کی طرف سے سینہ یا معدے میں آنے سے روکتی ہے۔ طاعون کے مریض کو گل ارمنی کھانے سے اور جسم پر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ گل ارمنی ایسے پہاڑ پر ہوتی ہے۔ جس کے قریب برفانی علاقہ ہوتا ہے۔ یہ سرد خشک ہوتی ہے۔

گیرو۔ قابض ہے۔ اس کا لیپ ورم کو خشک کرتا ہے۔ گیرو کو سرکہ اور نوشادر میں ملا کر جس چیز پر لگادیں تو اس کو آگ نہیں جلاتی۔

پانچواں باب

دواؤں کی اصلاح اور محفوظ کرنے میں

موم، زفت، راتینج، روغن زیتون کو پانی سے دھویا جاتا ہے۔ روغن زیتون کو دھونے سے اس کی سوزش ختم ہو جاتی ہے۔ ان میں سے کسی ایک کو لیکر پہلے کھرل کرو پھر چوڑے منہ کے برتن میں ڈال کر پانی بھر دو ہاتھ سے ملو اور پانی تبدیل کرتے رہو۔ تاوقتیکہ پانی میں دواء کا ذائقہ نہ رہے۔ تو تصفیہ مکمل ہو گیا۔ دواء اگر پتھر کی اقسام سے ہے۔ جیسے توتیا، نحاس محرق کو مغسول اس طرح کرتے ہیں۔ اس کو کوٹ کر پانی میں ڈال کر کھرل کریں اور پانی کو بار بار بدلتے رہیں کھرل کرتے رہیں۔ تاکہ تصفیہ مکمل ہو جائے۔ دیاسقوریدوس کا قول ہے۔ کسی جانور کی چربی جیسے مرغابی، مرغی، سانپ وغیرہ کو محفوظ کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اس کو شہد میں ڈال دو تو وہ محفوظ بھی ہے اور صاف بھی ہو جاتا ہے پھر اس کو نکال کر سوتی کپڑے میں باندھ کر سائے میں لٹکا کر خشک کرلو۔ جانوروں کے پتے کو اس طرح محفوظ کرتے ہیں۔ کہ پتے کے سر کو دھاگے سے باندھ کر چوڑے منہ کی شیشی میں شہد کے اندر ڈبو دیں۔ تر دواؤں کو کانچ، پختہ مٹی، چاندی کے برتن پر کپڑا لپیٹ کر رکھیں۔ آنکھ کی تر دواؤں کو سرو کے برتن میں رکھیں۔ چربی اور بھیجے کو سکے کے برتن میں رکھیں۔

پہلا باب

نوع ششم کا تیسرا مقالہ

مسہل ادویہ کی قوت اور اس کی اصلاح میں

اطباء کا قول ہے۔ مسہل دوائیں تین قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) حدت کی وجہ سے اسہال کا عمل کرتی ہے۔ جیسے سقمونیا، تخم حنظل وغیرہ۔ (۲) دوائی اپنے کسیلے پن کی وجہ سے عمل کرتی ہے۔ جیسے ہلیلہ وغیرہ۔ (۳) لزوجت کی وجہ سے اسہال کا عمل کرتی ہے۔ جیسے تخم اسپغول، خشک بنفشہ وغیرہ۔

اطباء کی ایک جماعت کی یہ رائے ہے۔ کہ مسہل دواء جب جسم کے اندر جاتی ہے، اور اخلاط اربعہ سے ملتی ہے تو اپنی موافق خلط کو اسہال کے ذریعہ سے خارج کر دیتی ہے، اور اپنی مخالف خلط کو اپنی طبیعت کے مطابق مستحیل کر کے خارج کر دیتی ہے۔ مگر یہ رائے غلط ہے۔ ہم دیکھتے ہیں سقمونیا۔ صفراء کو اس لئے خارج کرتا ہے۔ کہ اس کی قوت صفراء کی قوت کے مطابق ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ سقمونیا میں جب قوتِ اخراج ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ بلغم کو خارج نہیں کریں گا۔ مسہلہ دواؤں کے عمل کرنے پر دلیل ہے کہ ان کے اندر خصوصی قوت ہوتی ہے۔ کہ وہ اسہال کے عمل کو انجام دیتی ہیں۔ چاہے دواء کا مزاج گرم ہو یا برد ہو۔ گرم دواء فضلات کو پگھلا کر نیچے آنتوں میں اتار دیتی ہے، اور سرد دواء بھی مادہ کو معدے کی نچلی جانب آنتوں میں اتار دیتی ہے۔ جو کچھ فضلات اس جگہ ہوتے ہیں ان کو خارج کر دیتی ہے۔ کچھ دوائیں مادے میں ہیجان پیدا تو کرتی ہیں مگر ان سے اسہال نہیں آتے۔ وجہ اس کی یہ ہے۔ کہ دواء قوئی زیادہ ہوتی ہے۔ اس کو جب معدے میں فضلات جمع شدہ ملتے ہیں تو بعض دوائیں حرارت کی وجہ سے ریاح حادہ میں ہیجان پیدا کر دیتی ہیں، اور اپنی حدت گرمی کی وجہ سے مسہل کا عمل انجام دیتی ہیں۔

جس دواء کی حرارت معتدل ہو گی یا درجہ سوم میں گرم ہو گی تو وہ فضلات کو قے سے خارج کر دے گی۔

صبر۔ ان گرم دواؤں میں سے جو اپنی حدت گرمی سے اسہال لاتی ہیں۔ یہ دوسرے درجہ کی گرم اور تیسرے درجہ کی خشک ہے۔ اس کی خاصیت، معدے دماغ کا تنقیہ کرنا۔ دست لانا، جگر، معدے کے سدے کھولنا، زخم بھرنا۔ یرقان کو کم کرنا۔ یہ مقعد کو مضر ہے۔ اس کی اصلاح کے لئے اس میں مصطگی، ملائیں، اور سنبل سلیخہ، اسارون، دارچینی کے مثل خوشبودار دواؤں کا پانی ملائیں۔ صبر کھرل کرنے سے

نرم ہو جائے گا اس کا فائدہ یہ ہے کہ معدے کی کھردری دیواری سے چپٹ کر دیر تک معدے میں ٹھہرے گا اور معدے کے فضلات کو خارج کرتا رہے گا۔ اعلیٰ قسم کا صبر زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ بو خوشگوار ہوتی ہے۔ خوراک ایک درہم سے دو درہم تک ہے۔ سقمونیا۔ گرم خشک ہے، خاصیت، صفرا کو اسہال سے خارج کرتی ہے۔ بہتر قسم ہلکے زرد رنگ کی ہے۔ توڑنے سے فوراً ٹوٹ جائے، بکھر جائے۔ یہ معدے جگر کو نقصان دہ ہے۔ بھوک ختم کرتی ہے۔ گھبراہٹ ابکائی پیدا کرتی ہے۔ اس کے مصلح، انیسون اور دوقو ہیں۔ دوقو، گاجر جنگلی یا بستانی کے بیج ہیں۔ طریقہ اصلاح۔ اس کو سیب یا دہی میں رکھ کر بھونیں۔ اس کو کھرل نہ کریں کہ یہ معدے میں نہ چپکے۔ مقدار خوراک دو قیراط سے تین قیراط تک۔

تخم حنظل۔ گرم خشک ہے۔ خاصیت، بلغم خارج کرتا ہے۔ اس کے پانی کو بطور قطور ناک میں ڈالنے سے آنکھ کی یرقان کی بقایہ زردی ختم ہو جاتی ہے۔ تخم حنظل سے آنت میں مروڑ پیدا ہوتا ہے۔ اس کا مصلح کتیرا ہے۔ بہترین حنظل کا چھلکا زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کے اندر سفید رنگ ہو۔ وزن میں ہلکا ہو۔ اس کے درخت پر کبھی ایک پھل ہی آتا ہے۔ وہ انتہائی زہریلا قاتل ہوتا ہے۔ خوراک کی مقدار تین قیراط سے چھے قیراط تک ہے۔

تربد۔ گرم خشک ہے۔ خاصیت، بلغم کو اسہال میں خارج کرتا ہے۔ اچھی قسم، اندرونی حصہ سفید ہو بیرونی چکنا ہو لکڑی اس کی پتلی ہو۔ گرہیں اور ابھار اس میں نہ ہو۔ اس کا طریقہ اصلاح۔ باریک کوٹ کر روغن بادام شیریں میں مجرب کریں۔ خوراک ایک درہم سے دو درہم تک ہے۔

افتیمون، گرم خشک ہے۔ خاصیت مرہ سودا کو خارج کرنا۔ غم اور پیاس اس سے پیدا ہوتا ہے۔ طریقہ اصلاح۔ باریک کوٹ کر روغن بادام شیریں ہیں مجرب کریں۔ بہتر قسم، رنگ سرخی مائل ہو بو تیز ہو۔ خوراک ایک درہم سے دو درہم تک۔ اس کو اگر منقوع کی شکل میں پینا چاہئیں تو ایک درہم سے چار درہم کے درمیاں لکھیں۔

فرفیون۔ چوتھے درجہ کا گرم ہے۔ خشک ہے۔ استسقاء کو فائدہ مند ہے۔ خاصیت۔ بلغم کا اخراج آنت، کمر، کولہے سے کرتا ہے۔ غم کو پیدا کرتا ہے۔ اس کے مصلح، زعرور سرخ، رب السوس، کو ملا کر روغن گل میں مجرب کریں۔ خوشبودار مصالحہ ملائیں۔ عمدہ قسم صاف زرد رنگ کی ہوتی ہے۔ تیز بو چرپری ہوتی ہے۔ خوراک دو قیراط سے چار قیراط تک ہے۔

غاریقون۔ میں ہوائی، ارضی اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ جگر، طحال۔ کے سدے کھولتا ہے۔ سانپ کے کاٹے ہوئے کو اس کو پلائیں اور ڈسی جگہ پر لگائیں۔ خاصیت، بلغم کو اسہال میں خارج کرتا ہے۔ اصلاح کے لئے اس کو باریک پیس کر ابلا ہوا پانی اس پر بہائیں۔ اس کی مونث مذکر سے زیادہ گرم ہے۔ مذکر کی علامت، وہ گول اور کنارے چکنے ہوتے ہیں۔

مئونث کی اعلیٰ قسم کا اندرونی حصہ سفید ہو گا۔ توڑنے سے بکھر جاتی ہے۔ خوراک ایک درہم سے ایک مثقال تک ہے۔ خربق سفید۔ تیسرے درجہ کا گرم خشک ہے۔ خربق سیاہ سفید سے زیادہ قوت

رکھتا ہے۔ خاصیت، بلغم کو قے میں خارج کرتا ہے اور بلغم پیدا بھی کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے حلق میں سانس رکنے کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے قبل جو یا گندم کا حریرہ کھلاتے ہیں۔ خوراک ایک درہم سے ایک مثقال تک ہے۔

خربق سیاہ۔ سودا بلغم کو اسہال میں خارج کرتا ہے۔ بہترین قسم، ڈنڈی چکنی بھری ٹھوس لکڑی کے جالے کی مثل ہوتی ہے۔ خوراک ایک درہم سے ایک مثقال تک ہے۔

سفائج، گرم خشک ہے۔ سوداء بلغم کو اسہال میں خارج کرتا ہے۔ اصلاح کا طریقہ کار۔ ماء الشعیر میں پکا کر پلائیں۔ خوراک ایک درہم سے دو درہم تک ہے۔

حب الفیل۔ خاصیت: بلغم کو اسہال میں خارج کرتی ہے۔ اصلاح کا طریقہ۔ کھرل میں باریک کرکے روغن بادام شیریں میں مجرب کرلیں۔ خوراک چار قیراط سے آٹھ قیراط تک ہے۔ معتدل گرم سرد ہے۔ یہ آب زرد، مرہ صفراء غلیظ۔ لیس دار خلط کو اسہال میں خارج کرتا ہے۔ جگر کے سدے کھولتا ہے۔ غم کو زیادہ کرتا ہے۔ اصلاح کا طریقہ۔ اس کو پانی میں پکا کر شہد ڈال کر پلائیں۔ بہترین قسم۔ اندر سے رنگ زرد ہو۔ اجزاء مضبوط گتھے ہوئے ہوں۔ خوراک دو مثقال سے تین مثقال تک ہے۔ دیاسقوریدوس کا قول ہے۔ اس کے پتوں کا سرمہ بنا کر آنکھ میں لگانے سے ناخونہ ختم ہو جاتا ہے۔

قثاالحمار، بنڈال، خاصیت، مرہ صفراء، بلغم کو اسہال میں خارج کرتا ہے۔ ماء العسل میں پکا کر استعمال کرائیں۔ خوراک چار قیراط سے پانچ قیراط ہے۔

مازریون۔ چوتھے درجہ کا گرم خشک ہے۔ معدے کے مزاج کو خراب کرتا ہے۔ آب زرد، مرہ صفراء کو اسہال میں خارج کرتا ہے۔ سرکے میں بھگو کر طحال پر لیپ کرنے سے طحال کے ورم کو ختم کرتا ہے۔ طریقہ اصلاح۔ مازریون ایک اوقیہ۔ تن رطل پانی میں جوش دیں۔ پانی کا جب تیسرا حصہ ایک رطل رہ جائے۔ تو آگ سے اتار کر مل کر چھان لیں اور اس میں ایک اوقیہ روغن بادام شیریں ڈال کر پھر پکائیں۔ پانی جل کر جب تیل باقی رہ جائے تو آگ سے اتار لیں۔ خوراک ایک درہم سے پانچ درہم تک ہے۔

شبرم۔ افعال و خواص میں مازریوں جیسا ہے۔ اس کی اصلاح بھی مازریون کی طرح کی جاتی ہے۔

اشق۔ گرم ہے۔ طحال کے ورم خنازیر کے ورم۔ پر اس کا طلاء لیپ ورم کو تحلیل کرتا ہے۔ عرق النساء نقرس، وجع المفاصل کولہے کے درد کو مفید ہے اگر درد کا سبب بلغم ہے۔ اس کی اعلیٰ قسم لوبان کے مثل ہوتی ہے اس کی بو جندبید ستر جیسی ہوتی ہے۔ خوراک ایک مثقال یا قدرے زیادہ ہے۔ ابلے پانی میں بھگو کر استعمال کریں۔

جاؤ شیر، گرم خشک ہے۔ محلل ہے۔ اشق کے افعال و خواص رکھتا ہے۔ اس کو بھی ابلے ہوئے پانی میں بھگو کر استعمال کریں۔ سکبینج، تیسرے درجہ کا گرم خشک ہے۔ مومیا اترنے کی ابتداء میں اس کا سرمہ بنا کر لگانا مفید ہے۔ سانپ، بچھو کے کاٹے کی جگہ لگانا مفید ہے۔ خاصیت، قولنج، امعاء کولھوں کے ریاحی درد کو مفید ہے۔ بلغم کو خارج کرتا ہے۔ اس کو ابلے ہوئے پانی میں نقوع کریں بھگوئیں۔ خوراک

ایک درہم سے ایک مثقال تک ہے۔

انزاروت، خاصیت، لیس دار بلغم کو اسہال میں خارج کرتا ہے۔ حابس دم ہے۔ گدھی کے دودھ میں بھگو کر چہرے پر لگانے سے رنگ صاف ہوتا ہے۔ آشوب چشم کو مفید ہے۔ زخم کو بھرتا ہے۔ ابلے ہوئے پانی میں بھگونے سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ خوراک نصف درہم سے ایک درہم تک ہے۔

قنطوریون، خاصیت کولہے میں بلغم لیس دار ہو یا غلیظ ہو اس کو اسہال میں خارج کرتا ہے۔ خوراک دوقیہ اس کا پانی پیتے ہیں۔ یا حقنہ کرتے ہیں۔

ہلیلہ زرد، خاصیت، صفراء کو اسہال میں خارج کرتا ہے۔ معدے کو نرم کرتا ہے۔ بہترین قسم، رنگ زرد ہو۔ وزنی ہو۔ اندر سے بھرا ہو۔ خوراک تین درہم سے سات درہم تک ہے۔

ہلیلہ سیاہ، لطیف ہے۔ معدے کو نرم رکھتا ہے۔ خاصیت، سودا کو اسہال میں خارج کرتا ہے۔ خوراک پکا کر پانچ درہم سے گیارہ درہم تک بغیر پکائے دو درہم سے پانچ درہم تک۔

شاہترہ، خاصیت، معدے اور خارش کو مفید ہے۔ صفراء محرقہ کو اسہال میں خارج کرتا ہے۔ خون کو صاف، پیشاب کو جاری کرتا ہے۔ خوراک منقوع کی ہوئی تین درہم سے سات درہم تک اتنی ہی مقدار میں ہلیلہ شامل کریں۔ دس درہم چینی ملا کر پئیں۔ خیار شنبر، معتدل گرم سرد ہے۔ اس کے غرارہ کرنے سے حلق کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ فضلات معدے کا تنقیہ اور صفراء محرقہ کو اسہال میں خارج کرتا ہے۔ حرارت میں کمی اور دموی ورم کو آرام کرتا ہے۔ خوراک تین درہم سے درہم تک ہے۔ بہترین قسم مغز فلوس، خیار شنبر ڈنڈے کے خول میں چمکدار ہو۔

طرنجبین۔ ملین طبع و صدر ہے۔ سینہ۔ معدے کے فضلات کو خارج کرتا ہے۔ اچھی قسم تازہ ہے۔ باسی نہیں ہے۔ خوراک دس درہم سے بیس درہم تک ہے۔ آلو بخارا، املی، سرد ہیں۔ خاصیت صفراء کا اسہال۔ حدت کو تسکین دینا ہے۔ قے کو روکنا، خارش ختم کرتا ہے۔ خشک بنفشہ خاصیت معدے امعاء سے صفراء کو اسہال کرتا ہے۔ صدع، بچوں کے خناق کو تسکین دیتا ہے۔ اگر گرم پانی میں پیا جائے۔ خوراک تین درہم سے سات درہم تک ہے۔

لبلاب، بیلدار بوٹی۔ پانی میں بھگو کر بغیر ابالے چھان کر پینے سے صفراء اسہال میں خارج ہو جاتا ہے۔ خوراک دو رطل لیں دس درہم۔ مصری یا چینی ملا لیں۔

قرطم، اسہال میں بلغم کو خارج کرتا ہے۔ خوراک، بیس درہم کو نصف رطل پانی میں ابالیں۔ ہاتھ سے مل کر چھان کر بیس درہم سفید چینی ملا کر پلائیں۔

برگ گاؤزبان۔ مسہل صفراء ہے۔ گل ارمنی کے ساتھ پینے سے خفقان کو مفید ہے۔ خوراک گاؤزبان دو درہم گل ارمنی ایک درہم آب آنار ترش و شیریں۔ ان کو مع اندرونی جھلیوں کے نچوڑ کر نصف رطل میں اس میں دس درہم چینی ملا کر پئیں۔ تو صفراء کو خارج کرے گا۔ عفونت کی وجہ سے معدے کو قوت دے گا۔

پرسیاوشان۔ معتدل گرم سرد ہے۔ لطیف ہے۔ سینہ، پھیپھڑے کا تنقیہ کرتا ہے۔ صفراء کو اسہال میں خارج کرتا ہے۔ خوراک تین درہم سے سات درہم تک ہے۔

خیار شیریں۔ صفراء خارج کرتا ہے۔ اس کی حدت کو کم کرتا ہے۔ خوراک نصف رطل آب خیار میں دس درہم چینی ڈال کر پئیں۔ آب کشوث، صفراء کو خارج اور معدے کو قوت دیتا ہے۔ عروق کے سدے کھولتا ہے۔ پرانے بخار کو مفید ہے۔ خوراک، نصف رطل جوشاندے یا خیساندے میں دس درہم چینی ملا کر پلائیں۔

افسنتین، نرمی سے صفراء خارج کرتا ہے۔ مدر بول، مقوی کبد ہے۔ سدے کھولتا ہے۔ خوراک جوشاندہ، پانچ درہم سے سات درہم تک۔ بغیر جوش دیا ہوا۔ ایک مثقال سے دو درہم تک ہے۔

ماء القاقلی۔ خاصیت، آب زرد کو آسانی سے اسہال میں خارج کرنا۔ خوراک بغیر ابلے کی ایک تہائی رطل سے دو تہائی رطل ہے۔ ماء الشیح، ماء الخلاف، ماء الترمس، تسیل، ترنج، قسط، تلخ، سرخس، قردمانا، خاصیت، کدو دانے، پیٹ کے کیڑے، کینچوؤں کو پیٹ سے باہر خارج کرتا ہے۔

یتوعات، سات قسم کی ہیں۔ تمام چوتھے درجہ کی گرم خشک قاتل ہیں۔ ان میں نقصان فائدے سے زیادہ ہے۔ نمک، ہر قسم کا مسہل دواؤں کو سرعت سے نیچے کو اتارتا ہے۔ نمک کا پانی بلغم کو خارج کرتا ہے۔ فضلات غلیظ کو تحلیل کرتا ہے۔ دودھ اور دودھ جیسی چیزیں جو معدے کے اندر جا کر پنیر بنتی ہیں۔ ان کو شہد کے پانی یا تیز نمک کے ساتھ پئیں تو وہ تحلیل ہو کر سیاہی مائل رنگ کی ہو جاتی ہے۔ ان کی بو نفط جیسی ہوتی ہے۔ میں نے طبرستان کے پہاڑوں میں میٹھا صاف پانی نکلتے دیکھا ہے۔ اس کے پینے سے اسہال کثرت سے آتے ہیں۔

حب الملوک، ایک بیج کا نام ہے۔ اس کا درخت کھجور کی طرح کا ہوتا ہے۔ اس کے بیج کو کھڑے ہو کر کھائیں تو قے آنے لگتی ہے۔ اگر بیٹھ کر کھائیں تو اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ مجھ کو یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ حلتیت کی ایک قسم ایسی ہے اگر اس کے درخت کے بالائی حصہ کے پتے یا بیج کو استعمال کریں تو قے آتی ہے۔ اگر درخت کے زیریں حصے سے استعمال کریں تو اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ مری، برنجر، لیبر، دار بلغم کا اسہال کرتی ہے۔ قولنج کی دوائی میں ڈال کر استعمال کریں تو قولنج کو مفید ہے۔

پہلا باب

چھٹی نوع کا چوتھا مقالہ

اعضائے حیوانات میں

انسان میں

فلسفی اطومینس کا قول ہے۔ آدمی کے بال کو سرکے میں بھگو کر کتے کے کاٹے پر لگانے سے کاٹنے کا زخم جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ عورت اگر بال کی دھونی لے تو رحم کے درد کو فائدہ مند ہے۔ اس کی دھونی نسیان بھولنے کو مفید ہے۔

دیاسقوریدوس کا قول ہے۔ انسان کا تھوک کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے کے زہر کو مفید ہے۔

عورت کے دودھ کے قطرے آنکھ میں ٹپکانے سے درد ختم ہو جاتا ہے۔ نظر تیز ہو جاتی ہے۔ استعمال کثیر سے آنکھ کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ عورت کے دودھ کو شہد یا شراب کے ساتھ پینے سے مثانہ کی پتھری ٹوٹ جاتی ہے۔ انسان کا پیشاب، کھمبی کے زہر کے اثرات کو ختم کرتا ہے۔ کھمبی زہریلی گھاس ہے۔ اگر کوئی آدمی اس کو کھا گیا ہے تو انسان کے پیشاب سے فائدہ ہوگا۔ انسان کا پیشاب ہر زہریلے کیڑے مکوڑے کے زہر کو ختم کرنے اور ورم لہاۃ ورم حلق کے لئے بہت مفید ہے۔ انسان کا پیشاب کتے کے زہر کو زخم سے کھینچ لیتا ہے، اور انگلیوں کے درمیانی زخم کپڑے کی گدی کو پیشاب میں ترکر کے رکھنے سے جلدی آرام آجاتا ہے۔ شاخ انگوری کی راکھ میں اگر انسان کا پیشاب ملا کر زخم پر لگائیں تو خون بہنا بند ہو جاتا ہے۔ آنکھ پر بچوں کے پیشاب کا طلاء رطوبت چشم کو خارج کرتا ہے۔

دوسرا باب

گھوڑے کے اعضاء کے فوائد میں

گھوڑی کے گرم دودھ کو عورت بطور حقنہ رحم میں رکھے تو رحم کا تنقیہ اور اس کے زخم صاف

ہو جاتے ہیں۔ عورت اگر گھوڑے کے کھر کی دھونی لے تو مردہ بچہ مع بند مشیمہ (جھلی جو بچہ پر لپٹی ہوتی ہے اس کو جیل بھی کہتے ہیں) پیدا ہو جاتا ہے۔

گھوڑے کے کھر کو جلا کر اس کی راکھ کر روغن زیتون میں ملا کر اگر خنازیری گلٹیوں پر لگائیں تو وہ گل جاتی ہیں۔ مریض کو نجات مل جاتی ہے۔

تیسرا باب

خچر کے اعضاء کے فوائد میں

خچر کے دل کو خشک کر کے کچھ حصہ عورت اگر کھالے تو حاملہ نہیں ہوگی۔ اس کھر کو جلا کر روغن آس میں کھرل کر کے سر پر لگانے سے بال اُگ نے لگتے ہیں۔

چوتھا باب

بیل کے اعضاء کے فوائد میں

بیل کا خون زخم سے خون نکلنے کو بند کرتا ہے۔ بیل کے پتہ کو روغن سوسن میں ملا کر شرمگاہ میں عورت رکھے تو حیض جاری ہو جائے گا۔ یا بیل کے پتے میں بورہ ارمنی یا تخم حنظل یا شہد ملا کر مقعد پر طلاء کریں تو اسہال آ جائے گا۔ تنہا پتہ بھی یہی کام کرتا ہے۔ اگر پتے میں روئی تر کر کے مقعد میں رکھیں تو دست آ جاتا ہے۔ اگر پتہ کو روٹی پر لگا کر منہ میں رکھیں تو حلق کا درد ختم ہو جائے گا۔ اگر پتہ کو آب گندنا میں ملا کر کان میں ڈالیں تو درد کو سکون ہو گا۔

دیاسقوریدوس کا قول ہے۔ کان میں اگر صرف بیل کے پتے کے قطرے ڈالیں تو بھنبھناہٹ سنسناہٹ کو مفید ہے۔ بیل کے پتے میں اگر اس کا پیشاب اور قدرے مر ملا کر کان میں ڈالیں تو فوری فائدہ کرتا ہے۔ دوی، بھنبھناہٹ، طنین، سنسناہٹ اسی وقت ختم ہو جاتی ہے۔ بیل کے پتے میں روغن خار یا روغن گل اور قطران ملا کر کان میں ڈالیں تو کان کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ بیل کے پتے کو انار کے پانی میں ملا کر کان میں ڈالنے سے درد ختم ہو جاتا ہے۔ مجرب ہے۔ بیل کا پتہ مرغابی کا پتہ اور روغن فار ہر ایک ہم وزن کو ملا کر کان میں قطرے ٹپکانے سے بہرا پن، ثقل سماعت کو مفید ہے۔

بیل کے پتے کو بورہ ارمنی اور چار اوقیہ شراب ایک اوقیہ روغن زیتون میں ملا کر خوب زیادہ کھرل کر کے سر پر لگائیں تو سر کی خارش ختم ہو جائیں گی۔ بیل کے پتے کو سرکے میں تقریباً ایک گھنٹہ بھگوئیں پھر سر پر لگائیں تو سر کی خشکی ختم ہو جائے گی۔ غازہ، رنگت گوری کرنے کے لئے بیل کے کوہان کی چربی بیس مثقال۔ سریشم ماہی ایک مثقال، کتیرا دو مثقال۔

بنانے کا طریقہ: سریشم ماہی کو نیم گرم پانی میں بھگو دیں۔ کتیرا علیحدہ بھگوئیں۔ ان کو ملا کر کھرل کریں اور شہد کی طرح یکجان کر کے استعمال کریں۔ لگانے سے پہلے چہرے کو اچھی طرح دھو کر صاف کریں پھر اس دوا کو نصف گھنٹہ تک لگا رہنے دیں۔ اس کے بعد ٹھنڈے پانی سے دھوئیں، اور تولیئے سے رگڑ کر صاف کریں تاکہ دواء کا اثر نہ رہے۔

بچھڑے کے خصیہ خشک کر کے سفوف بنا کر کسی بدرقے کے ساتھ کھائیں تو آلہ میں استادگی ہو گی اور جماع کی طلب پیدا ہو گی۔

پانچواں باب

گدھے کے اعضاء کے فوائد میں

دودھ گدھی کا زہریلی دواؤں کے اثرات کو ختم کرنے میں انتہائی مفید ہے۔ ذوسنطاریا آنتوں کے زخم اور پیپ، زحیر پیچش کو کہتے ہیں۔ عورت اگر گدھی کے دودھ کا فرزجہ، شرمگاہ میں کپڑا بھگو کر رکھنا کے طور پر استعمال کرے تو رحم کے زخم کو مفید ہے۔ گدھے کی کلیجی کے ٹکڑے بھون کر اور ان پر شراب چھڑک کر اس میں قدرے جاوشیر ڈال کر بچوں کو کھلانے سے کبھی ان کو مرگی کے دورے نہیں پڑیں گے۔
گدھے کے قضیب ذکر کو جلا کر روغن زیتون ڈال کر سکہ کے کھرل میں ڈال کر متواتر چند دن رگڑیں۔ طریقہ استعمال بالوں کو مونڈا کر اس جگہ اس مرہم کو لگائیں۔ بال کالیں نکلیں گے سفید نہیں نکلیں گے۔
گدھے کے کھر کو جلا کر دودھ میں مرہم بنا کر سفید داغ اور برص پر لگانے سے داغ ختم ہو جائے گا۔ عورت اگر گدھے کے کھر کی دھونی لے گی تو مرا ہوا بچہ پیٹ سے باہر آ جائے گا اور زندہ حمل کے اندر ہی مر جائے گا۔ کھر کو جلا کر اگر پانی میں حل کر کے کھرل کر کے خنازیر کی گلٹیوں پر لیپ کیا جائے تو گلٹیاں گل جائیں گی۔
گدھے کی خشک لید کو ناک میں ڈالنے سے نکسیر بند ہو جائے گی۔ اگر کسی جگہ سے خون بہہ رہا ہے تو لید ڈالنے سے خون بہنا بند ہو جائے گا۔

چھٹا باب

مینڈھے اور بھیڑ کے فوائد میں

مینڈھے کی بھونی ہوئی کلیجی قابض ہے۔ بھیڑ کے دودھ سے غرغرہ حلق کے درد کو فائدہ مند ہے۔ ناخن اگر اکھڑ جائے تو بھیڑ کی چربی لگانے سے صحیح ناخن نکلتے ہیں۔ بھیڑ کے پتے کو پانی اور شہد میں ملا کر کان میں ڈالنے سے کان کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ مینڈھے کی ہڈی جلا کر عورت کے دودھ میں کھرل کر کے اور اون کے کپڑے کی پٹی کو چند دن پانی میں بھگو کر رکھیں پھر اس پٹی پر ہڈی اور دودھ کو لگا کر آکلہ اور گندے زخموں پر باندھیں بہت مفید ہیں۔

ساتواں باب

بکری کے فوائد میں

گردے کے درد کا مریض بکرے کے پتے کو مناسب بدرقے کے ساتھ پئے تو درد گردہ کو فائدہ دیتا ہے۔ بکرے کی طحال کو بھون کر کھانے سے ذو سنطاریا۔ آنتوں کے دست خونی پیچش کو مفید ہے۔ بکری کی سرخ کلیجی بھون کر اس کا پانی نکال کر آنکھ میں ڈالنے سے رتوندی کو مفید ہے۔ بکرے کی کلیجی بھون کر کھرل کر کے شراب کے سات انار منہ پینے سے قبض ہو جاتی ہے۔ دودھ بکری کا پیشاب زیادہ لاتا ہے۔ بھنگ پینے والے کو فائدہ مند ہے۔ بکری کے دودھ کا غرغرہ لوزتین (حلق کے غدود) کے ورم کو مفید ہے۔ سر کے گنج کے لئے بکری کا پتہ سر پر لگا کر خشک کر کے گرم پانی سے دھو کر صاف کر دیں بہت مفید ہے۔ بکرے کے پتہ کو آب گندنا کے اندر حل کر کے کان میں ڈالنے سے درد کو فائدہ ہوتا ہے۔

آٹھواں باب

کتوں کے فوائد میں

کتے کی زبان کے نیچے کی جھلی کو خشک کر کے اگر کتے کا کاٹا ہوا مریض کھائے تو بیحد فائدہ مند ہے۔

صبح کو کتے کا پہلا پیشاب اگر مسوں پر لگائیں تو مسے اسی وقت جھڑ جاتے ہیں۔ حیض سے فارغ ہونے کے بعد عورت اگر کتے کا پیشاب زمین سے اٹھا کر رحم اندام نہانی میں لگالے تو بہت جلد حاملہ ہو جائے گی۔

دیاسقوریدوس کا قول ہے۔ جس کو کتے نے کاٹا ہو۔ وہ کتے کی کلیجی کھائے اس کو فائدہ ہوگا۔

نواں باب

اونٹ کے فوائد میں

اونٹ کے ایک مثقال بھیجے کو سرکے اور شہد میں ملا کر کھانے سے شب کوری۔ رتوند کو فائدہ مند ہے۔ ایسے ہی اونٹ کے پتہ کو سکنجبین کے ساتھ استعمال کرنے سے رتوند کا فائدہ ہوتا ہے۔ اونٹ کے پتہ کو شہد میں ملا کر حلق پر طلاء لیپ کرنے سے لوزتین کا ورم اور خناق کو فائدہ ہوتا ہے۔ اونٹ کے پیشاب سے سرکہ کو چند دن دھو کر سر پر لگانے سے گنج اور بھوسی ختم ہو جاتی ہے۔ اونٹ کے بالوں کو جلا کر اس کی راکھ کو ناک سے سڑکیں تو نکسیر کا خون بند ہو جاتا ہے۔

دسواں باب

بارہ سنگھے کے فوائد میں

بارہ سنگھے کے سینگ کی دھونی سے سانپ وغیرہ گھر سے بھاگ جاتے ہیں۔ اس کے سینگ کی دھونی

سے عورت کو اختناق الرحم کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے سینگ کے برادہ کو کھرل کر کے شراب کے ساتھ پینے سے بخار، یرقان کو فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے سینگ کے ایک مثقال برادہ کو ڈیڑھ اسکر جبہ پانی کے ساتھ نہار منہ پینے سے صرع مرگی کو مفید ہے۔

گیارھواں باب
شیر کے فوائد میں

آگ سے جلی ہوئی جگہ پر شیر کی چربی لگانا مفید ہے۔ سردی سے ہاتھ پاؤں کی ٹھڑی ہوئی انگلیوں پر شیر کی چربی لگانے سے گرمی آجاتی ہے۔ شیر کی چربی جوڑوں کے درد اور ورم کو بھی مفید ہے۔

بارھواں باب
خرگوش کے فوائد میں

(۱) خرگوش کے بالوں کی دھونی سے ہاتھ پاؤں سے سردی کی شدت کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ (۲) اگر پھیپھڑے میں رطوبت بھرنے کی وجہ سے سینہ میں درد ہے تو خرگوش کے بالوں کو پانی میں جوش دے کر اس کا بھپارہ لے گا تو پھیپھڑے سے رطوبت خارج ہو کر درد ختم ہو جائے گا۔ (۳) خرگوش کی مینگنی کے سفوف کو شراب کے ساتھ پینے سے بستر پر پیشاب کرنا بند ہو جائے گا۔ (۴) خرگوش کی کلیجی کا سفوف بنا کر ایک رطل پانی کے ساتھ پینے سے ماہواری کی کثرت کو کم کر دیتا ہے۔ (۵) خرگوش کی آنتوں وغیرہ کو روغن آس میں جلا کر سر پر طلاء لیپ کرنے سے بال اُگ آتے ہیں۔ خنازیر کی گلٹیوں پر خرگوش کا خون لگانا مفید ہے۔

تیرھواں باب
مرغ و مرغی کے فوائد میں

مرغ مرغی کو چاک کر کے گرم گرم سانپ یا درندوں کے کاٹنے کی جگہ پر اگر لگائیں اور مرغ کے دماغ کو کھلائیں بے حد مفید ہے۔ مرغ کو خون حمرہ صفراوی ورم پر لگائیں مفید ہے۔ مرغ کی چربی پھولی ہوئی متورم آنکھ اور چہرے کے تل پر لگانا بھی مفید ہے۔ مرغ کی گردن اور معدے کی اندرونی الائش کو سکھا کر سفوف بنا کر قدرے مرکی ملا کر پانی میں گھول دیں اور مثانہ کی پتھری یا درد والے کو پلائیں۔ بہت زیادہ فائدہ دیتی ہے۔ کالے مرغ کے پتہ کو شہد اور روغن بلسان میں حل کرے رنگے قلعی کے برتن میں رکھیں۔ جس آنکھ میں موتیا اتر رہا ہے۔ اس پر لیپ کریں۔ مفید ہے۔ انڈے کی سفیدی کے لیپ سے گردن کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ جلن کم ہو جاتی ہے۔ انڈے کی تازہ سفیدی کو انزروت میں ملا کر اتنا پھینٹیں کہ وہ خشک ہو جائے تو اس کو چھان کر آنکھ میں سرمہ کی طرح لگائیں۔ تو آشوب چشم اور آنکھ کی سرخی جو خون آنے کی وجہ سے ہو وہ ختم ہو جائے گا۔ اگر انڈے کی تازہ سفیدی کو روغن زیتون میں پھینٹ کر مرہم بنا کر حمرہ، سرخ بادہ پر لگانا فائدہ مند ہے۔ مرغ کے انڈے کی سفیدی کو روغن حنا میں

پھینٹ کر عورت اپنی شرمگاہ میں کپڑے کی بتی کو اس میں تر کر کے رکھے تو رحم کی خشکی ختم ہو جائے گی۔ انڈے کی سفیدی کو ستو میں ملا کر کھانے سے خونی قے آنی بند ہو جاتی ہے۔ انڈے کی سفیدی کو موم اور روغن گل میں ملا کر اتنا پھینٹ دیں کہ وہ مرہم بن جائے۔ تو اس کو مقعد کے ورم پر لگائیں بہت مفید ہے۔

چودھواں باب

مرغابی کے فوائد میں

مرغابی کے ایک اسکرجہ خون کو سرکے میں ملا کر پینے سے زہریلی دواؤں کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے خون، انڈے کی سفیدی، روغن گل میں حل کر کے عورت فرزجہ کے طور پر استعمال کرے تو رحم کی سختی اور خشکی ختم ہو جاتی ہے۔ مرغابی کے گرم گرم خون کو عورت اپنے رحم میں بطور خطور استعمال کرے تو مردہ بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے خون کو عنب الثعلب کے پانی میں ملا کر کنپٹی پر لگانے سے آنکھ کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ خون کو پیاز کے پانی میں ملا کر گرم کر کے کان میں ڈالنے سے کان کا فاسد پانی نکل جاتا ہے۔ اس کی چربی کو شونیز میں ملا کر گرم کر کے عورت فرزجہ کے طریقہ سے استعمال کرے گی تو حیض کا خون جاری ہو جاتا ہے۔ مرغابی کی چربی کو موم میں پگھلا کر چہرے کا رنگ اس کے لگانے سے صاف ہو جاتا ہے۔ اس کی چربی کو تخم حماض میں شامل کرے کھرل کر کے عورت اس کو بطور حمول استعمال کرے تو خون کا کثرت سے آنا بند ہو جاتا ہے۔ اگر اس کی چربی کو تخم حماض اور حبہ الخضراء میں حل کرے عورت دو دن اپنی شرمگاہ میں رکھے اور تیسرے دن جماع کرائے تو لڑکا پیدا ہو گا۔

پندرھواں باب

کبوتر اور قمری کے فوائد میں

ظفرہ اور طرفہ کے لئے کبوتر کے پروں کا خون آنکھ میں کثرت کے ساتھ بار بار ٹپکانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ کبوتر کے خون سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ کبوتر کے خون کا لیپ آنکھ پر کرنے سے شب کوری کو فائدہ ہوتا ہے۔ کبوتر کی بیٹ جو کے آٹے کو پانی میں ملا کر حریرے کے طرح کر کے اس میں سرکہ اور شہد میں ڈال کر پکایا جائے اس پلٹس کو پھوڑوں، خنازیر، گلٹیوں، سخت ورموں پر لگایا جائے تو یہ ان کو تحلیل کر دے گا۔ کبوتر کی بیٹ، جو کا آٹا، پانی میں ملا کر گوندھ لیں اور اس میں روغن قطران ڈال کر کھرل کریں تو یہ

مرہم ہو جائے گا۔ اس کو سوتی کپڑے پر لگا کر برص کے داغوں پر لگائیں تین دن تک لگا رکھیں تین دن کے بعد نئے پھائے بدل دیں۔ جب تک داغ رہیں یہی کرتے ہیں مریض کو شفاء ہو جائیں گی۔ کبوتر کو پنجرے میں بند کر کے باقلے کا آٹا کھلائیں اور کچھ نہ کھلائیں پھر اس کی دو چمچے بیٹ لیکر مریض کو پلائیں جس کا پیشاب گردے یا مثانے کی پتھری سے بند ہے۔ پیشاب بغیر تکلیف کے آئے گا بیحد مفید ہے۔ مجرب ہے۔

قمری کا گوشت قابض ہوتا ہے۔

سولھواں باب

لق لق کے انڈوں کے فوائد میں

لق لق، سارس کے انڈے سے بال کالے ہو جاتے ہیں۔ مجرب ہے۔ یہ سیاہی ہمیشہ قائم رہے گی۔ استعمال کا طریقہ دو انڈے لیکر ان کی زردی سفیدی کو خوب کھرل کریں بالوں پر لگا دیں جب وہ سوکھ جائیں تو دھو دیں۔ بال کالے ہو جائیں گے اور کالے ہی رہیں گے۔

احتیاط: اس کو لگانے سے پہلے گندم کا آٹا گوندھ کر سر کے چاروں طرف لگالیں تاکہ انڈوں کا خضاب اور کسی جسم کے حصہ پر نہ لگے۔ ورنہ وہ جگہ بھی کالی ہو جائے گی۔

سترھواں باب

کوے کے فوائد میں

زندہ کوے کو لوہے کے گہرے برتن میں ڈال کر تین سکرجہ سرکہ (تیس تولے ساڑھے چار ماشہ) ڈال کر برتن کو بند کر دیں کچھ دن کے بعد کوا اس میں سڑ گل جائے گا تو اس کو نکال کر سیسے سکہ کے کھرل میں کوے اور سرکے کو کھرل کریں جب وہ سفوف ہو جائے تو اس کو تیل میں ملا کر بالوں پر لگانے سے بال کالے ہو جائیں گے۔

اٹھارواں باب

چڑوں کے فوائد

چڑوں کی بیٹ کو تھوک میں ملا کر مسوں پر لگانے سے مسے ختم ہو جاتے ہیں۔ چڑوں اور ان کے انڈوں کو کھلانے سے قوتِ باہ زیادہ ہوتی ہے۔ چڑوں کے گوشت اور مغز بھیجے میں جماع کے شائقین کے لئے کثیر فوائد ہیں۔

انیسواں باب

باز کے فوائد میں

روغن سوسن میں باز کو پکا کر آنکھ پر لگانے سے پانی اترنے کی ابتداء میں مفید ہے۔ باز کے خون کو شراب میں ملا کر اگر بانجھ عورت پی لے تو حمل ٹھہر جاتا ہے۔

بیسواں باب

مکھیوں کے فوائد میں

مکھی کے سر کو توڑ کر بالخورہ کی جگہ پر خوب رگڑیں کہ اس کا جلد میں پیوست ہو جائے تو اس جگہ بال اُگ آئیں گے۔ یا مکھی کو جلا کر شہد میں ملا کر داء الثعلب بال خورہ پر لگانے سے اللہ کے فضل سے بال نکل آتے ہیں۔ پلکوں کو کپڑے سے صاف کر کے اگر اس پر لگائیں۔ پھر اس کے بعد روغن زیتون لگائیں تو پلک کالے ہو جائیں گے۔

اکیسواں باب

جندبید ستر کے فوائد میں

جندبید ستر ایک پانی کے جانور کا خصیہ ہے۔ اس کو اگر چنے کی برابر کھایا جائے (ORAL) تو سرد اعضاء گرم رہتے ہیں اور اختناق الرحم، فم رحم کی ٹھنڈک کو مفید ہے۔ کیڑے مکوڑے درندوں کے کاٹے کو مفید ہے۔ اس کے کھانے یا دھونی لینے سے نسیان بھول، خفقان کو فائدہ ہوتا ہے، اور برودت کی وجہ سے نیند کی زیادتی کو فائدہ دیتا ہے۔ اگر اس کو روغن زیتون میں کھرل کرکے درد سر کے لئے لگائیں تو مفید ہے۔ درد سر برودت یا ریاح غلیظ کی وجہ سے ہو اس کو فائدہ مند ہے۔

بائیسواں باب

نہری کیکڑے اور کچھوے کے فوائد میں

اگر کانٹا یا تیر کا پھل یا چاقو ٹوٹ کر جسم میں رہ گیا ہے۔ تو نہری کیکڑے کو کھرل کرکے اس جگہ ضماد کریں تو یہ چبھے کانٹے، تیر، چاقو وغیرہ کے پھل کو باہر نکال دے گا۔ اس کو پیس کر بچھو کے کاٹے پر لگانے سے زہر کو ختم کرتا ہے۔ مفید ہے۔ اس کو اگر بکری کے دودھ اور قدرے شراب ڈال کر پیا جائے تو سانپ کے زہر کے اثر کو ختم کردیتا ہے۔ اس کو اگر شراب ابیض میں ملا کر پئیں تو عسر البول اور پتھری کو توڑنے میں مفید ہے، اور خارج بھی کرتا ہے۔ اس کو اگر تخم بادیان، تخم کرفس کو پانی میں جوش دے کر چھان کر پئیں تو حیض کے خون اور پیشاب کو جاری کردیتا ہے۔ کیکڑے کو ایک اسکرجہ پانی میں کھرل کرکے اور اس کو صاف کرکے اس سے غرغرہ کریں تو خناق وجع لوزتین کو مفید ہے۔ درد کو فوراً آرام آجاتا ہے۔

کچھوا بری ہو یا بحری ہو اس کے خون کو جو کے آٹے میں سرکے ڈال کر گوندھ لیں اور چنے کی برابر گولیاں بنا کر صبح کو نہار منہ ایک گولی اور رات کو کھانے سے پہلے ایک گولی تین دن کھائیں اس کے بعد دو صبح دو رات کو کھائیں صرع کو بے حد مفید ہے۔

کچھوے کے خون کو جندبید ستر میں ملا کر حقنہ کرنے سے تشنج کو فائدہ ہوتا ہے۔ کچھوے کے خون کو داء الثعلب بالخورہ، گنج پر لگا کر خشک کرکے دھوئیں بہت مفید ہے۔ کچھوے کے انڈے کا شوربا صرع کے مریض کو بہت مفید ہے۔

دریائی، پہاڑی کچھوے کو انگور کی لکڑی کی آگ میں بھون کر اس کے پیٹ کی آلائش کو برتن میں ڈال کر اس میں نمک ڈالیں اور چھے رطل پانی ڈال کر پکائیں جب تیسرا حصہ پانی رہ جائے تو اس آگ سے اتار لیں اور اس شوربہ کو دوپہر کے وقت مریض کو پلائیں یہ عرق النساء التوائے عصب، استرخائے عصب، عصبی درد کو مفید ہے۔

تیسواں باب

سریشم ماہی کے فوائد میں

سریشم ماہی چار مثقال، گندھک آملہ سار چار مثقال، مردار سنگ آٹھ مثقال خطمی دو مثقال۔ ان سب کو ایک جگہ کر کے پیسیں۔ سحق بلیغ کریں۔ چہرے پر لگا کر چار گھنٹے کے بعد دھوئیں اور چہرے کو صاف کریں یہ رنگ میں صفائی نکھار پیدا کرتا ہے۔

چوبیسواں باب

مینڈک اور جونک کے فوائد میں

نہر یا تالاب کے مینڈک کا شوربہ پینے اور گوشت کھانے سے کمر کے تشنج اینٹھن کے لے بہت مفید ہے اور وجع لوزتین گلے کے اندر والے غدود۔ خناق کیڑے کے کاٹے کے زہر کو ختم کرنے کے لئے مفید ہے۔

جونک کو جلا کر سرکے میں کھرل کریں اور سرے کو خشک کر دیں اس راکھ کو پھر سرکے میں ملا کر گردن کے زائد بالوں پر لٹکانے سے وہ ختم ہو جاتے ہیں اس جگہ دوبارہ بال نہیں نکلتے۔

پچیسواں باب

سانپوں کے فوائد میں

سانپ کے سر اور دم کو چار انگل کے فاصلے سے کاٹ دیں اور اس کو بھون کر یا پکا کر کھانے سے

عمر اور نظر تیز اور جذام کو مفید ہے۔ روغن زیتون میں زندہ سانپ کو پکائیں جب وہ اس میں پھوٹ جائے تو جس جگہ اس کے گوشت یا روغن کو لگا دیں گے وہاں بال نہیں اگیں گے۔ گھروں میں رہنے والے سانپ کی راکھ کو روغن زیتون میں کھرل کر کے خنازیری گلٹیوں پر لگانے سے وہ تحلیل ہو کر ختم ہو جائیں گی۔

چھبیسواں باب

بچھو کے فوائد میں

گردے مثانے کی پتھری کو توڑنے کے لئے بچھو سے مفید دواء بنائی جاتی ہے۔ بنانے کی ترکیب مٹی کے کورے کوزے میں بچھو کو بند کر کے جلا لیں پھر اس کو کھرل کر کے سفوف بنا کر مناسب بدرقے کے ساتھ مریض کو دو دانگ کھلائیں۔ پتھری ٹوٹ کر نکل جائے گی۔

ستائیسواں باب

مکڑی اور چیونٹی کے فوائد میں

چونٹی کے انڈوں کو کھرل پانی ڈال کر کریں۔ اس کو بدن پر جس جگہ لگا دیں گے وہاں بال نہیں اگیں گے۔ لکڑی کے جالے کو جلا کر ناک میں سڑکنے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ زخم پر مکڑی کا سفید جالا لگانے سے خون نکلنا بند ہو جاتا ہے۔

پہلا باب

نوع ششم کا پانچواں مقالہ

زہروں کے اثرات میں: زہر چند اقسام کے ہوتے ہیں۔ بعض نباتاتی ہیں جیسے بھلانواں، بعض گوند ہیں جیسے افیون۔ بعض تخم بیج ہیں جیسے بزر البنج۔ بعض جڑ ہیں جیسے بیش، بچھناگ۔ بعض جانور کا لعاب ہیں جیسے سانپ کا زہر۔ پاگل کتے کا لعاب و زہر۔ بعض جانور کی دم میں ہیں۔ جیسے بچھو، بھڑ، جانور کی سونڈ میں ہیں جیسے مچھر میں۔ بعض جانور کی سانس میں ہیں۔ جیسے اژدہے کی سانس میں۔ کبھی زہر اس ہوا میں

ہوتا جو زہریلے پودوں سے گزر کر آتی ہے۔

زہر حرارت اور برودت کی زیادتی کی وجہ سے ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔ حرارت کی زیادتی سے زہر میں ہلاکت کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ گرمی سے خون پگھل جاتا ہے۔ دل کی حرارت عزیزیہ تحلیل ہو جاتی ہے۔ موت واقع ہو جاتی ہے۔ برودت کی زیادتی سے خون جم جاتا ہے۔ حرارت عزیزیہ سرد ہو جاتی ہے تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

برودت کی شدت کے مقابلہ میں حرارت کی شدت سے موت جلد واقع ہو جاتی ہے۔

دوسرا باب

زہروں کی علامات اور علاج میں

بیش، بچھانک، بھلانواں، افیون جیسے گرم زہر اور سانپ کے کاٹنے کی نشانی یہ ہے۔ مریض کی ناک سے خون بہنے لگتا ہے۔ یہ زہر گرم خشک ہیں۔ مریض کا جسم سرخ ہو جاتا ہے، اور حرارت سے جسم ٹوٹ جاتا ہے۔ لہٰذا سانپ کے کاٹنے کی جگہ سے کچھ اوپر کس کر بندش باندھیں تاکہ زہر کا اثر اعضاء رئیسہ تک نہ جا سکے۔ کاٹے ہوئے عضو کو اگر کاٹ سکتے ہیں تو کاٹنا بہتر ہے۔ فاذ زہر ہر ٹھنڈے پانی میں ملا کر مریض کو پلائیں۔ تریاق اکبر کھلائیں۔ یہ زہر کا مقابلہ کرتا ہے، اور حرارت عزیزیہ کو قوت دیتا ہے۔

زہر بچھو کا سرد ٹھنڈا ہوتا ہے۔ یہ تیز بھی ہے۔ درد بھی کرتا ہے۔ اس کا درد ایسے ہوتا ہے جیسے برف کو ہاتھ میں لینے سے ہوتا ہے۔ علاج بچھو کے کاٹنے کی جگہ سے کچھ اوپر بندش کس کر باندھ دیں۔ بجزینا، دواء الکبریت مریض کو کھلائیں یا گائے کا پرانا گھی گرم کو شہد میں ڈال کر پلائیں۔ لہسن کو شراب میں پیس کر پلائیں۔

حرارت کا زہر گرم اور حریف تیز مزہ۔ زبان کو متورم کرتا ہے۔ اس کا کاٹا مریض خون پیشاب کرتا ہے۔ اس کو شدید تکلیف بے چینی رہتی ہے علاج پچھنے سے جسم کا زہر خارج کریں۔ کاٹی ہوئی جگہ کو آگ سے جلا دیں تاکہ آگ سے گرمی پھیلے یہ لطیف ہوتی ہے۔ زہر کی حرارت کے خلاف ہے۔ کاسنی، ماء احمر البری۔ جو کہ تلخشقون ہے بہت مفید ہے۔ یہ ہر زہر کے لئے مفید ہے۔ مریض کو اگر قبض ہو گئی ہے تو حقنہ سے فضلات کو خارج کریں۔

پاگل کتے کے کاٹنے سے عقل چلی جاتی ہے۔ وہ پانی سے بھاگتا ہے۔ کہتے ہیں اس کو پانی میں کتے کی صورت نظر آتی ہے۔ تو وہ ڈر کر پانی سے دور بھاگتا ہے۔ مزاج کی خرابی سے کتا پاگل ہوتا ہے۔ تو اس کا منہ پھول جاتا ہے زبان باہر کو لٹک جاتی ہے۔ اس کی دم ڈھیلی ہو کر لٹک جاتی ہے۔ منہ سے لعاب بہتا رہتا ہے۔ کتا اکثر موسم ربیع یا خریف میں پاگل ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس موسم کے اندر مرہ سودا میں ہیجان

ہوتا ہے۔ پاگل کتا پاگل آدمی کی شکل ہوتا ہے۔

علاج: کتے کے کاٹے ہوئے زخم کو بڑا کرو۔ بھرنے نہ دو۔ زخم پر نمک، لہسن پیس کر رکھو۔ لہسن گائے کے پرانے گھی کو شہد میں ملا کر اخروٹ کے برابر لڈو بنا کر اس کو اندر سے خالی رکھ کر اس میں پانی بھر کر بند کر دو اور مریض کو وہ لڈو نگلوا دو۔ اگر مریض کو پانی کا علم ہو جائے گا تو وہ لڈو نہیں نگلے گا۔ مریض کے معدے میں پانی پہنچانے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ نلکی کو حلق میں ڈال کر اس کے ذریعے سے معدے میں پانی پہنچائیں۔ میرے والد صاحب اس کے لئے عجیب دوا بناتے تھے میں نے ایسی دوا کسی سے نہیں سنی ہے۔

نسخہ: یہ ہے۔ تیتلی مکھیوں کے سر پر ٹانگیں توڑ کر صاف کر کے سایہ میں خشک کر کے اس کا باریک کپڑ چھن کر کے سفوف بنا لیتے۔ ایک حصہ عدس کو اعلیٰ قسم کی شراب میں تر کر کے دو۔ دو دانگ کی گولی بناتے۔

خوراک: ایک گولی نیم گرم پانی یا شراب سے لیں طلوع آفتاب کے بعد کھلائیں۔ مریض کا منہ اس وقت سورج کی طرف ہونا چاہئے۔ مریض کپڑے زیادہ تعداد میں پہنے ہوئے ہو۔ اس کو تیز تیز چلائیں۔ کہ پسینہ آجائے۔ جب تھکن محسوس کرے تو اس کو روغن زیتون ایک اسکرجہ یا گائے کا گھی گرم کر کے پلائیں۔ پیشاب اگر بند ہو جائے تو گرم پانی کے ٹپ میں بٹھائیں۔ صحت کی یہ نشانی ہے کہ مریض کو پیشاب میں خون آئے۔

مریض دوپہر کے بعد کھانا کھائے۔ بغیر گوشت کا شوربہ پئے۔ مریض کا جھوٹا کھانا ہو یا پانی دوسرا کوئی استعمال نہ کرے۔ مریض سے کسی اور کو نہ کاٹنے دے۔

زخم کا علاج: پندرہ دن کے بعد کریں۔ زخم کو گہرا کر دیں۔ کہ وہ بھرنے نہ پائے۔ کتے کے کاٹنے کے فوراً بعد اگر فصد کھول کر خون کو خارج کر دیں تو یہ بہت زیادہ بہتر ہے۔

پاگل کتے کا زہر۔ بچھوں کا زہر اور دوسرے زہروں کا علاج۔

نسخہ: خندتوق، سکھپرا، ہلکی آنچ پر پانی میں پکائیں۔ نچوڑ کر بچھو کی ڈنک لگنے کے زخم پر لگائیں۔ مریض کو پلائیں مفید و مجرب ہے۔ چیتے کے خون کو شراب میں کھرل کر کے چار اوقیہ پلائیں۔ یہ پاگل کتے کے کاٹے کا مجرب علاج ہے۔

تیتلی مکھی اس کا زہر انتہائی گرم ہے۔ یہ مثانہ میں جلن، پیشاب کے راستہ خون، گوشت کو چھیچھڑوں کی شکل میں خارج کرتا ہے۔ مریض کو رتوندھی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے۔

علاج: تخم شبت کے جوشاندے سے مریض کو قے کرائیں۔ گرم پانی میں اس کو بٹھائیں۔ روغن گل کی مالش کرائیں۔ ماءالشعیر کے اندر گل سرخ، تخم کتاں کو جوش دے کر حقنہ کرائیں۔

افیون: زہر اس کا سرد خشک ہے۔ جسم، جوڑوں کو سن کرتا ہے۔ اچھی کو جلد کو رگڑنے سے افیم کی بو آتی ہے۔

علاج: روغن گل کو آب تخم شبت میں ڈال کر پلا کر مریض کو قے کرائیں۔ یا شہد کو گرم پانی میں ڈال کر

مریض کو پلائیں اور مریض کو بدبو چھینک لانے والی کوئی چیز سونگھائیں تا کہ اسے چھینک آئے۔
بیش: بچھناک یا میٹھا تیلیا کوئی آدمی کھالے تو اس کو فوراً قے کراؤ اور تخم شلجم کے جوشاندہ کو شراب اور گھی ملا کر اور پلا کر قے کراؤ۔ اور گائے کا گھی اس کو پلائیں۔ فادزہر اور تریاق اکبر کھلائیں۔
افریبون: بھنگ اور افیون کے مثل سرد خشک ہے۔ اس کی علامت کھانے والے کو ہچکی لگ جاتی ہے۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ یہ دل کے خون کو سرد کر دیتا ہے۔
علاج: آب سویا، بابونہ، شہد ملا کر پلائیں اور مریض کو قے کرائیں۔ تریاق، سنجزینا کھلائیں، اور دواء الکبریتی شراب میں ملا کر پلائیں۔
کشنیز: خون کو جما دیتا ہے۔ اس کے پینے سے آواز بند ہو جاتی ہے۔ عقل چلی جاتی ہے۔
علاج: آبِ شبت کے جوشاندہ کو سرکے میں ملا کر پلائیں اور قے کرائیں۔ یا گھی کو آب انگور میں ملا کر پلائیں اور قے کرائیں۔
بھنگ: اس کی علامت مریض نشے میں ہوتا ہے۔ گال سرخ ہوتے ہیں۔
علاج: ماء العسل اور گائے کا دودھ پلائیں۔ یا تخم مولی کا جوشاندہ مریض کو پلا کر قے کرائیں اور تریاق سجزینا پلائیں۔
مرداسنگ: سرد خشک ہے۔
علاج: آب شبت کے جوشاندہ کو گائے کے گھی میں ملا کر پلائیں اور قے کرائیں، اور تخم کرفس فلفل ہر ایک ایک حصہ، مرکی نصف حصہ۔ ان کے سفوف کو آب انگور میں ملا کر پلائیں ایک مثقال نیم گرم پانی کے ساتھ دیں۔ اگر غلطی سی کسی نے لوہے کا برادہ کھالیا ہے۔
علاج: وہ ایک مثقال سنگ مقناطیس کھائے۔ یہ پتھر لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ روزانہ صبح و شام گرم پانی کے ساتھ کھائے اور بعد میں قے کرے۔ قے کے بعد بکری کا دودھ پئے۔
زہریلی کھمبی: کھانے والے کو قے کرائیں۔
علاج: تخم شبت کا جوشاندہ، گائے کا گھی، دہن، خل کو پلا کر قے کرائیں۔ دو مثقال انگور کی لکڑی کی راکھ کو سرکے اور نمک میں ملا کر پلائیں اور قے کرائیں۔

عنقریب اس کے بعد تریاقات اور مرکب دواؤں کا انشاء اللہ ذکر کروں گا۔

ہمیں اطلاع ملی۔ جالینوس نے ایک کسان کو ایک زہریلی بوٹی سے روٹی کھاتے دیکھا اس بوٹی سے اس کو کچھ نقصان نہیں ہوا۔ جالینوس نے یقین کر لیا کہ یہ بوٹی اس کی غذا ہو گئی ہے۔ اس لئے اس پر اثر نہیں کرتی ہے۔ جالینوس نے کسان کو کہا کہ وہ اس کاشتکاری کو چھوڑ کر میرا ملازم ہو جائے اور میرے ساتھ چلے۔ کسان نے جالینوس کی بات مان کر اس کا ملازم ہو گیا اور ایک سال تک جالینوس کی ملازمت کرتا رہا۔ ایک سال کے بعد جالینوس اس کسان کو اس کھیت پر لایا جہاں زہریلی بوٹی اگتی تھی۔ وہ کسان نہر کے

کنارے بیٹھ کر عادت کے مطابق اس بوٹی کو کھانے لگا۔ جیسے پہلے کھاتا تھا۔ مگر کھاتے ہی مرگیا۔ کیونکہ اس کی عادت ترک ہوگئی تھی اب وہ اس کی غذا نہیں رہی تھی بلکہ زہر تھی اس لئے اس کو کھاتے ہی مرگیا۔

ہم نے سنا ہے۔ ہندوستان کے بادشاہ چھوٹی لڑکیوں کی پرورش میں زہر کی قلیل سی مقدار کھلاتے کہ وہ زہر کی عادی ہو جاتی تھیں اور خود بھی زہریلی بن جاتی تھیں۔ جب وہ جوان ہو جاتیں۔ تو بادشاہ ان لڑکیوں سے اپنے دشمنوں کو مرواتا تھا جو آدمی ان زہریلی لڑکیوں کا سانس سونگھتا اور ان سے صحبت کرتا تو ان کے زہر کی وجہ سے مرجاتا تھا۔ (پنجاب کے راجہ نے بھی محمود غزنوی کو مارنے کے لئے ایسی لڑکیاں اس کے پاس بھیجیں تھیں مگر سلطان کبھی ان کے قریب نہیں گیا۔ اس نے یہ راز معلوم کرلیا تھا ان لڑکیوں کے اصرار پر سلطان کو کچھ شک ہوا سلطان خود نیک تھا عیاش نہیں تھا۔)

پہلا باب

نوع ششم کا چھٹا مقالہ

(اس میں آٹھ باب ہیں)

مرکب دوا اور تریاقوں میں

تریاق اکبر تمام تریاقوں میں سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔

جالینوس کا قول ہے: تریاق اکبر، حواس اور اعضا کے افعال کو قوت دیتا ہے۔ تریاق اکبر ان بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ (۱) وبائی امراض، (۲) دوار، سر چکرانا، (۳) صرع مرگی، (۴) نفث الدم، منہ سے خون آنا، (۵) سدہ ریوی، (۶) درد معدہ، (۷) اشتہائے کلبیہ، کتے کی سی بھوک، (۸) اخراج دیدان بطن، پیٹ کے کیڑوں کا مار کر نکالنا، (۹) وجع کبد، (۱۰) یرقان، (۱۱) عسرالبول پیشاب مشکل سے آنا، (۱۲) قروح مثانہ و امعا، مثانے اور آنتوں کے زخم، (۱۳) نقرس، (۱۴) وجع مفاصل، جوڑوں کا درد، (۱۵) کزاز، (۱۶) قولنج، (۱۷) احتباس طمث، حیض رک جانا، (۱۸) حمی ربع، چوتھے کا بخار، (۱۹) استرخا اعضاء ڈھیلے ہونا، (۲۰) زہر کھالینا، (۲۱) زہریلے کیڑوں کا کاٹنا، (۲۲) پاگل کتے کا کاٹنا، (۲۳) دل کی حرارت غریزی کو تیز کرنا۔

خوراک: کھانا ہضم ہونے کے بعد مناسب بدرقہ کے ساتھ ایک چھوٹا چمچہ لینا۔ نوجوان تریاق اکبر کو ہرگز نہ کھائے۔ موسم گرما میں بھی اس کو استعمال نہ کرائیں۔

جالینوس کا قول ہے: میں نے نوجوانوں کو اس دواء کو کھا کر ہلاک ہوتے دیکھا ہے۔ یہ اپنی

شدید حرارت سے نوجوانوں کی حرارت کو بجھا دیتی ہے۔ جیسے تیل کی کثرت یا آگ کی تیز حرارت سے چراغ گل ہو جاتا ہے۔

تریاق اکبر کے اجزاء: (۱) قرص الشقیل آٹھ جز، (۲) قرص افاعی، (۳) فلفل سفید، (۴) دار فلفل، (۵) افیون، (۶) کاپھل، (۷) گل سرخ، (۸) اصل السوس، (۹) تخم شلجم، (۱۰) جنگلی لہسن، (۱۱) روغن بلسان، (۱۲) دار چینی، (۱۳) غاریقون ہر ایک بارہ حصے۔ (۱۴) مرمکی، (۱۵) قسط، (۱۶) زعفران، (۱۷) سلیخہ، (۱۸) سنبل، (۱۹) شگوفہ اذخر (۲۰) کندر، لبان، (۲۱) فلفل ابیض، (۲۲) فلفل سیاہ، (۲۳) دیا قطامینون، (۲۴) گندنا جبلی، فراسیون، (۲۵) زراوند، (۲۶) اسطوخودوس، (۲۷) کرفس جبلی، فطراسالیون، (۲۸) فودنج، پودینہ، (۲۹) مصطگی، ملک البطم، (۳۰) زنجبیل، (۳۱) بیخ طیالمون۔ ہر ایک تین حصے۔ (۳۲) برگ ڈھاک، جعدہ۔ (۳۳) ککرونده، کمافیطوس، (۳۴) سلارس، (۳۵) فوا، (۳۶) موا، (۳۷) حماما، (۳۸) قاردین، اقلیطی، سنبل، (۳۹) گل مختوم، (۴۰) کمازریوس، (۴۱) ساذج، (۴۲) زاج اصفر، (۴۳) جنطیانا، پکھان بید، (۴۴) انیسون، (۴۵) وج، بچ، (۴۶) لحبہ التیس، ایک بوٹی ہے، (۴۷) صمغ عربی، گوند کیکر ہر ایک چار حصے، (۴۸) سونف، (۴۹) عریعا، (۵۰) اقاقیا، (۵۱) سعد ناگر موتھا، (۵۲) امازس، باقلائے شامی، ہر ایک چار حصے، (۵۳) جندبید ستر، (۵۴) زرنباد، (۵۵) تخم کاشم، بعض نے انجدان رومی لکھا ہے۔ (۵۶) کفرالیہود، (۵۷) جاوشیر، (۵۸) سکبینج، (۵۹) قنطوریون، (۶۰) سیبہ، (۶۱) شہد بقدر ضرورت، ہر ایک دو حصے۔

بنانے کا طریقہ: تمام دواؤں کو سرمہ کی طرح باریک پیس کر گف ریشمی کپڑے میں کپڑ چھن کریں۔ جس دوا کو بھگونے کی ضرورت ہو اس کو پرانی شیریں میں شراب میں بھگو دیں پھر اس کو سائے میں خشک کر کے سفوف بنا لیں اور بغیر جھاگ کے شہد میں ان کو ملا دیں۔ شہد اس چھتہ کا ہو جو صعتر کے کھیت سے قریب ہو، رائل، راطینج، کو علیحدہ سفوف بنا کر ملائیں۔ تمام دواؤں کو ملا کر پھر کھرل کریں۔ دواؤں کو ملانے کے وقت روغن بلساں ہاتھوں پر لگا لیں۔

اس کو تیار کر کے چاندی کے برتن میں رکھیں تیاری سے چھے ماہ یا سال کے بعد اس کو استعمال کریں۔ اس کی قوت کا اثر تیس سال کم از کم بلکہ زیادہ دیر رہتا ہے۔

خوراک: کم و بیش ہوتی رہتی ہے اور مرض کے اعتبار سے بدرتے بھی تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

قرص کاپھل: (۱) قشر بیخ اسفالانوس، (۲) جرائتہ، (۳) قسط، (۴) اسارون، (۵) عود بلساں، (۶) موا، (۷) گل بابونہ، (۸) مصطگی ہر ایک چھ درہم، (۹) شگوفہ اذخر، (۱۰) دار چینی، (۱۱) زعفران ہر ایک بارہ درہم، (۱۲) سنبل، (۱۳) ساذج ہندی، (۱۴) ماء الاسرون، ہر ایک سولہ جز، (۱۰) مرمکی، ۲۴ جز۔

گولی بنانے کا طریقہ: سب کا سفوف بنا کر شراب میں گوندیں۔ پھر ہاتھ پر روغن بلساں مل کر گولیاں بنا کر سائے میں خشک کریں۔

قرص لحوم الافاعی: یہ گولیاں سانپ کے گوشت سے بنائی جاتی ہیں۔

جالینوس کا قول ہے: سانپ جفتی کرتے وقت اپنا سر مادہ کے منہ میں داخل کر دیتا ہے۔ تو مادہ کو تکلیف ہوتی ہے وہ نر سانپ کے سر کو کاٹ دیتی ہے، اور حاملہ ہو جاتی ہے۔ جب اس کا پیٹ پھول جاتا ہے تو پھٹ جاتا ہے بچے اس میں سے نکل جاتے ہیں مادہ مرجاتی ہے۔ موسم سرما کے اختتام ربیع کے شروع میں سانپ زمین کے اندر سے باہر آجاتے ہیں، اور پھیل جاتے ہیں۔ ربیع کے شروع میں سانپ کو نہ پکڑیں بلکہ کچھ دنوں بعد پکڑیں تاکہ وہ مٹی کو اچھی طرح کھالیں، پھر ان کو پکڑیں۔ قرص بنانے کے لئے سانپ کی بہترین قسم وہ ہے جس کا رنگ سرخی مائل اور قد چھوٹا ہو، سر چوڑا ہو۔ گردن، دم پتلی ہو۔ سر اور دم کو چار انگلی کے فاصلہ سے کاٹ کر پھینک دیں، اور سانپ ان کے کٹنے کے بعد ایک گھنٹہ تک زندہ رہے حرکت کرتا تڑپتا رہے۔ اس کے مرنے کے بعد کھال اتار لیں۔ اندر کی الائش کو صاف کر دیں۔ کسی برتن میں سانپ، پانی، نمک، تخم شبت ڈال کر، کوئلے کی آگ پر پکائیں۔ جب سانپ کا گوشت گل جائے تو آگ سے اتار کر ٹھنڈا کریں اور سانپ کے گوشت کو روٹی یا میدہ کے ساتھ کھرل کریں اس کے بعد ہاتھ پر روغن بلساں مل کر گولی بنا کر سائے میں خشک کر لیں۔ حسب ضرورت تریاق ادویات میں ان کو شامل کیا کریں۔

تریاق اربعہ: چار دواؤں سے بنتا ہے۔ جو صلابت جگر و طحال، وجع معدہ، کدو دانہ۔ عقل کی خرابی، دوار سر چکرانا، مرگی، کیڑوں کے کاٹے کا زہر ختم کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔

اجزاء تریاق اربعہ: (۱) بنطیانہ، پکھان بید، (۲) زراوند طویل و مدحرج، (۳) مرمکی، (۴) حب الغار۔ سب ہم وزن۔

طریقہ: سب داؤں کا سفوف بنا کر شہد میں ملا کر معجون بنالیں۔

خوراک: ایک درہم سے ایک مثقال تک گرم پانی سے دیں۔

دیگر تریاق: سانپ اور کیڑوں کے کاٹے کو فائدہ مند ہے۔

نسخہ: (۱) جعدہ، (۲) جنطیانا رومی، (۳) بارزد، (۴) بیخ کبر، (۵) روغن جتہ الخضراء، سب ہم وزن۔ سب کا سفوف بنا کر روغن حبتہ الخضرا، اور سرکہ میں گوندھیں اور گولی بنالیں۔

خوراک: ایک گولی وزن گولی ایک دانگ گائے کے گھی یا سرکہ کے ساتھ کھائیں۔

تریاق اثاناسیا: اثاناسیا کے معنی نجات دینے والا ہیں۔ یہ ان امراض کو مفید ہے۔ جگر، معدہ، طحال کے درد کو مثانہ کے ریاح کو کھانسی، نفث الدم، اعصاب کے سن ہونے کو اوپر اس کا لیپ لگایا جائے۔ یہ تریاق احشاء کو گرم کرتا ہے۔ حیض کو بند کرتا ہے۔

نسخہ: زعفران، مرمکی، افیون، جندبید ستر، بزرالبنج ابیض، قسط، قردمانا کالی زیری، نارکیوا، خشخاش، عروق درخت تن، گل غافث یا عصارہ غافث، کبد الذئب بھیڑیے کی کلیجی۔ بکری کا دہنا سینگ۔ تمام ہم وزن خشک دواؤں کا سفوف کر لیں۔ تر کو شراب میں ایک رات بھیگی رکھیں پھر پیس کر سب کو شہد میں ڈال کر معجون بنالیں۔

خوراک: چنے کی برابر نیم گرم پانی سے کھالیں۔

دخمرتا: اس کی معجون ان امراض کے لئے مفید ہے۔ برودت کبد اور طحال، برودت رحم، حمی ربع چوتھیہ کا بخار، کھانسی بلغمی، خدرسن ہو جانا، یرقان، تولید ریاح۔

نسخہ: حرمل ڈھائی رطل، کندر، حب بلساں مصطگی، تج، اکلیل الملک زعفران، سنبل، ہر ایک دس درہم۔ قسط، زنجبیل، افیون ہر ایک بارہ درہم، زراوند چار درہم، قرنفل چھے درہم۔ خریق سفید، گل سرخ خشک، شونیز کلونجی ہر ایک چھے اساتیر، سعد ناگر موتھا دس اساتیر، صبر، فلفل ہر ایک چودہ درہم، ریوند چینی چار درہم۔

بنانے کا طریقہ: سب دواؤں کا باریک سفوف بنا کر شہد میں ملا کر معجون بنالیں۔

خوراک: دو درہم نیم گرم پانی سے کھائیں۔

اصغر سلیم: یہ خفقان، وحشت، ریاح غلیظ، جنون کو مفید ہے۔

نسخہ: فلفل سفید، فرفیون، عاقرقرحا، سنبل، قرنفل، زعفران۔ ہر ایک گیارہ درہم۔ افیون سات درہم، قسط تیس درہم، زنجبیل بیس درہم، نمک ہندی سات درہم، نعناع، ناشرستین جدوار خطائی، روغن بلساں ہر ایک چار درہم۔

طریقہ: سب دواؤں کا باریک سفوف کر کے روغن بلساں میں ملا کر معجون بنائیں۔ چھے ماہ کے بعد استعمال کرائیں۔ خوراک چنے کے برابر دیں۔

دیگر اصغر سلیم: ہمیں معلوم ہوا کہ اس نسخہ کو سلیم نگرادی نے استعمال کیا تھا۔ یہ ان مرضوں کو فائدہ دیتا ہے۔

(۱) وسوسے۔ (۲) دن میں چند بار دم گھٹتا محسوس ہو۔ (۳) پاگل کے لئے۔ (۴) مرگی، جنون اور ارواح خبیثہ کے لئے۔ (۵) طبیعت پر غم کا غلبہ، لقوہ اور فالج کے لئے۔ (۶) رعشہ، صداع کے لئے۔ (۷) زہر کھانے والے کو ایک گھنٹہ تک۔ (۸) وجع رحم کے لئے۔ (۹) عورت کو حیض نہ آتا ہو۔ یا حیض کا خون زیادہ آتا ہو۔ (۱۰) قے کی کثرت مروڑا اور بے چینی کے لئے۔ (۱۱) متلی کے لئے۔ (۱۲) نئے پرانے تیز بخار میں اس کو پییں اور ناک سے سڑکیں۔ (۱۳) جس کو دن یا رات میں ڈر لگتا ہو۔ (۱۴) اختلاج قلب اور خفقان کے لئے۔ (۱۵) شقیقہ کے لئے۔ (۱۶) کان کے درد میں نلسی کے پانی میں حل کر کے کان میں ڈالیں مگر اس کے ڈالنے سے پہلے عورت کا دودھ کان میں ڈالیں پھر اس کو ڈالیں۔

حکیم سلیم مذکورہ بالا امراض میں زیادہ سے زیادہ خوراک بکری کی مینگنی کے برابر دیتے تھے۔ بچوں کو مسور کی دال کے برابر دیتے اور ناک میں سڑکنے کو رائی کے دانے کی برابر دیتے بڑی عمر والوں کو کالی مرچ کے برابر دیتے تھے۔

نسخہ معجون اصغر سلیم: زعفران ۳۰ مثقال۔ اس کے ہم وزن قرفہ، قرنفل، مصطگی رومی ۴ مثقال، سعد ۳۰ مثقال۔ قسط چار مثقال، نعناع ۴ مثقال۔ اس کے ہم وزن کافور۔ روغن بلساں۔ ہر دواء کو علیحدہ علیحدہ روغن بلساں میں مجرب کر کے ہر دواء کا علیحدہ علیحدہ سفوف کر کے کپڑ چھن ریشمی کپڑے میں کر کے سب کو

ملا کر ایک مرتبہ روغن بلساں میں پھر مجرب کر کے بغیر جھاگ کے شہد میں ملا کر معجون تیار کرلیں۔ اس کو چوڑے منہ کے سبز رنگ کے مرتبان میں بند کر کے محفوظ کرلیں۔ مذکورہ امراض کا اس سے علاج کریں اللہ تعالیٰ سے شفاء کی امید رکھیں۔

دواء المسک: جو خفقان مرہ سودا اور معدے کے اشتراک سے ہو اس کو مفید ہے۔ دماغ کا تنقیہ اور طبیعت کو ملین کرتی ہے۔

نسخہ: ساذج ہندی، ساذج فارسی، سعد، فرنج مشک، نانخواہ، تخم کرفس، انیسوں، اشنہ۔ ہر ایک پانچ درہم۔ صبر سقوطری دس درہم، رب الافسنتین پانچ درہم، افتیمون سات درہم، زعفران پانچ درہم، مرکی چار درہم، بادر نجبویہ سات درہم، مشک دو درہم۔

بنانے کا طریقہ: زعفران اور مرکی کو اب ریحان میں حل کرلیں۔ مشک بلساں میں کھرل کرلیں۔ باقی دواؤں کا باریک سفوف ریشمی کپڑے میں چھان کر رکھیں۔ شہد کو آگ پر رکھ کر اس کے جھاگ ختم کریں پھر اس میں زعفران مشک اور تمام دواؤں کا سفوف ملا دیں اور اس میں شب یمانی بھون کر پانچ درہم کا سفوف بھی ملا دیں۔

خوراک: ڈیڑھ درہم، دواء المسک کو عرق افسنتین کے ساتھ نہار منہ کھائیں۔

دیگر دواء المسک جندبید ستر (نسخہ): زرنباد، درونج ہر ایک ایک درہم، کشنیز بریاں دو درہم، فرنج مشک تین درہم، تخم بادر نجبویہ تین درہم، مروارید، کہربا، بسد، ابریشم خام مقرض ہر ایک ڈیڑھ درہم، بہمن سفید، بہمن سرخ، ساذج، سنبل، قاقلہ، لونگ، اشنہ، جندبید ستر، ہر ایک ایک درہم، زنجبیل، دار فلفل ہر ایک نصف درہم۔

بنانے کا طریقہ: ابریشم کو کاٹ کر محرق کریں ہر دوا کا علیحدہ سفوف بنائیں کپڑے میں چھان کر جھاگ دور کئے ہوئے شہد میں ڈال کر قوام تیار کریں۔ معجون بن جائیگی۔ مناسب سمجھیں تو اس میں نصف درہم مشک بھی ملا دیں۔

دیگر دواء المسک (نسخہ): دواء المسک کا یہ نسخہ دوسرے نسخوں سے بہت بہتر و اعلیٰ ہے بلکہ بے مثال ہے۔ یہ امراض مذکورہ میں اللہ کے فضل سے مفید ہے۔ (۱) جذام کو مفید ہے جو مرہ سودا کے سبب ہوا ہے وہ نیا ہو یا پرانا چاہئے ہڈیاں ہی گل رہی ہوں مفید ہے۔ (۲) گردے مثانے کی پتھری کو استعمال کے بعد فوراً خارج کر دیتی ہے۔ (۳) فالج، ذات الجنب کے اس مریض کو بھی فائدہ دیتی ہے۔ جو بیہوش موت کے نزدیک ہے۔ (۴) دردِ جگر، دردِ معدہ، اختلاج قلب کو مفید ہے۔ (۵) نقرس، وجع احشاء، گھٹنوں کے درد اور زخموں کو فائدہ مند ہے۔

نسخہ: (۱) بسباسہ، ایک اوقیہ، (۲) افربیون چھ مثقال، (۳) زعفران چھ مثقال، (۴) حماما چار مثقال، (۵) شوکران، بوٹی ہے دو مثقال، (۶) اسارون دو مثقال، (۷) عاقر قرحا، ساذج، تخم حرمل، سلیخہ، تخم کرفس ہر ایک ایک مثقال، (۸) کرفس جبلی دو مثقال، (۹) افیون چھ مثقال، (۱۰) فلفل ابیض ڈھائی مثقال،

(۱۱) گل سرخ خشک ڈھائی مثقال، (۱۲) زرنباد، درونج ہر ایک ایک مثقال، (۱۳) زراوند، مدحرج ہر ایک چھ چھ مثقال، (۱۴) مرکی، ماحور، ہر ایک دو مثقال، (۱۵) اسارون دو مثقال، (۱۶) بزرالبنج چھ مثقال، (۱۷) تخم بیروج ایک مثقال، (۱۸) عصارہ بیروج، موتی بغیر چھید والے ہر ایک چھ مثقال، (۱۹) ابریشم چینی خام چھے مثقال، (۲۰) عنبر چار مثقال، (۲۱) مشک دو مثقال، (۲۲) سونا بردہ دو مثقال، (۲۳) چاندی دو مثقال، (۲۴) خربق ابیض چھے مثقال۔

طریقہ: تمام دواؤں کا علیحدہ علیحدہ سفوف بنائیں بقدر ضرورت شہد کو گرم کر کے جھاگ دور کریں۔ شہد کے ٹھنڈا ہونے پر ان دواؤں کو اس میں ملا دیں اور روغن بلساں نصف رطل ڈال کر اس میں گوندھیں اور اس کو شیشہ کے مرتبان میں بند کر کے چالیس دن جو میں داب کر رکھیں۔ اس کے بعد استعمال کریں۔

خوراک: ایک چنے کے برابر۔

دبید بھلانواں: ان امراض کا فائدہ مند ہے۔ (۱) درد معدہ، (۲) ضعف ذہانت، (۳) نسیان بھول، (۴) دوار، سر کے چکر جن میں معدہ بھی شریک ہو۔ (۵) دردِ سر، (۶) جگر، طحال، گردے کا درد، (۷) مزاج کا فساد، (۸) وجع رحم، (۹) ابتدائے جذام، (۱۰) ان امراض کے لئے جو سوداوی امراض کے مشابہ ہوں۔

نسخہ: (۱) سنبل الطیب، (۲) مرکی، (۳) سلیخہ، (۴) ساذج، (۵) زعفران، (۶) افتیمون، (۷) اذخر، (۸) ریوند، (۹) حب لبابن، (۱۰) قرنفل، (۱۱) حب بلساں، (۱۲) زنجبیل، (۱۳) صبر، (۱۴) مقل، (۱۵) روغن بلساں ہر ایک ایک اوقیہ، (۱۶) مصطگی، (۱۷) عسل بلادر، بھلاواں کا شہد، (۱۸) غاریقون ہر ایک آٹھ اوقیات، (۱۹) اسارون، قشر بیخ بادیان تین اقساط۔

طریقہ تیاری: سرکے میں تین دن بیخ بادیاں کو بھگو کر رکھیں پھر اس کو نئی پتیلی میں ڈال کر اس کے نیچے ایک گھنٹہ ہلکی آنچ کی آگ جلائیں۔ اس کے بعد نیچے اتار کر مل کر چھان لیں اور اس میں ڈیڑھ رطل شہد ملا دیں اور اس کو ہلکی آگ پر اتنا پکائیں کہ شہد کی طرح گاڑھا ہو جائے۔ تو اس کو آگ سے نیچے اتار کر اس میں دواؤں کا سفوف ڈال کر یک جان کر دیں پھر اس کو شیشہ کے مرتبان میں بھر کر تین ماہ رکھا رہنے دیں۔ تین ماہ کے بعد استعمال کریں۔ یہ معجون قوتِ حافظہ اور ذہن کو مفید ہے اور جسم سے فضلات کو خارج کرتی ہے۔

خوراک: قوی انسان کے لئے ایک درہم، کمزور کو اس کی برداشت کے مطابق کم و بیش کریں۔

فلونیا فارسی: یہ معجون بھوک بڑھاتی ہے۔ دست بند کرتی ہے۔ رحم کے ریاحی درد کو ختم کرتی ہے۔ جنین کی حفاظت کرتی ہے۔ حبس نزف الدم کو مفید ہے۔

نسخہ: (۱) فلفل سفید، (۲) بزرالبنج سفید ہر ایک بیس درہم، (۳) افیون دس درہم، (۴) شادنج دس درہم، (۵) سنبل الطیب، (۶) عاقرقرحا، (۷) فرفیون ہر ایک دو درہم، (۸) جند بید ستر ایک درہم، (۹) زرنباد، (۱۰) درونج ہر ایک ایک درہم، (۱۱) موتی بغیر چھید والے، (۱۲) مشک ہر ایک دو نواۃ (گٹھلی)

(۱۴) کافور ڈیڑھ دانگ۔
طریقہ تیاری: دواؤں کا علیحدہ علیحدہ سفوف بنا کر سب کو بقدر ضرورت شہد میں ملا کر محفوظ کر لیں چھ ماہ بعد استعمال کریں۔
خوراک: کسی مناسب بدرقہ سے ایک درہم استعمال کریں۔
فلونیا رومی: مختلف بدرقوں کے ساتھ ان امراض کو فائدہ دیتی ہے۔ (۱) سرکہ کو بیخ کبر میں جوش دے کر فلونیا رومی کے ساتھ استعمال کریں تو پیٹ کا درد، طحال کے درد کو مفید ہے۔ (۲) اگر عرق کرفس کے ساتھ فلونیا رومی کو استعمال کریں تو دردِ گردہ کو مفید ہے۔ (۳) عرق بادیان کے ساتھ اگر فلونیا رومی کو استعمال کریں تو بند پیشاب کو جاری کر دے گی۔ (۴) اگر سرکہ اور جنگلی پیاز کے ساتھ فلونیا رومی کو لیں تو سانس پھولنے اور ہانپنے کو مفید ہے۔ (۵) اگر ماء الشعیر یا دو اوقیہ اوٹائے ہوئے دودھ کے ساتھ فلونیا رومی کو لیں تو نفث الدم، قیح کو مفید ہے۔
نسخہ: (۱) زعفران پانچ درہم، (۲) تخم کرفس جبلی چار درہم، (۳) سلیخہ، (۴) ساذج، (۵) عاقرقرحا، (۶) فرفیون، (۷) حب بلساں۔ ہر ایک ایک درہم۔ ان سب کا باریک سفوف کر کے روغن بلسان میں مجرب کر کے شہد ملا کر مرتبان میں بند کر کے چھ ماہ بعد استعمال کریں یہ پرانی بہتر ہوتی ہے۔ اس کو بیس ماہ تک استعمال کریں اس میں بیس ماہ تک عمل کرنے کی قوت رہتی ہے۔
خوراک: صحت مند کے لئے ایک درہم یا چار دانگ، کمزور کو اس کے مطابق دیں۔ اگر چاہئیں تو سنبل الطیب چار درہم اس میں شامل کر لیں۔
ایارج ارکاغانیس: کو حکماء حکیم جالینوس سے پہلے بھی استعمال کرتے تھے۔ میں نے اس کو حکماء کے بیان کردہ اوصاف سے زیادہ مفید پایا ہے۔ یہ ایارج، ایارج اوغادیا اور ایارج جالینوس سے بہت زیادہ مفید ہے۔ اس کو موتیا بند اترنے کی ابتداء میں احتراق، صفراء میں، دردِ حلق، پاگل کتے کے کاٹے کو، زہریلے کیڑوں کے کاٹے کو۔ دردِ رحم کو مفید ہے۔
نسخہ: (۱) شحم حنظل بتیس مثقال، (۲) فرسیون، (۳) اسطوخودوس، (۴) کمازریوس، (۵) خربق اسود، (۶) سقمونیا، (۷) فلفل سفید، (۸) دار فلفل، ہر ایک چار اوقیہ۔ (۹) پیاز دشتی مشوی، (۱۰) فرفیون، (۱۱) صبر، (۱۲) زعفران، (۱۳) پکھان بید، (۱۴) تخم کرفس جبلی، (۱۵) اشق، (۱۶) جاؤشیر۔ ہر ایک ایک اوقیہ۔ (۱۷) جعدہ، (۱۸) دارچینی، (۱۹) سکبینج، (۲۰) سنبل، (۲۱) مرمکی، (۲۲) شگوفہ اذخر، (۲۳) حبق پودینہ نہری، (۲۴) زراوند طویل۔ ہر ایک دو درہم۔
بنانے کا طریقہ: سب کو باریک سفوف بنا کر ایارج جالینوس کی طرح تیار کریں۔
ایارج فیقرا: مسہل کڑوی دوا ہے۔ اس کو کئی طریقہ سے بنایا جاتا ہے۔ یہ لیس دار غلیظ فضلات کا تنقیہ کرتی ہے۔ معدے کی خرابی ہے جو دردِ سر ہے اس کو مفید ہے۔ قولنج، پیشاب دقت سے آنے۔ مثانہ، گردے کی پتھری خارج کرنا، دماغ کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ میں نے پڑھا اور دیکھا ہے۔ جالینوس اس

ایارج کو پہلے دیتا تھا۔ دماغ اور معدے کا تنقیہ بھی اس سے کرتا تھا۔
نسخہ: (۱) مصطگی، (۲) زعفران، (۳) سنبل، (۴) سلیخہ، (۵) اسارون، (۶) حب بلساں، (۷) دار چینی، (۸) عود بلساں، ہر ایک چھ درہم۔ (۹) صبر دس درہم۔
بنانے کا طریقہ: سب کو باریک سفوف علیحدہ علیحدہ کر کے ملالیں پانی میں گوندکر گولی بنالیں۔
خوراک: دو مثقال نیم گرم پانی کے ساتھ دیں۔ بعض حکماء صبر کی مقدار دوسری دواؤں کے برابر رکھتے ہیں۔ پتھری کو توڑ کر نکالنے کے لئے گرم پانی کے ساتھ دیتے ہیں۔ سوداوی امراض میں افتیمون کے جوشاندے یا روغن بید انجیر کے ساتھ دیتے ہیں۔ مادہ صفرا غلیظ میں یا آنتوں کی کمزوری میں خیساندہ افسنتین کے ساتھ دیتے ہیں۔
دیگر حب ایارج فیقرا: اس کو دماغ اور معدے کے تنقیہ کے لئے ہر موسم میں دے سکتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے مناسب اسہال آتے ہیں۔
نسخہ: (۱) گل سرخ تین درہم، (۲) صبر سات درہم، (۳) مصطگی چار درہم، (۴) تربد دس درہم۔
بنانے کا طریقہ: ان سب کے باریک سفوف کو پانی میں گوندھ کر چنے سے قدرے بڑی گولی بنالیں۔
خوراک: رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی کے ساتھ دس گولی سے پندرہ گولی تک استعمال کر سکتے ہیں۔
دیگر حب ایارج فیقرا (نسخہ): (۱) دارچینی، (۲) سنبل الطیب، (۳) اسارون، (۴) سلیخہ، (۵) مصطگی، (۶) عود بلساں، (۷) حب بلساں، (۸) جوزبوا، (۹) قرنفل، (۱۰) شگوفہ اذخر، (۱۱) ریوند چینی، (۱۲) عصارہ غافث، (۱۳) چرائتہ ہر ایک ایک حصہ، (۱۴) زعفران محلول نصف حصہ، (۱۰) صبر سب دواؤں کے وزن کی برابر۔ سب دواؤں کا علیحدہ علیحدہ سفوف بنا کر ملا کر حسب سابق گولیاں بنالیں۔
دیگر حب ایارج نمبر۵: یہ معدے اور دماغ کا تنقیہ کرتا ہے۔
نسخہ: (۱) ایارج فیقرا نصف درہم، (۲) ہلیلہ زرد ایک درہم، (۳) تربد چار دانگ، (۴) نمک ہندی ایک دانگ۔
طریقہ: سب کا باریک سفوف بنا کر پانی میں گوندھ کر گولی بنائیں۔
خوراک: ایک گولی۔
دیگر حب ایارج نمبر۶: اس کو سردی، گرمی ہر موسم میں کھا سکتے ہیں اللہ کے فضل سے مفید رہے گی۔
نسخہ: (۱) ایارج فیقرا آٹھ درہم، (۲) تربد مجوف بارہ درہم، (۳) ہلیلہ کابلی چھے درہم، (۴) ہلیلہ زرد آٹھ درہم، (۵) نمک ہندی، (۶) انیسون، (۷) گل سرخ۔ ہر ایک تین درہم۔
طریقہ تیاری: سب کو جدا جدا کوٹ کر باریک سفوف بنا کر عرق کاسنی یا مصفیٰ پانی میں گوندھ کر چنے کی برابر گولی بنالیں۔
خوراک: ایک مثقال سے دو درہم تک نیم گرم پانی کے ساتھ۔
معجون دوائے قیصریہ: یہ ان امراض کو مفید ہے۔ (۱) خفقان، (۲) حمی مزمن، (۳) ضعف معدہ،

(۴)نفث الدم، (۵)ہچکی، (۶)وجع الکبد اور طحال، (۷)زہر قاتل، (۸)ریاح احشاء۔
نسخہ: (۱)جندبیدستر، (۲)رب السوس، (۳)سلیخہ، (۴)قسط، (۵)دار فلفل، (۶)کتیرا، (۷)افیون، (۸)زعفران، (۹) سنبل الطیب۔ ہر ایک تین درہم۔ (۱۰)جاؤشیر ایک درہم، (۱۱)مسک، (۱۲)زرنباد، (۱۳)درونج، (۱۴)مروارید موتی بغیر چھید والے۔ ہر ایک نصف درہم۔ (۱۵)مرمکی آٹھ درہم۔
معجون بنانے کا طریقہ: دواؤں کا جدا جدا سفوف بنا کر شہد میں ڈال کر معجون بنائیں۔
خوراک: چنے کی برابر نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔
دواء الکرکم: یہ ضعف جگر و طحال، صلابت معدہ، استسقاء کو مفید ہے۔ رنگ بھی صاف کرتی ہے۔
نسخہ: (۱) سنبل الطب، (۲)زعفران، (۳)سلیخہ ہر ایک دو حصہ۔ (۴)دار چینی، (۵)قسط، (۶)مرمکی، (۷)شگوفہ اذخر۔ ہر ایک ایک حصہ۔
طریقہ تیاری: سب کا باریک سفوف بنا کر شہد ملا کر قدرے رقیق معجون بنائیں۔
خوراک: ایک درہم کرفس، انیسون، مصطگی، سعتر کے جوشاندہ سے استعمال کریں۔
دواء اللک: یہ ان امراض کو مفید ہے۔ (۱)برودت معدہ و کبد، (۲)صلابت معدہ، (۳)سدہ کلیہ۔
نسخہ: (۱)قسط، (۲)ترمس، (۳)حب الفار، (۴)لک، (۵)حلبہ، (۶)فلفل، (۷)راوند۔
طریقہ: سب دواؤں کا سفوف کپڑ چھن کر کے شہد میں قدرے رقیق کر کے معجون بنائیں۔
خوراک: ایک درہم، عرق افسنتین سے کھلائیں۔
دوائے حلتیت: اللہ کے فضل سے ان امراض کو مفید ہے۔ (۱)اگر شراب کے ساتھ لیں تو معدے کی برودت کو دور کرتی ہے۔ (۲)اس کو اگر زبان کے نیچے رکھیں تو حمی نافض مزمن، کھانسی کو مفید ہے۔ (۳)پیٹ کے کیڑے مار کر خارج کرتی ہے۔
نسخہ: (۱)حلتیت خالص، (۲)شونیز، (۳)فلفل، (۴) خردل، (۵)بالون۔ مساوی الوزن۔
طریقہ تیاری: سب کا باریک سفوف بنا کر بیر کی برابر گولی بنالیں۔
خوراک: ایک گولی۔
دوائے ہندی: حلتیت جن امراض کو مفید ہے یہ بھی ان میں مفید ہے اس کے سوا، ذات الجنب، دردِ کمر، بواسیر، حمی ربع، کو فائدہ مند ہے۔
نسخہ: (۱)حلتیت خالص ایک حصہ، (۲)مصطگی دو حصے، (۳)وج تین حصے، (۴)زنجبیل چار حصے، (۵)نمک ہندی پانچ حصے، (۶)زیرہ کرمانی چھ حصے، (۷)شیطرج سات حصے۔
طریقہ: سب کا باریک سفوف بنا کر شہد میں گوندھیں۔
خوراک: ایک مازو کے برابر۔
دبید کبرینا: یہ ان امراض کو مفید ہے۔ (۱) حمی بلغمی کا بخار شروع ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے بیر کے برابر نیم گرم پانی سے کھائیں۔ (۲)پرانی کھانسی، ضیق النفس، دمہ، کزاز، وجع کبد، استسقاء، قولنج کو مفید ہے۔

(۳)گردے کی پتھری نکالتی ہے۔ (۴)مہلک زہر کے اثر کو ختم کرتی ہے۔
نسخہ: (۱)فلفل سفید تین درہم، (۲)بزرالبنج ابیض ایک درہم، (۳)کندر، (۴)مرکی، ہر ایک بارہ درہم۔ (۵)افیون، (۶)زعفران ہر ایک ایک درہم، (۷)کبریت زرد محرق چھے درہم، (۸)قسط ہندی، (۹)زراوند طویل، (۱۰)دارفلفل، (۱۱)قشر بیخ شاہترہ، (۱۲)فرفیون، ہر ایک تین درہم۔
طریقہ: سب کا باریک سفوف بنا کر شہد میں ملا کر معجون بنائیں۔
خوراک: نصف درہم۔
کوکبادلا مردحانا: ان امراض کے لئے مفید و مجرب ہے۔ (۱)برودت معدہ، درد شکم، مروڑ، (۲)تنگی سانس، (۳)درد سر کے لئے سرکہ میں اس کو حل کرکے پیشانی اور کنپٹی پر لیپ کریں، (۴)کان کے درد کے لئے آب مرزنجوش میں حل کرکے کان میں قطرے ڈال لیں، (۵)داڑھ کی کھوڑ میں اس کو بھر دیں، (۶)نزف الدم کو مفید ہے، (۷)خونی پیچش کو فائدہ مند ہے، (۸)پرانی کھانسی کو شفا دیتی ہے، (۹)بخار کو اتار دیتی ہے، (۱۰)زہریلے کیڑوں کے زہر کو ختم کرتی ہے۔
نسخہ: (۱)جندبیدستر، (۲)سلیخہ، (۳)مرکی، (۴)گل مختوم، (۵)قشرے بروج۔ ہر ایک چار درہم۔ (۶)زعفران، (۷)قسط، (۸)افیون، (۹)نارکیوا خشخاش۔ ہر ایک چھے درہم، (۱۰)انیسون، (۱۱)تخم کرفس، (۱۲)دوقو، (۱۳)انجدان، (۱۴)برزالبنج سفید، (۱۵)میعہ سائلہ، ہر ایک آٹھ درہم۔
طریقہ تیاری: خشک دواؤں کا باریک سفوف بنالیں۔ افیون، میعہ سائلہ، زعفران کو اعلیٰ قسم کی شراب میں علیحدہ علیحدہ بھگو کر کھرل کریں ان کو یکجا کرکے باقی دواؤں کا سفوف ملا کر گولی بنالیں۔
خوراک: نصف درہم نیم گرم پانی یا مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کریں۔
تیادریطوس اکبر: اس معجون سے جسم کا تنقیہ بذریعہ اسہال ہوتا ہے۔ جسم کو تقویت دے کر گرم رکھتی ہے۔ ریاح کو خارج کرتی ہے۔ جگر و طحال، گردے کے سدے کو کھولتی ہے۔ سینہ، پسلی کے درد کو مفید ہے۔ سانس کی تنگی، ضعف معدہ خون کی کمی کو فائدہ مند ہے۔ خون کو رگوں میں جاری کرتی ہے۔ استسقاء کی ابتدا، قولنج، نقرس، حیض روکنے کے لئے مفید ہے۔ اس کے استعمال سے جسم کا زنگ صاف ہو جاتا ہے۔ صحت مند آدمی اگر اس کو معتدل موسم میں کھائے تو اس کو فائدہ دیتی ہے۔ چوتھیہ کے بخار کے لئے ایک چنے کی برابر کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔
نسخہ: (۱)صبر، تیس درہم، (۲)غاریقون تین اساتیر، (۳)زعفران، (۴)روغن بلساں، (۵)دارچینی، (۶)وج، (۷)مصطگی، ہر ایک تین درہم، (۸)زراوند ڈیڑھ درہم، (۹)قسط بحری سفید، چار درہم، (۱۰)سلیخہ چھے درہم، (۱۱)سنبل الطیب ساڑھے تین درہم، (۱۲)حب بلساں، (۱۳)عود بلساں، (۱۴)فرفیوں، (۱۵)اسارون، (۱۶)پکھان بید، (۱۷)فلفل سفید، (۱۸)فلفل سیاہ، (۱۹)دارفلفل، (۲۰)شگوفہ اذخر، ہر ایک دو درہم، (۲۱)مرزنجوش، مرقوس، (۲۲)حماما بوٹی ہے۔ ہر ایک ایک درہم، (۲۳)سقمونیا تین درہم، (۲۴)افتیمون، (۲۵)کمازریوس بوٹی ہے۔ ہر ایک چار درہم۔

طریقہ تیاری: سب دواؤں کا باریک سفوف علیحدہ علیحدہ بنا کر روغن بلساں میں مجرب کر کے شہد ڈال کر معجون بنا کر سبز رنگ کے مرتبان میں رکھیں پانی سے کھلائیں۔ چھے ماہ بند رکھیں۔ چھے ماہ کے بعد استعمال کریں۔

خوراک: صحت مند کے لئے چار مثقال کمزوروں کو ان کی طاقت کے مطابق معجون مزودیطوس۔ یہ ان امراض کو مفید ہے۔ (۱) زہریلی دواء یا مہلک زہر کھایا ہے یا سانپ بچھونے کاٹلیا ہے۔ (۲) برودت جگر۔ (۳) جو وقت سے پہلے بوڑھا ہونے لگے۔ (۴) حیض کا خون جاری کرتا ہے۔ (۵) حافظہ کو قائم رکھتا ہے۔ (۶) امتلا کی وجہ سے ہچکی کو مفید ہے۔ (۷) فالج، استرخا، سکتہ کو مفید ہے۔ (۸) معدے کی برودت سے درد معدہ یا درد جگر یا درد طحال ہوا ہے۔

نسخہ: (۱) مرکی، (۲) غاریقون، (۳) زنجبیل، (۴) دار چینی، ہر ایک دس درہم، (۵) زعفران آٹھ درہم، (۶) پھٹکڑی، (۷) کندر، (۸) حرف بابلی، (۹) بیخ اذخر، (۱۰) شگوفہ اذخر، (۱۱) حب بلساں، (۱۲) عود بلساں، (۱۳) اسطوخودوس، (۱۴) سسالیس، (۱۵) بسروزہ، (۱۶) دار فلفل، (۱۷) جندبید ستر، (۱۸) میعہ سائلہ، (۱۹) جاؤشیر، (۲۰) ساذج، ہر ایک آٹھ درہم، (۲۱) قسط دس درہم، (۲۲) مملک الانیادا، گوند پستہ سات درہم، (۲۳) فلفل سفید، (۲۴) فلفل سیاہ، (۲۵) جعدہ، (۲۶) استولو، قندریون، بوٹی پہاڑی دونوں قسم کی ہر ایک آٹھ درہم، (۲۷) دوقو، (۲۸) اقلیطی، جنگلی پیاز، (۲۹) مصطگی، (۳۰) فطراسالیون، کرفس صخری، (۳۱) قروماناً کالی زیری، (۳۲) بادیان، ہر ایک سات درہم، (۳۳) پکھان بید، (۳۴) مشکط امشیح، پودینہ جنگلی ہر ایک سات درہم، (۳۵) انیسون، (۳۶) حیوغاریقون، (۳۷) بطن الاسقیقون، اور اس کا نمک ہر ایک آٹھ درہم، (۳۸) اسارون، (۳۹) سکبینج، (۴۰) مجیٹھ ہر ایک آٹھ درہم، (۴۱) افیون سات درہم، (۴۲) سداب بری اور بستانی، (۴۳) دج، ہر ایک سات درہم، (۴۴) حماما، (۴۵) فراسیون، پہاڑی گندنا، (۴۶) قنطافلون سنبھالو، (۴۷) تخم نانخواہ، (۴۸) حب الغار، (۴۹) مغز حب اترج، ترنج کے بیج کی گری، ہر ایک سات درہم۔

طریقہ تیاری: خشک دواؤں کا باریک سفوف بنائیں اور روغن بلساں میں مجرب کرلیں۔ میعہ سائلہ کو پگھلا کو شہد میں ملا دیں اور سفوف کو بھی شہد میں ملا کر معجون تیار کرلیں اور شیشہ کے مرتبان میں چھ ماہ رکھ کر بعد میں استعمال کریں۔

خوراک: سب سے کم نصف درہم، زیادہ دو درہم تک ہے۔

معجون بحرزینا: اس کے نسخہ کو یحیٰی برمانسویہ نے مرتب کیا تھا۔

نسخہ: (۱) کالی زیری، (۲) تخم گزر ہر ایک تین درہم، (۳) میعہ سائلہ تین اوقیہ، (۴) جندبید ستر، (۵) دار چینی، (۶) افیون ہر ایک دو درہم، (۷) موٗ بوٹی ہے، (۸) فوٗ چھال گرئی، (۹) بودقو، (۱۰) اسارون، (۱۱) کرفس جبلی، (۱۲) مرکی، (۱۳) فلفل سیاہ، (۱۴) دار فلفل، (۱۵) بسروزہ، (۱۶) قسط، (۱۷) تخم نان خواہ، ہر ایک سات درہم، (۱۸) زعفران تین درہم، (۱۹) شہد بقدر ضرورت۔ دواؤں کے

سفوف کو شہد میں ملا کر معجون بنالیں۔

معجون شیلثا (نسخہ): (۱) زرنباد، (۲) درونج، (۳) مروارید بغیر چھید والے، (۴) بسد، (۵) ابریشم خام مقرض کترا ہوا، (۶) قرنفل، (۷) کہربا، ہر ایک ڈیڑھ مثقال، (۸) اشنہ نصف مثقال، (۹) بہمن سرخ، (۱۰) بہمن سفید، (۱۱) شب یمانی، (۱۲) قاقلہ الائچی، ہر ایک نصف درہم، (۱۳) زنجبیل، (۱۴) فلفل ہر ایک دو دانگ، (۱۵) سازج ایک مثقال، (۱۶) سنبل، (۱۷) عصافیر، ہر ایک نصف مثقال، (۱۸) ورق طلاء، ورق نقرہ ہر ایک نصف مثقال، (۱۹) زعفران، (۲۰) مشک۔ ہر ایک نصف مثقال۔

طریقہ تیاری: مشک زعفران کو جدا جدا کر کے کھرل کرلیں اور ورق طلا و نقرہ کو علیحدہ کھرل کرلیں۔ باقی دواؤں کا باریک سفوف کر کے۔ جھاگ سے دور کئے ہوئے شہد میں سب کو ملا کر معجون بنائیں۔

خوراک: نصف مثقال نیم گرم پانی کے ساتھ نہار منہ کھائیں۔

دواء اسقیل: ان امراض کو مفید ہے۔ (۱) ورم طحال، (۲) استسقاء، (۳) درد معدہ، (۴) پرانی کھانسی، (۵) کیڑوں کے کاٹنے کے زہر کے لئے مفید ہے۔

نسخہ: (۱) سنبل الطیب، (۲) تخم کرفس، (۳) تخم سکھپرا، (۴) برگ اڑوسہ، (۵) عود بلساں، ہر ایک ایک حصہ۔ (۶) قسط، (۷) سلیخہ منقی ہر ایک دو حصے۔ (۸) زونبخ تین حصے، (۹) بیخ کبر چار حصے۔

طریقہ تیاری: تمام دواؤں کا سفوف بنالیں۔

خوراک: دو درہم کو خیساندہ برگ کبر اور برگ پودینہ میں قدرے سکنجبین ملا کر کھائیں۔

دوائے عطیہ خداوندی (الفنجوش): اس نسخہ کو عطیہ الٰہی کے نام سے موسوم کیا ہے۔ عجمی اس کو دوائے الفنجوش کہتے ہیں۔ یہ نسخہ بادشاہوں کے خزانوں سے حاصل ہوا ہے۔ اس کے فوائد یہ ہیں۔ (۱) زہر کے اثر کو ختم کرتا ہے۔ (۲) اس کو اگر موسم ربیع اور سرما میں ہر ماہ ہفتہ کے اندر ایک مرتبہ کھالیں تو یہ، (۳) بواسیری ریاح کو خارج کردے گا۔ (۴) جسم سے مزاج کے فساد کو ختم کرتا ہے۔ (۵) رنگت کو صاف کرتا ہے۔ (۶) قوت باہ کو تقویت دیتا ہے۔ (۷) پیشاب آسانی سے آتا ہے۔

نسخہ: (۱) ہلیلہ سیاہ، (۲) ہلیلہ، (۳) آملہ، (۴) وج، (۵) زراوند طویل، (۶) زراوند مدحرج، (۷) شقاقل، (۸) بادیان، (۹) الائچی خورد، (۱۰) الائچی کلاں، (۱۱) قرنفل، (۱۲) زنجبیل، (۱۳) کنجد غیر مقشر۔ ہر ایک سات اوقیہ۔ (۱۴) سنبل الطیب، (۱۵) جوز بوا، (۱۶) تربد، (۱۷) فو، (۱۸) مو، (۱۹) دوقو، (۲۰) اسارون، (۲۱) تخم کرفس جبلی، (۲۲) فراسیون ہر ایک دو اوقیہ، (۲۳) نانخواہ، (۲۴) نشاستہ گندم، (۲۰) کراث، گندنا، (۲۶) تودری سفید، (۲۷) خشخاش، (۲۸) زرنباد، (۲۹) درونج، (۳۰) عروق، عروق تین، (۳۱) زرشک، (۳۲) حماما، (۳۳) عاقرقرحا، (۳۴) طباشیر، (۳۵) سالیوس، (۳۶) ملتیت، (۳۷) زیرہ کرمانی، ہر ایک تین اوقیہ، (۳۸) سل، (۳۹) فل، چوب درخت بہی، (۴۰) بل، ہندی پھل ہے، (۴۱) دارچینی، (۴۲) شیطرج ہندی، (۴۳) شیطرج فارسی، (۴۴) فلفلمویہ، (۴۵) اشنہ، (۴۶) سعد، (۴۷) بیخ نیلوفر، (۴۸) قرفہ، (۴۹) دار فلفل، (۵۰) جندبیدستر، (۵۱) جاؤشیر،

(۵۲) سکبینج، ہر ایک چار اوقیہ، (۵۳) قشر بیخ کرفس، (۵۴) بیخ کبر آٹھ اوقیہ، (۵۵) خبث الحدید مصفیٰ۔
طریقہ تیاری: جس کو تین ہفتہ بھگو کر رکھیں۔ ایک دن پانی میں دوسرے دن شہد میں۔ تیسرے دن سرکہ میں۔ چوتھے دن گنے کے رس میں اس کی تکرار تین ہفتہ تک کریں۔ پھر اس کو سائے میں خشک کر کے سرمہ کی طرح کا سفوف بنالیں۔ سب دواؤں کا علیحدہ علیحدہ سفوف بنائیں۔ خبث الحدید کا وزن تمام دواؤں کے تہائی حصہ کے برابر ہوگا۔ سب دواؤں کو گائے کے خالص گھی میں مچرب کر کے شہد میں ملا دیں اس معجون کو سبز رنگ کے شیشہ کے مرتبان میں بند کر کے چھ ماہ تک زمین میں دفن کر کے رکھیں۔ چھ ماہ بعد استعمال کریں۔
خوراک: مازو کی برابر، صبح کو نہار منہ کھائیں۔ اس معجون کو کھانے کے بعد سات گھنٹے تک کچھ نہ کھائیں۔ اس کے بعد ہلکی غذا کھائیں۔ تھکن اور غم سے دور رہیں۔ میرے والد بچپن میں مجھ کو کھلاتے تھے تاکہ میرا جسم رطوبت فاسدہ سے صاف رہے۔ دوا کھلانے کے ایک گھنٹہ بعد وہ مجھے تازہ گوشت کے کباب کھلاتے تھے۔ میں کباب کو چوس کر اس کا رس پی کر پھوک تھوک دیتا تھا اور سات گھنٹے کے بعد کھانا کھاتا تھا۔
دوائے ماسرجویہ: حکیم ماسرجویہ کا قول ہے۔ میں نے بارہا اس دوا کا تجربہ کیا ہے۔ مجرب پایا ہے۔ یہ ان امراض کو مفید ہے۔ (۱) لیس دار بلغم کو خارج کرتی ہے۔ (۲) معدے کے نفخ کو دور کرتی ہے۔ (۳) مراق کو مفید ہے۔ (۴) نقرس، بواسیر، درد قولنج، وجع المفاصل، کمر کا درد، عرق النساء کے درد کو مفید ہے۔ (۵) پیشاب جاری کرتی ہے۔ پتھری کو پگھلاتی ہے۔
نسخہ: (۱) ہلیلہ، (۲) بلیلہ، (۳) آملہ، (۴) کوزہ زرد و سرخ، (۵) صعتر، ہر ایک چار درہم، (۶) تخم کرفس، (۷) انیسون، (۸) بادیان، (۹) کرویا، (۱۰) نانخواہ، (۱۱) کاشم، (۱۲) شیطرج ہندی، (۱۳) حرمل، (۱۴) نمک ہندی، (۱۵) سورنجان سفید، (۱۶) مصطگی، (۱۷) اسارون، (۱۸) اشج، اشق، ہر ایک ایک درہم، (۱۹) دارچینی، (۲۰) زنجبیل، (۲۱) الائچی بڑی، (۲۲) وج، (۲۳) زعفران، (۲۴) سلیخہ، تج ہر ایک ڈیڑھ درہم، (۲۵) نبات سفید، (۲۶) تربد، ہر ایک آٹھ درہم، (۲۷) صبر بارہ درہم۔
طریقہ تیاری: مصطگی، زعفران، نمک کو الگ الگ کھرل کریں، پھر تینوں کو ملا کر کھرل کریں۔ تازہ دوا کو آب گندنا میں بھگو دیں باقی دواؤں کا سفوف اور کھرل کردہ دوائی کو آب گندنا میں گوندھ کر کالی مرچ کی برابر گولی بنالیں۔ گولی بناتے وقت ہاتھ پر روغن بادام لگالیں۔
خوراک: دو مثقال نیم گرم پانی سے استعمال کریں۔
معجون خبث الحدید: اللہ کے فضل سے یہ معدے کی برودت، ایجی بواسیر کو مفید ہے۔ رنگ نکھارتی ہے۔ باہ کی قوت کو بڑھاتی ہے۔ بھوک بھی بڑھاتی ہے۔
نسخہ: (۱) ہلیلہ سیاہ، (۲) بلیلہ، (۳) آملہ، (۴) دار فلفل، (۵) زنجبیل، (۶) دارچینی، (۷) بادیان، (۸) کشنیز خشک، (۹) کنجد، (۱۰) سمندر جھاگ، (۱۱) نوشادر، (۱۲) زیرہ کرمانی، ہر ایک ایک درہم،

(۱۳) تربد، (۱۴) سنبل، (۱۵) درونج، (۱۶) شیطرج سفید، (۱۷) تخم گندنا، (۱۸) جرجیر، (۱۹) شلجم، ہر ایک چھ درہم، (۲۰) چاول تیس درہم، (۲۱) برگ کبر اٹھارہ درہم، (۲۲) خبث الحدید، (۲۳) نبات سفید ہر ایک دس درہم۔

بنانے کا طریقہ: خبث الحدید کو گندنا کے پانی میں اتنا کھرل کریں کہ پانی اس میں جذب ہو جائے، اور اس کو سرمہ کی طرح باریک کرلیں اور دوسری دواؤں کا سفوف ملا کر کھرل کریں اور شہد میں ڈال کر گوندھ کر معجون بنالیں۔

خوراک: دو درہم، ایک اوقیہ آب گندنا کے ساتھ استعمال کریں۔

معجون دواء الخزائن: یہ مثانے کی پتھری توڑتی ہے۔ مزاج سے غلظت اور برودت کو ختم کرتی ہے۔

نسخہ: (۱) افیون، (۲) جندبید ستر، (۳) فرفیون، (۴) سنبل الطیب، (۵) دارچینی، (۶) زنجبیل، (۷) دار فلفل، (۸) زعفران۔ ہر ایک چار درہم۔ (۹) بزر البنج، دو درہم، (۱۰) روغن بلساں دس درہم۔

بنانے کا طریقہ: سب دواؤں کا سفوف بنا کر روغن بلساں میں مچرب کرکے شہد میں ملا کر معجون تیار کریں۔

خوراک: باقلے کے بیج کی برابر لیں۔ بننے سے چھ ماہ بعد استعمال کریں۔ دوائے سنونیشا، سنونیشا ابابیل کے مثل ایک پرندہ کا نام ہے۔ اس میں اس کی راکھ ہوتی ہے۔ تو اس کا نام ہی دواسے سنونیشا رکھ دیا۔ یہ حلق اور خناق کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ حلق کے درد کی ابتدا اور خناق کی ابتداء میں اس کو رُب شہتوت یا رُب اخروٹ یا رُب انار کے ساتھ کھایا جائے۔ مرض کی انتہا میں شہد یا رُب انگور کے ساتھ استعمال کرائیں۔

نسخہ: (۱) انیسوں، (۲) تخم کرفس، (۳) نانخواہ، (۴) شگوفہ اذخر، (۵) دارچینی، (۶) زجاج صافی، (۷) بیخ سوسن، (۸) مرمکی، (۹) زروند طویل، (۱۰) ایرسا، (۱۱) تخم حرمل، ہر ایک ایک اوقیہ، (۱۲) خشک گل سرخ، (۱۳) کرکمامہ، ہر ایک دو اوقیہ، (۱۴) قسط، (۱۵) خستر خطاف۔ آگ پر اس کو ایک گھنٹہ تک جلا کر اس کی راکھ بنالیں۔ ہر ایک تین اوقیہ۔ (۱۶) زعفران، (۱۷) بہروزہ، (۱۸) سنبل، (۱۹) حماسا۔ ہر ایک ڈیڑھ اوقیہ، (۲۰) مازوئے سبز بغیر سوراخ والے آٹھ عدد، (۲۱) نشاستہ گندم، (۲۲) اسارون، ہر ایک نصف اوقیہ۔

بنانے کا طریقہ: دواؤں کا باریک سفوف بنا کر گرم کریں پھر سفید شہد کا پتلا قوام کرکے اس میں دوائیں ملادیں۔

خوراک: اس سے غرغرہ بھی کرسکتے ہیں۔ چنے کے برابر، گلاب کے عرق یا عدس کے جوشاندہ سے کھلائیں۔ سر پر اس کا ضماد بھی کرسکتے ہیں۔ اس کا پتلا لیپ کرکے نیم گرم کرکے حلق پر لگائیں۔ مفید ہے۔

دوسرا باب

مرکب، مسہل دواؤں میں

حب مسہل: اس گولی کو ہر موسم اور بھرے پیٹ خالی پیٹ استعمال کر سکتے ہیں۔
نسخہ: (۱)ایارج فیقرا آٹھ درہم، (۲)تربد بارہ درہم، (۳)ہلیلہ زرد، (۴)ہلیلہ کابلی، (۵)نمک، (۶)انیسون، (۷)گل سرخ خشک۔ ہر ایک تین درہم۔
بنانے کا طریقہ: سب دواؤں کا باریک سفوف بنا کر عرق کاسنی یا آب مصفیٰ کے ساتھ گوندھ کر چنے کی برابر گولی بنائیں۔
خوراک: نیم گرم پانی کے ساتھ دو درہم کھائیں۔
دوائے ثمری: یہ تندرست مریض دونوں کو مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔
نسخہ: (۱)تمر شمسی، (۲)تمر بیرونی، چھوٹا چھوہارا دس دس عدد۔ گٹھلی نکال کر انگور کی شراب میں ایک رات بھگو کر یا باریک پیس لیں۔ (۳)برگ سداب تازہ، (۴)سقمونیا ہر ایک پانچ مثقال، (۵)فلفل دس عدد، (۶)زنجبیل، (۷)بورق سرخ ہر ایک دو مثقال، (۸)تخم کرفس ایک مثقال، (۹)بادام شیریں پچاس عدد۔
بنانے کا طریقہ: تمام دواؤں کا علیحدہ علیحدہ سفوف بنا کر شہد میں ملا دیں۔ ایک ماہ بعد استعمال کریں خوراک دو درہم۔
حب بیمارستانی: یہ درد قولنج کو مفید ہے۔ صفرا کو خارج کرتی ہے۔ مریض اور صحت مند دونوں کو مفید ہے۔
نسخہ: (۱)صبر، (۲)ہلیلہ زرد، (۳) سکبینج، ہر ایک ایک درہم۔ (۴)تربد مجوف تین درہم، (۵)انزروت نصف درہم۔
طریقہ تیاری: سب کا باریک سفوف بنا کر گولی بنالیں۔
خوراک: دو مثقال نیم گرم پانی سے کھالیں۔
حب راس جالینوس: یہ بلغمی، صفراوی مادے کو خارج کرتی ہے۔ بینائی کو تیز کرتی ہے۔ اس میں ایارج فیقرا ایک درہم ڈال دیں تو یہ داء الثعلب کو بھی فائدہ دے گی۔
نسخہ: (۱)صبر، (۲) سقمونیا، (۳) شحم حنظل، (۴)بیخ افسنتین رومی، (۵) مصطگی۔ سب ہم وزن۔
طریقہ: سب کا باریک سفوف بنا کر برگ عنب الثعلب کے پانی میں گوندھ کر چنے کی برابر گولی بنالیں۔
خوراک: سات گولیوں سے نو گولیوں تک کھانا کھانے کے بعد استعمال کریں۔

حب صبر: ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ معدے کا تنقیہ اور دماغی امراض کو فائدہ مند ہے۔
نسخہ: صبر سقوطری تین حصہ، مصطگی ایک حصہ۔
طریقہ: کرنب، کرم کلہ کے نیم گرم پانی میں گوندھ کر کالی مرچ کی برابر گولی بنالیں۔
خوراک: دو مثقال نیم گرم پانی سے کھائیں۔

حب اسطوخیقون: یہ فاسد اخلاط اور ردی مادہ کو جسم سے خارج کرتی ہے۔ نقرس، وجع مفاصل، عرق النساء کو مفید ہے۔ سودا اور بلغم کو خارج کرتی ہے۔
نسخہ: (۱) افتیمون، (۲) شحم حنظل۔ ہر ایک پندرہ درہم۔ (۳) غاریقون دس درہم، (۴) صبر تیس درہم، (۵) سنبل، (۶) قسط، (۷) حب بلساں، (۸) سقمونیا، (۹) شگوفہ اذخر، (۱۰) زعفران، ہر ایک چار درہم۔ سلیخہ، سات درہم۔
طریقہ: سب دواؤں کا باریک سفوف بنا کر برگ عنب الثعلب کے پانی میں گوندھ کر کالی مرچ کے برابر گولی بنائیں۔
خوراک: دو مثقال، کمزور کو ایک مثقال دیں۔

حب بکینج: یہ درد معدہ، درد گولہ، ریاح امعاء، درد کمر کو مفید ہیں۔ مقوی جگر ہیں۔
نسخہ: (۱) زنجبیل، (۲) بکینج، (۳) صبر، (۴) فو، (۵) صمغ، (۶) غاریقون سب ہم وزن۔
طریقہ: سب کو باریک سفوف بنا کر پانی میں گوندھ کر گولی بنائیں۔
خوراک: نیم گرم پانی کے ساتھ دو درہم استعمال کریں۔

حب زعرور سفید: یہ پانی اترنے کو مفید اور محافظ صحت ہیں۔
نسخہ: (۱) زعرور سفید، (۲) شحم حنظل، (۳) غاریقون، (۴) سقمونیا، سب ہم وزن۔
طریقہ: سب کا باریک سفوف بنا کر رُب انگور میں گوندھ کر کالی مرچ کی برابر گولی بنالیں۔
خوراک: اکیس گولی سے تیس گولی تک رُب انگور حمزوج سے نیم گرم پانی سے کھانے کے پہلے یا کھانے کے بعد کھلائیں۔

مطبوخ افتیمون: سوداوی امراض کے لئے انتہائی مفید ہے۔ بلغم خارج کرتی ہے۔ جذام اور اس کے مشابہ امراض میں اس کو شیادریطوس کے ساتھ دیں۔
نسخہ: (۱) افتیمون، (۲) ہلیلہ زرد، (۳) مویز منقی، ہر ایک بارہ مثقال۔ (۴) سفائج دو مثقال۔
طریقہ: ہلیلہ زرد، سفائج کو موٹا کوٹ کر تمام دواؤں کے ساتھ دو رطل پانی میں ڈال کر آنچ پر پکائیں جب ایک رطل پانی رہ جائے تو اس میں دو مثقال غاریقون اور شہد شامل کرکے اتنا پکائیں کہ وہ گاڑھا ہو جائے۔ اس کے استعمال کرنے سے دو دن پہلے زیرباج کھائیں۔ اس کو نہار منہ صبح کو کھائیں۔ مصنف نے خوراک کی مقدار نہیں لکھی۔ اپنی ثواب دید پر خوراک کا تعین کریں۔

حب مغونت: یہ ریاح کو خارج کرتی ہیں۔ جسم سے برودت اور خام مواد کو خارج کرتی ہیں۔

نسخہ: ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد، ہلیلہ کندر، خربق سفید، زراوند، اشق، حرف، سکبینج، جاوشیر، حلتیت، انجدان، تخم حلتیت، زیرہ کرمانی، ابہل، شونیز، ابیض، ہم وزن۔

طریقہ: سب کا باریک سفوف بنا کر آب گندنا میں گوندھ کر کالی مرچ کی برابر گولیاں بنالیں۔ **خوراک** سات گولی رات کو سونے سے پہلے مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کریں۔

حب مخرج سودا: سوداوی مادے کا تنقیہ کرتی ہے۔

نسخہ: افتیمون تازہ چار درہم، سقمونیا، دو دانگ، تخم حنظل نصف درہم نمک دو دانگ۔

طریقہ: سب کا باریک سفوف بنا کر سکنجبین میں گوندھ کر گولی بنائیں۔

خوراک: ایک مثقال نیم گرم پانی سے استعمال کریں۔ حب استرخائے فالج۔ یہ استرخا، فالج امتلائے بدن اور برودت بدن کو مفید ہے۔

نسخہ: دیگر اشق، کوز، زردو سرخ، جاوشیر، صبر، جندبید ستر، تخم حرمل، اسپند ہر ایک ایک استار، فرفیون تین درہم، تخم حنظل سات درہم۔

طریقہ: سب کا باریک سفوف بنا کر برگ کرنب کے پانی میں گوندھ کر کالی مرچ کی برابر گولی بنالیں۔

خوراک: ایک مثقال نیم گرم پانی سے کھائیں۔

دوائے سفرجل: نسخہ، میٹھا سفرجل دس اوقیہ، سقمونیا آٹھ مثقال، فلفل دو مثقال، زنجبیل دو مثقال۔

طریقہ: سفرجل آٹے میں اچھی طرح لپیٹ کر بھوبھل گرام رکھ میں داب دیں جب آٹا سخت ہو جائے تو بھوبھل سے نکال کر آٹے اور چھلکے کو اتار کر گودے کو باریک پیس کر اور باقی دواؤں کا سفوف اور سفرجل کو ہاون دستہ میں ڈال کر خوب کوٹیں۔ بقدر ضرورت جھاگ دور کیا ہو شہد ملا کر شیشہ کے مرتبان میں رکھیں۔

خوراک: صحت مند کے لئے دو مثقال کمزور کے لئے ایک مثقال ہر موسم میں مفید ہے۔

حب شیطرج: یہ اخلاط غلیظ کو خارج کرتی ہیں۔ کولہے کے درد، استسقاء یبوست، عرق النساء، کمر کے درد کو مفید ہے۔

نسخہ: ہلیلہ زرد دس درہم، صبر بیس درہم، فلفل، دار فلفل ہر ایک تین درہم۔ خردل تین درہم، زنجبیل دو درہم، ملح نمک ہندی نفصی وج، شیطرج تخم حنظل ہر ایک دو درہم۔ نبات سفید چار درہم۔

طریقہ: ہر دوا کا سفوف علیحدہ علیحدہ بنا کر آب گندنا اور آب عنب الثعلب میں گوندھ کر کالی مرچ کی برابر گولی بنالیں۔

خوراک: دو درہم۔

حب مخرج دیدان: اس سے پیٹ کے کدو دانے اور دوسرے کیڑے خارج ہو جاتے ہیں۔

نسخہ: چاول سات مثقال، چنے سات مثقال، کمیلہ تین درہم۔ سرخس تین درہم۔

طریقہ: کا سفوف بنا کر تیز سرکے میں گوندھ کر گولی بنالیں۔ گولی کھانے سے دو دن پہلے گوشت کا شوربہ پئیں۔ یہ گولیاں تین دن بوقت صبح دودھ کے ساتھ کھائیں۔ گولی کھانے سے پہلے کباب کو منہ میں

رکھ کر چوسیں دودھ پیئیں اور فوراً گولی کھائیں۔ کدو دانہ کباب اور دودھ کے لئے اپنا منہ کھولتے ہیں تو دودھ اور کباب کے ساتھ ہی گولی ان کے منہ میں چلی جاتی ہے۔ وہ مر کر خارج ہو جاتے ہیں۔ یا کھٹے اور میٹھے انار کی چھال کو اوپر سے نیچے کو چھیل کر اتاریں۔ حکماء کہتے ہیں اگر چھال کو نیچے سے اوپر کی جانب اتارا جائے تو پینے والے کو قے آنے لگتی ہے تو اوپر سے نیچے اتری ہوئی چھال کو پتیلی میں ڈال کر اتنا پانی ڈالیں کہ چھال اس میں ڈوب جائے۔ رات بھر اس کو بھیگا رہنے دیں۔ صبح کو کباب کا رس چوس کر اس کو پی لیں اور اس کے ساتھ ہی گولیاں کھالیں۔

حب سکنجبین المستن (حب اشق): اس سے عفونت، استسقاء، دردِ کمر، قبض مزمن کو مفید ہے۔

نسخہ: اشق، جاوشیر، سکبینج، حرمل، شحم حنظل، افتیمون، سعتر خوزی، تخم کرفس۔ ہر ایک چھ درہم۔ ہلیلہ زرد، تربد، ہر ایک دس درہم نمک ہندی، سقمونیا ہر ایک دو درہم۔ سنبل الطیب، دار چینی ہر ایک ایک درہم۔ زعفران، فرفیون، ہر ایک نصف درہم۔

طریقہ: ہر ایک سفوف علیحدہ علیحدہ بنائیں۔ برگ کرفس تازہ کے پانی میں گوندھ کر کالی مرچ کی برابر گولی بنالیں اور سائے میں خشک کرلیں۔

خوراک: دو درہم نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔

حب کاسر ریاح: اس سے ہر قسم کے ریاح، اخراج بلغم، فالج، وجع مفاصل، بواسیر، قولنج کو مفید ہے۔ جسم کو گرم کرتی ہے۔

نسخہ: سکبینج، جاوشیر، شحم حنظل، اشق، اذخر، صبر، تخم حرمل۔ سب ہم وزن۔

بنانے کا طریقہ: خشک دواؤں کو علیحدہ علیحدہ کوٹیں تازہ کو علیحدہ پھر سب کو ملا کر ایک جگہ کوٹیں اور آب گندنا میں گوندھ کر گولی بنالیں۔

خوراک: دو مثقال گرم پانی سے لیں اس کے استعمال سے تین دن پہلے سے جماع نہ کریں۔

حب مسہل صفراء و بلغم: یہ صفرا اور بلغم کو خارج کرتی ہیں۔ میں نے ان کو بارہا آزمایا ہے۔ ان کو کھانے کے بعد اور خالی پیٹ بھی کھا سکتے ہیں۔ یہ اسہال لاتی ہیں۔

نسخہ: تربد مجوف پانچ درہم، حب بلساں، عود بلساں، عود بلساں، ہر ایک تین درہم۔ دار چینی، اذخر، سنبل الطیب، سلیخہ، زعفران، غاریقون، شحم حنظل بیج نکلا ہوا ہر ایک دو درہم، اسارون ڈیڑھ درہم، عصارہ افسنتین دو درہم، شبرم دو درہم، سقمونیا چار درہم۔

بنانے کا طریقہ: سقمونیا کو الگ کوٹ لیں، اور باقی دواؤں کا سفوف بنا کر جھاگ صاف کئے ہوئے شہد میں گوندھ کر گولی بنالیں۔

خوراک: برداشت کے مطابق ایک یا دو گولی ٹھنڈے پانی سے کھائیں۔

تیسرا باب

قرص کے بارے میں

قرص تخم خیار: یہ جلن پیاس کی شدت، بخار کی تیزی کو مفید ہے۔
نسخہ: تخم خیار، تخم خرفہ سیاہ، اصل السوس۔ ہر ایک ایک حصہ، کتیرا نصف حصہ۔
بنانے کا طریقہ: سب کا باریک سفوف بنا کر مرغ کے انڈے کی سفیدی میں حل کرکے قرص بنالیں، اور اس کو سائے میں خشک کریں۔
خوراک: ایک درہم ماء الشعیر کے ساتھ لیں۔ گولی چھوٹے بیر جتنی بنالیں۔ مریض کو گولی زبان کے نیچے رکھنے کی ہدایت کریں۔
قرص طباشیر: یہ بخار کی تپش معدے کی جلن کو فائدہ دیتی ہے۔ بچوں کے منہ کے دانوں کو مفید ہے۔ بچہ اور اس کی والدہ کو کھلاتے ہیں۔
نسخہ: طباشیر سات درہم، گل سرخ تازہ اور خشک ہر ایک آٹھ درہم، تخم خیار چھے درہم، ہیوغاریقون تین درہم۔
بنانے کا طریقہ: سب کا باریک سفوف کرکے عصارہ کشنیز میں گوندھ کر قرص بنالیں اور سائے میں خشک کریں۔
خوراک: سب کا باریک سفوف کرکے عصارہ کشنیز میں گوندھ کر قرص بنالیں اور سائے میں خشک کریں۔
خوراک: نصف درہم، ٹھنڈے پھلوں کے جوس سے کھائیں۔ جیسے آب انار، آب تربوز وغیرہ۔
قرص گل سرخ: یہ بھی قرص طباشیر جیسے فوائد رکھتی ہے۔
نسخہ: گل سرخ تین حصے، مغز خیار ایک حصہ، باریک کوٹ کر قرص بنالیں۔
دیگر قرص گل سرخ: یہ سوزش حمیٰ، قے، برسام کو مفید ہے۔
نسخہ: برگ گل سرخ چھے درہم، زعفران، سنبل الطیب ہر ایک دو درہم، بیخ سوسن، تخم خیار، ترنجبین، ہر ایک تین درہم، کتیرا، صمغ عربی ہر ایک ایک درہم۔
بنانے کا طریقہ: سب کا سفوف بنا کر ٹھنڈے پانی میں گوند کر قرص بنالیں۔
خوراک: ایک درہم، امراض حارہ میں ماء الشعر سے کھائیں۔ حرقت معدے میں آب کاسنی یا آب بادیان تازہ سے لیں، اور اس قرص کو زبان کے نیچے رکھیں چوسیں۔
دیگر قرص گل سرخ: یہ جلن اور پیاس کی شدت میں مفید ہے۔

نسخہ: گل سرخ چھ درہم، اصل السوس، سنبل الطیب ہر ایک چار درہم۔
بنانے کا طریقہ: سب کا باریک سفوف بنا کر رب انگور یا پانی میں گوندھ کر قرص بنالیں۔ استعمال کریں۔
دیگر قرص گل سرخ: یہ شیر خوار بچوں کی کھانسی کو فائدہ مند ہیں۔
نسخہ: گل سرخ خشک، صمغ عربی، کتیرا، رب السوس، بابچھڑ، انیسون، نبات سفید، ہر ایک پانچ درہم، طباشیر، ایک درہم۔
بنانے کا طریقہ: سب کا الگ الگ سفوف بنا کر پانی میں گوندھ کر قرص بنائیں۔
خوراک: ایک سال سے دو سال کے بچوں کو ایک دانگ۔ تین سال سے سات سال کے بچہ کو دو دانگ سے ایک درہم تک دیں۔ سردی کے موسم میں گرم پانی۔ گرمی میں ٹھنڈے پانی سے دیں۔ یا آب خیار سے دیں مفید ہے۔ قرص سماق۔ بخار کے لئے مفید ہے۔
نسخہ: سماق بغیر بیج کا، گل سرخ خشک، گلنار، ہر ایک پانچ درہم۔ سب کا الگ الگ سفوف بنا کر آب ترنجبین میں گوندھ کر قرص بنائیں۔
خوراک: دو درہم، بچوں کو ایک دانگ، قبض والے کو آب گندنا سے نرم معدے والے کو حب الاس کے ساتھ دیں۔ مفید و مجرب ہے۔

چوتھا باب

جوارشات میں

جوارش کمونی: یہ معدے کی برودت، کھٹے ڈکار، ہچکی، اشتہائے کلبیہ، منہ سے رال بہاں، رومی زبان میں اس کو دیاستولیسٹوس کہتے ہیں۔
نسخہ: زیرہ کرمانی، کو سرکے میں ایک دن رات بھگو کر خشک کر کے بھون لیں۔ پندرہ استار، فلفل سیاہ، زنجبیل، برگ سداب، خشک، بورق، ہر ایک بیس درہم۔
بنانے کا طریقہ: سب کا سفوف بنا کر شہد میں ملا کر رکھیں قوام گاڑھا رکھیں۔
خوراک: ایک فندق گرم پانی یا شراب مخروج سے لیں۔ بعض اطباء اس جوارش میں ان دواؤں کا اضافہ کرتے ہیں۔ سلیخہ صاف شدہ، قرفہ، دار چینی، مصطگی، سنبل الطیب، حب بلساں ہر ایک چار درہم۔
دیگر جوارش کمونی: (۱) معدے میں درد اگر بلغم یا ریح کی وجہ سے ہے۔ (۲) جگر میں خلط غلیظ سے پیدا ہونے والے سدوں کو مفید ہے۔ (۳) انتہائی ملین ہے۔ معدے کو معتدل طریقہ سے نرم کرتی ہے۔ (۴) جسم کو گرم رکھتی ہے۔ (۵) طحال میں درد اگر بلغم یا ریاح غلیظ سے ہے اس میں مفید ہے۔

نسخہ: زیرہ نبطی، برگ سداب، دار فلفل، زنجبیل۔ ہر ایک پانچ اوقیہ۔ نمک اندرانی یا نفطی تین اوقیہ۔ دار چینی ایک اوقیہ، انیسون، تخم کرفس ہر ایک دو اوقیہ۔

جوارش بنانے کا طریقہ: دواؤں کا باریک سفوف بنا کر جھاگ سے صاف کئے ہوئے شہد میں ملا کر جوارش بنائیں۔

خوراک: دو درہم۔ برگ پودینہ کے جوشاندے سے کھائیں۔

غذا: چنے کے پانی میں، برگ معتر، زیرہ، برگ پودینہ کو جوش دے کر پئیں۔ شراب میں نبیذ ریحانی ملا کر پئیں۔ مرغ کے چوزے کھائیں جیسے میں نے لکھا ہے۔

جوارش جوزی: یہ بکثرت استعمال کی جاتی ہے۔ ان امراض کو مفید ہے۔ (۱) نفخ دور کرنا، (۲) بد ہضمی اور پیٹ چلنے کو، (۳) بلغم کی وجہ سے پرانے بخار کو، (۴) دودھ زیادہ پیدا کرتی ہے، (۵) جسم کے رنگ کو صاف اور قوت دیتی ہے۔

نسخہ: قسط دو استار، قرفہ، سنبل الطیب، ہر ایک دس درہم، جوازبوا پانچ عدد، الائچی بڑی دو استار، حب بلساں، سلیخہ مصفیٰ، ہر ایک دس درہم، چاول دو استار، زراوند طویل، نار مشک، ناگ کیسر جاوتری، اشنہ چھڑیلا، ہر ایک دو درہم، قرنفل دو درہم، سعد دس استار، چرائتہ تین استار، فلفل، دار فلفل ہر ایک چار استار، سلیخہ غیر مصفے دو استار، ہلیلہ سیاہ دو استار، ہلیلہ دس درہم، انیسوں ایک استار، زنجبیل دس استار، حب الاس ایک مکول، اکلیل الملک ایک استار، شبت پانچ استار، زراوند دو درہم۔

طریقہ: سب کا باریک سفوف بنا کر جھاگ سے دور کئے ہوئے شہد میں ملا دیں جس کا قوام گاڑھا کر لیا ہے۔

خوراک: دو درہم۔

جوارش شہریاراں: یہ ان کو فائدہ مند ہے۔ (۱) برودت معدہ اور جگر، (۲) مادہ صفرا کا اخراج، (۳) تلیین طبع۔

نسخہ: شیطرج، زنجبیل، فلفل، دار فلفل، جاوتری، قرفہ، الائچی خورد، قرنفل، نار مشک، ناگ کیسر، سازج، نشاستہ، گندم، بڑی الائچی، دار چینی، مصطگی، سنبل الطیب، سلیخہ مصفیٰ، تخم کرفس، نانخواہ، سونف، انیسون، ہر ایک چھے درہم۔ جندبید ستر دو درہم۔ افتیمون بارہ درہم، سقمونیا دس درہم، تربد سولہ درہم، چینی تین رطل۔

طریقہ: پانی اور رُب انگور میں چینی ڈال کر قوام بنائیں۔ سب دواؤں کا باریک سفوف بنائیں اور بقدر ضرورت شہد میں ملا کر چینی کے قوام میں ملا کر جوارش تیار کریں۔

خوراک: ایک فندق، تلیین معدے کے لئے۔ اگر معدے اور جگر میں برودت غالب ہے۔ تو ایک فندق کے ساتھ رب انگور ممزوج، یا انیسوں، مصطگی، تخم کرفس، ہر ایک سات درہم کو ایک اسکرجہ پانی میں بھگو کر جوش دے کر چھان لیں اور جوارش کو اس کے ساتھ دیں۔

جوارش فلافلی: یہ معدے اور احشاء سے غلیظ ریاح کو خارج کرتی ہے، اور معدے کے بلغمی مادے کو خشک کرتی ہے۔

نسخہ: دار فلفل، فلفل سفید، فلفل سیاہ، ہر ایک دو اوقیہ، قشر سلیخہ، عود بلساں ہر ایک ایک اوقیہ، بالچھڑ، سنبل رومی، حماما، الائچی بڑی، الائچی چھوٹی، ہر ایک ڈھائی اوقیہ، زنجبیل، دارچینی، تخم کرفس، بادیان، انیسون، نانخواہ، سسالیوس، راسن، اسارون، ہر ایک ڈھائی اوقیہ۔

طریقہ: سب کا باریک سفوف بنا کر موم دور کئے ہوئے شہد میں ملا کر جوارش بنائیں۔

خوراک: ایک مثقال یا دو درہم کو پودینہ کے عرق سے مصطگی، زیرہ کرمانی بریاں سے کھائیں۔ غذا میں زیرباج لیں جس کو چڑوں کے بچوں، چوزوں اور تیتر سے تیار کیا ہو، اور اس میں شراب ریحانی، نبیذ ریحانی کو شامل کرلیں۔

جوارش نارمشک: یہ قبض کشا ہے۔

نسخہ: سقمونیا تین درہم۔ چند نسخوں میں اس کا وزن تین استار دیکھا ہے۔ یہی وزن کتاب اھوز میں ہے۔ فلفل، زنجبیل، دار فلفل ہر ایک سات درہم۔ قرفہ، نارمشک ناگ کیسر ہر ایک دو استار، الائچی چھوٹی آٹھ درہم، چینی بیالیس درہم۔

طریقہ: سب کو باریک سفوف بنا کر کھرل کریں سقمونیا کو علیحدہ کھرل کریں۔ چینی کو باریک پیس کر سب دواؤں کو ملالیں۔

خوراک: ڈیڑھ درہم۔

دیگر جوارش نارمشک (نسخہ): الائچی چھوٹی ایک مثقال، الائچی بڑی دو مثقال، نارمشک تین مثقال، دار فلفل پانچ مثقال، زنجبیل چھ مثقال، قرنفل تین مثقال، چینی سفید تیس مثقال۔

طریقہ: سب دواؤں کا سفوف کرکے باریک چینی میں ملالیں۔

خوراک: دو مثقال، ٹھنڈے پانی سے کھانے کے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد دیں۔

جوارش فندادیقون: جو درد معدے میں بلغم اور غلیظ ریاح کی وجہ سے ہو اس کو مفید ہے، اور جگر کے سدوں کو کھولتی ہے۔

نسخہ: زنجبیل، فلفل سیاہ، دار فلفل، فلفل سفید، سنبل الطیب، مصطگی، نانخواہ، ہر ایک دو اوقیہ، تخم کرفس تین اوقیہ، زیرہ کرمانی، قشر سلیخہ، حب بلساں، عاقر قرحا، الائچی بڑی، ہر ایک دو اوقیہ۔

طریقہ: سب کا باریک سفوف بنا کر جھاگ دور کئے ہوئے شہد میں ملا کر جوارش بنائیں۔

خوراک: ایک مثقال گرم پانی سے کھائیں۔

جوارش سفرجلی (بنانے کا طریقہ): ضرورت کے مطابق بہی لیکر چھلکے اور بیج نکال کر ایک انچ کے ٹکڑے کاٹ لیں چار رطل بہی اور دو رطل شہد ملا کر پتیلی میں ڈال کر اس میں سرکہ انگوری بھی ڈالیں۔ اس کو اتنا پکائیں کہ بہی گل جائے تو اس کو نیچے اتار کر پیس کر چوڑے منہ کے برتن میں ڈال کر ہلکی آگ پر

اس کا پانی خشک کرلیں اور اس میں مزید شہد ڈال کر چلاتے رہیں تلے میں جمنے نہ دیں اب اس کو آگ سے اتار کر اس میں مندرجہ ذیل دواؤں کا سفوف ڈال کر یک جان کردیں۔ جب وہ اچھی طرح مخلوط ہو جائیں تو اس کو کسی طباق میں پانچ یا سات دن رکھیں جب وہ جم جائے تو چار چار درہم کے مثلث یا مربع ٹکڑے کاٹ لیں، اور ورق اترج میں لپیٹ دیں۔

نسخہ: فلفل سیاہ، فلفل دراز، ہر ایک پانچ درہم، الائچی چھوٹی آٹھ درہم، زنجبیل بارہ درہم، الائچی بڑی، لونگ ہر ایک چار درہم، دارچینی دو درہم، زعفران ایک درہم۔ سب کو باریک سفوف بنا کر جوارش سفر جل میں ملادیں۔

خوراک: ایک ٹکڑا، رُب انگور ممزوج کے ساتھ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں کھائیں۔

مصنف نے اس کے فوائد بیان نہیں کئے۔ ہمارے خیال میں یہ دافع ریاح، مقوی معدہ، فرح ہے۔ اطباء اپنے تجربہ سے اس کو استعمال میں لائیں۔

جوارش الملوک: اس کو بادشاہوں کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ جوارشات میں بہت بہتر ہے یہ مندرجہ ذیل امراض کو مفید ہے۔ سرہ سودا، صفراء نسیاں اور مقوی باہ ہے۔ یہ جسم کا رنگ صاف، نظر کو تیز، ریحی بواسیر کو ختم، کمر، کولہوں کے درد کو مفید ہے۔

نسخہ: الائچی بڑی، قرفہ، سنبل الطیب، انیسون، دارچینی، سلیخہ، خولنجان، فلفل سفید، فلفل سیاہ، دار فلفل، چرائتہ، حب الاس ہر ایک ایک مثقال، زعفران نصف مثقال۔

طریقہ: زعفران کو خوب کھرل کریں۔ باقی دواؤں کا باریک سفوف بنا کر جھاگ صاف کئے ہوئے شہد میں ملالیں۔ تمام دواؤں کے وزن کا تہائی حصہ چینی باریک پیس کر اس میں ملادیں اور قوام کر کے شیشہ کے مرتبان میں رکھیں۔

خوراک: ایک ریٹھے کے برابر رات کو کھانے کے بعد سوتے وقت اور صبح کو نہار منہ کھائیں۔ یہ انتہائی عمدہ جوارش ہے مذکورہ امراض کے مریضوں کو دے سکتے ہیں۔

جوارش بلاذری: یہ نسیان، معدے اور احشاء کے ہر قسم کے درد کو مفید، مروڑ، برودت اطراف، بواسیر کو مفید ہے۔

نسخہ: ہلیلہ زرد، بلیلہ، شیطرج، قرفہ، ہر ایک تیرہ مثقال، بلاذر۔

طریقہ: تمام دواؤں کا باریک سفوف علیحدہ علیحدہ تیار کریں۔ بلاذر کو خوب کوٹیں جب ادھ کوٹا ہو جائے۔ تو گائے کا خالص گھی ایک اوقیہ اس میں ملا کر خوب اچھی طرح کوٹیں پھر اس میں تمام دواؤں کا سفوف ڈال کر ہاون دستہ میں کوٹیں۔ جھاگ دور کیا ہوا تین اوقیہ شہد کو ٹھنڈا کر کے سب کو اس میں ملادیں۔ ایک ماہ تک اس کو محفوظ کر کے رکھیں پھر استعمال کریں۔

خوراک: ایک مثقال نیم گرم پانی سے سونے سے پہلے اور صبح کو نہار منہ۔ دواء کھانے سے پہلے اور بعد میں غسل کرنا مفید ہے۔

جوارش کافوری: یہ ان امراض کو مفید ہے۔ حرارت کی شدت کو اعتدال پر لاتی ہے۔ جسم کے اندرونی زخموں کو مندمل کرتی ہے۔ ریاح اور بد ہضمی کو ختم کرتی ہے۔

نسخہ: گل سرخ ایک درہم، صندل سرخ ایک مثقال، سلیخہ، قرفہ، فلفل سفید، قرنفل، جوزبوا، الائچی چھوٹی، مشک، کافور، خولنجان، سنبل الطیب، الائچی بڑی، کبابہ، ہر ایک ایک مثقال، زعفران دو مثقال، دارچینی دس مثقال، شکر زنجبیل دس مثقال، نبات سفید پندرہ مثقال، سقمونیا انطاکی ایک مثقال۔

طریقہ: سب دواؤں کے سفوف کو علیحدہ علیحدہ کپڑچھن کرکے سرمہ کی طرح باریک کرلیں۔ سقمونیا، زعفران، کافور، مشک کو جدا جدا کھرل کرکے دواؤں میں ملا دیں۔ تمام دواؤں کے وزن کی برابر جھاگ دور کیا ہوا شہد لے کر اس میں دواؤں کے سفوف کو ملا دیں۔ جوارش تیار کرلیں۔

خوراک: ایک مثقال۔ ہدایت خاص۔ (۱) اس کو ہر وقت کھا سکتے ہیں۔ نہار منہ ہوں یا پیٹ بھرا ہوا۔ (۲) قبض دور کرنے طبیعت کو ملین کرنے کے لئے چار مثقال کھائیں۔ جوارش کھانے سے دو روز پہلے اور دو روز بعد تک پرہیز کریں۔

جوارش عود: یہ نہایت عمدہ اور اعلیٰ قسم کی ہوتی ہے۔

نسخہ: عود خشک، کافور عمدہ خوشبودار، اظفار الطیب، نکھ، جوزبوا، جاپھل، گل سرخ، اشنہ، چرائتہ، جاوتری، برگ نسرین (سیوتی) صندل سفید، قرفہ الطیب (قرفہ قرنفل) الائچی بڑی، باپھڑ، نارمشک، اکلیل الملک، سادج ہندی، سعد، زنجبیل، فلفل سیاہ، گل نیلوفر، رام تلسی، الائچی خورد، دار فلفل، لونگ، دارچینی، پوست سلیخہ، طباشیر، برگ مرو، شیطرج ہندی۔ ہر ایک ایک حصہ ہم وزن۔ زعفران دو درہم۔

طریقہ: کافور، زعفران علیحدہ کھرل کرلیں باقی دواؤں کا باریک سفوف بنا کر چینی تمام دواؤں کے وزن کے برابر لیکر اس کا قوام بنائیں قوام میں دواؤں کے سفوف کافور زعفران کو ڈال کر جوارش بنالیں۔ یہ بہت عمدہ لطیف اعلیٰ جوارش ہے۔ اس کے مواقع منافع مصنف نے درج نہیں کئے۔

جوارش عنبر: اس کو بادشاہ و امرا غلبہ برودت اور ضعف کی حالت میں استعمال کرتے ہیں۔ کسریٰ ایران کا بادشاہ بڑھاپے کے وقت میں اس کو استعمال کرتا تھا۔

نسخہ: الائچی چھوٹی، بڑی، جاوتری ہر ایک چار درہم، دار فلفل، زنجبیل ہر ایک دو استار، دارچینی تین درہم، اشنہ دو درہم، قرفہ، بزرالبنج، افیون ہر ایک ایک درہم، زعفران، لونگ، ہر ایک دس درہم، جوزبوا پندرہ عدد، مصطگی، سنبل الطیب، عنبر ہر ایک دو درہم، مشک ایک درہم، روغن بلساں سات درہم، رُب انگور دس استار۔

طریقہ بنانے کا: ہر دوا کو الگ الگ کھرل کریں پھر سب کو ملا کر دوبارہ کھرل کریں۔ عنبر کو روغن بلساں کے اندر پگھلائیں۔ افیون اور زعفران کے سوا سب دواؤں کو روغن بلساں میں ملا دیں۔ رب انگور میں افیون اور زعفران کو الگ الگ بھگو کر رکھیں، اور رب انگور میں کھرل کریں ان کو اور مشک کو روغن بلساں جس میں دوائیں ملی ہوئی ہیں ملا کر شہد میں ڈال کر اچھی طرح ملائیں اور شیشہ کے مرتبان میں رکھ

لیں۔
خوراک: ایک بندقہ (ریٹھے) کی برابر کھائیں۔
اطریفل کبیر: ان امراض میں مفید ہے۔ بواسیر، ضعف معدہ، نفخ دور کرتی ہے۔ قوت باہ کو زیادہ کرتی ہے۔ قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے روکتی ہے بلکہ سیاہ کرتی ہے۔ جسم کے قویٰ کو مضبوط کرتی ہے۔
نسخہ: فلفل سیاہ، دار فلفل، ہلیلہ سیاہ، زنجبیل، ہلیلہ، آملہ، ہر ایک دس مثقال، کنجد مقشر، شیطرج، ہر ایک دس مثقال، چینی چالیس مثقال۔
بنانے کا طریقہ: کنجد اور چینی کو علیحدہ سفوف کر لیں اور باقی دواؤں کا باریک سفوف بنا کر اس میں ملا کر گائے کے خالص گھی اور جھاگ دور کئے ہوئے شہد میں ملائیں گھی کا وزن ایک حصہ اور شہد کا وزن دو حصے۔ سب کو اچھی طرح ملا کر اطریفل بنالیں۔ اس اطریفل کو شیشہ کے مرتبان میں بھرتے وقت اس میں روغن بادام شامل کر دیں۔
خوراک: ایک فندق یا ایک مازو کے برابر، رُب انگور یا نبیذ یا گرم پانی سے بوقت ضرورت استعمال کریں۔
جوارش کسریٰ: اس کو شاہانِ کسریٰ استعمال کرتے تھے۔ بہت مفید ہے۔
نسخہ: زعفران، سنبل الطیب، قرنفل، قرفہ، الائچی بڑی، دارچینی، فلفل سفید، دار فلفل، حب بلساں، اسارون، خولنجان، فلفل سیاہ، زیرہ سیاہ، مصطگی رومی، زنجبیل، ہر ایک دو مثقال۔
طریقہ: سب کا باریک سفوف بنا کر جھاگ دور کئے ہوئے شہد میں ملا کر دستور کے مطابق اطریفل بنائیں۔
جوارش ہندی: ہر قسم کے درد کو مفید ہے۔
نسخہ: ہلیلہ سیاہ، بلیلہ زرد، بلیلہ، آملہ، چاول، مصطگی، فلفل سیاہ، فلفل دراز، زنجبیل، نبات سفید، ہر ایک بارہ درہم۔
طریقہ بنانے کا: ہر دوا کا الگ الگ باریک سفوف بنا کر۔ دواؤں کے ہم وزن شہد لیں۔ پہلے دواؤں کو گائے کے خالص گھی میں ملا کر شہد میں ملائیں۔ چینی کا قوام بنا کر سب کو اس میں اچھی طرح ملائیں، اور مرتبان میں رکھیں۔ یہ جتنی پرانی ہوگی اتنی ہی زیادہ مفید ہوگی۔
خوراک: ایک فندق کے برابر استعمال کرائیں۔

پانچواں باب

رُب، شربت، میسوسن، میبہ، سکنجبین

رُب شہتوت وغیرہ میں

رب توت: کا دوسرا نام دیا مرون بھی ہے۔ یہ ان امراض میں مفید ہے۔ ذبحہ، خناق، ورم حار دہن میں۔

نسخہ: عصارہ توت، توت کو نچوڑ کر نکلا ہوا رس، پانچ رطل، شہد خالص مصفیٰ ایک رطل، رُب انگور، انگور کا جوس، ایک رطل، زعفران، مرمکی، عصارہ لحیتہ التیس، نامی بوٹی کا جوس، ہر ایک دو درہم، شب یمانی ڈیڑھ درہم۔

بنانے کا طریقہ: کالے توت کے عصارہ کو پکائیں جب وہ نصف رہ جائے تو اس کو چھان کر ٹھنڈا کر کے اس میں شہد، رب انگور ملا کر پھر ہلکی آنچ پر پکائیں جب وہ شہد کی طرح رقیق ہو جائے تو اس میں تمام دواؤں کا سفوف ملا کر آگ سے اتار لیں۔ رب توت تیار ہو گیا۔

رب اخروٹ: یہ ذبحہ، خناق، ورم حار دہن، فضلات کو رقیق کرتا ہے۔ محلل ورم ہے۔

نسخہ: کچے اخروٹ کے چھلکے کا عصارہ جوس لیکر اس کو پکائیں جب وہ نصف رہ جائے تو اس کے جھاگ اتار دیں۔ اس عصارہ میں سے پانچ رطل لیں، اور ایک رطل شہد مصفیٰ، ایک رطل رب انگور ملا کر گرم کر کے نیچے اتار کر چھان لیں اور اس میں مرمکی، زعفران، شب یمانی، ہر ایک ایک اوقیہ کا باریک سفوف بنا کر ملا دیں۔ اس سے غرغرہ کرائیں۔ یہ قابض ہے۔ فضلات کو پگھلاتا ہے۔ ورم تحلیل کرتا ہے۔

رب انار: کو پودینہ کے ساتھ بناتے ہیں۔ یہ دست کو بند کرتا ہے معدے کی جلن کو دور کرتا ہے۔

نسخہ: میٹھے، کھٹے انار کو مع اندرونی چھلکوں کے کچل کر جوس کر لیں وزن دو قسط۔ پودینہ تازہ کا عرق، اور شہد ایک ایک رطل۔

طریقہ: سب کو پتیلی میں بھر کر ہلکی آنچ پر پکائیں، جب شہد کی طرح گاڑھا ہو جائے تو اتار لیں۔ تیار ہو گیا۔

خوراک: ایک چمچہ۔

رب بہی (نسخہ): بہی کا عصارہ دو دورق، شہد ایک دورق، شراب انگوری نصف دورق۔ ان سب کو یکجا کر کے پکائیں۔ جب نصف رہ جائے تو اس میں جوزبوا دو درہم، قرفہ چار درہم، فلفل سیاہ، دار فلفل ہر ایک چھے درہم، زنجبیل دس درہم۔ ان کا باریک سفوف بنا کر عصارہ میں اچھی طرح ملا دیں۔

خوراک: ایک چمچہ نیم گرم یا ٹھنڈے پانی سے لیں۔

دیگر رُب انار: اس کے فوائد رُب انار اول کی مثل ہیں۔
نسخہ: کھٹے، میٹھے انار کا جوس عصارہ دس دورق۔ اس کو ہلکی آنچ پر پکائیں جب نصف رہ جائے تو اتار کر چھان لیں اور اس میں تین دورق شہد ملا کر ہلکی آگ پر پکائیں۔ جب وہ شہد کی مثل پتلا رقیق ہو جائے۔ تو اس کو آگ سے نیچے اتار کر ان دواؤں کا سفوف ملائیں۔ فلفل سیاہ، زنجبیل، قرفہ، سنبل تین آواق، دار فلفل، بڑی الائچی، دار چینی، سلیخہ، ہر ایک دو درہم، جوزبوا، عود بلساں، ہر ایک ایک درہم۔ ان کا باریک سفوف بنا کر عصارہ میں ملا دیں۔
خوراک: ایک چمچہ ٹھنڈے پانی سے۔
رُب انگور خام: کچے انگور کا پندرہ قسط، جوس لیکر پکائیں۔ جب وہ نصف ہو جائے، تو اس میں ایک قسط شہد ملا کر پھر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب تین قسط رہ جائے تو اتار لیں اور اس میں ان کو شامل کریں۔ زعفران دو درہم، الائچی بڑی دو درہم کا باریک سفوف اس میں ملا دیں۔ سب کو ایک جان کر دیں۔
خوراک: ایک چمچہ۔
دیگر رب بہی: یہ معدے کے ضعف، پیاس کی شدت اور دستوں کے بکثرت آنے کو مفید ہے۔
نسخہ: عصارہ جوس بہی، دو دورق، شہد ایک دورق، شراب انگوری نصف دورق کو ملا کر پکائیں جب نصف رہ جائے تو اس میں ان دواؤں کو ملائیں۔ جوزبوا، دو درہم، قرفہ چار درہم، فلفل سیاہ، دار فلفل۔ ہر ایک چھے درہم۔ ان کا باریک سفوف بنا کر عصارہ میں ملا کر محفوظ کر لیں۔
خوراک: ایک چمچہ، نیم گرم یا ٹھنڈے پانی سے دیں۔
دیگر رب بہی: یہ ان امراض کو مفید ہے۔ دستوں کے لئے، قے کے لئے پیاس کی شدت کے لئے، بخار کے لئے۔
نسخہ: بہی کا جوس بیس دورق کو پکائیں جب نصف رہ جائے تو اس کو ایک رات رکھ کر صبح کو چھان کر ایک دورق شہد، ایک دورق سرکہ ملا کر ہلکی آگ پر پکائیں جب اس کا قوام شہد جیسا ہو جائے تو آگ سے اتار لیں۔
خوراک: حسب ضرورت استعمال کریں۔
رب حب الآس نسخہ: عصارہ حب الاس سیاہ کا بیس دورق کو چالیس دن دھوپ میں رکھیں اس کے بعد اس میں ایک دورق شہد ملائیں اور ہلکی آگ پر اتنا پکائیں کہ اس کا قوام رقیق شہد جیسا ہو جائے۔
خوراک: ایک چمچہ ٹھنڈے پانی سے شدید پیاس کے لئے، اور حرارت کے بھڑکنے کے وقت مفید ہے۔
عسل مطبوخ: یہ معدے کے درد اور کبد کے درد، اور تمام سردی سے پیدا ہونے والے دردوں کو مفید ہے۔
نسخہ: چشمے کا پانی بارہ دورق کو اتنا پکائیں کہ نصف رہ جائے تو اس میں دو دورق شہد ڈال کر اس کو اتنا پکائیں کہ رقیق شہد جیسا ہو جائے تو آگ سے اتار لیں اگر چاہیں تو قدرے زعفران اور چینی ملا لیں۔

استعمال کریں۔

حندیقون شراب (نسخہ): شراب ریحانی پرانی اعلیٰ قسم کی گاڑھے قوام والی، تین دورق، شہد مصفیٰ ایک دورق، دارچینی تین مثقال، الائچی بڑی، الائچی چھوٹی، کبابہ، باچھڑ، قرنفل، زنجبیل، قرفہ، جوزبوا، زعفران، ہر ایک دو مثقال، مشک دو قیراط۔ اگر مشک دستیاب نہ ہو سکے تو عصارہ آملہ ایک دانگ۔

طریقہ تیاری: ہر دوا کا سفوف الگ الگ بنائیں۔ جھاگ دور کئے ہوئے شہد میں اور شراب میں سفوف کو ملا کر سبز رنگ شیشہ کے مرتبان میں بھر لیں اب اس میں مشک ملا دیں اس کو چھان کر استعمال کریں۔

دیگر حندیقون، شراب (فوائد): یہ برودت معدہ، ضعف معدہ، چوتھیائی کا بخار، ضعف جگر، ضعف گردہ کو مفید ہے۔ بوڑھوں کو موسم سرما میں انتہائی مفید ہے۔

نسخہ: انگور کی شراب ریحانی پرانی تین ابریق، شہد ایک ابریق، زنجبیل پانچ درہم، الائچی چھوٹی، بڑی، ہر ایک ڈھائی دانگ، دارچینی، ڈیڑھ دانگ، زعفران دو درہم، مشک، فلفل سیاہ۔ ہر ایک ایک دانگ۔ تمام دواؤں کا باریک سفوف بنا کر جھاگ دور کئے ہوئے شہد اور شراب میں ملا کر شیشہ کے صاف مرتبان میں رکھیں۔ استعمال کریں۔

رساطون: بھی شراب ہے۔ یہ بادشاہوں کی شراب ہے۔

نسخہ: پرانی شراب چار قسط، شہد ایک قسط، سبز رنگ کے ٹپ میں۔ ڈال کر ہاتھ سے اچھی طرح پھینٹ دیں۔ بقدر ضرورت، انیسون، دارچینی، سنبل الطیب، مونگ کا باریک سفوف بنا کر اس میں ملا کر چھان کر بوتلوں میں بھر لیں حسب ضرورت استعمال کریں۔

شراب ایرسا: بقراطیس فلفی نے اس شراب کے نسخہ کو ترتیب دیا تھا۔ خود بھی پیتا تھا تا زندگی اچھی صحت کا مالک رہا۔

نسخہ: عمدہ قسم کا ایرسا آٹھ درہم، بادیان، تخم کرفس، دارچینی، ہر ایک دو درہم سلیخہ صاف کیا ہوا چار درہم، فلفل سیاہ، تخم افسنتین، ہر ایک تین درہم۔

طریقہ تیاری: ان کو موٹا کوٹ کر اعلیٰ قسم کے ابیض شراب میں ڈال کر شیشہ کے مرتبان میں رکھ کر اس کے منہ کو سیل کر دیں ایک ماہ کے بعد استعمال کریں۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں۔

سکنجبین (نسخہ): قشر بیخ کرفس، قشر بیخ بادیان، ہر ایک ایک رطل، تخم کرفس، بادیان، انیسون، بیخ اذخر، ہر ایک پانچ استار، سرکہ آٹھ دانگ۔

طریقہ تیاری: بیخ اور تخم کو دن رات سرکہ میں بھگو کر رکھیں۔ دوسرے دن اس کو پکائیں جب نصف رہ جائے تو آگ سے نیچے اتار کر ٹھنڈا کرکے ملیں اور چھان کر اس میں دو دورق شہد ملا کر ہلکی آگ پر پکائیں جب اس کا قوام رقیق شہد جیسا ہو جائے تو آگ سے اتار لیں اور قدرے زعفران شامل کر دیں کہ خوشبودار ہو جائے۔ استعمال کریں۔

دیگر سکنجبین سقمونیا والی (نسخہ): اصل السوس، پرسیاوشان، بیخ بادیان، گل زوفا خشک، ہر ایک چار

رطل، افتیمون، بیج کرفس، ہرایک دو رطل، سق نہری پودینہ نہری، سات اوقیہ، غاریقون، پیاز جنگلی مشوی، ہرایک ایک رطل، سرکہ، شہد، ہرایک پانچ قسط۔

طریقہ بنانے کا: سب کو موٹا موٹا کاٹ کر سرکے میں پکائیں جب سرکہ نصف رہ جائے تو ٹھنڈا کر کے چھان لیں اور شہد میں ملا کر ہلکی آگ پر پکائیں جب وہ شہد کی طرح گاڑھا ہو جائے تو اس میں سقمونیا چار درہم۔ افربیوں آٹھ درہم کا سفوف باریک کر کے ملا دیں کہ تمام اجزاء آپس میں یکجاں ہو جائیں۔

خوراک: ایک چمچہ پانی کے ساتھ لیں۔

شہد گلاب یا گلقند عسلی (بنانے کا طریقہ): گلاب کے پھول کی پتی سبزہ اور زیرہ سے صاف دو رطل کو سبز رنگ کے برتن میں رکھ کر دس قسط ابلا ہوا گرم پانی برتن میں ڈال کر اس برتن کے منہ کو کپڑے سے اچھی طرح بند کر کے ایک دن رات رکھیں۔ دوسرے دن گلاب کی پتی کو نچوڑ کر پانی سے نکال لیں، اور پانی کے اندر دو قسط شہد ڈال کر پکائیں۔ جب نصف رہ جائے تو اتار کر بوتل میں بھر لیں۔

جلنجبین: یہ معرب ہے گل انگبین کا۔

بنانے کا طریقہ: خشک گل سرخ، پانچ رطل کو کوٹ کر دس رطل خالص شہد میں ملا کر سبز شیشہ کے مرتبان میں ڈال کر چالیس دن دھوپ میں رکھیں اور روزانہ اس کو چلائیں اوپر کا نیچے نیچے کا اوپر کرتے رہیں تاکہ دھوپ کا ہر حصہ پر برابر اثر پڑے۔

فوائد: بلغمی بخار، برودت معدے کو فائدہ مند ہے۔

میبہ (شراب بہی): یہ مخف ہے۔ مے شراب کو کہتے ہیں۔ بہ بہی کو تو دونوں ملا کر میبہ کہتے ہیں۔ خواص، مقوی معدہ، بلغمی قے کو روکتی ہے۔

نسخہ (بنانے کا طریقہ): عصارہ سفرجل دس رطل، عصارہ سیب پانچ رطل، دونوں کو ملا کر پکائیں۔ جب نصف رہ جائے تو اس کو آگ سے اتار کر چھان لیں، اور تین رطل لیکر اس میں مطبوخ ریحانی ایک رطل، جوشاندہ نعناع، پودینہ نصف ، رطل جھاگ دور کیا ہوا شہد ایک رطل سب کو ملا کر اتنا پکائیں کہ قوام گاڑھا ہو جائے۔ عود خشک دو درہم۔ زعفران نصف مثقال۔ مشک ایک درہم، قرنفل، دارچینی، سنبل الطیب، مصطگی، جاوترى، الائچی چھوٹی، ہرایک نصف درہم۔ ان کو موٹا موٹا کاٹ کر سوتی کپڑے میں باندھ کر پوٹلی بنالیں۔ اس پوٹلی کو پہلے گرم شراب میں لٹکائیں۔ پھر پوٹلی کو عصارہ سیب میں لٹکا کر رکھیں پھر عصار بہی میں لٹکا کر رکھیں۔ پھر قوام میں شراب کو عصارہ سیب عصارہ بہی کو مع پوٹلی پکائیں جب قوام صحیح تیار ہو جائے تو اتار لیں، استعمال کریں۔

شراب سوسن: اس کو میوسن بھی کہتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ (نسخہ): سوسن کی زردی کاٹ کر سایہ میں خشک کر لیں۔ تین درہم، قسط، فرنجمشک، چرائتہ، روغن بلسان، ہرایک دس درہم، سلیخہ پندرہ درہم، حماما پانچ درہم، میعہ سائلہ دس درہم، سنبل

پانچ درہم، نمک درانی پندرہ درہم، زعفران تین درہم، مشک نصف درہم، سب کوٹ کر موٹے چھید کی چھلنی میں چھان لیں۔ روغن بلسان میں میعہ سائلہ کو ڈال کر دھوپ میں رکھیں جب وہ پگھل جائے تو سفوف کو اس میں مجرب کر دیں۔ اس کے بعد شیشہ کے مرتبان میں سوسن کی ایک تہہ نیچے لگا کر سفوف کو اس پر بچھا کر اوپر سے پھر سوسن کی تہہ لگا کر گل حکمت کریں۔ گل حکمت کی مٹی کو عقیق ریحانی کے مطبوخ اور گائے کے گوبر کے ساتھ گوندھ لیں۔ دواؤں کے اندر مطبوخ عقیق ریحانی بارہ رطل شامل کر کے اس تیار شدہ مٹی سے گل حکمت کر کے چارہ ماہ تک محفوظ رکھیں۔ اس مدت کے بعد استعمال میں لائیں۔

دیگر شراب سوسن کے فوائد: فساد عروق، ضعف معدہ، برودت کبد، دل اور بیہوشی کو مفید ہے۔ اس کو سونگھنا سر اور جسم پر مالش مقوی بدن ور دماغ ہے۔ اس کا مشروب بھی استعمال ہوتا ہے

نسخہ: قسط، سادج، چرائتہ، قرنفل ہر ایک دو اوقیہ، سلیخہ، نمک رومی، ہر ایک تین اوقیہ عود بلساں چار اوقیہ حماما، سنبل، ہر ایک ایک اوقیہ، زعفران، سک عصارہ آملہ، ہر ایک دو درہم، روغن بلساں ایک اوقیہ، میعہ سائلہ، تین اوقیہ، گل سوسن چار عدد، شراب جبلی اچھی خوشبو والی جو دھوپ میں نہ رکھی گئی ہو۔ چار دانگ، برگ سوسن کی ڈنڈی کو کاٹ کر زردی کو صاف کر کے کسی سوتی کپڑے میں چوبیس گھنٹے ڈھانک کر رکھیں۔

بنانے کا طریقہ: خشک دواؤں کو کاٹ کر موٹے چھید والی چھلنی میں چھان لیں۔ روغن بلساں میں میعہ سائلہ کو حل کر کے سفوف میں اچھی طرح ملا دیں، اور چوڑے منہ کے مرتبان میں سوسن کی ایک تہہ نیچے لگا کر سفوف کو اس پر پھیلا دیں اس پر سوسن کی تہہ لگا کر دواؤں کو ڈھانپ دیں ایک دن رات اسی طرح رکھیں۔ پھر مشک کو شراب میں کھرل کر کے دواؤں پر چھڑک دیں اور مرتبان کے منہ کو گل حکمت کر کے بند کر دیں۔ سائے میں ایسی جگہ رکھیں جہاں سورج کی روشنی آتی ہو دھوپ نہ جاتی ہو۔ چھ ماہ تک اس کو اسی طرح رکھیں۔

خوراک: ایک چمچہ

چھٹا باب

روغنیات میں

روغن کلانج (فوائد): ریاح بارد، برودت اعصاب، برودت کلیہ، برودت رحم کو مفید ہے۔ پتھری کو توڑ کر خارج کرتا ہے۔ مدر حیض ہے۔

نسخہ: خار خسک خورد، سداب، ہر ایک ایک اوقیہ۔ بیخ سوسن، پانچ درہم۔ اسکینج، اشق، کوز، زعرور سرخ،

ہر ایک دو درہم۔ جاؤ شیر ایک درہم، تربد آٹھ درہم، ہلیلہ، بلیلہ، آملہ، ہر ایک تین درہم، زنجبیل، وج، قسط، راسن، ہر ایک دو درہم روغن ارنڈ، دو رطل۔

بنانے کا طریقہ: دواؤں کو موٹا کوٹ کر دو رطل پانی میں ایک رات دن بھگو کر اتنا پکائیں کہ نصف رہ جائے۔ تو اس کو چھان کر اس میں روغن ارنڈ دو رطل ڈال کر اتنا پکائیں کہ پانی جل کر تیل رہ جائے۔ تب آگ سے اُتار لیں۔ تیل تیار ہو گیا۔

خوراک: دو مثقال سے چار مثقال تک ہے۔ بیخ بادیان کے جوشاندہ اور بیخ کرفس کے جوشاندہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

دیگر روغن کلانج (فوائد): یہ بوڑھوں کو بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔ صفراوی مادہ، جذام، پتھری سدہ کبد، برص، دست روکتا ہے۔ ایک دو دن پہلے پرہیز کر کے بارہ درہم تک استعمال کر سکتے ہیں۔ رنگت صاف، بینائی تیز، جو درد رطوبت یا برودت کی وجہ سے ہو اس کو مفید ہے۔ غذا کو ہضم کرتا ہے۔ سینہ کو گرم کرتا ہے اگر روزانہ ایک مثقال پیا جائے۔

نسخہ: دار فلفل، شیطرج، زنجبیل، ترنج، کشنیز خشک، پیلا مول، ہلیلہ سیاہ، بلیلہ، آملہ، تخم کرفس، لسان العصافیر (اندر جو) زیرہ کرمانی۔ ہر ایک سات درہم۔ خیار شنبر، انار مشک، قرفہ، نمک ہندی، نمک سرخ، ساذج، الائچی چھوٹی، ہر ایک تین درہم، تالیس پتر، چار درہم، تربد، روغن کنجد، ہر ایک بیس استار۔

بنانے کا طریقہ: دس کوز پانی میں ایک سو بیس استار شکر اور آملہ تین من طبی اور مویز منقیٰ ایک سو پچاس استار ڈال کر کسی برتن میں پکائیں۔ جب پانی تین کوز رہ جائے تو اس کو چھان لیں، اور اس کو ہلکی آگ پر گرم کر کے دواؤں کا سفوف اس میں ڈال کر چلائیں جب اس کا قوام شہد کی طرح ہو جائے تو اس میں روغن کنجد ڈال کر آہستہ آہستہ ہلاتے رہیں اور تربد کو کھرل کر کے اس میں ملا دیں، اور اچھی طرح حل کر دیں۔ اس کو ٹھنڈا کر کے شیشہ کے برتن میں رکھیں۔

خوراک: پانچ درہم سے دس درہم تک ہے۔

روغن سفید (فوائد): بفضلہ تعالیٰ یہ ان امراض کو مفید ہے۔ فالج، استرخاء، پتھری، عرق النساء، قولنج، ریاح المفاصل، وجع رحم، درد کمر، اور برودت و غلظت اخلاط کی وجہ سے پیدا ہونے والے دردوں کو مفید ہے۔ جسم کی مالش، سرطان، خنازیری گلٹیوں پر لگائیں۔ برودت رحم میں بطور طلاء استعمال کریں۔

نسخہ: راسن، زنجبیل، ہر ایک دس استار، شیطرج، دار فلفل، ہر ایک بیس درہم، نمک طبرزد، نمک ہندی، ہر ایک پانچ استار، حلتیت عمدہ خالص پندرہ استار، مویز منقیٰ، دوا نجلی، دولپ دونوں ہاتھوں کو ملا کر بھر لیں۔ شکر طبرزد، بیس استار، لہسن صاف کیا ہوا پانچ پیالی۔ دودھ گائے کا، بکری کا، ہر ایک بارہ رطل، پانی تین من طبی، ایک من دو رطل کے برابر ہوتا ہے۔

بنانے کا طریقہ: پانی دودھ لہسن کو ہلکی آگ پر پکائیں۔ جب چوتھائی رہ جائے تو آگ سے اتار کر مل کر چھان لیں۔ اس جوشاندے میں گائے کا گھی بائیس رطل ملائیں، اور دواؤں کا سفوف باریک چھنا ہوا ملا کر

پھر ہلکی آگ پر پکائیں۔ جب دودھ جل جائے تیل باقی رہ جائے تو آگ سے اتار کر چھان لیں، اور استعمال کریں۔

روغن ناردین (فوائد): معدہ، مثانہ، رحم، عصب میں اگر برودت ہو تو اس کی مالش کریں۔ مثانہ کی پتھری کے لئے اس کو احلیل میں داخل کریں۔ قولنج کے لئے حقنہ میں اس کو استعمال کریں۔ وجع رحم کے لئے کپڑے کو اس میں تر کر کے بطور فرزجہ استعمال کرائیں پرانے دردِ سر کو مفید ہے۔

نسخہ: قسط، حب بلساں، سلیخہ ہر ایک تیس درہم، چرائتہ بیس درہم، دار فلفل، آٹھ درہم، کالی زیری، زنجبیل، مویز جبلی ہر ایک چھ درہم (سعد العروق) درخت تن، اذخر، ہر ایک ماہ درہم، نکھ، برگ آس، مرزنجوش، ہر ایک دس درہم۔

بنانے کا طریقہ: ان کو موٹا کوٹ کر خوشبودار اچھی شراب میں ایک دن رات بھگو کر رکھیں۔ شراب کی جتنی مقدار ہو اتنا ہی پانی ملا لیں، اور اس میں روغن رازقی یا روغن زیت انفاق دس قسط ڈال کر صاف برتن میں ہلکی آگ بغیر دھوئیں والی پر چھے گھنٹے تک پکائیں پھر آگ سے اتار کر ٹھنڈا کر کے تیل کو پانی سے علیحدہ کر لیں۔ اس کے بعد، اسارون، سنبل الطیب، حماما، ہر ایک پندرہ درہم، ساذج تین درہم، مرمکی دس درہم۔ ان دواؤں کو کوٹ کر انگوری شراب میں ایک دن رات بھگو کر رکھیں۔ پھر اس میں شراب کی برابر پانی ڈال دیں، اور تیار کیا ہوا تیل بھی ملا لیں۔ پھر کھلے منہ کی بڑی پتیلی میں پانی ڈال کر اس میں چھوٹی پتیلی کو رکھیں اور چھوٹی پتیلی میں تیار شدہ تیل اور ان دواؤں کو ڈال دیں اب بڑی پتیلی کے نیچے چھے گھنٹے تک ہلکی آگ جلائیں۔ کہ پانی کی حرارت سے تیل اور دوائیں پگھل کر آپس میں مل جائیں۔ تو آگ سے اتار کر ٹھنڈا کر کے تیل کو پانی سے صاف کر لیں۔ پھر اس صاف کئے ہوئے تیل میں۔ قرنفل، اظفار الطیب، قرفہ، جوزبوا، ہر ایک چار درہم۔ کوز تین درہم، لوبان تیس درہم، روغن بلساں، نصف اوقیہ۔ خشک دواؤں کو کوٹ کر انگوری شراب میں ایک دن رات بھگو کر پتیلی میں تیار شدہ تیل اور ان دواؤں کو ڈال کر ہلکی آگ پر پکائیں۔ جب دوائیں اچھی طرح پک جائیں تو ان کی چھالیں، اور پھوک میں انگوری شراب ڈال کر کھرل کریں اس کو اسی پتیلی میں ڈالیں جس میں پہلے پکایا تھا۔ اب اس میں لوبان ایک قسط مع روغن بلساں کے ڈال کر ایک گھنٹہ تک ہلکی آنچ پر پکائیں۔ تاکہ تمام اجزاء آپس میں مل جائیں۔ پھر آگ سے اتار کر ٹھنڈا کر کے چھان کر بوتلوں میں بھر لیں۔ استعمال کرائیں۔

روغن سوسن (فوائد): دردِ معدہ و دردِ رحم، عصب پٹھوں کو نرم رکھتا ہے۔

نسخہ: سلیخہ، قسط، میعہ سائلہ، مصطگی، حب بلساں ہر ایک ایک اوقیہ، قرنفل، قرفہ، ہر ایک نصف اوقیہ، زعفران، نصف درہم۔

بنانے کا طریقہ: سب کو موٹا کوٹ کر کانچ کے برتن میں رکھیں اور روغن آرنڈ ایک قسط ڈالیں، اور اس میں شگوفہ سوسن پانچ عدد کو گرد و غبار اور ڈنٹھل سے صاف کر کے اس کے اندر ڈال کر اس برتن کا رخ شمال کی طرف کر کے ایسی جگہ رکھیں جہاں حرارت معتدل ہو۔ ایک ماہ تک اسی حالت میں رکھ کر پھر استعمال

کریں۔
روغن آس (فوائد): یہ ضعف معدہ، اور استرخاء معدہ کو مفید ہے۔
نسخہ: روغن زیتون تین قسط۔ آب برگ آس، پتوں کو کوٹ کر نچوڑ کر نکالیں۔ چار قسط۔
بنانے کا طریقہ: گذشتہ روغن سوسن کی دواؤں کو کوٹ کر انگوری شراب میں ڈبو دیں ایک دن رات رکھیں اس میں روغن زیتون آب برگ آس ڈال کر اتنا پکائیں کہ شراب پانی حل کر صرف تیل رہ جائے۔ اس کو آگ سے اتار کر چھان کر استعمال کریں۔
روغن سکھپرا (فوائد): جو ریح بدن کے کسی حصہ میں ٹھہر گئی ہے۔ چلنے پھرنے حرکت کرنے سے روکتی ہے۔ میں نے اس نسخہ کو اہل علم حضرات سے حاصل کیا ہے۔ تجربہ کر کے دیکھا بہت مفید پایا۔ چلنے پھرنے سے معذور شفایاب ہوئے۔ یہ معمولی نہیں ہے۔
نسخہ: سکھپرا میں جب بیج پڑ جائیں تو اس کو کوٹ کر پانی نکالیں دوسرے پانی کی آمیزش نہ کریں۔ ایک رطل سکھپرا کا پانی ایک روغن زیتون، کو برتن میں ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ اس کو آہستہ آہستہ چلاتے رہیں، اور اتنا پکائیں کہ پانی جل کر تیل ہی رہ جائے۔ تو اس کو اتار کر ٹھنڈا کر کے بوتل میں رکھیں۔
خوراک: بوڑھوں کو روزانہ دو درہم سے چار درہم تک۔ شراب کے ساتھ یا آب نخور (چنے کے پانی) سے پلائیں۔ صبح کو پلا کر دوپہر تک کچھ نہ کھلائیں۔ دوپہر کے بعد سادہ شوربہ میں آب نخور ملا کر دیں۔
پرہیز: نمک، سبزی، کھٹی اشیاء سے پرہیز کریں۔ عورتوں، بچوں کو ایک درہم دیں۔ دن میں دو مرتبہ پلائیں۔
مشروب روغن بیدانجیر کے ساتھ (نسخہ): بیخ کرفس، بیخ بادیان، بیخ سوسن، ہر ایک پانچ درہم۔ بیخ اذخر تین درہم، انیسون دو درہم، دوقو دو درہم، کرفس جبلی دو درہم، نانخواہ ایک مثقال، عناب بیس عدد، پستاں تیس عدد، مغز فلوس، خیار شنبر، مویز منقی پانچ درہم، خارخسک پانچ درہم، تربد سفید، پانچ درہم۔
بنانے کا طریقہ: سب دواؤں کو تین رطل پانی میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ ایک تہائی پانی رہ جائے۔ ٹھنڈا کر کے چھان کر رکھیں۔
خوراک: روغن بیدانجیر دو درہم، روغن بادام شیریں، ایک مثقال کو روزانہ ملا کر ہر رات پی لیا کریں۔
مصنف نے اس کے فوائد نہیں لکھے۔ اطباء اپنے اجتہاد سے کام لیں یہ ملین ہے۔

ساتواں باب

گدھی، اونٹنی، بکری کے دودھ، دہی، چھاچھ کے فوائد میں

چار امراض میں دودھ بہت مفید ہے۔ (۱) سانس کی تنگی، (۲) منہ سے خون آنا (۳) بزدلی، کمزوری، نامردی، (۴) سل کے لئے جس مریض کو سانس کی شکایت ہو دل اور پھیپھڑے میں التہابی کیفیت ہو اس کو گدھی کا دودھ فائدہ مند ہے۔ گدھی کا تازہ گرم کچا دودھ پلائیں مریض کے سامنے دودھ کو فوراً پلا دیں۔ مقدار ایک رطل ہو۔ صبح دودھ پلا کر کچھ نہ کھلائیں دوپہر کو غذا میں تیتر مرغ کے چوزے کا شوربہ پلائیں۔ اگر دودھ پینے کے بعد کھٹی ڈکاریں آئیں تو دودھ میں شہد ڈال کر پلائیں۔ اکیس دن پئیں جس مریض کو کھانسی ہو یا منہ سے خون آتا ہو وہ بکری کا دودھ پئے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دودھ کے ابالنے کے لئے لوہے کا ٹکڑا ڈال کر ابالیں یا پتھر کو گرم کر کے دودھ میں ڈالیں اور مذکورہ بالا طریقہ سے دودھ کو پئیں۔

مریض کی کمزوری یا بزدلی دور کرنے کے لئے اونٹنی کا دودھ پئے۔ طریقہ یہ ہے کہ دودھ کو دوھ کر تازہ کچا ایک رطل پیلے۔ پھر ایک گھنٹہ کے بعد دو رطل پیلے۔ اگر دست آ جائے تو کھانا کھالیں اور اگر دست نہ آئے تو اور دودھ نہ پئے کیونکہ یہ معدے میں جم جاتا ہے۔ نقصان دیتا ہے۔ اگر اسہال دست آ جائے تو ایک دن ناغہ کر کے حب سکنجبین یا صرف سکنجبین سے یا ہلیلہ زرد کے ساتھ استعمال کرتے رہیں۔ دودھ اگر معدے میں جم جائے اور کھٹی ڈکاریں آنے لگیں تو حقنہ سے اس کا علاج کریں، اور دودھ نہ پئیں۔ دن کو کھانا نہ کھلائیں۔ رات کو ہلکی غذا لیں پانی بھی نہ پئیں بلکہ رب انگور یا پرانی شراب یا انگوری شراب میں زیرہ سکنجبین ملا کر پلائیں۔ اس دن کھانے کا ناغہ کریں، اور دو دن تک ایک مرتبہ کھائیں۔ بچے ہوئے دودھ کا جب تنقیہ ہو جائے تو مرغ کا شوربہ پئیں۔ گوشت نہ کھائیں، اور روٹی کا شراب میں ترید بنا کر کھائیں۔ جب دودھ پینے کا عمل ختم کرائیں۔ تو مریض کے جسم کو داغ دیں تاکہ کمزوری دوبارہ لوٹ کر نہ آئے۔ جس اونٹنی کا دودھ پینا ہو اس کو کرفس، سونف شیخ کو چارے کی جگہ کھلائیں۔

گائے کے دودھ سے اگر بالائی نکال لو تو اس کو رائب کہتے ہیں۔ یہ کمزوری اور دبلے پن کو ختم کرنے میں مفید ہے۔ جو کمزوری کسی مزمن مرض سے ہو گئی تھی۔ یہ پیٹ کی خرابی کو فائدہ مند ہے۔ اس کا طریقہ استعمال یہ ہے۔ پہلے دن قاقلج ڈال کر استعمال کریں۔ خشک روٹی کو کوٹ کر مالیدہ یا چوری بنانے کو قاقلج کہتے ہیں۔ اس مالیدہ کو تیس درہم دودھ کے ساتھ صبح کو کھائیں، اور دوپہر کو مرغ کا بھنا ہوا گوشت کھائیں۔ لطیف شراب پئیں۔ خوشبو لگائیں۔ اس طرح روزانہ استعمال کرتے رہیں کہ معدے میں غذا

ہضم کرنے کی طاقت آ جائے۔ جب معدہ صحیح کام کرنے لگے تو دودھ کی مقدار پانچ درہم زیادہ کر دیں اسی لحاظ سے سوکھی روٹی بھی زیادہ کر دیں۔ جب اطمینان ہو جائے کہ معدہ صحیح ہو گیا طبیعت غذا کو قبول کر کے صحیح ہضم کرتی ہے تو دودھ روٹی کی مقدار میں اور اضافہ کر دیں ضیق النفس، سانس پھولنا، کسی مزمن مرض احتراق خلط کی وجہ سے ہوں تو ان طریق سابق پر دہی کو تین ہفتہ پلائیں۔ چوتھے ہفتہ کے پہلے دن دہی کی مقدار ساٹھ مثقال روٹی کی مقدار دو مثقال کر دیں۔ اور دوسرے دن دہی ساٹھ مثقال کھائیں۔ روٹی بالکل نہ کھائیں۔ دو گھنٹے کے بعد ساٹھ مثقال دہی اور پی لیں۔ اگر دست نہ آئے تو دو گھنٹے کے بعد ساٹھ مثقال دہی اور پی لیں۔ اگر پھر بھی دست نہ آئے تو دو گھنٹے کے بعد دہی اور پی لیں۔ ۹ نو گھنٹے تک اس کو کریں پھر دہی نہ پیئیں۔ مریض اگر سات دن تک اس عمل کو جاری رکھ سکے دہی بغیر غذا کے پیتا رہے۔ تو یہ بہت بہتر و مفید ہے۔ اگر مریض ایسا نہیں کر سکتا تو وہ دہی کے ساتھ غذا بھی کھائے اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ پہلے دن ساٹھ مثقال دہی ایک مثقال روٹی کھائے۔ دوسرے دن پچپن مثقال دہی دو مثقال روٹی تو وہ ہر دن دہی کی مقدار میں پانچ مثقال کمی اور روٹی کی مقدار میں ایک مثقال کی زیادتی کرتا جائے کہ پہلے دن کی مقدار کو پہنچ جائے یعنی دہی ایک مثقال روٹی ساٹھ مثقال ہو جائے۔ اگر کوئی موٹا ہونے کے لئے دہی کھانا چاہیے تو وہ صبح کو نصف رطل دہی کھائے۔ تین گھنٹے کے بعد پھر نصف رطل دہی کھائے دوپہر تک کچھ نہ کھائے پھر نصف رطل دہی کھائے۔ رات تک کچھ نہ کھائے۔ رات کو بکری اور چوزے کا گوشت کھائے۔ جسم کو صاف ستھرا رکھے۔ خوشبو لگائے۔ چند ہفتے اسی طرح دہی کو استعمال کرتا رہے۔ فربہ ہو جائے گا۔

آٹھواں باب

مرہموں کے فوائد

مرہم رسل: یہ ان امراض کو فائدہ دیتا ہے۔ موچ، خنازیر، سرطان، رسولی، رگوں کی سختی، درد رحم، کان کا درد، ورم جو غلیظ مادہ یا برودت کی وجہ سے ہے۔

نسخہ: مردار سنگ آٹھ استار، اشق، کوز، جاؤشیر، ہر ایک سات استار، رالینج (رال)، موم ہر ایک پندرہ استار، زنگار بروزہ، مرکمی ہر ایک سات درہم۔ صبر، کندر، زراوند طویل، ہر ایک بارہ مثقال۔ روغن زیتون ایک رطل۔ موسم سرما میں ڈیڑھ رطل لیں۔

مرہم بنانے کا طریقہ: مردار سنگ کو قدرے روغن زیتون میں کھرل کریں کہ وہ مرہم جیسا ہو جائے تو آگ پر گرم کر لیں اور اشق، کندر اور مرکمی، جاؤشیر، کوز کو سرکہ میں اتنی دیر تک بھیگی رکھیں کہ وہ نرم ہو

جائیں تو ان کو بھی کھرل میں پیس کر مرہم کی طرح کرلیں۔ پھر زنگار، زراوند، صبر کو الگ الگ اچھی طرح پیس کر باریک کرکے ملا دیں۔ پھر موم، رال بہروزہ کو روغن زیتون میں پکا کر پگھلائیں اب تمام تیار شدہ دواؤں کو زیتون میں ڈال کر خوب کھرل کریں کہ وہ سب یکجان ہو جائیں۔ مرہم تیار ہوگیا۔ محفوظ کرلیں اور مذکورہ بالا امراض میں استعمال کرائیں مجرب و مفید ہے۔ موچ کی جگہ پر اس کی مالش بہت مفید ہے۔

مرہم باسلیقون: عصب کی صلابت (پٹھے کی سختی) اور ورم بارد کو مفید ہے۔

نسخہ: زفت، رال سفید، موم، گائے کے بچھڑے کی چربی، مقدار نہیں لکھی۔

بنانے کا طریقہ: موم چربی کو پگھلائیں اور دواؤں کا سفوف پگھلی ہوئی چربی میں ملا دیں۔

مرہم خاص: اس مرہم کے نسخہ کو میں نے اہل علم تجربہ کار حکماء سے حاصل کیا ہے۔ یہ ان امراض کو فائدہ مند ہے۔ خنازیری گلٹیوں پر لگائیں، اگر ان کے منہ کھل گئے ہیں تو روئی کا فتیلہ مرہم میں تر کرکے ان کے اندر داخل کردیں گے تو پیپ خارج ہو جائے گی۔ بواسیر کے لئے روئی پر لگا کر مقعد پر رکھیں۔ معفہ (سر پر باریک باریک پھنسوں) کو اور آکلہ۔ ہاتھ پیر کے پھٹنے کو مفید ہے۔ زخموں اور پھوڑوں پر پھایہ بنا کر لگائیں زخم کے روئی کے فتیلہ پر لگا کر داخل کردیں۔ کان، ناک کے زخم پر روئی کے فتیلہ پر لگا کر اندر رکھیں۔ خارش کے لئے متاثرہ جگہ پر لگا کر دھوپ سے سکیں۔ ناسور اور پھوڑے پر لگائیں۔ مفید و مجرب ہے۔

نسخہ: مردار سنگ، تین درہم، زفت تین درہم، خبث الفضہ، چاندی کا میل، چار مثقال، تن، موم سفید، بہروزہ، گوند پستہ خام، بغیر پکا ہر ایک دو مثقال۔

مرہم بنانے کا طریقہ: خشک دواؤں کا باریک سفوف کرلیں۔ تر دواؤں کے ریشے کچل کر نکال دیں۔ پھر تمام دواؤں کو روغن زیتون میں ڈبو کر برتن کے نیچے ہلکی آگ جلائیں ور لکڑی سے ہلاتے رہیں۔ جب اس پر جھاگ آنے لگیں رنگ کالا ہونے لگے تو لکڑی پر ٹپکا کر دیکھیں اگر جم جائے تو مرہم تیار ہوگیا۔ اگر نہ جمے تو دھیمی آگ پر پکائیں یہاں تک کہ وہ جم جائے۔ آگ سے اتار کر چھوڑے منہ کے برتن میں رکھیں اور مزکورہ امراض کا علاج کریں۔ مجرب و مفید ہے۔

دیگر مرہم: ہر قسم کے زخم پر اس کو لگائیں یہ گوشت اگاتا ہے۔ عفونت دور کرتا ہے۔

نسخہ: مردار سنگ، دو مثقال، جندبید ستر، ایک مثقال، موم چھے مثقال، انزروت ایک مثقال، گائے کی نلی کی ہڈی کا گودا، تین مثقال، زفت ایک اوقیہ۔

بنانے کا طریقہ: سب دواؤں کو پگھلائیں جب وہ باہم مخلوط ہو جائیں تو شیشی میں محوظ کرلیں۔ حسب ضرورت کپڑے یا فتیلہ پر لگا کر استعمال کریں اگر زخم گہرا ہے تو فیلہ کو مرہم سے تر کرکے زخم کے اندر رکھیں اوپر بھی رکھیں یہ بیحد مفید و مجرب ہے۔

دیگر مرہم: یہ ان امراغ کو مفید ہے۔ ہر قسم کے درد، خراب سے خراب زخم۔ کہ اس کا رنگ بھی کالا ہو پیپ بھی نہ بہتی ہو۔ کٹے ہوئے عصب زخم لوہے کی دھار کا ہو یا لاٹھی کی ضرب کا ہو۔ ورم لوہے، زہر،

کانٹے یا شگاف کی وجہ سے ہو۔ کانٹا زخم کے اندر ٹوٹ گیا متعفن ہو گیا نکلتا نہ ہو۔ پیپ پڑ گئی ہو۔ ہر زخم کی پیپ کو خارج کرتا ہے۔ دبیلہ، حمرہ، سرطان کو مفید ہے۔ زخم کے چوڑے منہ کو چھوٹا کرتا ہے۔ رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ پسلیوں کے درمیان نکلنے والے دبیلہ کو مفید ہے۔ وجع کبد اور طحال کو مفید ہے۔ خشک طحال کو نرم کرتا ہے۔ سر کے زخم منہ کے پھوڑے پھنسی کو مفید ہے ہاتھ کی گانٹھوں کو تحلیل و کرم کرتا ہے۔ بواسیری مسوں کو۔ پاگل کتے کے کاٹے کو مفید ہے۔ پیر کے پٹھے کو بند کرتا ہے۔ پیر اور آلہ تناسل کی خارش دور کرتا ہے۔ انسان کے کاٹے، کسی جانور کے کاٹے، بچھو کے ڈنک مارنے کے زخم کو مفید ہے۔ خصیتین کے ورم اور ہر جگہ کے ورم کو ختم کر دیتا ہے۔

نسخہ: مردار سنگ، ایک سو آٹھ درہم، اشق، ستائیس درہم، موم چھپن درہم، فلونیا باون درہم، بہروزہ نو درہم، مرکی آٹھ درہم، راتینج (رال) سات درہم، زنگار نو درہم، مقل بارہ درہم، جاؤشیر آٹھ درہم، زراوند طویل آٹھ درہم، روغن زیتون پرانا ایک سو تیس درہم۔

مرہم بنانے کا طریقہ: مردار سنگ کا باریک سفوف بنا کر روغن زیتون میں اتنا پکائیں کہ تیل اس میں جذب ہو جائے۔ گوندوں کو چھال وغیرہ سے اچھی طرح صاف کر کے صدف (سیپ) کے اندر بھگوئیں جب گوند نرم ہو جائے تو ان کو چھان کر کوٹیں کہ مرہم کی طرح ہو جائے۔ خشک دواؤں کا سفوف بنالیں۔ اس کے بعد رال اور موم کو پگھلائیں۔ جب وہ پگھل جائے تو اس میں گوند، مردار سنگ اور دواؤں کے سفوف کو ملا کر پھر آگ پر رکھیں چلاتے رہیں کہ سب اجزاء اچھی طرح مل جائیں تو آگ سے اتار کر زنگار کا سفوف ملا دیں۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ تک آگ پر رکھیں پھر اس کو شیشہ کے صاف برتن میں رکھیں۔ مرہم تیار ہو گیا مذکورہ بیماریوں کو مفید رہے گا۔ مجرب اور مفید ہے۔

مرہم لزوق: یہ ہر زخم کے لئے مفید و مجرب۔

نسخہ: مردار سنگ، خبث الفضہ، میل چاندی کا، دم الاخوین، اصل السوس، بہروزہ سب ہم وزن لیں۔

بنانے کا طریقہ: سب کا باریک سفوف بنا کر پکانے کے برتن میں ڈالیں اور روغن زیتون میں ڈبو دیں۔ پھر ہلکی آنچ پر پکائیں اور چلاتے رہیں۔ جب وہ گاڑھا ہو جائے تو شیشی میں بھر لیں۔ انتہائی فائدہ مند ہے۔

مرہم اسود: اس کو شاہ کسریٰ کی بیوی شیریں استعمال کرتی تھی۔ فوائد، خنازیر اور جملہ زخموں کو فائدہ مند ہے۔

نسخہ: زفت رومی، سندروس، زرد موم، گائے کا گھی، ہر ایک ایک حصہ، ہم وزن۔

بنانے کا طریقہ: زفت کو موم، گھی میں پگھلائیں، اور سندروس کا باریک سفوف بنا کر موم گھی میں ملا دیں۔ مرہم بن گیا۔ کپڑے کے پھائیے پر لگا کر مقام ماؤف پر لگا دیں۔

مرہم ابی مجن: بادشاہ جنگی زخمیوں کے زخموں پر اس کا استعمال کراتے تھے۔

نسخہ: صبر، انزروت، اشق، ہر ایک ڈیڑھ حصہ؛ زنجار نصف حصہ۔ ان کا باریک سفوف بنا کر سفوف کو کپڑے پر رکھ کر زخم پر روزانہ صبح و شام دو مرتبہ لگائیں۔ ہر مرتبہ پٹی نئی استعمال کریں۔ یہ زخم سے پیپ

نکال کر اس کو اچھا کر دے گی۔

نوع ہفتم

اس میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالے میں گیارہ باب ہیں:

پہلا باب

مختلف ملکوں کی آب و ہوا

حکیم بقراط کا قول ہے۔ ۱۰ اجسام، موسم کے تغیر، ملکوں کی مختلف آب و ہوا سے بدلتے رہتے ہیں، اور موسم میں تبدیلی چاند سورج ستاروں کے طلوع و غروب کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ بقراط کا قول ہے۔ موسم کی معرفت فن طب کا بنیادی موضوع ہے حکماء متقدمین پہلے علم نجوم ستاروں کے اثرات کا علم حاصل کرتے تھے پھر علم طب اور ہوا کی قوت ان کے اوصاف اور افعال کا علم حاصل کرتے تھے۔ ہوا کی قوت کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ وہ بڑے بڑے قد آور درختوں کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہے۔ بر و بحر میں طوفان و تلاطم ہوا سے پیدا ہوتا ہے۔ زمین و آسمان کے درمیان کی فضاء میں ہوا بھری ہوتی ہے۔ ہوا سے موسم گرما اور سرما پیدا ہوتے ہیں۔ آگ میں قوت اور شعلے ہوا سے پیدا ہوتے ہیں۔ ہوا ہی حیوانوں کو زندگی بخشتی ہے۔ صحت و مرض کا سبب بنتی ہے۔ انسان و حیوان ہوا کے بغیر ایک ساعت زندہ نہیں رہ سکتے۔

دوسرا باب

شہروں اور ان کے باشندوں کے حالات میں

حکیم بقراط کا قول ہے۔ حکیم اگر کسی شہر میں جائے تو پہلے وہاں کے حالات کا جائزہ لے۔ یہ علم حاصل کرے کہ وہ شہر مشرق کی جانب ہے یا مغرب کی شمال کی جانب ہے یا جنوب کی۔ وہاں کی زمین زرخیز ہے یا بنجر ہے۔ پانی بہتا ہوا ہے یا ساکن ہے۔ میٹھا ہے یا کھارا کڑوا ہے۔ زمین پتھریلی ہے یا ریتلی یا چکنی ہے۔ وہاں کے باشندوں کی عادات، غذا، طریقہ خورنوش کیا ہے۔ لوگ محنتی جفاکش ہیں یا کاہل سست آرام طلب ہیں۔ اعادات و اطوار ہمیشہ قائم رہنا حفظان صحت اور امراض کے علاج میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

زمین کی دو قسمیں ہیں۔ ایک آباد، دوسری غیر آباد۔ آباد بھی دو قسم کی ہے۔ ایک جنوبی حصہ اس میں حرارت گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ یہ حصہ آفتاب سے زیادہ قریب ہے۔ اسی وجہ سے یہاں کی ہواؤں میں التہابی ہیجانی کیفیت پیدا ہوتی رہتی ہے۔ دوسرا شمالی حصہ۔ اس حصہ سے آفتاب دور رہتا ہے۔ ٹھنڈک زیادہ ہوتی ہے۔ جو شہر جائے وقوع کے اعتبار سے مشرق کی طرف ہوگا۔ وہ زیادہ معتدل ہوگا۔ وہاں امراض کم پیدا ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے۔ سورج کی شعاعیں وہاں کے پانی کو جو طلوع آفتاب کی طرف سے بہتا ہے۔ صاف کرتی رہتی ہے۔

مغربی ملکوں کے رہنے والوں میں امراض بزادہ ہوتے ہیں۔ وہاں کا پانی مکدر و متغیر ہوتا رہتا ہے۔ ہوا غلیظ ہو جاتی ہے۔ غلظت کی وجہ ہوا میں رطوبت کی زیادتی ہے۔ اسی رطوبت سے پانی میں غلظت پیدا ہو جاتی ہے۔ جنوب کی سمت والی جگہوں کا پانی نمکین ملین ہوتا ہے۔ گرمی کے موسم میں گرم سردی کے موسم میں سرد ہوتا ہے۔ وہاں کے باشندوں کے جسم مرطوب ملائم ہونے کی وجہ یہ ہے۔ دماغ سے رطوبت جذب ہو کر جسم میں آ جاتی ہے۔ رطوبت کی کثرت سے عورتوں کے حمل زیادہ ساقط ہوتے ہیں۔ اس جگہ کے لوگ دماغی کمزوری کی وجہ سے کثرت غذا، کثرت شراب پر قدرت نہیں رکھتے۔ شراب ان کے دماغ پر غالب آ کر ان کو بیہوش کر دیتی ہے۔ ان لوگوں کو رطوبت کی زیادتی کی وجہ سے ذات الجنب، حمیات حارہ کے امراض کم لاحق ہوتے ہیں۔

شمال کی جانب کے رہنے والے سخت مزاج، قوی جسم، چوڑے سینے، پتلی ٹانگیں، دماغ میں یبوست ہوتی ہے مگر صحت اچھی عمر طویل، دماغ اور معدے میں فضلات کم ہوتے ہیں۔ ان کے اندر مرہ صفرا غالب ہوتا ہے۔ ان کے اخلاق وحشیانہ ہوتے ہیں۔ اس جگہ کی عورت کو حمل دیر سے ہوتا ہے۔ وہاں کے پانی میں یبوست برودت کا غلبہ ہوتا ہے۔ پختگی کو دیر سے قبول کرتا ہے۔ حمل قائم ہو کر ساقط نہیں ہوتا۔ یبوست کی وجہ سے عورت کو وضع حمل میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ بچہ تکلیف سے پیدا ہوتا ہے۔ ان کے سینے چوڑے ہوئے ہیں۔ جسم کی حرارت برودت کی وجہ سے اندر چلی جاتی ہے۔ تو دل کی حرارت قوی ہوتی ہے۔ ان کے سینے چوڑے ٹانگیں پتلی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حرارت ٹانگوں سے منتقل ہو کر دماغ میں چلی جاتی ہے۔ اس لئے ان کے دماغ خشک ہوتے ہیں۔ پیٹ نرم ہوتا ہے۔ یہ لوگ خوراک زیادہ اور اضطرار کے ساتھ کھاتے ہیں۔ پانی کم پیتے ہیں۔ یہ لوگ بیک وقت غذا اور پانی کو معدے میں جمع نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کی برودت رطوبت کو خشک کر دیتی ہے۔ تو ان کے معدے میں یبوست کا غلبہ ہوتا ہے۔ یہ یبوست معدے کی وجہ سے ذات الجنب اور حمیات حارہ میں مبتلا کر دیتی ہے۔ کیونکہ امراض حادہ قوی اصحاب کو لاحق ہوتے ہیں۔ جن شہروں کی اب و ہوا موسم ربیع کی طرح حرارت میں معتدل ہوگی وہاں کے باشندوں کی رنگت خوشنما آواز صاف زمین زرخیز ہوتی ہے۔ وہاں کے لوگ مریض بہت کم ہوتے ہیں۔ وہاں کی عورتیں مویشی بچے زیادہ پیدا کرتے ہیں۔ یہاں کے رہنے والوں میں جوش غیض و غضب بہت کم ہوتا ہے۔

بعض فلاسفر کا قول ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے۔ ایک شہر کا مزاج سرد اور اس کے قریب دوسرے شہر کا مزاج گرم ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس جگہ کی زمین سخت یا مٹی کے پہاڑ ہوتے ہیں۔ پتھر کے پہاڑوں کا علاقہ سرد ہوتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ پتھر کے پہاڑوں کے چشمے مٹی کے پہاڑوں کے چشموں سے زیادہ ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ ایک یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس کے نیچے گندھک یا کوئی آتش گیر مادہ ہے۔ یا اس جگہ گرم بخارات آکر رک گئے ہیں۔ کبھی یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ ثابت سیارے اور آفتاب ایک کے بعد دوسرا اس علاقے پر اثر ڈالتا ہے۔ تو گرم بخارات، کبریتی یا آتشی مادہ اس جگہ سے کسی دوسری جگہ منتقل ہو جاتا ہے۔ تو وہ علاقہ ٹھنڈا اور جس جگہ وہ منتقل ہوا ہے وہ گرم ہو جاتا ہے۔ تو ٹھنڈا گرم، گرم ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کچھ دنوں کے لئے معتدل علاقوں میں شدید گرمی کیوں ہوتی ہے۔ فلاسفر نے اس کی یہ وجہ بتائی ہے کہ جیسے ہوا غلیظ ہونے کے بعد شبنم یا بارش کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اسی طرح پتھر اور گرم مقامات کے بعض اجزاء میں غلظت پیدا ہو جاتی ہے وہ کثیف ہو جاتے ہیں تو وہ علاقے التہابی شکل اختیار کر لیتے ہیں تو ہوا میں گرمی پیدا کرنے کا سبب بن جاتے ہیں تو جو ہوا ان کے مقابل آ جاتی ہے وہ گرم ہو جاتی ہے۔

مکہ اور عرب کے خطہ میں شدید گرمی پڑتی ہے۔ وہاں کے پہاڑ پتھریلے ہیں فلاسفر کے قول کے خلاف ہے وہ پتھر کے پہاڑوں کو سرد اور مٹی کے پہاڑوں کو گرم کہتے ہیں۔ مصنف کہتے ہیں میرے خیال میں یہ پہاڑ سورج کی گرمی تپش سے گرم ہو جاتے ہیں (یہ خطہ استوی پر ہے) تو علاقہ کو اور اپنے قرب و جوار کو گرم کر دیتا ہے۔

تیسرا باب

پانی کی قوت میں

بقراط کا قول ہے۔ سب سے بہتر پانی وہ ہے جو کسی چشمہ سے نکل کر مشرق کی سمت بہہ رہا ہو۔ یہ سفید براق رنگ، وزن میں ہلکا، خوشگوار بو والا، اس کا رنگ نہیں بدلتا۔ یہ جلد گرم اور جلد ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا پانی قلیل مدت میں استحالہ کو قبول کر لیتا ہے۔ ان کیفیات کے پانی کو اطباء لطیف اور خفیف کہتے ہیں۔ ان اوصاف کا پانی لطیف و خفیف ہے۔ اس کے برعکس جو پانی استحالہ کو دیر سے قبول کرتا ہے تو یہ اس امر کی دلیل ہے۔ کہ اس پانی کا قوام غلیظ گاڑھا ہے۔ اس کے بعد وہ پانی ہے جو سورج کے نصف النہار پر پہنچنے کے مقامات سے بہتا ہے۔ یا اس رخ سے بہتا ہے جس جگہ موسم سرما میں سورج غروب ہوتا

ہے۔

مٹی کے پہاڑوں سے بہنے والا پانی بھی تیز ہوتا ہے۔ وہ سردی کے موسم میں گرم اور گرمی کے موسم میں سرد ہوتا ہے۔ وہ ملین طبع اور گرم مزاج والوں کو مفید ہے۔

نمکین اور ثقیل پانی قابض ہوتا ہے۔ برف اور اولے کا پانی انتہائی ردی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا خفیف لطیف حصہ سورج کی تپش اور دھوپ سے ہوا میں اُڑ جاتا ہے۔ اس کا غلیظ و کثیف حصہ رہ جاتا ہے۔ تو وہ اولے کی شکل یا برف کی شکل میں گرتا ہے۔

انسان کے جسم اور دوسری اشیاء کی رطوبت کو اور لطیف حصہ کو سورج کی شعاعیں ہوا کی جانب اڑا دیتی ہیں۔ یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے۔ کہ دھوپ میں بیٹھنے سے پسینہ نکلتا ہے، اور دیگر اشیاء کی لطیف رطوبت خارج ہوتی ہے۔

بارش کا پانی انتہائی ہلکا، میٹھا، صاف ہوتا ہے۔ پتھریلے، کنکریلے نالوں کا پانی، کھاری زمین کا پانی موسم گرما میں گرم کثیف و غلیظ ہوتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے۔ گرمی کے موسم میں سورج کی شعاعیں متواتر اس پر پڑتی ہیں۔ اس کا مزاج گرم ہو جاتا ہے۔ اس کے پینے سے مرہ صفرا پیدا ہوتا ہے۔ اس پانی کے پینے والوں کے طحال بڑھ جاتے ہیں۔ ان کا معدہ جگر خراب ہو جاتا ہے۔ ان کے کندھے، چہرے لاغر ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ طحال غذا کو اپنی جانب جذب کر لیتا ہے۔ لہٰذا غذا کا اکثر حصہ طحال کی طرف چلے جانے سے کندھے چہرے لاغر ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ چوتھیائی کے بخار اور سل کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کی عمر بہت کم ہوتی ہے۔٥

بقراط کا قول ہے۔ جن کا یہ خیال ہے کہ نمکین پانی ملین طبع ہے وہ غلطی پر ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ نمکین پانی یابس خشک ہوتا ہے۔ اپنی خشکی کی وجہ سے قبض پیدا کرتا ہے۔ ان چشموں کا پانی جو گرم زمین سے ہو کر گزرتے ہیں انتہائی ردی ہوتا ہے۔ ان چشموں کا پانی جن میں چاندی، تانبا، گندھک، رال، پھٹکڑی، بورہ ارمنی کے اجزاء ہوں ایسے پانی کو پینے والے عسرالبول (پیشاب کی تکلیف، میں مبتلا ہوتے ہیں۔ زمین میں یہ معدنیات شدت برودت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ تو ان کو آگ پگھلا دیتی ہے۔ ان چشموں کا پانی سب سے بہتر ہے جو لوہے کی کان سے گزر کر آتے ہیں۔ کیونکہ ان میں لوہے کی قوت شامل ہوتی ہے۔ ہمیشہ گرم پانی سے اعصاب خشک ہو جاتے ہیں۔ نکسیر پھوٹنے لگتی ہے۔ گرم پانی پینے کی افراط مہلک ثابت ہوتی ہے۔ بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ حرارت غریزیہ منتشر ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی ٹھنڈے پانی کی مداومت سے جلد پر سیاہی آ جاتی ہے۔ کزاز (اٹھن) لرزہ، بخار پیدا ہو جاتے ہیں۔ ٹھنڈا پانی جسم میں رطوبت کو مقید کر دیتا ہے۔ تو اس میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈے پانی کی کثرت، دانت، اعصاب، ہڈی، دماغ، کو مضر ہے۔ کیونکہ یہ اعضاء بھی بارد ہیں۔ تو مزید بیرونی برودت ذاتی برودت میں اضافہ کر دے گی۔ اس صورت میں گرم پانی فائدہ مند ہے، اور بارد اعضاء کو بھی مفید ہے۔ جس پھوڑے یا ورم پر سرخی ہو تو اس پر ٹھنڈے پانی کا بہانا مفید ہے۔ خون کو بہنے سے روکنے کو، نکسیر کے روکنے کو ٹھنڈا پانی بہانا مفید

ہے۔ ٹھنڈے پانی کو مقام ماؤف کے اِرد گرد بہایا جائے۔ کہتے ہیں نمکین پانی جگر اور طحال کے سدوں کو کھولتا ہے۔ ایسے ہی گندھک کی آمیزش کا پانی خارش کو مفید ہے۔ شوریت والا پانی بھی خارش کو مفید ہے۔ لوہے کی کان سے گزرنے والے چشموں کا پانی ملین طبع اور اعضاء کے استرخا کو دور کرتا ہے۔ ان میں سختی پیدا کرتا ہے۔ قوت دیتا ہے۔ تانبے کی کان سے گزرنے والے چشموں کا پانی جسم اور معدے کی رطوبت کو مفید اور خشک کر دیتا ہے۔

کڑوا پانی ہر قسم کا اسہال لاتا ہے۔ میں نے طبرستان میں میٹھا پانی ایسا بھی دیکھا ہے جس کے پینے سے مسہل ہو جاتے تھے۔ بعض پانی سرکہ جیسے بھی ہوتے ہیں۔ میں نے طبرستان میں دو حوض ایسے دیکھے ایک میں پہاڑ سے گرم کھولتا ہوا گندھک کا پانی آتا تھا۔ ایک پہاڑ کے حوض کا پانی اس ریاح کو مفید تھا۔ جس سے اعضاء آپس میں جڑ جاتے ہیں۔ دوسرے حوض کا پانی جرب و حکہ خارش کو مفید ہے۔ میں نے طبرستان میں گرم پانی کے ایسے چشمہ بھی دیکھے ہیں ان کا پانی اتنا سخت گرم ہوتا تھا کہ اس میں اگر بکری کا بچہ یا مرغ کا چوزہ ڈالیں تو وہ بھنا ہوا یا ابلا ہوا نکلتا تھا۔

چوتھا باب

پانی نمکین اور ٹھنڈا ہونے کے اسباب میں

سمندر کا پانی نمکین ہونے کی یہ وجہ ہے۔ کہ سمندر پر سورج کی شعاعیں ہمہ وقت چمکتی رہتی ہیں۔ تو پانی کے لطیف اجزاء بخار بن کر غلیظ اجزاء رہ جاتے۔ مثلاً جیسے پیشاب، پسینہ، نمکین ہونے کی وجہ یہ ہے۔ جسم کی حرارت غریزیہ پیشاب پسینہ میں مکمل عمل کرتی ہے۔ خوب اچھی طرح سکا دیتی ہے۔ تو وہ نمکین ہو جاتے ہیں۔ اگر ان میں حرارت بہت زیادہ پہنچ جائے۔ تو مرہ صفراء خاکستر (راکھ) کی مثل بن جاتا ہے۔ ایسے ہی شہد جلنے کے بعد راکھ کی طرح ہو جاتا ہے۔

فیلسوف حکیم بقراط کا قول ہے۔ میٹھا پانی نمکین پانی سے ہلکا ہوتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے۔ تجربہ کے لئے موم کو گیند کی طرح اندر سے خالی اور چاروں طرف سے بالکل بند کر دو اس میں کوئی سوراخ نہ ہو اس کو سمندر میں دن رات پڑا رہنے دو تو اس کے اندر میٹھا پانی جمع ہو جائے گا۔ کیونکہ میٹھا پانی اپنے ہلکے ہونے کی وجہ سے اس موم کی گیند کے اندر داخل ہو جائے گا۔ مگر نمکین پانی موم کی گیند میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ نمکین پانی کا قوام غلیظ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ داخل نہیں ہوتا۔ ایسے ہی کسی سڑی ہوئی چیز کو ناک کے پاس لاؤ تو اس کا لطیف حصہ ہوا میں مل کر ناک میں چلا جائے گا۔ غلیظ حصہ نہیں جائے گا۔

مگر چشموں کا پانی گرمیوں میں ٹھنڈا کیوں ہوتا ہے اس کی یہ وجہ ہے کہ آفتاب کی شعاعیں

موسم گرما میں زمین کے اندر نہیں جاتی اس لئے وہاں کا پانی گرم نہیں ہوتا۔ اس کے خلاف موسم سرما میں آفتاب کی شعاعیں زمین کے اندر زیادہ دیر تک ٹھہرتی ہیں۔ تو زمین کا اندرونی حصہ گرم ہو جاتا ہے۔ تو پانی بھی گرم ہو جاتا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ سردی کے موسم میں بارش کا پانی اور شبنم کا زیادہ حصہ زمین کے اندر چلا جاتا ہے۔ باہر کی سردی سے حرارت زمین کے اندر مقید ہو کر چشمہ، کنواں، نلکہ وغیرہ کے پانی کو گرم کر دیتی ہے۔ مگر گرمی کے موسم میں زمین کے مجاری و مسامات کشادہ ہوتے ہیں۔ سورج کی شعاعیں زمین کی رطوبت کو خشک کر دیتی ہیں۔ تو ٹھنڈی ہوا حرارت سے بھاگ کر زمین کے اندر داخل ہو جاتی ہے تو زمین کے اندر ٹھنڈک ہو جاتی ہے۔ جو پانی کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔

پانچواں باب

سمندر اور نہروں کے ہمیشہ جاری رہنے کے اسباب میں

ارسطو کا قول ہے۔ تمام سمندروں کے پانی کا سرچشمہ اور سب سے پہلا سمند طرطاروس ہے یہ انتہائی گہرا ہے۔ تمام سمندر اس سے نکلتے ہیں۔ تمام پانی وسط زمین کی طرف واپس آتے ہیں۔ سورج سمندر کے لطیف اجزاء کو تحلیل کر کے بخار بنا کر آسمان کی طرف اڑا دیتا ہے۔ یہ بخارات زمہریر کی ٹھنڈک سے بارش یا برف کی شکل میں زمین پر واپس آ جاتے ہیں۔ بارش کا پانی زمین کے مسامات کے واسطہ سے اس کے اندر چلا جاتا ہے۔ زمین پانی کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اس کو اپنے اندر محفوظ کر کے چشموں کی شکل میں خارج کرتی ہے۔ ان چشموں سے نہریں، دریا بن کر پانی سمندر میں چلا جاتا ہے۔ پانی کے بہاؤ کا یہ عمل جاری رہتا ہے۔

موسم برسات میں بکثرت سیلاب آنے کی وجہ یہ ہے کہ بارش کثرت سے ہوتی ہے۔ پہاڑوں پر پانی جمع ہو کر چشموں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پہاڑ کثیف اسفنج کی طرح ہوتے ہیں جو پانی کو اپنے اندر جذب کر کے چشموں کی شکل میں خارج کر دیتے ہیں۔ دریا اکثر شمال سے بہتے ہیں کیونکہ شمال، جنوب سے بلند ہے۔ پانی اوپر سے نیچے کو بہتا ہے۔

فلاسفہ کا قول ہے۔ خود دریا کے اندر بھی مجاری اور منافذ ہوتے ہیں۔ ان میں پانی جاری رہتا ہے۔ پانی کا بہاؤ جب مزاحمت کا سبب بنتا ہے، اور پانی کی موجیں ایک دوسرے سے ٹکراتی ہیں تو ان کو مجاری و منافذ کی حاجت ہوتی ہے۔ تو زمین کے مجاری میں پانی داخل ہو جاتا ہے، اور پہاڑوں، میدانوں سے چشموں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے فواروں کا پانی سخت دباؤ سے بلندی اختیار کرتا ہے۔ ایسے ہی چشمے

پہاڑوں میدانوں سے ابلتے ہیں، اور دریا میں جاکر سمندر میں چلے جاتے ہیں۔ اس طرح دریاؤں میں روانی سمندر میں طغیانی قائم رہتی ہے۔

فلاسفہ کا قول ہے۔ دریا اور سمندر کے پانی میں اجزاء ارضیہ سے اجزاء مائیہ زیادہ ہوتے ہیں۔ جب ہوا مستحیل ہوتی ہے تو وہ بارش کا پانی بن جاتی ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ سورج اپنے مقام سے دور ہو کر ایک سمت کو مائل ہو جاتا ہے جیسے قطب شمالی و جنوبی میں چھ ماہ کا دن یا رات ہوتی ہے۔ تو وہاں رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔ پانی اور نمی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ تو اس طرف ندی، نالے، دریا بن جاتے ہیں۔ مگر سورج جب اس مقام پر طویل عرصہ تک ٹھہرتا ہے۔ تو اس جگہ کا پانی خشک ہو کر وہ جگہ قابل کاشت ہو جاتی ہے۔ لوگ اس جگہ آباد ہونے لگتے ہیں۔ وہاں گاؤں شہر بس جاتے ہیں۔ جیسے مصر کا علاقہ۔ یہ علاقہ کسی وقت سمندر میں زیر آب تھا۔ یونانیوں کے چند شہر متعدد بار سمندر میں غرق ہوئے۔ کچھ دنوں کے بعد اس جگہ کا پانی واپس چلا جاتا ہے۔ تو لوگ وہاں بسنے لگتے ہیں۔ شہر دیہات مکانات وغیرہ آباد کر لیا کرتے درخت لگا لیتے ہیں یونان زمانہ طویل آباد رہا پھر سمندر بن گیا۔ پھر آباد ہو گیا، اور ابھی تک آباد ہے۔

چھٹا باب

زمینوں اور ان کے باشندوں کے رنگ اور اخلاق میں

حکیم بقراط کا قول ہے۔ جس جگہ کی مٹی چکنی نرم ہوگی وہاں کثرت سے بارش ہوتی ہے۔ وہ جگہ گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں ٹھنڈی رہتی ہے۔ وہاں کے باشندے موٹے جسیم مگر کمزور ان میں طاقت کم اور مرطوب مزاج ہوتے ہیں۔ وہ مشکلات اور سختی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ان کے کام میں ذکاوت اور تیزی نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی ذہنی قوت پست کمزور ان کے بدن مرطوب ڈھیلے ہوتے ہیں وہ ہر لحاظ سے جسمانی، ذہنی طور پر کمزور ہوتے ہیں۔

جو زمین بے آب و گیاہ کمزور ہوگی وہاں موسم سرما میں بارش اور سیلاب زیادہ ہوں گے اور موسم گرما میں خشک ہو جائے گی تو اس جگہ کے رہنے والے انسانوں میں تیزی اور ان کی حس تیز ہوگی۔ یہ ذہنی طور پر خوش و خرم مطمئن رہتے ہیں۔ جنگ میں بہادری اور شجاعت کے جوہر دکھاتے ہیں۔ ان کے اعصاب مضبوط ہوتے ہیں۔ جس پہاڑی علاقہ میں کثرت سے بارش ہوتی ہے۔ موسم مختلف رہتے ہیں۔ وہاں کے رہنے والوں کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں۔ وہ آسانی سے مشکلات برداشت کر لیتے ہیں۔ وہ درندہ صفت اور وحشی ہوتے ہیں۔ ان کے جسم میدانی جگہ کے رہنے والوں سے زیادہ قوی ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ

لوگ ٹھنڈا صاف پانی پیتے ہیں، اور صاف ہوا میں سانس لیتے ہیں۔ بلند کشادہ جگہوں پر رہتے ہیں۔ ان مقامات کے درخت موٹے سخت لکڑی والے ہوتے ہیں۔

جس نشیبی علاقہ میں درختوں کی کثرت ہوگی وہاں گرم ہوا (لو) چلتی ہوگی پانی بھی گرم ہوگا تو اس جگہ کے آدمیوں کا قدو قامت بلند ہوگا ان کی رنگت سرخی مائل بال کالے ہوں گے۔ ذہنی طور پر پست اور مصائب و مشکلات کی برداشت نہیں رکھتے ہوں گے۔ بال کالے ہونے کی وجہ حرارت کا غلبہ ہے۔ جیسے ترکوں کا رنگ برودت کے غلبہ کی وجہ سے سرخ ہے۔

علاقہ اگر نرم ہے زمین خستہ بنجر ہے۔ پانی کی کمی ہے۔ ہوا غیر معتدل ہے۔ تو وہاں کے باشندوں کے چہرے خشک اور چوڑے ہوں گے۔ بعض کا رنگ سرخی مائل، بعض کا سیاہی مائل، ان میں غصہ، غیض و غضب بہت ہوگا۔ یہ کسی سے مشورہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ ان تبدیلیوں کی وجہ یہ ہے کہ زمین پر جب موسمی تغیرات وارد ہوتے ہیں۔ تو اس جگہ کے باشندوں کی صورت اور اخلاق میں فرق آجاتا ہے۔ ان میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو غضب کی شدت کے باوجود راز کو چھپا لیتے ہیں۔

حکیم بقراط کا قول ہے۔ ایسے انسان بھی ہیں جو دبلے پتلے قد کے لمبے چھوٹے پہاڑوں کی طرح ہوتے ہیں۔ ان کو پانی روشنی بہت کم میسر آتی ہے، اور ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو جسامت لمبائی چوڑائی میں ان پہاڑوں کی طرح ہیں جن پہاڑوں پر بکثرت بارش ہوتی ہے۔ وہ درختوں سے لدے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کا قد چھوٹا مزاج خشک ہوتا ہے۔ وہ بنجر خشک بے آب و گیاہ زمین کی طرح ہوتے ہیں۔

حکیم بقراط کا قول بالکل صحیح ہے۔ میں نے اکثر انسانوں کی شکل و صورت پر غور کیا ہے۔ تو مجھ کو ہر شکل و صورت کسی نہ کسی درخت سے مشابہ نظر آتی ہے۔ جیسے درخت مختلف اقسام کے ہیں۔ کوئی درخت چھوٹا اور موٹا ہے تو کوئی لمبا اور موٹا ہے۔ کوئی لمبا اور پتلا ہے۔ کوئی سخت ہے۔ کسی کے پتے نہیں جھڑتے۔ کوئی ڈھیلا نرم ہے۔ بہت جلد عفونت اور فساد کو قبول کر لیتا ہے۔ کوئی ٹیڑھا کوئی سیدھا۔ کسی کا ذائقہ میٹھا، کسی کا کڑوا، کسی کا کھٹا، کسی کا پھیکا، کسی پر پھل زیادہ لگتے ہیں۔ خوبصورت، خوشبودار ہوتے ہیں۔ کسی پر پھل نہیں آتا۔ کسی کا پھل بدبودار بدذائقہ ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ انسانوں میں بھی یہی صفات پائی جاتی ہیں۔ بعض درخت مادہ پر نر درخت کا مادہ ڈالے بغیر پھل نہیں دیتے۔ جیسے کھجور وغیرہ۔ بعض پھل بظاہر بدصورت مگر اندر سے نہایت عمدہ جیسے بادام اخروٹ، بعض بظاہر خوبصورت مگر اندر سے برے ہوتے ہیں جیسے املی، بعض اندر باہر سے بہتر ہوتے ہیں۔ جیسے لیمو، سنترہ، اللہ کی تعریف کر کے اس کا شکریہ ادا کریں۔

ساتواں باب

ہوا کے اثرات میں

حکیم بقراط کا قول ہے۔ کسی علاقہ کے کچھ حصہ میں پہاڑ کچھ میں صحرا و بیاباں ہوتا ہے۔ اس جگہ کے موسمی حالات بدلتے رہتے ہیں۔ پہاڑوں پر ہوا اور برف کی کثرت ہوتی ہے۔ اس لئے اس جگہ ہمیشہ ٹھنڈک قائم رہتی ہے۔ اس کے برعکس صحرا و بیابان کے علاقہ میں برف باری نہیں ہوتی۔ ہمیشہ ٹھنڈک نہیں ہوتی بلکہ وہ گرم ہو جاتے ہیں۔ جس علاقہ میں گرمی سردی کا مقابلہ رہتا ہے۔ وہاں کے باشندوں کا رنگ سیاہی مائل، بال کالے ہوں گے۔ جس علاقہ میں گرمی کے مقابلہ میں سردی زیادہ ہوگی۔ تو ان کے چہرہ اور بال کا رنگ سرخی مائل ہوگا۔

بوڑھوں میں برودت کا غلبہ ہوتا ہے ان کو گرم علاقوں میں رہنا زیادہ مناسب ہوتا ہے۔ اس کے برعکس جوانوں میں گرمی ہوتی ہے۔ ان کو ٹھنڈے علاقے مناسب ہوتے ہیں۔ جس جگہ کی ہوا معتدل ہوتی ہے وہاں کے باشندے سست، کاہل، بزدل اور ضعف قلب کے مریض ہوتے ہیں، اور جن جگہوں کے موسم بدلتے رہتے ہیں وہاں کے باشندے سختی برداشت کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ان میں قوت برداشت ہوتی ہے۔ وہ سردی، گرمی برداشت کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اگر ہوا اور موسم میں بہت زیادہ اختلاف ہو تو وہاں کے باشندوں کا مزاج وحشی ہو جاتا ہے۔ وہ یکساں موسم پر قناعت نہیں کرتے۔ راحت اور سکون کے عادی لوگوں میں پستی اور بزدلی پیدا ہو جاتی ہے۔ سختی اور مشکلات برداشت کرنے والوں میں بہادری اور جرات ہوتی ہے۔

حکیم بقراط کا قول ہے۔ ہوا اور موسم انسانوں میں جوش ولولہ اور کبھی سکون و راحت کبھی غم و غصہ، کبھی سرور وغیرہ کی کیفیت پیدا کرتے ہیں۔ موسم اگر معتدل ہوتا ہے تو انسان میں بھی اعتدال آجاتا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ انسان کی ذہنی قوتیں جسمانی مزاج کی پیروی کرتی ہیں اور جسم کا مزاج تصرفات موسم اور ہوا کی پیروی کرتا ہے۔ ہمارا مشاہدہ ہے۔ ہوا کبھی ٹھنڈی کبھی گرم ہوتی ہے۔ تو کھیت میں غلہ کبھی پختہ کبھی غیر پختہ ہوتا ہے۔ پیداوار کبھی زیادہ کبھی کم ہوتی ہے۔ پھل بھی کبھی گرم اور کبھی ٹھنڈے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے ہی موسم کے اثرات سے انسان کی شکلیں، صورتیں اور مزاج میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے، اور موسم و ہوا میں اعتدال آجاتا ہے تو زراعت میں اعتدال آجاتا ہے، اور انسان کی صورت و مزاج میں بھی اعتدال آجاتا ہے۔

حکیم بقراط کا قول ہے۔ ترکوں کی شکل و صورت میں اس لئے یکسانیت ہے کہ ان کے علاقے میں برودت یکساں طور پر رہتی ہے۔ اس لئے ترکوں کی شکل ایک دوسرے سے زیادہ مشابہ ہوتی ہے۔ اہل مصر کا بھی یہی حال ہے۔ جب مصر میں موسم یکساں ہوتا ہے تو مصریوں کی صورت میں یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ترکستان میں برودت کا جب غلبہ ہو جاتا ہے' اور حرارت جسموں سے رطوبت کو خشک کرنے سے قاصر ہو جاتی ہے۔ تو جسم میں چربی کی پیدائش زیادہ ہو جاتی ہے۔ تو ان کا جسم ڈھیلا نرم ہو جاتا ہے۔ وہ اکثر اخلاق و اطوار میں عورتوں کے مثل ہو جاتے ہیں۔ جماع کی خواہش کم ہو جاتی ہے۔ مزاج میں برودت اور رطوبت کا غلبہ ہونے کی وجہ سے اولاد کم پیدا ہوتی ہے۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ گھوڑے کی سواری زیادہ کرتے ہیں۔ ان کی عورتوں کا حال بھی ایسا ہی ہے۔ ان کے رحم میں چربی اور رطوبت کا غلبہ ہونے کی وجہ سے رحم کمزور ہو جاتا ہے۔ مرد کی منی اپنے اندر جذب کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ منی خارج ہو جاتی ہے۔ ان کے رنگ سرخ ہونے کی وجہ یہ ہے۔ اس کو ہم نے پہلے بھی بیان کیا ہے۔ سفیدی پر جب برودت کی شدت کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ سرخی کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہے تیز سردی میں انگلیوں کے پورے' ناک' ہونٹ' سرخ ہو جاتے ہیں۔

حکیم بقراط کا قول ہے۔ بہت سے علاقے جنوب میں ایسے ہیں جہاں بکثرت بارش ہوتی ہے۔ تو سبزہ گھاس زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ درخت لمبے' پانی میٹھا' جانور قوی تنومند ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس علاقہ میں سورج کی گرمی جسم کی رطوبت نہیں جلاتی نہ ہی برودت کی یبوست جسم کی رطوبت کو خشک کرتی ہے۔ اس لئے ان جگہوں کے باشندے قوی ہیکل اور اچھے اخلاق کے مالک ہوتے ہیں۔ یہاں کے باشندے شکل و صورت' قدو قامت بلند معتدل مزاج ہوتے ہیں۔ موسم ربیع کی طرح۔ مگر یہ لوگ آرام طلب راحت کے عادی ہوتے ہیں۔ محنت مشقت سختی برداشت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

آٹھواں باب

ہوا اور موسم کے اثرات سے صحت اور مرض کے متعلق رہنمائی

حکیم بقراط کا قول ہے۔ اجسام کی پوشیدہ روح ہوا کو اپنی طرف ہمارے جسم میں جذب کرتی ہے۔ حقیقت میں ہوا جسم کی حالت کو بدلتی رہتی ہے۔ ہوا کبھی جسم کو سردی سے گرمی کی طرف۔ کبھی خشکی سے تری کی جانب۔ سرور و مسرت سے غم و اضمحلال کی جانب منتقل کرتی ہے۔ ہوا رکھی ہوئی اشیاء

جیسے سینگ، گوشت، شراب، شہد، چربی، چاند وغیرہ میں تبدیلی کرتی رہتی ہے۔ کبھی گرم، کبھی ٹھنڈا، کبھی سخت، نرم، کبھی خشک کرتی ہے۔ وجہ یہ ہے، سورج چاند، ستارے اپنی حرکت و رفتار سے ہوا میں تغیر جب پیدا کرتے ہیں تو اس سے تمام اشیاء عالم میں تغیر پیدا ہوتا ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ جس حکیم نے ہوا موسم کے حالات کو پہچان لیا ان کے متعلق دلائل کو سمجھا لیا تو اس نے امراض کی پیدائش اور صحت کی حفاظت کے اسباب کو اور اہم اصول کو پہچان لیا۔ حکیم بقراط کا قول ہے۔ جب جنوبی دکھنی ہوا چلتی ہے۔ تو وہ ہوا کو پگھلا کر ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ مرطوب اشیاء کو گرم کر دیتی ہے۔ جیسے پھل، پھول، نہر وغیرہ۔ ہر مرطوب کے رنگ اور اس کی کیفیت کو تبدیل کرتی ہے۔ دکھنی ہوا جسم اور پٹھوں کو ڈھلا کرتی ہے۔ سستی لاتی ہے۔ ثقل سماعت، نظر کو دھندلا کرتی ہے۔ دکھنی ہوا صفراء کو تحلیل کرتی ہے۔ تو رطوبت عصب کی جڑ میں چلی جاتی ہے۔ جو حس کا باعث ہے۔ شمالی ہوا، بدن کو سخت، دماغی قویٰ کو صحت مند، جسم کے رنگ کو صاف کرتی ہے۔ قوائے حاسہ کو مصفیٰ کرتی ہے۔ بھوک بڑھاتی ہے۔ کھانسی، سینہ کے درد کو زیادہ کرتی ہے۔
قول مصنف۔ عراق میں قیام کے دوران جنوبی و شمالی ہواؤں کے اثرات کا میں نے اچھی طرح مشاہدہ کیا ہے۔ ان کے اثرات نمایاں طور پر دیکھے ہیں۔ جب عراق میں جنوبی ہوا چلتی تھی تو گلاب کے پھول کا رنگ بدل جاتا پنکھڑیاں گرنے لگتی تھیں۔ گوبھی کے پھول پھٹ جاتے۔ پانی گرم ہو جاتا۔ ہوا مکدر رہ جاتی۔ جسم ڈھیلا ہو جاتا۔ یہ بات حکیم بقراط کے قول کے مطابق ہے۔ اس نے کہا ہے موسم گرما قویٰ کو ڈھیلا کمزور کرتا ہے۔ بغداد کے ایک عقلمند آدمی نے مجھے بتایا کہ وہ بستر پر ہوتے ہوئے ہواؤں کے اثرات کو محسوس کر لیتا ہے۔ جب شمالی ہوا چلتی ہے تو انگلی کی انگوٹھی ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور ڈھیلی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس ہوا سے بدن لاغر اور سست ہو جاتا ہے۔

حکیم بقراط کا قول ہے۔ عام طور سے چار ہوائیں چلتی ہیں۔ ایک مشرق سے اس کو باد صبا کہتے ہیں۔ دوسری مغرب سے اس کو پچھوا تیسری جنوب سے اس کو دکھنی چوتھی شمال سے اس کو شمالی ہوا کہتے ہیں۔

ایک ہوا ایک شہر سے دوسرے شہر تک چلتی ہے۔ اس کو ہوائے بلدیہ کہتے ہیں۔

نواں باب

موسمی اثرات کی علامات میں

حکیم بقراط کا قول ہے۔ اگر سال میں خشکی ہو۔ ہوا صاف ہو۔ ہر چیز اپنے وقت پر ظاہر ہو۔ تو یہ زمانہ سلامتی کا ہے۔ اس میں امراض کم پیدا ہوتے ہیں۔ اگر سال میں مخلوط ہوائیں چلیں تو اس دور میں

امراض کثرت سے پیدا ہوتے ہیں اور ان کا علاج بھی مشکل سے ہوگا۔ موسم گرما میں اگر بارش زیادہ ہوتی ہے۔ تو اس زمانے کے امراض مزمنی (معیادی) ہوں گے بخار کثرت سے آتے ہیں۔ دستوں کی آمد اور فالج کا حملہ ہوگا۔ ان امراض کے پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس زمانے میں گرمی کی حرارت اور رطوبت کی وجہ سے عفونت اور فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ حکیم بقراط کا قول ہے۔ اگر موسم سرما میں خشکی ہو اور شمالی ہوا چل رہی ہو۔ ایسے ہی اگر ربیع کے موسم میں بارش ہوتی ہے، اور دکھنی ہوا چلی ہو تو موسم گرما میں عفونت پیدا ہو جائے گی۔ بخار، دست، آشوب چشم کے امراض ان لوگوں کو زیادہ ہوں گے۔ جن کے مزاج باردو مرطوب ہوں گے۔

مفسر، جالینوس کا قول ہے۔ موسم ربیع اور جنوبی ہوا دونوں گرم ہیں۔ وہ اپنی گرمی سے منجمد اخلاط کو پگھلا دیتی ہے۔ موسم سرما اور شمالی ہوا سے برودت اور یبوست پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کے فوراً بعد موسم گرما کا زمانہ آتا ہے، اور گرمی فاسد رطوبات کو پگھلا دیتی ہے۔ تو حمیات حارہ کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ جو رطوبت دماغ کی طرف چڑھتی ہے۔ اس سے آنکھوں میں درد پیدا ہوتا ہے۔ اگر رطوبت پیٹ کی طرف آجائے تو دست آنے لگتے ہیں۔

بقراط نے ایک فصل میں مذکورہ بالا فصل کے خلاف بھی لکھا ہے۔ وہ یہ کہ اگر موسم خشک ہو اور شمالی ہوا چل رہی ہو۔ تو حمل ساقط ہو جاتے ہیں۔ بصورت دیگر بچہ کمزور ہوتا ہے۔ یا آشوب چشم کی شکایت ہو جاتی ہے۔ یا آنتوں میں زخم ہو کر دست آنے لگتے ہیں۔ نزلہ بھی ہو جاتا ہے۔ یہ بوڑھوں کو انتہائی مضر ہے۔

مفسر، جالینوس کا قول ہے۔ اس طرح کے موسم میں بلغم کڑوا یا نمکین ہوتا ہے اس کے بعد ربیع کا زمانہ سرد اور خشک آتا ہے۔ یہ بلغم کو جما دیتا ہے۔ تحلیل نہیں ہونے دیتا۔ تو بلغم گرم ہو کر متعفن ہو جاتا ہے۔ اس کے تعفن سے بخارات بلند ہو کر دماغ کو جاتے ہیں ان سے آشوب چشم جو بخارات حلق اور سینہ کی طرف جاتے ہیں۔ اس سے زکام اور جو معدے کی طرف جاتے ہیں اس سے قلت اشتہاء (بھوکا) رہنے کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ اگر آنتوں کی طرف چلا جائے تو دست آنے لگتے ہیں۔ مادہ بخار اگر رحم میں چلا جائے تو اس سے استرخائے رحم اور سیلان الرحم کی بیماری ہو جاتی ہے۔ اگر سردی میں بارش نہ ہو خشک سردی پڑے اور سردی کے بعد ربیع میں بارش ہو تو ایسا موسم بوڑھوں کے اندر خطرناک امراض پیدا کرتا ہے، اور بچوں کو کمزور کر دیتا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ اگر گرمی کے موسم میں بارش نہ ہو اور شمالی ہوا چلے اور اس کے بعد موسم خریف میں بارشہ و جائے، اور ہوا بھی جنوبی چلے تو موسم سرما میں کھانسی، آواز بیٹھنے، پھیپھڑے میں قرحہ اور دردِ سر کی بیماریاں پیدا ہوں گی۔

مفسر، جالینوس کا قول ہے۔ موسم گرما اور شمالی ہوا دونوں گرم ہوتے ہیں۔ یہ اپنی یبوست سے صفرا کو جسم میں محتبس مقید کر دیتے ہیں۔ پھر خریف کا مرطوب موسم آتا ہے تو فضلات میں تعفن پیدا ہو جاتا

ہے۔ اس کے بعد سرد مرطوب موسم سرما آتا ہے۔ تو جسم کے اندر فضلات میں عفونت بڑھ جاتی ہے، اور متعفن فضلات منتقل ہو کر اعضاء میں چلے جاتے ہیں۔ تو مذکورہ بالا امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر موسم خریف مرطوب نہ ہو خشک ہو۔ ہوا مخلوط ہو تو مرطوب مزاج کے لوگوں کے جسم کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس وجہ سے لوگوں میں رمد یابس، حمیات حارہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

بقراط کا قول ہے۔ موسم گرما میں اگر بارش کم ہو۔ ہوا بھی شمالی ہو۔ تو موسم سرما میں کھانسی، دردِ سر، آواز بیٹھنے، اور زکام کی شکایت لاحق ہوگی۔

مفسر، جالینوس کا قول ہے۔ موسم گرم اور جنوبی ہوا کی حرارت سے دماغ میں کمزوری اور خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ تو موسم سرما کے زمانے میں مذکورہ بالا امراض پیدا ہونے لگتے ہیں۔ جالینوس نے یہ بھی کہا ہے۔ موسم گرما میں اگر بارش ہوتی ہے اور ہوا دکھنی چلی ہے۔ اس کے بعد موسم خریف میں بھی بارش اور دکھنی ہوا چلے، تو موسم سرما میں کھانسی، دردِ سر، نزلہ زکام کی شکایت عام ہوگی۔ جالینوس نے یہ بھی کہا ہے۔ اگر ربیع اور موسم گرما سرد خشک رہے دونوں موسموں میں شمالی ہوا چلتی رہی ہو تو رمد، حمیات حارہ، اور سودا میں فساد پیدا ہو کر جنون کی بیماری بھی ہو سکتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں موسم سرد خشک ہوتے ہیں تو ان کی سردی کی وجہ سے مرہ سودا میں ہیجان پیدا ہو سکتا ہے، اور خشک مزاج کے افراد میں خشکی زیادہ پیدا ہو جائے گی۔ عورتوں اور مرطوب البدن لوگوں کو اس موسم سے فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسے موسم میں رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ موسم گرما خشک ہو۔ ہوا شمالی ہو۔ شعری (نام ستارے کا جو گرمیوں میں طلوع ہوتا ہے) اور حافظ الدب (یہ بھی ستارے کا نام ہے) کے طلوع ہونے کے وقت بارش نہ ہو تو مرطوب المزاج لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے، اور صفراوی مزاج لوگوں کو نقصان ہوتا ہے۔ مفسر، جالینوس کا قول ہے۔ یہ دونوں موسم جب خشک ہوتے ہیں تو صفرا کا رقیق حصہ جل جاتا ہے۔ غلیظ حصہ رہ جاتا ہے۔ تو جسم کے اندر خشکی اور خون جل جاتا ہے تو یہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں، اور بلغمی مزاج کے لوگوں کو اس موسم سے فائدہ ہوتا ہے۔ ان کے جسم کا بلغم کم ہو جاتا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ شعری ستارہ پھل پکنے کے وقت طلوع ہو کر موسم سرما کے آغاز میں غروب ہو جاتا ہے۔

دوسرے حکماء کا قول ہے۔ اگر موسم سرما کے آغاز میں بادِ صبا چلے۔ ہوا گرد آلود ہو۔ بارش کم ہو، اور ربیع کے زمانہ میں گرم ہوا چلے، اور گرد آلود ہو۔ نہر کا پانی کبھی ٹھنڈا کبھی گرم ہو۔ تو اس صورتِ حال سے مادے میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے۔ حمیات محترقہ، خسرہ، چیچک، اور اموات کثرت سے ہوتی ہیں۔ اگر موسم گرما سے پہلے بارش ہو چکی ہے۔ جنوبی ہوائیں چلی ہیں۔ درختوں کے پتے گرد آلود ہیں۔ تو مادے کی عفونت میں اضافہ ہوگا۔ طاعون کے مریض زیادہ مریں گے۔ کبھی ماہ اکتوبر، نومبر میں چوپایوں پر بیماری کا حملہ ہوتا ہے۔ ان کے چارے میں زہریلا مادہ فساد و بیماری کا سبب ہوتا ہے۔ کبھی پہاڑوں کے اوپر آگ کے

شعلے بھڑکتے نظر آتے ہیں۔ اس وقت غلیظ، مرطوب، ماکول و مشروب سے پرہیز کریں۔ کثرت جماع سے پرہیز کریں۔ مسہل دوائیں استعمال کریں۔ حمام میں جائیں اور کچھ وقت اس کے اندر ٹھہریں۔ اعلیٰ قسم کی شراب پئیں۔ اچھی خوشبو سونگھیں، تاکہ دماغ میں اس ہوا اور فساد کا اثر نہ جا سکے۔

دسواں باب

ہوا کی وہ علامات جو مستقبل میں ہونے والے امور کی نشاندہی کرتی ہیں

میں نے مناسب سمجھا کہ حکیم بقراط نے جو موسمی اثرات کا بیان کیا ہے۔ اس کو بیان کر کے اہل تجربہ اور اہل فکر و نظر افراد کی رائے بھی بیان کر دوں، اور موٹی عقل والے، خشک زندگی گزارنے والے اپنے تجربے سے بعض لطیف اور گہرے معاملات کی نشاندہی کرتے ہیں۔ جیسے چرواہے، کاشتکار، ملاح، سمندر میں سفر کرتے ہوئے تیز طوفانی ہوا کی قبل از وقت خبر دے دیتے ہیں، اور چرواہے، متعدد اشیاء کی قبل از وقت نشاندہی کر دیتے ہیں۔ دیہاتی چرواہے کہتے ہیں جب بھیڑ کی اون نرم اور اس کی آواز خوشگوار ہو۔ یہ بارش ہونے اور سبزہ زار ہونے کی علامت ہے۔ دیہاتیوں میں یہ کہاوت مشہور ہے۔ جب آسمان پر چمک ہوگی تو بارش ہوگی۔

ارسطو کا قول ہے۔ دم دار ستارے جب طلوع ہوتے ہیں تو آندھی، جھکڑ چلتے ہیں۔ یہ بھی اسی کا قول ہے۔ چاند پر ہالہ (پوش) بارش کی علامت ہے۔ ہالہ یا پوش وہ دائرہ ہے جو چاند کے گرداگرد ہوتا ہے۔ اگر دائرے کا کوئی حصہ کھلا ہوا ہے تو تیز ہوا چلے گی۔ اگر دائرہ ٹوٹا ہوا ہے۔ تو بادل کے بغیر دن صاف سوکھا گزرے گا۔ اس وقت تک ہالہ پھٹتا ٹوٹتا نہیں جب تک کہ ہوا اس ہالے کے قریب نہ چلے۔ اگر ہالہ مکمل ختم ہو جائے۔ تو یہ اس بات کی علامت ہے۔ کہ ہوا نے غلیظ بادل کو منتشر کر دیا جس سے ہالہ بنا تھا۔

مصنف کتاب الفلاحہ نے لکھا ہے۔ اگر تین چار تاریخ کو چاند پتلا نظر آئے تو یہ علامت ہے کہ ہوا چاند کے گرد موجود ہے۔ سورج طلوع ہونے کے بعد اگر ہوا صاف دکھائی دے تو یہ علامت ہے کہ یہ دن صاف خشک بادباراں کے بغیر گزرے گا۔ سورج غروب ہونے کے وقت اگر بادل میں سرخی ہو تو یہ بارش تاخیر سے ہونے کی علامت ہے۔ طلوع کے وقت اگر سورج کا رنگ سرخ ہو تو تمام دن صاف بغیر بادل کے گزرے گا۔ سورج طلوع ہونے کے وقت اگر سیاہ بادل ہیں۔ تو یہ بارش ہونے کی علامت ہے۔ سورج طلوع ہوتے وقت اگر سیاہی کی طرف مائل ہے۔ تو بارش ہوگی۔ اگر سورج کے ڈوبتے وقت بائیں

طرف بادل ہیں تو مستقبل قریب میں بارش ہوگی۔ بادلوں میں اگر دو قوس (دھنک) دیکھ رہے ہیں تو عنقریب بارش ہونے کی امید ہے۔ اگر چاند چوتھی تاریخ میں مائل بسرخی دیکھو تو یہ موسم سرما شدید ہونے کی علامت ہے۔ چاند میں اگر ایک یا متعدد رنگ مائل بہ سیاہی نظر آتے ہیں تو سردی سخت ہونے کی نشاندہی ہے۔ اگر چاروں طرف بجلی کی کڑک، یا چمک نظر آئے تو مختلف جگہوں پر بارش اور تیز ہوا چلیں گی۔ اگر ثریا کے غروب ہونے سے پہلے بارش ہوتی ہے۔ تو یہ سردی جلد آنے کی علامت ہے۔ اگر ثریا غروب ہونے کے وقت بارش ہوتی ہے تو موسم سرما معتدل ہونے کی علامت ہے۔ اگر ثریا غروب ہونے کے بعد بارش ہوتی ہے۔ تو موسم سرما دیر سے شروع ہوگا بارش کم ہوگی۔

گیارھوں باب

جانوروں کی وہ حرکات جن سے مستقبل میں ہونے والے امور کا پتہ چلتا ہے

کتاب الفصاحت کے مصنف کا قول ہے۔ جب چڑیوں کو زیادہ بولتے چہچہاتے یا کوؤں، چیلوں کو تیزی سے خوشی سے اڑتے متواتر بولتے دیکھو یا پرندوں کا پانی میں غوطے لگاتے دیکھو۔ یا مرغیوں کو متواتر زمین پر چونچ رگڑتے دیکھو۔ یا پتیلی کو آگ سے اتارتے وقت اس کے نیچے چھوٹے چھوٹے شعلے نظر آئیں یہ تمام نشانیاں بارش اور سردی کی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے اور اہل طبرستان بھی کہتے ہیں۔ اس سے بارش ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ جب سور چیختا چلاتا قبل از وقت گھر کو بھاگتا ہے۔ اگر سارس کو موسم سرما سے پہلے دیکھو اس کا پہلے نظر آنا علامت ہے کہ موسم سرما بہت جلد اور شدت سے آئے گا۔ بکریوں کو بھاگتے، دوڑتے، اچھلتے، کودتے دیکھو، یا وحشی جانوروں کا آبادی کے قریب آتے دیکھو۔ یا بلوط کے درخت پر پھل بہت زیادہ آئیں۔ تو یہ موسم سرما طویل ہونے کی علامات ہیں۔ مجھ کو متعدد عربوں نے بتایا جب وہ دیکھتے ہیں کہ جانور بچوں و انڈوں کو غار و کھوہ سے اونچے ٹیلے کی طرف لے جا رہے ہیں۔ تو ان کو تیز بارش اور سیلاب کا یقین ہو جاتا تھا۔ تو وہ بھی صحرا سے بلند مقامات کی طرف جلد چلے جاتے تھے۔ ایسے ہی طبرستان میں جب وحشی جانوروں، پہاڑوں، جنگلوں سے نکل کر آبادی کے قریب آتے تو معلوم ہو جاتا تھا کہ اس سال موسم سرما شدید اور طویل ہوگا۔

ساتویں نوع

کا دوسرا مقالہ اس میں تین باب ہیں

پہلا باب

طب کو باطل قرار دینے والوں کی تردید میں

ہمارے موجودہ دور میں کچھ لوگ اپنی خود بینی، خود رائی، جہالت اور حماقت میں یہاں تک تجاوز کر گئے ہیں کہ طب کی افادیت کا انکار کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک دواؤں میں مضرت و نقصان فائدہ وغیرہ کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ حقیقت میں میرے نزدیک ان کی کسی بات کا جواب یا بازپرس بیکار ہے۔ وہ الو یا چمگادڑ کے مثل ہیں جو خود روشنی کو دیکھ نہیں سکتے تو روشنی کی مخالفت شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے فوائد سے نابلد ہوتے ہیں۔ حکماء کا قول ہے۔ تمام اشیاء عناصر اربعہ، حرارت، برودت، رطوبت، یبوست سے مرکب ہیں۔ ان عناصر کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ تو ضرورت کے مطابق نباتات، عقاقیر (جڑی بوٹی) کے متضاد خواص و کیفیات سے سکون ملتا ہے۔ اشیاء عالم میں منافع و نقصان دونوں ہیں۔ جیسے جسم کی گرمی ٹھنڈی اشیاء کے استعمال سے معتدل ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی جسم کی ٹھنڈک گرم اشیاء کے استعمال سے معتدل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جسم کی خشکی تر چیزوں کے استعمال سے معتدل ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی جسم کی رطوبت کو خشک اشیاء معتدل کر دیتی ہیں۔ اگر جسم میں امتلاء ہو یعنی رگیں رطوبت سے بھر جائیں تو مادہ خارج کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ جسم کی تھکن آرام سے ختم ہو جاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

مختصریات یہ ہے۔ کہ متضاد اشیاء سے فائدہ ہوتا ہے۔ جس نے ان باتوں کو سمجھا اور اس کے ذہن نے ان کو قبول کیا تو اس کو طب کی افادیت تسلیم کرنی پڑے گی۔ مگر جس نے ان باتوں کو تسلیم نہیں کیا۔ اس نے اپنے وجود کو تسلیم نہیں کیا۔ اس حقیقت سے معاند و مخالف کے سوا کون انکار کر سکتا ہے۔ اگر کسی جاندار کو بادِ نسیم (آکسیجن) سے کچھ دیر کے لئے محروم کر دیں تو مر جائے گا۔ اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ اگر کسی کا خیال ہے۔ کہ اشیاء عالم سے انسان کو کوئی فائدہ یا نقصان نہیں ہوتا۔ تو ان کو داغنے یا چھینک لانے والی اشیاء کا استعمال کرائیں۔ تاکہ ان کو ان کے اثرات کا علم حاصل ہو۔ جیسے فلفل، حنظل، خردل کا سفوف بنا کر ناک میں بطور نسوار استعمال کرائیں۔ تو ان کو اُن کے اثرات کا علم ہو جائے گا۔ کہ یہ کتنی تیز ہیں۔ یا وہ سرکہ اور شہد کو چکھیں اور کھٹے میٹھے کے فرق کو محسوس کریں۔ کونسی کھٹی ہے کونسی میٹھی ہے یا کڑوی ہے یا تیز ہے۔ یہ بات بھی واضح ہے کہ ہر ذائقہ میں ایک خاص قوت پوشیدہ ہے۔

اس کے منکر کو پتھر چبا کر مکھن چاٹ کر سخت اور نرم کا اندازہ کرنا چاہئے۔ کہ کیا سخت ہے کیا نرم ہے۔ یا اس منکر کو دھوپ میں کھڑا کر کے اس کے جسم پر پیٹرول اور پارے کی مالش کریں تاکہ اس کو پتہ چلے کہ ان میں گرمی موجود ہے یا نہیں۔ یا ان کو کالی مرچ، شہد، رائی، لہسن، ایک رطل کھلا دیں۔ پھر ان کو دیکھیں کہ انکا کیا حال ہے۔ ان میں گرمی پیدا ہوئی یا نہیں ہوتی۔ یا منکر خواص برف پر بیٹھیں برف کا ٹھنڈا کیا ہوا عرق گلاب پئیں اور روغن گل، روغن نیلوفر میں کافور، صندل حل کر کے جسم پر مالش کرائیں اور بتائیں جسم ٹھنڈا ہو یا نہیں ہوا۔ اگر منکر ان کے اثرات کو چھپائے یا جھٹلائے تو اس کا علاج یہ ہے اس کو ایسی چیز استعمال کراؤ جس کو وہ چھپا نہ سکے۔ اس کی ناک میں نک چھکنی ڈال دو اب وہ چھینک روک کر دکھائے۔ یا اس کی آنکھ میں پیاز کا پانی ڈال دو اب وہ آنسو روک کر دکھائے۔ یا اس کو ایک مثقال بھنگ یا افیون کھلا دو اب وہ نیند کو روک کر دکھائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اتنی مقدار سے لقمہ اجل بن جائے۔ یا چند رطل نبیذ اس کو پلا دیں تو وہ رقص کرتا پھرے گا ہوش ہواس کھو بیٹھے گا۔ اگر ان کی مقعد (پاخانے کے مقام) میں تھوڑی سی ہینگ رکھ دیں تو وہ ناچتا پھرے گا لوگ اس کو دیکھ کر ہنسیں گے۔ اگر اس کو تھوڑی سی سقمونیا حب الفیل کھلا دیں تو دست کرتا پھرے گا روک کر دکھائے۔ ایسے ہی اگر اس کو چند مثقال کنکر زد کھلا دیں تو اس کو قے آئے گی۔ روک کر دکھائے۔ اگر اس کو عاقرقرحا چبوائیں یا مویزج جبلی، ایلوا کھلائیں تو دماغی رطوبات ناک سے خارج ہوں گی۔ یا قدرے زہر کھلا دیں تو موت سے ہم کنار ہو جائے گا۔ زہر کھا کر مرنے سے پہلے قدرے جدوار اور تریاق کھالے گا تو مرنے سے بچ بھی سکتا ہے۔ یا وہ بکثرت کچا انگور یا کوئی ترش پھل کھائے تو دانت کھٹے ہو جائیں گے، اور دانت کی قوت بھی کمزور ہو جائے گی۔ اگر ان شواہد کے باوجود کوئی دواؤں کی قوت کا انکار کرے تو اس کو جنگل میں وحشی جانوروں کے ساتھ رکھو۔ وہ انسانوں میں رہنے کے قابل نہیں ہے۔

میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے۔ آئندہ حیوانات اور نباتات کے خواص میں ان امور کا ذکر کروں گا جن کو پڑھ کر قاری حیوانات اور نباتات کی قوت اور خواص میں عجیب و غریب معلومات حاصل کرے گا۔ بعض جانور فطری جبلت سے ان باتوں کو معلوم کر لیتے ہیں۔ جن کو انسان نہیں جان سکتا۔ مجھے لوگوں نے بتایا۔ کتے کے پیٹ میں جب مروڑ کی شکایت ہوتی ہے تو وہ گھاس کھاتا ہے۔ ایسے ہی ایک آدمی نے دیکھا ایک پرندہ دوسرے پرندے کو سمندر کے پانی سے کنارے پر حقنہ دے رہا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ گدھ جب کمزور ہو جاتا ہے۔ تو وہ اڑنا شروع کرتا ہے اور اتنا اڑتا ہے آسمان کے چکر لگاتا ہے کہ اس کا جسم گرم ہو جاتا ہے اور اس کے بال و پر جھڑ جاتے ہیں۔ تو اس میں قوت دوبارہ عود کر آتی ہے۔

دوسرا باب

ایسی اشیاء جو آگ اور برف پر غالب ہیں اور ایک دوسرے کو متاثر کرتی ہیں

اب میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان اشیاء کا ذکر کروں گا جو ایک دوسرے پر اثرانداز ہوتی ہیں۔ قارئین کرام ان کے متعلق دواؤں کی قوت و خواص اور حیوانی اعضاء کے باب میں پڑھ چکے ہیں۔ طب میں دواؤں کا عمل اپنی جگہ صحیح ہے۔ ادویات کے اثرات کا منکر اللہ تعالیٰ کی نعمت کا منکر ہے۔ وہ جاہل و منفعل ہے۔ اس حقیقت کا کوئی شخص منکر نہیں ہو سکتا کہ آگ سے سب سے زیادہ گرم اور برف سب سے زیادہ ٹھنڈی چیز ہے۔ ہمارے علم میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جو آگ کی گرمی و احتراق اور برف کی برودت کو بدل دیتی ہیں۔ اگر کوئی آدمی بکثرت لہسن اور اخروٹ استعمال کرے اور خالص شراب پئے، اور اپنے جسم پر روغن زیتون کو پارے میں ملا کر بدن کی مالش کرتا رہے گا تو اس کو سردی کا احساس نہیں ہوگا۔ اسی طرح، گیرو، پھٹکڑی، ابرک، تیز سرکہ اور خطمی کا سفوف بنا کر سرکہ میں ملا کر جسم پر مالش کرے گا تو اس پر آگ اثر نہیں کرے گی۔ پھٹکڑی کے بغیر بھی آگ جسم کو جلا نہیں سکتی۔

دیگر: زرنیخ احمر، پھٹکڑی کے باریک سفوف کو حی العالم، سدا بہار کے عرق میں اور مرارۃ الثور بیل کے پتہ میں حل کر کے پتلا۔ پتلا لیپ بنا کر جسم پر مل کر اگر گرم لوہے کو پکڑ لے تو جلے گا نہیں۔ یہ آزمودہ ہے۔

کتاب طبائع الحیوان میں درج ہے۔ ایک حیوان (سمندل) نام کا ہے۔ یہ دہکتی آگ میں رہنا پسند کرتا ہے۔ ایک پتھر ہے۔ جو بہت جلد ٹوٹ جاتا ہے۔ اس میں روئی کے ریشے کی طرح نکلتا ہے۔ اس پتھر کو آگ پر اگر رکھ دیں تو یہ آگ سے نہیں جلتا ہے۔

گھر میں بارہ سنگھے کے سینگ کی دھونی دینے سے سانپ بھاگ جاتا ہے۔

دیگر: گوکھرو کے سفوف کو اگر پانی میں ملا کر گھر کے اندر چھڑک دیں تو سانپ بھاگ جائے گا۔ یا اس کو موٹا موٹا کوٹ کر بل کے قریب رکھ دیں یا بل میں ڈال دیں تو سانپ بھاگ جائے گا۔ گھر میں ملٹھی کی دھونی دینے سے کیڑے مکوڑے چلے جاتے ہیں۔ برگ چنار کی دھونی سے کبریلے بھاگ جاتے ہیں۔

دیاسقوریدوس کا قول ہے۔ اجوائن خراسانی کے پتوں کی دھونی سے کیڑے بھاگ جاتے ہیں، اور گائے کے گوبر کی دھونی سے مچھر بھاگ جاتے ہیں۔ دار بلد کی جڑ کو اگر ہاتھ پر لگایا جائے تو سانپ نہیں کاٹے گا۔

دیاسقوریدوس کے سوا دوسرے حکماء کا قول ہے۔ مولی کو پیس کر گھر میں چھڑک دیں تو بچھو

نہیں رہیں گے۔ مولی کے سفوف کو اگر بچھو پر ڈال دیں گے تو بچھو مرجائے گا۔ خربق کے سفوف کو پانی میں گھول کر گھر میں چھڑک دیں تو مکھی اس پر بیٹھتے ہی مر جائے گی۔

دیگر: زرنیخ اصفر کے سفوف کو دودھ میں گھول دیں تو جو مکھی اس پر بیٹھے گی مرجائے گی۔ گبریلا پر اگر تیل ڈال دیں تو مرجائے گا۔ کوئی آدمی اگر فرفیون کو پانی میں ملا کر پی لے تو وہ مرجائے گا۔ مگر فریون ذراریح (تیلنی مکھی) کی خوراک ہے۔

گھر میں اگر ہیرا کسیس کی دھونی دیں تو چوہے بھاگ جاتے ہیں، اور خربق حنظل کو کھا کر چوہے مرجاتے ہیں۔ اگر کوئی خراٹے لینے کا عادی ہے تو اس کے منہ کے سامنے لوہے کا برادہ رکھیں تو اس کے خراٹے بند ہو جائیں گے۔ خربق کے سفوف کو ستو میں ملا کر گھر میں رکھ دیں تو چوہا اس کو کھاتے ہی مر جائے گا۔ بقلۃ الحمقاء خرفے کے ساگ، بہروزہ، گھی میں ملا کر گھر میں دھونی دینے سے سانپ بھاگ جاتا ہے۔ اگر شونیز، ہیرا کسیس، گندھک یا گوگل کی گھر میں دھونی دینے سے مچھر گھر میں نہیں آتے۔ بھاگ جاتے ہیں۔

سرخ، گلاب گندھک کی دھونی دینے سے سفید ہو جاتا ہے۔ نوشادر ایک حصہ، پارہ ایک حصہ، پسی ہوئی اینٹ ایک حصہ۔ تینوں کو ملا کر پیتل کے برتن پر رگڑنے سے وہ پیلا ہو جائے گا۔ پانی سے دھو کر خوب اچھی طرح رگڑیں تو وہ سونے کی طرح ہو جائے گا۔

تیسرا باب

نباتات کے خواص اور ایک دوسرے سے ملنے کے بعد متغیر یا منقطع ہو جاتے ہیں

کتاب الفلاحت کے مصنف اور دیگر حکماء کے اقوال: (۱) لوہے پر اگر لہسن کو رگڑ کر لگا دیں تو اس کو مقناطیس نہیں پکڑے گا۔ (۲) جنگلی بکرے کا خون اگر مقناطیس پر لگا لیں تو وہ بھی لوہے کو نہیں پکڑے گا۔ (۳) جسم میں کانٹا چبھ جائے نکلتا نہ ہو تو اس جگہ بانس کی جڑ کا سفوف کر کے شہد میں ملا کر تین دن مقام ماؤف پر لگائیں تو کانٹا خود بخود نکل آئے گا۔ (۴) پیٹرول آگ کو دور سے پکڑ لیتا ہے۔ (۵) تخم ہلیون خشک کو اگر داڑھ پر لگا دیں تو داڑھ بغیر درد کے نکل جائے گی۔ (۶) تخم خرفہ سیاہ کے سفوف کو سرکہ میں ملا کر پینے سے پیاس کی شدت کم ہو جاتی ہے۔ (۷) شیح ارمنی کے سفوف کو شہد میں ملا کر نومولود بچہ کو کوئی چیز دینے سے پہلے چٹا دیں تو بچہ کو کبھی مرگی کا مرض نہیں ہوگا۔ (۸) یرقان کا مریض مولی کا پانی

اگر پانچ دن پی لے تو زردی ختم ہو جائے گی۔ یہ بھی کہتے ہیں مرادر داڑھی کے گرے ہوئے بال مولی کا پانی لگانے سے اُگ آتے ہیں۔ (۹) کوئی شخص کندر کو بار بار چباتے یا پیس کر پانی میں ملا کر پی لے یا کثرت سے تخم جرجیر کھائے تو اس کا جسم سن ہو جائے گا اور کوڑے کی ضرب کا اس کو پتہ نہ چلے گا آسانی سے ضرب برداشت کر لے گا۔ (۱۰) روغن زیتون میں اگر افسنتین کو ابال کر ہاتھ پاؤں پر مالش کر لے تو کھٹمل، پسو نہیں کاٹیں گے۔ (۱۱) گھر میں برتن کے اندر اگر شیر کی چربی رکھ دیں تو چوہے اس کے قریب نہیں آئیں گے۔ (۱۲) لہسن کو پیس کر شہد میں ملا کر کسی کیڑے کے کاٹے پر لگانا بہت مفید ہے۔ (۱۳) پسے ہوئے لہسن کو گھی دودھ میں ابال کر درد کرنے والی داڑ پر لگانے سے درد بند ہو جاتا ہے۔ (۱۴) روغن زیتون میں شہد ملا کر اس میں تازہ گوشت کو رکھ دیں تو گوشت کا رنگ، ذائقہ، بو تبدیل نہیں ہوتا۔ (۱۵) دیاسقوریدوس کا قول ہے۔ گائے، بھینس کے دودھ میں اگر انجیری کا دودھ ملا دیں تو گائے، بھینس کا دودھ جم جائے گا۔ انجیر کا دودھ، آردجو، سرکہ کو ملا کر بہق، برص داد کو مفید ہے، اور حمرہ، آکلہ کو فائدہ مند ہے۔ (۱۶) بعض حکماء کا قول ہے۔ کچا انڈا پی کر یا کھانا کھانے سے پہلے بکری کے پھیپھڑے یا اس کی بھنی ہوئی چربی یا شاخ کرنب یا بادام تلخ سات عدد کھالے تو وہ نبیذ پی سکتا ہے۔ (۱۷) پنیر کے باریک باریک پیس کاٹ کر روغن زیتون خام میں تلیں اور لونگ کا سفوف اس پر چھڑکیں پھر اس پیس کو پلٹ کر دوسری طرف سے تل کر لونگ کا سفوف اس پر چھڑکیں اور لہسن کھانے کے بعد اس پیس کو کھالیں تو لہسن کی بو ختم ہو جائے گی۔ (۱۸) منہ سے شراب کی بدبو چند عدد تخم سعد چبانے سے ختم ہو جاتی ہے۔ کباب چینی بھی شراب کی بو کو ختم کر دیتی ہے۔ (۱۹) شراب کا نشہ اترنے کے بعد کی کیفیت کو ختم کرنے کے لئے سرکہ میں پانی ملا کر پی لیں یا مقل کھا لیں یا نرک کلہ کے پکے ہوئے پتے یا کچے پتہ کھالیں یا پانی میں نمک ملا کر پی لیں یا روغن نیلوفر کو پاؤں کے تلووں پر بار بار ملیں۔ تو شراب کا خمار اتر جائے گا۔ (۲۰) شراب کی ملاوٹ معلوم کرنے کا یہ طریقہ ہے۔ شراب کے اندر سیب یا امرود کو ڈال دو اگر سیب امرود تہ میں بیٹھ جائے تو شراب میں ملاوٹ ہے خالص نہیں ہے۔

دوسرا طریقہ: شراب کو چونے کے ڈلے پر چھڑکو اگر ڈلا پھٹ جائے سالم نہ رہے تو ملاوٹ ہے۔ اگر ڈلا شراب پڑنے سے نہ ٹوٹے سالم رہے تو شراب خالص ہے۔ ملاوٹ نہیں ہے۔

(۲۱) ایک عدد مٹی کا کور آبخورہ اگر شراب میں لٹکا دیں تو وہ آبخورہ شراب کے فساد کو جذب کرے گا۔ (۲۲) شراب کے مٹکے میں نہریا سمندر کا صاف دھلا ہوا ریت ڈال دیں۔ یا انگور کے بیلی کی جڑ کو سرکہ میں ڈال دیں تو ریت نیچے بیٹھ جائے گا اور کھٹاس ختم ہو جائے گی۔ (۲۳) شراب کی کھٹاس دور کرنے کے لئے شراب کے مٹکے میں گرم انجیر ڈال کر اتنی دیر رکھیں کہ انجیر شراب پی کر پھول جائیں۔ یا مردار سنگ کو پیس کر شراب میں ڈال دیں یا ہر دس رطل شراب میں ایک مٹھی مویز منقی ڈال کر کچھ دن رکھیں پھر شراب کو چھان کر صاف کر لیں کھٹاس جاتی رہے گی۔

(۲۴) شراب کی بدبو ختم کرنے کے لئے، شراب کے مٹکے میں ایک مٹھی شیریں بادام یا جو کی

روٹی کا بڑا ٹکڑا ڈال دیں۔ تین دن کے بعد نکال دیں تو بو ختم ہو جائے گی۔ (۲۵) یا دس دو درق شراب میں ایک مٹھی برگ کرفس اور تخم کرفس ڈال دیں تو شراب کی بدبو ختم ہو جائے گی۔ (۲۶) شراب کے مٹکے میں اگر زعفران، شہد اور شبت کو کوٹ کر پوٹلی میں باندھ کر مٹکے میں ڈال دیں پانچ دن کے بعد نکالیں تو یہ شراب، درد معدے کے لئے اور جس کو کھانسی میں خون آتا ہے۔ مفید ہے۔ (۲۷) شراب کے مٹکے میں اگر برگ گاؤزبان، برگ تلسی، برگ بادر نجبویہ، قرنفل، کو سوتی کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر شراب کے مٹکے میں ڈال دیں۔ تو یہ شراب گھبراہٹ دور کرتی ہے۔ فرحت و سرور پیدا کرتی ہے۔ اگر ان ادویہ کے سوا ان کی جگہ بیس عدد امرود۔ بیس عدد ہی ڈال کر کچھ دنوں تک اس میں پڑا رہنے دیں پھر نکال دیں۔ تو یہ مقوی معدہ ہے۔ اگر ان کی جگہ اسارون شراب میں ڈال کر چھوڑ دیں۔ تو یہ قبض، یرقان، وجع کبد، درد کمر، چوتھیائی کے بخار کو مفید ہے۔ (۲۸) خراب یا نمکین پانی کو اتنا ابالیں کہ نصف رہ جائے۔ تو اس کو صاف کر لیں وہ میٹھا ہو جائے گا۔ (۲۹) دودھ میں اگر کچے انگور، قرطم، سرکہ، خمیر ڈال دیں تو وہ جم جائے گا۔ (۳۰) چاندی کا رنگ اگر کالا ہو گیا ہے تو اس کو تخم انار کے پانی میں ابالیں سفید ہو جائے گی۔ (۳۱) جس شراب میں کھٹاس پیدا ہو گئی ہے تو پانی میں دھلے ہوئے جو کو شراب میں بھگو دیں تو شراب بہترین سرکہ بن جائے گی۔ (۳۲) شراب میں اگر بیج چقندر ڈال دیں تو وہ کھٹی ہو جائے گی۔ (۳۳) گوشت کو جلدی گلانے کے لئے پتیلی میں قدرے بورہ ارمنی یا حب البطیخ یا بیج خطمی ڈال دیں تو گوشت بہت جلد گل جائے گا۔ (۳۴) گوشت میں سیسے کا ٹکڑا ڈال کر پکانے سے گوشت جلدی گل جاتا ہے۔ (۳۵) کپڑے سے تیل کا نشان صاف کرنے کے لئے آب باقلہ بہت کار آمد ہے۔ کپڑے سے کیلے کا داغ دور کرنے کے لئے گدھے کا پیشاب اور چونا بہت کار آمد ہے۔ (۳۶) گدر کھجور کے داغ کو گدھے کا پیشاب بہت جلد صاف کر دیتا ہے۔ (۳۷) انار کے چھلکے کا داغ اشنان، پھٹکڑی، کیکر کے گود سے صاف ہوتا ہے۔ (۳۸) روشنائی کے داغ کو نمک، دودھ اشنان، سرکہ صاف کرتا ہے۔ (۳۹) ترش انار کے دانہ کو سرکہ میں پکا کر چھان کر صاف کر لیں۔ جس کپڑے پر روشنائی میل وغیرہ کے داغ دھبے ہوں تو اس انار کے پانی سے دھو کر پھر صابن لگا کر دھوئیں، کپڑا بالکل صاف ہو جائے گا۔ (۴۰) خون داغ صاف کرنے کے لئے چنے کے بیسن میں نمک اور روغن زیتون ملا کر دھبوں پر ملیں اور دھو ڈالیں۔ (۴۱) اگر کپڑے پر گوشت کی چکنائی کے داغ ہیں تو گائے کے پتے اور گدھے کے پیشاب سے صاف کریں۔ (۴۲) زعفران کے رنگ کو بورہ ارمنی کے پانی سے صاف کریں۔ (۴۳) قیر کے داغ کو صاف کرنے کے لئے داغدار حصہ کو روغن زیتون یا روغن گل میں تر کر کے دھوپ میں رکھیں تاکہ قیر پگھل جائے پھر اس کو پانی سے دھو دیں۔ (۴۴) سفید انگور کا داغ کالے انگور سے اور کالے انگور کا داغ سفید انگور سے صاف ہو جاتا ہے۔ (۴۵) ایسے ہی سفید شہتوت کا داغ کالے شہتوت سے اور کالے شہتوت کا داغ سفید شہتوت سے صاف ہو جاتا ہے۔ (۴۶) قطران کو اشنان اور دودھ سے صاف کیا کرتے ہیں۔ (۴۷) خلوق، خوشبو ہے اس کو صاف کرنے سے پہلے انجیر کے پانی میں پکائیں۔ انجیر کے پانی سے اور صابن لگا کر داغ کو صاف کریں۔

(۴۸) فرش، قالین، دری، چادر وغیرہ سے تیل کی چکنائی پر چونا ایک حصہ، نمک ایک حصہ کو ملا کر چکنائی کے داغ پر ملیں اور دھو کر دھوپ میں پھیلا دیں تو وہ صاف ہو جائے گی۔ (۴۹) کپڑے سے رنگ اڑانے کا طریقہ یہ ہے۔ لیموں کے نچڑے ہوئے عرق میں کپڑے کو پکائیں پھر اس کو دھو دیں رنگ اڑ جائے گا۔ (۵۰) یا بورہ ارمنی کو پانی میں حل کر کے کپڑے کا رنگ ختم ہونے تک بار بار بھگوتے نچوڑتے ہیں۔ (۵۱) شراب کے رنگ کو صابون، پیاز، گرم پانی اور گدھے کی لید سے صاف کرتے ہیں۔ (۵۲) ہاتھ کے میل اور سیاہی کو لیموں کا عرق صاف کر دیتا ہے۔ (۵۳) روشنائی کی لکھی ہوئی تحریر کو چقندر کے جوشاندے کے پانی سے دھوئیں۔ (۵۴) پانی سے لکھنے کا طریقہ یہ ہے۔ سفید کاشغری کو روغن زیتون میں پگھلا کر پانی میں ملا دو اور اس میں قدرے باریک پسیا ہوا مازو ڈال دو اور اس پانی سے لکھو اور سکھا دو جب پڑھنا چاہو تو اس لکھے ہوئے کو دھوئیں کے قریب کرو تو وہ دھواں لگنے سے سیاہ کالا ہو جائے گا اور لکھائی پڑھی جا سکے گی۔ (۵۵) انگور کا داغ دھونے کا یہ طریقہ ہے کہ کچا انگور اس داغ پر کچھ دیر تک رگڑو پھر جو کا آٹا ملے ہوئے پانی سے اس کو دھو دو۔ (۵۶) سرخ اور پیلا رنگ کپڑے کو گندھک کی دھونی دینے سے ختم ہو جاتا ہے۔ (۵۷) کپڑے پر لگی ہوئی چربی یا گوشت کی چکنائی کو پھٹے ہوئے دودھ اور جو کے آٹے سے دھوئیں۔ (۵۸) تخم کتان کو اگر کپڑے سے نکالنا ہو تو کپڑے کو ترش چھاچھ میں بھگو کر رگڑ کر گرم پانی سے دھوویں۔ (۵۹) گر داغ دھبے کپڑے سے دور کرنے ہیں تو پانی میں گندھک، بھوسی اور کپڑے کو ڈال کر ابالیں اور اچھی طرح رگڑیں اور دھوئیں۔ (۶۰) اگر کپڑے سے خوشبو کو ختم کرنا ہے تو تخم کتان کو پانی میں ابال کر کپڑے کو دھوئیں پھر گرم پانی سے دھوئیں۔ (۶۱) کپڑے پر اگر گیرو کا داغ ہے تو مازریون کو سفوف بنا کر داغ پر لگا دیں اور انگور کے پانی میں رگڑ کر دھو دیں داغ صاف ہو جائے گا۔

نوع ہفتم کا تیسرا مقالہ

جس کو ہندوستان کتب سے اخذ کیا گیا ہے اس کے چھتیس باب ہیں

پہلا باب

علم طب کے معرض وجود میں آنے کے اسباب میں

میں نے اپنی کتاب کے آخری مقالہ میں چند باب ہندوستانی طب کو اچھی کتابوں سے انتخاب کر کے اعلیٰ اور بہت دواؤں کا ذکر کرنا مناسب سمجھا۔ امید ہے یہ حصہ کتاب کا طالبعلم کی معلومات میں

اضافے کا باعث بنے گا۔

ہندی کتابوں سے میں نے جو لکھا ہے۔ اس میں کچھ باتیں فلاسفر روم کی رائے کے مطابق ہیں کچھ خلاف ہیں۔ مجھے ان کی صحت یا عدم صحت کا علم نہیں۔ میں اپنے قارئین کی خدمت میں عرض گزار ہوں کہ جو باتیں صحیح ہیں ان کو قبول کر لیں جن کو غلط سمجھیں رد کر دیں۔ اس مواد کو میں نے کتاب چرک، ششرت اور ندان سے اخذ کیا ہے۔

اطباء ہند کا قول ہے۔ زمین ہمیشہ سے سرسبز و شاداب ہے۔ پانچوں اخلاط معتدل رہتی ہے۔ اطبائے ہند پانچویں خلط ریاح کو کہتے ہیں۔ وہ خون، بلغم، صفراء، سودا کے سوا ریاح کو بھی غلط تسلیم کرتے ہیں۔ پہلے لوگ محبت و یگانگت سے رہتے تھے۔ ان میں حرص، ہوس، بغض، حسد، عناد وغیرہ کیفیات موجود نہیں تھیں تو لوگوں کو جسمانی و نفسانی امراض سے پالا نہیں پڑا تھا۔ لوگ چین و سکون سے رہتے تھے۔ مگر لوگوں میں حسد پیدا ہوا تو حرص و ہوس پیدا ہوئی اور مال جمع کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ تو کچھ لوگوں کے لئے مال جمع کرنا آسان تھا اور کچھ کے لئے مشکل تھا تو نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ پر غم، فکر، تھکن اور ایک کا دوسرے پر غلبہ و فوقیت کے حصول کا جذبہ اور جنگ کرنے لڑنے لڑانے دھوکہ دینے، جھوٹ بولنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ تو لوگ ہر قسم کے گناہوں میں ملوث ہونے لگے۔ تو اس کے نتیجہ میں اخلاط کے اندر تبدیلی ہونے لگی اخلاط کا اعتدال ختم ہو گیا۔ جسم میں امراض پیدا ہونے لگے۔ ان برے کاموں میں پڑ کر لوگ اللہ کی عبادت علم کے حصول سے غافل ہو گئے۔ جہالت کا دور دورہ ہو گیا۔ ان برے حالات کو دیکھ کر کچھ علماء و صلحاء نے مشورہ کیا اور سب جمع ہو کر ایک عابد زاہد بزرگ جن کا نام "فراجا فطی" تھا کی خدمت میں حاضر ہو کر حالات بیان کئے اور درخواست کہ وہ گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں موصوف یہ سن کر پہاڑی کے اوپر تشریف لے گئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے رحم و کرم کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو علم طب عطا فرما دیا۔ یہ کتاب چرک میں درج ہے لیکن سسرد میں لکھا ہے۔ علم طب کو ھیبطرا نے ایک برہمن سے حاصل کیا اور برہمن کو وحی سے حاصل ہوا۔

علم طب کی تعریف: طب وہ علم ہے۔ جس کے ذریعہ سے مریض کو شفا حاصل ہو، اور طب سے صحت کو قائم رکھا جائے۔ یہ مقصد تین طریقے سے حاصل ہوتا ہے۔ (۱) امراض کا علاج کرنا اور ان کی صحیح تشخیص کرنا۔ اس کے اسباب و علل کو جاننا۔ (۲) اللہ کے فرض کردہ افعال کو ادا کرنا اور دنیا و آخرت کی نعمتوں سے صحت مند ہی مستفیض ہو سکتا ہے۔

(۳) مستقل صحت اللہ کے حکم سے قائم رہ سکتی ہے اور امراض کی نفی ہو سکتی ہے۔ تو امراض کی نفی سے اخلاط خمسہ محفوظ معتدل رہتے ہیں، اور جسم کا نظام درست رہتا ہے۔ جسم بیمار نہیں ہوتا۔

دوسرا باب

علم طب کے اجزاء میں

ہندی طبیبوں کا قول ہے۔ علم طب آٹھ اجزاء پر مشتمل ہے۔(۱)اطفالی، (۲)میلی، (۳)میفعی، (۴)جسمی، (۵)ارواحی، (۶)تریاقی، (۷)باہی، (۸)مشب۔

(۱)اطفالی میں بچوں اور ان کی مائیں اور ان جیسے دوسرے افراد کا علاج ہے۔ (۲)میلی، میں آنکھوں کا علاج ہے۔ (۳)مبفعی میں فصد اور مرہم وغیرہ ہیں۔ (۴)جسمی میں تمام جسم کا علاج ہے۔ (۵)ارواحی میں تعویذ اور منتر سے جن اور بیماری کا علاج ہے۔ (۶)تریاقی میں زہر کا علاج اور زہریلے کیڑوں کے کاٹنے کا علاج تریاق اور تعویذ سے کرتے ہیں۔ (۷)باہی میں قوت باہ کا علاج ہے۔ (۸)مشب میں شباب کی حفاظت قوتوں کا تحفظ کیا جاتا ہے۔

تیسرا باب

علم طب کے طالب کو ضروری ہدایات

علم طب کا طالب ان اوصاف سے متصف ہونا چاہئے۔ حسین و جمیل و شکیل ہو۔ ذہین ہو، باوقار ہو۔ رحیم و فیاض ہو۔ ہاتھ پیر کا سبک ہو۔ محنت اور تکلیف کو برداشت کرنے والا صبر ہو۔ حرص، ہوس، خودبینی، تکبر، خودرائی، صد، لالچ، جھوٹ، غصہ، چغل خوری، کاہلی وغیرہ برائی چھوڑ چکا ہو۔ پاکیزہ خصلت، عفیف، رفیق القلب ہو۔ اعلیٰ اخلاق رکھتا ہو۔

چوتھا باب

ہدایات علاج، بہتر تدابیر کرے اور عجلت سے پرہیز کرے

علاج کرنے میں حکیم کو عجلت نہیں کرنی چاہئے۔ غور و فکر کے بعد مجرب دوا مریض کو دے۔ بغیر

سوچ سمجھے کوئی دواء استعمال نہ کرائے۔ کبھی کبھی دوائی جاہل حکیم کے ہاتھ میں جاکر زہر قاتل بن جاتی ہے۔ زہر اس لئے ہوتی ہے کہ جاہل حکیم دوا کی زیادہ مقدار مریض کو کھلا دیتا ہے کبھی بے محل و وقت کھلا دیتا ہے۔ تو وہ دوا مضرت رساں اور کبھی مہلک بن جاتی ہے' اور فاضل تجربہ کار حکیم کی حکمت و حسن تدبیر سے زہریلی دوا تریاق و آب حیات کا کام کرتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ حکیم دوا کو چھیل کر صاف کرکے مدبر کرتا ہے۔ تو شفاء عظیم کی اس میں کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ عود ہندی کو موٹا موٹا کوٹ کر رقیق سیال کی طرح جسم پر طلاء کرتے ہیں تو اس کی رطوبت جسم کے اندر چلی جاتی ہے۔ تو جسم کی اندرونی حرارت خارج ہو کر مریض کے جسم کو ٹھنڈا کر دیتی ہے' اور جاہل حکیم کی جہالت سے عود ہندی کی برودت حرارت میں بدل جاتی ہے۔ یہ تدبیر و علاج کے طریقہ میں اختلاف کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایک دوا سے مختلف قسم کے افعال صادر ہوتے ہیں۔ جیسے کوئی حکیم صندل کو غلط طریقہ سے استعمال کرائے تو ٹھنڈ کی بجائے گرمی محسوس ہوگی۔ وہ اس طرح کہ صندل کو سرمہ کی طرح باریک پسوا کر کسی ایسے مریض کے جسم پر گاڑھا گاڑھا لیپ کرا دیں جس کے جسم میں رطوبت کی کثرت ہے تو باریک پسے ہوئے صندل کے لیپ سے جسم کے مسامات بند ہو جائے گی۔ باطنی حرارت کے خارج ہونے کے راستے بند ہو جائیں گے تو جسم کے اندر کی حرارت مشتعل ہو جائے گی۔ صندل سے بجائے ٹھنڈ کے گرمی محسوس ہوگی۔ اس کے خلاف اگر صندل کو موٹا موٹا کوٹ کر پتلا لیپ قلیل مقدار میں کر دیا جائے تو جسم ٹھنڈک محسوس کرے گا۔ حرارت کم ہو جائے گی۔

طب کا طالب علم دواؤں کی معرفت و شناخت اور ان کے خواص پر عبور حاصل کرنے سے پہلے اگر علاج شروع کر دے تو مریض کو اتنا ہی نقصان وہ ہے جتنا جاہل حکیم سے نقصان ہوتا ہے۔ جاہل حکیم کا ایک قصہ مشہور ہے۔ بادشاہ نے ایک حکیم سے معلوم کیا تم دوائے زامہران سے دوا بنا سکتے ہو تو حکیم نے کہہ دیا میں بنا سکتا ہوں۔ حالانکہ وہ دوا کو بھی نہیں پہچانتا تھا۔ اس جاہل حکیم نے ایک زہریلی دوا کو زامہران سمجھ کر دوا بنا دی اور بادشاہ کے لڑکے کو کھلا دی لڑکا دوا کھانے سے مرگیا۔ بادشاہ نے اس کو قتل کرنے کی دھمکی دی تو طبیب نے اپنی جہالت کا اقرار کرلیا۔ بادشاہ نے اس کو پھانسی دلوا دی۔ ایسے شہر میں سکونت اختیار کریں جس جگہ یہ چار چیزیں موجود ہوں۔ (۱) عادل بادشاہ' (۲) ماء جاری بہتا ہوا دریا کا پانی' (۳) عالم' فاضل طبیب' (۴) ہر قسم کی دوائیں ہمہ وقت میسر ہوں۔ طبیب کو چاہئے کہ ان فنوں کو ضرور سیکھیں۔ نشتر کا استعمال۔ داغنے کا طریقہ۔ ہڈی یا دانت کو نکالنے کا طریقہ۔ زخم کو ٹانکے لگانے کا طریقہ۔ جلد کو سینے کا طریقہ۔ جلد کی سلائی کرنے کے طریقہ کو سیکھنے کے لئے درخت کے پتوں کی رگوں اور گلاب کی پتی پر مشق کرنی ضروری ہے۔ آنکھ کا علاج اور آپریشن سیکھنے کے لئے بکری وغیرہ کی آنکھ پر مشق کریں کہ

اترے۔ علاج کے بارے میں صبر اور برداشت بہت ضروری ہے۔ (۳) مریض کا تیمار دار خادم مریض سے محبت کرتا ہو۔ مریض کی خدمت کرنے میں صبر اور برداشت سے کام لے۔ طبیب کی ہدایت پر مکمل عمل کرے۔ (۴) دوا مریض کی طبیعت کے مطابق و موافق ہو۔ دوا اس علاقہ کی ہو جو مریض کے لئے موافق و موزوں اور مناسب ہو۔ دوا اس وقت چنی گئی ہو جو اس کے چننے کا موزوں وقت ہو۔ نہ تو دوا کو اگتے ہی چنا گیا ہو کیونکہ اس وقت وہ کمزور ہوتی ہے۔ اس میں پوری قوت نہیں ہوتی۔ نہ اس کو سوکھنے کے بعد چنا گیا ہو کیونکہ اس کے سوکھ جانے سے قوت کمزور ہو جاتی ہے۔ دوا کو درخت یا پودے سے اس وقت حاصل کیا جائے جب دوا اپنے ذائقہ، خوشبو، رنگ میں تکمیل کے مراحل طے کر چکی ہو۔ اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ ہو۔

پانچواں باب

انسان اور جانور کی پیدائش میں

ہندی اطباء کا قول ہے۔ حیوانوں کی پیدائش کے چار طریقہ ہیں۔ (۱) رحم سے جیسے انسان اور چوپائے رحم کے ذریعہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ (۲) بیضوی، انڈے کے ذریعہ پیدا ہوتے ہیں جیسے پرندے مچھلیاں وغیرہ۔ (۳) نبتی ارضی، زمین اور گھاس سے پیدا ہونے والے جانور زہریلی مکھیاں کیڑے مکوڑے وغیرہ۔ (۴) اوسانی، جسم کی میل اور گندگی سے پیدا ہوتے ہیں جیسے جوں، کھمل وغیرہ۔

ہندی اطباء کا قول ہے۔ انسان کی تخلیق عظیم بنیادوں پر کی گئی ہے۔ انسان پانچ چیزوں سے بنا ہے۔ (۱) مٹی، (۲) پانی، (۳) آگ، (۴) ریح، (۵) ہوا۔

(۱) انسان کے اجزاء کو ایک دوسرے سے جوڑنے والے اور سختی پیدا کرنے والے مٹی کے جوہر ہیں۔ (۲) جن اجزاء میں تری گیلاپن یا سیال ہونے کی کیفیت ہے وہ پانی کے جوہر ہیں۔ (۳) جن اجزاء میں حرکت اور ہلکاپن ہے وہ ریح کے جوہر ہیں۔ (۴) جن اجزاء سے روشنی، گرمی ہے وہ آگ کے جوہر ہیں۔ (۵) جن اجزاء میں منافذ یا جوف ہیں وہ ہوا کے جوہر ہیں۔

ہندی اطباء کے خیال میں ان پانچوں چیزوں کے ملنے سے تین چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ (۱) مرہ صفراء، (۲) بلغم، (۳) ریح۔

ہندی اطباء کے اقوال کے مطابق۔ (۱) بلغم کا غلبہ بچپن سے بتیس سال تک۔ (۲) مرہ صفراء کا غلبہ بتیس سال سے ستر سال تک ہے۔ (۳) ریح کا غلبہ ستر سے موت تک ہے۔ ان کا قول ہے ریح کا مقام ناف کے نیچے ہے۔ مرہ صفرا کا مقام ناف کے اوپر سے دل تک ہے۔ اس کے اوپر بلغم کا مقام ہے۔

ہندی اطباء کے نزدیک سب سے افضل خلط بلغم ہے۔ خلط مرہ صفراء درمیان درجہ کی خلط ہے۔ ریح سب سے ہلکی خلط ہے۔ جس شخص میں ریح کا غلبہ ہوگا وہ لاغر دبلا' غصہ ور' جلد طیش میں آنے والا' ہلکا' پھلکا' تیز چلنے والا' زبان دراز ہوتا ہے۔ جس پر مرہ صفراء کا غلبہ ہوگا وہ جری' بہادر' صابر' زیادہ کھانے والا' تیز مزاج' خوبصورت' خوش شکل' عقلمند' شجاع ہوتا ہے۔ جس پر بلغم کا غلبہ ہوگا۔ وہ بطئی الحرکت' سست' جلد بھولنے والا' جسیم موٹا' اس کی کھال چکنی ہوگی۔ بال کالے' مطمئن' پر سکون' خاموش طبع ہوتا ہے۔

اگر معدے میں بلغم کا غلبہ ہو تو بھوک کم لگتی ہے۔ ہاضمہ کمزور نفخ کی کثرت ہو جاتی ہے۔ اگر معدے میں صفراء ہو تو بھوک زیادہ اور ہضم جلد ہوتا ہے۔ سینہ' حلق ہلکا محسوس ہوتا ہے۔ اگر معدے میں بلغم اور صفراء اعتدال پر ہوں تو بھوک اور ہاضمہ بھی اعتدال میں رہتا ہے۔ اگر معدے میں ریح کا غلبہ ہے۔ تو ہاضمہ کبھی درست کبھی خراب اور نفخ و قراقر (پیٹ میں گڑگڑ کی آواز) کثرت سے ہوتی ہے۔

چھٹا باب

جنین اور اعضاء کی بناوٹ میں

ہندی اطباء کا قول ہے۔ انسان کے اندر کی تین چیزیں ہوا' خیال' سرور میں جب ہیجان پیدا ہوتا ہے تو شہوت پیدا ہوتی ہے اور جماع کی خواہش ہوتی ہے' اور منی نکلتی ہے۔ منی ہڈی سے اس طرح مترشح ہوتی ہے جیسے مٹی کے گھڑے سے پانی مترشح ہوتا ہے۔ منی کے رحم میں داخل ہونے کے بعد جنین کی تکوین شروع ہوتی ہے۔ جنین کی خوراک خون ہوتا ہے۔ خون سے گوشت بنتا ہے۔ گوشت سے چربی پیدا ہوتی ہے اور چربی سے ہڈی بنتی ہے' اور ہڈی میں گودا پیدا ہوتا ہے۔ اس گودے سے نطفہ و منی پیدا ہوتی ہے۔ بچپن میں منی پیدا نہیں ہوتی جیسے گلاب کی کلی میں پھول بننے کھلنے سے پہلے خوشبو نہیں ہوتی یا درخت کے پھل میں گٹھلی اس وقت تک پیدا نہیں ہوتی جب تک وہ پھل مکمل نہیں ہوتا پھر پھل پکنے لگتا ہے۔ ہر درخت کی پوشیدہ قوتیں اس کے بالغ ہونے کے بعد ظاہر ہوتی ہیں اسی طرح گندم کا دانہ جب پرورش کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو اس میں کی وہ رطوبت ختم ہو جاتی ہے جس سے اس کی پرورش ہو رہی تھی۔ جب خون پر ناریت اور ریح غالب آجاتی ہے تو وہ جم کر سخت ہو کر گوشت بن جاتا ہے۔ ایسے ہی اگر گوشت پر ریح اور ارضیت غالب آجائے اور اس میں بلغم کا مائی حصہ بھی شامل ہو جائے تو اس گوشت کا رنگ سفید ہو کر چربی بن جاتا ہے۔ اگر یہ تینوں قوتیں چربی پر اپنا عمل کریں گی تو چربی سے مائی حصہ خشک ہو جائے گا اس میں سختی آجائے گی تو وہ ہڈی بن جاتا ہے' اور ریح ہڈی کے درمیان میں محسوس ہو کر گھومتی ہے تو ہڈی کے درمیان میں خلا بن جاتا ہے اور اس خلا کے اندر چکنائی کی مینگ گودا جمع ہو جاتا ہے۔

اطباء ہند کا قول ہے۔ کتاب سسرو میں لکھا ہے۔ خون سے انسان کو زندگی ملتی ہے' اور خون کے

جم جانے سے موت واقع ہوتی ہے۔ خون میں حرکت ریح اور صفراء کی حرارت سے ہوتی ہے، اور غلظت بلغم کی کثرت سے ہوتی ہے۔ مرہ صفراء کا مزاج ناری ہے۔ اسی سے ذکاوت، تیزی، اور بینائی میں جلا پیدا ہوتی ہے۔ اگر صفراء میں تغیر پیدا ہو جائے تو اس میں کھٹاس پیدا ہو جاتی ہے۔ بلغم رطب ہوتا ہے اگر اس میں تغیر پیدا ہو جائے تو وہ نمکین ہو جاتا ہے۔ خون حرارت اور مرہ صفرا کی وجہ سے گرم، سرخ رہتا ہے۔ خون کی مثال چاند جیسی ہے۔ چاند روشنی اور حرارت سورج سے حاصل کرتا ہے۔ تو چاند کی روشنی سے پھل بھی پکتے ہیں۔

جو چیز اصل حیات اور زندگی کا خمیر ہے اس کو "اوج" کہتے ہیں۔ اوج خون کے ان قطرات کو کہتے ہیں جو دل کے درمیان میں ہوتے ہیں۔ خون کی وجہ سے جسم کا رنگ بہتر ہوتا ہے۔ خون سے ہی جسم کا قوام بنتا ہے، اور جسم میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔ چربی کی زیادتی بھی خون سے ہوتی ہے۔ آنکھوں میں چمک اور خوبصورتی ہڈی میں سختی چربی کی کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ قدو قامت میں اعتدال اور ضبط، ہڈی کے مخ مینگ کی کثرت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جسم کی افزائش بڑھوتری ریح کی قوت، فضلات کے خارج ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ پاخانے کی نرمی بآسانی اخراج رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے، اور رطوبت سے جلد اور رنگ میں صفائی پیدا ہوتی ہے۔ بال پسینہ کی وجہ سے اُگتے ہیں۔

اطباء ہند کتاب ندان میں تحریر کرتے ہیں۔ جسم تین اخلاط، ساعت عمود، تین اوساخ (میل) کا مجموعہ ہے۔ انہی پر اس کا قیام ہے۔ اطباء نے ان تینوں کے لئے جامع علیحدہ الفاظ مقرر کئے ہیں۔ (۱) دوس، (۲) دھاتو، (۳) میل ہیں۔ دوس، تینوں خلط بلغم، خون، مرہ صفرا پر بولا جاتا ہے۔ دھاتو، ساتوں عمود، خون، گوشت، چربی، ہڈی، مخ گودا، زرع (منی) میل کے لئے بولا جاتا ہے۔ اوساخ، پاخانہ، پیشاب، پسینہ، بلغم، رطوبت، جو ناک سے خارج ہوتی ہے۔ تھوک اور اس جیسے فضلات پر بولا جاتا ہے۔

ساتواں باب

اخلاط اور ان تین چیزوں کے اثرات جو اخلاط کے کم و بیش ہونے سے پیدا ہوتے ہیں

حرارت بدن کو لاغر کرتی ہے۔ پیاس لگاتی ہے۔ چکر اور جلن کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ فائدہ ٹھنڈک، ریح، بوجھ کم کرتی ہے۔ برودت بدن کو قوی اور سخت کرتی ہے۔ ذہن اور اس کی قوت کو تندرستی دیتی ہے۔ ریح کا عمل اگر معتدل ہے تو جسم تیز اور پھرتیلا کر دیتی ہے۔ جسم میں تنفس کے بست و کشاد کو

قیام دیتی ہے۔ نضلات، پیشاب پاخانے کو خارج کرتی ہے۔ منی، چھینک، پسینہ کے اخراج کا سبب بھی ہوتی ہے۔

مرہ صفراء کا کام غذا کو پکانا، جسم کو گرم رکھنا، بھوک پیاس کو پیدا کرنا ہے۔ بلغم کا کام جوڑوں کو پکڑنا۔ اعضاء کو قائم کرنا برداشت بردباری پیدا کرنا ہے۔ غذا کا کام بدن کی پرورش، ریڑھ کی ہڈی کا سیدھا قیام ہے۔ چربی کا کام چکنائی کو قوت دینا ہے۔ گودے کا کام قوت کے عمل کی حفاظت ہے۔ ریاح کی زیادتی سے ناف کے نیچے کا حصہ سخت اور سیاہ کمزور ہو جائے گا۔ پیٹ میں نفخ اور گڑگڑاہٹ پیدا ہو جائے گی۔ غم تفکرات کی کثرت ہو جائے گی۔ ریح میں اگر کمی آ جائے تو گفتگو میں کمی آجائے گی۔ آواز ٹوٹ جاتی ہے۔ جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ صفرا کی کثرت سے بدن، پیشاب، پاخانہ کا رنگ زردی مائل ہو جائے گا۔ بھوک، پیاس، جلن میں شدت ہو جائے گی، اور بیداری کم خوابی کی شکایت ہو گی۔ صفراء کی کمی سے جسم ٹھنڈا، معدے کی حرارت کمزور اور رنگ خراب ہو جائے گا۔ بلغم اگر زیادہ ہو جائے تو معدے کی افادیت بڑھ جائے گی۔ تھوک زیادہ آئے گا۔ بدن بوجھل سست ہو گا۔ اس کو دمہ پیدا ہو جائے گا۔ بلغم کے کم ہونے سے چکر، خفقان کی کیفیت ہو جاتی ہے۔ جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ خون کی زیادتی سے جسم سرخ، نقرس، پھوڑے، جذام، خارش، چہرے پر جھائیں۔ یرقان کی بیماری اور معدے کی گرمی کمزور ہو جاتی ہے۔ خون کی کمی سے مریض کو کھٹاس محسوس ہوتا ہے۔ رگیں کمزور اور خون کی کمی نمایاں ظاہر ہوتی ہے۔ چکنائی کی کثرت سے بدن ڈھیلا اور چلنے سے سانس پھولنے لگتا ہے۔ چکنائی کی کمی سے بدن لاغر اور طحال بڑھ جاتی ہے۔ جسم میں اگر ہڈی بنانے والے مادہ کی زیادتی ہو جائے۔ تو ناخن کے اوپر ناخن اور دانت کے اوپر دانت نکل آتے ہیں، اور تھکن زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اگر ہڈی کے مادے میں کمی ہو جائے تو دانت ناخن گرنے لگتے ہیں، اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ اگر ہڈی کا گودا زیادہ ہو جائے تو پلک بھاری اور جوڑ غلیظ ہو جاتے ہیں۔ اگر ہڈی میں گودے کی کمی ہو جائے۔ تو چکر آئیں گے نظر کمزور ہو جائے گی۔ منی اگر زیادہ ہو جائے تو شہوت زیادہ ہوگی مثانہ میں پتھری پیدا ہو جائے گی۔ منی اگر کم ہو جائے تو چہرے کا رنگ خراب اور عضو تناسل بیکار ہو جائے گا۔ اس کا دل بجھا بجھا رہے گا۔ آنتوں میں اگر پاخانے کی کثرت ہو جائے تو پیٹ میں درد ہو گا اعضا بوجھل بوجھل ہو جائیں گے۔ پاخانے کی کمی سے آنتوں میں ریاح بھر جاتے ہیں۔ ڈکاریں زیادہ آتی ہیں۔ دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ چربی کی زیادتی بکثرت ثقیل غذا کھانے زیادہ سونے زیادہ آرام کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ جسم میں چربی کی کثرت سے متلی آتی ہے۔ منی کی پیدائش میں کمی آ جاتی ہے۔ فالج یا لقوہ کا دورہ پڑتا ہے۔ موت اچانک آ جاتی ہے۔ خشک اور تیز مصالحہ دار غذا کھانے سے آدمی دبلا کمزور ہوتا ہے اور تھکن، کثرت جماع، کم سونا، مطالعہ کی کثرت، خوف، غم، توہمات کا ہجوم، بھوک، پیاس، سے بھی جسم لاغر کمزور ہو جاتا ہے۔ جسم کی انتہائی کمزوری سے موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ جسم کو موٹا کرنے کی تدابیر، مسلسل آرام، مغزیات، ثقاقل، دودھ گھی، چینی، گوشت، چاول، چکنائی کو بکثرت استعمال کریں۔ جسم کو دبلا کمزور کرنے کی تدابیر، محنت مشقت بلاور (زہر ہے حکیم کی مشورے سے استعمال کریں) مقل،

اطریفل وغیرہ استعمال کرائیں۔

آٹھواں باب

صحت کی تدبیر، اور صحت دینے والی چیزوں میں

اطباء ہند نے اپنی کتاب اشتانقھر دی میں تحریر کیا ہے۔ جو آدمی ہمیشہ صحت مند رہنا چاہتا ہے۔ اس کو چاہیئے رات کے آخری حصہ میں صبح جلدی بیدار ہو کر پہلے منہ دھو کر مسواک کرے۔ مسواک کڑوے ذائقہ والے درخت کی تازہ ہو اسید ھی ہو۔ اس کے اندر گانٹھیں کم ہوں۔ موٹائی چھنگلیا کی برابر لمبائی ایک بالشت ہو، اور درخت معلوم کی ہو تا کہ زہر وغیرہ کاامکان نہ رہے۔ مسواک کی لکڑی، جلی بڑی پرانی نہ ہو۔ مسواک دانتوں کے عرض میں کی جائے۔ حلق اور زبان کو صاف کریں۔ گرمی میں تازے پانی سے سردی میں گرم پانی سے منہ دھوئیں۔

مسواک کے فوائد: منہ صاف، بلغم کا اخراج، زبان صاف، زبان چلنے میں روانی، گفتگو صاف، بھوک لگاتی ہے۔ اس حالت میں مسواک مضر ہے۔ اگر دست آ رہے ہوں، قے آ رہی ہو۔ کھانسی ہو، لقوہ ہو پیاس کی شدت ہو۔ آشوب چشم، خنقان ہو، ان صورتوں میں مسواک نہ کریں۔ مسواک سے فراغت کے بعد آنکھوں میں سرمہ لگائیں۔

سرمہ کے فوائد: سرمہ حلقہ چشم آنکھ کے حلقہ کو صاف کرتا ہے قدرتی چکنائی پیدا کرتا ہے۔ سرمہ کا استعمال مفرح قلب ہے۔ آنکھ میں سرمہ لگائیں۔ آنکھ کے گرد و غبار کو صاف کر دیتا ہے۔ ہر جمعہ کو آنکھ میں رسوت لگانے سے آنکھ کی رطوبت و غلاظت صاف ہو کر آنکھ سے خارج ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کی طبیعت ناری ہوتی ہے۔ پانی آگ کی ضد ہے۔ آنکھ کو رسوت کے محلول سے دھوئیں، بہت مفید ہے۔ اِن مریضوں کو سرمہ نہیں لگا چاہیئے۔ جو لگانے کے وقت شکم سیراں ہوں پیٹ بھرے ہوں۔ یا قے آ رہی ہو۔ یا آنکھوں میں ورم ہو، مسواک کرنے، سرمہ لگانے کے بعد ضرورت کے مطابق گرم تیلوں میں سے کسی تیل کے چند قطرے ناک میں ڈالیں۔ فائدہ اس کا یہ ہے۔ داغ کی رطوبت کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ فضلات خارج ہو جاتے ہیں۔ ناک میں ہلکا گرم تیل ڈالنے سے گردن اور بازو میں سختی چہرے پر چکناہٹ چمک اور حواس مضبوط ہو جاتے ہیں۔ بڑھاپا دیر سے آتا ہے بال جلدی سفید نہیں ہوتے۔ بھرے پیٹ والا ناک میں دوا نہ ڈالے۔ گلاس یا پچھنے لگوانے والا یا جس کو کھانسی ہو اور حاملہ عورت کو ناک میں دوا نہیں ڈالنی چاہیئے۔ موسم کی مناسبت سے خوشبو کا استعمال کریں۔ صاف ستھرا لباس زیب تن کریں۔ اس سے جسم کو قوت دل کو فرحت ملتی ہے۔ ذہن صاف ہو جاتا ہے۔ گندگی ختم اور قوت باہ میں زیادتی ہوتی ہے۔

اس کے بعد لونگ، جوزبوا یا کبابہ تھوڑا سا چبائیں اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ بھوک کھل کر لگے گی منہ میں خوشبو ہو جائے گی۔ حلق اور منہ کا درد ختم ہو جائے گا۔ مگر جن کو سل کی بیماری ہے یا جسم میں صفرا کی کثرت و ہیجان ہے۔ یا اس کو خمار ہے تو وہ لونگ، جوزبوا، کبابہ استعمال نہ کرے ان کاموں سے فارغ ہونے کے بعد دوسری ضروریات زندگی کی طرف توجہ کرے۔ پہلے گھر کے بڑے بزرگوں سے ملے ان کے حقوق ادا کرے ان کے مشوروں سے مستفید ہو۔ اس کے بعد بھائیوں، عزیزوں، رشتہ داروں، اور ملک و والیاں ریاست کے حقوق ادا کرے۔ اس کے بعد اپنی روزی اور کاروبار کی طرف متوجہ ہو جائے۔ کیونکہ ضروریاتِ زندگی تکمیل کا دارومدار معاش پر ہوتا ہے۔ ناشتہ کرنے سے پہلے تھوڑی سی ورزش کریں ورزش سے جسم تھک کر دبلا ہو جاتا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے۔ ریاح خارج ہو جاتے ہیں بدن ہلکا ہو کر قوت حاصل کرتا ہے۔ رطوبت جذب ہو جاتی ہے۔ معدے کی حرارت زیادہ ہو جاتی ہے۔ جوڑ مضبوط ہوتے ہیں۔ زائد چربی اور بلغم پگھل جاتے ہیں۔ بچوں بوڑھوں کو ورزش مناسب نہیں ہے، اور جن کو بد ہضمی، پیچش ہو ورزش نہ کریں۔ ورزش کو اعتدال سے کریں۔ اس کی کثرت سے مرہ صفراء پیاس کی شدت، چکر، سل، بیداری، کھانسی جیسی تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں۔ ورزش سے فارغ ہو کر گرم کئے ہوئے تیل کی مالش کرائیں۔ تیل کی مالش موسم کے اعتبار سے ضرورت کے مطابق کرائیں۔ مالش کرانے سے بڑھاپا دیر سے آتا ہے۔ تھکن دور ہو جاتی ہے۔ صحت دیر تک باقی رہتی ہے۔ جلد نرم رہتی ہے۔ نیند خوب آتی ہے۔ مالش میں سب سے بہتر مالش سر پر دونوں پاؤں پر اور کان پر کرانی ہے۔ سر کی مالش سے بال کالے اور مضبوط ہوتے ہیں۔ حواس قائم رہتے ہیں۔ پاؤں کے تلوؤں کی مالش سے نیند خوب آتی ہے۔ بڑھاپا دیر سے آتا ہے۔ تھکن کم ہو جاتی ہے۔ قوت باہ زیادہ ہو جاتی ہے۔ اگر کسی کا مزاج بلغمی ہو یا پیچش کی تکلیف ہو یا دست آور یا قے لانے والی دوائی پی ہوئی ہو تو اس کو مالش نہیں کرانی چاہئے۔

مالش سے فراغت کے بعد جسم کو بھوسی سے اچھی طرح صاف کریں خوب رگڑیں۔ گرمی میں ٹھنڈے پانی سے سردی میں گرم پانی سے دھوئیں یا غسل کریں۔ اس کا فائدہ یہ ہے۔ کہ معدے کی بھوک جاگ جاتی ہے۔ قوت باہ زیادہ ہو جاتی ہے۔ صحت قائم اور جسم صاف رہتا ہے۔ دل کو فرحت ملتی ہے۔ اگر کسی کو آشوبِ چشم، لقوہ، نفخ، زکام، تمیش، ہذیاں وغیرہ قسم کی بیماری ہو تو وہ غسل نہ کرے۔ غسل کے وقت تہہ بند سے ستر پوشی کر لیں۔ غسل کے بعد موسم اور طبیعت کی مطابقت سے خوشبو کا استعمال کریں غسل کے بعد اگر بھوک لگے پیٹ خالی ہے تو کھانا کھائیں۔ بھوک نہ ہو تو ہلکی پھلکی کوئی مرغوب چیز کھائیں۔ جماع، ڈکار، چھینک لینے میں اپنا منہ اپنے سینے کی طرف رکھیں۔

نواں باب

جسم سے خارج ہونے والی اشیاء کا روکنا نقصان دہ ہے

کسی کو یہ نہیں چاہئے کہ وہ ان چیزوں کو نکلنے سے روکے۔ جو جسم سے خارج یا داخل ہونا چاہئیں وہ تیرہ ہیں۔

(۱)پیشاب، (۲)پاخانہ، (۳)ریح ہوا، (۴)چھینک، (۵)ڈکار، (۶)غذا کی خواہش، (۷)پیاس، (۸)نیند، (۹)کھانسی، (۱۰)قے، (۱۱)شہوت جماع، قوت باہ منی (۱۲)پسینہ، (۱۳)دماغ سے خارج ہونے والی رطوبت۔

معدے کی ریاح کو روکنے سے قبض ہوتا ہے۔ پیشاب رک جاتا ہے۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا ہونے لگتا ہے۔ دل اور سر میں درد ہونے لگتا ہے؛ اور پیشاب کے روکنے سے مذکورہ بالا شکایات کے ساتھ مثانہ میں درد اور گردے مثانہ میں پتھری ہو جاتی ہے۔ پاخانہ روکنے سے مذکورہ بالا جملہ شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان کا علاج حقنہ سے کیا جائے۔ مقعد میں بتی رکھی جائے۔ گرم پانی میں بیٹھ کر ٹکور کریں مالش کرائیں۔ ملین غذا اور مشروبات کھلائیں پلائیں۔ معدے یا آنتوں میں فضلہ رکنے سے بخارات اوپر کو چڑھیں گے اور خارج ہونے کی کوشش کریں گے۔ تو ڈکار، یا نفخ یا ہچکی کی تکلیف ہو جائے گی۔ سونا بند کرنے سے جسم میں سدے پیدا ہو جاتے ہیں اور خون میں (CLODO) پیدا ہو جائیں گے۔ طبیعت میں کسل سر، آنکھوں میں بوجھ ہو جائے گا۔

علاج: اس کو گرم حمام میں جا کر جسم پر تیل کی مالش کرائیں۔ قے کو روکنے سے بھوک مر جاتی ہے حلق میں درد ہونے لگتا ہے۔ سانس کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ جماع ترک کرنے سے ذکر اور دل میں درد ہونے لگتا ہے۔ منی کے جریان کی تکلیف اور مثانہ میں پتھری ہو جاتی ہے۔ تو ان سب کاموں کو ان کے صحیح وقت پر انجام دینا ضروری ہے ورنہ نقصان ہوتا ہے۔

دسواں باب

کچھ غذاؤں کو زیادہ استعمال کرنے سے پرہیز کرنا بہتر ہے

خشک چیزیں زیادہ کھانے سے جسم کی قوت اور رنگت پر برا اثر پڑتا ہے۔ معدے میں قبض ہو

جاتی ہے۔ چکنی مرغن خوراک کے زیادہ استعمال سے سستی، جسم ڈھیلا، بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈی چیزیں زیادہ کھانے سے کچی خلط بڑھ جاتی ہے۔ بدن میں گرمی کم ہو جاتی ہے۔ تو سستی اور جسم بھاری ہو جاتا ہے۔ نمک زیادہ کھانے سے نظر کمزور ہوتی ہے۔ تیز کھٹی چیزیں زیادہ کھانے سے بڑھاپا چلا آجاتا ہے۔ کچے پھل نہیں کھانے چاہئیں۔ دودھ کے ساتھ کھٹی چیز بالکل استعمال نہ کریں۔ نہ دودھ کو سبزیوں اور کھٹے پھلوں کے ساتھ کھائیں۔ اس سے جذام ہو جاتا ہے۔ دہی کو مولی اور مرغی کے گوشت کے ساتھ ملا کر نہ کھائیں۔ تانبے پیتل کے برتن میں رکھے ہوئے گھی کو نہ کھائیں۔ دودھ میں پکے ہوئے چاول کھانے کے بعد ستو نہ کھائیں۔ گوہ اور مور کا گوشت روغن ارنڈ (کسٹر آئیل) پینے کے بعد استعمال نہ کریں ارنڈی کی لکڑی جلا کر کسی چیز کو اس پر پکا کر نہ کھائیں۔ اس سے چند مرض پیدا ہو جاتے ہیں۔

گیارھواں باب

پانیوں کے بارے میں

ہر ذی روح اور جملہ نباتات کے لئے پانی لازمی ضرورت ہے۔ جب پیاس محسوس ہو تو فوراً پانی پینا ضروری ہے۔ پیاسے نہ رہیں۔ اطباء ہند کا قول ہے۔ آسمانی پانی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) نہری، (۲) بحری۔ نہری پانی کی بارش اکثر زیادہ ہوتی ہے۔ کبھی بحری پانی کی، بحری پانی لطیف ہو کر ہوا میں بدل جاتا ہے، اور پانی بن کر برسنے لگتا ہے۔ نہری اور بحری کے فرق کو معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ چاول کو پکا کر چاندی کے برتن میں ڈال کر بارش میں رکھ دو۔ چاول کا رنگ یا ذائقہ اگر بدل جائے تو وہ بارش بحری پانی کی ہوئی ہے۔ کچھ نہ بدلے تو نہری پانی کی تھی۔ جس کسی کو نہری پانی میسر ہو وہ دوسرا پانی نہ پیئے۔ اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ نہری پانی کو لوہے یا جست یا کانچ یا مٹی کے صاف برتن میں جمع کر لیں اور اس کو ابال کر پیئیں کہ اس میں کوئی خرابی نہ رہے۔ پہلی بارش کا پانی اور بے وقت بے موسم کی بارش کا پانی استعمال نہ کریں۔ بارش کا پانی اگر زمین سے رس کر آرہا ہے تو اس کو بھی نہ پیئیں۔ کیونکہ اس پانی کو زمین نے اپنے اثرات سے اس کے اصل ذائقہ کو ختم کر دیا ہے۔ جس پانی میں گل نیلوفر یا دوسرے پھلوں کے پودے اگے ہوئے ہوں تو وہ پانی ہلکا میٹھا ہوگا۔ حوض کا پانی ثقیل بھاری ہوتا ہے ریاح پیدا کرتا ہے۔ جھاڑی، ٹیلوں کا پانی مرہ صفراء پیدا کرتا ہے۔ پتھریلے چشموں کا پانی تینوں خلطوخ کو تسکین دیتا ہے۔ پانی کے ہلکا اور بھاری کے فرق کو علاقوں کے لحاظ سے معلوم کر سکتے ہیں۔ ٹیلوں کا پانی یا بنجر زمین (جہاں کچھ نہ اُگے) کا پانی خفیف ہلکا ہوگا۔ زمین میں اگر درخت وغیرہ اُگے ہوئے ہوں تو پانی ثقیل بھاری ہوگا۔ بہت زیادہ ٹھنڈا یا گرم پانی نہ پیئیں۔ جس کنویں یا تالاب کے اندر کائی، کیڑے، سانپ ہوں اس کا پانی بھی استعمال نہ کریں۔ جس پانی پر مسلسل

دھوپ پڑتی ہو اس کو بھی استعمال نہ کریں۔ اگر کوئی ان پانیوں کو استعمال کرنے پر مجبور ہے تو وہ ان کو ابال لے۔ ابالنے سے پانی کا قوام رقیق پتلا ہو جائے گا اس کے کثیف اجزاء نیچے بیٹھ جائے گا۔ جراثیم مر جائے گا۔ اس کو چھان کر استعمال کریں۔ نہری پانی پی کر فوراً کنوئیں کا پانی نہ پائیں یا کنوئیں کا پانی پی کر فوراً نہر کا پانی نہ پئیں۔ ایسے ہی ایک علاقہ کا پانی پی کر فوراً دوسرے علاقہ کا نہ پئیں۔ جب تک کہ پہلا پیا ہوا پانی ہضم نہ ہو گیا ہو دوسرا نہ پئیں۔ اگر کسی مریض کے معدے کی حرارت کمزور ہو یا اس کی طحال متورم ہو یا یرقان ہو یا استسقاء ہو یا دست رہے ہیں یا ناسور ہے۔ تو اس کو ٹھنڈا پانی نقصان دہ ہے۔ نہار منہ صبح کو ٹھنڈا پانی پینے سے جسم کمزور دبلا لاغر ہو جاتا ہے۔ اس کے معدے کی حرارت ختم ہو جاتی ہے۔

کھانا کھانے کے بعد ٹھنڈا پانی پینا جسم کو موٹا تندرست کرتا ہے، اور بلغم کو زیادہ کرتا ہے۔
کھانے کے بعد پانی پینے سے جسم ذہن تندرست توانا رہتے ہیں، اور کھانے کے ہضم میں تقویت رہتی ہے اور مدد ملتی ہے۔

بارھواں باب

ذائقے اور غذاؤں میں

ذائقوں کی چھے قسمیں ہیں: (۱) میٹھا، (۲) کھٹا، (۳) نمکین، (۴) کڑوا، (۵) تیز چرپرا، (۶) قابض

جسم کے لئے تمام ذائقوں میں سب سے بہتر مفید ذائقہ میٹھا ہے۔ جسمانی قوت اور ذہنی قوت کا قیام۔ قد و قامت کی بلندی اور حسن و جمال وغیرہ صلاحیتوں کا انحصار و دارومدار حرارت معدے کی قوت پر ہے۔ معدے کو حرارت غذا اور مشروبات سے حاصل ہوتی ہے۔ غذا کی قلت اور کثرت معدے کی حرارت کو ختم کر دیتی ہیں۔ آپ نے یقیناً مشاہدہ کیا ہو گا۔ اگر معمولی سی کمزور آگ پر موٹی بھاری لکڑی رکھ دیں۔ تو وہ آگ کو بجھا دے گی۔ لکڑی نہ رکھیں تب بھی آگ بجھ جائے گی۔ بالکل اسی طرح اگر معدے کی حرارت کمزور ہے، اور کھانا زیادہ مقدار میں کھالیں تو معدے کی قلیل حرارت بھی بجھ جائے گی کھانا ہضم نہ ہو گا۔

ان مسائل کو سمجھنے کے لئے سات چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔ (۱) غذا کے ثقیل و خفیف ہلکے بھاری کا علم۔ جیسے ہلکی غذا، سرخ چاول جو ساٹھ رات میں پختہ ہوئے ہوں۔ زرد ماش، چل پھر کر چرنے والے جانوروں کا گوشت، بارش کا آسمانی پانی۔ (۲) ثقیل بھاری غذا، دودھ، گنا، سیاہ ماش، اور اس بات کا علم دو قسم کے کھانوں یا مشروب کو ملانے سے جسم میں کسی قسم کا نفع یا نقصان پیدا ہو گا۔ ایک کو دوسرے میں ملانے سے مختلف رنگ، خوشبو، ذائقے پیدا ہوتے ہیں۔ ان سے نفع یا نقصان حاصل ہوتا ہے۔

(۳) کھانا پکانے کا علم بھی ضروری ہے۔ کہ اس کو پکایا جائے یا بھونا جائے۔ (۴) غذا کی مقدار کا علم بھی ضروری ہے۔ جس کو معدہ اچھی طرح ہضم کرلے گا۔ (۵) اس کا علم بھی ضروری ہے۔ کہ کونسی غذا کس جگہ کے رہنے والوں کے موافق ہے یا مخالف ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے ایک غذا ایک علاقے والوں کو موافق مفید ہے دوسرے علاقے والوں کو وہی غذا مضر نقصان دہ ہے۔ (٦) یہ علم بھی ضروری ہے کہ کسی مریض میں کونسی خلط کا غلبہ ہے۔ کونسی غذا اس کو مفید یا مضر ہے۔ (۷) اس کا علم بھی ضروری ہے۔ کہ اس کونسا موسم موافق و مفید ہے یا ناموافق اور مضر ہے۔

تیرھواں باب

کونسی غذا پہلے کونسی بعد میں کھائی جائے

کھانا کھانے کا جب ارادہ کرو تو پہلے والدین، رشتہ دار، پڑوسی، مہمان، غریب سائل، پالتو چوپائے، چڑیوں کو کھلاؤ، پھر ہاتھ منہ دھو کر صاف ستھرے ہو کسی صاف جگہ بیٹھ کر کھانے کی ابتداء رطب، چکنی، ستھری غذا سے کریں۔ اس کے بعد نمکین چیز کھائیں پھر کوئی پھل کھائیں غیر مصدقہ غیر شناخت شدہ یا کسی نقصان کا اندیشہ ہے اس کو نہ کھاؤ۔ چلتے پھرتے نہ کھاؤ۔ دھوپ میں بیٹھ کر نہ کھاؤ۔ اندھیرے میں نہ کھاؤ۔ انجانے درخت کے نیچے بیٹھ کر نہ کھاؤ۔ صدقے کا کھانا نہ کھاؤ۔ کھائے ہوئے کھانے کے مخالف و ضد کے کھانے کو نہ کھاؤ۔ متضاد قسم کے کھانے بیک وقت نہ کھاؤ۔ بہت زیادہ جلدی یا دیر سے نہ کھاؤ۔ دیر میں کھانے کا یہ نقصان ہے کہ آدمی کھانا زیادہ کھاجاتا ہے دوسرے معدے کی حرارت بجھ جاتی ہے۔ بھوک ختم ہو جاتی ہے، اور کھانے کا پہلا حصہ آخری حصہ کے ہضم سے پہلے ہضم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کھانا کھانے درمیان زیادہ ہنسا اور زیادہ باتیں کرنا اور زیادہ فکر و تردد کرنا۔ غذا کی چکنائی کو ختم کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے جسم میں سستی آتی ہیں۔

کھانے کو ہضم کرنے کی مددگار و معاون چیزیں ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد سو قدم چہل قدمی کریں۔ خلال کریں۔ پان چبائیں۔ یہ چیزیں نقصان دہ ہیں۔ بائیں پہلو پر ٹیک لگا کر لیٹنا۔ کھانے کے بعد غسل کرنا۔ گھوڑے پر سوار ہونا۔ بھنے چنے کھانے کے بعد کھانا بہترین غذا چکنی، ہلکی گرم ہوتی ہے۔ چکنائی جسم کو گرم، حواس کو قوت، ذہن کو تیز کرتی ہے۔ ہلکی غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ گرم غذا معدے کی حرارت کو زیادہ تیز کر دیتی ہے۔

چودھواں باب

شراب کے ساتھ کھانے والی چیزیں

چربیلا گوشت کھانے کے بعد شراب کو پئیں۔ کھجور، منقیٰ، شہد کی نبیذ کو جنگلی جانوروں کے گوشت، چوزہ مرغ کے گوشت، چنڈول کے گوشت کو کھانے کے بعد پینا چاہئے۔ شکر، چاول، ماء العسل کی نبیذ کو بھینس کا گوشت کھانے کے بعد پئیں۔ جو کی نبیذ کو عقعق عنقا سودانی اور چڑیوں کا گوشت کھا کر پئیں۔ غذا کے مخالف خاصیت کی شراب کو پینا چاہئے۔ اگر ثقیل مرغن غذا کھائی ہے تو شراب ہلکی غیر مرغن ہونی چاہئے۔ غذا اگر ہلکی غیر مرغن تھی تو شراب ثقیل مرغن ہونی چاہئے۔ مگر یہ تضاد اور اختلاف اتنا سخت نہ ہو کہ جوہر شراب و غذا ایک دوسرے کی بالکل ضد ہوں۔ جیسے جدوار، زہر کے، مچھلی، دہی کے شدید مخالف ہے۔ یا دہی کھانے کے بعد سخت ٹھنڈے پانی کا پینا طبیعت کے مخالف ہے۔

پندرھواں باب

شراب پیں

بقول اطباء ہند شراب دنیا و آخرت کے لئے مبارک ہے۔ شراب سے عقل کو راحت و سکون ملتا ہے۔ اس لئے کہ عقل ہمیشہ دینی یا دنیاوی امور کے اندر غور و فکر کرتی رہتی ہے۔ شراب کے پینے سے ذہن کو سکون عقل کو آرام حاصل ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں۔ شراب سے جسم کو راحت، سکون، خوشی، مسرت ملتی ہے۔ شراب میں جس قدر فوائد ہیں اسی قدر نقائص ہیں۔ جیسے کوئی شراب زیادہ مقدار میں پی لے، اور غلط تدبیر کے ساتھ پیتا رہے تو وہ عادی ہو جاتا ہے شراب اس کے گوشت پوست اور جسم پر حاوی ہو جاتی ہے۔ وہ شراب کا غلام اور محتاج بن کر رہ جاتا ہے۔

بعض کتابوں میں لکھا ہے۔ جو شرابی، شراب پینے، گوشت کھانے، جماع کرنے، ریاضت اور آرام و راحت میں اعتدال سے کام لیتے ہیں۔ وہ لوگ بیمار نہیں ہوتے۔ ہمیشہ شراب پینے کے عادی لوگ اگر بیمار ہو جائیں تو ان کا علاج شراب سے ہی ہوتا ہے۔ جیسے سرکہ اور زہر کے جراثیم سرکہ اور زہر کے اندر ہی زندہ رہتے ہیں۔ اس لئے ایسے افراد کا علاج زہریلی تیز دواؤں سے ہو سکتا ہے۔ معمولی دواؤں کا ان پر اثر نہیں ہوتا۔ شراب کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ وہ اپنے قوت نفوذ کی وجہ سے عروق

کے مجاری کھول دیتی ہے۔ شراب کے توسط سے پانی کی رطوبت برودت رگوں کے اندر داخل ہو جاتی ہے۔ اکیلا پانی بوجہ غلیظ ہونے کی وجہ سے اس جگہ تک نہیں جا سکتا جہاں تک شراب نفوذ کر جاتی ہے۔ اگر کوئی شراب پینا چاہتا ہے تو وہ اپنے بڑوں سے دور ہو کر کسی محفوظ جگہ پر شراب پیئے۔ اگر کسی کے جسم میں ریح کا غلبہ ہے تو وہ پہلے حمام میں جا کر اپنے جسم کی مالش کرائے۔ خوشبودار کپڑے پہنے پھر شراب پیئے۔ پی کر پیاز، انار کے دانے، مچھلی، چکنا گوشت کھائے، چنبیلی، گل سرخ سونگھتا رہے۔

اگر مزاج میں صفراء غالب ہے تو اس کو کسی اونچے پہاڑ پر اس جگہ رکھیں جہاں درختوں کی کثرت ہو۔ اس جگہ روشنی بھی ہو اس کو ٹھنڈی خوشبوں سے معطر کپڑے پہنائیں۔ آبی پودے، سفید گلاب سونگھائیں۔ اس کے جسم پر کافور، صندل، زعفران کا سیال تیار کر کے مالش کریں اور ان تینوں چیزوں سے پنکھے کو معطر کر کے اس کے اوپر جھلیں۔ ٹھنڈی اشیاء کھلائیں۔ گرم خشک تیز چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرائیں۔ جیسے لہسن، رائی، سرکہ وغیرہ۔

اگر کسی کے مزاج پر بلغم کا غلبہ ہے تو اس کو گرم مقامات میں رکھیں۔ گرم خوشبو سنگھائیں، اور گرم خشک چیزیں سونگھائیں جیسے مزار نجوش وغیرہ۔ اس کو خالص سخت شراب پلائیں۔ غذا کے اندر جو، جوار کی روٹی، لہسن، پیاس، ہرن، چکور کا گوشت اور سرخ گوشت کے کباب جس کے اندر سیاہ مرچ، رائی انجدان کی قسم کے مصالحے ڈالے گئے ہوں۔ استعمال کرائیں۔

شراب کے نشے میں تین درجے ہیں۔ پہلا درجہ جو کوئی شراب کے پینے میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرے گا۔ تو اس کو غذا جلد ہضم ہوگی۔ دل کو فرحت حاصل ہوگی۔ رنگت جسم کی صاف ہو جائے گی۔ اس کے اندر شجاعت، سخاوت پیدا ہوگی۔ ذہن قوی، قوت گویائی تیز ہو جائے گی۔ کینہ نہیں رہے گا۔ ذہن کا میلان اعلیٰ اور اچھی چیزوں کی طرف ہو جائے گا۔

نشے کا دوسرا درجہ شرابی پر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ کبھی وہ چیختا چلاتا ہے، روتا ہے۔ اوٹ پٹانگ غلط ملط باتیں کرتا ہے۔

نشے کا تیسرا درجہ اس درجہ میں شرابی کے اندر ہر قسم کی برائی بدکاری پیدا ہو جاتی ہے۔ شرابی پر غفلت، نقصان و زیاں کرنے کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ ان حضرات کو شراب استعمال نہیں کرنی چاہیے۔ (۱) عابد زاہد نیک کو، (۲) طبیب معالج کو (۳) بادشاہ، حاکم والی کو، (۴) سل کے مریض کو، (۵) بھوکے آدمی کو، (۶) شراب کثرت سے نہ پئیں۔

شراب کا عادی اگر شراب کو چھوڑنا چاہیے۔ تو وہ شراب میں روٹی کے چھوٹے ٹکڑے بھگو کر کچھ دن کھائے، اور ہر قسم کی نبیذ کو پیتا رہے کچھ دن کے بعد چھوڑ دے۔ چھوٹ جائے گی۔ اگر کوئی غیر شرابی شراب پینی چاہیے تو وہ بہت کم مقدار میں شروع کرے۔ پھر بتدریج آہستہ آہستہ اضافہ کرتا جائے۔ جب وہ شراب کی مکمل مقدار کو برداشت کرنے کے قابل ہو جائے تو اپنی قوت برداشت کے مطابق پینا شروع کر دے۔

سولھواں باب

دودھ کے بارے میں

گائے کا دودھ سب دودھوں کا سردار اور سب سے افضل ہے۔ یہ قوت کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کو پینے والا دیر میں بوڑھا ہوتا ہے۔ گائے کا دودھ سل، دمہ، نقرس، پرانے بخار کو فائدہ مند ہے۔ بھینس کا دودھ بارد مزاج کا ہوتا ہے۔ اس کے فوائد گائے کے دودھ جیسے ہیں۔ خصوصاً کم خوابی اور معدے کی گرمی دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ بکری کا دودھ، سل، پرانے بخار، دست روکنے کے لئے فائدہ مند ہے۔ بکری کا دودھ اس لئے مفید ہے کہ بکری ہر وقت چلتی پھرتی رہتی ہے اور کڑوی چیزیں کم کھاتی ہے۔ پانی بھی کم پیتی ہے۔

اونٹنی کے دودھ میں حرارت نمکینیت اور ہلکا ہوتا ہے۔ بواسیر، استسقاء، دبیلہ کو مفید ہے۔ بھوک اور قوت باہ کو زیادہ کرتا ہے۔

بھیڑ کے دودھ میں فوائد سب سے کم ہیں۔ یہ گرم مزاج کا ہوتا ہے۔ جسم کے لئے موافق نہیں ہوتا۔ ریاحی درد کو تسکین دیتا ہے۔ ہچکی، مرہ صفراء بلغم پیدا کرتا ہے۔ ہتھنی کا دودھ بدن کو قوت اور ریاحی درد کو سکون دیتا ہے۔ ہر کھر والے چوپائے کا دودھ ہلکا، ترش، نمکین ہوتا ہے۔ ریاحی درد کو تسکین دیتا ہے۔ دودھ پینے کا صحیح اور بہتر وقت یہ ہے کہ دودھ کو نکالتے ہی گرم گرم پئیں اس کو ٹھنڈا نہ ہونے دیں۔ ٹھنڈا ہو کر ثقیل ہوتا ہے اور بلغم پیدا کرتا ہے، مگر ریاحی درد کو تسکین دیتا ہے۔ اگر اس کو تیز آگ پر اچھی طرح ابال دیا جائے تو غلیظ، ثقیل ہو جاتا ہے۔ جسم کو مرطوب کر دیتا ہے۔ گھر کے پالے ہوئے جانور جو بھوسا اور کھل کھاتے ہیں ان کا چلنا پھرنا جسمانی حرکت بہت کم ہوتی ہے تو ان کا دودھ ثقیل مرطوب ہوتا ہے۔ جنگل اور میدان میں چل پھر کر چارہ چرنے والے جانوروں کا دودھ ہلکا قدرے یابس ہوتا ہے۔ اس کے پینے سے جسم میں زیادہ رطوبت پیدا نہیں ہوتی۔ کھٹا دہی کھانے سے معدے کی حرارت تیز ہوتی ہے۔ کھٹا دہی ریاح، بلغم، دست روکنے کو مفید ہے۔ تازہ مکھن، بارد، قابض ہوتا ہے۔ جسم میں قوت اور باہ کو زیادہ کرتا ہے۔ رنگ نکھارتا اور چکر، سل لقوے کو مفید ہے۔ پرانا گھی عقل اور قوت باہ کو زیادہ کرتا ہے۔ زندگی کا محافظ، بچوں اور بے اولادوں کو مفید ہے۔ جراحت، پرانے زخم، طاعون کے مریض کو مفید ہے۔ کیڑوں کے کاٹے کو مفید ہے۔ بڑھاپا آنے کو روکتا ہے۔ دیر سے آتا ہے۔ اس کے بہت زیادہ فائدے ہیں۔

سترھواں باب

مختلف موسموں کے بارے میں

اطباء ہند کا قول ہے۔ صحت کے قیام کے لئے سردی کے موسم میں سخت سردی گرمی کے موسم میں سخت گرمی ہونا ضروری ہے، اور موسم ربیع ٹھنڈ اور شبنم کے اعتبار سے معتدل ہونا چاہئے اور موسم خریف خشکی کے لحاظ سے معتدل ہونا چاہئے۔ اگر موسم اس کے خلاف ہوں گے تو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

اطباء ہند نے سال کو مختلف موسموں پر تقسیم کیا ہے۔ پہلا موسم ربیع کا ہے۔ یہ برج سمک اور حمل کا دور ہے۔ (۲) گرما کا موسم یہ برج ثور، جوزا کا دور ہے۔ (۳) قیظ سخت گرمی کا موسم یہ برج سرطان، اسد کا دور ہے۔ (۴) خریف کا موسم برجِ سنبلہ، میزان کا دور ہے۔ (۵) وسمی بہار کا موسم برج عقرب، قوس کا دور ہے۔ (۶) شتا سردی کا موسم برج جدی، دلو کا دور ہے۔

ثلث اول کا تعلق رات دن کے اوقات میں بلغم سے ہے۔ ثلث ثانی کا تعلق مرہ صفراء سے اور ثلث ثالث کا تعلق ریح سے ہے۔ میں نے دیکھا اطباء ہند نے سنبلہ اور میزان کے اوقات کے متعلق گفتگو کی ہے۔ ان ایام میں ان کے نزدیک حرارت کا غلبہ ہوتا ہے۔ مگر برودت کی آمد کی وجہ سے بلغم بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس زمانے کا انہوں نے جو ذکر کیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ گرمی کا آخر اور خریف کے زمانے کی ابتداء ہے۔ ان اطباء کی رائے میں اس موسم کے اندر روغن بیدانجیر (کاسٹرآئل) پی کر پیٹ کی صفائی کرنی چاہئے اور ہلکی غذا چاول، ماش، جنگلی چوپایوں کا گوشت مفید ہے۔ جسم پر صندل، کافور کے محلول کی مالش کریں۔ بڑی الائچی، آملہ دانا انار کے سوا ہر قسم کی کھٹی چیزوں کے استعمال سے پرہیز کریں۔ دوسرا زمانہ برج عقرب، قوس کا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ زمانہ خریف کا ہے۔ اطباء ہند کے نزدیک اس میں بلغم کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس میں سردی شدید ہوتی ہے۔ ریح اس کی مدد کرتی ہے تو اس موسم میں خالص شراب پینی اور ورزش کرنی چاہئے۔ اپنے آپ کو مشک، زعفران، اور گرم خوشبوں سے معطر رکھنا چاہئے مرغن غذا کھائی، گرم پانی سے وضو اور ہاتھ دھونا چاہئے۔

تیسرا زمانہ برج جدی اور دلو کا ہے۔ ہمارے ملک میں یہ موسم مکمل سردی کا ہے۔

اطباء ہند کا قول ہے۔ اس دور میں ریح کا غلبہ ہوتا ہے۔ بلغم اس کا معاون ہوتا ہے۔ مرہ صفرا، شدتِ برودت کی وجہ سے پرُسکون حالت میں ہوتا ہے۔ اس زمانے میں ہر گرم چیز کو استعمال کریں جن کا ذکر ہم نے پہلے باب میں کیا ہے۔ بلکہ شدید سردی کی وجہ سے گرم اشیاء کے استعمال میں اضافہ کرنا چاہئے۔ چوتھا زمانہ برج سمک اور حمل کا ہے۔ ہمارے ملک میں یہ موسم سرما کا آخری زمانہ ہے۔ اس کے بعد موسم ربیع کی ابتداء ہوتی ہے۔ مجھ کو علم نہیں اطباء ہند نے یہ بات کیسے کہہ دی کہ اس زمانے میں قے لانے والی

دوائیں۔ سعوط حارہ (ناک میں ڈالنے والی گرم دوائیں) اور غرغرہ استعمال کرنا چاہئے۔ اس موسم میں بلغم کا غلبہ ہوتا ہے۔ تو بلغم کو پگھلانے والی دوائی استعمال کرنی چاہئے۔ مرہ سفرا اس کا معاون ہوتا ہے۔ ریح اس موسم میں ساکن ہوتی ہے۔ اس موسم میں غذا کے اندر گرم چیزیں کھانی چاہئیں۔ ورزش کرنی اور حمام میں جانا چاہئے اور گرم خوشبو لگائیں۔ ہلیلہ اور تیز چیزیں کھائیں۔ انگور کی ایسی نبیذ جو گرم دواؤں کی آمیزش سے تیار کی گئی ہو کو استعمال کریں۔ جو نبیذ نہ پی سکے وہ آب زنجبیل اور دار فلفل کو شہد میں ملا کر استعمال کریں، اور ہر کھٹی، میٹھی نمکین چیز سے پرہیز کریں۔

پانچواں زمانہ برج ثور، جوزا کا ہے۔ اس زمانے میں مرہ صفرا کا غلبہ ہوتا ہے۔ ریح اس کی معاون ہوتی ہے۔ بلغم اور رطوبت اس زمانے میں جسم اور ہر چیز میں کم ہوتی ہے۔ بدن کی قوت اور معدے کی حرارت کمزور ہوتی ہے۔ تو اس موسم میں میٹھی، ہلکی چکنی چیزوں سے پرہیز کریں۔ غسل ٹھنڈے پانی سے کریں۔ ٹھنڈی جگہ بیٹھیں آرام کریں۔ نبیذ بھی نہ پئیں۔ خالص شراب بھی نہ استعمال کریں۔ اس میں پانی ملا کر اس کی تیزی کو کم کر کے پئیں۔ اگر ایسا نہ کیا تو اس سے عروق رگوں میں خشکی پیدا ہو جائے گی۔ اس کا جسم جلنے لگے گا۔ اس زمانہ میں گل نیلوفر سے کپڑوں کو معطر کر کے استعمال کریں، اور جماع بھی کم کریں۔

چھٹا زمانہ برج سرطان اور اسد کا ہے۔ اس زمانہ میں ریح غالب ہوتی ہے۔ مرہ صفراء کی آمیزش ہوتی ہے اور رطوبت کم ہوتی ہے۔ تو جسم کمزور ہوتا ہے۔ معدے میں حرارت بھی کم ہو جاتی ہے۔ اس زمانہ میں زمانہ اول کی احتیاط اختیار کریں بلکہ مزید اضافہ کریں۔ گھر کے نزدیک ٹھنڈے پانی کے حوض بھر کر رکھیں۔ اپنے قیام کے لئے ایسی جھونپڑی تیار کرائیں جس پر پانی کا چھڑکاؤ کراتے رہیں۔ عرق گلاب اور ٹھنڈی خوشبو سے اس کو معطر رکھیں۔ جماع سے پرہیز کریں۔

ہر زمانہ آنے والے زمانہ سے متصل ملا ہوا ہوتا ہے۔ جب کسی موسم کے آخری سات دن باقی ہوں تو اگلے آنے والے موسم کے اعتبار سے کھانا وغیرہ کھانا چاہئے۔ تاکہ جسم اگلے آنے والے موسم کے لئے تیار ہو جائے۔

اٹھارھواں باب

ہندی کتب سے اخذ کردہ پند و نصائح میں

اطباء ہند کے اقوال۔ عقلمند اپنے اندر ایسے اوصاف پیدا کرے جو دین و دنیا میں کامیابی کا باعث

چاہئے۔ نہ اس شخص کے ساتھ رہنا چاہئے جو اس کے طریق زندگی اور مذہب کو ناپسند کرتا ہو۔ عقلمند کو فاسق فاجر فحش کردار لوگوں کے گھر نہیں جانا چاہئے نہ ان سے دوستی رکھنی چاہئے۔ بادشاہ کے مصاحب امراء کے ساتھ تعلق نہ رکھے۔ محفل میں بیٹھ کر پاؤں نہ پھیلائے آداب محفل کا خیال رکھے۔ دورانِ گفتگو چہرے مہرے سے مذاق اور تمسخر کا اظہار نہ کرے۔ ڈر اور خوف کی جگہ نہ جائے۔ جس جگہ یہ چار چیزیں نہ ہوں وہاں سکونت نہ کرے (۱) عادل بادشاہ یا حاکم نہ ہو (۲) ماہر طبیب (۳) بہتا ہوا پانی (۴) دوائیں اور ضروریات زندگی فراہم نہ ہوں۔ ایسی جگہ رہنے کے قابل نہیں۔ جس کو کسی دشمن بادشاہ نے روند ڈالا ہو۔ یا جس علاقہ میں بیماری کثرت سے ہوتی ہے۔ اور اس جگہ پھل پیدا نہیں ہوتے ہیں۔ طلوع آفتاب کیوقت نہ کھانا کھائے نہ سوئے نہ جماع کرے بلکہ عبادت میں مشغول رہے۔ شبنم (اوس) میں سونے سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ رات کے اندھیرے میں چراغ روشنی دینے والی کوئی چیز، ڈنڈا، عمامہ اور قابل اعتماد کوئی دوست کے بغیر سفر نہ کرے۔ عبادت خانہ کے اندر نہ تھوکیں۔ اڑیل جانور پر سواری نہ کریں۔ چوراہوں کے بیچ میں نہ بیٹھیں۔ کتاب پر بہت زیادہ دیر تک نظر نہ جمائیں۔ اس سے حواس، ذہن پر برا اثر پڑتا ہے۔ بیٹھنے میں والدین، رشتہ دار، مہمان، بزرگوں کا اور علماء دین دار لوگوں کا احترام ملحوظ خاطر رہے۔ جن پتھروں سے سحر یا زہر کے اثر ختم ہوتے ہیں یا عمدہ کارآمد مفید دوائیں مجرب تعویذ کو کبھی اپنے سے دور نہ کریں۔ نہ معلوم کس وقت ان کی ضرورت پڑ جائے۔ لباس حقیر میلا گندا یا بھڑکیلا شوخ نہ پہنے۔ عقلمند کو حلیم، باوقار، نرم دل، سخی ہونا چاہئے۔ برائیوں سے دور رہے۔ دین مذہب کو روزی کے حصول کا ذریعہ نہ بنائے۔ اپنے راز کو قابل اعتماد دوست کے سوا کسی پر ظاہر نہ کرے۔ کثرت سے لوگوں کی شکایت کرنے سے دشمن خوش دوست ناراض ہو جاتے ہیں۔

اصل گناہ دس ہیں۔ تین گناہوں کا ارتکاب ہاتھ، زبان، دل سے کیا جاتا ہے۔ ہاتھ سے ہونے والے گناہ قتل، چوری وغیرہ ہیں زبان سے ہونے والے گناہ چغلی، جھوٹ، استہزاء، تمسخر، تذلیل، گالی جھوٹی گواہی وغیرہ ہیں۔ دل سے صادر ہونے والے گناہ، اللہ تعالیٰ کے متعلق غلط سوچنا، حسد، کینہ، غلط تفکرات ہیں۔ ان عادات خبیثہ سے پرہیز خود بھی کرو اپنے اہل و عیال کو بھی کراؤ۔ سائل سوالی کو خالی واپس نہ کرو چاہے ایک کھجور ہی دو یا روٹی کا ایک ٹکڑا ہی دو۔ مصیبت زدہ کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ کسی کو گالی مت دو۔ خدا سے ہمیشہ پناہ مانگو، علم یا قوت و دولت کی وجہ سے فخر نہ کرو۔ فراخی کشادگی کے زمانے میں فخر غرور نہ کرو نہ کسی پر اپنی بڑائی جتاؤ۔ فخر عظمت کبریائی صرف اللہ کی شایاں شان ہے۔ اگر کسی کے اِس دین و دنیا کی عظمت دیکھو تو اس کے سبب کو معلوم کرکے اس کا سوال اللہ سے کرو۔ بولنے کی ضرورت ہو تو بولو ورنہ خاموش رہو اپنے جسم و زبان پر اپنی طاقت سے زیادہ بار نہ ڈالو۔ تین چیزیں حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرو باقی کو چھوڑ دو۔ (۱) آخرت کے لئے زاد راہ (۲) معاش کا حصول بغیر گناہ جائز طریقہ سے پیدا کرو (۳) غیر محرم سے گناہ کے بغیر تعلق رکھو۔ دنیا کے مال و دولت پر فخر نہ کرو اگر کچھ دنیاوی نقصان ہو جائے تو افسوس نہ کرو۔

انیسواں باب

امراض کی پیدائش کے دلائل میں

اطباء ہند کی کتابوں سے میں نے ان ابواب کا استخراج کیا جو صحت اور حفظانِ صحت کے متعلق ہیں۔ میں نے اپنی اس کتاب کا آغاز جس طرح کیا ہے وہی طریقہ یہاں بھی اختیار کیا ہے۔ اب امراض اور ان کے علاج کی طرف توجہ کرتا ہوں۔ میں نے اطباء ہند سے سنا ہے، جہالت، کینہ، حسد، جملہ امراض کی بنیاد ہیں۔ اور ان سے کوئی ذی روح خالی نہیں ہے۔ یہ برائی انسان کے اندر اس طرح ہیں جیسے روغن کنجد دانہ کنجد میں یا خوشبو گلاب کے پھول میں موجود ہے۔

دوسری قسم امراض کی یہ ہے جو ریح، جسمانی، عرضی، اخلاط ثلاثہ کے فساد سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی پیدائش کے اسباب اور علاج کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

کتاب ندان میں ہے۔ امراض کے نو اسباب ہیں۔ (۱) سبب وراثت جو موروثی طور پر ورثہ میں آتے ہیں۔ جیسے جذام، بواسیر وغیرہ (۲) خلقت، بچہ مریض ہی پیدا ہوا ہے۔ کوئی عضو کم یا زیادہ ہے۔ (۳) اخلاق میں خرابی ہونا (۴) ذہنی امراض جیسے غم، غصہ، عشق، وغیرہ (۵) موسم کی شدید سردی یا گرمی سے مریض ہونا (۶) تھکن، سختی، خوف و ہراس کی وجہ سے (۷) آسمانی امراض جیسے چیچک، طاعون وغیرہ (۸) حتمی، قطعی امراض جیسے بڑھاپا، موت وغیرہ (۹) عرضی باہر سے لگنے والے۔ جیسے جن، شیاطین، جادو کے اثرات، چوٹ لگنا، جلنا وغیرہ۔

موت دو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) حتمی، قطعی، اس موت سے بچنے کے لئے ہر مہلک و مضر چیز سے پرہیز اگر ان مہلک چیزوں سے پرہیز نہ کیا تو موت ایسے آئے گی جس کا وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔ (۲) عرضی ہے جو بیرونی سبب سے ہو جاتی ہے۔ پتھر، تلوار، نیزہ، گولی لگ جانا وغیرہ۔

کتاب چرک میں بھی اسی طرح لکھا ہے۔ اور مزید یہ بھی لکھا ہے کچھ امراض زہریلے پودوں کی ہوا سے ہو جاتے ہیں۔ کچھ امراض جرائم اور گناہ سے ہوتے ہیں۔ اگر اس سبب سے مرض ہو تو توبہ کرنی چاہئے۔ اور پسندیدہ قیمتی چیزیں مال اور جواہرات کو خفیہ طریقہ سے خیرات کریں۔ نیک بزرگ حضرت سے دعا کروائیں۔ اکثر امراض بیار خوری یا کم کھانے یا بے وقت کھانے یا بغیر بھوک کے کھانے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ یا غذا میں ملاوٹ ناقص چیز کی آمیزش اور غیر موزوں چیز کے کھانے پینے سے بھی مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر غذا، شراب، پانی وغیرہ ایسا استعمال کیا جائے جس کا مزاج فاسد ہو گیا ہے تو اس سے بھی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی ایسی چیز کھالے جس کے کھانے کا وہ عادی نہیں یا اس چیز کو کھانا چھوڑ

دے جس کے کھانے کا وہ عادی ہے تو وہ بھی بیمار ہو جائے گا۔ آرام و راحت یا ورزش اور محنت ترک کر دے تب بھی مریض ہو سکتا ہے۔ یا ایسی دوا کھالے پی لے جس کا وہ عادی نہیں ہے۔ یا ایسی دوا استعمال کر لے جس کے اثرات میں زہر کے خواص سے مشابہت ہے۔ تب بھی امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ تیز آندھی سے شام کے وقت دو چار ہونا یا کثرت سے دست آور دواؤں کا وقت بے وقت استعمال کرنے سے امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ بعض امراض گذشتہ غلط کاری کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ وہ خود اس نے کی ہے یا اس کے آباؤ اجداد نے کی ہے۔

بچہ کی پیدائش اگر دقت اور دشواری سے ہوئی ہے تو یہ پیدائش بھی مرض کا سبب بن سکتی ہے۔ اسی طرح اگر زمانہ حمل میں عورت کو اس کی پسندیدہ چیز نہ ملے یا کسی ایسی چیز پر حسد کرے جو اس کو میسر نہ ہو تو وہ عورت اگر ان میں سے کسی سبب کی وجہ سے درد اور تکلیف میں مبتلا ہو جائے یا والدین سوئے مزاج کے حامل ہیں تو یہ اسباب بھی پیدائشی امراض کا سبب بن جاتے ہیں۔

بیسواں باب

امراض کے مراتب میں

امراض چار قسم کے ہوتے ہیں (۱) بعض امراض دوا کے اثر کو فوراً قبول کر لیتے ہیں اور مریض جلد صحت یاب ہو جاتا ہے۔ (۲) کچھ امراض کا علاج مشکل ہوتا ہے۔ وہ دوا کے اثر کو دیر میں قبول کرتے ہیں۔ اور مریض دیر سے صحت یاب ہوتا ہے۔ (۳) بعض امراض دوا کے اثر کو تو قبول کرتے ہیں۔ لیکن علاج سے کم یا زیادہ نہیں ہوتے۔ ایک حالت پر قائم رہتے ہیں۔ (۴) کچھ امراض لاعلاج ہوتے ہیں۔ جن سے نجات کی امید اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر ناممکن ہوتی ہے۔ جو مرض علاج کو جلد قبول کر لیتے ہیں۔ ان سے مریض کے صحت کی جلد امید ہوتی ہے۔ اسباب یہ ہیں۔ مریض معالج کا مطیع و فرماں بردار ہو۔ نو عمر نوجوان ہو۔ زیادہ کھانے والا نہ ہو۔ نہ مرض حاد و مزمن ہو۔ مریض کی خلط اس علاقے اور موسم کے مطابق نہ ہو تو جلد صحت یاب ہو جائے گا۔ اگر خلط اور مرض کا سبب موسم کے مطابق ہو گا تو مرض تادیر قائم رہے گا۔ علاج کو بھی دیر سے قبول کرے گا۔

جن امراض کا علاج مشکل ہوتا ہے۔ مریض دیر سے صحت پاتا ہے۔ ان امراض میں مریض مذکورہ بالا حالات کے خلاف ہوتا ہے۔ یا یہ ایسے امراض ہیں جن کا قطع آپریشن یا کئی داغنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

وہ امراض جن سے صحت اللہ کی مشیت پر ہے۔ یا موت کی علامات ظاہر ہیں۔ اس مریض کا

علاج بھی نہ کریں جو طریقہ علاج کا مخالف ہے۔ یا وہ زندگی سے مایوس ہو گیا ہے۔ ایسے ہی اس عابد و زاہد کا علاج نہ کریں۔ جو حکیم کی ہدایت کے خلاف آرام اور پرہیز پر عبادت میں مشغول رہے آرام نہ کرے پرہیز نہ کرے۔

اکیسواں باب

مرض کی تشخیص اور مریض کے حالات میں

مریض کے مرض کی تشخیص تین طریقہ سے کی جاتی ہے۔ (۱) معائنہ، (۲) مجسہ (۳) سوالات (۱) معائنہ، مریض کو دیکھ کر۔ اس کے رنگ، احساس، نبض وغیرہ علامات سے مرض کی تشخیص کی جائے۔ (۲) مجسہ۔ مریض کو چھو کر، بدن کی گرمی، سردی، جلد کی نرمی، سختی سے مرض کی تشخیص کرنا۔ (۳) سوالات۔ مریض سے سوال کر کے مرض کو سمجھنا۔ مرض نے کس وقت حملہ کیا۔ یا کس وقت مرض گھٹتا یا بڑھتا ہے۔ مریض قوت اور کمزوری کے اعتبار سے کس حال میں ہے۔ اور کھانے پینے یا دیگر تدابیر میں کونسی چیز مخالف یا موافق ہے۔

مذکورہ بالا معلومات کی روشنی میں مرض کا سبب کس خلط کی خرابی سے ہے۔ معلوم کر کے علاج بالضد کے اصول پر علاج کریں۔ اور یہ بھی معلوم کریں مریض کس جگہ کا رہنے والا ہے کہاں رہتا ہے۔ وہ علاقہ کیسا ہے۔ وہاں کی زمین نرم ہے، بارش کم ہوتی ہے۔ درخت بھی کم ہیں۔ تو مریض جلد صحت یاب ہو جائے گا۔ صورت حال اگر اس کے برعکس ہے۔ وہاں نہریں ہیں۔ درخت کثرت سے ہیں۔ بارش زیادہ ہوتی ہے تو سمجھ لینا چاہئے۔ یہ علاقہ دریا کے قریب ہے۔ وبائی امراض پھیلنے کے امکانات زیادہ ہیں۔ یا وہ علاقہ مذکورہ بالا دونوں صورتوں کے درمیانی کیفیت کا حامل ہے تو یہ علاقہ صحت اور وباء کے درمیانی کیفیت کا حامل ہے۔

بائیسواں باب

مرض کے اسباب اور وہ اوقات جن میں ریح کے ہیجان کی وجہ سے مرض کا حملہ ہوتا ہے

ریح کی پیدائش کے یہ اسباب ہیں۔ (۱) خشک قابض غذاء کھانا (۲) غذا کم کھانا، باتیں زیادہ کرنا، غصہ، غیض و غضب میں مبتلا رہنا۔ (۳) دال مع چھلکے کے کھانا (۴) پانی زیادہ پینا (۵) کتابوں کے پڑھنے پڑھانے میں زیادتی کرنا، (۶) جماع زیادہ کرنا (۷) کھانا رات کو دیر سے کھانا (۸) زیادہ رونا، ریح میں حرکت اور ہیجان ان اوقات میں ہوتا ہے۔ (۱) موسم گرما کے وسط میں (۲) شدید سردی میں (۳) غروب آفتاب کے وقت (۴) رات کے آخری حصہ میں (۵) دن کے آخری حصہ میں، (بلغم کی پیدائش کے اسباب) (۱) میٹھی چیزیں کھانا، (۲) چکنی، لیس دار، ٹھنڈی چیزوں کا کھانا (۳) بکثرت سبز ترکاری کھانا (۴) زیادہ سونا، آرام و تفریح کرنا (۵) گھی، دودھ اور روغنی روٹی کھانا بلغم کے جوش اور ہیجامیں آنے کے اوقات (۱) جاڑے کا زمانہ (۲) موسم ربیع کا زمانہ (۳) دن رات کی ابتداء (۴) کھانا کھانے کے وقت۔ مرہ صفراء کی پیدائش کے اسباب (۱) تیز کھٹی غذا (۲) شراب، جانور کا پیشاب اور بلادر (ایک پھل کا نام ہے) کے مرکب پینا، (۳) بڑی سرخ الائچی، کثرت جمع، شدت غیض و غضب، تفکرات، حسد، خوف میں مبتلا رہنا، (۴) سورج کی طرف منہ کرکے دھواں اور گرد وغبار کو سانس کے ساتھ اندر کو کھینچنا، اس خلط کے ہیجان کا وقت، موسم گرما، زمانہ خریف، دوپہر کا وقت، آدھی رات کا وقت ہے۔

تیئسواں باب

خلط کے غلبہ سے پیدا ہونے والی علامات میں

خلط ریح کی زیادتی سے جسم میں یہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ (۱) جسم کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ (۲) اختلاج قلب ہو جاتا ہے۔ (۳) بیداری غم اور خوف کا غبہ ہو جاتا ہے۔ مرہ صفراء کی زیادتی سے جسم میں یہ علامات پیدا ہوتی ہیں۔ (۱) جسم کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ (۲) ضعف قلب ہو جاتا ہے۔ (۳) ٹھنڈی چیزوں کی طرف رغبت زیادہ ہوتی ہے۔ (۴) منہ کڑوا خشک محسوس ہوتا ہے۔ (۵) نیند کم آتی ہے۔ (۶) غصہ زیادہ آتا

ہے۔ بلغم کی زیادتی سے جسم سفید، موٹا، ٹھنڈا، بھاری ہو جاتا ہے۔ کبھی سن بھی ہو جاتا ہے۔ نیند زیادہ آتی ہے۔ کھانسی، ضیق النفس، متلی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ خون کی زیادتی سے جسم کا رنگ سرخ، چہرہ ہشاش بشاش رہتا ہے۔ ہنسی کثرت سے آتی ہے۔

چوبیسواں باب

طریقہ ہائے علاج میں

انسان میں پیدا ہونے والے امراض دو قسم کے ہوتے ہیں۔ جسمانی اور نفسیاتی، نفسیاتی مریض کو خوشی اور مسرت کی حالت میں رکھنا چاہیے۔ خوف اور غم سے اس کو دور رکھیں۔ خوش کرنے ہنسنے والی کہانی اس کو سنائیں۔ تعویذ گلے میں ڈالیں اور گھول کر اس کو پلائیں تاکہ مریض کو ذہنی تقویت ملے۔ مرض اگر جسمانی ہو تو ادویات سے علاج کریں۔ اور مریض کو مناسب پرہیز کروائیں۔ علاج دو طرح سے ہوتا ہے۔ یا تو مادے کا تنقیہ کرتے ہیں یا مادے کو سکون دیتے ہیں۔ تنقیہ، قے، اسہال، حقنہ، سعوط کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے۔

سات طریقوں سے مرض کو سکون دیتے ہیں۔ (۱) معدے کی حرارت کو قوت دے کر (۲) مریض کو بھوکا رکھ کر (۳) پیاسا رکھ کر (۴) ورزش سے مریض کو تھکا کر۔ (۵) بقدر ضرورت مریض کو ہوا دے کر۔ (۶) یا مریض کو دھوپ میں بٹھا کر (۷) ہوا اور ٹھنڈ میں بٹھا کر۔ فساد ہوا سے جن امراض کا تعلق ہے۔ ہوا سے مراد جن بھوت آسیب وغیرہ نفسیات سے ہیں۔ ان امراض کا بہترین علاج دعا کی کثرت، صدقہ، خیرات، ذی روح کے ساتھ نرمی اور رحم دلی سے پیش آنا ہے۔ حرام چیز حرام کام سے مکمل پرہیز کریں۔ تعویذ وغیرہ سے بھی علاج کریں۔ ریحی امراض کا مجرب عمل حقنہ ہے۔ صفراوی امراض کا علاج اسہال دستوں کے ذریعہ مادے کا خارج کرنا ہے۔ بلغمی امراض کا علاج قے کے ذریعہ سے مادہ کو خارج کرنا ہے۔ امراض ریحی کے علاج میں بہتر مشروب روغن خل ہے۔ یہ ثقیل اور چکنا ہوتا ہے۔ ریح خفیف، بادر، خشک ہوتی ہے۔ تو روغن ریح کی ضد ہے۔

صفراوی امراض کی بہترین دوا مشروب کے طور پر گھی ہے۔ گھی بارد ملین میٹھا ہوتا ہے۔ بلغمی امراض کا بہتر مشروب شہد ہے۔ شہد خفیف، مجفف ہے۔ بلغم چکنا میٹھا ہوتا ہے۔ یہ تمام علاج امراض جسمانی کے ہیں۔

نفسیاتی ذہنی امراض کا سب سے بہتر اور اعلیٰ علاج زہد و تقویٰ اختیار کرنا اور عرفا علماء کی مجالس میں شرکت کرنا ہے۔ اور محرمات مکروہات ممنوعات سے گریز کرنا ہے۔ حسد، لالچ کینہ، عادات رذیلہ سے

پرہیز کرنا ہے۔

کسی خلط کو بغیر نضج پختہ کئے خارج نہیں کرنا چاہئے۔ ایسا کرنے والے کی مثال یوں ہے جیسے اس نے سانپ کے منہ کو پکڑ لیا ہے تو سانپ کاٹ نہیں سکے گا۔ اگر حکیم مرض اور اس کے علاج کے صحیح وقت سے ناواقف ہے اور علاج کر رہا ہے تو وہ مریض کے مرض میں اضافہ کر رہا ہے۔

مرض کے اعتبار سے اگر دوا کی مقدار کم ہو گی تو مرض کو فائدہ نہیں ہو گا مرض قابو میں نہیں آئے گا۔ مرض کے اعتبار سے اگر دوا کی مقدار زیادہ ہو گی تو اس سے بھی خرابی پیدا ہو گی تو دوا مرض کے مطابق ہونی ضروری ہے نہ کم ہو نہ زیادہ ہو۔

مریض میں اگر کسی مرض کی نشانیاں ظاہر ہوتی ہوئی دیکھو تو اس مرض کو شروع ہی میں قے یا ورزش یا پرہیز کے ذریعہ سے ختم کردو اطباء ہند کا میں نے وہی حصہ اس کتاب میں لکھا ہے جو سہل و آسان ہے اور اس اقلیم کے لوگ اس سے واقف ہیں۔ باقی مشکل حصہ کو تحریر نہیں کیا۔ میں نے ان کتابوں سے اخذ کر کے جو کچھ اس کتاب میں لکھا ہے اس کے اندر میں نظم اور تالیف کو قائم نہ رکھ سکا ہوں۔

پچیسواں باب

ہچکی میں

اطباء ہند کا قول ہے۔ ہچکی روکنے کے لئے پالتو چوپائے کی اسفنجی ہڈی لیں یا ساہی خارپشت کا کانٹا یا مور کا پر ان میں سے جو میسر ہو جلا کر اس کی راکھ کو شہد میں حل کر کے چٹائیں۔ یا زنجبیل کو پانی میں ابال کر چھان کر چینی ملا کر مریض کو پلائیں۔ یا بکری کے دودھ کو گرم کر کے اپنے پاس رکھیں۔ اتنا ہی ٹھنڈ دودھ بکری کا پاس رکھیں اور باری باری ٹھنڈا پھر گرم پلائیں ہچکی بند ہو جائے گی۔

چھبیسواں باب

کھانسی کی علامات اور علاج میں

کھانسی، ریح، مرہ صفراء، بلغم، چوٹ، موچ آنے کی وجہ سے ہو جاتی ہے۔ ریحی کھانسی کی وجہ تیز، ترش، لیسدار چیزوں کا بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ کھانسی کی تکلیف زیادہ جاگنے، یا فضلات کا جسم کے اندر رک جانے سے ہو جاتی ہے۔ یا گرم چیزوں کے کھانے اور تھکن سے ہو جاتی ہے۔ تو منہ کڑوا،

آنکھوں میں
زردی، سرمیں چکر اور آنکھوں کے آگے آگ کی طرح شعاع نظر آتی ہے۔
بلغمی کھانسی سرد، ثقیل چیزیں بکثرت کھانے سے ہوتی ہے۔ اس کی علامت سر میں بوجھ، جسم میں سستی اور سینے میں بلغم بھرا ہوا ہوگا۔ چوٹ یا موچ کی وجہ سے کھانسی ہو جاتی ہے۔ چوٹ لگ جانا گر جانا یا وزنی بوجھ اٹھالینا۔ بکثرت مطالعہ کرنا یا بکثرت جماع کرنا۔ مذکورہ بالا امراض کے علاج میں ان دواؤں کو استعمال کریں جو اسباب مرض کی ضد ہوں۔

ستائیسواں باب

پیاس میں

پیاس ناریت گرمی سے لگتی ہے۔ ریح گرمی کو جوش میں لاتی ہے۔ تو رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ کبھی بلغم عروق رگوں کے منہ کو بند کر دیتا ہے تو پیاس میں شدت ہو جاتی ہے۔ کسی طرح تسکین نہیں ہوتی۔ تو پہلے مرض کا سبب معلوم کریں اور اس سبب کے اعتبار سے مرض کا علاج کریں۔

اٹھائیسواں باب

دست آنے اور معدے کے زخم اور ان کی علامات میں

مریض کا جسم دست آنے سے پہلے ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ ناف اور پیٹ میں چبھن درد محسوس ہوتا ہے۔ مریض کو بد ہضمی ہوتی ہے۔ دست کبھی غم، خوف سے آجاتے ہیں۔ کثر جماع، فکر و غم و تھکن سے معدے میں زخم ہو جاتے ہیں۔ کبھی زخم گرم چیزوں کے کھانے اور زیادہ مرچ کھانے سے ہو جاتے ہیں۔ ان کے استعمال سے معدے کی بعض رگیں کٹ جاتی ہیں تو معدے میں قرحہ زخم پڑ جاتے ہیں۔

انتیسواں باب

بخار اور اس کی علامات میں

بخار ہونے کے اسباب: (۱) خلط ریح یا مرہ صفراء یا بلغم کی وجہ سے۔ (۲) تھکن یا غیض غضب سے۔ (۳) عشق یا شہوت کی شدت سے (۴) بیداری سے (۵) بڑوں کی لعنت ملامت سے۔ (۶) زہریلی چیز کھانے سے۔

(۱) حمیٰ خوف کی علامت یہ ہے۔ مریض پر ہذیان، غیض و غضب مسلط ہو گا۔ (۲) حمیٰ غضب میں مریض چیخے چلائے گا۔ (۳) حمیٰ لعن طعن، بیدردی میں مریض کی عقل میں خرابی ہو گی اور پیاس کی شدت میں مبتلا ہو گا۔ (۴) حمیٰ عشق و محبت میں مریض کی قوت فکر خراب ہو جاتی ہے۔ اس پر سکوت طاری ہوتا ہے۔ بھوک حیاء ختم ہو جاتی ہے۔ اپنے محبوب کا ذکر سن کر خوش ہوتا ہے اس کے اندر مسرت کی لہر دوڑتی ہے۔ (۵) حمیٰ ربع میں مریض کی کمر اور پٹھوں میں درد ہوتا ہے۔ اپنے پہلو اور دل کے پاس درد یا چبھن محسوس کرتا ہے۔ اس کے کانوں میں آوازیں آتی ہیں۔ مریض انگڑائی لیتا ہے۔ اس کا جسم کبھی گرم کبھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ (۶) حمیٰ صفراوی میں مریض کے منہ کا ذائقہ کڑوا ہو جاتا ہے۔ رنگ زرد، پیشاب، قے، پاخانے پر زردی کا غلبہ ہوتا ہے۔ پیاس اور بے چینی میں شدت آجاتی ہے۔ (۷) حمیٰ بلغمی میں بھوک نہیں لگتی، بخار ہلکا ہوتا ہے، تھوک زیادہ آتا ہے، کھانسی آتی ہے، مریض کی جلد، پیشاب و پاخانہ پر سفیدی کا غلبہ ہوتا ہے۔ (۸) اگر کسی زہر کو سونگھنے کی وجہ سے بخار ہوا ہے تو اس میں مریض پر غم طاری ہو جاتا ہے، جسم کمزور دبلا ہو جاتا ہے۔ جیسے گھل رہا ہے، اس کے رنگ پر سیاہی آجاتی ہے، مریض کو دست آتے ہیں، متلی ہوتی ہے۔ (۹) حرارت کی وجہ سے بخار کی علامت یہ ہے کہ ذائقہ خراب، بدن کا ٹوٹنا، انگڑائیوں کا آنا، مریض اپنی پسندیدہ چیزوں سے نفرت کرتا ہے، اس کے کانوں میں سائیں سائیں کی آوازیں گونجتی ہیں۔ (۱۰) برودت کی وجہ سے بخار اکثر رات کو آتا ہے۔ نمبر ایک رات کی ٹھنڈک دوسرے بلغم کی ٹھنڈک دونوں میں مماثلت ہے تو بخار رات کو آتا ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے باقی تمام جسم گرم ہونے کا سبب یہ ہے مرہ صفراء بلغم پر غالب ہو کر بلغم کو اطراف جسم کی جانب پھینک دیتا ہے تو ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور صفراء کی وجہ سے باقی جسم گرم رہتا ہے۔

تیسواں باب

بخاروں کے علاج

بخاروں کا علاج: علاج بالضد کے اصول پر کریں۔ مزاج کے مخالف دوا اور غذا دیں۔ یعنی حمیٰ صفراء کا علاج کڑوی چیزوں سے کریں۔ حمیٰ بلغمی کا علاج حریف تیز چرپری چیزوں سے کریں۔ حمی عشق حمیٰ غضب کے علاج کے لئے مسرت و شادمانی کا بندوبست کریں۔ حمیٰ غب کے مریض کو آرام اور مالش کا انتظام کریں۔ اطباء ہند کا قول ہے حمیٰ عشق حمیٰ غضب سے اور حمیٰ غضب حمیٰ عشق سے ختم ہو جاتا ہے۔ اطباء ہند کا قول ہے۔ علاج کا ایک یہ طریقہ ہے کہ بخار کے مریض کو بحالت بخار پیٹ بھر کر کھانا کھلا کر قے کرا دیں۔ یہ عمل خاص کر اس وقت ضرور کریں جب کہ مریض کو متلی ہو رہی ہے یا مریض کو سانس یا خفقان بھی ہے۔

اطباء ہند نے بخار کے علاج کے لئے سرموں کے نسخے بھی لکھے ہیں جیسے زرنیخ احمر، نمک اندرانی، دار فلفل ہم وزن کا باریک سفوف کر کے کسی تیل میں ملا کر ملحق بلیغ کر کے سرمہ بنا کر آنکھوں میں سرمہ لگائیں۔ دیگر حلتیت، چربی شیر، ہم وزن قدرے نمک اندرانی ڈال کر ملحق بلیغ کر کے سرمہ بنالیں۔ کسی ماہر حکیم کے مشورے سے استعمال کریں۔

اکتیسواں باب

خون نکالنی اور روکنے میں

اطباء ہند کا قول ہے ورم والے یا ناسور والے مریض یا حاملہ کے جسم سے خون نہ نکالیں۔

خون روکنے بند کرنے کے لئے سمندری جھاگ کا باریک سفوف خون نکلنے کی جگہ پر ڈال کر پٹی کر دیں۔ مریض کے لباس او آرام کرنے کی جگہ کو ٹھنڈا کریں۔ اگر اس سے خون بند نہ ہو تو اس جگہ کو داغ دیں یا دوسری جانب کو فصد کھول دیں تاکہ خون کا امالہ ہو جائے۔ یا ہرن، بھینس، بکری کا خون مریض کو پلائیں۔ اس زمانے میں خون چڑھانے کا طریقہ معلوم نہیں ہوا تھا تو حکماء خون کو منہ کے ذریعے سے جسم میں داخل کرتے تھے۔ اب سائنسی جدید نے خون کو رگ میں داخل کرنے کا طریقہ معلوم کر لیا تو وہ قدیم طریقہ متروک ہو گیا۔

بتیسواں باب

لمبی عمر یا جلد مرنے میں

اطباء ہند کا قول ہے۔ جس کسی آدمی کے بال باریک نرم سیدھے ہیں، پیشانی ابھری ہوئی ہے، کان مکمل ہیں ان پر بکثرت بال ہیں، کانوں کی چربی معتدل ہے، آنکھ کا ڈھیلا نہ زیادہ ابھرا ہو نہ زیادہ اندر کو دھنسا ہو بلکہ درمیانی ہو، کالی پتلی خوب سیاہ ہو، سفید حصہ مکمل سفید ہو، ہونٹ سرخ ہوں، دانت داڑھ درست ہو، زبان کی بناوٹ ٹھیک ہو، انگلیاں لمبی ہوں، گردن کی لمبائی اور موٹائی مناسب ہو، ریڑھ کی ہڈی کے مہرے پر گوشت چڑھا ہوا ہو، آواز میں صفائی ہو، سخی، پاکیزہ خصلت، صادق سچا، لوگوں میں مساوات برابری اور اصلاح کو پسند کرتا ہو۔ ان اوصاف کے آدمی کی عمر طویل ہوگی۔ جلد مرنے والے کی یہ علامات ہیں۔ حالات میں تغیر ہوتا ہے، چہرے کی ہیئت بدل جائے، اعضاء ٹیڑھے ہو جائیں یا ان میں خرابی ہو جائے تو اس کے جسم میں خرابی فساد ہو گیا ہے۔ موت اس کے قریب ہے۔

اگر کسی میں مندرجہ ذیل نشانیاں موجود ہیں تو وہ مہلک مرض میں مبتلا ہو چکا ہے۔

(۱) مریض کا جسم کو بے چینی سے بار بار الٹنا پلٹنا۔ (۲) سانس کبھی کبھی رک جانا۔ (۳) ہاتھ پاؤں یا خصیے پر ورم آ جانا۔ (۴) اک دم کھانسی کا دورہ پڑنا۔ (۵) بلاوجہ جسم کا کمزور لاغر ہونا وزن کا گھٹنا۔ (۶) زبان زرد ہونا۔ (۷) منہ سے پیپ بہنا۔ (۸) اٹھتے بیٹھتے لڑکھڑانا۔ (۹) گرمی میں سردی ار سردی میں گرمی کا احساس ہونا۔ (۱۰) ناک پیشانی پر شکنیں پڑ جانا۔ (۱۱) حواس خراب ہونا۔ ایک کو دو یا سیاہ کو سفید سمجھے یا گرم کو ٹھنڈا محسوس کرے۔ یہ علامات بری ہیں مرض کی طوالت اور عدم صحت پر دلالت کرتی ہیں۔

تینتیسواں باب

اسہال، قے، حمیات کے علاج ہیں

مندرجہ دوا کو دوائے ملکی کہتے ہیں۔ یہ حمیات، پتھری، صفراء کو خارج کرنی کے لئے بہت مفید ہے۔

نسخہ دوائے ملکی۔ چھوٹی الائچی، قرفہ، کرفس، زنجبیل، فلفل سیاہ، دار فلفل، بیخ سعد، چاول، آملہ ہر ایک ایک حصہ، تربد ہر دوا سے آٹھ گنی، چینی ہر دوا سے چھ گنی۔ ان دواؤں کا باریک سنوف بنا لیں۔

بلغمی مزاج کے مرض کو یہ سفوف گرم پانی سے دیں۔ صفراوی مزاج کے مریض کو شہد اور نبیذ کے ساتھ دیں۔

دوائے مسہل۔ مرۂ صفراء کو خارج کرنے کے لئے گنے کو درمیان سے چیر کر اس تین جگہ جگہ سے گودا نکال کر سوراخ بنا کر اس میں تربد کے سفوف کو بھر کر دونوں حصے آپس میں ملا کر باندھ کر گرم کریں۔ جب وہ گرم اچھی طرح ہو جائے تو تربد کے سفوف کو گنے سے نکال کر گنے کا رس نکالو اور مریض کو پلاؤ مسہل ہے۔ اطباء ہند کا قول ہے۔ تربد بہترین دست لانے والی دوا ہے۔ اس کے استعمال کے بہت طریقے لکھے ہیں۔ تربد کی نبیذ بنا کر یا خوراک کے اندر یا حلوہ بنا کر یا سفوف بنا کر استعمال کریں وغیرہ۔
نسخہ۔ تربد، زنجبیل، ہلیلہ زرد، فلفل سیاہ، دیوداد، ان سب کا سفوف بنا کر نیم گرم پانی سے کھائیں۔

دوائے مسہل اخراج بلغم۔ نسخہ۔ ہلیلہ، آملہ، بابڑنگ ہر ایک ایک حصہ، تربد سات حصہ، چینی سب دواؤں کے ہم وزن کا باریک سفوف بنا کر کسی بدرقہ کے ساتھ کھلائیں۔
قے آور دوا۔ نسخہ۔ گل میں پھل کے پھول کو دھوپ میں خشک کر کے باریک سفوف بنالیں اور مولی کے ساتھ لگا کر خوب چبا کر کھائیں۔ پھر قے کریں تو قے میں بلغم خارج ہوگا۔
مرۂ صفراء کو خارج کرنے کے لئے اصل السوس کو پانی میں ابالیں اور اس میں قدرے میں پھل، قدرے نمک، اندرانی اور شہد ملا کر پلا دیں۔ بخار اگر پرانا ہو گیا ہے تو زنجبیل، مویز منقی، کھجور کو دودھ کے اندر ابالو اور اس میں قدرے گھی اور شہد ڈال کر پی لو یا ایک حصہ دودھ میں چار حصے پانی ڈال کر ابالو جب پانی جل جائے تو دودھ کو پی لو۔

چونتیسواں باب

چہرے کو صاف اور فم رحم کے ورم کا علاج مستورات ہند کی کتب سے

یہ دوا رحم کے درد کو اللہ کے فضل سے بہت مفید ہے۔ نسخہ (۱) اصل السوس کو سفوف بنا کر گائے کے نئے یا پرانے گھی میں کھرل کریں اور مریض کو پلائیں۔ (۲) دیگر فرنجمشک (رام تلسی) تازہ کوٹ کر پانی آٹھ مثقال حاصل کریں اس کے اندر چینی بقدر ضرورت ڈال کر مریضہ کو نہار منہ تین دن پلائیں۔
سیلان الرحم کے لئے مفید و مجرب ہے۔ نسخہ (۱) لبن اللک (لاکھ) آٹھ مثقال گائے کا دودھ دس تولے ڈیڑھ

ماشہ چینی چار مثقال ان سب کو ملا کر رات کو پی لیں۔ (۲) زاج، خرز، اندر دار کو کہتے ہیں یہ گائے کے پتہ سے نکلتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک ایک مثقال لے کر سب کا باریک سفوف بنا کر شہد میں تین دن یا ناشتہ نہار منہ چٹائیں۔ (۳) ایسے مرض کو محنت کرنا بند کو تھکانا اور خشک چیزوں کا کھانا بھی مفید ہے۔

ادھیڑ عمر کی عورت باکرہ کی طرح ہو جاتی ہے۔ نسخہ (۱) چربی گائے، روغن کنجد غیر مقشر، بادنجان، ہم وزن ان کو کھرل میں پیس کر مرہم بنالیں۔ کسی شیشی میں محفوظ کرلیں۔ اس کو فم رحم پر طلاء کریں ار شرمگاہ عورت میں رکھیں۔ (۲) مازو، ہڈی محرق، بادنجان، ہم وزن کا باریک سفوف بنا کر قبل جمع فم رحم پر چھڑک دیا کریں۔ (۳) یا اس نسخہ کو استعمال کریں۔ فلفل، دار فلفل، زنجبیل، ہلیلہ، زعفران، مازو، برگ آس، برگ انار، برگ ترنج، برگ زیتون، مشک، ہم وزن کو چار چار مثقال آب انار اور آب بید مشک کو پکا کر ایک سو بیس (۱۲۰) استار، شیر گاؤ اسی استار، سب دواؤں کا سفوف بنا کر گائے کے دودھ میں اتنا پکائیں کہ پانی حل جائے تیل باقی رہ جائے پھر اس کو سوتی کپڑے میں چھان کر سبز رنگ کی بوتل میں بھر کر رکھیں۔ اسی تیل میں بتی کو بھگو کر رحم میں رات دن رکھیں۔ رحم کی تمام بیماریاں اس سے ختم ہو جائیں گی۔ رحم خشک ہو جائے گا۔ یا اس نسخہ کو استعمال کریں۔ سلیخہ (تج) لک۔ مجیٹھ۔ رسوت۔ ہلیلہ، آملہ، دار فلفل، نمک اندرانی، ہم وزن کو باریک سفوف بنا کر بطور فرزجہ استعمال کرائیں۔ رحم کو رطوبت خشک اور بدبو ختم اور رحم میں تنگی آجائے گی یا اس نسخہ کو استعمال کریں مر، گلنار، عوادلنج (درخت کا نام) صندل سفید، کنجد غیر مقشر، ہم وزن کو روغن کنجد یا روغن خر دل ابیض میں پکائیں چھان کر بطور فرزجہ استعمال کریں۔ یا اس نسخہ کو استعمال کریں۔ سنبل الطیب، قسط، اسارون، زرنب، زرنباد، سعد کوفی، بسباسہ، گلنار، قرفہ، عوادلنج، مشک، عنبر، کندر، سندروس، نکھ، جوزبوا، خیربوا، ہرنوہ (سیاہ پرچہ کی برابر عود جیسی خوشبو دیتے ہیں) افلینجہ، قاقلہ، صند سفید، چرایتہ، مر، ہم وزن سب کا سفوف بنا کر شراب ریحانی میں گوندھ کر گولیا بنا کر سائے میں خشک کر کے رکھیں۔ رحم کو اس کی دھونی دیں۔ عورت اس کو بحفاظت اپنے پاس رکھے ضائع نہ کرے۔

دوا برائے قیام حمل۔ نسخہ۔ بکرے کی چربی، مچھلی کی چربی، بھینسے کی چربی، ہر ایک ایک مثقال کو گائے کے دودھ میں گرم کریں اور عورت سونے سے پہلے متواتر سات رات میں پیئے۔ حیض ختم ہونے کے بعد اس کو پیئے۔ اس دوران عورت سے جماع بھی نہ کیا جائے۔ سات دن پورے ہونے کے بعد جماع کریں انشاء اللہ عورت حاملہ ہو جائے گی۔

توأم، جڑواں بچے پیدا کرنے کا نسخہ۔ بکری، گدھی، اونٹنی کا دودھ لے کر اس پر زنجبیل کا سفوف چھڑک کر رات دن پڑا رہنے دیں پھر اس کو ضامن لگا کر جما دیں پھر اس دہی سے مکھن نکالیں۔ اس مکھن کو عورت کی شرمگاہ کے اندر باہر لگا کر مباشرت کریں گے تو عورت حاملہ ہوگی اس کے توام دو بچہ ایک ساتھ پیدا ہوں گے۔

چہرے کے رنگ کو صاف کرتا ہے۔ نسخہ۔ چھال خلاف بلخی (بید مشکل کی چھال) اور اس کے

سرخ پتے، سائے میں خشک کئے ہوئے ہوں۔ بوقت ضرورت اس کو گائے کے دودھ میں سات دن رات بھگو کر رکھیں۔ دودھ کا رنگ جب بدل جائے تو دودھ کو گرا دیں۔ پتوں کو سائے میں خشک کر لیں۔ ان کو دودھ یا پانی میں پیس کر دن رات میں چہرے پر لگائیں۔ چہرے کو ہوا اور آگ کی تپش سے بچائیں۔ چہرے کا رنگ صاف ہو جائے گا۔

چہرے کو سرخ کرنے کا نسخہ۔ خردل ابیض، زرنیخ احمر ہم وزن کو پانی یا دودھ میں پیس کر سات دن چہرہ پر لگائیں۔ سرخ ہو جائے گا۔

چہرے سے جھائیں کے داغ دھبے دور کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ نسخہ۔ گئے کے تازہ گوبر کو نچوڑ کر اس کا پانی نکال لیں۔ اس پانی میں گائے کا پیشاب، عصارہ بادنجان ملا کر سات دن تک چہرے پر اس کا طلاء کریں۔ داغ دھبہ صاف ہو جائیں گے۔

سمن بلبونی برائے تقویت جسم۔ جسم کو قوت اور اس کے فساد کو ختم اور اللہ کے کرم سے اولاد نرینہ عطا کرتی ہے۔

نسخہ۔ بیخ بلبون آٹھ رطل کو تین رطل پانی میں بھگو کر اتنا ابالیں کہ آٹھ رطل پانی رہ جائے تو اس کو چھان کر اس میں دو رطل بلبون کا سفوف ملا دیں اور آگ سے اتار لیں۔ ٹھنڈا ہونے کے بعد اس میں فلفل کا سفوف دو رطل ملا دیں اور آٹھ رطل شہد ڈال کر قوام بنا کر رکھیں حسب ضرورت قابل برداشت استعمال کرائیں۔

پینتیسواں باب

مرکب ادویہ بنانے کا طریقہ

اس مرکب کو اگر بارہ ماہ استعمال کریں تو بال کالے ہو جائیں گے۔ برص اور جذام کو مفید ہے۔ ریاح کو خارج کرتا ہے۔ قوت اور شباب کے تجدید کر دیتا ہے۔ اعضاء کے ٹوٹنے، کمر کے درد اور بواسیر کو ختم کر دے گا۔

نسخہ۔ ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ، آملہ ہر ایک ۳۶ مثقال، شونیز کلونجی ۲۴ مثقال، تالیس پتر ۹ مثقال، بڑی الائچی، سعد بلادر، ہر ایک چھ مثقال، فلفل سیاہ، دار فلفل، زنجبیل ہر ایک بارہ مثقال، انکا باریک سفوف بنا لیں، چھ سو مثقال چینی کا کسی برتن میں قوام بنائیں اور ان دواؤں کے سفوف کو اس میں ڈال کر اچھی طرح ملائیں اور نیم گرم کے ۳۶۰ لڈو بنا لیں اور روزانہ ایک لڈو کھائیں۔ ایک یا دو ماہ کھانے سے سرد امراض کو فائدہ ہو جاتا ہے۔

برہم رسائن کے متعلق ایک ہندی حکیم نے لکھا ہے انکا ایک حکیم بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو گیا وہ مطالعہ اور حصول تعلیم سے معذور ہو گیا تھا۔ اس دور کے حکماء جمع ہوئے انہوں نے اس معذور حکیم کے لئے باہمی مشورہ سے اس نسخہ کو تجویز کر کے اس کو کھلایا تو اس کی قوت چالیس سالہ آدمی کے برابر ہو گئی۔ تو اس دوائی کا نام اسی کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اس عالم کا نام برھم تھا رسائن کے معنی جوانی لانے والا تجدید کرنے والا ہیں تو اس مرکب کو برھم رسائن ہی کہنے لگے۔

نسخہ۔ ہلیلہ ایک ہزار، آملہ تین ہزار، کو کپڑے کی تھلی میں ڈال دیں اور دس مول (دس قسم کی جڑیں) ہیں ان کے نام ہلمول، افسد، شوناق، سموج، بربط، خسک، قندکاری، سالفرنی، فرسیون، بیخ حلفا (ایک نوکیلی بوٹی ہے) بیخ عصاء (یہ بوٹی بروی کے ساتھ ہوتی ہے) بیخ نساب، بیخ قثاء یا اس کی گانٹھیں۔ بیخ امز، بیخ خولان (یہ گھاس مکہ میں ہوتی ہے) بیخ نے شکر، بیخ جارح (اس بوٹی کو مکہ کے قرو جواب میں اونٹ کھاتے ہیں) بیخ ارنڈ، بیخ خطمی اور وہ دوائیں جن کو جیق اشق، سعد مھامید، جینبتی اور راسن کہتے ہیں ہر ایک دو دو رطل لے کر اس کو اچھی طرح دھو کر کاٹ لیں۔ ان سب کو تھیلی میں ڈال کر باندھ دین اس کو اور ہلیلہ آرا کی تھیلی کو ایک برتن میں ڈال دیں۔ اس برتن میں ایک ہزار رطل پانی ڈال کر ابالیں۔

پانی کا جب چوتھائی حصہ باقی رہ جائے تو برتن کو آگ سے اتار لیں۔ دونوں تھیلوں کو نکال کر دوسرے برتن میں رکھ کر خوب اچھی طرح ملیں رگڑیں کہ دوائی کے اجزاء، تھیلیوں سے چھن کر باہر آ جائیں۔ اب تھیلیوں کا نکلا ہوا پانی اس برتن میں ڈال دیں جس میں ان کو ابالا تھا۔ دواؤں کے پھوک کو پھینک دیں۔ اب اسی جوشاندے کو دوبارہ چھانیں، اور سو من چینی ملا لیں (یہ عام من نہیں بلکہ طبی من ہے جس کا ایک من چالیس تولے آٹھ ماشہ کا ہوتا ہے) اور گائے کا گھی پچاس، رطل، روغن کنجد، تیں رطل، اور قرفہ، قرنفل، الائچی خورد، سعد، گل سرخ، تخربق، دار فلفل، فلفل ابیض خورد، صندل، وج، تخم بھوا، بیخ سوسن، بیخ برنج، طباشیر، ہر ایک نصف رطل۔ ان سب کا باریک سفوف بنا کر اس جوشاندہ میں ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب قوام میں بستگی آ جائے تو اس کو آگ سے اتار کر رکھیں ایک دن رات کے بعد اس میں ساٹھ رطل شہد ملا کر سبز رنگ کے اس مرتبان میں رکھیں جس میں گھی رکھا جاتا تھا۔

خوراک: سات دن کے بعد ایک درہم سے دس درہم تک نہار منہ ٹھنڈے پانی سے کھائیں۔ یہ دوا جتنی پرانی ہوگی بہتر ہوگی۔ کسی پرہیز کی ضرورت نہیں ہے۔

فوائد: جذام، برص، لقوہ، ذہن کو قوت دینے کے لئے۔ منی زیادہ پیدا کرنے کے لئے مفید ہے۔ اس کے استعمال سے اولاد نرینہ زیادہ پیدا ہوگی۔ لڑکا قوی بہادر پیدا ہوگا۔ اس سے بڑھاپا دور ہو جاتا ہے۔ گردے قوی ہو جاتے ہیں۔

سلاجیت کے فوائد: یہ لیس دار غلیظ مرہ صفراء کو زیادہ فائدہ مند ہے۔ رنگ کو صاف کرتی ہے۔ فہم و فراست کو زیادہ کرتی ہے۔ بال کو گرنے سفید ہونے سے روکتی ہے۔ کھانسی، سانس پھولنے، ہچکی، اختلاج قلب، شہوت کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ کمر کے درد، تیز اسہال، حکہ، خارش، زخم، یرقان، استسقاء،

قلت منی، ناسور کو مفید ہے۔ یہ مردوں کو زیادہ فائدہ مند ہے۔ عورت کو فائدہ کم دیتی ہے۔ اگر سلاجیت کو ماہر حکیم کے ہدایت کے مطابق استعمال کریں تو بوڑھے جوان ہو جاتے ہیں۔

سلاجیت حقیقت میں کیا ہے۔ جب پہاڑی بکرے جوش و مستی کے ایام میں پہاڑ پر پیشاب کرتے ہیں اور بکرے مختلف قسم کی جڑی بوٹی کھاتے ہیں تو ان کا پیشاب پہاڑ پر گر کر سیاہ رنگ اختیار کر کے رقیق چکنے تارکول کی طرح ہو کر جم جاتا ہے۔ مصنف نے اس پر نوٹ لکھا ہے یہ غلط ہے جو لوگ سلاجیت کی حقیقت جاننا چاہتے ہیں وہ کتاب شُشرت کا مطالعہ کریں۔

نسخہ: ہلیلہ، بلیلہ، آملہ، فلفل سیاہ، فلفل دراز ہشت، خیربوا، قرفہ، بسباسہ، عود، کوکنار، طباشیر، کرنجوہ، ہر ایک چار مثقال۔ مقل ایک سو چھیاسی مثقال، سلاجیت مصفیٰ (جس کو دھو کر صاف کر لیا ہو) دو سو چھیاسٹھ مثقال، شکر طبرزد صاف چینی، ایک سو چونتیس مثقال۔ طلاء احمر، نقرہ مصفیٰ، تانبا محرق، فولاد محرق۔ ہر ایک آٹھ مثقال۔

طریقہ: سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف کر کے روغن اور گھی ۳۴ مثقال مجرب کر کے شہد ۶۹ مثقال میں ملا کر سبز رنگ کے برتن میں رکھیں۔

خوراک: ایک مثقال بکری کے دودھ یا نیم گرم پانی سے کھائیں۔ کھٹی اور سبزیوں سے پرہیز کریں۔ خاص طور سے عنب الثعلب سے پرہیز کریں۔

فولاد محرق کرنے کا طریقہ: لوہے کی چوڑی پتری کو زنگ وغیرہ سے صاف کر لیں، اور ہلیلہ، بلیلہ و آملہ کو پانی میں پکا کر چھان کر کسی تانبے کے برتن میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ اب لوہے کو آگ میں سرخ آگ کی طرح کر کے ہلیلہ کے جوشاندہ میں بجھادیں۔ پھر پتری کو سرخ کر کے اس میں بجھائیں یہ عمل اکیس مرتبہ مسلسل کریں، اور پانی کو چھانیں اور فولاد کا رسوب (تلچھٹ) جو نیچے بیٹھ گیا ہے اس کو پیتل کے برتن میں ڈال کر آگ پر رکھو اور اس میں گائے کا پیشاب ڈال دیں، اور لوہے کو آگ میں سرخ کر کے اکیس مرتبہ اس میں بجھاؤ۔ پھر اس کا رسوب تلچھٹ نکال لو۔ ہلیلہ کے پانی اور پیشاب والے پانی کو ملا کر اس میں رسوب کو ڈال دو۔ جب رسوب تہہ نشین ہو جائے تو اس کو چھان کر نکال لو۔ اس عمل کو اس وقت تک کرو کہ تم کو آٹھ مثقال رسوب حاصل ہو جائے۔

چاندی محرق کرنے کا طریقہ: چاندی کا ریتی سے برادہ کر کے لوہے کے برتن میں ڈالیں اور نمک کا پانی اس میں ڈالیں، اور آگ پر پکائیں کہ وہ اچھی طرح جل جائے۔ اگر نہ جلے تو اس میں گندھک ڈال دیں تو وہ اچھی طرح جل جائے گا۔ اب اس کو کوٹ پیس کر باریک سفوف بنا کر چھان کر محفوظ کر لیں۔

سونے کو محرق کرنے کا طریقہ: سونے کے برادے میں ایک مثقال سیسے کا برادہ ڈال کر آگ پر پگھلائیں۔ پگھلنے کے بعد اس کو آگ سے اتار کر رکھ دیں۔ جب وہ ٹھنڈا ہو جائے تو اس کو دوبارہ برادہ بنائیں اور اس میں ایک مثقال سیسے کا برادہ شامل کر کے لوہے کے برتن میں رکھیں اور اس میں نمک کا پانی ڈال کر اتنا پکائیں۔ کہ پانی جل جائے سونا اور سیسہ رہ جائے۔ اس کو ٹھنڈا کر کے ہاون دستہ میں کوٹ کر اس

کا باریک سفوف بنا کر محفوظ کرلیں۔

سلاجیت صاف کرنے کا طریقہ: آب خار خسک، بول بقرا میں لوہے کے برتن کی اندر سلاجیت کو ڈبو کر تیز دھوپ میں ایک گھنٹہ رکھیں پھر اس کو دونوں ہاتھوں سے پوری طاقت سے خوب ملیں اور اس کو کسی لوہے کے برتن میں چھان کر تین دن دھوپ میں رکھیں۔ اوپر کے جس پانی میں سلاجیت نہیں اس کو گرا دیں سلاجیت والے تلچھٹ میں آب خار خسک، بول بقرا کو اس گاڑھے تلچھٹ پر ڈال کر پہلے والا عمل کریں اور ایسا تین مرتبہ کریں تیسری مرتبہ کے بعد اس گاڑھے تلچھٹ کو ۲۱ دن دھوپ میں رکھیں کہ وہ گاڑھا ہو کر شہد کی طرح ہو جائے اور تار کول کی طرح سیاہ ہو جائے۔

دیگر: سلاجیت مصفیٰ اور ایک حصہ۔ زعرور سرخ چار حصے کو صاف کر کے کوٹ لیں اور اس کے ہم وزن شہد ملا لیں اس قدر چینی ملا دیں۔ شہد سے ادھار وزن گائے کا گھی ڈال دیں۔ سب کو ملا کر شیشے کے برتن میں رکھ لیں۔

خوراک: ایک مثقال نیم گرم پانی یا گائے کے دودھ سے استعمال کریں۔ اس کا فائدہ سلاجیت کے برابر ہے۔

نوشدارد (محدیانا): یہ مفرح قلب ہے اس کا نام محدیانا بھی ہے۔

نسخہ: گل سرخ سات درہم، سعد ہندی ناگر موتھا ۵ درہم، قرنفل، مصطگی، سنبل الطیب، اسارون، ہر ایک تین درہم، قرفہ، تالیس پتر۔ زعفران ہر ایک دو درہم۔ بسباسہ، بڑی الائچی، کاسنی، چھوٹی الائچی، جائپھل ہر ایک ایک درہم۔ درہم ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے۔

بنانے کا طریقہ: ان کا باریک سفوف بنا لیں اور آملہ کی گٹھلی نکال کر ایک رطل کو نو رطل پانی میں ڈال کر پکائیں جب چوتھائی رہ جائے تو اتار کر ٹھنڈا کر کے چھان لیں۔ اس جوشاندہ میں سو رطل چینی ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب لعوق چٹنی کی طرح ہو جائے تو اس میں سفوف کو اچھی طرح ملا کر پھر آگ پر رکھیں اور کسی لکڑی سے اس کو چلاتے رہیں تاکہ تمام اجزاء آپس میں مل جائیں، اور اس کو ٹھنڈا کر کے سبز رنگ کے مرتبان میں محفوظ کرلیں۔

خوراک: ایک مثقال سے دو مثقال تک نہار منہ کھائیں۔ بہت سے امراض کو فائدہ مند ہے۔ مقوی معدہ و جگر اور اعضاء رئیسہ کو مفید اور دافع خفقان ہے۔

چھتیسواں باب

ارواح بد کے احوال میں جو لوگوں کو تکلیف اور اذیت دیتی ہیں

اطباء ہند کے اقوال کو میں نے پہلے ابواب اور اس باب میں جو کچھ نقل کیا ہے۔ اس سے میرا سلک مقلد پیروکار اور ان کے افکار اور خیالات کے مطابق و حامی نہیں ہے۔ بلکہ ہیں ان کا ناقل اور حکایت بیان کرنے والا ہوں میں نے اس باب میں انکا ذکر اس لئے کیا ہے اکثر اقوام ارواح بد کے وجود پر متعلق ہیں، اور آسمانی الہامی کتابوں میں جنات شیاطین کا ذکر انبیاء علیہ السلام سے منقول ہے۔ مگر یونانی فلاسفر ان کے وجود کے سرے سے منکر ہیں وہ جنات کو نہیں مانتے۔ اطباء ہند کا قول ہے۔ ارواح خبیثہ مختلف وجوہات کی بنا پر انسانوں میں شامل ہو جاتی ہیں۔ یہ ارواح کبھی انسان سے گوشت اور خون حاصل کرتی ہیں۔ کبھی اپنی عزت اور بزرگی منوانے کے لئے اور کبھی کسی انسان پر اس لئے آتی ہیں کہ ان کو اس انسان سے عشق و محبت ہوتی ہے۔ یہ ارواح انسان کے جسم میں اس وقت داخل ہوتی ہیں جب وہ تنہا ہو یا اندھیرے میں ہو۔ یا عبادت گاہ میں ہو جو ویران ہے۔ یا ویران مقبرہ یا ویران گھر میں ہو۔ یا وہ ناپاک رہتا ہو یا حرام کار ہو یہ انسان کو چاند کی پہلی یا چودھویں تاریخ کو چھیڑتی ہیں۔ کچھ ارواح ایسی ہیں جو شام کے وقت یا پہلے ہفتہ میں انسان پر حملہ کرتی ہیں۔ انسان کے جسم میں ان کا دخول بالکل اسی طرح سے جیسے سورج کی شعاع شیشہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ بعض روحوں کے ماتحت خدمت گار ارواح ہیں وہ انسان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتے رہتے ہیں۔ جن لوگوں میں بد ارواح حلول کرتی ہیں ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ لوگ اپنا تھوک کر چاٹتے ہیں۔ کندھے، مونڈھے اچکاتے ہیں۔ زیادہ سوتے ہیں۔ پہاڑ پر چڑھنا بہت پسند کرتے ہیں۔ آسمانی بجلی چمکنے کے وقت اس کی طرف دوڑتے ہیں جیسے اس کو پکڑ لیں گے۔ بد ارواح جواہرات، گلاب، چنبیلی کے پھول سے بھاگتی ہیں۔

بعض ارواح اپنے مریض کو چھوڑنے علیحدگی اختیار کرنے کا تاوان طلب کرتی ہیں۔ تاوان کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ اس تاوان کو عبادت گاہ میں کھانے کی اشیاء یا خوشبو کی شکل میں رکھ دیں۔ اطباء ہند نے ان ارواح کو دور کرنے بھگانے کے لئے مختلف نسخے لکھے ہیں ان نسخوں منتروں کو یہاں نہیں لکھتا میں ان کے اکثر کو غلط سمجھتا ہوں۔ اطباء ہند کا قول ہے۔ اگر ارواح بد تاوان لیکر بھی مریض کو نہ چھوڑیں تو ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ ان اشیاء کے فتیلہ کی مریض کو دھونی دیں۔

نسخہ: بھیڑیے کے بال، بھیڑ کی کھال، لہسن، ہینگ، سب کو باریک پیس کر جنگلی بکرے کے پیشاب میں گوندھ کر اس کی دھونی مریض کو دیں یا ان فتیلوں کی دھونی دیں۔

نسخہ: خردل، زنجبیل، فلفل سیاہ، دار فلفل، زرنیخ احمر، زرنیخ اصفر ہڑتال سرخ پیلی، شیر کے بال، ریچھ کے بال، چیتے کے بال، سور کے بال، گھوڑے کے بال، گائے کے بال، خارپشت، نیولے، جنگلی بکرے کے بال۔ ان سب کو شیر، ریچھ، چیتا، سور، گھوڑا، گائے، خارپشت نیولا، جنگلی بکرے کے پیشاب اور پتہ میں کھرل کر کے فتیلہ بنا کر اس کی دھونی مریض کو دیں۔ ارواح اس کو چھوڑ دے گی۔

ختم شد حکیم محمد اول شاہ

۱۱ بجکر ۲۰ منٹ پر رات

۹۶/۱۰/۲۷ مطابق ۱۴ جمادی الثانی ۱۴۱۷ء

۱۱ کاتک ۲۰۵۳